

६६८

हिन्दुस्तानी एकेडेमी, पुस्तकालय
इलाहाबाद

वर्ग संख्या.....

पुस्तक संख्या.....

क्रम संख्या..... ६६८

بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم

مفتی مکرمہ از آیتہ شوالہ علیہ السلام المعروفہ کا ہی گلستان طریقت شریعت حقیقت ہے

بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم

تصنیف نفیسہ و البیغ شریف و المربانی مامرہ از کجانی حضرت مولوی محمد عابد علی صاحبزادہ

مطلب شریف و البیغ شریف و المربانی مامرہ از کجانی حضرت مولوی محمد عابد علی صاحبزادہ

اطلاع اگرچہ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے مہم کر سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے لیکن بیان بھی ہم چن دہا سی قسم کی کتب درج کرتے ہیں ان میں بعض کتب تصوف اردو فارسی وغیرہ کے درج کرتے ہیں۔ تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کے اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تصوف فارسی

مثنوی مولانا روم۔ قدس سرہ مقبول علم چارہ عمر
محشی ہر شمس دفتر
شرح مثنوی روم۔ از شاہ عبداللطیف معروف
بہ لطافت معنوی۔ ۱۱۲
التاویل المحکم۔ فی متشابہ فصوص المحکم مصنفہ مولوی
محمد حسن امروہی۔ ع
شرح مثنوی روم۔ از ملا محمد رضا معروف
بکاشفات رضوی۔ عمر
شرح مثنوی مولانا روم۔ کامل ہر شمس دفتر۔
جامل المتن۔ از مولوی ولی محمد اکبر آبادی۔ للعیب
شرح مثنوی مولانا روم۔ مسیحی بھو اہل لار از دفتر اول
تا دفتر سوم مصنفہ حضرت مولانا حسین بن حسن بنوری ع
کلمۃ الحق۔ از شاہ عبدالرحمن مع شرح نور مطلق از ملا
نور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل دفع شکوک ۷
مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین کجی میری قدس سرہ ۱۲
مکتوبات حضرت شرف الدین کجی میری قدس سرہ ۱۳
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی۔ ع
مطلع الانوار۔ نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی بخشی
مولانا ابوالحسن فرید آبادی۔ ۹

می باید شنید۔ روز تصوف قابل ید از شاہ رفعت علی پانی
زبدۃ المقامات۔ نفیس کتاب۔ عمر
رسالہ رموز الحقیقہ۔ ۹ پائی۔
مثنوی عطار۔ از شیخ فرید الدین عطار۔ ۱۰ پائی۔
بے سرنامہ۔ مصنفہ فرید الدین عطار۔ ۱۰
مثنوی راجہ۔ مطبوعہ سلسلہ ۶۔ ۳ پائی۔
می باید دید۔ قابل شنید از ملا محمد حسین
مثنوی شاہ بوعلی قلندر۔ ۳ پائی۔
مثنوی شیخ بہلول۔ ۱
جواہر غیبی۔ از حضرت مظفر علی شاہ۔ ۱۳
تذکرۃ اللہی۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ
از ابوالحسن صاحب فرید آبادی۔ ۶
فتوح الغیب۔ مع شرح از حضرت غوث الاعظم
جیلانی مع شرح فارسی از شاہ عبدالحق محدث دہلوی
ارشادات فقر و تصوف میں۔ عمر
دلیل العارفین۔ ملفوظات حضرت سلطان
معین الدین چشتی جمع کردہ حضرت قطب الدین
بختیار کاکی ۱۰۲

کتب تصوف و اخلاق اردو

ترجمہ عوارف المعارف۔ کامل دو جلد۔ ۱۰
بحر الحقیقت۔ در بارہ اصلاح نفس
روضات الجنان تصوف کے بہر
درج میں جو دوسری کتب میں نہ
سلیس ہے جسکی وجہ سے ہر شخص فاضل

گیمیاے سعادت۔ از امام غزالی مع معروف متداول عہر
نوائید سعیدہ از قاضی رضی علی خان تصوف میں بہر
پند نامہ عطار۔ از حضرت شیخ فرید الدین۔ ۱
منطق الطیر۔ از شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ۔ ۱۰

فہرست مضامین بوستان معرفت شرح تنویری مولوی روم و قمر سوم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	میدان میں بلانا فرعون کا نبی اسرائیل کو	۸	قصہ پیل بچوں کے کھانے والوں کا۔
۶۷	نبی جلیلہ منع ولادت حضرت موسیٰ -	۱۱	بقیہ قصہ متعمرضان فیل بچگان -
۶۸	حکایت و تمثیل -	۱۲	رجوع بچکایت مسافران و فیل بچگان -
۶۹	لوٹ جانا فرعون کا میدان سے شادمان -	۱۶	خطا مجنون کی بیگانوں کو صواب سے بہتر -
	وصیت کرنا عمران کا زوجہ کو بعد مجامعت -	۱۷	حاجتہ کا اللہ کناعین لبیک کناسحق کا -
۷۱	پیدا ہونا ستارہ حضرت موسیٰ کا آسمان پر -	۲۱	فریقہ کرنا ایک روستائی کا ایک شہری کو -
۷۲	بلانا فرعون کا نبی اسرائیل کی خورتوں نوزاد کو میدان میں	۲۲	قصہ اہل سبا کا اور ان کا کفران نعمت -
	وجود میں آنا موسیٰ کا اور اناسر ہنگان سلطان	۲۵	جمع ہونا اہل آفت کا دھوم حضرت عیسیٰ پر
۷۵	کا عمران کے گھر -	۲۹	باقی قصہ اہل سبا -
۷۷	حکایت نارگیر کی جو اژدہا کو باندھ کر بنداد میں لایا	۳۳	بقیہ قصہ جانا خواجہ کا دعوت روستائی میں -
۸۲	سوال جواب اور تہدید فرعون موسیٰ سے -	۳۵	بلانا باز کا بطون کو دریا سے طرف صحر کے -
۸۵	جواب حضرت موسیٰ کا فرعون سے -	۳۸	قصہ اصحاب ضرعان کا اور جلیلہ کرنا انکا -
۸۶	مہلت دینا حضرت موسیٰ کا فرعون کو	۴۰	روان ہونا خواجہ کا گاؤں کو مہمانی میں -
۹۱	بھجنا فرعون کا مدائن کو تلاش سحرون میں -	۴۲	جانا خواجہ اور اس کے قوم کا گاؤں کو -
۹۳	جانا دوجادو گروں کا اپنے باپ کی قبر پر -	۴۵	قصہ محبت مجنون کا لیلیٰ کے کہتے سے -
۹۵	تشبیہ کرنا قرآن مجید کا عصا سے موسیٰ سے -	۴۷	ہونچنا خواجہ اور اس کی قوم کا گاؤں روستائی میں
۹۶	بقیہ قصہ موسیٰ علیہ السلام -	۵۲	اشارہ ہر معنی صاحب کمال کے پہچاننے کا
۹۸	جمع ہونا سحرون کا مدائن سے فرعون کے پاس	۵۶	گنا گڈر کا رنگ کے خم میں اور رنگین ہو جانا -
۹۹	اختلاف کرنا چگونگی شکل فیل کا -	۵۷	چکنا کرنا ایک شیخی خور سے کا ہر صبح اپنی مویچھو کو
۱۰۳	سرکشی کرنا کنعان پس نوح کا نصیحت سے	۵۸	پخت ہونا بلعم باعور کا اور امتحان کرنا خدا کا -
۱۰۷	توفیق در میان دو وحدیث -	۵۹	لیجانا آبی کا پوست دنیا و روح ہونا پہلوان کا -
۱۰۸	حیرت مانع بحث و فکریت کی ہے -	۶۰	دعویٰ طاووسی کرنا سن خالک جو خم رنگ زین میں گر تھا -
۱۰۹	صحابہ کے در میان کوئی حاقظ نہ تھا -	۶۱	دعویٰ الوہیت کرنا فرعون کا -
	دیسل دھونڈنا بعد سانسے ہونے مدلول کے	۶۳	قصہ ہاروت ماروت اور دلیری انکی -
۱۱۱	قیص ہے -	۶۵	تمنا کرنا ہاروت ماروت کا زمین پر آنیکو -
۱۱۲	حکایت اس شخص کی جو رات دن جاگ رہا تھا -	۶۶	خولب دیکھنا فرعون کا موسیٰ سے کو -

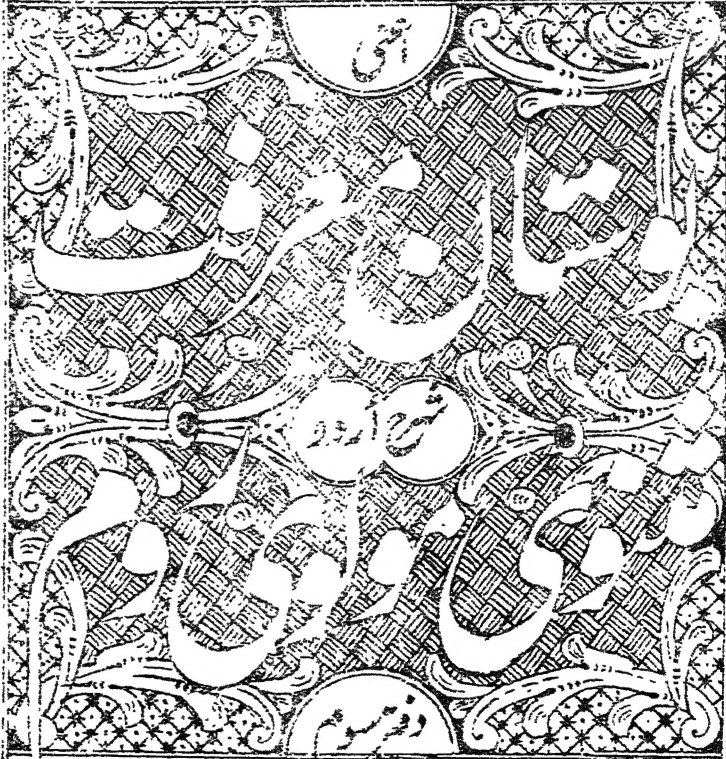
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۲	بھید ڈھونڈنا موئے کا خضر سے۔	۱۱۷	دور ناگا و کا گھر میں اس دعا کرتے والے کے۔
۱۵۳	لوٹنا طرف قصہ دوقوی رحمۃ اللہ علیہ کے۔	۱۱۹	علم کے دو پرین اور کمال کا ایک پر۔
۱۵۴	ظاہر ہونا ہفت مثال شمع کا ایک کنارہ دریائے	۱۲۰	عقلین مخلوق کی اصل فطرت میں متفاوت ہیں
۱۵۵	ایک مثال پر ہو جانا ان ساتوں کا۔	۱۲۱	وہم میں ڈالنا کون کا استاد کو مگر سے۔
۱۵۶	معلوم ہونا ان ساتوں مرد کا ہفت دخت۔	۱۲۲	بیمار ہونا معلم کا وہم و خیال سے۔
۱۵۹	ایک دخت ہو جانا ان ساتوں دختوں کا۔	۱۲۳	بستر پر بیٹھ جانا معلم کا بخوری کے وہم سے۔
۱۶۱	پھر سات آدمی ہو جانا ان ساتوں دخت کا۔	۱۲۴	خلاص ہونا کون کا مکتب سے بسبب اس مگر
۱۶۲	آگے جانا دوقوی کا واسطے امامت اس قوم کے۔	۱۲۵	تن آدمی کا رچ کیواسطے ایسا ہے جیسے لباس
۱۶۳	اقتدار کیا قوم کا دوقوی کے پیچھے۔	۱۲۶	حکایت زائد خلوت نشین در کوہ کی۔
۱۶۴	بیان اشارت سلام کا جو سیدھے ہاتھ کی طرف ہو گا۔	۱۲۸	لغیہ قصہ زائد کوہی کا۔
۱۶۹	سننا دوقوی کا ناز میں شور اہل کشتی کا۔		تشبیہ بند و ام کی قضا سے کہ بظاہر چھپا ہو
۱۷۱	تصورات مرد جازم۔	۱۲۹	اور اثر میں بر ملا۔
۱۷۷	اکار اس جماعت کا دعا و شفقت دوقوی پر۔	۱۳۱	مضطرب ہونا فقیر کا ساتھ توڑنے اور دے کے
۱۷۸	شرح حکایت طالب روزی حلال۔	۱۳۲	متم ہونا شیخ کا جو روئے اور کاٹا جانا ہاتھ اٹکا
۱۷۹	جانا دونوں خاصہ کا سامنے داؤد کے۔	۱۳۴	کرامت شیخ اقطع کا بیان۔
۱۸۲	سننا حضرت داؤد کا بات تنہا صمیم کی۔	۱۳۵	سبب اس ساحران فرعون بقطع دست بجا کو
۱۸۵	حکم کرنا حضرت داؤد کا گالے مارنے والے پر۔	۱۳۷	حکایت خیر کی اونٹ کے سامنے۔
۱۸۷	جانا داؤد کا خلوت میں درآن اسرار کو یاد کرنا۔	۱۳۸	اجتماع خیر علیہ السلام کا بعد مرنے کے حکم حد سے
۱۸۸	حکم دنیا حضرت داؤد کا گالے مارنے کو۔	۱۳۹	نہرونا شیخ کا اپنے فرزند کے مرنے پر۔
۱۸۹	ارادہ کرنا حضرت داؤد کا خلق پر بھیدہ آشکارا کرنا۔	۱۴۱	حذر شیخ بہ ناکرستن بر برگ فرزندان۔
۱۹۰	گویا دنیا دست دیا کا ظالم پر دنیا میں بھی۔	۱۴۳	قصہ پڑھنا شیخ ضریرہ کا قرآن کو۔
۱۹۱	جانا مخلوق کا اس دخت کی طرف۔		صبر کرنا لقمان کا حضرت داؤد کے زرہ آہنی
۱۹۲	قصا ص کرنا حضرت داؤد کا خون کو	۱۴۴	بنانے سے۔
۱۹۲	تشبیہ نفس کی خونی سے جو مدعی گائے کا تھا	۱۴۵	لغیہ قصہ اندھے کا اور قرآن پڑھنا اسکا۔
۱۹۶	مثال۔	۱۴۶	قصہ ولیا کا کہ راضی احکام الہی پر تھا۔
۱۹۷	بھاگنا حبیبی کا ہاٹ پر۔	۱۴۷	سوال بھلول کا ایک رنگ سے اور جواب اسکا۔
۱۹۸	قصہ اہل سبا اور حاکمیت انکی۔	۱۴۹	قصہ دوقوی رحمۃ اللہ علیہ اور انکی کرامات کا۔
۱۹۹	شرح کوہ پرین اور کریم شہداء اور پیرانہ دیناری	۱۵۱	یوننا طرف قصہ دوقوی رحمۃ اللہ علیہ کے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵۸	قصہ فریاد رسی رسول -	۲۰۷	قصہ اہل سبا کی خرمی و ناشکری میں -
۲۵۱	پھر جانا مشک غلام کا غیب سے -	۲۰۸	آکا تیرہ پیغمبروں کا واسطے نصیحت اہل سبا کے
۲۵۲	دیکھنا خواجہ کا غلام کو سفید رو -	۲۰۹	جواب انبیا کا قوم سے -
۲۵۵	حق تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا واسطے حاجت کے پیر کیا	۲۱۱	معجزہ جانتا قوم کا پیغمبروں سے -
۲۵۶	آنا عورت کا فرکل مع طفل شیر خوار کے -	۲۱۳	متہم کرنا قوم کا انبیا، علیہم السلام کو -
۲۵۸	لیجانا موزہ رسول مقبول کو ایک عقاب کا -	۲۱۴	حکایت خرمو شونکی قوم کی طوط سے بطور مثال
۲۵۹	وجہ غیرت پکڑنے کی اور معنی ان مع العسر لیسیر کے	۲۱۵	جواب انبیا کا انکی طعن پر اور مثال لانا انبیا کا -
	استدھارنا ایک شخص کا حضرت موسیٰ سے -	۲۱۸	ہر کسی کا حق مثل لانے کا نہیں ہے -
۲۶۰	واسطے زبان بہائم کے -	۲۱۹	مثل لانا قوم نوح کا استغناء -
۲۶۱	وحی آنا حق تعالیٰ سے حضرت موسیٰ عم کو -	۲۲۰	ذکر اسکا کہ گڑھا کھودا تھا اور کتنا تھا ڈھول بجا رہا
۲۶۳	قل نہ ہونا اس شخص کا تعلیم سگ مرغ خاکی پر -	۲۲۱	جواب اس مثل کا جو منکروں نے کی تھی -
۲۶۵	خرمنہ ہونا خروس کا سامنے کتنے کے -	۲۲۳	بیان معنی خرم و مثال مرد حازم
۲۶۶	خیر دنیا خروس کا مرگ خواجہ سے -	۲۲۵	و خامت حال مرغ کی کہ خرم کو ترک کیا -
۲۶۸	دور ناس شخص کا پاس حضرت موسیٰ سے -	۲۲۷	حکایت نذر کرنا کتوں کا -
۲۶۹	دعا موسیٰ علیہ السلام کی واسطے سلامتی ایمان	۲۲۹	منع کرنا منکروں کا انبیا، علیہم السلام کو نصیحت سے
۲۷۰	قبول کرنا حق تعالیٰ کا موسیٰ کی دعا کو -	۲۳۰	جواب انبیا، علیہم السلام کا جبریلوں کو -
۲۷۱	حکایت اس عورت کی جبکہ یہ نہیں جیتا تھا -	۲۳۱	پھر جواب انبیا، علیہم السلام کو -
۲۷۲	ذکر بے زرہ کے جنگ میں آنا حضرت امیر حمزہ کا -	۲۳۳	مکرر اعتراض قوم کا انبیا، علیہم السلام پر -
۲۷۳	جواب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مخلوق کو -	۲۳۴	پھر جواب انبیا، علیہم السلام کا
۲۷۸	جیلہ دفع مغیبون -	۲۳۶	حکمت دوزخ اور زندان میں -
۲۸۰	وفات پانا لال کا -	۲۳۷	بیان واذ قلنا اذ غلوا ہذہ القرۃ الخ -
۲۸۲	حکمت بدن کے ویران ہونے کی -	۲۳۸	قصہ عشق صوفی کا سفر خالی از خورش پر -
۲۸۳	تشبیہ دنیا کی کہ بظاہر فرارخ ہے و بحقیقت تنگ	۲۴۰	مخصوص ہونا یعقوب کا رو سے یوسف سے
۲۸۴	جو غفلت و کاہلی سے سب تن سے ہے -	۲۴۲	حکایت ایک امیر اور اسکے غلام کی -
۲۸۶	نص مطلق کا تشبیہ کرنا قیاس کے ساتھ -	۲۴۴	نومید ہونا انبیا کا قبول منکروں سے -
۲۸۸	آداب المریدین -	۲۴۵	ایمان مقلد کا خوف درجہ ہے -
۲۸۹	بیچنا تاجر حیوان کا اپنے دشمن کی بو کو -	۲۴۶	بیان حدیث ان لوئہ تعالیٰ اولیا، انھیوا -
۲۹۰	فرق درمیان علم حق سے بطور مثال علم بطور ماہیت	۲۴۷	بنڈیل لانا انس بن مالک کا توحید میں اور نہ جلنا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۵	تفسیر قولہ تعالیٰ یا جبال اوبی معہ -	۲۹۲	جمع و تفریق نفی اور اثبات میں -
۳۴۶	جواب طاعن تنویری کا -	۲۹۳	مسئلہ فنا و بقا درویش -
۳۴۷	مثل بھل گئے کرہ کی پانی پینے سے -	۲۹۵	قصہ وکیل صدر جہان -
۳۴۹	بقیہ قصہ مہمان -	۲۹۶	پیدائش و روح القدس کا مرثیہ پر -
۳۵۱	پوچھنا بانگ طلسم کا مہمان کو -	۳۰۱	روح القدس کا حضرت مریم سے کہنا کہ رسول حق ہوں -
۳۵۳	ملاقات عاشق باہدر جہان -	۳۰۳	ارادہ کرنا وکیل کا بخارا چلنے کو -
۳۵۷	جذب کرنا ہر غصہ کا اپنے جنس کو -	۳۰۴	پوچھنا معشوق کا عاشق سے -
۳۵۸	منجذب ہونا جان کا عالم ارواح میں -	۳۰۵	منع کرنا دوستوں کا بخارا لوٹ جانے سے
۳۶۰	فسخ غرام و قصد کا -	۳۰۷	لا ابا فی کہنا عاشق کا ناصح سے -
۳۶۱	نظر کرنا حضرت پیغمبر کا قیدیوں پر -	۳۰۹	متوجہ ہونا عاشق کا طرف بخارا کے -
۳۶۲	تفسیر آیہ ان تستفتحوا -	۳۱۰	داخل ہونا عاشق کا بخارا میں -
۳۶۳	بے مراد تو ہونا رسول مقبول کا حیدر بیہ سے	۳۱۱	جواب عاشق کا ملامت کرنا والوں کو -
۳۶۴	تفسیر لا تفضلونی علی یونس ابن ممتہ -	۳۱۲	پوچھنا عاشق کا معشوق کے پاس -
۳۶۵	آگاہ ہونا پیغمبر کا طعن طاعنون پر -	۳۱۵	آنا مہمان کا مسجد مہمان کش میں -
۳۶۶	جواب رسول مقبول کا -	۳۱۶	جواب عاشق کا ناصحوں کو -
۳۶۷	طاقتی بے قاہری کے مقہور پر -	۳۱۷	عشق جالینوس کا حیات دنیا پر تھا -
۳۷۱	جذب معشوق عاشق را -	۳۲۰	ملا مت کرنا اہل مسجد کا مہمان کو -
۳۷۲	پوچھنا عاشق کا بندگی صدر جہان میں -	۳۲۱	کہنا شیطان کا قریش سے کہ حضرت سے لڑنا
۳۷۳	فریادی ہونا مجھوں کا یا س سلیمان کے -	۳۲۸	مکر نصیحت نازیوں کی مہمان کو -
۳۷۴	حکم کرنا سلیمانؑ کا پیشہ فریادی کو حاضر لانے	۳۲۹	جواب مہمان کا -
۳۷۵	ہوا کے لیے -	۳۳۰	تمثیل مومن باخود -
۳۷۶	مہربانی کرنا معشوق کا عاشق بیہوش پر -	۳۳۱	تمثیل صابر ہونا مومن کا -
۳۷۷	ہوش میں آنا عاشق بیہوش کا -	۳۳۲	عذر کرنا گھر کی بی بی کا -
۳۷۸	حکایت عاشق دراز ہجران -	۳۳۳	باقی قصہ مہمان کا -
۳۷۹	پانا عاشق کا معشوق کو موافق قول جہینہ یا بندہ	۳۳۴	ذکر بداندیشی طاعنون کا -
۳۸۰	خاتمہ الشرح -	۳۳۵	تفسیر حدیث ان للقرآن ظہر اولیٰ
		۳۳۶	تشبیہ اولیاء العصاب موسیٰ -

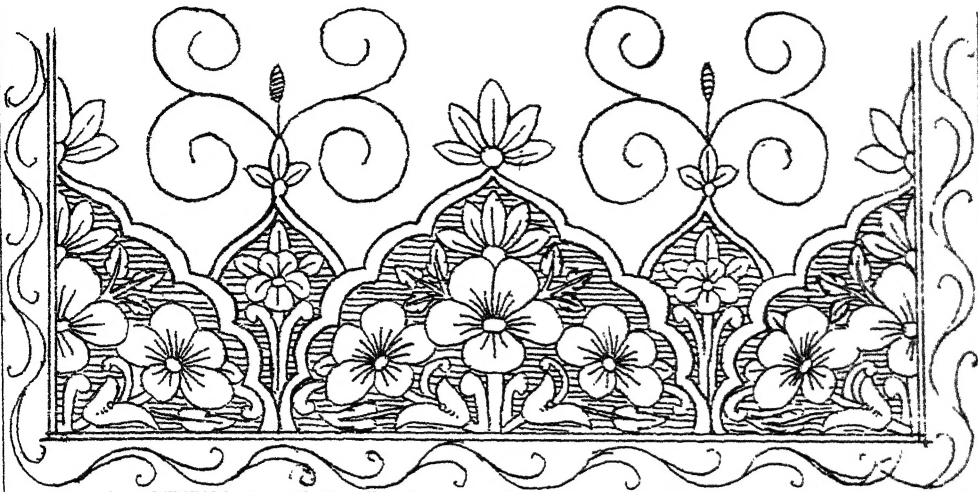
بسم الله الرحمن الرحيم
 بعون الله تعالى ووفقنا الله
 بنور هدی وهدانا الله
 لهدایه وهدانا الله

مفتی کبیر دہلی مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی



تصنیف نمیت تالیف شریف عالم ربانی مامور سرسبز جانی حضرت مولوی عبد الجبار خاں صاحب دہلی

مطبع میمنشی نوک نشو وایہ لکھنؤ و خوجہ چھپی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تھو کہ سہ ضیاء الحق حسام الدین بیار + این سوم دفتر کسنت شد سہ بار + بر کشا نجینہ اسرار + و د سوم دفتر پہل
 اعدار را + قوت ادقوت حق میزد + نزع و قے کر خوارت یجد + این چراغ شمس کو روشن بود + نزع فیلہ و یہ
 و روغن بود + مستف گردون کو چنین دالم بود + نزع طاب و مستی قائم بود + قوت جبریل از مطبخ بنو + بود از
 دیدار خلاق و دو + مجنبن این قوت ابدال حق + ہم زحق دان نزع طعام و در طبق + جسم شانرا ہم ز نور ابرشت
 اند + تاز روح و از ملک بگذشتہ اند + المعنی اعدار عذر کرنا طابا بکسر بفتح و در سی خیمہ کی استن بضم و ضم تا ستون
 ابدال بالغت ایک فقرہ ہوا و الی اللہ سے اور وہ شتر آدمی ہین تمام دنیا میں کہ دنیا انسے قائم ہوا و جو کوئی اُنسے مرجا تا ہے
 و دوسرا اسکی جگہ قرار ہوتا ہو واضح ہو کہ ان ضیاء الحق حسام الدین کا اوپر کے دولون و دفتر وین ذکر ہو چکا ہے اور
 سولانا ہم کا اُنسے اتحاد قلبی معلوم ہوتا ہو نظر اسی توجہ دلی کے گونا ظلم اس دفتر کے خود ہین لیکن اُنکی طرف نسبت کر کے
 مخاطب ہین کہ دو دفتر تو ہو چکے تیسرا دفتر بھی لاؤ گوسا سطر کہ تکرار ہر عمل کی تین بار سنت ہو پس یہ بھی ملے تین
 ہو جائین جو قدر صالح عمل کی ہو آدرا اس دفتر سوم میں گنجینہ اسرار کھول اور اسکو ما زوا اسرار سے بھر دے عذر آدر سی چھوڑ
 عذر کا کوئی موقع اور کچھ گنجائش نہیں ہو گوسا سطر کہ تیری قوت تو قوت حق سے ہے جس سے وہ پیدا ہوتی ہو جو
 مستمر و دوام ہو کہ کسی عروق سے جنکی حرکت عارضی ہو جیسے حرارت پائے دیے ہننے لگے تو تو مثل چراغ آفتاب کے
 نور حق سے روشن ہو جیسو نہ تہی دیا کی درکار نہ روغن و کمیوسف خیمہ آسمان کی قدرت الہی سے جیسی ہمیشہ
 سے ہو دیسی ہی ہو کہ نہ محتاج کسی ڈوری کی ہو نہ ستون کی بذات خود قائم ہو حضرت جبریل جبکوشد بید القوی و ذوق
 بھی کہتے ہین اُنکی قوت و توانائی سواے دیدار حضرت خلاق و دود کے کسی مطبخ کی غذا سے نہ تھی کہ با سطر کہ

فرشتے خورد و نوش سے پاک ہیں پس ایسے ہی جو ابدال حق کے ہیں انکی قوت کا حال ہو کہ وہ بھی حق سے ہونہ کسی کھانے سے نہ کسی پینے سے اجسام ہر چند کثیف ہیں مگر انکا جسم قضا و قدر نے نور سے سرشتہ کیا ہے جب تو لطافت میں روح و ملک و دونوں سے بڑھے ہوئے ہیں روح جان اور نیز نام ایک فرشتہ عظیم الشان کا جیسے کہ قرآن مجید میں شب قدر کی صفت میں فرمایا تزلزل اللہ لکۃ والروح فیما اترتے ہیں فرشتے اور روح اس شب میں الخلاف شرح بحر العلوم میں نہ معلوم ملک کو تائے فوقانی سے کیوں لکھا ہے اور بجائے امتن کے استین غلط ہوا اور بجائے نہ طبق کے تین نہ طبق کو صحیح جانتا ہوں یہ سب بے التفاتیان حضرات کا ثبوت صحیح کی ہیں قولہ چونکہ موصوفی باوصاف جلیل + آتش نمرود و گنبد چوین خلیل + گرد و آتش بر تو ہم برد و سلام + لے عناصر مر مزاجت را غلام + ہر مزاجے را عناصر مایہ است + وین مزاجت بر تر از ہر مایہ است + این مزاجت در جہان بنسبت و صفت محمد را کتون شد ملقط + اے دریا عرصۃ افہام خلق + سخت تنگ آمدند اور خلق خلق + لے ضیاء الحق بخدق راے تو + خلق بخشہ رنگ احلواے تو + لمحنی آتش نمرودی وہ آتش عظیم جو نمرود نے حضرت ابراہیم کو آگین ڈالنے کیلئے ایک فرنگ کے گردین بھر طکائی تھی جبکہ اطراف میں چار چار فرسخ تک کوئی جاندار نہ نہ نہیں رہتا تھا برد سردی سلام بے گزند ہی بنسبت کشادہ و گسترہ شونہ ملقط چیدہ و رفو کردہ اور ورق زر سے مجلا کردہ حنق تیزی و زیر کی پھر خطاب ہو ضیاء الحق کی طرف کہ جب تو موصوف باوصاف جلیل ہو مثل ابدال کے تو تو بھگم آن عکرا ابدال در آج آتش روند + خلیل کی طرح اس آتش نمرود سے کہ مراد آتش عظیم سے ہو اور وہ عشق ہو کیونکہ نہیں گرد تا تو یہ آگ تجھ پر بھی مثل خلیل کے برد و سلام ہو جاوے جیسا کہ قرآن مجید میں ہو قلنا یا نار کوئی بردا و سلاما علی ابراہیم کہا بنے لے آگ ہو جاوے تو سرد و بے گزند ابراہیم پر امدادی ممدوح عناصر ترے مزاج کے غلام ہیں جیسا تیرا مزاج دیکھتے ہیں ویسا عمل میں لاتے ہیں اگرچہ عناصر بڑے پایہ اور تہہ والے ہیں کہ ہر شے کے مایہ اور مادہ ہیں سب انھیں سے پیدا ہو اور سب نے انھیں سے مرکب ہو کے مزاج پایا لیکن ترے مزاج کا پایہ ان سب کے مزاج کے پایہ سے بڑھ کر ہو یہ مزاج تیرا اس جہان بنسبت میں جو بڑے وسیع وسیع بساط کی طرح بچھا ہوا ہو اب وہ مزاج تیرا وصف وحدت سے ملقط ہو گیا اس چیدہ یا رفو کردہ یا مطلقا و مجاہد فرماتے ہیں کہ ہائے بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ایسا شخص خلق میں ہو اور میدان افہام خلق کا نہایت تنگ ایسا کہ گویا خلق کا خلق ہی نہیں جو لقمہ کی سائی ہے پس جب خلق کا خلق ہی نہیں تو کیا کیا جائے ہاں اگر تیرا حلوا ہی تیری جودت راے سے اسکو خلق نہ کہنے تو البتہ رنگ انکا جو مراد دل سے ہو اس حلوا کو کھا سکے ورنہ کوہ طور کا ساحل ہو جیسا کہ آئندہ مذکور فرمایا قولہ کوہ طور اندرتجلی را دیانت + تاکہ نوشیدہ می را بر زنافت + صارو کا منہ و انشعاب جمل + ہل تیمم من جمل بقص الجمل + لقمہ بخشنے آید از ہر کس کس + خلق بخشنی کارین و انست و بس + خلق بخشہ ہم را و روح را -

حلق بخشد ہر عضوے جدا + این کے بخشد کہ اجلالی شوی + از دعا و از دغل خالی شوی + تا کوئی سر سلطان را
 کس + تا نیزی قند را پیش کس + گوش آنکس نوشد اسرار جلال + کو چو سوسن وہ زبان افتاد لال + حلق بخشد
 خاک را لطیف خدا + تا خورد خاک آب روید صد گیا + باز خاک را بخشد حلق و لب + تا گیا ہش را خورد اندر طلب +
 چون گیا ہش خورد و جوان گشت زفت + گشت جوان لقمہ انسان و رفت + باز خاک آمد شد اکال بشر + چون جدا
 شد از بشر روح دبصر + نور ہویدم وہاں خان جملہ باز + گر گویم خوردشان گردد دلاز + لم حنی یعنی طور نے عطای آسمی سے
 تجلی میں تو راہ پانی بہا شک کہ ہویدار نوش کی مگر کم طرفی سے تحمل نہو سکا ذرا سے کھونٹ کی بھی تاب نہ لایا اور
 یہ حال ہو کہ اس سے پارہ پارہ ہو گیا اور پھٹ گیا اور اونٹ کی طرح ناچنے لگا جیسے اونٹ صدائے حسی پر پا چاہو
 اب کوئی تباہے جسے پہاڑ کو ناچے دیکھا ہو چنانچہ آیت شریفہ مصداق اسکی ہو فلما تجلی رہا للجلجل جلد کا ہر گاہ تجلی کی رب ربوی
 نے پہاڑ پر کر دیا اس تجلی نے اسکو پارہ پارہ پس فرماتے ہیں حقیقت یہ ہو کہ لقمہ تو ہر کوئی ہر کیس کو دے سکتا ہو مگر حلق نہیں دے سکتا
 حلق دنیا کا امیز و پاک ہی کا ہو - وہی حلق جسم و روح کو بخشا ہو اور وہی حلق ہر عضو کو جدا جدا بخشا ہو تا سب مناسب
 اپنے تحمل اسکے ہوتے ہیں مگر یہ حلق اسوقت میں بخشا ہو کہ تو پاک صاف اجلالی ہو جائے اور دعا و دغل سے خالی تا
 بھید سلطان کا کسی سے نہ کہے اور قند کھیندین کے سامنے نہ بٹوئے اسلیے کہ وہ کان اسرار جلال کے سنتے ہیں جو شل
 سوسن کے ہیں کہ زبانیں تو بیسیوں رکھتی ہو اور گونگی بنی ہوئی ہو دیکھو خاک کو لطف خدا سبغی کا کیسا حلق بخشا ہو
 جس سے وہ آنجور ہوتی ہو تا اس آبخواری سے انواع و اقسام کی گیاہ پیدا ہو پھر ایک وقت میں گیاہ کو حلق و لب
 بخشا ہو لب برگ گیاہ کے کہ گیاہ اُن لبوں سے جو ان کو بلاتی ہو کہ اُنے اور جھکو کھائے جب جو ان اُس گیاہ کو کھا کا
 موٹا ہوا تو وہ لقمہ انسان کا ہو کے جلد یا پھر خاک کی باری ہوئی کہ اکال بشر اے خوردہ بشر کی ہوئی جسوقت کہ یہ
 مرا اور روح دبصر نے اس سے کنارہ گیا اب فرماتے ہیں کہ بشر ہی کیا میں نے ذرہ ذرہ کو دیکھا اور پہچانا سب کے
 منہ ایک دوسرے کے کھانے پر کھلے ہوئے ہیں اگر ہر ایک کی کیفیت خورد سے بیان کروں تو نہایت ہی
 طول ہو جائے تو کہہ برگمارا برگ از انعام او + دایگان را دایہ لطف عام او + رزقما را زرقما او میدہد + زک
 گندم بے غذا کے خون دہد + نیت شرح ابن سخن را نہتا + بارہ گفتم بدان زان پارہ + جملہ عالم اکمل و ماکول دان
 باقیان را مقبل و مقبول دان + این جہان و ساکنانش مستشر + و چہ جہان و ساکنانش ستر + اینچنان و عاشقانش
 منقطع + اہل آن عالم مخلد مجتمع + پس کریم آنست کو خود را دہد + آیمو اے کہ مانند ابد + باقیات الصالحات آمد کریم +
 رستہ از صد آفت و اخطار دہم + کہ ہزار اندیک کس بیش نیست + چون خیالات عدد و اندیش نیست + اکمل و ماکول را
 حلق مست و نامے + غالب و مغلوب را عقلست و راے + لم حنی یعنی پتہ پتہ کو اسکے انعام سے سامان حاصل ہو کہ
 دایہ دایہ کو لطف عام اسکا دایہ ہو چھینے رزق ہیں بے زقون کو وہ رزق دیتا ہو ظاہر ہو اگر گندم اُس سے غذا پائے

تو اور دن کو خون و قوت کیسے بننے بساں س بات کو اگر بالکل شرح کیا جائے تو اسکی کچھ انتہا نہیں ہو مین نے بہت
 نہیں سے تھوڑا بیان کیا اسی تھوڑے کو بہتوں پر قیاس کر لے اور جان لے کہ سالا جہان آکل و ماکول ہوا اگر کوئی کہے
 آکل ہوا یا خوردہ تو دوسری ماکول و خوردش ہو کر ان جو باقی مین وہ مقبل و مقبول مین یہ جہان اور
 رہنے والے سب منتشر اور پراگندہ مین اور وہ جہان اور اسکے رہنے والے سب دائم اور مجتمع مین یہ جہان اور
 عاشق جملہ باہد گر منقطع ہونے والے مین کہ جہان اُنسے منقطع ہو گا وہ جہان سے اور جو اُس جہان سے
 طالب مین وہ سب ہمیشگی والے مین اور جہان اور وہ باہم مجتمع ہمیشہ ہمیشہ پس جو افرودہ ہی ہو کہ آبیاری
 آسمانیوں سے کرے تا اب تک باقی رہے کریم ہو خود باقیات الصالحات ہو جو سیکڑوں آفتوں اور خطرو
 سے چھوٹا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا الباقیات الصالحات خیر عند ربک ثواباً و خیراملا وہ اعمال صالح کہ باقی مین بہت
 تیرے رب کے نزدیک از فی ثواب کے کہ وہ جات ابدی ہو اور بہترین از راہ امید کے کہ وہ دیدار خدا کا ہو
 پس کریم کو باقیات الصالحات کہنا موافق زیہ عدل کے ہو اب اسکے مقابلہ مین اگر ہزاروں مین تو بھی اُس ایک
 سے زیادہ نہیں مین وہ ہزاروں ایسے مین جیسے حیالات عدد اندیش کے گنتی گنتے کو تہر آکل اور ماکول کے
 خلق و ناسے ہو اور ہر غالب و مغلوب کی واسطے عدل و رائے الخلاف شرح بحر العلوم مین عدد اندیش کو عدل
 اور عدل کی جگہ عقل جیسا کہ گواہ شعر مابعد ہو حسین عدل ہی لکھا ہو قولہ خلق بخیر او عصا عدل را خورد و چن
 عصا جبل را + داندرد و افرودن نشد آن جملہ اکل + زانکہ حیوانے بنودش اکل و شکل + مرقین را چون عصا حق
 خلق داو + تا بخورد و افرودن خالے را کہ ز او پس معانی را جو اعیان حلقہ است + رازق خلق معانی ہم خداست
 پس ماہی تا ماہ از خلق نیست + کہ بجز مایہ اور خلق نیست + خلق نفس از دوسو خالی بود + دانگمان بدو زیش اجلاو
 بود و خلق عقل و دل چو شد خالی ز فکر + یافت او بے ہضم معدہ رزق بکر + بشرط تبدیل مزاج آمد بدان + کہ مزاج بد بود کہ
 بدان چون مزاج آدمی گل خوا شد + زرد و بد رنگ و سقیم و خوار شد + چون مزاج زشت او تبدیل یافت + رفت زشتی
 دان خوش چون شمع تافت + لمحنی او پر جو فرمایا ہو کہ ہر اکل و ماکول کو خلق و ناسے اور غالب و مغلوب کو عقل در
 بخشی ہو اسی کے موافق کہتے مین کہ دیکھو عدل کی بات کہ عصا کو ایسا خلق بخشا کہ کس قدر عصا اور کس قدر ریشیاں ساحر
 کی بموجب فالقوا اجالہم و عصیم کے پس ڈالین ساحرون نے ریشیاں اپنی اور عصا اپنے کھا گیا جیسا کہ فرمایا
 فالقی موسیٰ عصا فاذا ہی ملتفت مایا فکون پس ڈالا موسیٰ نے عصا اپنا پس گل لیا اُسنے اُنکے عصا و جال
 کو کہ اُنک کرتے تھے وہ بیٹھے اُن جال و عصا کو جاو سے سانپ دکھاتے تھے اور عصا مین اُن
 سب کے کھا لینے سے کچھ افزونی نہیں ہوئی وہی عدل تھا اور کیسے ہوتی اسواسطے کہ اسکا اکل اور سکی
 شکل حیوانی نہ تھی وہ ایک معجزہ تھا اور عطیہ اب فرماتے مین کہ یقین کو بھی اللہ تعالیٰ نے عصا کا ساحل و دیا

اگر اسنے ہر خیال کج و پید ہوا اسکو کھایا جیسے وہ مار عصاد جبال کے خیالی تھے دوڑتے نظر آتے تھے اور حقیقت کچھ
 نہیں اور معانی کے بھی مثل ذات اشیاء کے خلق ہیں کہ ان معانی کے طقون کا رازق خدا ہو الحاصل ماہی سے ماہ تک
 ایسی کوئی مخلوق نہیں ہو کہ واسطے جذب کسی مایہ کے اسکا خلق نہیں ہو سب کا خلق ہر لیکن نفس کا خلق و سوکھ
 خالی اچھا جب اسنے خالی ہو تو اسکو روزی اجالی ملے اور خلق عقل و دل کا جب فکر سے خالی ہوتا ہو تو رزق
 بکر پاتا ہو یعنی وہ رزق بعد و سرے نے نہیں پایا ہو اور یہ ایسا رزق گوارا کہ ہضم مدہ کو سپین کچھ دخل نہیں مزاج
 کا اپنے تبدیل کرنا بھی شرط ہو ایسے کہ بد لوگوں کی واسطے انکا مزاج بد ہی مرگ ہو جاتا ہو جیسے کوئی آدمی گل خوار ہو گیا
 اور گل خاری اسکے مزاج میں چمکی تو وہ زرد اور بد رنگ اور سقیم و خوار ہو گا جب یہ مزاج زشت اسکا تبدیل ہو جائیگا
 تو اسکی یہ صورتی سب جاتی رہی اور وہی صورت اسکی مثل شمع کے چمکنے لگے کی قولہ دایہ کو طفل شیر آموز را تا نہمت
 خوش کند بفرزند او دایہ کو شیر خوار طفل را تا ز نعمتہا کند اور افغانہ کہ یہ بند راہ یک پستان برد + بر کشاید راہ صد پستان
 برد + زانکہ پستان شد حجاب آن ضعیف + از ہزاران نعمت و خوان و رغیف + پس حیات ماست موقوف فطام + اندک
 اندک بہد کن تم الکلام + چون خین بود آدمی خون بد غذا + از بخس یاکی برد مومن کند + چون جنین بود آدمی خوشوار بود + بود اور
 بود انخون تانہ بود + از فطام خون غذائش شیر شد + و ز فطام شیر لقمہ گیر شد + و ز فطام لقمہ تقانی شود + طالب مطلوب نہائی شود
 گو جنین را کس بفتہ در رحم + بہت بیرون عالمے بس نظم + یکے بین خرمی با عرض طفل + اندر دوس نعمت و سید کول + اسکا
 بس بلند و پریضا + آفتاب مانتاب + صد سہا + کوہا و بحر با و دشتا + بوستان و باغہا و کشتہا + از جنوب از شمال داز و پور +
 باغہا و در و دیہا و سیر المعنی + و ز بافتح بخوبی مقصد کوہ و بخنجا و بالغم عرب و زبجی مینی دھرہ بہائم طفل بالکسر سچہ آدمی و
 حیوان رقیف لفتح و غنیمت مجسمہ گردہ نان فطام باز رکھنا بچہ کا شیر سے بعد و برس کے جنین بچہ در رحم شیر آموز ترکیب
 سفولی سے شیر آموزتہ بس طفل شیر آموزتہ نفس طفل اس سبب کہ نیک بد نہیں سمجھتا شیر آموزتہ بوجہ خوگری لہذا اند
 ظاہری کے اور اسی کو بد فرما ہوا کہ نہایت ہی بدی میں گھسا ہوا ہو پس فرماتے ہیں کہ ایسی دایہ کہ مراد عارف کامل
 سے ہر تلاش کر جاں طفل نفس موصون بصغات مذکورہ کو اسکی صفون سے بچھڑائے اور نعمت معنوی سے خوشدل
 کرے بچہ بیکار کہتے ہیں کہ ایسی دایہ اس طفل شیر خوار کیلئے ڈھونڈھ کہ اسکی غذا نعمتون سے کرے ایسی کہ اگر ایک راہ
 پستان کی باہر نہ کرے تو سیکردن پستان کی راہ اسپر کھول دے اسواسطے شیر خوار ضعیف ہوتا ہو اور عادی
 شیر کلاور ہی پستان ایک حجاب ہو اس شیر خوار ضعیف اور درمیان ہزارون نعمتون اور خوان و نان کے کہ وہ
 شیر ہی کا چھتا ہے ہوے ہو اب فرماتے ہیں معلوم ہو احیات ہماری فطام یعنی ترک لہذا ظاہری و صدق و
 قبل ان تو تو ابر موقوف ہو اور لذتون کو ترک کرنا اور نیست ہو جانا اگرچہ دشوار لیکن تو تھوڑی تھوڑی کوشش
 کے جاں سے زیادہ ہم کیا کہیں جب آدمی جنین تھا خون اسکی خدا تھا جو قسم بخش سے ہی لیکن جو مومن ہیں

اس نجس سے کیسے پاکی حاصل کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں جب آدمی جنین تھا خون کھاتا تھا یہی اسکی غذا تھی اور اسکی
بود و بستی کا تانا بانا وہی خون تھا جب خون سے اسکو فطام ہوا یعنی غذا خون کی چھوڑ لی گئی تو غذا اسکی شیر ہو اور
بعد فطام شیر کے لقمہ گیر ہوا اب اگر لقمہ سے فطام اختیار کرے تو لقماتی ہو جائے اور طالب مطلوب نہانی کا بنے مگر یہ
فطام ایک امر و شواش کا جنین سے اگر رحم میں کوئی یہ کہتا کہ اس رحم کے باہر ایک عالم نہایت منظم و آراستہ ہی
تھے ایک زمین ہر بڑی یعنی چوڑی نہایت خوش اور آسین نعمتیں ہیں پیدا کر کھانے کی چیزیں اور ایک آسمان بھی
ازبس بلند و چرخیا اور اسیر آفتاب و مہتاب اور سیکڑوں ستارے اور پہاڑ اور دریا اور جنگل اور باغ و بوستان اور
کلیت سرسبز اور ہوا میں جنوبی شمالی اور دہلور حبسے باغون کی کیفیت عروسی اور سوری کی ہو رہی ہے سوز شادی بالخلل
شرح بحر العلوم میں جنین کو ہر جگہ جنین شیر شد سیر شد اور فطام باضافت کو تاکے ساتھ اور بہت کومیت لکھا ہے قولہ
در صفت نایع عجائبات آن + تو درین ظلمت چہ در امتحان + غنم خوری در چار منج تنگنا + در میان حبس انجاس و عنا
او یکم حال خود منکر ہے + بدین رسالت معروض و کافر شدے + کین محالست و فریبست و غرور + و لاندہ ہم کو از نینجیست
دور + جنس چیزیں چون ندید ادراک او + نشو و ادراک منکرناک او + بچنان کہ خلق حام اندر جان + از انجمن ابدال میگوشیدان
کین جهانی حبست ہن تار یک تنگ + بہت بیرون عالمے بے بود رنگ + بچ در گوش کسی زایشان زلفت + کین طمع آمد حجاب
از رف و زلفت + گوش را بند و طمع از اشباع + چشم را بند و غرض از اطلاع + بچنانکہ این جنین را طمع خون + کان غذا سے
ادست در اوطان دون + از حدیث اینجمن محبوب کرد + خون تن را بر دلش محبوب کرد + ز تہمتہ از اح نعمت نافرود + غیر خون
اومی نداند چاشت خورد + بر تو ہم طمع خوشی اینجمن + شد حجاب آن خوشی جاودان + طمع و ذوق این حیات بر غرور +
از حیات راستیت کرد و پس طمع گورت کند نیکو بدان + بر تو پوشاندہ حقین با بیکان + حق ترا باطل نماید از طمع + در تو کوریا
نمای از طمع + از طمع بیزار شو چون راستان + مانی با بر سر آن آستان + کان و راند چون در آئی داری ہی + از غم و شلوی قدم
بیردن ہی چشم و جانست روشن حق میں شود + بنی ظلام کفر نور دین شود + بند مردان را پذیرا شو بجان + تا رہی از خوف مانی در
مال مبتلا کنون قصہ تمثیل آن + تابا بی حد حقیقت نور جان + یعنی ادراک اگر اس جنین سے کہتا کہ وہ وہ عجائبات اس
جہان میں ہیں جنکی صفت نہیں ہو سکتی تو اس اندھیرے کی آدمالیش میں کیا بڑا ہو اور تنگنا میں ہاتھ پاؤں بندھا
بصورت شخص معذب چار منج کے خونخواری اور قید و بجا ستون اور منج میں کیوں آلودہ ہو رہا ہے تو وہ جنین موقوف
حکم اپنے حال کے کہ مطلق واقع نہیں ہو سکتی ہو تا اور اس پیام در سالت سے کٹھ پھیری لیتا اور کافر ہوتا اور
کہتا کہ یہ سب باتیں محال و فریب اور دھوکے کی ہیں اس واسطے کہ وہ تو اندھا ہوا و دہم اندھے کا اس بات سے
دور ہے کیسے اٹھیں سمائے جس جس کو اسکے ادراک نے دیکھا ہی نہیں وہ ادراک منکرناک اسکا اسکو کیسے مٹے جیسے
عام مخلوق اس جہان میں کہ کتنا ہی ابدال اس جہان کا حال بیان کریں کہ یہ جہان کیا چیز ایک تار یک

دنگ جگہ ہوا اسکے سوا اور ایک جہان ہو کہ جہین نہ ہو ہر رنگ ہو ہمہ تن نور جلد آلود گیوں سے پاک صاف
لیکن یہ بات ابدال کی عالم خلق سے کون سے اس سبب سے کہ طبع بڑا ایک مٹا مضبوط پردہ ڈالے ہوئے
ہو یہ طبع وہ ہو کہ نہ کاؤن کو سننے دیتی ہو نہ آنکھوں کو دیکھنے دیتی ہو تا اطلاع پائے اور اُدھر رجوع ہوئے
جیسے اُس خبین کو کہ اسکی اُن جگہوں ناچیز میں غذا خون ہو خون کی طبع نے محبوب کیا ہو اور خون تن کو
مغروب کر رکھا ہو اور اسی نعمتوں سے فرد وجد ہو اور سوائے خون کے کوئی غذا حاشا کی نہیں ایسے ہی
تجربہ بھی طبع اس جہان کے خوشی کی اُس جہان جاودان کی خوشی کو چھپائے ہوئے ہو تجھ کو ایسا حیات پر غرور
کی طبع نے جو ایک دھوکا ہی دھوکا ہو مہرہ میں ڈالا ہو کہ حیات رستین سے جو صحیح اور واقعی ہو انہما بنا رکھا ہو پس
خوب جانے کہ یہ طبع تجھ کو اندھا کر رہی ہو اور بیشک حقین کو تجھے چھپا رہی ہو اس طبع کے سبب تجھ کو حقیقی باطل معلوم
ہوتا ہو اور اسی سے تجھ میں کوریان بڑھتی ہیں جتنے راست لوگ صراطِ مستقیم کے چلنے والے ہیں سب طبع سے بیزار ہوئے
ہیں تو بھی بیزار ہو تب تو اُس آسانہ کے سر پر پاؤں رکھیں گے کہ جہوت اُسکے دروازہ سے اندر گھسے تو غم و شادی
سب سے بھوٹ جائے اور سب سے الگ ہو جائے آنکھ تیری روشن اور حق بین ہو جائے اور مطلقانہ کفر نہ رہے
ہمہ تن نور دین ہو جائے بس لازم ہو کہ نصیحت مردان خدا کی سن اور مان تو ہر خوف و خطر سے بھوٹ کے امان
میں ہو جائے اب تمہیں ایک قصہ مجھ سے سن تو حقیقت میں نور جان کا اس سے تجھ کو حاصل ہو

قصہ پیل بچوں کے کھانے والوں کا اور نہ ماننا نصیحت ماحکو کا

قوله ان غفیدی تو کہ ہندوستان + دیوانے گردہ دوستان + گر نہ ماندہ شدہ بی برگ عور + میر سید نیاز سفر از راہ
مہرنایش جوشید و گفت + خوش سلامی شلن چون گلبن گفت + گفت دامن کو تجوع و فضلا جمع آمدنچ تان زین کر بلا + ملک
اللہ اللہ تو مچیل ہانا باشد خور تان فرد ز پیل + پیل بہت این سو کہ انکھوں برید + پندین از جان ازل نشینوید + پیل بچوں
اندرا تان + صید ایشان بہت بس لخواہ تان + بس طریف اندو لطیف اندوسمین + لیک در شان بود اندر کمین + اپنی فرزند
صد فرنگ + او گرد و درخین + آہ + آتش و دود آید از فرطوم + الحذر زان بچہ مرحوم + المعنی تجوع
اگر سنگی عور ہو او معروف بر بہنہ طریف بطا حلی نادر عجیب سمین بفتح فرج جنین بفتح نالہ خرطوم بہنم ہندی باغی
کی سوئے فرمائے ہیں کہ تو نے وہ نقل بھی سنی ہو کہ ہندوستان میں ایک دانائے ایک گروہ دوستوں کا دیکھا اب
تھکے ہائے بے توشہ ننگ کسی راہ دور کے سفر سے آئے ہوئے اُس دانائی کی دانائی بقصد تضاے محبت جوش میں آئی انکو
سلام کیا اور حسن اخلاق سے گلبن کی طرح انکو دیکھ کے شگفتہ ہوا اور کہا میں جانتا ہوں کہ بھوک اور خلوص مدہ سے عاجز
ہو کے تم لوگ اس کر بلا میں جمع ہوئے ہو لیکن اللہ اللہ تو مچیل نہرگ لٹھی کے بچوں کو ہرگز اپنی خورش مت بنائیو تکرار اللہ اللہ
واسطے تجذیر کے ہواب جدھر کو تم جاتے ہو اُدھر ہی کو ایک پیل مست گیا ہے تم مت جاؤ میری نصیحت

نصیحت جانِ دہل سے سنو اتنی راہ میں بخاری پہل بچے ہیں میں جانتا ہوں اکھا شکا رتھا رے دلخواہ ہے وہ تو
 مذہبیت نادر و لطیف اور موٹے ہیں لیکن مان انکی تاک گھات میں لگی ہے اپنے فرزند کے لیے سو فرنگ
 تک وہ چلا تی ڈکراتی جاتی ہو اور آہیں کرتی ہے اور سوئڈ سے آگ اور دھواں اُسکی نکلتا ہے خدا
 بجائے جیسے وہ اپنے بچے مردہ کے لیے ختمناک ہے **الخلافت** شرح بحر العلوم میں طریف کو طریف جو یعنی
 خوش طبع کے ہو اور یہاں محض یہی اور جنین کو جنین لکھا ہو **قولہ** اولیا اطفال حتی انما ہے ہر + و حضور و غیبت
 آگہ با خبر + غایبی بندیش از نقصان شان + کو کشد کین از برای جان شان + گفت اطفال من اندامین اولیا +
 در غریبی فروز کارو کیا + از برای امتحان خوار و متیم + لیک اندر صرمنم یار و ندیم + پشت حاجتہ و غمناک
 من + گو کیا ہستند خود اخرا می من + بان و بان این دلق پوشان من + اندر + صد ہزار اندر ہزار دیک تن اندر
 در نہ کے کر دے بیک چوب ہنر + موسیٰ فرعون راز و روبر + در نہ کے کر دے بیک نظریں ہر + نوح شرق و غرب +
 شرفاب خود + بزم کند سے یک دعای ٹوٹا راد + جلد شہرستان شانرا بیدار + گشت شہرستان چون فردوس شان + و جلد
 آب سیر و فی نشان + موسیٰ شام ست این نشان دین خبر + در نہ قدسش یہی برگزیدہ صہبہ ران انبیاء حق
 پرست + خود ہر قرن سیاستا بدست + المعنی نفرین دعائے بدر قرن بافتح صدی آب تعلات مولانا کے ہیں کہ جیسے
 وہ فیصل کے بچے تھے ایسے ہی لے ہر سزا دیا اطفال حق کے ہیں حضور و غیبت و دونوں حال میں وہ اُنسے آگاہ ہو اور پھر
 نہیں جو حق سے غائب ہو انکا نقصان دیا اگر گزرت تجویز کر سوا سطل کہ وہ انکی جان کیو اسطے تجھے کیسہ لگا اور
 انتقام کر گیا جیسا کہ فرمایا تھا علیہ نظر المؤمنین یعنی لازم ہو ہر مدد و مشورہ کی اور فرمایا کہ یہ اولیا میرے
 اطفال ہیں اور غریبی ہیں کہ کار دیکھا سے فرد ہیں یعنی نہ کوئی کام دینی رکھتے ہیں اور نہ کیا کہ خداوند کار
 اور کیسے کارندے ہوں بلکہ آزاد مطلق جیسا کہ حدیث میں ہے الخلی خلیل اللہ اجمع الی اللہ انفعم لیا لہ انفعم الی اللہ
 اذ ہم لیا لہ مخلوق اللہ کی عیال ہیں پس دوست ترانے اللہ کے نزدیک وہ ہے کہ نفع پہونچائے اللہ کی
 عیال کو اور منغوض تر وہ ہے اللہ کے نزدیک کہ ایذا دے اسکی عیال کو میں نے اور لوگوں کے امتحان
 کو کر دیکھوں انکے ساتھ کیا کرتے ہیں خوار و متیم کیا ہو لیکن پوشیدہ میں انکا یار و ندیم ہوں یہ لوگ میری
 جلد نگاہشتوں سے پشت دار ہیں گو یا میرے اجزا ہیں خبردار خبردار یہ گڈی پوش خاص میرے ہیں ہزار میں سو
 ہزار یعنی لاکھوں ہزار جتنے ہیں سب ایک تن ہیں اور اگر یہ بات نہوتی تو ایک چوب ہنر سے جو مراد عصل سے ہے
 ایک موسیٰ فرعون جیسے کو زیر و زبر کب کر سکتا چوب ہنر عصا کو موافق زید عدل کے کہا ہو کہ ہر کام موسیٰ کو دیتا تھا
 کشتی ہو جاتا تھا اور سواری کی ضرورت میں سواری اور علی ہذا اور اگر یہ تخصیص اُن لوگوں کی نہوتی تو نوح اپنی
 ایک بدعت سے غرق و غرقاب کیسے کر دیتا ایسے ہی ٹوٹکی ایک دہار بد تمام شہرستان اپنی قوم کے

کیے کچھ دیکھ سکتی وہ شہر کے تازہ دوسرے بڑے شہر کے تھے چہرہ دریا آب سیر کے نشان دیتے تھے اور
یہ نشان اور یہ خبریں شام کے ہر بیت المقدس یا دشت مقدس کی راہ دگر پر جیسا کہ فرمایا انکم تمرون علیہم
مصعبین وباللیل فلا تعقلون اور بیشک اے قریش تم اس پر گزرتے ہو رات دن اور پھر نہیں جانتے اور لاکھوں انہی
حق پرست ہوئے ہیں اور ہر قرون میں سیاستیں ہوتی چلی آئی ہیں الخلاف شرح بحر العلوم میں سیر روی کو
سیر رویں لکھا ہے اور بنیدیش کو میندیش قولہ گر گویم این بیان افزون شود + خود جگر چہ سنگ خار خون شود + خون
شود کھماو باز آن فشرود + تو مینی خون شدن کو روی درد + طرفہ کو درد و درین تیز چشم + لیکل ز اشتر نہ مینی
غیر چشم + موبو میند صنفه حرص انس + رقص بے مقصود و اندر بچو غرس + موبو میند ز حرص خود بشر + رقص ادخالی
ز غیر دیر ز شر + رقص آسنا کن کہ خود را بشکنی + پنہ را از ریش شہوت بر کنی + رقص دجولان بر سر میدان کنند + رقص اندر
خون خود مردان کنند + چون رہند از دست خود دستی زنند + چون چند از نقص خود رقصی کنند + مردان شان از درون دن
بزنند + بچو شہر شان کھ میند + تو مینی گر گاہر شاخا کھ زان قوسان ز تحریک صبا + تو مینی لیک ہر گوش شان + ہر گاہ
شاخا ہم کھ خان + تو مینی گر گاہر اکھ زدن + گوش دل باید بنائیں گوش بدن + گوش سر بنیاد زہل + دروغ + تا مینی شہر جان
بافروغ + مین دمان بر بنیاد زہل + عمو + جرحہ دیش روی ادجیری گو + سرکش گوش محمد رغن + کش بگوید و بنی حق ہوا دن
سر بر گوش ست + چشم ست آن بنی + دھمت حق مریض ست + ماصی + مین سخن پایان ملاہ بازان + سوی اہل پل و ہر آغاز زان
معنی فرماتے ہیں اگر ان قرون کی سیاستوں کو بیان کر دین تو یہ بیان بڑھ جائے اور وہ ایسی سخت سیاستیں ہیں کہ
جگر کیا چیز جو سنگ خار است بھی منکے خون ہو جائے پھر کہتے ہیں گوہار خون ہو جائیں اور خون انکے پھرے لیکن جھکو
خون ہونا کیسے سوچے کہ تو اندھا ہے اور رہے اور عجبا نہ حاکم دور میں بھی ہر اور تیز چشم بھی لیکن اشتر سے سوائے چشم
کے کچھ نہیں دیکھا ایسے کہ چشم نفع کی چیز ہے اور وجد و حال سے انکے کچھ غرض نہیں آئندہ بیان اہل حال ریاکار
کا ہے یعنی حرص انسان کی اپنے نفع کے لالچ سے اونٹ کا بال بال تو دیکھتی ہے اور رقص لیکھ کھ طرح بے مقصود
دہی حرص نفع کی خوشی میں جیسا بچاتے ناچتا ہے پھر فرماتے ہیں کہ بال بال تو بشر اپنی حرص سے دیکھتا ہے اور قدر
اسکا خالی خیر سے ہے اور شر سے بھرا ہوا رقص کیا کرتا ہوا ہاں کہ تو شکستہ ہو یعنی خودی و خود بینی تیری ٹوٹے
اور جان پنہ ریش شہوت سے نکالے + ہر جھکو ریش شہوت کا سوچے اور اپنے نقص پر مطلع ہو کے ازالہ
کے یہ موقع رقص کا ہے یہ لوگ تو رقص دجولان بر سر میدان لوگوں کے دکھانے کو کرتے ہیں اور جو
ہیں وہ اپنے خون میں رقص کرتے ہیں یعنی باطن میں اور پوشیدہ اس طور پر کہ جب اپنی خودی کے ہاتھ
سے نجات پاتے ہیں تا لیان بجاتے ہیں اور جو اپنے نقص سے کو دجاتے ہیں ناچتے ہیں انکے مطرب انکے اندر
میں دف بجاتے ہیں ذیہ مطرب ظاہری جس سے وہ ایسے شور میں آجاتے ہیں کہ انکے شور سے

سمندرون کے منہ میں جھانک کر آتے ہیں تو اس بات کو نہیں دیکھتا کہ پتے شاخون پر تحریک جیسا سے کیسے
تالیان بجاتے ناچتے ہیں گھجگو نہیں سوچتا ہو کہ پتے اور شاخیں ملنے اٹھیں کے کاذون کے واسطے تالیان
بجاتے ہیں تو پتوں کا تالیان بجانا نہیں دیکھتا ہے کہ واسطے کہ اس کے سننے کو گوش دل چاہیں نہ گوش بدن
اور وہ گوش دل جب نصیب ہوں کہ ان گوش سر کو ہزل و دروغ سے بند کر تو اپنے شہر جان میں فرغ دیکھ
لا جو منہ کو ہزل و ہیودہ سے اسے عمو بند کر اور سوائے وصف و رویہ کے کوئی بات منہ سے مت نکال کر گوش
محصولی اللہ علیہ وسلم کے ہزل و دروغ کے سننے میں سرکشی کرتے تھے لینے سنتے ہی نہ تھے اس سبب سے
منافق انکو ایذا دیتے تھے حالانکہ خدا نے انکو قرآن میں ہواذن فرمایا ہے یعنی خاص کان کا قال اللہ تعالیٰ

وَنَهَمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ ذُنَّ ذُنٍّ قُلْ لَئِنْ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ الْمَلِكُ لَيَقُولَنَّ بِكَ عِزُّيَوْمَئِذٍ وَرَحْمَةُ اللَّهِ الْكَافِرِينَ
رسول اللہ عذاب الیم یعنی بعض منافقوں سے وہ لوگ ہیں کہ ایذا دیتے ہیں نبی کو اور کہتے ہیں کہ وہ کان ہے
جو کچھ ہم کہتے ہیں مستجاب ہے اور تصدیق کرتا ہے تو کہ اسے منہ کہ کان تو ہوں مگر خیر کا کان تمہارے واسطے اور ان
لوگوں کے جو ایمان لائے اللہ پر اور ایمان لائے مومنون کی بات پر کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں سچ ہے اور رحمت و عطی
انکے جو ہم سے ایمان لائے اور جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان پر عذاب درد ناک ہو کہ نبی سر بسر گوش
و چشم ہو اور وہ رحمت حق اور ہمارے لیے دایہ اور ہم طفل شیر خوار کہ ہکو رحمت حق کا شیر ملتا ہے بس پھر گریز ہے طرف
قصہ کے کہ اس بات کی تو کچھ نہایت نہیں ان اہل فیل جکا ذکر شروع کیا تھا انکی طرف جل الخلاف شرح بحر العلوم
میں گوش شان کو گوش شان مرکب کر کے لکھا ہے جس میں شبہ ہوتا ہو کہ کوئی ایک لفظ ہی آخر شعر کے دونوں مصرعوں میں
بلازان اہل آغا نادان لکھا ہو اگر چہ ان روایں ہو سکتا ہے مگر میں اخیر مصرع میں زان کو اچھا سمجھتا ہوں تا مگر ذوقا فیتین ہو جاے

بقیہ قصہ تعرضان میل بچکان

قولہ ہوان لایل بولی میکند + گرد معدہ ہر بشر می تند + تا کبابا بکباب پور خوش + تا ناید انتقام درد و خوش بچھاوی
بندگان حق خوری + غیبت ایشان کنی کفر می + ہین کہ بویای دبان تا ن خالق ست + کہ برو جان غیر آن کو صادق ست +
ولے آن افسوسے کش بوی گیر + باشد اندر گور سکر یا کیر + ہنے دبان دردیدن امکان زان جهان + نے تو ان خوش
کردن اندر او دہان + آب درد عن غیبت حر و دلوش را + راہ اعلیت نیست عقل و ہوش را + چند کو بزر خواسے گرد
شان + بر سر ہزار و خاومر ز شان + گزر عزرائیل را بگلاثر + کہ نہ بینی چوب فلأہن در صور + ہم بصورت می نہاید
کہہ گئے + زان جهان رنجو باشد آگہ + مگوید آن رنجور کاے یا حرم + حبیب امین شمشیر بر فرق سرم + چون نخی بنید
کس از باران + در جواب آیند از آن کا می عمو + نامہی بنمہ باشد این خیال + چہ خیالست انیکہ بہت از ارتحال + المعنی تھیر
ہتینا نامہی + انکی طرف سے فرماتے ہیں کہ وہ پیل ہر ایک کے کھکی بوسنگھتا پھر تازہ ہر بشر کے معدہ کے گرد بچھرتا ہے

تو جان کین بکباب اپنے بسری پائے اسکو اپنا انتقام در زور دکھائے آگے مقولات مولانا جے کے ہیں تو
 کیسے گوشت بند گان حق کے کھاتا ہے اور غیبت اُکلی کرتا ہوا خربلا پائیکا جیسا کہ فرمایا ولا یغتب بعضکم
 بعضا ایچا حکم ان یا کل لحم لخم یبتا فکثرتم وہ واقفوا اللہ ان اللہ ثواب رحیم چاہیے کہ غیبت کرے کوئی کسی کی تمسے کیا
 وہ دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ کھائے گوشت اپنے مرے ہوئے بھائی کا پس کردہ جانو اسکو اور بچو اللہ
 سے بیفک اللہ تو بہ قبول کرنے والا ہوا اور رحیم ہے خبردار ان لوگوں کا جو غیبت مروان حق کی کرتے ہیں منصف
 سونگھنے والا خالق ہو پھر سب اُسکے جو صادق ہو اور کون جان بچا لجانے والا ہوا آب وائے اُس افسوسی
 پر کہ اُسکے بوگیر گورمین منکر نکیر ہوں کہ نہ تو ان بزرگوں سے منصف چرانے کی طاقت ہوگی نہ کچھ داد و دہش سے کام
 لھیکہ گانہ کوئی ایسا آب و روغن ملیگا کہ جس سے اپنی صورت بدل ڈالے جیسے ہر وہیے بدل ڈالتے ہیں عقل
 و ہوش کو راہ حیلہ کی اور وہ اپنے گزر کے زخم ہر ژاڑ خاک کے سرو مقعد پر مار نیگے کہ معاذ اللہ اب گزر عزرائیل
 کا اثر دیکھ کہ نہ اُسکی صورت کسی لکڑی سے ہو نہ آہن سے آہد کبھی بھی صورت بھی معلوم ہوتی ہو لیکن اُس سے
 بیمار ہی آگاہ ہوتا ہی اور کہتا ہو کہ لے گھر والو یہ کیسی تلوار میرے سر پر ہے اور گھر والوں کا یہ حال کہ انکو
 کوئی نظر نہیں آتا تو وہ جواب دیتے ہیں کہ لے اندھے ہم تو کیسکو بھی نہیں دیکھتے تیرا خیال ہی خیال ہو اور
 یہ خیال بھی ارشال سے ہو یعنی رحلت کا وقت قریب ہو الخلاف شرح بحر العلوم میں کہ نہ بینی گو کہ نہ بینی لکھا ہے
قولہ چہ خیالست این کہ این جہنم نکون + از نہیب آن خیالی شد چونون + گرز با و تیغنا محسوس شد + پیش ہمارہ
 سرش منکوس شد + ادھی بند کہ آن از ہر اوست + چشم دشمن بستہ زان چشم دوست + حرص دنیا رفت و چشم
 خیز شد + چشم اور روشن کہ چون خونریز شد + مرغ بے ہنگام شد آن چشم او + از نتیجہ کبر او چشم او + سر بریدن
 واجب آمد مرغ را + کو بغیر از وقت جہانہ در + ہر زمان از حیست جزو جانت را + بگر اندر نزع جان ایمانت
 را + عمر تو مانند ہیمن ز رست + روز و شب مانند دنیا را شمرست + میثار دیدہ در زبوتون + تاکہ خالی گرد و آید
 خسوف + گرز کہ بستانی و تنہی بجائے + اندر آید کہہ از ان داد و زبائے + پس بندہ بر جامی ہر دم راعوض
 نماز و اسجد و اقرب یابی نرض + در تمامی کار ہا چندین کوش + جز بکاری کہ بود در دین کوش + عاقبت تو رفت
 خواہی یا نام + کار ایت از زمان تو خام + دان عمارت کردن گور و لوحہ نے بنگ ست و نہ چوب و نے لہد + بلکہ خوا
 را در صفا گوری کنی + در مٹی او کنی دفن این مٹی + خاک او گردی و مدفون غش + تا دمت یا بد مدو تا از دوش + گونا
 قبسا و کنگرہ + بنودار اصحاب معنی آن سرہ + بگر اکنون رنگ طلس پوش را + ہیج طلس ست گیدہ پوش را +
 در عذاب منکرست آن جان او + کز دم غم در دل عثمان او + از بردن پر ظاہر نقش و نگار + و زور و اندیشہ
 زار زار + دان کی بنی و دان و لوق کہن + چون نبات اندیشہ و شکر سخن - **معنی** منکوس گونہ سار و دسرگون

لہذا بضم لام مال بیار دہر نہادہ فرماتے ہیں گھر دے تو خیال بتاتے ہیں لیکن یہ عجب ہی خیال ہر جگہ ہیبت سے
یہ چرخ سرنگون ایک خیال ہو گیا ہو اور مثل نون کے خیمہ جس بیار کو وہ گزرتی محسوس ہونے لگے اور سب پیش
نظاراں سرنگا جھک گیا یہ بیمار تو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ یہ سب گزرتی میرے ہی واسطے ہیں لیکن دوست و
دشمن کی چشم سے چھپے ہوئے ہیں وہ نہیں دیکھتے اسوقت میں حرص دنیا کی گئی اور آنکھیں تیز دردش ہو کے
خون بہانے لگیں اب آنکھوں سے خون بہانا ایسا ہر جیسے مرغ بے ہنگام کی بانگ کہ نتیجہ کدو چشم کا سامنے آیا
بس اُس مرغ بے ہنگام کا سر کاٹا واجب ہوا کہ بوقت بولتا ہو اور سر ہلاتا ہو اور مرغ بے ہنگام آنکھیں جو بوقت
روقی ہیں رونے کا وقت تو گزر گیا تو جانتا ہو کہ نزع کا ایک وقت معین ہی نہیں ہر وقت تیری ہر جان کے واسطے
ایک نزع ہو بس اس نزع جان میں ہر وقت اپنے ایمان کو دیکھے نہ اور اُسکے ذکر سے غافل مت ہو ورنہ
شاید میں نفس نفس واپسین بود + عمر تیری ایسی ہر جیسے زر کی ہمیانی اور یہی رات دن اس ہمیانی کے دنیا تھا
کہ گنتے ہیں اور یہ بوقت اپنے اُس زر کو آنکھیں دے رہا ہو بیان تک کہ ہمیانی خالی ہو گئی اس پر خسرو ناچا
مثلاً ایک پہاڑ ہے ایمین سے تھوڑا ہی تھوڑا لو اور اُسکو رکھو نہیں کہ وہ تو کو بھی دینے سے عاجز ہو جائیگا پھر
ہمیانی کیا چیز ہے بس تو جو اپنے نقد عمر کو روز شب صرف کر رہا ہے ہر دم اسکا عوض رکھتا جاتا یا مسجد
واقرب سے مدعا حاصل کرے ہی عوض ہو دنیا کے تمامی کاموں میں اتنی کوشش مت کر جو کدو کام دین کے
اسمین جہان تک ہو سکے کوشش کر دنیا کے کاموں کا یہ حال کہ انجام تیرا تو یہ کہ تو دنیا سے چل ہی دگا
اور کام تیرے ابرو ناتمام رہ ہی جائیگے اور ردی تیری جو تو شہ راہ آخرت کا ہے وہ بھی کچی رہیگی اور جو رو
حد پر عمارت بناتے ہیں بیودہ ہے تو نہ سنگ کی عمارت بنانہ لکڑی کی نہ اسپر مال کثیر صرف کر لکھ اپنی توصیف
میں بنا اور خودی سے علیحدہ ہو اور وہ جسکو مائی اور منی سزا دار ہے اسکی منی میں اپنی منی کو دفن کر دے
اُسکی خاک ہو جا اور اُسی کے غم میں نہ فون تو تیرا دم اُسکے دم میں سے مدین پاتا رہے اور نہ وہ بجا مدین ہو جا
یہ عمارت گور کی تو نشان چند روزہ ہے مازندگی ہمیشہ کی یہ گور خانی اور گنبد و نگرے اہل معنی کے سامنے کھڑے
اور جید نہیں ہیں اور یہ جو مردہ کو کفن قیمتی شیتے ہیں مثلاً اُسکو اطلس پوش بنایا اسکا یہ رنگ کہ کوئی طلسم
بھی ہاتھ ہوش یعنی جان کا پکڑ سکتا ہے اور دتگیری کر سکتا ہے اُسکو تو اطلس پوش بنایا اور جان اُسکی
عذاب بر میں ہے اور کدو دم غم کے اُسکے دل خزان میں ڈنک لگا رہے ہیں ظاہر تو اسکا پر نقش و نگار
کر دیا اور باطن میں اندیشے زار زار بھرے ہیں اب دیکھ اُس دلق پوش کو جسکو پرانی گدڑی میں داب
دیا کر اُسکی شکر جیسی باتیں ہیں اور نہات جیسے اندیشے جنے منکر کیر بھی شیریں کام ہیں الخلاف شرح

ارجوع بحکایت مسافران و فیل بچکان

قولہ گفت نامحبتنوید این پند من + تادول وجان تان نگر دو متحن + با گیاه دبر گہا قانع شودید + در شکار فیل بچکان
 کم روید + من بردن کردم ز گردن دام نصع + جز سعادت کے بود انجام نصع + من بہ تبلیغ رسالت آدم + تار ہا نم من
 شمار از دم + ہین مباد کہ طمع تان رہ زند + طبع برگ اذان جہان تان برگند + این بگفت دخیر بادے کرد در رفت
 گشت قحط وجوع شان در راہ زفت + ناگہان دیدند سوی جادۂ + پور فیل فریبے نوزادۂ + اندر افتادند چون
 گرگان مست + پاک خوردند و فرو شستند دست + آن کی ہر ہر نخورد و پند داد + کہ حدیث آن فقیرش بود یاد +
 از کبابش مانع آمد آن سخن + بخت تو بخشد ترا عقل کہن + پس بنفتادند و خفتند آنہم + دان گر سنہ پاسبان آرد
 رمد دیدیے سہنا کے میر سید + اولاً آمد سو حارس و وید + بلوی میکرواد دہانش راسہ بار + ہج بوسے زونیا نازگوار
 چند باری گردا بر گشت در رفت + مردورانا زرد آنش پیل زفت + مرلب ہر خفتہ را بوی کرد + بلوی می آمد و رازان خفتہ
 مرد + کہ کباب پیل زادہ خوردہ بود + برداریند و بکشتش پیل زد + در زمان او یک بیک از ان گردہ + مید رایند
 بنودش رزان شکوہ + ہر ہوا انداخت ہر ایک از گراف + تا ناچی ز دبر زمین میشد شگاف + المعنی اسی ناصع نے
 کہا کہ میری نصیحت مانو تو دل وجان بھارا امتحان میں نہ پڑ جائے اسی برگ و گیاء جنگل پر قناعت کرو فیل بچکان
 کے شکار کو ہر گز مت جائیو میری گردن میں جو نصیحت کا جال تھا یعنی میرے ذمہ نصیحت تھی وہ کی ہو
 کہ نصیحت کا انجام سعادت ہو تین ٹکویہ پیام ہو بچانے آیا تھا تو شکوہ ندامت سے بچاؤن خبر دالیا
 سنو کہ طمع بھاری راہ مارے اور طمع بھاری برگ کی ٹکوا اس جان ہی سے اٹھ کر دے یہ کہا اور خبر باد
 لکے وہ ناصع تو چل دیا اور کھا قحط اور انکی بھوک اس راہ یعنی شکار فیل کے بچکان میں کا اختیار کی تھی خوب
 موٹی اور مضبوط ہوئی اسی حال میں اتفاقاً ایک راہ کی طرف ایک فیل کا بچہ فریبہ نوزادہ دیکھا سب برگ
 مست کے مثل اسکو لپٹ گئے اور مار کے بالکل کھا گئے اور ہاتھ دھو کے بیٹھ رہے مگر ایک ہمارے نے
 اُنکے نہیں کھایا اور اُنکو بھی نصیحت کی کہ اسکو اُس فقیر کی بات یاد تھی جس دہی بات اسکو اُنکے کباب
 کھانے سے مانع ہوئی دوسرا مصرعہ مقولہ مولانا رام کا ہے کہ جب آدمی کا نصیب تازہ وجوان ہوتا ہے تو وہی
 پرانی بات عقل کی سوچھاتا ہے اب یہ سب تو کباب کھا کے پڑے سو گئے گریہی بھوکا پاسبان اس گلہ کا
 جاگتا رہا اُنکو بھوک کے مارے نیند نہیں آئی دیکھا کہ ایک فیل نہایت سبناک آتا ہے اور آکر پہلے اُنکی
 بھوک کے پاسبان کی طرف دوڑا اور تین دفعہ اُسے اسکا منہ سونگھا کوئی بونا گوارا اسکو نہ معلوم ہوئی پھر کئی بار اُسکے
 گرد بچر کے چلا گیا اور اُس شاہ پیل زفت نے اسکو کچھ نہ متا یا سن بعد ہر خفتہ کے لب اُسے سونگھے اُنکے لبوں
 سے اسکو بو آتی تھی کسو سے کہ اُنھوں نے تو کباب پیل زادہ کے کھائے تھے اُنکو اُسے فوراً چیر ڈالا اور

مارڈ الاغرض دم بھر میں اٹھنا اس گروہ سے ایک ایک کو بھاڑ چیر ڈالا اور کچھ پروانہ کی اور ہر ایک کو ایسا زور سے اوپر پھینکتا تھا کہ زمین پر گرنے سے زمین میں شکات ہو جاتا تھا **قولہ** لے خوردہ خون خلق زورہ گروہ + تانیا ر خون ایشان جزو + مال ایشان خون ایشان دان یقین + زانکہ مال از زور آید در بین اور آن فیل بچہ کین کٹہ + فیل بچہ خواہ لاکیر کٹہ فیل بچہ بخوری اسے پارہ خوار ہم بر آخو شتم فیل از تو مال + بوی رسوا رد مکر اندیش را + بیل داند بوی خضم خیش را + آنکہ یا بد بوی رحمن از بین + چون نیا بد بوی باطل راز من **مصطفیٰ** چون بورد از راہ دور + چون نیا بد اند بان + بخور ہم یا بد بیک پوشاند ز ما + بوی نیک بد بیدر آید بر سما + تو ہی بوی آن حرام + میند بر آسمان سرفرام + بھر انفا س زشت میشود + تا بوی گران گردن میرود + بوی کبر بوی حرم + بوی آن در سخن گفتن بیا یچون پیاز + کبر خدای سو گندمن کے خوردہ دم + از پیاز و سیر تقوی کردہ ام + آن دست سو گندازی کند برو داغ ہنشینان برزند + پس دعا بار د شود از بوی آن + آن دل کڑینا نیا از زبان + **احسوا** مد جواب آن دعا + چوب رد با شر جزاے ہر دعا + اگر حدیث کثرت و معنیست راست + آن کثرتی لفظ مقبول خدا بر بود معنی کثرت و لفظت نکو + آچنان معنی نیز نزدیک **معنی** اب مقولات مولانا ج کے ہن کہ لے خون کھانے لے خلق کے اس راہ خو خوار سی و ظلم سے باز آ تو خون اٹکا کچھ چرک کرے اور اُنکے مال کو بھی اٹکا خون یقین جانے کس واسطے کہ مال بھی بزور ہاتھ آتا ہو اور مال کی جڑ جان میں ہوتی ہو و کچھ با در اس فیل بچہ نے کیسی عداوت پنی نکالی اور جنھوں نے فیل بچہ کو کھایا تھا کیسا اسکے بدلہ کو انھیں ہو چکا یا تو جھی فیل بچہ کو کھاتا ہو یا ڈانڈ و روت مانے ولے وہ فیل تیر دشمن ہو ضرور کچھ ہلاک کر گیا خیال تو کر ان مکرانہ شیون کو اُنکی بونے رسوا کیا کہ فیل نے بونے دشمن کی پہچان کئے انھیں کو مارا جو اسکے دشمن تھے اور وہ شخص کہ بوی رحمن کی بین سے معلوم کرے کہ وہ **نختر** صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ کہا انی لا جدیج الرحمن من الہین میں پاتا ہوں بورجن کی میں سے پھر ہم بن جو باطل کی ہوا جسکو کیسے نہ معلوم کرے **تشریح** کا تفسیر ہو کہ **مصطفیٰ** جب اتنی راہ دور سے ہو معلوم کر لین تو ہمارے خد کے بخارات کو کیسے نہ معلوم کر لینگے وہ معلوم ضرور کر لینگے لیکن ہمارے عیب چھپانے کی نظر سے نہیں کہتے در نہ تو تو بلکہ ہو خواہ بد آسمان پر پہنچتی ہو تو سوتا ہوتا ہے اور حرام کی بوجو تو نے کھایا ہو چرخ سرفرام تک جاتی ہے تیری مانسین بد جو جیتی ہیں اُنکے ساتھ وہ بوجو بھی ہوتی ہو اور آسمان کے جو بولنے والے ہیں اُن تک جاتی ہو تو بکر کی در بوجو ص کی ادبوانگی کیا باتیں کرنے میں پیاز کی طرح منھ سے نہیں آتی **الفرض** اگر تو قسم کھا کے کہ میں نے پیاز میں کھائی اور اس پیاز سے پرہیز کر رہا ہوں مگر دم تیرا جبین ہو پیاز کی بھری ہے وہ تو غمازی کر گیا تیری قسم کیا صدیق کر گئی وہ تو ہنشینوں کے داغ پر جا کر لگے گی بس تیری دعائیں جو تیرا دل کچ زبان سے کر رہا ہو وہ بھی سکی بوسے اُس دعا کے جواب میں قبول کیا معنی **احسوا** آگے کس واسطے کہ ہر دعا کا بدلہ چوب رو ہے یعنی

ڈنٹے مار کے کھیر دینا جیسا کہ فرمایا قال اُخسوا فیہا ولا تملکون کہل بیٹھے رہو انہیں اور مجھ سے بات نہ کرو ان اگر تیری بات کچھ ہو اور معنی راست تو وہ کچھ ظاہری خدایتعالیٰ کو مقبول ہو اور اگر ظاہر لفظ تیرے اچھے ہیں اور معنی بد تو ایسے معنی ایک تسویئے چاروں برابر بھی نہیں

اس بات کے بیان میں کہ خطا مجبوں کی بیگانوں کے صواب سے بہتر ہے

قولہ ان بال صدق در ہانگ نماز وحی را ہو خدا نذر دی نیاز + تا بگفتند ای پیغمبریت راست + این خطا کنون کہ آغاز بناست + اے نبی و اے رسول کردگار + یک موزن کو بود فصیح بیار + عیب باشد اول دین و صلاح + لحن خزانہ لفظ حیح علی الفلاح + ختم پیغمبر بشیر و گفت + یک دور مرے از عنایات نفعت + کاسے خسان نزد خدام ہی بلال + بہتر از صدحی حیح قیل و قال + و امشور ایند تا من راز تان + و انگویم ز اخرو آغاز تان + گزنداری تو دم خوش در عناد رودعا منخواہ را خوان صفا + المعنی اسی بات پر کہ معنی اچھے ہوں لفظ چاہے کچھ ہوں فرماتے ہیں کہ وہ بلال جو ہمہ تن صدق تھے جب ہانگ نماز از روے نیاز کے کہتے تھے تو بجائے حیح کے ہی کہتے تھے یا تاکہ کہ پیغمبر سے لوگوں نے کہا کہ اے حضرت آغاز بنا اسلام کی ہے یہ بات اچھی نہیں کہ آغاز ہی میں خطا ہو گو یا پہلی ہی بسم اللہ غلط آجی نبی اور اے رسول خدا کے ایسا کوئی موزن جو فصیح ہو بلا کو عیب کی بات ہو کہ ابتداء دین و صلاح کی ہو اور حیح علی الفلاح کو لحن بکارے لحن کے معنی خطا اور گفتن ہو حضرت کا غصہ اس بات سے جوش میں آیا اور ایک دور مرزین عنایات پوشیدہ سے کہیں کہ اے خود خدا کے سامنے یہی بلال کی تمھارے سیکڑوں حیح قیل و قال سے بہتر ہے قیل و قال سے مراد بوضاحت ظاہر اور اگر نا جھکو جوش میں مت لاؤ تو میں تمھارا بے عیاد اول آخر سے نہ ظاہر کر دوں اب فرماتے ہیں اگر تو دم خوش دعائیں نہیں رکھتا ہے تو جاخوان صفا سے ہمیشہ خواہان دعا کا رہ

حکم کرنا خدایتعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام کو کہ ایسے منہ سے مجھ کو یاد کر کہ جس منہ سے تو نے گناہ کیا ہو

قولہ بہر آن فرمود باموسیٰ خدا + وقت حاجت خواستن از دعا + کاسے کلیم اللہ زمین میجو نیاہ + باد ہانے کہ نکردی تو گناہ + گفت موسیٰ من ندانم آن دہان + گفت مارا از دہان غیر خوان + آنچنان کن کہ بہانہا مرتزاق در شب دور روز با آرد دعا + از دہان غیر کے کردی گناہ + از دہان غیر بر خوان کاسے آلہ + یاد دہان خوشی پاک کن + صبح خود را چابک و چالاک کن + ذکر حق پاک ست + چون باکی رسید رفت بر بند و برون آید بلیہ میگریر و ضد ہما از صند با + شب گریز و چون برافروز دنیا + چون در آید نام پاک نذر دہان + فی بلیہی ماندہ آن دہان + المعنی یہ حکایت مطابق اس قول کے ہو جو فرمایا کہ اگر تو دعائیں دم خوش نہیں رکھتا تو اخوان صفا طالب دعا کا ہو جیسا کہ خدایتعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ جو وقت تو اپنی حاجت مجھ سے دعائیں چاہے تو اسی کلیم اللہ

اُس مُنہ کے ساتھ مجھ سے پناہ ڈھونڈو جس مُنہ سے تو نے گناہ نہ کیا ہو حضرت مولیٰ نے کہا کہ الہی میلا بسیار ہن کہان ہو فرمایا مجھ کو غیر کے دہن سے یاد کر لینے ایسا کہ غیر دن سے دعا اپنے حق میں کر کہ اُنکے دہن راتوں میں اور دنوں میں تیرے واسطے دعا کیا کریں آئیلے کہ غیر دن کے دہن سے تو نے گناہ نہیں کیا ہو اُنکے دہن سے کہلا وہ کہیں کہ لے آ کہ یا تو اپنے دہن کو آپ پاک کر اور اپنی روح کو چست و چالاک بناتے فرماتے ہیں ذکر حق کافی نفسہ پاک ہو اور جب پاک دہن میں ہو سچا تو پاکی برپا کی حاصل ہوئی پھر پلیدی کیسے ٹھہر سکتی ہے فوراً اپنا بستر اٹھا کے باہر نکل جائیگی ظاہر ہو کہ ضد ضد سے بھاگتی ہو دیکھ تو دن کی روشنی جب روشن ہوتی ہو رات بھاگ جاتی ہو پس ایسے ہی جبوقت کہ نام پاک اسکا دہن میں آئیگا نہ پلیدی رہیگی نہ کوئی شک و شبہ

اس بیان میں کہ حاجت مند کا اللہ کہنا عین لبیک کہنا حق کا ہو

قولہ آن کی اللہ میگوئے شبے + تاکہ شیرین گرد و از ذکرش لے + گفت شیطان شخوش لے سخت رومی + چند گوئی آخر لے بسیار گوئی + این ہمہ اللہ گفتی اے عتو + خود کی اللہ را لبیک گو + می نیا یریک جواب از پیش تخت + چند اللہ میزنی بارومی سخت + او شکستہ دل شد و نہاد سر + دید در خواب او خضر را خضر + گفت ہن از ذکر چون داماندہ + چون پشیمانی از ان کش خواندہ + گفت لبیک نمی آید جواب + زان ہی ترسم کہ گردم رد باب + گفت خضرش کہ خدا گفت این بمن + کہ برد باد بگو اے متحن + گفت آن اللہ تو لبیک ماست + این نیا زو سوز و دروت پیک ماست + نے ترادر کار من آوردہ ام + نے کہ من مشغول ذکر کرت کرہ ام + حیلہ و چارہ جو یہاں تو + جذب مابود و کشا آن پای تو + ترس و عشق تو کند لطف ماست + زیر ہر ارباب تو لبیک ماست + جان جاہل زین دعا جز دور نیست + زانکہ یارب گفتش دستور نیست + بردہان و بر لبش قفل ست و بند + تا خالد بر خدا وقت گزند + معنی عتو بفتح اول شکوہ و سرکش لبیک حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہونا خضر بالکسر و بفتح اول و کثرانی نام پیغمبر و مفتاحین تازی و دبیری ایک شخص اللہ اللہ رات میں کہا کرتا تھا تا اسکے ذکر سے شیرین لب ہوئے ایک رات شیطان نے کہا کہ چپ اے سخت رو بسیار گو کہ لبیک کا آخر کچھ فائدہ بھی ہے اے سرکش اسقدر اللہ کہتا ہو کسی ایک اللہ کے جواب میں بھی لبیک نہ سنا تجھ کو تو ایک جواب بھی پیش تخت سے نہیں آتا پھر تو ایسی سخت رومی کے ساتھ اللہ اللہ کیوں کیے جاتا ہو اُس بیچارہ کا اس سکھنے سے دل ٹوٹ گیا اور سر رکھکے لیٹ رہا خواب میں اُسے حضرت خضر کو سبزہ زار میں دیکھا کہتا خبردار ہو تو ذکر حق سے کیوں تھک رہا جسکو یاد کیا کرتا تھا اُس سے کیوں پشیمان ہوا کہ مجھ کو اُسکی طرف سے جواب لبیک کا نہیں آتا ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مردود درگاہ نہوں خضر نے کہا خدا تیرا حال نے مجھے فرمایا کہ اسی متحن تو جہا اور

اس سے کہ وہ جو تو اللہ کہتا ہو وہی لبیک ہماری ہو اور یہ میرا نیاز و سوز و درد سب ہمارے قاصد ہیں جو تیرے پاس پہنچتے ہیں کیا اس کام میں ہم جھکے نہیں لائے ہیں کیا ہم نے جھکواپنے ذکر میں مشغول نہیں کیا ہے تو اسکو ہمارے طرف سے نہیں جانتا تو جو یہ جیلے اور چارہ جو میان کرتا ہو سب ہمارے جذب و کشش سے ہیں اسی جذب نے تیرا قدم آگے بڑھا دیا ہے یہ تیرا خوف و عشق بھی کند ہمارے لطف کی ہو اور تیرے ہر یارب کے تحت میں ہماری لبیک ہو دیکھ لے جاہل کی جان کو اس دعا سے سوائے دوری کے کچھ حاصل نہیں ہے ایسے کہ یارب کہنا اسکا دستور ہی نہیں سمجھتے اس کے دہان و لب پر قفل لگا دیا ہے تاہم و گزند کی وقت ہمارے سامنے گریہ و زاری نہ کر سکے قولہ داد مفرعون راصد ملک و مال ہا تاکر داو دعویٰ عز و جلال + در ہمہ عرش نرید اور دوسر + تانا لہ سوی حق آن بد گھر + داد اور ارجلہ ملک این جان + حق ندا دیش درد و رنج و آن دہان + زانکہ درد و رنج یار آن دہان + شد نصیب و ستانش در جان + در و آ مد بہتر از ملک جان + بخوانی تو خدا را در نہان + خواندن بیدار از افسرد گیت + خواندن با درد و آ دل برد گیت ہا کن کشیدن زیر لہ آواز را + یاد کردن بیدار آواز را + آن شدہ آواز صافی و حزین + اے خدای مستغاث دے حسین + نالہ سنگ در تہش + نیست + زانکہ ہر رغبہ سیر نہ نیست + چون سگ کہنی کلام در دست + بر سر خوان شہنشاہان نشست + تانہ میخورد و پیش خار + عارفانہ آب رحمت بی تغار + اے بسا سگ پوست کور نام نیست + لبیک اندر پر بی انجام نیست + جان بدہ از بہر انجام اے پسر + بی جہاد و صبر کے باشد ظفر + صبر کردن بہر این بخود صبر کن کہ صبر مفتاح الفرج + زین کین بی صبر و حمز می کس نخست + خرم را خود صبر آمد با دوست + معنی دیکھو فرمود اللہ تعالیٰ نے سیکڑوں قسم کا ملک و مال دیا یہاں تک کہ اُسے دعویٰ خدائی اور عز و جلال کا کیا لیکن تمام عمر اسکا سر بھی نہ دکھاتا وہ بد اصل خدا کے سامنے نالہ و زاری نہ کر سکے سارا ملک اس جہان کا حق تعالیٰ اسکو دیا لیکن درد و رنج اور وہ دہن نہ دیا کہ جس سے نالہ با درد کرتا اس سبب سے کہ وہ درد و رنج جو یا اس دہن کا ہے کہ در گاہ حق میں نالہ و زاری کرے اس جہان میں حصہ اس کے دوستوں کا ہے بس ملک جہان سے وہ در داچھا جہین تو خدا کو پوشیدہ یا ذکرے بیدار کا یاد کرنا افسردگی سے ہوتا ہے اور با درد کا یاد کرنا عشق و دل بردگی سے وہ آہستہ آہستہ آواز کرنا اور اپنے بیدار اور آغاز کو یاد کرنا وہ ایک آواز صافی و حزین ہو چو کہتا ہو اے خدا فرما در س اور اے مدگار میرے الغرض نالہ کیسی کا ہے جذب نہیں ہوتا یہاں تک کہ کتاب جو اسکی راہ میں نالہ کرتا ہو وہ بھی بدون اس کے جذب کے نہیں ہوتا اسکو اس کا ہر شے اپنی رغبت کی گرفتار ہے اور وہ رغبت ہے مانع نالہ کی وجہ تک اسکا جذب نہوگا رغبت مانع اس نالہ کی ہوگی اور جب جذب اسکا ہوگا تو وہ جذب اس رغبت کو بظرف کر دیکھا جیسے سگ کہنی کہ ادا

اس مردار کی جو رغبت سے چھوٹ گیا تو خان شاہنشاہوں پر بیٹھا یعنی اُن اصحاب کھٹ کے ساتھ شمار کیا گیا کہ مثل اُنکے تو شدہ اصحاب کھٹ میں اُسکا بھی حصہ ہوتا ہے یہ سب اشعار شعر اس دفعہ دخل کے بھی ہیں کہ دفتر اول میں دعا کرنا فرعون کا مذکور فرمایا ہو لیکن اب جو یہ قیدین جذب اور انسردگی اور بیدردی وغیرہ کی لگائی ہیں اسے سب تناقض رفع ہوتے ہیں کہ وہ دعا اُسکی در دو جذب سے متراخی ورنہ کیوں دل اُسکا نرم ہو کے اپنی سرکشی سے باز نہ آیا انتہی اور وہ سگ کھٹی عارفوں کے مثل سانے اپنے غار کے آب رحمت حق کا بے تغار و لگن کے تیار رہیگا اب فرماتے ہیں اے مخاطب بہت ایسے سگ پوست ہیں اے خراب حال جو بظاہر بے نام و نمود ہیں لیکن در پردہ بے جام عشق کے نہیں ہیں تو بھی لے بس اس جام کیوے اپنی جان دیدے جہاد کو صابر ہوتا محنت و صبر سے تو بھی ظفر یاب ہوئے صبر کرنا اس خیال سے کہ صبر کبھی کفودگی کی کچھ حرج کی بات نہیں اسلیے کہ یہ دنیا کیمنگا شیطاں کی ہے اس سے وہی بچ کے نکل گیا۔ جسے صبر و حزم کیا بلکہ صبر خود خرم کے ہاتھ پاؤں ہیں جیسا کہ فرمایا الذین جادوا فینا لہند نفیم سبنا جن کو گون نے جہاد کیا جاری راہ میں اور کوشش کی ہدایت کرینگے ہم اُسکو اپنی راہوں کی قولہ خرم کن از خور و کین نہین لیاست + خرم کردن روز فوراد لیاست + کاہ باشد کو بہر باوی جہد + کوہ کے مر باد را در نے ہند + ہر طرف غولے ہیخو اند ترا + کاے برادر راہ خواہی ہیں بیا + رہنایم ہر بہت بٹم رفیق + من قلا و زم درین راہ دقیق نے قلا و زراست نے رہ دانا د + یوسف اکم رد سوے این گرگ خو + خرم آن باشد کہ نفرید ترا + چرب و نوش طایہی این سرا + کہ پھر جی دارد و نی نوش او + سحر خواند میدد در گوش تو + کہ بیامان ما سے روشنی + خانہ آن تست و توان منی + خرم آن باشد کہ گوئی تخمہ ام + یا سقیم و خستہ این و ختمہ ام + یا سرم درد سر بر + یا مرا خدا دست آن خاویس + زانکہ یک نوشت و ہد بانیشا + کہ بکار در تو نیشش ریشہا + زرا اگر بچاہ یا خستت و ہد + ماہیا او گو در شستت ہند + ہر کہ خود کے دہد آن پر چیل + جزو پسیدست گفتارش غل ز غفرغ آن عقل و مغرت را برد + عبد ہزاران عقل را یک نشرو + یار تو خرجین تست و کیسلست + کہ تو را مینی مجو جزو سیسات + دیسہ معشوق تو ہم آت تست + دین برو پنهان ہم آفات تست + خرم آن باشد کہ چون دعوت کنند + تو نگوی مست و خواہان ہند + دعوت ایشان صغیر مرغ دان + کہ کن صیاد در کنن نہان + مرغ مردہ پیش نہا وہ کہ این + میکند آواز و فریاد و نین مرغ پنا + کہ جنس دوست اد + جمع آید بر درو شان پوست اد + جزو مرغی کہ خرمش داد حق + تا نگردد کچ از ان دانہ ملق + ہست بجز می پشیا فی اقیین + خرم را نگذار و محکم کن تو دین + زانکہ بجز می شقاوت برد ہد + دین برد و از دست در و سر دہد + بشنوائین افسانہ را و شرح این + تا شوی حازم برای حفظ دین + لمصنی تخمہ بنعم ہد + یعنی طعام و ختمہ گوستان ز غفرغ آواز دانوں کی جو سخت چیز چاہے یا جاڑے یا غصہ کے نکلے رہیں

نام عاشق کہ دلیہ اسکی معشوق تھی تین بفتح تالہ گنج بکات فارسی پریشانی دہراگندہ مغزی تلمیحتین چا پلو سی دیکھا
 اہل آواز جو کوئی سنگریزہ اور کلونج بانی میں ڈالنے سے پانی سے نکلے فرماتے ہیں اول حزم اپنی خورش سے کر کہ
 یہ بڑی زہریلی گیہا ہو اس سے حزم کرنا یہ زور نورادیا سے ہو آسکے کہ گھاس کا تنکا ہر ہوا سے ادھر
 ادھر کو اٹھلتا ہے لیکن کوہ کے سامنے ہوا کا کیا وزن ہے مطلب یہ کہ خورش اچھی دنیا والوں کو
 لوٹ کرتی رہتی ہے اولیا کہ وہ پہاڑ میں اُنکے سامنے اس ہوا کا کیا وقار و وزن ہو اور ہوشیار ہو کہ
 ہر طرف سے غول جھکو پکار رہے ہیں کہ اے بہائی اگر راہ چاہتا ہے تو خبردار ہو ادھر کو آئین تیرا رہنا و فریق
 ہو گا اور تیرا بیشتر واسو اسطے کہ یہ راہ بڑی باریک ہو حالانکہ نہ وہ پیشرو ہی نہ راہ جانتا ہو ایو یوسف تو ہرگز راہ
 مست جادہ گرگ غو ہے یہ اشعار بیان پران ریا کار میں ہیں غول سے یہاں تک اور حزم یہ ہے کہ جرب شیرین ہے
 اس سر کے جھکو اپنے مزہ میں نہ فریفتہ کر لیں کہ آئین نہ جرب ہی نہ نوش ہو جادو پڑھ پڑھ کے تیرے کا نہیں بھونکتے
 ہیں اور جھکو اپنے بس میں کہتے ہیں کہ اے روشنی آہارا حمان بن گھر نرا ہے اور تو ہماری ملک سے ہے اے غلام
 جیسا کہ ادھی جرب و شیرین نعمون کا غلام ہو تیری ہوشیاری یہ ہو کہ تو کہدے جھکو ختم ہو بدھمی ہو ہی ہو یا بیمار
 ہوں یا زخمی اس گورستان کا ہوں کھا نہیں سکتا اور چرب شیرینی خود بھی مولو ختم ہیں یا کہدے کہ میرے سر میں
 درد ہو اسکو کھو دو تو تمھارا حمان بنون یا میری میرے خالو کے لڑکے نے دعوت کی ہو خالو میں یا داد و زائدہ
 تحسین کلام کی ہو اور خال یعنی مامون یا خالو شوہر خالہ کا اس سبب کہ اگر ایک نوش جھکو دیدینگے تو سیکھوں
 نیش آئین سمجھ لے کہ وہ نیش تجھ میں ریش ہی ریش بودینگے اور اگر جھکو پچاس یا ساٹھ رو پیے ماہوار دے
 تو ایسا ہو جان لے کہ یہ گوشت مچھلی کے کانٹے میں رکھا ہوا ہے ضرور تو آئین چھین رہیگا اگر دے بھی ورنہ
 وہ پرجل خود ک دیگا یہ بات اسکی ایسی ہو جیسے جوڑ گٹنا سڑا اور کھونٹے ایسی زغزغ کر گیا کہ تیری عقل و مغز
 و دون کو کھو دیکھا لاکھوں عقلین تو اسکو تباہ دے ایک بھی نہیں گنیکا تیری یا تیری خرچ میں ہے اور تیرا
 کدیمین اعمال صالحہ بھرے ہوں پس اگر تو امین ہو ای عاشق تو سوائے دلیہ یعنی معشوق کے کیسا طالب
 مست ہو اور وہ دلیہ معشوق تیری ہی ذات ہو اس سے خارج جو ہیں جملہ تیرے لیے آفات ہیں آدم ہوشیار
 یہ ہے کہ جب جھکو اپنی طرف بلائیں تو یہ مست جان کہ یہ لوگ میرے شوق مند و خواہان ہیں اسکا بلانا
 ایسا ہو جیسے صغیر مرغ کی کہ صیاد گھات میں پھپکے کرتا ہو اور ایک مرغ مردہ سامنے رکھ دیتا ہو کہ مرغ جان
 کہ یہ آواز فریاد و نالہ اسکا ہو پس وہ اپنا بھنس جان کے اور اسکی آواز سمجھ کے اس کے پاس آ جاتے ہیں
 وہی صیاد انکا پوست پھاڑتا ہو بان مگر وہ مرغ کہ جھکو حق نے حزم بخشا ہی ہرگز دانہ کیواسطے پراگندہ منہ زار
 ملق نہیں ہوا یعنی دوست تو خوب بریقین جان لے کہ یہ مغزی بڑی پشیمانی کی بات ہو ملک خود پشیمانی تو حزم کو

چھوڑا اور اپنے دین کو محکم کر اس سبب کہ بخیر می پھل شقاوت کا دیتی ہو کہ دین ہاتھ سے جاتا ہو اور دروہر
حاصل ہوتا ہو آب میں ایک افسانہ تھے کہتا ہوں اسکو اور اسکی شرح کو سن تا تو حفظ دین کا حازم ہو جائے

قرنیہ کرنا ایک روستائی کا ایک شہری کو اور بڑی خوشامد و منت سے دعوت کرنا

قولہ اسے برادر بود اندر امضی + شہرے بار روستائی آشنا + روستائی چون سو شہر آمدے + خرگہ اندر کوئی آن شہری نونے
دومہ دسہ ماہ مہاش بڈے + ہر دکاں او برخواست بڈے + ہر کالج را کہ بودیش آن زمان + لاست کچے مہو شہری
رائگان + رو شہری کر دو گفت ایچو اجہ نو + چچ می نائی سودہ فرجہ جو + اللہ اللہ جملہ فرزند ان بیار + کین زمان گلشن سٹ زہا
یا تباستان بیا وقت شر + تابہ ہندم خدمت رامن کمر بخیل و فرزند ان دو مت را بیار + در وہ لباس خوش با ہے ستر چار
بر بہار ان خطہ کہ خوش بود + کشت زار و لالہ دلکش بود + وعدہ دادے شہری اور ادفع حال + تابیا مدعجہ
دعہ ہشت سال + او ہر سالے بھی گتے کہ کر + عزم خواہی کر دآمدہ دے + او بہانہ سانخے کا مسلان +
ز فلان خطہ بیا دیہان + سال دیگر گر تو ام وارہید + از جمات آن طرف خواہم دوید + گفت بہتہن ان عیانم نظر
ہر فرزند ان تو اسے اہل بر + باز ہر سالے چو لکک آمدے + تا مقیم قبۃ شہری شدے + خواجہ ہر سالے زرد وال
دیش + خرچ او کرے کشو دے بالی خویش + آخرین کرت سہ ماہ آن پہلوان + خوان نہادش با مادان و
نہان + از خجالت باز گفت او خواجہ را + چند وعدہ چند بفری ملا + المعنی المعنی زمانہ گذشتہ فرگہ خیمہ کلان فرجہ
لضم کشادگی دے ہندی ماہ ماگہ بر بالکسر کوئی قبہ بنا کر دآمدہ مثل گنبدیہ حکایت بھی تا کید حرم میں لکھی
ہے فرماتے ہیں کہ اسے برادر زمانہ گذشتہ میں ایک شہر والا کسی گاؤن والے کا آشنا تھا گاؤن والا جب
شہر میں آتا تھا تو اسی شہر والے کے یہاں ٹھہرتا تھا دو دو تین تین مہینے اسکا حمان ہوتا و کان پر بھی اور
وان پر بھی جو حاجتیں اسکی ہوتی تھیں یہ شہری سب مفت ٹھیک کر دیتا تھا روستائی نے ایک دن شہری
یظن متوجہ ہو کے کہا کہ تو کبھی سیر و تفریح کو گاؤن کی طرف نہیں آتا اللہ اللہ کیا اچھا ہو کہ تو بھی آسے وارے
زندون کو لائے کہ بہ وقت گلشن اور نو بہار کا ہے یا گرمی میں آ کہ وہ وقت میوہ کا ہوتا ہے تا میں تیری خدمت
دن تو اپنے خیل اور قوم اور بچوں سب کو لا اور تین چار مہینے ہمارے گاؤن میں خوش باش ہو بہار کے دنوں
ن گاؤن کا خطہ خوش ہوتا ہے ہر طرف کھیتوں سے سبزہ زار ہوتا ہو اور لالہ دلکش وہ شہری بنظر لانے کے
عدے کرتا تھا یہاں تک کہ دوری وعدہ کو اٹھ برس گذر گئے تو روستائی یہی کہتا رہتا کہ کب ارادہ کریگا موسم
باڑیکا آیا جاتا ہو شہری بہانہ کرتا تھا کہ سال تو ہمارے یہاں فلان خطہ سے ایک حمان آ گیا تھا آئندہ
سال میں اگر ٹھکوا اپنے کاموں سے فرصت ملے تو آؤ ٹھکا کہا اسے اہل نیکی میرے اہل عیال تیرے
اہل بچوں کے منتظر ہیں غرض ہر سال یہ روستائی مثل لکک کے آتا تھا اور اسکے مکان میں ٹھہرتا تھا

لکھ سے تشبیہ اس سبب ہو کر اکثر بزرگ ایک ملک کے دوسرے ملک کو چرکیو اسطے جاتے ہیں جیسے اس ملک میں کلنگ اور کویل وغیرہ آجاتے ہیں یہ خواجہ ہر سال اپنے زرد مال سے دل کھول کے انکا خرچ کرتا تھا آخر دفعہ میں تین مہینے اس پہلوان نے صبح شام اسکے سامنے خوان لگایا اور یہ وہاں رہا پھر آٹنے شرمندہ ہو کے خواجہ سے کہا کہ تو آتا نہیں ہو کب تک وعدے کر گیا اور کہاں تک جھکودھوکے دیگا قولہ گفت خواجہ جسم و جانم وصل جوست + یک ہر تحویل اندر حکم ہوست + آدمی چون کشتی است و باد بان تلکے آرد باد را آن باد را آن بازو گندان برداش کاسے کریم + گیر فرزند بیابنگر نیم + دست او بگرفت سہرت بعد کاٹھ اللہ زو بیابنای جہد + بعد وہ سالے ہر سالے چنیں + لایہ باد وعدہ ہی شکرین + کو دکان خواجہ گفت لے پدر + ماہ وابر و سایہ ہم وارد سفر + قہما بروی تو ثابت کردہ + رنجبار کارا و بس بردہ + او ہنوا ہر کہ بعضہ حق آن + واگزار و چون غوی تو میمان + پس وصیت کرد مارا و نہان + کہ کشیدش سوی وہ لایہ کنسان + گفت حق ست این ولی ای سیویہ + اتق من شر ما احسنت الیہ + دوستی تخم دم آخر بود + ترسم از وحشت کہ آن کا خود صحبتی باشد چو شیر قطوع + بچودے در بوستان و در زروع + جمعیتی باشد چو فصل نو بہار + زو عمارت ما و دخل بیشمار + خرم آن باشد کہ نین بدبری + تا گر نیری و شوی از بدبری + خرم سوا الظن فرمود آن رسول + ہر قدم را دام میدان ای فضل + روی صحر است ہوار و فرخ + ہر طرف دامت کم رواستخ + آن بز کو ہی دود کہ دام کو + چون تبار و دامنش افتد در گلو + آنکہ میگفتی کہ کو انیک بین + دشت میدیدی نمیدی کیمن + بی کیمن و دام صیاد اسے عیار + ونبہ کے باشد میان کشت زار + آنکہ گستاخ آمد نذر ز زمین + استخوان و کلمہ پاشان را بین + چون بگورستان روی ای مرتضیٰ + تنوان شانرا بر سر ازماضی + تا بظاہر بینی ازستان گور + چون فرد رفتند در چار غرور + چشم اگر داری تو کور از دنیا + ورنہ داری چشم دست آور عصا + آن عصای حرم و استدلال را + چون نداری دید کیمن پیشوا + در عصای حرم و استدلال نیست + بی عصا کش در سر ہر رہ مایست + کام ز انسان نہک نابینا ہند + تاکہ پا از سنگ و از چہ وار ہد + لزلزل زان و بہ ترس و احتیاط + می نہد پاتا نیفتد و ریاض + اسے زود نکا جتہ در نای شدہ + لقمہ حبۃ لقمہ بارے شدہ + لقمہی تجویل ایک درج سے دوسرے برج میں جانا آفتاب ماہ ادا سیا رون کا ہوتا م ذاتی خداستالی کا دوستخ یعنی گستاخ خیاط بالضم دیوانگی فرماتے ہیں کہ پھر اس خواہ نے کہا کہ میرا تو جسم و جان و دونوں وصل کی جستجو میں ہیں لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا یہ تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے آدمی ایسا ہے جیسے کشتی اور باد بان مگر ہوا چلانے والا جب ہوا چلائے تو کشتی چلے پھر روستائی نے بہت قسمیں دے کر کہا اسے کریم فرزندوں کو ساتھ لے اور آؤ تین دین وہاں کی دیکھ اور تین دفعہ ہاتھ اسکا پکڑ کے عہد لیا اور کہا کہ اللہ اللہ جلدی آ اور آنے میں کوشش کر بعد دس برس کے کہ یہ دس برس

انہی طرف سے لایا بہین اور خواجہ کی طرف سے جو عزیزوں شیرین مین گذرے خواجہ کے لڑکوں نے کہا کہ اے
 پیر جاندا اور ابراہیم کو بھی سفر ہے تو نے اپنے حق پر خوب ثابت کئے بہین اور اُسکے کام مین بہت
 رنج اٹھائے بہین وہ بھی جانتا ہو کہ تجھ کو اپنا مہمان کر دن اور تیرے بعضے حق سے ادا ہوؤں اسی سبب ہے
 وصیت پوشیدہ کر گیا ہو کہ تم خوشامد کر کے جیسے بنے دیے میرے یہاں اُسکو کھینچ لاؤ خواجہ نے کہا یہ تو حق ہی
 لیکن اے سیبویہ جو مراد ہو شیارد عاقل سے ہے یہ بھی تو ہے جو کہا ہو کہ ڈراؤں شخص سے جسکے ساتھ تھے جہان
 کیا ہے سیبویہ لقب ایک بخوی کا ہو کہ رضا اُسکے مثل سیب کے تھے اور نام اسکا عمر بن عثمان دوستی ایسی ہونا چاہیے
 کہ تخم دم آخر کی ہو یعنی مرتے دم تک رہے مین ڈرنا ہوں کہ کوئی وحشت باہر گر پیدا ہو اور یہ تخم خراب ہو جائے
 بعض صحبت تو ایسی ہوتی ہے جیسے شمشیر بر بندہ بلکہ قطوع کہ صیغہ مباخذ کا ہے اُسے بسیار قطع کنندہ جیسے دگر کاہینہ
 باغ و زراعت کے حق مین اور بعض صحبت ایسی ہوتی ہے جیسے فصل نوبہا جس سے آبادیاں ہوتی ہیں اور
 بیشمار آمدنیاں مگر حرم اسکا نام ہو کہ گمان بدیہی کرے تو بچے اور بدی سے محفوظ رہے حرم کو سوراظن رسول
 مقبول نے فرمایا ہے چنانچہ حدیث ہے الحزم سوراظن ہو شادی بدگمانی ہو بس ہر قدم کو دام ہی جانے رہے
 روئے صحر اگر صحر بظاہر ہموار و فراخ ہو لیکن تو ہر طرف گستاخ بے شکستے مت جا اسیلے کہ ہر طرف دام مین تجھ کو نہیں
 سوچتے بڑ کو ہی کو دیکھ کیسا صحر مین دوڑتا ہے کہ دام نہیں ہے اور جب دام گلے مین پڑے کہ بھینس جاتا
 ہے تو وہ دام ہی کہتا ہو کہ توجہ کہتا تھا دام کہاں ہو دیکھئے یہ ہے جگل تو تو نے صاف دیکھ لیا اور کمین کو
 نہ دیکھا بے کمین اور دام صیاد کے اے مرد کھرے دہ بھیتوں مین کب ہوتا ہو اُسے شکار کے لیے اُسکو کھیتو نہیں
 چھوڑتے بہین بس وہ لوگ جو گستاخ ہو کے زمین پر آئے بہین انکو لازم ہو کہ استخوان اور کلون کھرے ہو و نکو
 دیکھیں جب تو لے برگزیدہ گورستان مین جائے تو انکی ٹہریوں سے زمانہ گزشتہ کا حال پوچھ کہ کیا گذرا تو ان
 مستان گور سے تو ظاہر دیکھے کہ کیسے چاہ غرور مین ڈوبے بہین مستان گور اس سبب سے کہ دنیا کا انجام گورا
 ہے اور یہاں آکے کیسے مست ہو جاتے بہین تجھ کو اگر خدا نے آنکھ دی تو اندھوں کی طرح یہاں مت آ اور
 آنکھیں نہیں دین تو کوئی عصا نہ تھمیں لا اور حاصل کر اور وہ عصا حزم اور استدلال ہو اگر آنکھ نہیں ہو
 تو اُسکو پیشو انبا آو جو حزم و استدلال کا عصا بھی نہیں ہو تو بے کسی عصا کش کے کسی راہ مین مت کھڑا ہو
 اور قدم ایسا سوچ سمجھ کے رکھ جیسے اندھے رکھتے بہین تو بانوں ننگ دچاہ سے بچا رہے دیکھ تو کیسا
 لرز لرز کے اور ڈر کے احتیاط سے بانوں رکھتا ہو تا کسی دیوانگی مین نہ پڑ جاؤں اسی مخاطب بہت
 ایسے بہین کہ دعویٰ مین سے توجھا گے اور آگ مین گرے لقمہ کی تلاش مین نکلے اور لقمہ مار کا ننگے مطابق
 اسی کے حکایت آئندہ ہے

قصہ اہل سبا کا اور کفران نعمت انکا اور شومی کفرانگی اور فضیلت شکر و وفا کی

قولہ تو بخواندی قصہ اہل سبا + یا بخواندی دندیدی جز صد + از صد آن کوہ خود آگاہ نیست + سوی معنی
 ہوش کہ را راہ نیست + ادب ہی بانگے کند بیکوش ہوش + چون خش گردی تو آدم شد خموش + داد حق اہل سبا
 را بس فراغ + صد ہزاران قصروا یوانہا و بلغ + شکر آن نگرازدند آن بدرگان + در وفا کمتر فتادند از گناہ
 مرگے را لقمہ نانی ز در چون رسد بر در ہی بند دگر + یا سبان و حارس در میشود + گرجہ بروی چور و سختی میرود
 ہم بران در باشدش باش و قرار + کفر و اندک و غیرے اختیار + در گئے آید غریبی روز و شب + آن سگان نش
 میکند آدم ادب + کہ برد آسجا کہ اول منزلست + حق آن نعمت گروکان دوست + میگزندش کہ برد برجا
 خویش + حق آن نعمت فرو گذاریش + از در دل و اہل دل آب حیات + چند نوشیدی و داشت چہ بہات +
 غذاے وجد و شکر بخودی + از در اہل دلان بر جان زدی + باز این در را کہ دی ز حرص + گروہر دکان ہمگیر
 ز حرص + بر در آن منجان چرب و یگ + میدوی بہر خریدی مردہ ریگ + چہ پیش آسجادان کہ جان فربہ شود
 کار ہر نوید آسجا بہ شود + معنی سبا نام شہر تھیس کہ حضرت سلیمان کی ز وجہ تعین خرید وہ طعام کہ روٹی توڑے
 شور با بین تر کرین مردہ ریگ ناہیز و فرومایہ تو نے قصہ اہل سبا کا نہیں پڑھا یا پڑھا تو اسکو صدائے کوہ کے
 سوا نہیں جاتا جس صدائے کوہ خود آگاہ نہیں ہے اور گوش کوہ کو معنی کیطرن راہ نہیں کوہ بھی بے گوش
 ہوش کے ایسی ہی آواز کرتا ہو جیسی تو کرتا ہے نہ معنی سے تو واقف نہ کوہ اسی سبب کہ جب تو خموش ہوتا ہے
 وہ بھی خموش ہو جاتا ہوا اب اہل سبا کا حال بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل سبا کو بہت بڑے فراغ
 دیے تھے کہ لکھن محل اور ایوان اور انکے باغ تھے لیکن اُن بدرگون نے شکر اُسکا نہ ادا کیا اور وفا پر
 اکتون سے بھی کم ٹھہرے کما قال اللہ تعالیٰ لقد کان لبائی سکنتم آیت خشتان عن بین و شمال کلوا من رزق
 ربکم و اشکروا للہ بلدہ طیبہ رب غفور قاعضوا فارسلنا علیہم سبل العرم و بدلنا بہم خیم ختین ذواتی اکل خط و اثل
 وشی من سد قیل ذلک جزئیہم با کفر و اہل بخاری الا لکفور مشکب قوم سبا کو تھی انکی بستی میں نشانی دوبارہ
 دیا ہے اور بائین کھاؤ روزی اپنے رب کی اور اسکا شکر کرو شہر ہے پاکیزہ اور رب بخشے والا بھر دھیا
 میں نہ لائے تو چھوڑ دیا ہے اپنا مالہ زور کا اور دیے انکو دونوں باغوں کے بدلے اور باغ جنین کچا
 میوہ کیلا اور جھاؤا در کچہ جھیریری سے تھے یہ بدل دیا ہے انکو ناشکری کا اور زمین بدلادی ہے
 انرا شکر و کوا در یہ کتون سے کمتر اس وجہ سے کہ کتے کو لقمہ کسی دروازہ سے ملتا ہے تو اسی دروازہ
 کمر بندہ کے پیچ رہتا ہوا اس دروازہ کا پاسان و نگہبان بنتا ہے چاہے کیسی ہی ظلم و سختی اسے ہو پس
 دروازہ پر اسکا قیام و قرار ہوتا ہے اور غیر کو اختیار کرنا کفر جانتا ہے اور جو کوئی گناہ یا دن رات میں آجا

تو اس وقت میں وہ کتے اُسکو ادب سکھاتے ہیں کہ وہیں جا بھان تیرا پہلا ٹھکانا ہے حق اُس ہی نعمت کا گرد ہو کہ وہ تیرے دل کی ملک ہو اور اُسکو کاٹتے ہیں کہ اپنی جگہ جا وہاں کی نعمت کا حق اپنے سامنے سے مت چھوڑ پیش نظر رکھ اب فرماتے ہیں کہ تو نے بھی دروازہ دل اہل دل سے کتنا ہی آب حیات پیا ہے اور اپنی نگین کھولی ہیں کیا تو نے غذاستی اور نشہ بچودی کی اُن سے نہیں پائی اور اُنکے دروازہ سے پاکی اپنی جان میں نہیں دلی آباد جو اُسکے پھر بھی تو نے حرص سے اُنکے دروازہ کو چھوڑ دیا اور مار سے حرص کے ہر دوکان کے گرد بھڑکا ہے تو اُنکے دروازہ کو جہاں چکنی دگیں چڑھی ہیں اور نعم لوگ ہیں خرید کیو اسطے جو ایک نابھیز فٹے ہے دوڑتا ہے چرب لقمے وہاں ڈھونڈتے جہاں فریہ ہوا در ہزنا امید کا کام جہاں سنبھل جاوے

جمع ہونا اہل آفت کا در صومعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جہت استدعای دعا بنا بر شفا

قوله صومعہ عیسیٰ ست خوان اہل دل + بان دہان ای مبتلا میں در محل جمع نشندے زہر اطراف خلق + از ضریر و شل دلتگ اہل دلق + بردر آن صومعہ عیسیٰ صلیح + تا بدم ایشان رہا نذا زجلح + اچو فارغ کشتی از ادراد خویش + چاشتگہ بیرون شدی آن خوب کیش + جوق جوق آن مبتلا دیدے نزار + شستہ بردر بامید و انتظار + گفتے اے اصحاب آفت از خدا حاجت و مقصود جملہ شد روا + ہیں روان گردید بے رنج و عنا + سوی غفاری و اکرام خدا + جملگان چون اشتران بستہ پای + کہ کشائی زانو ایشان برای + خوشش روان و شادمانہ سوی خان + از دعای دی شدندی یاد دوان + جملہ بے درد و الم ہیرنج و غم + تندرست شادان و محترم + سوی خانہ خویش گشتندی روان + از دم میون آن صاحبقران + از مودی تو بے آفات خویش + یقی صحت از ان یاران کیش + چند آن لنگی تو رہوار شد + چند جانت بی غم د آزار شد + اے عقل رشتہ بر پای بند + تا ز خود کم نگردی اے لوندا + ناپاسی و فراموشی تو یاد + تا و روان غسل نوشی تو یاد + لاجرم آن راہ بر تو بستہ شد + چون دل اہل دل از تو خستہ شد + زد و شان در یاب و استغفار کن + بچو ابرے گریہی زار کن + ناگلستان شان سو تو بشکفد + میوہ ہای پختہ بر تو واکفد + ہم بران در گرد از گدگم مباحش + با سنگ کہت ارشدگی خواجہ تاش + بمعنی صومعہ بالفتح عبادتخانہ ترسایان و نصاری و مجازا عبادتخانہ اہل اسلام جناح بضم گناہ جوق بود معرفت فوج و گردہ مردم و جن و مرغان صاحبقران وہ شخص جسکی ولادت کے دن ماہ و مشتری یا زہرہ یا زحل دو ستارے ایک برج یا درجہ میں جمع ہوں مراد نہایت سید اسعد سے متصل بضم میم و تشدید قاف وہ شتر جب کا زانو دوساق اکٹھا رسی سے باندھا ہو تو مذہمتین و اہی کند کفیندن سے چھٹ جاننا میوہ کا اپنے زور میں فرماتے ہیں خوان فیض اہل دل کا صومعہ عیسیٰ کا ہے خبردار خبر دایاے مبتلا مرض کے اس دروازہ کو مت چھوڑ جیسے ہر طرف سے مخلوق اندر سے بھونکتی ہے فقیر اُنکے صومعہ

کے دروازہ پر صبح کو جمع ہوتے تھے تا ان کے دم کی برکت سے اس مرض سے رہائی پائیں اور وہ جب اپنے
 درد و طائف سے فارغ ہوتے تھے تو چاشت کے وقت نکلتے تھے دیکھتے کہ گردہ کے گردہ بتلا دوزارائے
 دروازہ پر آنکے امید و انتظار میں بیٹھے ہیں بس فرماتے کہ ای اصحاب آفت درگاہ الہی سے حاجت و مقصود تم
 سب کا روا ہوا خبردار تم میری بے عنا ہو گئے اب خدا تعالیٰ کی غفاری و بزرگی کی طرف روان ہو بس
 سب جو مثل اشتران بستہ پاکے ہوتے تھے کہ انگار انو تو اپنی راے سے کھول دے اور وہ چل نکلیں خوش روان
 اور شادمان اپنے گھر کی طرف جاتے تھے اور انکی دعا سے انے پانوں سے روان ہوتے تھے سب بے درد
 و الم اور بے رنج و غم تندرست و شادمان اور محترم اپنے گھر کی طرف روان ہوتے ان صاحبقران کے دم
 مبارک کی برکت سے ایسے ہی تو نے بھی بہت آفتیں آزمائی ہیں اور اپنے مذہب کے یاروں سے صحیحین
 پائی ہیں کتنے لنگی تیری رہوار ہو گئی اور کتنی جان تیری بے غم و آزار ہو گئی لیکن اے معقل لینے پابستہ
 تو درسی اپنے پانوں پر باندھ چھکولے لوند تیرا ڈر ہے کہ تو کہیں آپ ہی کو نہ گم کر دے + تیری ناپاک
 و فراموشی نے اس غسل کو جو کھایا ہو کبھی بھی یاد کیا ایسا واسطے وہ دروازہ تجھ پر بند ہو گیا کہ دل اہل دل
 کا تجھ سے ناخوش ہوا جلدی انکو ڈھونڈھو اور معافی چاہ اور استغفار کر اور دل بر کے زار زار رو ٹوٹو
 اور کتا تیری طرف شکستہ ہوا اور میوے تجھ پر لیے پختہ ہوں کہ نہایت پختگی سے بھٹ جائیں انھیں کے
 دروازہ پر گرد اور مقید ہو کے سگ سے گم مت ہو اسلئے کہ اس وقت میں تو خواجہ تاش سگ اصحاب کہ
 کا یہ قولہ چون سگان ہم مر سگان را ناصح اند + کہ دل اندر خانہ اول بہ بند + از در اول کہ خوردی تنخوا
 سخت گیر و حق گزار سی را مان + میگرددش کرد آب آبخار و د + در مقام اولین مصلح شود + میگرددش کاے
 سگ طاغی برو + با و بی نعمت باغی مشو + بر بہان در سحر حلقہ بستہ باش + پاسان چابک بر جستہ باش
 صورت نقص و قای ما باش + بیوفائی را کن بہیودہ فاش + حق تعالیٰ فخر آورد از وفا گفت من او فی بہیودہ غیرا +
 بیوفائی دان و قبا و حق + بر حقوق حق ندارد کس سبق + نور را ہم نر شو با نازار + بجای گل گل باش جای خار خار + حق
 ما بعد از ان خدا کان کریم + کرد اور از جنین تو عظیم + صورت کردت درون جسم او + داد و در حلقش تر آرام خو + ہجرت
 متصل دید اور متصل را کرد تیرش جدا + حق ہزاران صنعت و فن ساختست + تاکہ مادر بر تو مہر انداختست + پیر
 حق جنی سابق از مادر بود + ہر کہ کن حق را نداندر بود + آنکہ مادر آفرید و صرع و شیر + با پدر کردش قرین آن خدا
 ایچاوند امیر قدیم احسان تو + آنکہ دانم و آنکہ نے ہم آن تو + الم عنی اور بھی کتون کو کتون کا نصیحت کرنا بیان
 فرمایا ہو موافق اسی کے کہتے ہیں کہ جب کئے کتون کے ناصح ہیں کہ جا اپنے پہلے ہی گھر سے دل لگا جس
 دروازہ پر کہ تو نے پہلے سے ہڈیاں کھائی ہیں اسی دروازہ کو مضبوط پکڑ اور انکی حق گزار سی مست چھوڑ

اور کاٹتے ہیں کہ ادب سے دہین چلا جائے اور پہلے ہی ٹھکانے سے فلاح پائے اور اسی لیے کاٹتے ہیں کہ
اے سگ از حد گذشتہ اپنے دلی نعمت سے باغی مت ہو اسی دروازہ پر حلقہ باندھے بیٹھا رہ اور اچھا چلا
دربارہ با سبان اُس درکار بن ہمارے سب وفا کے نقص کی صورت مت بن اور بیوفائی اپنی بیودہ ظاہر نہ کر
دیکھ تو وفا ایسی ایک صفت برگزیدہ ہے جو سپر حضرت رب العزت نے بھی خیر کیا ہے اور فرمایا دامن او فی بعدہ
من اللہ کون بڑا وفادار ہے اللہ سے مگر ہاں جو مرد و حق ہو اُس سے وفات کر اسکے حق میں بیوفائی
عین وفا ہو اس واسطے کہ حق تعالیٰ کے حقوق سے کسی کا حق بڑھ کے نہیں ہو پس تو بھی نور کے ساتھ نور ہو
نار کے ساتھ نار گل کے موقع پر گل خار کے موقع پر خار بفرمایا کہ دنیا میں ان کا بڑا حق ہے لیکن بعد حق
خدا تعالیٰ کے حق مادر کا ہو کہ اُس کریم پاک ذات نے تیرے جنین سے اُسکو عظیم کیا یعنی یہ تادان سپر
رکھا اور اُسی کے جسم میں تیری صورت بنائی اور اُسی کے محل میں تجھ کو غلام کی دی جس میں تو آرام سے رہا اور
اُسی نے اس مدت محل میں تجھ کو ایسا جانا جیسے کوئی اپنا جزو متصل و دوسرے جزو سے بلا ہوا جس سے کچھ وقت
نہیں ہوتی اور پھر ایسی تدبیر نے ایسے متصل کو اُس سے جدا کیا اور کیسی کیسی کاریگریاں اور چہرے تو یاد رہ
نے تجھ کو محبت سے لیا اور بالائس حق کا حق مادر سے سابق ہو اب جو کوئی حق کو نہ سمجھے محض گدھا ہو وہ نہیں
دیکھتا کہ ان کو کسے پیدا کیا اور اسکے پستان اور پستان میں شیر کیسے آیا اور باپ کا اُسکو کسے قرین کیا یہ سب
امور اخذ کراور سمجھ بس فرمایا ایسا خداوند اور اسے قدیم احسان تو وہ ہے کہ جو کچھ میں جانوں اور جو کچھ نہ جانوں
سب تیری ہی ملک ہے اور تیرا ہی عطیہ تو لہ تو بفرمودی کہ حق را یاد کن + زانکہ حق من نیگردد کہن + یاد کن لطفے
کہ گردم آن صبور + باشما از حفظ و کشتی نوح + صل داجد و شمارا آن زمان + دادم از طوفان و از خوش امان
آب آتش خوزین بگرفتہ بود + موج او مرا و جگر لای رہو + حفظ کردم من نکردم تو مان + در وجود و جبر جنتیان -
چون شدی سرشت پابت چون زخم + کار گاہ خویش ضائع چون گنم + چون خدای بیوفایان میثوی + از گمان
بدلانسو میری من ز سہو و بیوفائی ہا بری + سوی من آئی گمان بد برمی + این گمان بد بسا ہر کہ تو ہمیشوی
در پیش ہچو خود و تو + پس گرفتہ یار و ہمراہان زنت + گزرترا گویم کہ گو گوی گرفت + یار نیست رفت بر چہر
برین + یار نسفت ماند در غم زمین + تو بماندی در میانہ پنجان + بے مد چون آتش در کار دان + دہن او
گہرے یار دلیر + کو منزہ باشد از بالادیر + نے چو عیسیٰ سوی گردون بر شود + نے چو قارون در زمین اندر رود
باتو باشد در مکان و لامکان + چون بمانی از سر و از دکان + او بر آرد از کرد و نہا صفا + چہا یار از نزل
گیر و وفا + چون جنا آری فرستد گو شمال + تا ز نقصان داری سوی کمال + المعنی تو نے فرمایا ہے کہ میرے
حق ہو دوست یاد رکھو اس واسطے کہ میرے حق پڑنے نہیں ہوتے ہر دم تازہ ہیں یاد کرو میرے اُس لطف صبر کو جو

میرے حفظ نے تمہارے ساتھ کشتی فوج میں کیا جو کہ بعد طوفان کے دوبارہ دنیا بھر چلی ہو اسلئے قیام
صیوح کی لگائی ہو گویا یہ صبح دوسری ہستی کی تھی اور پہلی صبح وہ تھی جو حضرت آدمؑ یہاں آئے تھے یہی صبح
حضرت نوحؑ کو آدمؑ ثانی کہتے ہیں تمہاری اصل واحد اور احوال وقت میں کیے طوفان اور اسکی موجوں سے
امان دی کہ آب نے آتش خود ہو کے زمین کو گھیر لیا تھا یعنی نہایت غضب سے اور نیز بانی جو آسمان سے برسا
تھا وہ گرم بھی تھا اور ایسی موجیں کہ موج پہاڑ کو لگیں کہ انکے موج موج سے چھپی ہوئی تھی میں نے اسوقت
میں تمہاری حفاظت کی اور روکیا تمہارے جد جد کے وجود کو پہلے جد سے مراد حضرت آدمؑ دوسرے سے حضرت
نوحؑ تیسرے سے جد خاص جتنے خیال کیا کہ جب تکوین سے کیا یعنی سرور اور مسجود ملا ایک تو پھر پشت پاں کیا کیونکہ مارین
اور اپنے اس کارخانہ کو ضائع کیوں کریں پھر تو کیسے بیوقوفوں پر فدا ہوتا ہو اور بدگمانی سے ہلکے چھوڑ کے اسطرح جانا
ہو تو احسان سوو بیوفائیوں کا اٹھاتا ہو اور میری طرف جاتا ہے تو بدگمان ہوتا ہے سوو بیوفائیوں بہ نظر مزید بالو
کہ کہا ہو مثل زید عدل کے یہ گمان بد اپنا تو وہاں لجا جہاں آپ جیسے کے سامنے تنظیم سے دوہرا ہوتا ہو اور جھکتا ہو
جو اہل دنیا میں بہت تونے یا نہ ہر ہی اختیار کیے خوب زفت و سطراب جو ہم تجھے پوچھیں کہ وہ یا تو ہم ہی
تیرے کہاں ہیں تو یہی کہیگا کہ سب جلدیے جو یا کہ تیرے نیک تھے جو خیر برین پر ہو چکے اور جو کہ یافرق کے
تھے قعر زمین میں لگے اور تو بیچ میں ایسا کر گیا بے مدد جیسے کاروان کی آگ کہ آپ آپ سب کو چھوڑ کے چلا
جاتے ہیں بس دامن اسکا پکڑاؤ یا دلیر کہ جو بالا و زیر دونوں سے پاک ہو نہ ایسا کہ عدیشی کی طرح آسمان پر
چڑھ جائے نہ ایسا کہ قارون کے مثل زمین میں دھس جائے بلکہ وہ تیرے ساتھ مکان و امکان سب میں
جیسا کہ فرمایا ہو حکم ایسا کہ تم وہ تمہارے ساتھ ہو جہاں کہیں تم ہو پھر کیسے اسکا خیال چھوڑ کے دکان کے خیال
میں رہا جاتا ہو وہی ہو جو کہ دونوں سے صفا ظاہر کرتا ہو اور کیسی عنایت ہو کہ تیری جفاؤں کو وہ سمجھے ہو ہے
اور جو کبھی تیری جفا پر تھکے گو شمال کرتا ہو تو وہ بھی عنایت سے خالی نہیں اس میں یہ عرض ہو کہ تو نقصان کو چھوڑ
کے کمال کی طرف رجوع کرے اور متنبہ ہوئے قول کہ چون تو دردی ترک کر دی درخوش ہو تو قبضے آید از بک
و تبش + آن ادب کروں بود یعنی مکن + بھیج تھو لے ازان عہد کہن + پیش ازان کین قبض زنجیرے شود
انیکہ دلگیر ست پاگیرے شود + رنج مقولت شود محسوس و فاش + تا نگیری این اشارت را بلاش + در معاصی
قبضہا دلگیر شد + قبضہا بعد از اجل زنجیر شد + نظر من اعرض ہنا عن ذکرنا + عیشہ ضنکا و تحشر بالعی + و زرد
مال کسانرا می برد + قبض و دلتنگی دلش را میخند + او ہمیکہ و یغیر بین قبض حبسیت + قبض آن مظلوم کر شرت گریں
چون برین قبض التفانی کم کند + باد اصرار آتش را دم کند + قبض دل قبض عوان شد لاجرم + گشت محسوس آن صافی
و د علم + قبضہا زندان شدت و چار منخ + قبض منخ دست و بار در شاخ و منخ + منخ بہمان بود ہم شد آشکار

قبض و بسط اندرون بجی شمار + چونکہ بخش بد بود و دوش کین + تا نروید زشت خارے دچین + قبض دیدی چارہ
 آن قبض کن + زانکہ سراجہ میر وید زین + بسط دیدی بسط خود را آب ده + چون بر آید سیوہ با اصحاب ده + باز گرد
 قصہ اہل سبا + باز گوتا باز گویم مرجا + المعنی لاش ترکی مین تن مردہ عربی مین مصفت لاشے اے معدوم عنوان
 بفتح سرنگ فرماتے ہیں جب تو نے اُسکے معاملہ مین کہ جو چال چلین اُسنے فرمایا ہو یعنی دین اُسکین کچھ ترک کیا تو
 وہ تجھ پر قبضہ تنگی نازل کرتا ہو اور بحقیقت وہ اُسکی تنبیہ و تادیب ہوتی ہو کہ آئندہ کو مت کرا اور جو پرا ناہم
 ہو یعنی شرفیت حق اُس سے ہرگز مت بدل اور یہ تنبیہ اُس سے قبل ہوتی ہو کہ جو بوقت مین صرف دلیکیر ہی ہوا کہ
 باعث ملال نہ ایسے وقت کہ زنجیر پا ہو جائے تجھ کو سرخ معقول جو سمجھ مین ظاہر و محسوس ہو جائے و تیا ہر شل ہمارے
 وغیرہ کے تا تو اُسکے اس اشارہ کو لاشے اور معدوم نہ سمجھے اس واسطے کہ زمان مصیبت کا قبضہ دلیکیر ہوتا ہے اور بعد
 اجل کے یہی قبضہ یا فون کی بیڑیاں ہو جاتا ہو شعر بعد کا قیاس ہو اس آیت کریمہ سے دس اعراض عن ذکر
 فان لم حیثہ ضنکا و منخرقہ یوم القیامۃ اعلیٰ جس کسی نے روگردانی کی میرے ذکر سے یعنی قرآن سے بیشک
 اُسکے واسطے زندگی بہت تنگ ہے اور اُٹھا اُسکے ہم اُسکو قیامت کے دن اندھا خیال کر دو جو مال لوگوں کا
 لیجاتا ہو اُسکے دل مین قبضہ تنگی کھٹکتی رہتی ہو وہ کہتا ہو حیران ہوں یہ قبضہ کس سبب ہے اور یہ نہیں جانتا کہ
 قبضہ اُس مظلوم کے سبب سے ہے جو تیرے شر سے رو رہا ہے اور جب وہ اس قبضہ برالتفات نہیں کرتا تو
 متنبہ نہیں ہوتا تو اصرار کی ہوا اُسکی آگ کو بھونک کے خوب بھڑکا دیتی ہے اب وہ جو قبضہ دل کا تھا قبضہ
 سرنگون کا ہو گیا یعنی سرکار کے سپاہیوں کے پنجہ مین پھنسا اور وہ معنی جو قبضہ دل کا تھا تنبیہ ظاہر و محسوس
 ہو گیا وہی قبضہ زندان اور چارسخ ہو گیا اے عذاب شدید اسیلے کہ یہ قبضہ ایک بیخ تھا اور ایسا بیخ کہ تیری
 شاخ و بیج نسب نکال ڈالنے والا بیخ قبضہ کی جو بھی ہوئی تھی ظاہر ہوئی بس تو اس قبضہ و بسط بالمعنی دل کو
 ایک بیخ سمجھے رہ لہذا جو بیخ بد ہے جلدی اُسکو نکال ڈال تو تیرے چمن مین خار زشت نہ جھے جو بوقت قبضہ دیکھے
 اُس قبضہ کا علاج کہ اس واسطے کہ جتنی شاخیں مین سبکی یہ جوڑی اسی سے پیدا ہوتی ہیں اور اگر بسط دیکھے بسط
 کو خوب پانی دے جو اسکی شاخیں نکلیں اور بار بار ہوں کہ اُنکا میوہ تو یارون کو دے یعنی اُنکو بھی تجھ سے نفع
 پہونچے اب شعر گریز کا ہو کہ لوٹ اور قصہ اہل سبا کا پھر بیان کرتا مین تجھ کو مرجا کہوں مرجا بمعنی خوتاں کی

اور اس شعر مین تغایر فرضی ہو

باقی قصہ اہل سبا

قولہ اہل سبا اہل صبا بودند خام + کارشان کفران نعمتہا کرام + باشد آن کفران نعمت و مثال + کہ کنی با
 محسن خود تو جہاں + کہ معنی باید مرا لیں نیکی + مین برنج زین چہ رنجہ میثوی + لطف کن این نیکی را دگر کن

من نخواہم چشمِ زردم کو رکن + پس سب گفتند باعدینیا + شینا خیر لنا خذ زیننا + مانیخواہیم این ایوانِ باغ + فی
 زمانِ خوبانی امن و فرغ + شہرِ با نزدیک ہمدگیر بست + آن بیابانست خوش کا نجا دوست + یطلب الانسان فی
 الشفاء فاذا جاء الشفاء انکر ذاء فهو لا یغنی بحال + ابد + لا یضیق لابیض رعدا قتل الانسان ما اکفرہ + کما مال
 الہدے انکرہ + نفس زینا ناست زان شد کشتنی + اقلوا انفسکم گفت آن سنی + خار سہ پہلوست ہر سگوش نخی +
 و خلد از زخم او تو کے ہی + آتش ترک ہوا در خار زن + دست اندر یار نیکو کار زن + چون ز حد بردند اصحاب
 کہ نہ پیش ما رہا بہ از صبا + ناصحان شان در نصیحت آمدند + از فسق و کفر مانع میشدند + قصد خون ناصحان میداشتند
 تخم فسق و کافری میکاشتند + چون قضا آید شود تنگ این جهان + از قضا حلوا شود رنج دہان + گفت اذا جاء القضا
 حناق القضا + حجب الابصار اذا جاء القضا + چشم سہ مشہود وقت قضا + تانہ بنید چشم کحل چشم را + مکر آن فارس
 انگیزند گرد + آن غبارت زان سواد دور کرد + سوی فارس روم و سوی غبار + و نہ بر تو گوید آن مکر سوار
 گفت حق آنرا کہ این گرش بخورد + دید گرد گرد چون زاری نکرد + المعنی صبا بکسر کو کی شین بالفق زشتی فرماتے ہیں
 کہ وہ اہل سب اہل صبا یعنی کودکی سے تھے اے بچے اور بچے جو مراد محض نادانی اور بی شعوری سے ہرادر کام آئے
 نہ ماننا نعمتوں بزرگ کا اب فرماتے ہیں نہ ماننا نعمت کا کیا ہر شے انہیں محسن سے جھگڑا کرنا کہ جھگڑا یہ نیکی تیری درکا
 نہیں ہے میں اس سے رنج پاتا ہوں تو کیون مفت رنج اٹھاتا ہوں تجھ پر ہر بانی کو اور یہ نیکی مجھ سے دور کر کے مجھ
 آگھین نہیں چاہیں جلدی اندھا کر دے پس اہل سب نے کہا رہنا باعدین اسفار ناو ظلموا انفسہم فجلنا ہما
 و معرقنا ہم کل ممزق یعنی سب نے دعا کی کہ اے رب ہمارے دوری ڈال ہمارے سفرون میں یعنی منازل سفر کے
 اور در میان منازل کے بیابان تو بدو تو شہ اور سواری کے نہ پہنچیں اور ظلم کیا انھوں نے اپنی ذاتوں پر کہ زوال
 نعمت کا چاہا پس کیا ہم نے انکو افسانہ کہ ہر کوئی کہتے ہیں کہ سب نے ایسی حماقت کی اور پرانہ کیا ہم نے انکو پوری
 پرانگی کے ساتھ دوسرے مصرع کے معنی زشتی ہو کہ بہتر ہے اپنی زیب و زینت سے ہم یہ ایوان و باغ غنیمت
 چاہتے ہیں نہ زمانہ خوب نہ امن و فرغ یہ شہر ہمارے جو نزدیک نزدیک ہیں ہر کو برے معلوم ہوتے ہیں وہ
 وہ جگہ جنہیں دو درندے ہوں خوش آتے ہیں اب مقولات مولانا رح کے ہیں کہ انسان کا عجیب حال ہے
 کہ گرمی ہوتی ہو تو ہار اٹھو ٹھنڈا ہو تو ہار اٹھو در جاڑے میں جاڑے سے انکار کرتا ہے پس وہ ایک حال ہے
 ہرگز راضی نہیں ہر کہ نہ تنگی عیش پر نہ عیش کشا وہ پر آسیہ اسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر قتل الانسان ما
 اکفرہ مارا جیوا انسان کیسا ناشکرا ہو کہ جب اسکو ہدایت پہنچتی ہو تو اُس سے انکار کرتا ہے پس نفس انسان
 کا اس قسم سے ہر اسی سبب سے فرمایا ہو کہ اقلوا انفسکم یعنی قتل کر دینے نفسوں کو اگرچہ جیویں عزم کی قوم کو وہ
 گو سالہ پست ہوگی تھی یہ حکم اپنی ذاتوں کا نازل ہوا تھا بجز گو سالہ پرستی کے کہ کئی ہزار نبی اسرائیل قتل ہوئے تھے

بیان مراد نفس کشی سے ہے کہ آنحضرت نے جہاد اکبر فرمایا ہے کہ سارے فساد اسی سے اٹھتے ہیں اور نفس کشی
سہ پہلو ہے کہ جس پہلو پر کھڑے ہو چھتا ہے رہتا ہے سہ پہلو اس لیے کہا کہ سونے کی یہی تین صورتیں ہیں اور اصرار دھکی
تین اور چٹ اور خار سہ پہلو گو کھر و جکے تین پہلو ہوتے ہیں غرض آدمی کسی پہلو پر سکی غلش سے بچت نہیں تو
نہ ترک ہوس کی آگ اس خار میں لگا اور ہاتھ یا رنیکو کا رکے دامن میں ڈال جب حد سے زیادہ اہل سب نے
اک ہمارے نزدیک دانی و زیر کی سے کود کی اور نادانی بہتر ہے یعنی ابھی چیز بڑی اور بڑی چیز ابھی ہو دیا فتح
کی وجودت فکر تو واضح انکی نصیحت کو آئے اور بدکاری و ناشکری سے ملنے ہوئے یہ انکے مار ڈالنے کے درپے
سے اور تخم فسق و کافری کا بوتے تھے حقیقت یہ ہے کہ جب حکم الہی آتا ہے تو اس شخص پر یہ جہان باہمہ و
محت تنگ ہو جاتا ہے کہیں اپنی کشتہ نہیں پاتا ایسا گھبرا جاتا ہے اگر حلو اسی شے نرم و لطیف سامنے آئے
اُس سے بھی ٹھہر دھکتا ہے اور وہ رنج دہن ہو جاتا ہے جیسا کہ کہا ہے جو وقت حکم الہی آتا ہے فضاے جہان تنگ
جاتا ہے اور آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں جب قضا آتی ہے شمر بعد اسی کی تفسیر ہے کہ جب قضا آتی ہے
لعین بند ہو جاتی ہیں اور قضا کے سبب سے آنکھوں کو اپنا سرمہ نہیں سوچتا کہ میرے فائدہ کی چیز کیا ہے سوار
وقت گردا گھٹائے تو یہ اسکا مکر ہے کہ وہ غبار جھکو سوار سے دور کرتا ہے تو جانتا ہے کہ غبار ہے اور موتا ہے سوار تو سوار
طرف جا غبار کی طرف مت جا ورنہ وہ مکر سوار کا تجھ ضرور چٹ کر گیا مطلب یہ کہ حکم الہی جب اپنا کام کرنا چاہتا ہے
خیالات فاسد مثل غبار سوار کے پیدا ہوتے ہیں بس مجھو پیدا ہونے خیالات فاسدہ کے سمجھ لے کہ کوئی امر شدنی
لاجرم جلدی تدارک اسکا توبہ و استغفار سے حق تعالیٰ نے انکی نسبت کہ جسکو اُسکے بھیڑیے نے کھالیا فرمایا ہے کہ اُسے
پیڑیے کی گرد و لکھی اور کیون زاری نیکی کہ ہکو تحت آتی اور ہم بچا دیتے بھیڑیے کا خاصہ ہے کہ اگر آدمی کو دیکھو دبو
اتا ہے اور ہمیں چسکے چوٹ کرتا ہے **قولہ** دیندا نست گرد گرگ را بد بچنین دانش چو کر دا و چرا بد گوسفندان بوی
ل باگزند + می بداند و بہر پنچرند + مغز جو نات بوی شیر + می بداند ترک میگوید چرا + بوی شیر ختم دیدی باز گون
نجات و حذر انباز کرد + دانگشتن آن گروہ از گرد گرگ + گرگ حنت بعد گرد آمدن ترگ + بر درید آن گوسفندان را
شم + کہ زچو پان خرد بستند چشم + چند چو پان شان بخواند و نامند + خاک غم در چشم چو پان میزدند + کہ بروا خود ز تو چو پان
یم + چون تیغ کردیم ہر یک سروریم + طعمہ گرگیم و آن یارنے + ہمیرم تاریم و آن حارنے + حیثیتہ بدجاہلیت دردماغ +
نک شومی دردہن شان کرد ز رخ + بہر مظلومان ہمیکند ندچاہ + در چراغ دند و میکند آہ + پوشتین یوسفان بنگافند
نہ میگردن لیک یافتند + کیست آن یوسف دل حق جوی تو + چون اسیری بستہ اندر کوی تو + جبرئیل را بر استون
تہ + پرد بالش را بعد جان خستہ + پیش او گوسالہ بریان آوری + کہ کشی اورا بکشدان آوری + کہ نخور نیست
الوت پوت + نیست اورا جز لقا + اللہ قوت + زین شکنجہ امتحان آن مبتلا + میکند از تو شکایت کاہی خدا

کامی خدا افتخار این گرگ کس + گویدش نک وقت آمد صبر کن + داد تو را خواهم از سر بخیر + داد که در هر چند لے داد
 آدمی گوید کہ صبر شد وفا + در فراق روی تو یار بنا + احمد دامنہ در دست یهود + صائم افتادہ در صحن نشود +
 سعادت بخش جان انبیا + یا بکش یا باز خواهم پایا + با فراق کا فراق را تاب نیست + این فراق اندر خور صحاب
 نیست + کا فراق گوید در وقت عذاب + ہر کی یا یقینی کنت تراب + حال او نیست کو خود را نسوت + چون بود
 کسے کان توست + حق ہمیکوید کہ آری ای نرہ + لیک بشنو صبر آور صبر + صبح نزدیکست خامش دم مزین + کا نرہ
 وقت بیرون آمدن + نک بلا شان میرسد تو کم خروش + من ہمیکو شمشیر تو تو کمکوش + کوشش من یہ کہ کوشش شہامی تو
 واروستے تلخیم از حلوائی تو + ہین تکل کن برو خاموش شو + کمتر کن جنباں زبان و گوش شو + حیل و مکر و غایبش دم
 ہر صبر زیارت جدا انداز دآن + شد ز حد این باز گردای یار گرد + ر دستائی خواجہ را ہین خانہ برد + قصہ اہل سبا کہ
 گوشہ نہ + وہان بگو کو خواجہ چون آمد بدہ + المعنی چڑ بختی برای چہ و چرا گاہ و چریدین لوت پوت اقسام طعام
 الذی نرہ یفقتین پاک ز عیب گرد باضم و کاف عربی طالعہ از صحرانشینان و کاف فارسی دلا در و پہلو ان بتائید
 فرماتے ہین کہ جب وہ گرد گرد کی نہیں جاننا آتی دانش بھی نہیں رکھتا تو ایسے حال میں چرا گاہ کی چرا کو بوا
 گیا وہ بکریوں سے بھی کمتر تھا کہ جب بگرد گرد با گردن کی پاتی ہین آپ آپ کو ادھر ادھر گھس جاتی ہین آتے
 سوا اور حیوانات کا مغز بوشیر کی جانتا ہے اور جب اسکو بو آتی ہو فوراً چرا چھوڑ دیتا ہو تو کیسا انسان
 کہ بوشیر ختم شیر آگہی کی پاتا ہو اور باز نہیں آتا لوٹ اور مناجات و خوف کا شریک ہو او چھوٹوں نے گرد گرد
 دیکھی اور لوٹے نہیں پھر بعد گرد کے بڑا بھاری گرد گھنٹ کا اڑا اور اسنے اُنکی بکریاں بھاڑ ڈالیں بڑے عطف
 کے ساتھ کہتے چوپان خرد سے آنکھیں بند کر لی ہین ہر چند چوپان نے سمجھا یا کہ بچو اس گرد میں گرد گرد ہے میر
 پاس چلے آؤ لیکن اُسکے پاس نہ گئے بلکہ اُسکی آنکھوں میں خاک غم کی ڈالتے رہے کہ جا ہم تجھے زیادہ چپا
 ہین اور تیرے تابع کیوں ہوں کہ ہم خود ایک ایک سردار ہین ہم طعمہ گرد کا بنینگے مگر غلام یا ریختے آپ
 کے نہیں ہین ہم اندھن دونخ کا ہونگے لیکن بندہ حار کے نہیں کہ عار اتباع کی اٹھائیں ایسی حمایت
 جاہلیت کی دماغ میں بھری تھی کہ اسنے یہ آواز نفس زاع کی سی اُنکے منہ میں ڈالی تھی مظلوموں کی راہ
 کنون کھودے تھے جب خود چاہ میں گرے تو آہ آہ کرتے تھے یوسفون کا پوسٹین بھاڑ آخرا ایک ایک
 جیسا کچھ کیا دیسا یا اب فرماتے ہین کہ یوسف کون ہو تیرا دل حق جو ہو جسکو تو نے ایک اسیر کی طرح
 گلی میں ڈال رکھا ہے گلی مراد جسم سے گویا جبریل کو تو نے چور کے مثل ستون پر باندھا ہے اور پردہ
 اُسکے بڑے شوق اور سیکڑون جان سے نوچ ڈالے اور گو سالہ بریان اُسکے سامنے لاتا ہو کہ اُس
 سے کا بدن میں لا کر مار ڈالوں کہ یہ کھا ہمارے پاس یہ کھانے لذیذ ہین حالانکہ اُسکا قوت سوا

دیدار الہی کے نہیں بس اُسکے لیے یہی گوسالہ بریان کا ہر ان ہو کہ لقاے الہی سے باز رکھے اور یہی اُسکا مار ڈالنا
 بس جب تو نے اُسکو ایسے عذاب و بلا و امتحان میں ڈالا ہو تو وہ شکایت تیری خدا سے کرنا ہے کہ اے خدا
 میری فریاد ہو اس گرگ کہن سے تو اللہ تعالیٰ اُس سے کہتا ہو خدا صبر کراب وقت قریب آ پہونچا دیکھ تو کیسی
 داد تیری ان ہر ایک نیچر سے لیتا ہوں اور واقعی سوا خدا داد گر کے اور کون داد دے سکتا ہو وہ کہتا ہے اسی
 صبر تو میرا تیرے شوق دیدار میں فنا ہو گیا میرا ایسا حال ہے جیسے احمد یہود کے ہاتھ میں اور صالح قید نمود میں
 بس اے سعادت بخش انبیاء کے یا جھکو مار ڈال یا بکلا لے یا تو خود آفریق تیرا عذاب و دوزخ سے زیادہ جزا کی
 ناب کافروں کو نہو گئی پھر وہ فراق صحاب کے لائق کب ہے جیسے ہر ایک کافر عذاب الہی کے وقت کیسے گایا لیتی
 کنت ترا با اے کاش ہو جاتے ہم مٹی جب حال کافر کا یہ ہو کہ وہ دوسری طرف سے ہو اور تجھے نگرہ ہر اسکا
 حال آتش فراق سے کیسا ہو گا جو تیرا ملک و غلام ہو حق تعالیٰ اُس سے کہتا ہو کہ ان ایسی ہی مگر تو اے پاک بے عیب
 میری بات سن اور صبر کر کہ صبر بہتر ہے صبح نزدیک ہے جو مراد قیامت سے ہو خاموش رہ دم مت مار کہ اب قریب وقت
 بچنے کا آتا ہے جو مراد وقت مرگ یا بعثت سے ہو کہ وعدہ و عہد خدا تعالیٰ کا اسی پر موقوف ہے اب بلا اُپر آتی ہے تو شور
 مت کر میں خود تیرے لیے کوشش میں ہوں تو بہت کوشش مت کر بھلا تیری کوشش اچھی کہ میری کوشش میری
 دوا تلخ جو صبر ہی تیرے حلو اے جو عجلت ہے بہت بڑھ کے ہے خیمہ فارغ کر اور جا خاموش رہ زبان نہایت کم
 ہلا اور ہمہ تن گوش ہو جا جو ہم کہتے ہیں اُسی پر کان لگائے رہ اور جو چیز جھکو یا رے جدا کرے اُسکو حیلہ اور
 مکر و دغا بازی جانے رہ اب اشعار گریز کے ہیں یعنی یہ باتیں تو حد سے بڑھ گئیں اب تو اے گرد یعنی
 دلیر و پہلوان یہ بتا کہ وہ دوستانی خواجہ کو اپنے گھر لگیا یا نہیں بس اس قصہ اہل سب کو تو ایک گوشہ میں کھدے
 اور یہ کہ کہ وہ خواجہ کا ٹون میں کیسے گیا

بقیہ قصہ جانا خواجہ کا دعوت روستائی میں روستا کو

قولہ روستائی در تعلق شیوہ کرد + تاکہ خرم خواجہ را کیوہ کرد + از پیام اندر پیام او خیرہ شد + تا زال خرم خواجہ
 بترہ شد + ہم از نیجا کو کو دانش در سپند + برقع و لیجب بشادی میزنند + ہچو یوسف کش ز تقدیر عجیب + بر رخ و لب
 ہر دار ظل اب + آن نہ بازی بلکہ جانبا زسیت آن + حیلہ و کرد و دغا باز سیت آن + ہر چہ از یارت جدا انداز آن + مشنوا زرا
 کان زبان دار زبان + گر بود آن سود و صد و صد گیر + بہر ز گسل ز گنجوار فقیر + این شنو کہ چند یزدان زجر کرد + گفت صبا
 بنی اگر م + سرو + زانکہ بر بانگ دہل در سال تنگ + ہجمہ را کردند باطل بید رنگ + تا بناید دیگران ارزان خرند +
 نران جلب صرخہ زما ایشان برند + ماند بغیر بخلوت در نماز + بادوسہ در دیش ثابت بر نیاز + گفت طبل لہو
 باز رگاینے + چون تنان برید از ربانے + قد نفعتم نحو قح انا + ثم غلیم نبیا قاسا + بہر گندم تخم طبل کشید

وان رسول حق را بگذشتید صحبت او خیر من دوست و مال + بین کرانگذاشتی چشمتی بال + خود نشد حرص شمار این
یقین + که ستم رزاق خیر الرزاقین + آنکه گندم راز خود روزی و پدر + کے تو کلمات راضع ہند + از بی گندم جاگشتی ان
کہ فرستادست گندم ز آسمان + لمعنی پھر رجوع طر حکایت روستا کے کر کے فرماتے ہیں کہ روستائی نے اس حلقہ
کیا کہ خواجہ کے حزم کو دیوانہ بنادیا اسکے پیام در پیام سے وہ بھرا گیا حتی کہ آب صاف اسکے حزم کا گد لا ہو گیا
اب یہین سے اسکے لڑکے اسکے در پے ہیں اور کہتے ہیں یر تع و لیعب اسلیکے کہ خوشی کرین اور کھیلیں وہ
اور یہ بات حضرت یوسف کے بھائیوں نے حضرت یعقوب کے سامنے ہنگام اجازت خواہی کے کھی تھی کہ کل
اسکو بھی ہم اپنے ساتھ چراگاہ کو لیجا یئین تا خوشی کرے اور کھیلے کہ جاؤ فی القرآن فارسلہ عذایر تع و لیعب
اور یر تع و لیعب تو لڑکے خواجہ کے کرتے تھے مگر اس حال تھا جیسے یوسف کو اس یر تع و لیعب تقدیر عیب
الہی سے باپ کے سایہ سے جدا کیا دیکھو وہ بازی نہیں بلکہ جان بازی اور مکر و حیلہ اور دغا بازی ہے اسلیکے کہ جو
چیز بچہ کو ترے بار سے جدا کرے اسکو ہر گز مت سن کہ اسمین زبان ہی زبان ہر اگر اس چیز میں سود و صدہ
صد ہو تو بھی مت اختیار کر اور امی فقیر اس زر کے لالچ میں گجور سے الگ مت ہو یہ تو سن کہ خدا تعالیٰ
نے کیسا زجر فرمایا اور کیا گرم و سرد اصحاب رسول مقبول کو کہا اس سبب کہ قحط سال میں آواز دہل
انھوں نے اپنی نماز جمعہ کی باطل کر دی منقول ہے کہ آنحضرت ایک دن نماز جمعہ کی پڑھاتے تھے ائین سنان
غلہ فروش آیا اور جب معمول دہل منادی بجایا اکثر جماعت میں آپکو کھڑا چھوڑ کے اس غلہ فروش کے پاس
چلے گئے تا ایسا نہو کہ در ستا خیزد یلین اور حلب یعنی بیج و سود میں ہمارا نفع یہ حال کرین بس آنحضرت
تمازین رہ گئے اور آپ کے ساتھ دو تین محتاج درویش جو اپنی نیاز پر ثابت تھے فرمایا اس نقارہ و اہیان
ایک سوداگر سے کیسے تم خدا کے کام سے جدا ہو گئے مثنی شعر عربی کے تحقیق متفرق ہو گئے تم گہیوں کی طر
اس حال میں کہ ہاتھ تھے اسی خفیہ اور دیوانے پھر چھوڑ دیا اپنے بنی کو نماز میں کھڑا ہوا سننے گیہوں کی واسطے
تم باطل بویا اور رسول حق کو چھوڑ دیا اسکی صحبت تو نہو مال و دونوں سے بہتر تھی ذرا آنکھیں ملے غور سے
تو دیکھو کہ کسکو تم چھوڑ کے چلے گئے تمھاری حرص کو یہ یقین نہیں ہوا کہ رزاق میں ہی ہوں اور خیر الرزاقین
ہوں چنانچہ یہ زجر و توبخ اس آیت کریمہ سے مترشح ہوا فارا و تجارة او اھون الفضل الیہا و ترکوک فانما قل
عند اللہ خیر من اللہ و من التجارة واللہ خیر الرزاقین جبوقت کہ دیکھتے ہیں وہ تجارت یا کوئی لہو تو تم
ہو جاتے ہیں اسکی طرف نماز جمعہ چھوڑ کے اور تجھکو نماز میں کھڑا ہوا کہو اے محمد انے کہ جو کچھ اللہ کے نزدیک
ہے وہ اس لہو و تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والوں سے ہو وہ کہ گہیوں کو روزی دنیا پر
یعنی قوت و لذت اُسے ائین پیدا کی ہے اگر تو اسپر توکل کر گیا تو تیرے توکل کو وہ کب باطل کر گیا تم گہیوں

کیواسطے اس سے جدا ہوئے جسے گہون تھارے واسطے آسمان سے بھیجے ہیں

بلانا باز کا بطون کو دریا سے طرف صبا کے

قولہ باز گوید بطرا از آب خیز + تا بہ بینی دشتہارا قنذرین + بط عاقل گویش کا + باز دور + آب مار حصن میں
 و سرور + دیوچون باز آمدے بطان شتاب + ہین بہ بیرون کم رویا ز حصن آب + باز را گوئید رور و باز گرو
 از سر بادست دارا کی پائید + ما بری از دعوت دعوت ترا + مانوشیم ایندم تو کا فرا + حصن مارا قنذرین
 ترا + من نخواہم ہدیہ ات بتان ترا + چو کہ جان باشد نیاید لوت کم + چونکہ لشکر ہست کم ناید علم المعنی
 باز نے بط سے کہا کہ پانی کو چھوڑا و ر دشت اختیار کر دیکھ تو کیسا قنذرین و شیرین ہے بط عاقل نے
 اس سے کہا کہ اسی باز دور ہو میرے لیے دریا میں و سرور کا قلعہ پر آب فرماتے ہیں کہ دیو مثل باز کے ہر
 اور تم مثل بطون کے کہ تگودھو کا دیتا ہوا اسکے دھوکے سے بھاگوا و اپنے دریا کے قلعہ سے باہر نہ نکلو
 باز سے کہد کہ جا اور لوٹ ہمارے خیال میں مت پڑا و اپنی یا مروی مت جتا ہم تیری دعوت سے بیزار ہیں
 اپنی دعوت اپنے ہی لیے رہنے دے ہم اے کافراں فریب میں تیرے نہیں آتے ہمارے لیے ہمارا
 حصن قنذرین اور سوا اسکے جو قنذرستان ہر وہ تیرا تیرے ہی واسطے ہے ہم تیرے باغ کا تحفہ نہیں چاہتے
 تیرا باغ و تیرا تحفہ تجھی کو خاص ہو ہماری اگر جان رہی نعمت بھی کم نہوگی جیسا لشکر ہوتا ہے ویسے ہی نشان
 ہوتے ہیں اختلاف شرح بحر العلوم میں باز را گوئید لکھا ہوا میری دانست میں گوئید صحیح ہے تا تحت مقولہ
 صدر میں شامل ہو

رجوع بحکایت خواجہ وردستانی

قولہ خواجہ حازم سی عذرا درید + بس بہانہ کرو بادیمیر + گفت ایندم کار بادارم اہم + گریہ ایم آن نگرد و نظم
 شاہ کارنا ز کم فرمودہ است + زانتظارم شاہ شب لغزوہ است + من نیام ترک امر شاہ کرد + من نتانم شاہ
 پرشہ روی زند + ہر صبح و ہر مساسر ہنگ خاص + میرسد از من بھیجوید رصاص + تو روا داری کہ اکیم سوی وہ
 تا باربر و افگند سلطان گرہ + بجز از ان در مان خشمش چون کم + زندہ خود را زین مگر مدفون کم + زین نمط او
 صدر بہانہ باز گفت + جیلا با حکم حق نفتا و جفت + گرشو ذرات عالم حیلہ پیچ + با قضای آسمان بھیج پیچ + چون
 گریزد این زمین از آسمان + چون کند او خویش را از وی نہان + ہر جہ آید ز آسمان سوی زمین + نے
 مفردا رندہ چارہ نے کمین + آتش از خورشید می بارد برو + او پیش آتش بہا و رو + و رہی طوفان کند
 باران برو + شہر بارایکن ویران برو + اوشدہ تسلیم دوا بواب وار + کلا سیرم ہر جہ پیچا ہی بیار + ایکہ جزو
 این زمینی سرکش + چونکہ بینی حکم نروان در کش + چون خلقنا کم شنیدی من ترازب خاک باشی چہ تازوے

روتاب الماعنی مناص گریز گاہ یعنی خواجہ تو بڑا خرم والا آدمی تھا پھر اس نے بہت عذر کئے اور اس شیطان مردود سے
بہانے درمیان میں لایا کہ اس وقت میں بڑے بڑے کام ہیں اگر تمہارا سے یہاں آؤنگا تو سب بگڑ جائیگا
چنانچہ بادشاہ نے ایک کام نازک کا مجھ کو حکم دیا ہے کہ اُسکے سبب سے میرے انتظار میں رات بھر
نہیں سویا ہو میں اُسکے حکم کو ترک نہیں کر سکتا اور اُسکے سامنے روز و رات جانا نہیں چاہتا صبح شام
سر ہنگ خاص اُسکا میرے پاس آتا ہے اور میری گریز گاہ کی جستجو کرتا ہے کہ کہیں بھاگ تو نہیں گیا ہوں
میں تو روارکتا ہوں کہ میں گاؤں میں آؤں اور بادشاہ مجھے ناخوش ہو کے تیوری چڑھائے پھر اُسکے غصہ
کا علاج میں کیا کرونگا ہاں مگر یہ کہ زندہ درگور ہو جاؤں عرض سبط رح کے سیکڑوں بہانے اُس نے کیے مگر
قضا کچھ اور تھا اور یہ حیلے اُسکے اُسکے جفت نہوے وہ ان حیلوں سے طاق اور جدا ہی رہا یہاں سے
مقولات مولانا رح کے ہیں چنانچہ فرمایا اگر زندہ وہ جہاں کا جملہ حیلے اور پیچ ہو جائیں قضا آسمان
کے مقابل سب پیچ ہی پیچ ہیں یہ زمین جہر حوادث آسمان سے نازل ہوتے ہیں کیسے آسمان سے
بھاگ سکتی ہو اور کیسے آپ کو اس سے چھپا سچا سکتی ہو بس جو کچھ آسمان سے زمین پر آتا ہے ناچار اُسکو
سہتی ہے اس واسطے کہ اُسکو نہ کہیں بھاگنے کی جگہ ہو نہ کوئی تدبیر نہ کہیں اگر آفتاب سے آگ برستی ہے
تب بھی یہ ٹھہر سانسے کیے رہتی ہو اور اُس تپش کو جو سب کا ٹھہر پھیرتی ہو ٹھہر پر لیتی ہے اور جو آسمان طوفان
اُس پر برساتا ہو کہ اُسکے شہروں کو دیران کرے وہ اُسکے تسلیم کے لیے ابواب اسے دروازے بنی ہوئی ہوں کہ
آؤ حیلے آؤ میں اُسکے بس میں ہوں جو چاہے مجھ پر لائے اب فرماتے ہیں کہ جب زمین ایسی مجبور ہو کہ حکم
قضا کو تسلیم کرتی ہو تو تو بھی جزو زمین کا ہو سرکشی مت کر اور جب حکم خدا کا دیکھے تو دروازہ مت بھڑکھا
سے وہ حکم بند ہو جائیگا تو نہیں جانتا کہ تجھ کو مٹی سے پیدا کیا ہو تو بھی جیتی کے ساتھ خاک بنجا اور اُس سے
ٹھہرتا ہے جیسا کہ فرمایا واللہ خلقکم من تراب اللہ نے پیدا کیا تلو مٹی سے اور جیسے فان خلقناکم من تراب
المخلاف شرح بحر العلوم میں اہم کو ہم لکھا ہے اور ایک کو بصورت ایک اور ابواب کو ایوب قولہ بین کہ اللہ
خاک تھے کاشتم + گرد و خاکی و منش افز شتم + جملہ دیگر تو خاکی پیشہ گیر + تا کھم بر جملہ میرانت امیر + آب از بالا بہتی
در شود + زانکہ از پستی بہ بالا بر رود + گندم از بالا بر در خاک شد + بعد از ان او خوشہ چالاک شد + دانہ ہر پہلہ
آمد در زمین + بعد از ان سر باہر آرد از دھن + اصل نعمتہا ز گردون تابخک + زیر آمد شد غذا ی جان پاک + از
تواضع چون ز گردون شد بریز گشت جزو آدمی حی دلیر + پس صفات آدمی شد آن جاوہ + بر فراز عرش
پر کان گشت شاد + کہ ز جہانی زندہ اول آدمیم + باز از پستی سو بالا شدیم + جملہ جزا و تحریک در سکون + ہذا
انکہ انما الیہ راجعون + ذکر و تسبیحات اجزای نہاں + غلغلے افکندہ اندر آسمان + چون قضا آہنگ نیز سجات کا

روستائی شہر یہ رات کرد + باہر از ان حرم خواہ مات شد + زان سفر در معرض آفات شد + اعتقادش بر
ثبات خویش بود + گر جب کہ بنیم بیلش در بود + چون قضا بیرون کند از چرخ سر + عاقلان گردند جملہ کور و کر +
ماہیان افتند از دریا بردن + دام گیر مرغ پران راز بون + تا بری و دیو در شیشہ بود + بلکہ باروتے بابل مرد
جز کسی کا نہر قضا اندر گرخت + خون اور ایچ تربی نہ ریخت + غیر آنکہ در گزری در قضا بیچ جملہ نہ ہرت از دے
رہا + المعنی پہلا شعر کو یا خلقا کہ من تراب کی تفسیر ہے کہ دیکھ تو ہننے خاک میں ایک تخم بویا جو ذات انسان کی ہو
کہ بحقیقت گرد خاک ہو اور ہننے اسکو افراتہ کر کے ایک جملہ کیا اب جو توفے جانا کہ میری خلقت خاک سے ہو تو
چاہیے کہ تولوٹ کے خاکی پیشہ جو عجز و افتادگی ہو اختیار کر تو جھکو میں سب بیرون کا میرا کون میری دست
میں جملہ جو تیرے مصرع میں صد مصرع ہو تعلق دوسرے مصرع سے ہے جیسے پانی بالا سے پتی میں جاتا ہو
یعنی خاکی بنتا ہو اسو اسطے کہ پتی سے بالا میں جاؤں چٹا پنچہ معمول ہو کہ پانی خاک میں جذب ہو جاتا ہو پھر تابش
آفتاب بخارات ہو کے آسمان پر جاتا ہو اگر خاکی نہ بنے تو بخارات ہو کے کب اڑے ایسے ہی گیون بالا سے ریخاک
ہو تا ہو پھر دیکھ تو کیسے خوشے خاطر خواہ اُس سے ہوتے ہیں اور جو دانہ ہر میوہ کا زمین میں دباتے اور دفن کرتے
ہیں پھر دیکھو کسی شاخین سر نکالتی اور اٹھاتی ہیں اور بالا کو رجوع کرتی ہیں غرض جملہ نعمتیں آسمان سے
خاک تک جو کچھ ہیں سب نیچے آنے سے غذا جان پاک کی ہوتی ہیں بس یہ نعمتیں بسبب تواضع ہی کے کہ پتی
اختیار کی اور بالا سے نیچے آئیں آدمی حی و دلیہ کی جز بنیں اور ہر چند یہ سب جماد و بجان تھیں آدمی کی صفات
پاکے خوش خوش عرش کی طرف اُڑتی ہیں اور اُس جہان کی طرف کہ جہان سے ابتدا ہم زندہ ہو کے آئے
تھے اے عالم ارواح اور پھر اس پستی سے اُسی عالم بالا کو چلے اب سارے اجزا اس جہان کے خواہ
متحرک ہیں لے جاندار خواہ ساکن یعنی جماد سب اس کلام سے ناطق ہیں کہ انا الیہ راجعون ہم طرف اُسکے
لوٹنے والے ہیں اور جو اجزا اُسکے نہان ہیں مثل فرشتوں وغیرہ کے اُنکے ذکر و تسبیحون نے شور و غلغلہ
آسمان میں ڈال رکھا ہے اب پھر مجملہ روستائی و شہری کا ذکر بطور مثال بیان حکم قضا میں فرماتے
ہیں دیکھو قضا ایسی زبردست چیز ہے کہ جب اُس نے اپنی نیرنگیاں ظاہر کیں ادنی روستائی نے ایسے شہری
کومات کیا کہ وہ خواجہ لاکھون حرم رکھتا تھا باوصف اسکے اسکات ہوا اور اُس سفر سے معرض آفات
میں پڑا گو اسکو اپنے ثبات پر اعتماد تھا اور شل پہاڑ کے مستقل مگر ذرا سایل اسکو بہا لیگیا حقیقت
یہ ہو کہ جب قضا آسمان سے سر نکالتی ہو سارے عقلمندانہ بے بہرے ہو جاتے ہیں مجھسیان
دیا سے باہر نکل آتی ہیں پرندوں کو دام عاجز کر کے دبا لیتے ہیں یہاں تک کہ پری و دیو بھی کہہ رہے
زبردست مخلوق ہیں شیشہ میں مقید ہوتے ہیں بلکہ باروت جیسا فرشتہ بابل کو خود قید ہوئے

جاتا ہو ان جو کوئی قضا سے قضا ہی میں بھاگا اور اسکی پناہ اسی سے چاہی اسکا خون کسی تریج نے نہ بہایا واضح ہو کہ بنجین کے نزدیک سیارات کی نظیرین ہیں ثقلیت تریج تسدیس اور اینین بعض دوستی کی ہیں بعض دشمنی کی یہ نظر تریج دشمنی کی ہو مثلاً ایک شخص کا ستارہ ایک برج میں ہو اور دوسرے کا بقاصا تین برجوں کے کہ چارم حصہ فلک کا ہو بارہ حصوں سے کہ ہر ایک حصہ کو ایک برج ٹھہرایا ہو اس شخص کو اس سے دشمنی ہوگی یہ نظر تریج کی ہو جس سوا اسکے کہ قضا سے قضا میں بھاگے اور کوئی حیلہ اس سے نہ چھوڑا نہیں سکتا

قصہ اصحاب ضروان کا اور حیلہ کرنا انکا تو نیز حمت باغ کے فقیر کو قحطانی کرین

قولہ قصہ اصحاب ضروان خواندہ + پس چار در حیلہ جوئی ماندہ + حیلہ میگردند کثرت دشمنیش چند + کہ بر ناز روزی درویش چند + شب ہمہ شب می سگالیدند مکر + روی در و کردہ چندین عمر و دگر می سگالیدند سر با این بدان + تا بناید کہ خدا در یاد آن + با گل اندا ایندہ سگالید گل + دستکاری میکند نہان زول + کیف لایعاب ہر اک من خلق + ان فی نجواک صدق ام یق + کیف یغفل عن طعین رعدا + من یعاین این مشواہ + چار لقا قد ہیلا اوصعدا + قد تولاہ و احصی عدد + خفیہ میگردند اسرار خدا + آن سگان جاہل زہل و عما + امور ضروان نام دہے قحطان کہ سر وقت میوہ چیدن و چیدن انکو فرماتے ہیں تو نے قصہ اصحاب ضروان کا پڑھا ہو تو حیلہ جوئی میں کیوں پڑا ہے اور وہ یہ کہ چند کثرت دشمنیش حیلہ کرتے تھے کہ چند درویشوں کی جو روزی ہو اسین سے کچھ حاصل کرین رات کو رات بھر یہی مکر سوچتے تھے اور چند عمر و دگر و روہو کے بیٹھتے تھے اور یہ بدایسا چھپا کے مشورہ کرتے تھے کہ ایسا نہو خدا کو یہ معلوم ہو جائے اب مقولات مولانا رام کے ہیں فرماتے ہیں دیکھو عجب حال ہو کہ مٹی کھار سے اپنا حال چھپاتی ہو اور ہاتھ دل سے چھپا کے کام کرنا چاہتا ہو مستی اشعار عربی کے کیسے نہیں جائیگا تیری خوشی کو وہ کہ جسے تجھ کو پیدا کیا کہ بیشک تیرے مشورے میں صدق ہو یا فریب اور کیسے غافل ہو گا مسافر سفرون فرخ کا اس معائنہ سے کہ اچھا آرا نگاہ کل کو کہ لگا وہ جگہ میں کہ جہان اُترا ہے اور جہان سے صعود کیا ہو بیشک وہ اسکا متولی ہو گیا ہو اور وہ تنوی اے احصا و شمار میں ہیں جس یہ جاہل اندھے بھی اپنے اسرار خدا سے چھپاتے تھے الخلاف شرح بحر العلو میں دستکاری کو ملا کے لکھا ہو مگر میری دانست میں جو معنی میں سمجھا ہوں اگر وہ ہیں تو الگ الگ ہونا چاہیے کہ شہدہ دستکاری بیامی معروف کا پیدا نہو در نہ وہ جانین اور انکے معنی قولہ گوش کن کنو لا حدیث خواجہ راہ کو سودہ چون شد و دید اوجزا + گوش را اکنون ز غفلت پاک کن + ہتھلج ہجر آن غناک کن + آچا دید از بلا و از غنا + در وہ چون شد از شر و جدا + آن ز کفانی دان کہ غمگین ادوی گوشش چون پیش ساز

بشنوی غمہای رنجوران دل + فاقہ جان شریف از آب و گل + خانہ پرورد و آرد پر فنی + مرد را بکشا ز اصفا
 روزنی + گوش تو اورا چو راہ دم شود + دود تلخ از خانہ + ادم شود + غمگساری کن تو با ما ای روی + کہ بسوی رب
 اعلیٰ بیروی + این ترد و جس و زندانی ہو + کو نہ بگذارد کعبان سوئی رود + این بدالنسوان بدین سوی کشد
 ہر کسی گوید منہ راہ رشد + این ترد و عقبہ راہ حق ست + اسی خشک آرزو کہ پایش مطلق ست + بی ترد و میرود
 بر راہ راست + رہ منیدانی بچو گامش کجا ست + گام آہو را بگیرد و معاف + تارسی از گام آہو تا بناف +
 زمین روش بر امج انور میروی + اسی برادر گر برادر میروی + فی زور یا ترس فی از بیج و کف + چون شنیدی تو
 خطاب لا تحف + لا تحف دان چونکہ خوف و اد حق + نان فرستد چون فرستاد طبق + خوف آنکس کہ اورا خوفست
 غصہ آنکس را کش اینجا لون نیست بمعنی صفا با لکسر سننا دمی سیراب و تازہ عقبہ راہ دشوار و کو ہما سے سخت
 گذار مجازاً از عظیم آرد بال مہلہ و ذال مجہد و معنی آتش طوف کسی چیز کے گرد پھر نافرمانے بین کرانی کر
 خواہہ کا سن کہ وہ کیسے گا نوں کی طرف گیا اور کیا بدلہ وہاں جانے کا سنے پایا آب اپنے کا نوں کو غفلت
 سے پاک کر ڈال اور اس غمناک کے ہجر کا حال سن کہ اسنے اپنے شہر سے جدا ہو کے کیسی بلائیں اور
 کیسے رنج راہ میں دیکھے اس سننے کو ایک زکوٰۃ و صدقہ جان جو غمگین کو دیتا ہے کہ جب اسکی دستان
 کان لگا کر سننا ہو جیسا کہ حدیث میں ہوا سماع کلام المحزون صدقہ سننا کلام غمگین کا صدقہ ہے کہ جس سے
 اسکا غم غلط ہوتا ہے گویا اپنی بیعتی سے اسکو بھی حصہ دیتا ہو پس ضرور ہو کہ جو لوگ رنجور دل ہیں اور انکی جان
 شریف نے آب و گل کے سبب جیسی جیسی فاقہ کشان کی ہیں کہ مراد تن پروری سے ہو انکے غم اچھی طرح مٹا دہن
 جہان کی باعتبار اسکے کہ قوت جان کا نور و ذکر آئی ہو پس تن پروری میں یہ کہاں جو لوگ پر فنی ہیں
 انکا خانہ پرورد ہو تو اسکے لیے اپنے اصفا سے ایک روزن اسمین کھول دے تا ترے کان سے اس
 دود کو راہ دم کی لجاے اور وہ دود تلخ جو اسکے گھر میں گھٹا ہوا ہے کم ہو جائے یعنی غم اسکا ہل جائے
 اب فرماتے ہیں اے وہ شخص کہ تو تروتازہ اور سیراب ہو اور طرف رب اعلیٰ کے جاتا ہو ہمارے ساتھ
 غمگساری کر کہ ہم ترد و میں پھنسنے ہیں جو حقیقت ایک جس و زندان ہو نہیں چھوڑا کہ جان ایک سو ہو جا
 یہ کہنے جان تو اُدھر کو کہنیت ہی اور یہ یعنی ترد و ادھر کہنیت ہی اور ہر ایک کا قول یہ کہ رشد میں ہوں واقعی یہ
 ترد و بے عذاب کی چیز راہ حق میں ہو پس کیسی خوشی و شگلی اسکو ہو جسکا پاؤں بند ترد سے بے قید ہو
 کہ تے ترد و راہ راست پر چلا جاتا ہو اگر راہ نہیں جانتا ہو تو اس راہ کے چلنے والوں کے قدم ڈھونڈ
 کہ وہ کہاں ہیں کیلئے کہ نافہ کا طالب آہو کے قدم کا کھوج مٹھ لیتا ہو اور انھیں کھوج قدم سے ناف
 تک پہنچ جاتا ہے تو بھی انکے قدم تلاش کر کہ اس روش سے دیکھ چرخ انور پر پہنچا جاتا ہے

وہی روش سے اسے برادر اگر چاہیگا تو آگ پر بھی چلا جائیگا پھر نہ دریا سے ڈرنے موج سے نہ دریا کے جھاگوں سے
سوقت میں تو خطاب لا تحف کا سن لیگا اور لا تحف کیا ہو وہ خوف اپنا جو حق نے تجھ کو بخشا ہو کسوا سٹے کہ جب
باقی تجھ کو دیا ہو تو رولی بھی ضرور دیکھا خوف تو اسکو ہو کہ جسکو خوف حق کا نہیں ہو اور سنج اسکو ہو جسے یہاں
طوف اسکا نہیں کیا الخلاف شرح بحر العلوم میں نان کو ناپے نون کے لکھا ہو

روان ہونا خواجہ کا گائون کو مہمانی میں

فولہ خواجہ درکار آمد و تجنیز ساخت + مرغ غرض سوی دہ اشتاب تاخت + اہل و فرزند ان سفر را ساختند +
دخت رابر گاو عزم انداختند + شادمانان و شتابان سوی دہ + کہ بری خور دیم از دہ مشوہ وہ + مقصد مارا چراگاہ
خوش ست + یار ما آنجا کریم و دلکش ست + بانہر ان آرزو دا خواندہ است + بہر ما غرس کرم نبشاندہ است + ما
ذخیرہ دہ زمستان دراز + از برد سوی شہر آریم باز + بلکہ باغ ایشار راہ ما کند + در میان جان خود مان جان کند
عجلا و اصحاب کی ترسوا + عقل میگفت از دون لا تفرحوا + من رباح اللہ کو نوار احسن + ان ربی لا یحب المضرین +
انفرحوا ہونا باما کما + کل آت مشغل لہا کما + شاد از دی شو مشواز غیر دی + کو بہار ست و دیگر با ماہ دی + ہر
غیر دست استدراج تست + اگرچہ سخت و ملک تست و تاج تست + شاد از غم شو کہ غم دام بقاست + اندرین
رہ سوی بستی ارتقا ست + غم کی گنجت درینچ تو چو کان + لیک کے درگیر دین در کو دکان + بمعنی غرس بالغ
درخت لگانا اور درخت لگایا ہوا استدراج خرق عادت کہ کافر سے ظاہر ہوا ورجو ولی سے ظاہر ہو کر است
ہو اور نبی سے ظاہر ہو مجزہ ہو تجنیز ورتبی سامان عروس و مردہ فرماتے ہیں کہ خواجہ کام سفر میں مشغول ہو
اور رتبی اسباب کی کی اب مرغ اسکے عزم کا گائون کیطرت تیزی سے اڑا اور جو اسکے اہل و فرزند تھے
انہوں نے بھی اسباب گاوارادہ پر لاد اخوش خوش دوڑتے ہوئے گائون کیطرت جاتے تھے کہ اب ہنے
مرزہ وہ وہ سے جو دہی روستائی ہے پھل کھایا اور متع ہوئے ہمارے مقصد کو اچھی چراگاہ ملی ہو خوب دل
سے چریگا سیلے کہ دہان ہمارا ایک یار کریم و دلکش ہو جسے ہمکی نزار دون آرزو دون سے بلایا ہو اور ہمارے واسطے
درخت کرم کا لگایا ہو ہم خوب ذخیرے اس زمستان دراز کے گائون کے منجملہ اشیائے دہ کے اسکے پاس
سے شہر کو لائینگے بلکہ وہ باغ اپنا ہماری راہ میں ایشار کو لگایا کہ جو ہمارا جی چاہے سو کرین اور اپنی جان
میں ہماری جگہ بنائیگا معافی اشار عربی جلدی کر دے ہمارے ساتھیو تا نفع پاؤ اور عقل اند
سے کہ رہی تھی لا تفرحوا یعنی خوش مت ہو اللہ کے نفع سے نفع یاب ہو بیشک میرا رب خوش
ہونے والوں کا دوست نہیں ہو خوش ہو اسپر جو نکلوا آسان ملی جاتی ہو اور ہر چیز آنے والی جو نکل
مشغل میں ڈالے وہ لہو و بہو دہ ہو محقرے لیے تو اسکے دیے ہوئے سے شاد ہو غیرے امید کر کے

شادست ہو کسواسطے کہ ہمارو ہی ہوا اور سب خزان ہن جو کچھ سوا اسکے ہو سب استدرج تیرے حق میں ہواے
 بے اعتبار جیسے کافر کا خرق عادت خواہ تخت خواہ ملک خواہ تاج تو تو غم سے خوش ہو کسواسطے کہ غم دہم بقا کا ہی
 یہ بقا کو پچانتا ہو اسلیے کہ اس راہ میں جو پستی ہو وہی بلندی ہو اور بلندی پستی غم تیرے واسطے گنج ہو اور رنج
 مثل کان کے لیکن یہ بات لڑکون میں کب اثر کرتی ہو قولہ کو دکان چون نام بازی بشنوند + جملہ باخو گور ہم
 ملک میشنوند + ای خزان کو آسودا مہاست + در کلین این سوی خون آشامہاست + تیرا پیران شدہ
 لیکن کمان + گشت پنہان از دو چشم مردمان + پیرا پنهان کمان پنہان وغیب + برجوانی میرسد صد تیر شیب
 گام در صحرائی دل باید نہاد + زانکہ در صحرائی کل نبود کشاد + امین آبادست دل بای مردمان + حصن محکم
 موضع امن دامان + گلشن خرم بکام دوشان + چہنہاد گلستان در گلستان + عجب الی القلب و سر یا ساریہ +
 فیہ اسمار و عین جاریہ + دہ مرودہ مرد را احق کند + عقل رابی نور و سیر وفق کند + خواجہ پندارو کہ روزی دہ دہد +
 امین بنید اندکہ روزی دہ دہد + قول پیر شہنوا می مجتبیٰ + کو عقل آمد وطن در روستا + المعنی فرماتے ہیں کیسے لڑکون
 کے دل میں اثر کرے الٹا تو حال یہ ہو کہ جسوقت کسی بازی کا نام سنتے ہیں تو جملہ ہتھم گور خر کے ہو جاتے ہیں
 ایسے ادھر کو دوڑتے ہیں اب فرماتے ہیں کہ اسے خزان کو رجبہ دھرتا ہوا دھرتبت جال لکے ہوئے ہیں
 اور اسکی کمین میں بڑے بڑے خون آشام ہیں تیر حکم الہی کے تو اڑ رہے ہیں اور کمان لوگوں کی آنکھوں کو
 نہیں سوچھتی پھر کہتے ہیں تیر اڑ رہے ہیں اور کمان پوشیدہ اور غیب میں ہو دیکھ لے تیری جوانی ہی پر کیرا
 تیر بڑھاپے کے لگتے ہیں اور کیا حال ہوتا ہے بس ان سب بھگڑوں کو چھوڑ اور قدم صحرائی دل میں رکھ اس
 سبب سے کہ صحرائی گل میں کشاد و فرحت دل کی نہ پانچا آگے لوگو یہ دل بٹھا لڑا بڑا امین آباد ہو اور بڑا مضبوط
 قلعہ اور بجای امن و امان اور موافق مقصد و دستون کے ایک گلشن تر و تازہ جہن چشے ہیں اور گلستان
 در گلستان معنی شعر عربیہ منیل کر طرف دل کے اور سیر کر اسے سیر کرنے والے کہ اسمین درخت ہیں اور حشے
 جاری گاؤن کو مست جا گاؤن آدمی کو احمق کر دیتا ہو اور عقل کو بے نور و بے رونق خواجہ جانتا ہو کہ تو ہی
 گاؤن دیتا ہو اور یہ نہیں جانتا کہ روزی روزی دینے والا دیتا ہو آئی برگزیدہ حضرت نے بھی تو فرمایا ہو اٹھا
 قول تو سن کہ جو کو عقل کا ہو اسکا وطن گاؤن ہو چنانچہ حدیث ہو من کن فی القری یوما یحییٰ شہر من کن فی القری
 شہر احمق دہرا جو کوئی رہا گاؤن میں ایک دن احمق ہو جاتا ہو ایک مہینہ کو اور جو ایک مہینہ گاؤن میں
 رہا احمق ہو جاتا ہو ایک زمانہ کو اور دوسری حدیث ہو علیکم بالمدن و لو جارت و علیکم بالطریق و لو دارت
 و علیکم بالکرو و لو جارت و لو تمکو توطن شہر کا اگر جہ وہاں کے لوگ تیر علم کرین اور لازم ہو تمکو اختیار کرنا ناہ کا اگر جہ
 پھر ٹپے اور لازم ہو تمکو نکاح کبر سے اگر جہ تیر علم کرے قولہ ہر کہ روزی باشد اندر روستا + تا باہی عقل اونا بیجا

سنا ہوا ہے آتھی رومی بود و از شیش وہ جز انجا پھر رود + و آنکہ ما ہے باشد اندر روستا + روزگارے باشند چہ
 سما وہ چہ باشد شیخ و ہل نامشہ + دست و تقلید و رجبت زدہ + پیش شہر عقل کلی این حواس + چون خزان چشم بستہ در خزان
 این را کن صورت افسانہ گیر + ہل تو در داند تو گندم دانہ گیر + گر بدر رہنمیت ہین بری شان + گر بد انسو نیست روا نیسودان
 ظاہر شہن گیر رجبہ ظاہر کر نہ بود + عاقبت ظاہر سوی باطن رود + دل ہر آدمی خود صورتست + بعد از ان جان کج حال نیست
 اول ہر سیدہ جز صورت کی ست + بعد از ان لذت کہ معنی دلست + اول از گاہ سازند و خرنند + ترک زان پس بہمان
 آورد + صورتت خرگاہ دان معنی ست ترک + معنی ملح دان صورت چو فلک + بہر حق این را را کن یک نفس
 تا خر خواجہ بعبانہ جرس + معنی خراس گد معون کی چکی پہلے تین شعر ترجمہ پہلی حدیث کے ہین جسکے معنی مسطور
 اب فرماتے ہین جب گانوں کی یہ کیفیت حدیث سے ثابت ہو تو تقلید بھی تو مقابل تحقیق کے ایک گانوں کی طرح
 ہو جس واسے حال اس شیخ پر جو اصل نہیں ہو اور تقلید و رجبت کو بکڑے ہوئے ہو کہ اسکے حواس سامنے نہ ہو
 شخص کے کہ عقل کلی نہ ہو ایسے ہین جیسے خراس گاد صاحبہم بستہ اب فرماتے ہین کہ یہ باتیں معنی کی چھوڑو اور جو باتیں جہان
 فسانہ ہو رہی ہین انکو اختیار کر اور در داند کو چھوڑ دے گندم دانہ ہی لیکر اگر جھکے در خالص پر راہ نہیں ہو گیون
 لیے جاوے یا لقمہ گندم اور اگر اس طرف کو کوئی صورت نہیں ہو اسبطرف ہانکے جاوے اسکے ظاہر ہی کو دیکھ اگر چہ
 ظاہر کو چیز ہے ایسے کہ انجام کو ظاہر بھی باطن ہی طرف جاتا ہو خود کر اول آدمی کا یعنی ابتدا بھی صورت تو
 بعد اسکے جان ہو جو حال سیرت ہو اور سن اول ہر سیدہ کا سوائے صورت کے کیا ہو پھر لذت صورت کو
 بعد ہو جو اسکی معنی ہو پہلے خمیہ بناتے خریدتے ہین پھر معشوق کہ ہمائی مین بلاتے ہین تیری بھی صورت ایک گاہ
 ہو اور معنی ترک پھر کہتے ہین معنی ملح ہو اور صورت فلک اسی کشتی آئندہ شعر گریز کا ہو کہ واسطے حق کسے لیکر
 کو چھوڑ تو کہ خواجہ کا اپنا گھنٹہ بجائے یعنی وہ ردانہ ہوئے الخلاف شرح بحر العلوم مین گر بدر کو بدر لکھا ہو

اور نہ جانے بر کو کیا سمجھے ہین

جانا خواجہ اور اسکی قوم کا گانوں کو

قولہ خواص و بچگان چارے ساختند + برستوران جانب وہ تاختند + شادمانہ سوی صحرا را نند + سا فر داکے
 لغمو باہر نوازند + کر سفر ہا بندہ کھنڈ و شود + بی سفر ہا ماہ کے خوش و شود + از سفر بنیق شود فرزین را + در سفر ہا
 یوسف صمد را + روز روز از آفتابی سوختند + شب ز اختر راہ می آموختند + خوب گشتہ پیش ایشان راہ زشت
 از نشاط و شدہ رو چون بہشت + تلخ از شیرین لبان خوش میشود + خار از گلزار و گلش میشود + خنجر از دست
 خرا میشود + خانہ از چنانہ صحر میشود + اسی بسا از نازنینان خار کش + بر امید گلعدار ماہ دوش + ہی بسا حال
 گشتہ پشت ریش + از بلای دلبر مرہ رومی خویش + کردہ آہنگ جمال خود سیاہ + تاکہ شب آید بوسہ رومی ماہ

تو بران ہم عاشق آئی اسی شجاع + عشق تو بر ہرچہ آن موجود بود + آن ز وصف حق چہ زرا ندود بود + چون زرسا
 باصل رفت و مس باند + از زری خویش تن مغلس باند + طبع سیر مطلق او بجا ند + پشت بروی کرد و دست از دست
 فشانند + از زرا ندودہ صفاتش پاکبش + از جہالت قلب را کم کوئی خوش + کان خوشی در قلبہا عاریتی ست + زیر
 زینت مایہ بی زینتی ست + زر ز روی قلب در کان میرود + سوی آن کان رو تو ہم کان میرود + نور از دیوار تا
 خور میرود + تو بران خور رو کہ در خور میرود + زین سپس بتان تو آب از آسمان + چون ندیدی تو وفا در داد
 معدن و نہ بنا شد دام گرگ + کی شنا شد حدن آن گرگ سترگ + در گمان بروند بستمہ و گرہ + می شتابیدند
 مغروران بدہ + همچنین خندان و قصان میشدند + سوی آن دو لاف چرخ میزدند + چون ہمیدیدند مرغی می پر
 جانب وہ صبر جامہ میدید + ہر نیسے کز سوی وہ می دزدید + گوئیاروح دروان می پرورید + ہر کم می آمد زوہ او
 سوی او + بوسہ میدادند خوش بر روی او + کہ تو روی یار مارا دیدہ + پس تو جان جان مارا دیدہ + لمعنی
 سابق فرماتے ہیں خبردار کسی ناچیز کو مونس مت بنا کہ بڑا ناچیز بن ہو کہ سوا سطلے کہ وہ صفت آئین جسکے سبب سے
 تو مونس بناتا ہو عاریتی ہو نہ اسکی اپنی یہ سبب ہو فافین سواے حق کے پھر ہو فافون سے انس کیا دورست جا
 خود اپنے مان باپ ہی کو خیال کر کہ طفلی میں بھگوانے کیسا عشق و انس تھا اب وہ کہاں پھر کہتے ہیں دایہ دلا
 کیسے بھگوانے کو تعلق سے کھلاتی پالتی تھی اسکو خود کر کہ اس سے کیسا انس تھا وہ کیا ہوا جواب سواے حق کے
 کوئی قوت بازو ہونے کے لائق ہو اور بھی شیر و پستان سے کیسا انس تھا وہ کیوں نہ ہا کتب جانے
 سے جو نفرت تھی وہ کیا ہوئی یہ سب آفتاب حقیقی کی ایک شعاع تھی جو دیوار پر پڑنے سے دیوار کی دہری
 کیفیت ہو جاتی ہو ان سب پر بھی پڑی تھی ضرورۃً اب وہ نشان جس خورشید کے تھے اسکی طرف چلے گئے
 وہی دیوار کی دیوار رکھی تیس جس چیز پر وہ شعاع پڑ جاتی ہے تو بھی خاص اسی کا عاشق ہو جاتا ہو اور نہیں
 جانتا کہ یہ جو موجود ہے جس پر بھگوانے عشق ہے یہ وصف حق سے ملمع کی طرح زرا ندود ہے جب زرا بنی اصل کیطین
 اڑ گیا تا بنا تھے تا بنا رہے اور زرنے سے مغلس ہو گئے اسوقت میں تیری طبیعت نے سیر ہو کے اسکو طلاق
 دی اور اسکی طرف پشت کرنی اور ترک کر دیا بھگوانے چاہیے کہ تو اس زرا ندودہ صفات سے اُسکے پاکشدہ
 رہے اسکی طرف قدم نہ بڑھائے جہالت سے کھوٹے کو اچھا نہ سمجھے اسلیئے کہ کھوٹے میں وہ اچھا بن عاریتی
 اور اسکی زینت کے بیچے بے زینتی اس سبب سے کہ جب زرا اُسکے رو سے قلب سے کان کو جہان اسکی
 اصل ہو جاتا ہو تو تو بھی اسی کان کی طرف جہان وہ جاتا ہے کیوں نہیں جاتا تو دیوار سے آفتاب
 میں جاتا ہو پھر تو بھی اسی آفتاب میں جا جہاں میں یہ نور جاتا ہو بھگوانے لازم ہے کہ بعد اس سے آفتاب
 سے لے جب جان لیا کہ پر نالہ کے آب میں وفا نہیں ہے اب فرماتے ہیں تیرا حال گرگ سترگ کا سا

کہ وہ دُنبہ کے معدن کو جو چمکتی ہو نہیں پہچانتا کہ اسکے دام میں پھنستا ہو اور اسکا لالچ اسکو ہوسرف گوشت پوشت کو سمجھتا ہو عمدہ شے کو نہیں جانتا جیسے خواجہ اور اسکے لوگ سب نے روستائی کی باتوں کو زرگمان کر کے گرہ میں باندھ لیا اور بوجھائے ہوئے اسکے گائون کو دوڑے جاتے تھے کیسے خندان ناچتے چلے جاتے تھے جیسے دولاب پر چرخ ناچتی ہے جب دیکھتے تھے کہ کوئی مرغ گائون کی طرف اڑتا ہو تو انکا صبر اپنے کپڑے بھاڑتا تھا اور جو نسیم گائون کی طرف سے چلتی تھی گویا انکی روح و روان کو پالتی تھی جو کوئی اسکے گائون کی طرف سے آتا تھا یہ خوش ہو کے اسکے منہ کو چومتے تھے کہ تو نے ہمارے یار کے منہ کو دیکھا ہے پس تو نے ہمارے جان کی جان کو دیکھا ہے

قصہ محبت کرنا مجنون کا اس کتے سے جو لیلیٰ کے گھر رہتا تھا

قولہ مجنون کو اسکے لامی نواخت + ہوساش میدادو پیشش میگداخت + گرد او میگشت خاضع در طواف + ہمجو حاجی گرد کعبہ بے گراف + ہم سرو پائش بھی بوسید ذات + ہم جلاب و شکرش میداد صاف + ہوا الفضولے - لغت کامی مجنون خام + اینچہ شیدت اینکے می آری مدام + پوزسک دائم پلیدی میخورد + مقعد خود را بلب می ہتو + عیبہامی سگ بسی اومی شمد + عیب دان از غیدان بوی بزد + گفت مجنون تو ہمہ نقشی وتن + اندر اینگرتواز چشمان من + کاین طلسم بہتہ مولی ست این + پاسان کو چہ لیلی ست این + ہمتش بین و دل و جان را شناخت + کو کجا بگزید و مسکن گاہ ساخت + او سگ فرخ رخ کھن منست + بلکہ او ہر دو ہم ہفت منست + ان سگے کہ گشت در کوش مقیم + خاک پائش بہ ز شیران عظیم + آن سگے کہ باشند رکوی او + من بشیران کئی دہم یک موی او + آنکہ شیران مرگانش را غلام + گفتن امرکان نیت خامش والسلام + گر ز صورت بگذرید اسی دوستان + جنت ست و گلستان و گلستان + صورت خود چون شکستی سوختی + صورت گل را شکست - آموختی + بعد از ان ہر صورتی را بشکستی + ہمجو حیدر باب خبر بکنی + المعنی قرماتے ہن بس خواجہ کے لوگون کا ایسا حال تھا جیسے مجنون کہ وہ کتے کو نوازتا تھا اور چومتا تھا اور اسکے سامنے ایسا بجز پیش آتا تھا کہ گویا گلا جاتا ہو اور گرد اسکے مثل طواف والون کے پھرتا تھا بڑے خضوع سے جیسے حاجی بے گراف گرد کعبہ کے پھرتے ہن اور ذات و سرو پاسکے چومتا تھا اور جلاب و شکر صاف اسکے سامنے رکھتا تھا جلاب ایک شربت کہ گلاب کے پھول تندین جوش کر کے شیشون میں بھر رکھتے ہن اور وقت حاجت کام میں لاتے ہن ایک ہوا الفضول نے کہا کہ اے کتے تیری یہ کیا کر ہے جو تو روز ظاہر کرتا ہو کتے کی پوز جو اسکا دہن اور گرد و نواح دہن ہو ہمیشہ پلیدی کھاتا ہو اور اپنی مقعد کو لب سے صاف کرتا ہو ایسے ہی کتے کے بہت سے عیب شمار کئے لیکن یہ عیب دان مجنون غیب دان سے اور انکی چھپی رمز سے ہونہ لگیا کہ وہ کیا سمجھے ہوئی ہو

بس مجنون نے کہا کہ تو ایک نقش یعنی صورت انسانی اور جسم حیوانی ہر میری سی آنکھیں پیدا کر اور اُسے
تو تجھے سوچھے کہ یہ کتنا نہیں ہر ایک طلسم بنایا ہوا ایک مالک کا ہر حسین گنج چھپا ہر کہ یہ پاسبان کو چھ لیلی کا
ہر اسکی بہت اور دل و جان و شناخت کو دیکھ کہ اسنے کہاں اپنا مسکن اور ٹھکانا کیا ہو کیسی عالی جگہ ہو یہ کتا
مبارک صورت اُس جگہ کا ہو جو میرا کہت و جاے پناہ ہو بلکہ میرا ہمد و ہم غم ہو وہ کتا کہ اسکی گلی کا مقیم ہو میر
نزدیک خاک پا اسکی بڑے بڑے شیر و ن سے بہتر ہے اور وہ کتا جو اسکی گلی کا ہے مین اسکے ایک بال کو
عوض شیر و ن کے ہرگز نہ دون اور وہ شخص جسکے گتوں کا غیر غلام ہو اسکے بیان کا تو مقدور ہی نہیں لہذا
س بیان کو بخصت کر اب فرماتے ہیں امی و دوستا اگر صورت سے گذر جاؤ تو جنت ہی جنت اور گشتان و رگشتان
جب تو نے اپنی صورت توڑ دی اور بھونک دی تو جان لے کہ کل صورتوں کا توڑنا سیکھ لیا بعد اس
ہر صورت کو توڑ دیا اور نل حیدر کے دروازہ خیبر کا اُکھڑ لیگا یعنی کیسی ہی شکل ہو آسان کر لیگا قول
سقبہ صورت شد آن خدا جلیلیم + کو بدہ میشد بقدر سقیم + سوی دام آن تعلق شادمان + ہجو مرغے سوے
متحان + از کرم دانست آن مرغ حریص + دانه را بادام لیکن شد محیص + از کرم دانست مرغ آن دانه را
غایت حرص ست فی جود و عطا + مرغکان در طمع دانه شادمان + سوی آن تزدیر پیران و دوان + گر ز شاد
تواجم آگاہت کم + ترسم ای رہر کہ بیگاہت کم + مختصر کردم چا مدہ پدید + خود بنو آن دہ دہ دیگر گزیدہ
ہا ہے دہ بدہ می تا خند + زانکہ راہ دہ نمونہ شناختند + ہر کہ گیر و پیشہ بی ادسا + رشیندے شد بشہر و رستاہ
اور بہ بی قلاؤزی رود + مرد و روزہ راہ صد سالہ شود + ہر کہ تازد سوی کعبہ بی دلیل + ہجو این سرگشتگان
گر دو دلیل + زانکہ نادر باشد اندر خافقین + آدمی سر بر زندگی والدین + مال او یا بد کہ کبے می کند
نادر آن باشد کہ بر گنجے زند + مصطفای تو کہ حبش جان بود + تاکہ حزن علم القرآن بود + اہل تن را جمل
علم بالقلم + واسطہ افراشت در بذل و کرم + ہر حریصی بہت محروم ای سپر + چون حریصان تنگ مردا بہت
تر + اندرین رہنجام دیدند و تاب + چون عذاب مرغ خاکی اندر آب + سیر گشتہ از دہ و از روستا + و
شکر یزچان ناودنا + بمعنی سقبہ بالفتح فریفتہ محیص بفتح رشتکاری و خلاصی پانا اور کسی چیز سے پھرنا
گزید گزیدن سے اختیار کرنا چنانہا خافقین مشرق و مغرب فرماتے ہیں ایسا فریفتہ صورت کا دہ خواجہ باد
مل ہو کہ سقیم باتون مین آکے گانوں کو گیا اور اُس دام تعلق کی طرف ایسا گیا جیسے کوئی مرغ امتحان
کی طرف جاتا ہو کہ گیا اور چونک کے ہٹ گیا پھر گیا پھر ہٹ گیا بس یہ مرغ جو امتحان جاتا ہو اندھا دیا
ہو کے نہیں گرتا اُسپر خدا کا کرم ہو جسکے سبب سے گو حریص ہو لیکن جان گیا ہو کہ یہ دانه مع دام کے ہوا
بخت نہ ہو خلاص یافتہ ہو اور اُسی کرم کی بدولت اسنے اُس دانه کو سمجھ لیا ہو کہ یہ دانه نہیں ہی غایت حرص کی ہے

وجود و عطا پس گیا اور پھنسا اور جو مرغ چھوٹے اور نا بچھ مین اُس دانہ کی لالچ مین خوش خوش اُس فریب
کیطرت اُڑتے دوڑتے چلے جاتے مین آب فرماتے مین کہ اگر خواجہ کی خوشی سے جیسی کہ اُسکو تھی تجھکو اور اہر و
آگاہ کردن تو درتا ہوں کہ تیری راہ کھونٹی ہو کے بیوقت ہو جائیگا کہنا تک سُننے کا اسلیے مختصر کر کے کہتا
ہوں کہ جب حیران سرگردان پھرتے پھرتے ایک گاؤن معلوم ہوا تو خود وہ گاؤن اُسکا نہ تھا نا چارہ
وہ سرگاؤن اختیار کیا غرض ایک مینے کے قریب تو گاؤن گاؤن پھرتے رہے اس سبب سے کہ ابھی
طرح راہ اُس گاؤن کی جانتے نہ تھے بنا برین فرمایا کہ جو کوئی کام ہے استاد کے اختیار کرتا ہے وہ
شہر و رستا مین منحہ بنتا ہے یعنی شہری اور گوار سب اس پر تسخیر کرتے مین اور جو کوئی کسی راہ کو بے رہر
کے چلتا ہو اگر دون کی ہو تو سو برس کی ہو جاتی ہو ایسا مارا مارا پھرتا ہو اگر کعبہ کی طرف بے دلیل جاتا ہو
تو وہ بھی ان سرشتوں کے مثل ذیل ہی ہوتا ہو اس سبب سے کہ مشرق سے مغرب تک کبھی کہیں ایسا
نہیں ہوا کہ بدون مان باپ کے کوئی آدمی پیدا ہوا ہو اگر کو حضرت عیسیٰ تو انکی مان جب بھی تھیں جیسے
آدمی مال بے کسبے نہیں پاتا اور اگر مین خزانہ کیسکو لجا لے تو یہ نادر ہے اور نادر پر حکم نہیں ہوتا پس
ایسے ہی اگر تو امیدوار تعلیم خدا کا ہو تو کیسے ہو سکے تو مصطفیٰ تو نہیں ہو کہ جنکا جسم بھی جان تھا انکو خدا نے
قرآن تعلیم کیا ہو تو قابل تن ہو تیرے لیے علم بالقلم فرمایا اور تیری تعلیم مین قلم کو واسطہ کیا ہو تا تو لکھنے پر ہے
جب اُسکا بذل و کرم تجھ پر ہوئے مراد ان اشعار شالیہ سے یہ ہے کہ وہ خواجہ بے راہ جانے اور بدون راہبر
کے چل دیا کہ خدا پہونچا و گیا آخر سرگشتہ ہوا فرماتے مین اے پسر ہر حرص محروم ہوتا ہے بموجب الحرص محروم
کے تو حرصوں کی طرح دور کے مست چل آہستہ چل غرض ان لوگوں نے اُس راہ مین بڑے رنج و تعب
دیکھے جیسے مرغ خشکی کا رہنے والا پانی مین پڑ کے عذاب اٹھاتا ہو ایسے ہی یہ لوگ بھی گاؤن اور گاؤن
والے اور ایسی شکر ریزی یعنی اشک ریزی سے جو بے استاد کے اٹھائے سیر ہو گئے شکر ریزی کے معنی گریباوی
کے بھی مین اور وہ شیرینی جو عروس و داماد کے سر پر وقت جلوہ و نکاح کے ڈالتے مین کہ یہ سب معنی بھی مناسب
محل کے مین فناء الخلاف شرح بحر العلوم مین مرد و روزہ کو ہر اور نادر آن باشد کونا و باشد لکھا ہے

پہونچنا خواجہ اور اسکی قوم کا گاؤن روستائی مین

قولہ بعد ما ہے چون رسیدن آن طرف + بنوا ایشان ستوران بے علف + روستائی مین کہ از بدینچی + میکن
بعد التقیاء اللتی + روی نہان میکند ز ایشان بروز ہتا سوی باغش نہ بکشایند پوز + آہنجان رو کہ ہم
زرق و شرست + از مسلمانان نہان اولی ترست + رویا باشد کہ دیوان چون گس + بر سرش نشستم
باشد چون جرس + چون بینی روی اور تو فغند + یا مین آن یا چو دیدی خوش غند + در چنان روی خیمت تھا

فت ینان نسفاً بالناصیہ + چون مہر سید ند خانیش یافتند + پھر خوشیاں سوی در بشتا افتند + در فرد بستند
 غامہ اش + خواجہ شد زین کجروی دیوانہ اش + ایک ہنگام درشتی ہم نہ بود + چون در آفتادی کچھ تیزی چہ سود +
 بردش مانند ایشان پنچ روز + شب بسر بار و ز خود خورشید سوز + فی ز غفلت بود مانند فی خرمی + بلکہ بود از اضطراب
 بیزی + بالیمان بستہ نیکان ز اضطراب + شیر مردارے خورد از جوع زار + ادھمید بدش میگفتش سلام + کہ فلا غم
 را نیست نام + گفت باشند من چہ دائم تو کسی + یا پلیدی یا قرین پاکسی + والہم روز و شب اندر صنع ہوئے چو گنج
 پروای تو + از خودی خود ندارم ہم خبر نیست از ہستی سر مویم + تر + ہوش من از غیر حق آگاہ نیست + در دل دجا
 بحر اللہ نیست + گفت ایندم باقیامت شد شبیہ + تا برادر شد یفر من اجیہ + شرح میکردش کہ من آنم کہ تو + لونہا
 خودی نخوان من و دو + فی فلان رذت خزیم آن متاع + کل سر جاوز الاثنین شاع + لحنی القصہ بعد ایک
 مہینے کے جب یہ اُس طرف پہنچے اس حال سے کہ یہ تو بھوکے اور ستورائے بے علف آب فرماتے ہیں کہ
 روستائی کو دیکھ کہ اُسے بدینتی سے بعد اُس چنان و چنین کے اُسکے ساتھ کیا کیا اُٹکودیکھ کے دن دو پہر اُسے مٹھ
 پھالیا کہ ایسا نہو کہ میرے باغ میں گھسکے مٹھ کھولیں اور سارا میوہ کھا جائیں اب مقولہ مولانا رام کا ہرکے
 جو مٹھ پھالیا خوب ہوا ایسا مٹھ جو بالکل زرق و شر ہو مسلمانوں سے پھیا ہی اچھا بہت مٹھ ایسے ہیں کہ انہ
 شیطان مثل جرس دگس کے بیٹھے ہیں اور متعین ہیں جیسا کہ فرمایا دن بیش عن ذکر الرحمن القیض لہ شیطانا
 فلو قرین جو شخص کہ روگردانی کرتا ہو ذکر رحمن سے اُس پر ہم تعین کرتے ہیں ایک شیطان کہ وہ اسکا قرین ہوتا ہو
 اور فتی و عصیان کرتا ہو بس جب تو ایسے لوگوں کا مٹھ دیکھتا ہو تو وہ کھیٹان اُنکے مٹھ کی تھک چکی گھیر لیتی ہیں
 لہذا لا اہم ہو کہ یا تو ایسے مٹھ کو دیکھے ہی مت اور اگر دیکھ بھی لیا تو خوش مت ہوا ایسے ہی مٹھ خبیث عاصیہ
 کو حق نے فرمایا ہو کلا لئن لم ننتہ لنسفنا بالناصیۃ ناصیۃ کا ذبہ خاطئۃ اگر ابو جہل باز نہیں آئیگا تو ضرور ہم
 ہم اسکو اسکی پیشانی کے بل جو پیشانی کا ذبہ اور خاطیہ ہو کھڈیر کے جہنم میں پہنچائینگے پھر رجوع طر
 ذکر خواجہ کے ہو کہ جب گاؤں میں پہنچے اور روستا کا گھر ملگیا تو یہ سب لوگ اپنوں کے مثل اُسکے
 دروازے کی طرف بے تکلف دوڑے اُسکے گھر والوں نے دروازہ بند کر لیا خواجہ یہ کجروی دیکھ کے
 حیران ہو گیا لیکن کیا کرے سختی کرنے کا وقت نہ تھا اسلیے جب آدمی کنوئین میں گر پڑا تو پھر تیزی
 تندی کیا چل سکتی ہو غرض پانچ روز اُسکے دروازے پر پڑے رہے اس حال سے کہ رات کا جاٹا
 اور دن میں سوزش و تپش آفتاب کی اور یہ پڑا رہا غفلت اور حاقت سے نہ تھا بلکہ مضطر تھے اور
 بے زودہ مثل تھی نہ پای رفتن نہ راے ماندن تسبیح ہو لیٹھوں کو نیک اضطراب میں گھیرتے ہیں جیسے شہ
 نہایت بھونک میں موار کھاتا ہو خواجہ روستا کو دیکھتا تھا اور سلام کرتا تھا کہ میں فلان ہوں اور فلان

میرزا و کھانا ہو گا میں نہیں جانتا تو کون ہو کوئی بلید ہو یا پاک ہو تین صنف الہی اور اس کے عشق میں دیوانہ ہو یا
 ون جھکو ذرا بھی تیری بردا نہیں ہو تو کون ہو جھکو اپنی خودی سے خود خبر نہیں نہ بھر میں میری ہستی کا
 پھر اثر رہا ہو جھکو سوا سے حق کے غیر کی آگاہی کا ہوش ہی نہیں میرے دل و جان میں سواے اللہ
 و رکاز رہی نہیں خواجہ نے کہا یہ وقت شاید قیامت کا مشابہ ہو گیا جو بھائی بھائی سے بھاگنے لگا ہیکہ
 فرمایا ہو یوم یفر المر من اخیہ قیامت وہ دن ہو کہ آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا خواجہ بیان کرتا تھا کہ
 میں وہی تو ہوں جسکی تو نے نعمتیں دھڑ دھڑا کر کھائی ہیں میں نے فلاں روز تیری وہ متاع
 خریدی اب تو وہ بھید کہ اسکے دل میں چھپے تھے ظاہر ہونے لگے **قولہ** فی تو بودی سالہا مہمان من +
 فی رسیدت بکیران احسان من + سر مہر باغیند رستند خلق + شرم دار و روچہ نعمت خور و صلق + او
 ہیگفتش چہ گوئی تر بات + فی ترا دم نہ نام تو بخت بچپن شب ابر و بارانی گرفت + کا سماں از بارش
 شد و شگفت + چون رسید آن کا داند رستخوان + حلقہ زد خواجہ کہ ہتر رانجوان + چون بعد الحاح آمد سوس
 در + گفت آخر چیست ایجان پدر + گفت من آن حقما بگذاشتم + ترک کردم انجیمہ پیشتم + نجسہ بالہ بنج وید
 این بنجوز + جان سکینم درین سرا و سوز + یک جفا از خویش و از یار و تبار + در گرائی ہست چون سبید
 ہزار + ناکند دل نہاد بر جور و جفاش + جانش خوگر بود با مہر و وفاش + ہر چہ بر مردم بلا و شدت ست + این
 دان کو خلاف عادتست + گفت امی خورشید مہرت در زوال + گر تو خوں رنجی کر دم حلال + آشب باران
 بمادہ گوشہ + تا یابی در قیامت توشہ + **معنی** خواجہ کہتا تھا برسوں تو میرے یہاں مہمان ہوا اور میرا
 احسان بکیران جھکو نہیں پہونچا ہمارے محبت کے بھید کو مخلوق سنتی ہو اور تو نہیں شرماتا حالانکہ جب
 خلق کسی کی نعمت کھاتا ہو تو صورت اسکی اُس سے شرماتی ہے رستائی اُس سے کہتا تھا کہ کیا بیہودہ
 کہتا ہے میں نہ جھکو جانتا ہوں نہ تیرے نام کو نہ مقام کو الغرض ایسی ہی صورت رہی کہ ایک رات ایسے
 ابر و باران نے گھیرا کہ آسمان نے بھی اسکی بارش سے تعجب کیا اور حیران ہوا جب اُس بارش کی چھری
 استخوان تک پہونچی اور اسکو تاب نہ رہی تو حلقہ اسکے در کا بجایا اور کہا مہتر کو بلا چھر سبکو دن الحاح کیے تو
 وہ دروازہ تک آیا اور پوچھا ای جان پدر آخر بتا تو کیا معاملہ ہو خواجہ نے کہا میں نے اپنے سب حق
 صاف کئے اور جو کچھ گمان کئے ہوئے تھا سب ترک کئے یہ پانچ روز مجھ پر ایسے گذرے گویا پانچ برس
 گزیری جان سکین اس سرا و سوز میں ہر یا رو خویش و تبار کی طرف سے اگر ایک جنا ہوتی ہو تو وہ انہیں
 جفا تین لاکھ سے بھی زیادہ گراں ہوتی ہو اسواسطے کہ دل اسکے جو رو جفا پر نہیں لگایا بلکہ جان خوگر
 اسکی مہر و وفا کی آدمی پر جو کچھ بلا شدت سے واقع ہوتی ہو اسکو خوب تقین سے جان لے کہ خلافت و

ہوتی ہو چکر کہا اسی شخص ہر چند تو وہ ہو کہ خورشید تیری ہر کا زوال میں ہو بالفرض اگر تو نے میل خون بھی
 بسایا تو میں نے تجھ کو حلال کیا مگر اس مینے کی رات میں تو جھکو کوئی گوشہ کو نہ بتا دے کہ خدا تجھ کو قیامت میں
 اور اجر دیگا تو کہ گفت یک گوشہ ست آن باغبان + ہست اینجا گرگ را او پاسبان + و کفش تیر و کمان آں
 ہر گرگ + تا نہ چن آید آن گرگ سترگ + گر تو آن خدمت کنی جا آن تست + ورنہ جاسی دیگرے فرمای
 جست بگفت صد خدمت کنم تو جاسی وہ + و ان کمان و تیر و کفہم بنہ + من خنجم حارسی زر کفہم + گر بر آرد
 گرگ ستریش زخم + بہر حق گندام اشباید و دل + آب بالان بر سر و در زیر گل + گوشہ خالی شد
 واد با عیال + رفت آنجا جاسی تنگ بچال + چون ملخ بر ہند گشتہ سوار + از تہیب سیل اندر کج غار
 شب ہمہ شب جلہ گویان کا بخدا + این سزای ما سزای ما سزا + این سزای آنکہ شہیاد خان + یا کہے کہ
 از برای ناکسان + این سزای آنکہ اندر طمع خام + ترک گوید خدمت خاص کرام + خاک پاکان لیسے
 نشان بہتر از عام و زر و گلزارشان + بندہ یکم درد شدل شوی + بہ کہ برفیق سر شاہان رومی + از بلوک
 خاک جز بانگ دہل + تو نخواہی یافت اسی یک سبل + شہریان خود ہر زمان نسبت بر موج + روستائی کیست
 بے فتوح + این سزای آنکہ بی تدبیر عقل + بانگ غولی آمدش بگزید نقل + بمعنی روستائی نے کہا کہ ایک گوشہ
 ہو کہ اس میں ایک باغبان رہتا ہو اور وہ ایک گرگ کا جو یہاں آتا ہو پاسبان ہو تیر و کمان اسکے ہاتھ میں
 رہتا ہو کہ اگر وہ گرگ سترگ آئے تو اسکو مارے بس اگر تو یہ خدمت کرے تو وہ جگہ تیرے واسطے ہو نہیں تو ا
 کوئی جگہ کو میں ڈھونڈھ لے خواجہ نے کہا ایک یہ خدمت کیا میں سو خدمتیں کر دوں گا تو مجھے جگہ تو دے ا
 وہ جہ و کمان میرے حوالہ کریں رات بھر نہ سوؤں گا تیرے زر کی رکوالی کروں گا اور جو گرگ معلوم ہوگا اسکو
 مار دوں گا خدا کے واسطے اسی منافق و دودل اس رات تو مجھے ایسے حال میں مت چھوڑ کہ سر پر پانی ہو اور پیچے
 یک چوٹ غرض وہ گوشہ خالی ہوا اور خواجہ عیال سمیت اُس تنگ جگہ بچل میں گیا اب یہ حال جیسے ٹیڑی
 غار میں تلے و چٹسی ہوتی ہیں ایسے ہی یہ بھی اُس گوشہ تنگ میں ایک دوسرے پر اہلے کے خوف
 سوار تھے رات بھر سب کے سب یہی کہتے رہے کہ اسی خدا ہاری یہی سزا ہو اور تکرار لہجاظ مبالغہ یا یہ
 ہماری ہمارے ہی لائق ہے یہ سزا انھیں ہم جیسے لوگوں کی ہو جو یا زنا چیز دن کے ہیں یا اہلیت نا اہلو
 سے کرے ہیں یہ سزا انھیں کی ہو جو طمع خام میں پڑے خدمت خاص بزرگوں کی ترک کر میں تہا
 مقولات مولانا راج کے ہیں کہ اگر تو پاکون کی خاک دیوار چلے تو عام کے زر و گلزار سے بہتر ہے
 تو بندہ ایک سرور و فندل کا ہوئے تو اُس سے بہت بہتر ہے کہ بادشاہوں کے سر پر قدم رکھے
 یا در شاہ جو خاک کے ہیں اُسے اسی فاصدان را ہوں کے سوائے بانگ تقارہ و دہل کے جانور خا

اور ظاہر شور و خزاں اور پھر محال نہیں کر گیا شہر والے تو خود روح کے راہزن ہو رہے ہیں اور لڑنا لڑنے لگائی مین
 دلوں بے ہوئے پھر دوستانی احمق کچ بے فتوح کیا چیز ہو یہ سزا ایگی ہو جو بے تدبیر عقل کے بانگ غول
 کی سنتے ہی اسکی طرف جلدیے قولہ چون پشیمانی زول شد تا شفاف + زین سپس سودی ندارد دعا عاف
 چون پشیمان گشت از دل تاپہ کرد + بعد از ان سودی ندارد آہ سرد + آن کمان دتیر اندر دست اد + گرگ
 را جویان ہمہ شب سوسبو + گرگ خود بردی مسلط چون شرر + گرگ جویان وز گرگ و عنبر + ہر شپہ ہر یک
 چون گرگے شدہ + اندران ویرانہ شان زخمی زدہ + فرصت آن پشہ راندن ہم نبود + از منیب حملہ
 گرگ عنود + تا بناید گرگ آسیبی زند + روستائی ریش خواجہ بر کند + انجین دندان گزان تا نیمہ شب + جان
 شان از نان می آمد لب + ناگہان تمثال گرگ ہشتہ + سر بر آورد و از دراز پستہ + تیر را بگذاشت آن خواجہ
 از دست + زد بر آن حیوان کہ تا افتاد و پست + اندر افتادن حیوان با وجبت + روستائی ای کرد و کوشت
 با جوا نمر واکہ خکرہ منست + گفت فی این گرگ چون آہر منست + اندر و اشکال گرگے ظاہرست + شکل او
 از گرگی خود عجبرست + گفت فی بادیکہ جست از فرج دی + می شناسم پشیمان کابی زمی + گشتہ خکرہ املا در ریاض +
 کہ بات بسطہ ہرگز انقباض + معنی شفاف بکسر بدہ اندرون دل یعنی جب آواز غول پر چلا گیا آخر پشیمان
 ہو گا اور پشیمانی بھی ایسی جو پردہ درون دل تک پہنچی اسوقت میں آواز نا بھی کا کرنا کچھ فائدہ نہیں کرتا یا جب
 اپنے دل سے پشیمان ہوا کہ اے تو نے کیا کیا اور آہن کین تو وہ آہن کیا فائدہ دینگی پھر رجوع ہے
 جانب خواجہ کے یعنی خواجہ تو کمان دتیر ہاتھ میں لیے تمام رات گرگ کی تلاش میں سوسبو پھر تاتھا اور
 خود اسپر گرگ مثل چکار یوں کے مسلط تھے اسکو اس گرگ کی تلاش میں اپنے گرگ سے کچھ خبر نہ تھی آہ وہ یہ کہ
 ہر شپہ اور ہر یک مثل گرگ کے اس ویرانہ میں زخم لگاتا تھا خواجہ کو ہیبت حملہ گرگ عنود سے فرصت پشہ
 ہانکنے کی بھی نہ تھی تا ایسا نہ کہ گرگ سے کوئی صدمہ ظہور کرے اور دستا میری داڑھی اکھڑ ڈالے غرض کہ
 ویشہ کے ایسے دندان اپر تیر ہو رہے تھے جنکے سبب سے آدھی رات تک انکا یہ حال رہا کہ جان
 انکی نان سے لب پر آجاتی تھی جب آدھی رات گزری اسی گرگ چھوٹے ہوئے کی تمثال نے کہ وہ
 گرگ چھوٹا ہوا پشہ ادیکہ میں ایک پشہ کی بلندی سے سر نکالا تمثال اسکو مبالغہ کہا ہو کہ اصل گرگ
 یہی ایک ویشہ تھے جو انکو اُدھیر طر ہے تھے اور وہ تمثال ایک شبیہ اسکی تھی نہ اصل دوسرے یہ کہ
 بحقیقہ وہ تمثال گرگ تھی بھی نہیں بس خواجہ نے اس تمثال کو دیکھ کر تیر کمان سے چھوٹا کہ وہ حیوان تیر
 لگتے ہی بہت ہو کر خاک پر گر پڑا اور اسی گرنے کے حال میں اس سے ہوا نکلی یعنی گوزر روستانی نے
 اسکا گوزنکے ہاے کی اور اپنے ہاتھ کوٹنے لگا کہا اے ناجوا نمر دیہ تو میرا خکرہ تھا تو نے

جسکے تیرا اکھا نہیں یہ گرگ آہر من تھا آسین صورتین گرگی کی ظاہر ہین اور اسکی وہ شکل ہی گرگی سے خبر
دے رہی ہو اکھا نہیں وہ ہوا جو اسکی فرج سے نکلی ہے مین اسکو خوب پہچانتا ہوں جیسے پانی اور شراب
اپنی اپنی بو سے پہچانے جاتے ہین تو نے میرے کرہ حر کو باغ مین مار ڈالا خدا بھگو بھی تنگی سے کشاویز
نڈالے الخلاف شرح بحر العلوم مین اعتراف کو اعتراف لکھا ہر خوف سے بمعنی روئے از چہیتہ افتخار
اور لغت مین بمعنی آب از کف خوردن کے ہے نہ روئے ناقتن کے نہ غرور لغت مین ملا اور قرآن
شریف مین بھی اعتراف آب از کف خوردن کے معنی مین آیا ہو جیسا کہ فرمایا الامن اعترفت غرقہ بیدہ
یہی دلیل از کف آب خوردن کی ہو نہ و ناقتن کی قولہ لغت نیکو تر تفحص کن فبست + شخصہا در فبست
ز ناظر محجب بست + شب غلط بنامید و مبدل ہے + دید شب صائب ندارد ہر کسے + ہم شب ہم ابرو ہم بالا
ثرف + این سہ تدریکی غلط آرد شکر + گفت این بر من چوروز روختست + می شناسم باد خرکہ منہ
در میان لبست باد آن باد را + می شناسم چون مسافر زاد را + خواجہ بر حبست دیبا بدیا شکفت + روستائی
گر بیان ش گرفت + کای بلط ارشید آورده + بنگ وافیون ہر دو با ہم خوردہ + در سہ تاریکی شناسی باؤ
چون ندانی مرمرا سی خیرہ سر + آنکہ داند نیم شب گو سالہ را + چون نداند ہمہ وہ سالہ را + خوشین را عارف
والہ کنی + خاک در چشم مروت میرنی + کہ مر از خویش ہم آگاہ نیست + در دلم گنجی جزا شد نیست + انچودی خوا
از انم یاد نیست + این دل از غیر تحیر شاد نیست + عاقل و مجنون قہم باد آر + در چین بخوشیم معذ و درار + آنکہ
مردارے خورد یعنی نمید + شرح اولاسوی معذ و ران کشید + مست و بنگی را طلاق و یح نیست + سچو طفا
و سان و متقی ست + سستی کا یز زہی شاہ فرد + صدخم می در سر و مغز آن کرد + پس برو تکلیف چون باشد
اسب ساقط گشت و شد بید ست دیا + بار برگیرند چون آد عرج + گفت حق لیس علی الاعرج حمج + بار کہ نہ
در جہان خرکہ را + درس کہ دہد پارسی بومرہ را + سوی خود اعمی شدم از حق بصیر + من معانم از قلیل و از کث
لاف درویشی زنی و بخودی + ہای و ہوی عاشقان ایزوی + کہ زمین را من ندانم ز آسمان + امتحانت کہ
غیر امتحان + باد خرکہ چین رسوات کرد + ہستی نفی ترا اثبات کرد + آنچنین رسوا کند حق شید را + آنچنین گیر
رسیدہ مید را + صد ہزاران امتحانست امی پدر + ہر کہ گوید من شدم سر ہنگ در + گرد اندامہ درازم
پختگان راہ جویندش نشان + المعنی خواجہ نے کہامات ہوا در رات مین اجسام اشیا کے ہوتے کچھ ہین
نظر کچھ آتے ہین دیکھنے والے کی نظر پر پردہ تاریکی کا ہوتا ہو تو خرکہ کے دیکھ کہ گرگ ہو یا خرکہ رات ایسی
کہ آسین اکثر اشیا غلط اور بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہین رات مین نظر و دید ہر کسی کی صاف و استوار غالب
اعتبار نہیں ہوتی آدھی رات ہو تو تاریکی کے کمال کا وقت ہو اور پھر ابر غلیظ اور باران شدید یہ تین

تاریکیان ضرور خلط عجیب پیدا کرنے والی ہیں روستائی نے کہا کیسی تاریکیاں تاریکیوں سے کیا غرض ہیں تو اس ہوا کو بچا پنا ہوں جو اس سے نکلی ہو میرے نزدیک یہ ایسا ہے جیسے روز روشن خوب جانا ہوں یہ ہوا ایسی ہی خرکہ کی ہو اگر بیسیون ہوا ایسی ہوں تو انہیں بھی میں اُسکی ہو گا ایسا بچان لوں گا جیسے مسافر اپنے زاد راہ کو بچا پنا ہو کہ میرے پاس اتنا ہو کہ سنبھل سکے خواجہ اچھل پڑا اور متعجب ہو کہ روستائی کے پاس آیا اور گریبان پکڑ کے کہا کہ اے حق چالاک کیسا مگر تو نے پھیلایا ہو مجھ کو نہ وجہ ہو نہ اور کوئی سکر تو نے ایفون و بنگ دونوں کھائی ہیں ایسی تین تاریکیوں میں اپنے خرکہ کی ہوا کو تو جانتا ہو اور اسی شوخ بچیا مجھ کو بچا پنا ہی نہیں جو آدمی کہ آدمی رات میں گوسالہ کو جان لیگا وہ اپنے دس برس کے ساتھی کو کیسے نہ بچانے گا تو آپ کو عارف اور دیوانہ خدا کا بنا کے کیسی مروت کی آنکھ میں خاک جھونک رہا ہو تو تو کہتا ہو کہ میں بیخود ہوں مجھ کو اپنی ہی خبر نہیں میرے دل میں سوا اللہ کے کسی کی گنجائش ہی نہیں تین نہیں جانتا کل میں نے کیا کھایا تھا نہ مجھ کو یاد میرا دل سوائے تیر کے کسی سے خوش ہی نہیں ہوتا جو اُدھر رجوع ہو تو کہتا ہو کہ میں عاقل و بمنون حق کا ہوں اگر میری عقل ہو تو اُدھر بھی کو ہو اور جو دیوانگی تو اُدھر بھی کو تو مجھ کو ایسے حال میں کہ میں آپ میں نہیں ہوں معذور رکھ اور یاد کر کہ شرع نے اس شخص کو چھوڑ رکھا تاہو یعنی بنید معذور و میں داخل کیا ہوا دست و تنگی کی طلاق و بیع صحیح نہیں رکھی ہو اور مثل طفل کے معاف و عفو کردہ شدہ فرمایا ہو اس واسطے کہ لا یعقل میں لکے قول و قرار کا اعتبار نہیں پھر وہ تہی جو پو شاہ فرد یعنی خدا تعالیٰ سے ہو اور سیکڑون خم مرنے اسکے سر و مغز میں اپنی ملکیت کی ہو ایسا نشہ میں ڈوبا ہوا ہو جیسا کہ میرا حال ہو اس پر تکلیف شرع کی کیسے روا ہوگی اسکا گھوڑا تو مستط ہو گیا اور بریدت و بار گیا جو مرا عقل سے ہو معمول ہو جب بار برداری کی شولنگڑی ہو جاتی ہو تو اس سے بوجھ اٹھا لیتے ہیں پھر نہیں لادتے جیسا کہ حضرت حق نے فرمایا ہو لیس علی الاعرج حرج نہیں ہو لنگڑے پر تکلیف دیکھ تو خرکہ کو کون لادتا ہو جب تک جو ان نہ ہو تو مرہ کنیت البلیس کی ہو یعنی البلیس کو درس یا رسی کا کون پڑھاتا ہو میں اپنی طرف سے اندھا اور نابینا ہوں اور حق کی طرف سے بصیر و بینا مجھ کو قلیل فکر یعنی ضعیف و کبیر سب معاف ہیں القصہ یہ سب باتیں خواجہ نے روستائی کی جو اپنے استغراق کی نسبت اُس نے کی تھیں ان کے اور یاد لا کے کہا کہ تو لاف درویشی و بیخودی کی مارتا ہے اور ہاے ہوے ایسی مچاتا ہو جیسے ناشقان خدا کرتے ہیں کہ میں نہ زمین کو جانتا ہوں نہ آسمان کو اب خدا کی غیرت نے تیرا امتحان کیا اور تجھ کو خرکہ کے گوز سے رسوا کیا اور تیری نفی کی ہستی ثابت کی کہ خرکہ کا گوز ہو حق تعالیٰ ایسے ہی مکر و فضیحت کرتا ہو اور ایسے ہی صیدِ رسیدہ کو پکڑتا ہو شعرِ سدر میں تکرار امتحان کی تاکید کو ہر اکھون قسم کے امتحان ہیں اے پیر جو کوئی دعویٰ کرتا ہو کہ میں سرسنگ اس در کا ہوں اگر عام لوگ اُسکے امتحان کو امتحان نہ بنایا

تو کیا جو لوگ پختہ اس راہ کے ہیں وہ ایسے نشان ڈھونڈتے ہیں اور سمجھتے ہیں الخلاف شرح بحر العلوم
 میں مغز آن کر دو مغز ان نہ کر دیکھا ہو اور اس شعرہ آکر مہر دارے خور یعنی نمیدہ میں بہت مسائل شرح عبد
 رودق ص ۷۷ لکھے ہیں اور معنی اشعار کے مسلسل بار بکچہ نہیں لکھے تیسری دانست میں تو یہ اقوال خواجہ
 روستائی کے کہ ہوئے اسکے سامنے لوٹے ہیں جو سب گور شتر اس جابل مکار کے ہیں پھر انہیں جو ان
 جوان کی کیا بحث بلکہ غیر جواز لائینی یعنی ہر اسکی نسبت مناسب ہیں مولانا رحمہ اللہ کی طرح کیا ہے کہ ہر شعر ہر کلام
 اشارہ ہر مدعی صاحب کمال کے پہچاننے کا صاحب کلام اور گزاف غلط عوام
 قولہ چون کند دعویٰ خیاطی کے + اکلند در پیش او شد اطلے + کہ بر این را بخلطاق فراخ + ز امتحان سپیدار
 اولد و شاخ + اگر نو دے امتحان ہر مدعی + ہر غنٹ در و غار ستم بدے + خود غنٹ را ز رہ پوشیدہ گیر
 یہ بنید زخم میگردد اسیر مست می بیدار گرد و از دہر + مست حق ناید بخود و نفع صور + بادہ حق راست باشد
 دروغ + دروغ خوردی دروغ خوردی دروغ + ساختی خود را جند و باز پیر و کہ نشناسم خبر را
 کلید + بدری و ذہلی و حرص و آرز + چون کنی نہان نشدای مکر ساز + خویش را منصور حلاجے کنی + آفت
 فیض باران زنی + کہ بر شناسم عمل ز بولب + باد خورہ شناسم نیم شب + این خری کس از تو خبر دارد کن
 خویش را بہر تو کو رو کر کند + خویش را از رہروان کتر شمر + تو حریف رہزنانی کہ مخور + باز پیر از شید و سوس
 عقل تاز + کی پردہ آسمان پر مجاز + خوشیتن را عاشق حق ساختی + عشق باد و سیاہے باخشی + عاشق ہوا
 را در ستیز + دہر و بند و پیش آرز و تیز + تو خود را گنج بخود کردہ + خون رز کو خون مارا خوردہ + رود کہ نشناسم
 مرا از من بچہ + عاشق بخوشی و ہلول دہ + تو تو ہم میکنی از قرب حق + کہ طبع گرد و زبوا از طبق + المعنی
 قبا و کلاہ بدری محف بدرے متبل بالفتح مست و بد اعتقاد گنج بکاف فارسی و یا مجہول و جیم عربی پوشا
 و بر آگندہ مغزی تطبیق ذکر امتحان کے جو شعر صدر میں ہو فرماتے ہیں کہ جو شخص جس بات کا دعویٰ
 کرتا ہو اسکا امتحان ضرور ہوتا ہے مثلاً کوئی دعویٰ خیاطی کا کرے تو بادشاہ اسکے سامنے اطل
 ڈال دیکھا کہ اسکا بخلطاق فراخ قطع کر اگر واقعی خیاط ہو تو خیر انبا کام کر گیا اور جو فقط مدعی تو دوشاخ از
 ظاہر ہونگے یعنی سبیل معلوم گا اسوا سطلے اگر امتحان ہر بدکا ہو تو ہر غنٹ لڑائی میں رستم بجاے جا
 یہ حال کہ تو اسکو درہ پوش تو پائے جو زخم سے بجاتی ہو لیکن وہ جو بقت اور کار زخم دیکھ گیا خود بخود زخم ناخود
 اسیر ہو جائیگا بس جو مست شراب ظاہری کے ہیں در اسی ہوا کے ستاؤن سے جاگ جاتے ہیں اور
 مست حق کے ہیں صورت جیسی آواز سے بھی آپ میں نہیں آتے تے مکار شراب حق کی سچی چیز ہے
 جھکو کہان نصیب ہوئی تو نے تو مٹھا کھا یا ہو مٹھا کھا روغ کی بنظر مزید مبالغہ کے ہو تو نے آپکو جند

بایزیر بنایا ہوا اور کتا ہو جائیں نہ کلید کو پہچانتا ہوں نہ تیر کو تو بدراے کسست شکر بلکہ عقاؤ ہمہ تن چھوڑ
 از ہی تو ای مکر ساز کیے آپ کو چھپا سکتا ہو آخر نہ چھپا سکا تو آپ کو منظور صلاچی بنا تا ہو اور پیٹہ باران یعنی بہر
 آگ لگا تا ہو یہ تو کتا ہو کہ میں نہیں پہچانتا ہوں کہ عمر کون ہو اور بولسب کون مگر آدمی لات میں گوز خر کہ
 خوب پہچانتا ہو ایسی خری تیری تیجہ خر سے کون یقین کر گیا اور دانستہ تیرے لیے کون اندھا بہرا بنے گا اے
 مکر کا آپ کو رہروان راہ خدا سے مت گئے تو حریف در ہزون کا ہو گھاس مت کھا شاخ مکر پر جو بیٹھا ہو
 اس سے اڑ جا اور عقل کی طرف دوڑا سیلے کہ پڑا ہری طائر کے اسی ہوا میں اڑنے کے ہیں نہ بالائے آسمان
 تو نے آپ کو عاشق حق کا بنایا ہو حالانکہ تو عاشق ایک دیو سیاہ کا ہو جو نفس و شیطان ہے قیاس کے
 دن ہر عاشق و معشوق دو دن کو فرشتے باندھ باندھ کے تیر تیز خدا کے سامنے لیجا کینگے تو نے تو آپ کو
 دیوانہ اور بخود بنایا رکھا ہو اور ہمارا خون کھا رہا ہے ہم کیسے کہیں کہ خون زر کا کھانا ہو آن فرشتوں سے
 بھی ایسے ہی کہہ دینا جاؤ ٹھوہن شکو نہیں پہچانتا میں عاشق بیخود ہوں اور ہلول گانوں کا ہوں جنگا لقب
 دیوانہ مشہور تھا جھکو تو ہم ہو کھجکو قرب حق حاصل ہو کسوا سٹے کہ طبع گریط سے دور نہیں ہوتا یعنی صاف
 مصنوع سے جدا نہیں ہوتا قولہ آن نبی بینی کہ قرب ادلیا + صد کرامت دار دو کا رو کیا + آہن
 از داؤد موحی میشود + موم در دست چو آہن می آید + قرب حق در رزق برجہ ست عام + قرب حق
 عشق دارندان کرام + قرب ہر انواع باشد اے پدر + میرنوز خورشید بر کسار روز + ایک قربے
 ہست باز رشید را + کہ از ان نبود خبر مرید + شاخ خشک و تر قرب آفتاب + آفتاب از ہر دو کی دارد حجاب
 ایک کو آن قربت شاخ طری + کہ ثمار پختہ از وی می بری + شاخ خشک از قربت آن آفتاب + غیر زو تر
 خشک گشتن گویاب + آنچنان سستی مباش اسی بیخود + کہ بقل آید بپانی خود + بلکہ زان مشان کہ چون سے
 میخورد + عقلهای پختہ حسرت می برند + اسی گرفته ہو گریہ موش + گلازان می شیر گیری شیر گیر + اے
 سخنورده از خیال خام هیچ + ہجوستان حقائق بر بیج + بیفتی این سو و آن سوست دار + اسی تو این نوبت
 آن سوگزار + اگر بدانسورہ یابی بعد از ان + کہ بدانشو کہ بدین سوہر نشان + جملہ زمی سوئی بدانشو گپ مزین
 چون نداری موت ہرزہ جان کن + آن خضر جان کو زایل نہر اسد او + شاید از مخلوق ما نشا سداو + کام
 از ذوق تو ہم میکنی + درومی درخیک و ترش میکنی + بس بیک سوزن تہی گردوز باد اینچنین فر بہ تن غافل
 مباد + کوز ہا سازی ز بربت اندرشتا + کی کند چون آب بنید او وفا + المعنی پہلا شعر او پر کے دوسرے شعر
 سے مراد ہے کہ تو قرب حق کا اپنی نسبت تو تو ہم کرتا ہو مگر یہ نہیں دیکھتا جھکو قرب حق کا ہوتا ہو اور جو
 اولیا ہیں اُنے سیکڑوں کرامتیں بھی تو ظاہر ہوتی ہیں اور وہ صاحب خدمت اور خداوندگار جو مراد ہوتا

سے ہی ہوتے ہیں دیکھ تو آہن داؤد کے ہاتھ سے موم ہوتا تھا ایک توہر کہ تیرے ہاتھ میں موم آہن ہیں
 ہے قرب حق کا اور رزق سب پر علم ہو مگر وہ جو قرب وحی عشق کا ہو وہ کلام ہی کو حاصل ہوا تو پر قرب
 انواع میں ایک قرب تو آفتاب کو کہنا ہے کہ نور اس کا پتھر سر پڑتا ہو اور پتھر ہی رہتا ہو اور ایک رزق
 کہ وہ زور ہوتا ہو لیکن یہ قرب جو آفتاب کو زور سے ہو اس قرب سے کیسی شعور آگاہی نہیں کہ یہ قرب کس قسم
 ہو اس شعر میں شید بالکسر معنی آفتاب کے ہو اور یہ معنی شعور آگاہی کے خشک و تر شاخ و دو لون قریب کا
 کے ہوتی ہیں اور آفتاب دو لون سے عجب اب لیکن وہ قربت جو شاخ طری اے تازہ اور نو سے ہے
 خشک سے کہاں کہ طری سے تو پکے پکے پھل کھاتا ہو اور شاخ خشک اسی آفتاب کی قربت سے سوا
 جلدی خشک ہو جانے کے اور کچھ نہیں باقی آتی ہو قوت ایسا مست مست بن کہ جب ہوش میں آجائے
 تو لیشیاں ہوتے بلکہ ان مستوں سے ہو کہ جب شراب و جد کی پیتے ہیں تو پختہ پختہ عقلمند انکی مستی کا
 کرتی ہیں تو نے تو بی کی طرح ایک بوڑھا چاد بوج لیا اگر اس شراب سے شیر گیر ہے تو شیر کا
 شیر گیر نیم مست و نیز معنی مست و خراب آتی مغرور ہونے اپنے خیال خام سے کوئی پھل نہ کھا
 توستان حقائق کی طرح کس پورے پرانیٹھا اکڑتا ہے آئی مکار کیسا مست کی طرح کبھی اس طرف
 کبھی اس طرف ارے تیرا تو اس طرف گز بھی نہیں تو تو بالکل سپرٹ ہو اگر اس طرف کو کچھ راہ پالیا
 تو پھر بھی تیرا وہی حال کہ کبھی ادھر سر مارتا ہو کبھی ادھر تیس تو بالکل ادھر ہی کا ہو ادھر کی گت مست
 ابھی تو تیری موت نہیں آئی ہو وہ جان کیوں نکالے ڈالتا ہو تان وہ شخص جو خضر جان ہے یعنی جسکی جان
 جان خطر کے اجل سے نہیں ڈرتا اسکو لائق ہو چکے کہ میں مخلوق کو نہیں پہچانتا نہ کہ تو جو قبل از مرگ واد
 مجاہد ہو خود فنا ہوا نہیں اور مخلوق کو پہچانتا نہیں تجھ کو اپنے توہم کا ایسا مزہ پڑا ہو کہ اپنے تالو کو کھو
 ڈالتا ہے جیسے کچی سری ہر وقت کہتی رہتی ہیں یہ ایسا ہو کہ گویا اپنی مشک کو آپ ہو اچھونک پھونک کے
 ہے کہ جسوقت ایک سوزن لگ گئی ساری ہوائ نکل جانے سے خالی رہ گئی بس ایسے فربہ تن غافل کو خدا دہا
 نہ پھوڑے کوڑے برف کے لوگ جاڑوں میں بنالیتے ہیں مگر جسوقت وہ پانی دیکھتا ہے تو دھان
 کرتا کھیل جاتا ہو تو بھی کوڑے برف کے بنا ہوا ہو

گزنا گیدڑ کا رنگ کے خم میں اور رنگین ہو جانا اسکا اور عوی گزنا اسکا گیدڑ نہیں بن گیا

قولہ ان شغلے رفت اندر خم رنگ + اندران خم کردیک ساعت رنگ + پس برآمد پوستش رنگین شد +
 منم طاروس علیین شد + بشم رنگین رونق خوش یافتہ + ز آفتاب آن رنگا بر تافتہ + دید خود را سرخ و سبز
 زرد + خوشتر را بر شالان عرضه کرد + جگر گفتند ای شغالک حال چیست + کہ ترا در سر نشا طے ملتوی است

از نشاط از مارا نہ کردہ + این تکرار کجا آوردہ + یک شتائے پیش او شد کای فلان + شید کردی تا شیدی از
خوشد لالان + شید کردی تا بنبرجی + تا ز لان این خلق را حسرت دہی + پس بچو شیدی ندیدی گریبے + پس بشید
آوردہ بی شریبے + صدق و گرمی خود شمارا و یاست + باز بشیر می پناہ ہر دعا ست + کالتفات خلق سوی خود
کشید + کہ خوشیم باز درون بس ناخوشند + المعنی بآر اسپ سرخ رنگ ہندی سرنگ ایک گیدڑ افتا نا ایک گائے
نعمین جا پڑا اور ایک ساعت اسکو اس خم میں توقف ہوا پھر چونکلا تو پوست رنگا ہوا تھا اُسے کہا آہ میں تو عین
کھٹا دوس ہو گیا اس سبب سے کہ چشم رنگین اچھی رونق پائے ہوئے تھی اور وہ رنگ شمع آفتاب سے چمکے
ہوئے اُسے جو آپ کو سرخ و سبز اور بور و زرد پایا تو اور شتالون پر عرض کیا سب کہا کہ لے شتالک یہ کیا
حال ہو کہ تیرے سر میں ایک عجیب نشاط لپٹی ہوئی ہو اور ایسی نشاط جسکے مارے تو نے ہم سے کنا رکھا ہو معلوم
تیکر تو کہان سے لایا ہو ایک شتال اُسکے سامنے گیا اور کہا کہ ای فلان تو نے مکر کیا جب تو خوشد لالون سے ہوا
اب مقولات مولانا م کے ہیں کہ اکثر ایسے ہیں کہ مکرنا کے منبر پر جا کو دے تو اپنی لاف سے مخلوق کو حسرت
دین پس تو نے بھی دند جوش بہت مجایا اور گرمی عشق کی دیکھی نہیں پس اس شید کی بدولت بشیر می
حاصل کی صدق و گرمی بیشک شمارا دلیا کا ہوا و بشیر می پناہ ہر دعا کی ہو اسلئے کہ مخلوق کے التفات کو
اپنی طرف مہینچیں کہ ہم خوش اور بہت اچھے ہیں اور درون کو دیکھو تو بہت ہی بُرے ہیں -

چکنا کرنا ایک شیخی خورے کا ہر صبح اپنی مچھون کو دنبہ کے پوست سے اور حریر یون
مین اگر کہنا کہ مین نے ایسا کھانا کھایا ہو ویسا کھایا ہو

قولہ پوست دنبہ یاف مرد مستہان + ہر صبا و اد جرب کرے سبتان + در میان سمنان رفتے کہ سن + لوت
چریے خوردہ ام در انجن + دست بر سبت نہادی در نوید + در زبانی سوی سبت بنگرید + کاین گواہ صدق
گفتار مست + دین نشان چرب شیرین خوردنت + شکش گفتی جواب بی ملین + کہ اباد اللہ کیل کا فزین
لاف تو مارا بر آتش بر نہاد + کان سبال چرب تو بر کندہ باد + گر نبودے لاف زشتت لے گدا + باکے می
رحم آوردے ہما + در نویدی عیب و کم خوردی جفا + ہم بدے ہمانی یک آشنا + راست گر گفتی و کج کم
باختی + یک طیبے داردی ماساختے + گفت حق کو کج مجبان گوش و دم + نیغص الصا و قین صدقم + کہت
اندر کج محسپ اسی محتلم + انچہ داری و انما و فاسقم + ورنہ گوئی عیب خود باری بخش + از نایش وز غل
خود را کش + بر سبال چرب خود تکیہ کن + زانکہ گر بہر و دنبہ بی سخن + اگر تو نقدی یافتی بکشاد ہان + بہت
درہ نگہای امتحان + سنگہای امتحان را نیز پیش + استحا ہما بہت در احوال خویش + گفت یزدان از ولادت
تا بحین + یقنون فی کل عام مرتین + امتحان بر امتحانست ای پسر + ہین بر امتحان خود را محو + ز امتحانات قصا امین باش

ان ذر سوائی تبرس با خواجہ تاج الملحی استہان بالغم ذلیل و سبک در نظر مردم توید بضم فون ویاے مہول خبر خوش
 حین بالغ بلک و مرگ اس حکایت کا ربط اور پرکی حکایت سے یہ ہو کہ جیسے وہ گیدڑ رنگ کے خم میں گر کے
 رنگین ہو گیا تھا ایسے ہی ایک شخص نے کہ خوار و سبک تھا پوست و دنبہ کا پایا تھا کہ ہر صبح اُس سے اپنی بھین
 چکنی کر کے دو کتہ دن میں جاتا اور کہتا کہ بڑے چرب و تر کھانے کھا آیا ہوں لوگوں میں یوں کہتا اور
 مونچھوں پر ہاتھ رکھتا اس اشارہ سے کہ دیکھو مونچھیں میری کیسی چکنی ہو رہی ہیں جی گولہ میری صدق گفتاری
 کی ہیں اور نشان چرب و شیرین خواری کے لیکن پیٹ اسکا اسکو بے آواز کہتا تھا کہ خدا کا فروں کے فریب
 کا کھوج کھوئے تیری شیخی نے تو مجھ کو بھون ڈالا خدا کرے یہ چکنی بھین تیری اگھر جائیں اگر یہ شیخی زشت
 نہوتی تو کوئی کریم مجھ پر رحم کرتا اور جو عیب مفلسی کا جاتا تو کوئی آشنا ہی تجھ کو اپنا مہمان کر لیتا جو یہ جفا میں
 اٹھاتا اگر تو سچ بولتا اور اگلی چال نہ چلتا تو کوئی نہ کوئی طبیب پیدا ہی ہو جاتا اور میرا علاج کرتا اب تو
 مولانا رم کے معلوم ہوتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ سیدھا جیل اور ڈیڑھ سے کان دوم مت ہلا
 اس واسطے کہ پوم نفع الصادقین صدقہ قیامت وہ دن ہے کہ صادقون کو انکا صدق نفع دیا قرآن مجید
 میں نازل ہے اے متکلم خواب پریشان دیکھنے والے اُس غار میں جو اندر سے کچ ہے کہ عبارت دغا و
 فریب باطنی سے ہر کچ مت سوا در غافل مت ہو جو کچ اپنے باطن میں رکھتا ہو اسکو ظاہر کر اور حکم حکم ظاہر
 لکھا امرت پر قائم و مستحکم ہو جا استقامت پکڑ اس امر پر جو تجھ کو کما گیا ہو اور جو عیب ظاہر کرنا نہیں چاہتا
 جان کر اتنا تو کر کہ خاموش رہ نہائیش ظاہری اور دغا و دغل سے آپ کو کیوں مارے ڈالتا ہو آن چکنی
 چپڑی مونچھوں پر جو نموداری ظاہری ہے بھر دسہ مت کر اس واسطے کہ وہ پوست و دنبہ کا جیسے مونچھیں
 چکنا تھا باطنی لنگی کچھ شک ہی نہیں اسلیے کہ نمائش دنیا کی دنیا ہی تک ہو اور در صورتیکہ کوئی نقد تو نے پا
 سو تب بھی مجھ بند رکھ کہ اس راہ میں سنگ امتحان کے بہت ہیں انکی ٹھوکر دن سے بچ جائے تو مطمئن ہو و
 یہ جو ہم سنگ امتحان کہا ہو وہ کیا ہے ہوئے ہیں امتحان انکو اپنے حال میں و پیش ہی جیسا کہ خدمت
 نے فرمایا کہ زمان و ولادت سے وقت مرگ تک ہر سال دو دفعہ آزمائش کی جاتی ہو چنانچہ آیت کریمہ دوسر
 مصرع کی مصداق اسکی ہو جس اے بہر جہ امتحان پر امتحان لگے ہوئے ہیں تو خبردار ذرا سے کسی امتحان
 میں اپنا خریدار مت بن اور آپ کو اچھا مت سمجھ اور قضا کے امتحانات سے بخت و بیغم مت ہو جا تا مرگ ڈر
 رہ اور رسوائی سے خبردار تو خواجہ تاج غافل مت ہو خیال تو کہ جو ہوتا نہیں ٹھیک نہیں بھلا کیسے لگتا ہے ہن در وہ کیا نصبت

بخت ہونا بلغم با عور کا اور امتحان کرنا حضرت عزت کا کہ جس سیاہ رو نکلا

تو کہ نیم با عور و شیطان لعین + امتحان آخرین گشتہ کہیں ہوا کہ بودہ بن از کر خدا کا متناہارت اندر ما مضی

غایت رسوائی آمد حال شان ہم شنیدہ باشی از احوال شان + کا نچہ نہان میکنید پیداش کن + سوخت ملا
 اینخدا رسوائش کن + او بدعوی میل دولت میکند + معده اش نفوسن سبت میکند + جلا جزائی تنش خضم ویند +
 کز بہارے لاف ادا نشان درویند + لاف دادا و کرما میکند + شاخ رحمت از بن بر میکند + این شکم خضم سبال شود
 دست نہان در دعا اندرزده + کای خدا رسوا کن این لاف لیام + تا بجنبہ سوسی مارحم کرام + مستجاب آمد
 دعای آن شکم + سوزش حاجت بز ویردن علم + گفت حق گرفتاری دامن صنم + چون مرا خوانی اجابتها کنم + رتی
 پیش آریا خاموش کن + دانگمان رحمت ببین و نوش کن + تو دعا را سخت گیر و من بخول + عاقبت بر ماندت از
 دست غول + یعنی شخول شخول شغل ہر سہ بفتح اول صغیر و بانگ فریاد اورا خن و منقار سے گوشت نو چنجا جو
 کا فرماتے ہیں دیکھ تو علم ہم با عور اور شیطان لعین پھیلے امتحان میں کیسے ذلیل در سوا ہوے اس سبب سے
 کہ یہ مکر خدا سے بچنت ہو گئے تھے کہ ہمارے امتحان زمانہ گذشتہ میں ہو چکے ہیں آخر کورسوائی کا حال بنی
 کر انکے احوال تو نے سنے ہی ہو گئے اب پھر روع فرمایا اس شیخی خورے کے ذکر کثیف کہ یہ تو مویچین چکنی کر کے
 شیخی مارتا تھا مگر شکم اسکا شکایت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اینخدا جو کچھ یہ چپا رہا ہو تو اسکو ظاہر کر دے اسنے تو
 ہکوجا مارا اینخدا تو اسکو رسوا کر وہ دعوی سے میل دولت کا کرتا ہو کہ میں اپنی دولت سے نعمتیں چربے شیرین
 کھاتا ہوں اور سعدہ اسکا اسکی مویچون کو بد دعا و لعنت کرتا ہے سارے اجزا بدن کے اسکے دشمن ہیں
 اسواسطے کہ غذا ہی سے غذا اعضا پاتے ہیں اور حالت جوع میں سب لجمع پکارتے ہیں یہ تو بہار کی شیخی مارتا
 ہے اور وہ سب خزان میں مبتلا ہیں وہ تو شیخی دادا کے مون کی مارتا ہو کہ میں کرم کرتا ہوں لوگوں کو دیتا
 ہوں اور شاخ رحمت کی جڑ سے اٹھتا ہوں اگر عجز و زاری کرے تو کیوں نہ تیری رحمت ہو بس یہ سپٹ سکی
 مویچون کا دشمن ہو گیا اور پوشیدہ دعا کرنے لگا کہ اے خدا تو اس لاف لیام کورسوا کر کہ رحم بزرگون کا
 ہماری طرف جنبش کرے لفظ لیام بنظر بالغہ ہو کہ وہ لیم نہیں بلکہ لیام تھا لا حرم دعا شکم کی مقبول ہوئی اور
 شکم کو جو اپنی حاجت کے سبب سوزش تھی اسنے اسکے مقابلہ کو جھنڈا کالالہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تو بدکار ہے یا
 بت پرستوں سے تو ہو لیکن مجھے جب عا کر گیا میں قبول ہی کر دے گا تو بھی بڑا سیریلچ پیچ ہی راستی اختیار کر یا خاموش
 ہو پھر سیری رحمت کو دیکھ اور پیٹ بھر کے نوش کر پھر تو دعا کو سخت ہو کے کپڑ اور میں شخول کو جو ناخن و منقار سے گوشت
 نوچتا ہے آخر جھکواس غول کے قبضہ اختیار سے چھڑا ہی دینگے الخلاف شرح بحر العلوم میں من شخول کو می شخول لکھا ہے

لیجانا بلی کا پوست دہنہ اور رسوا ہونا پہلوان کا

قولہ چون شکم خود را بکھتر نہ سپرد + گر بہ آمد پوست دہنہ را بہرہ + از پس گر بہ دویدند او گز نخت + کو دوک از پس
 عتابش رنگ نخت + ماند از بخت آن طفل خرد + آبروی مرد لانی را بہرہ + گفت آن دہنہ کہ ہر صبح بلان

جب بیکر دے بان دہستان + گریہ آزمنا لہا ش در بود + بس دویدیم و نکر د آن جہد سود + پہلوان
 ولان گرم و زونک + چون شنید این قصہ گشت از غم ہلاک + منفعل شد در میان انجمن + سر فرود برد
 و خوش شد از سخن + خندہ آمد حاضران را از شگفت + رحمتا شان باز جنبیدن گرفت + دعوتش کردند و پیش
 داشتند + تخم رحمت در زینش کاشتند + او چو ذوق راستی دید از کرام + بنی تبر راستی را شد غلام + ہستی را پیشہ خود
 کن ملام + تا شوی درہر دو عالم نیک نام + المعنی القصہ جب شکم نے آپ کو حضرت عزت کے سپرد کر دیا تو اتفاقاً بلی لائی
 اور اس پوست کو لینگئی ہر چند بلی کے پیچھے دوڑے وہ بھاگ گئی اسکا ایک لڑکا تھا وہ اس کے غصہ کے خوف
 سے زرد ہو گیا اور جس جلسہ میں یہ تھا اس طفل خرو نے وہاں آ کے بر ملا کہا اور اس شیخی خورے کی ساری
 روٹی د آب کھو دی کہادہ دینہ جس سے تو ہر صبح اپنے لب و مونچھیں چکنا یا کرتا تھا یکا یک بلی آ پڑی اور
 اسکو لینگئی ہر چند ہنہ دوڑ دھوپ کی کچھ فائدہ نہوا پہلوان اسوقت شیخی مین گراما گری کر رہا تھا اور شیخی
 کے مزے اڑا رہا تھا جب یہ قصہ سنا مارے غم کے گویا مریا اور اس جلسہ میں ایسا پشیمان ہوا کہ سچ بکلا
 اور چپ رہ گیا اہل جلسہ جب سے ٹھٹھا مار کے تو ہنسے لیکن انکے رحم بھی اسکی طرف ہے دعوت اسکی کی اور
 سیر رکھتے تھے اور تخم رحمت کا اسکی زمین میں بونے تھے اب اسنے بھی جو مزہ راستی کا پایا جسکی بدولت انواع
 اقسام کی نعمتیں ملنے لگیں تو راستی کا غلام ہو گیا کہ اسکی برابر کوئی چیز دنیا میں نہیں شتراب بعد مقولہ مولانا زحر کا
 ہو کہ تو بھی راستی پیشہ بن تا دو دنوں جہان میں نیک نام ہوئے

دعویٰ طاؤسی کرنا اس شخال کا جو رنگرز کے خم میں گرا تھا

تو کہ آن شخالے رنگ اندر نہفت + بر بنا گوش ملا شکر گفت + بگر آخردین دور رنگ من + یک صم
 چون من عمار دود خمن + چون گلستان گشتہ ام صد رنگ خوش + مر مرا سجدہ کن از من سرکش + کردند
 آب و تاب رنگ بین + فخر و دنیا خوان ملو در کن دین + نظر لطف خدا کی گشتہ ام + لوح شرح کبریا کی گشتہ ام
 ای شخالان ہین مخوانیدم شخال + کی شخالے را بود چہرین جمال + آن شخالان آمدند آنجا بھج + ہجو رہا
 بگردا گرد شمع + پس چہ خوانیت بگو ای جو ہری + گفت آن طاؤس ز چون شتری + پس بگفتندش کہ طاؤس
 جہان + جلوہ ہارند اندر گلستان + تو چنان جلوہ کنی گفتا کہ لی + باد یہ نارفتہ چون گویم سنے + ہاگ
 طاؤسان کنی گفتا کہ لا + پس طاؤس خواجہ بوالعلا + خلعت طاؤس آید آسمان + کی رسد از رنگ
 دعویٰ ہا بران + تو تو دعویٰ میکنی معنی بیار + کو مخور در نہ ز پس گردن بیار + المعنی بوالعلا کینت ہنہن کہت
 میں ضرب النثل تھا اب پھر شخال کی طرٹ جسکا ذکر ادر پر لکھ کے چھوڑ دیا ہر جوع کی اور استیفاء فرمایا کہ اس شخال
 نے جو رنگ برنگ ہو گیا تھا پوشیدہ اس ملا شکر کے کان میں جسے کہا تھا کہ یہ کبیر تو کہاں سے لایا ہے

میزنی دستے پران کوزہ جہاں تا شامی را ملین شکستہ را با ننگ شکستہ دگر گون می بود + بانگ چاقوس
پیشش می رود + بانگ می آید کہ تعریف کند + بچہ صد نعل تعریف کند + چون حدیث استخانی رو نمود + یاد آمد تو
باروت زود + معنی فرماتے ہیں جیسے وہ شغال طاؤس بنا تھا ایسے ہی فرعون کہ ریش مرصع کیا کرتا تھا
اور بال بال میں موتی پردے رہتا تھا اپنے گرد سے پن کے باعث حضرت عیسیٰ سے بھی زیادہ اڑاؤ تھا
خدا تعالیٰ فلک چہارم تک گئے اسنے خدائی کا دعویٰ کیا وہ بھی ایک گرٹھ کی نسل سے پیدا ہوا تھا
مال وجاہ کے خم میں گر کے رنگین ہو گیا تھا کہ جنے وہ مال وجاہ اسکا دیکھا سجدہ کیا اور حقیقت وہ سجدہ
کرنے والے سب افسوس تھے یہ انکے سجدہ کی خریداری کرتا تھا یعنی نہایت خوش ہوتا اور خضر کرتا تھا کیسا بگا
بھی گڈ می دالاست تھا کہ مخلوق کے سجدہ کرنے سے جو بڑے ناز و بخت سے کرتے تھے نہیں جانتا
کہ مال مارے اور اس میں ذہر بھرے ہیں اور یہ قبول و سجدہ مخلوق کا اڑدیا ہی فرماتے ہیں خبردار
فرعون ناموسی مت کر لینے بہت سا مخلوق سے متوقع عزت کا مت ہو تو شغال کی بھی طاؤس
بن اگر طاؤسون میں پڑ گیا اور جلوہ سے عاجز ہوا تو رسوا ہو گا تو طاؤس نہیں ہر موسیٰ اور ہارون طاؤس
تھے جنھوں نے ایک ہر جلوہ کا ترے سرور و پرمار کے چراغ گل کر دیا اور تیری رشتی در سوائی ظاہر ہو گ
اور کیا اُن باندیوں سے اپنی سرنگون نیچے گرا اور جب تو نے کسوٹی دیکھی تو قلب کی طرح سیہ رو ہو گیا
نفس شیر کے جاتے رہے کہ کتہہ کا تر گیا آخر سگ گر گین خاشتی زشت حرص و جوش سے پوسین خبر
مت اڑدھر تو جو غرہ شیر کا کر گیا تو یہ امتحان بھی چاہے گا پھر کیسا ہو گا کہ نقش تو شیر کے سے ہیں اور عادی
کتون کی سی اسے شغال بچال بے ہنر فرما اپنے اوپر گمان طاؤسی کا مت کر اس سبب سے جب طاؤس
تیر امتحان کر نیگے تو غار و بیر دنی جان میں رہا یہ گنا خدا تعالیٰ نے اپنے بنی کو سختیوں اور مشق کر دیا
سے ایک بڑا نشان سہل منافقوں کا بتایا ہو کہ منافق بظاہر کیسا ہی فرہاد و خوب دغزو ہونا ک ہوتا
اسکی لحن قول سے پہچان لے لینے اسکی باتوں کی آواز سے بونفاق کی اس سے ظاہر ہوگی جیسا کہ
تعریفی سخن بقول ہر آئینہ پہچان لے تو انکو لہجہ انکی باتوں سے خیال تو کرا می مشتری جب تو کوزہ
سفالین مول لیتا ہو تو اسہر ہاتھ مارتا اور امتحان کرتا ہے سچی غرض تو ہوتی ہے کہ اسکی آواز سے
پچوٹے کو معلوم کرے آئیے کہ کوزہ شکستہ کی آواز اور طرح کی ہوتی ہے اور وہ آواز اس کوزہ
کی ایک چاقوس و نقیب ہی ہے جو آگے آگے نقیب کے مثل چلتی ہے اور کوزہ کے حال سے خبر
ہر جیسے نقیب بادشاہ کی آمد سے وہ آواز اس کوزہ کی تعریف کوزہ کی کرتی ہے کہ میری اور کوزہ کی ایک
کیفیت ہے جیسے صدر اور وہ افعال جو اس سے نکالے جاتے ہیں مادہ اور معنی میں متحد ہونے

ایسے ہی وہ آواز اور کوزہ ٹکستے ایک ہن اب فرماتے ہیں جو ذکر امتحان کا فوراً قصہ ہاروت کا یاد آگیا **الخلاص** شرح میں بخورد لکھا ہے میں نے ہیکو خزر لکھا ہے مگر آیت میں بے عطف ہے اور کوزہ ہارامی خری کو کوزہ ہارامی خور

قصہ ہاروت و ماروت اور دلیری انکی امتحان

قولہ پیش ازین زمان گفتہ بودم انکی + خود چہ گویم از ہزارانش یکے + خواستہ از تعویقہا + گوش دل را یک فضل بن سویدار + تا بگویم با تو از اسرار یار + جملہ ایک جزوی ذیل + گوش کن ہاروت را ماروت را + ای غلام دجا کران مار و زعجا بہمای استدراج شاہ + یخچین سیت ز استدراج حق + تا چہ مستہاد + نمود + خوان انعامش جہاد اندر کشود + مست بودند در ہیدہ از کند + ہای دہود + در راہ بود + صرصرش چون کاہ کہ را میر بود + امتحان میکردشان زیر وزبر + امیدان پیش از یکمست + چاہ و خندق پیش از خوش مسکیت + بمعنی تو پو + تخرق عادت جو کا فر سے ظاہر ہو فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے ہن امتحان اور تھوڑا سا کیا کہون ہزارون سے ایک پھر میں نے چاہا تھا کہ اسکی تحقیقات ایسی پیدا ہو گئیں جنکے سبب سے اب تک میں نے تامل کیا اب تو گوش دل + تجھے اسرار یار کے کہون آدر ایک جملہ اور اسی بسیار سے تھوڑا سا کہ ایک جزو کی شرح آدر اے مخاطب تو وہ ہے کہ ہم غلام و چاکر گیری + مارت ہمسے سن کہ یہ دونوں تماشا و خدا یتالی میں مست تھے اور اسکے عجا پس ایسی ہستی جو استدراج حق سے ہوتی ہے اس مستی سے معراج حق کب حاصل ایک دانہ نے اسکے دام کی ایسی ہستی دکھائی تو خوان انعام کا اسکے کیسی کیسی نعمت مست لیکن اسکے کند کی بھانسی ہوئے تھے بلکہ چھوٹے ہوئے البتہ ہا + تھے مگر ایک گھات امتحان کی انکی راہ میں تھی اور وہ ایسی گھات جسکی ہ + انکا امتحان لوٹ پوٹ کے کرنے تھے لیکن یہ مست تھے مست کو ان با + کہ مست کے سامنے خندق و میدان دونوں کیساں ہن وہ چاہ و خندق کو ایک

مستی بڑکی بزمادہ کے دیکھنے سے اور کو دنا اسکا طرف آ

قولہ ان بڑکوی بران کوہ بلند + برد و داز بہر خوردی بگزنند + تا عطف چہند بہر

برگے دیگر براناز و نظر + مادہ بزیند بران کوہ دگر + چشم او تار یک گرد و در زمان + بر جہد سرست زین کہ تا بدان
 آسپخان نزدیک نماید در + کہ دودین کرد با لوعہ سرا + آن ہزاران گرد و گز بنمایدش + تاز مستی میل جستن آیش
 چونکہ ہمد در فند اندر زمان + در میان ہر دو کوہ بی امان + اوز صیادان بکہ بگرختہ + خود پناہش خون اور لرختہ
 شستہ صیادان میان آن دو کوہ + انتظار آن قضای باشکوہ + باشد اغلب صیادین بز انجینین + در نہ جاک
 و چشت و خصم بین + رستم ارچہ با سر و سبت بود + دام پاکیزش یقین شہوت بود + ہجومن از مستی و شہوت
 بہر + مستی و شہوت بین اندر شتر + باز این مستی و شہوت در جہان + پیش مستی ملک شد مستان + مستی
 آن مستی این را بشکند + اوشہوت التفاتی کم کند + آب شیرین تا بخوردی آب شور + خوش بود خوش
 درون دیدہ نور + قطرہ از باد ہی آسمان + چر کند جان رازی و ز ساقیان + تا چہ سیتہا بود املاک را
 و ز جلالت روحہای پاک را + کہ بوی دل دران می بستہ اند + خم بادہ این جہان شکستہ اند + جز گزر آنہا کہ نہ
 دور + ہجو کفاری نہفتہ در قبور + نا امید از ہر دو عالم گشتہ اند + خار ہای بی نہایت کشتہ اند + المع
 بالوعہ گردھا جو گھر بین بانی مستعل جمع ہونے کو کھود لینے ہن آس حکایت کے الفاظ اس طرز پر بیان
 فرمائے ہن کہ جب کوئی حکم آسانی نازل ہونا چاہتا ہے تو اس کے سامان ویسے ہی ہو جاتے ہن تجھ
 بز کو ہی کوہ بلند پر بھاگ جاتا ہے اپنی خورش بے گزند کی خواہش میں تا وہاں صیادون سے بچت ہے
 چرے اور ناگمان دیکھے کہ دوسری بازی آسان کی کیا ہے اس واسطے کہ ایک بازی تو یہ ہو گی کہ پہاڑ پر
 اور پھر جب دوسرے پہاڑ پر نظر ڈالتا ہے تو اس پرادہ ہزد دیکھتا ہے اس کی آنکھیں مستی کے مارے بند ہو
 ہن اور مست ہو کے اس پہاڑ سے اس طرف کودتا ہے اسکو وہ دوری پہاڑون کی ایسی نزدیکی
 ہوتی ہے جیسے گھر کے بالوعہ کے گرد پھر نادور ناخا لاکہ وہ دوری ہزار دن گز کی ہے مگر اسکو دگر معلوم
 ہوتی ہے اس واسطے کہ مستی کے مارے رغبت کو دے گی ہو گی اور جب کودتا ہے فوراً دونوں پہاڑون
 میں گر پڑتا ہے اب خیال کرنے کی بات ہے کہ یہ تو صیادون سے بھاگ کے پہاڑ میں پناہ جو ہوا اور خود
 خون پناہ نے بہایا کہ وہاں صیاد بیٹھے ہوتے ہن اس انتظار میں کہ کب قضا باشکوہ اسکو گرائے کہ
 اکثر سکاراں بڑ کا ایسے ہی ہوتا ہے ورنہ یہ بھی بڑا چست و چالاک اور خصم بین ہے اب مقولات ہولناک
 ہن کہ یہ مستی و شہوت ایسی بڑی چیز ہے کہ رستم جیسا شخص با سر و سبت ہو یعنی بڑا صاحب شان و شجاعت
 اسکو بھی دامن پھانسی ہے اور اس کی رستی اسکے ساتھ نہیں چلتی تو میری طرح مستی و شہوت سے قطع و جدا
 مستی و شہوت اونٹ میں دیکھ کہ یہ ادنٹ کیواسطے ہے کہ اسکو مستی بہت ہے لیکن پھر بھی یہ مستی و شہوت
 جہان میں ہے اس مستی کے سامنے جو خدا کی طرف سے ہے محض ناچیز اور خوار و ذلیل ہے اس مستی نے اس

مستی کو ٹوٹ پھوٹ کے ناچ کر دیا ہے کہ اسکو شہوت کی طرف التفات ہی نہیں رہتا جیسے جس کو آبِ حیرین پیئے گو
 نہیں ملا ہو تو اسکی آنکھ کا نور آبِ شور ہی ہوتا ہے کہ یہی بڑا لطیف ہر آدوہ قطرہ جو ہواؤں آسمان یعنی
 فیض الہی سے اسکی محبت کا آتا ہے وہ جان کو شراب و ساقیوں سے بھر دیتا ہے پھر دیکھ کیسی کستیان اس
 قطرہ کی ملکیت معلوم ہوتی ہیں اور کیسی کسی بزرگی و جلالت روح پاک کو حاصل ہوتی ہے اور اسی کی پورائے کمال
 دل رنگائے ہوئے ہیں اور اس جہان کی شراب کے خم کے خم توڑتے ہیں سو انکے جو اس سے نو مید و دوزین
 جیسے کفار قبروں میں دبے چھپے ہوئے ہیں جیسا کہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تموتوا قوا ما غضب اللہ علیہم فقد
 من الآخرۃ کمائیس الکفار من اصحاب القیوم یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے مت دوست کیڑ و اس قوم کو حیر اللہ
 کا غضب ہو ورنہ حالیکہ نا امید ہوئے ہیں آخرت سے جیسے اُمید ہوئے کفار فاسق اصحابِ قبر سے یعنی
 وہ کفار جو قبروں میں ہیں کہ یہ لوگ دوزخ جہان سے نا امید ہوئے اور غار بے نہایت اپنی راہ میں انھوں
 نے بوئے ہیں ایہا الاف شرح بحر معلوم میں بزرگوں لکھا ہے

نکتہ کردار و باروت لہر و تہن بزمین

قولہ لیسٹیں بگشت زانی رخ بہر زمین باران بادی کی چو سیخہ گشت زانی دران بیدا و جہاد عدل و انصاف
 عبادت و وفا + این بگشت و قضا میگفت بالیست پیش پایت دائم اپنی البسیست میں مرد گستاخ درشت
 بلا ہیں مرد کو زانہ اندر کر بلا کہ زمواد استخوان بالکان + نمی نیاید راہ پای سالکان جملہ رہ استخوان و
 مودے پسے کہ تیغ قہر لاشی کر دشی + گفت حق کہ بندگان یار عون + بر زمین آہستہ + زبند چون + پابرہ چون رود
 در خارزار + جز بقتل فکرت پر سرنگار + این قضا میگفت لیکن گوش شان + لیست بود اندر حجاب جو ش شان +
 چشمها و گوشها را بستہ اند + جز بگمراہی نہ از خود دستارند + جز غایت کہ کشاید چشم + جز بخت کہ نشان چشم را + جس
 بے توفیق جان کنان بود + زار نہ فی کم کہ چہ صدف من بود + جیدی توفیق کس را خود مباد + در جہان او اللہ عالم
 بالرشاد + جہد فرعون چو بی توفیق بود + ہر چہ او مید و خت آن گفتیق بود المعنی عون بالفتح یاری محل جای فرو
 آمدن و جای کشادن و مصلحت بجای گفتیق پارہ کردن و کشادن ہون بالفتح زمین زراعت بر کلوخ و نرمی و بکی و
 خواری و بیخیزی و کلمہ تاکید و استکراہ فرماتے ہیں کہ ایسے ہی ماروت ماروت نے بھی بمقتضائے مستیوں کے
 کہا اے افسوس ہم زمین پر ہوتے تو ایسا آشکو تازہ و سرسبز کرتے جیسے ابر سے ہجاتی ہے اور اب کسی
 جائے ظلم و بیداد ہو رہی ہو ہم اس میں بالکل عدل و انصاف اور عبادت و وفا پھیلا دیتے کہ کوئی کسی سے
 سرشار ہو و فانی نہ کر سکتا یہ تو یہ کہتے تھے اور حکم الہی کہتا تھا ذرا کھڑے رہو تمھاری باتوں کے سامنے ہی
 بہت سے جاں گئے ہوئے ہیں کوئی دم نہیں بچھتے ہو جزو ارگستار خود بے دھڑک ہو کے جنگل

یلا میں مت جاؤ اور اندھوں کی طرح کر بلا کی طرف مت دوڑو کہ میرا سے مراد محل سختی و مصیبت و خوف سے ہو
 کہ آسمین اتنے ہلاک ہوئے ہیں چکی کثرت مودہ تو ان سے چلنے والے چل نہیں سکتے اور انکو راہ نہیں ملتی ساری
 راہ خود استخوان و موادِ رگ و پی ہو رہی ہے اس قدر تیغِ قہر الہی سے ہر شے لاشِ آدم و معدوم ہوئی ہے تنہا یہ نہیں رہا
 کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بندے میرے عنوان و مدد کے یا میں نے جنھوں نے مجھ سے مدد پائی ہے وہ
 زمین پر بہت ہی آہستہ اور نہایت سنبھل کے نرمی کے ساتھ قدم رکھتے ہیں نہ بناؤ وغرور کا حال غرورِ جہل
 و غلبہ الرحمن الذین یحیون علی الارض ہوتا اور بندے جہن کے وہ ہیں کہ آہستہ زمین پر چلتے ہیں نہ غرور
 و غرور جبکہ پاؤں زمین وہ خارزار پر کیسے چل سکتا ہو مگر یہاں وہ جسکی عقل و فکر پر نیز گار ہو وہ سنبھل
 قدم رکھتا ہے جیسا کہ خارزار میں سوئے بیج کے قدم رکھتے ہیں بس حکم الہی تو اتنے یہ کہتا تھا لیکن کیسے
 انکے کانوں پر تو اس جوشِ مستی نے پروہ ڈال دیا تھا اور آپر کیا موقوف قضا و قدر نے سب کے چشمہ پوش
 بند کر دیے ہیں سو اے انکے جو خودی سے چھوٹے ہوئے ہیں یا جبرِ اسکی عنایت ہو اور انکی آنکھیں اس
 عنایت نے کھول دی ہیں اور جبرِ اسکی محبت ہو کہ وہ محبت ہی اسکی خشم و غضب کو دباتی بچھاتی ہے جو شخص
 کوشش کرتا ہو اور توفیق اسکی رفیق نہیں وہ مفت اپنی جانکشی کرتا ہے ہرگز مفید نہ ہوگی اور اتنی بھی نہیں
 جیسے دوسو خرمن کے مقابل ایک دانہ چینیہ اور یا جبرے کا اب فرماتے ہیں خدا تعالیٰ جہان میں کیسا
 کوشش بے توفیق نہ دے اور وہی خوب جانتا ہو رشاد کو کہ کون راہ راست پر ہے اور کون کج پر غور کر
 فرعون نے حضرت موسیٰ کے معاملہ میں کسی کسی کوششیں کیں جو سب بے توفیق تھیں کچھ نہ ہوا یہ
 سیتا تھا وہ پارہ پارہ ہوتا تھا کھلان شرح بحر العلوم میں بقل کو بھل لکھا ہے

خواب دیکھنا فرعون کا آئے تھوے موسیٰ کو اور تدارک اسکا
 قولہ زنجیر بود و رکش ہزار و زمبر بود ساحر و پیشا بہ مقدم موسیٰ نو و ندش بخواب کہ کند فرعون و ملک
 بامبر گفت و باہل نجوم و جہل و دفع خیال خوب و شوم و جہل گفتش کہ تدبیری کنیم راہ زاد و دن را جو
 رہن بر نیزیم تا رسیدن شب کہ مولد بود آن را ہی این دیدنشان فرعونیان کہ بروں آوند آوند از چنگ
 سوی میدان بزم و تخت بادشاہ دیس بفرمودند دشمن آشکار کہ مادیہا کنند از سر کتار الصلا سے
 اسرائیلیان شاہ نیواند شمار از ان مکان تا شمار او نماید بے نقاب بدیشان احسان کنند ہر ثواب مکان
 ایران را بخورد و دیدن فرعون دستوری نمود مگر فادندی برہ در پیش او ہر آن پاس
 کھفتندی برویاسان بد کہ نہ بیند هیچ اسیر درگ و دیگر نقای آن امیر بامگ چاوشان چودہ ہشتاد
 تانہ بیند و بدواری کند و در بندہ روی آن بجرم شود و بچہ بدتر ہوے سر او آن رود بود شان عرض نقای

کہ حریف ست آدمی فیما بین ۱۰۰ المعنی یا سہ آرد و حکم و قانون سیاست و قاعدہ فرماتے ہیں ہزار بجوئی تو فرعون
کے زیر حکم تھے ادبگیر والے اور جادوگر انکا کچھ شمار نہیں بیشمار تھے اتفاقاً قضا و قدر نے انکو خواب میں حضرت
موسیٰ کا آنا دکھایا کہ وہ کہیں گئے اسکو اور اسنے ملک کو خراب کرینگے اسنے معبرا اور بخویسوں سے کہا کہ اسکا دفع
ینک و بدکس صورت سے ہو سبنے کہا کہ ہم تدریر کرینگے اور رہزنیوں کی طرح پیدا ہونے کی راہ ماریں گے یہاں تک
کہ اب وہ رات آئی جیسے انکے پیدا ہونے کا وقت تھا تو سب فرعونینوں کی رائے اسے متفق ہوئی کہ اسن
صبح سے بادشاہ کا تخت میدان میں رکھیں اور بادشاہ اور بزم شاہی وہیں جمع ہوں بس حکم دیا کہ شہین
سر طرف پر ملا منادی کر دیں کہ ای اسرائیلیو تمکو صلا ہے یعنی آواز انعام و عطا کی کہ بادشاہ اس مکان میں
آکھاتا ہے کہ تمکو اپنی صورت بے نقاب دکھائے اور یہ احسان تمپر واسطے ثواب و بدلے رکھے اور یہ منادی
اسرائیلیوں کو اسواسطے ہوئی کہ یہ پیارے اسیر تھے حکم نہ تھا کہ بادشاہ کے نزدیک آئیں دور ہی رہیں بادشاہ
کو نہ دیکھنے پائیں اور جو کہیں راہ میں کوئی سامنے پادشاہ کے آئے تو منہ کے بل اوندھا ہو کے اسے
آگے گرجائے منہ چھپائے اور یا سہ یعنی قاعدہ یہ تھا کہ کوئی اسیر اسکو نہ دیکھ سکے نہ وقت نہ بے وقت
جسوقت آواز نقیبوں کی سنے اور وہ اگر راہ میں ہو تو منہ دیوار کی طرف کر لے تا بادشاہ کا منہ نہ دیکھے اور
اگر دیکھ لے تو مجرم ہو اور ایسا مجرم کہ سزاوار بدتر سے بدتر سزا کا ان لوگوں کو اسے دیدار متنع دیکھنے کی بری
تھی اور انسان کی کیفیت ہی یہ ہے کہ ممنوع چیز کی اسکو بہت حرص ہوئی ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے الانسان
طریص فیما منع الخلاف شرح بحر العلوم میں مجرم کو محرم اور قفا کو بقا لکھا ہے اگرچہ نقطہ کی غلطی کچھ بات نہیں ہے
مگر بعض نقطہ بڑے جکر میں ذلت اور اسواسطے میں نے خجایا

میدان میں بلانا فرعون کا بنی اسرائیل کو واسطے جیلہ منع ولادت حضرت موسیٰ کے
قولہ شد منادی در محلہ تاروان با ننگ میرد کو بکوشادی کنان + کای اسیران سوی میدانکہ روید مگر شہنشاہ
دیدن وجود دست امید چون شنید آن مرده اسرائیلیان تشنگان بودند بس مشتاق آن + زین خبر گشتن جیلہ
شادمان + راہ میدان برگزید آن زمان جیلہ را خوردند آن سوتاختند و خویشتن را بہر جلوہ ساختند
تا رود آنجا بنید روی او + تا چہ خاصیت وہد دیدار رود از غرض غافل بدند و بخیر و زمیع رقتدیر و بر سر
المعنی فرماتے ہیں کہ موافق حکم کے منادی مٹھوں میں گیا اور خوش خوش با ننگ شادی کی کرتا تھا کہ ای اسیر و
میدان کا کھٹروں چلو کہ دونا کدے پاؤ گے دیدار بادشاہ کا اور اسکا ہود و خطا بھی دونوں کے امیدوار ہو +
الغرض جب اسرائیلیوں نے یہ شدہ سنا یہ تو اسکی دید کے اڑس تشنہ و مشتاق تھے ہی اس خبر سے سب خوش
ہو گئے اور فوراً میدان کی لی سب نے دھاؤ کھنایا اور اس طرف کو دوڑے اور آپ کو اس جلوے کے

خون میں اتر آئے کیا تا بہان جائے اور اسکی صورت دیکھے تو کیا خامیت اسکے دیدار سے پیدا ہوئی اس
سرخی کا جو یہ شعور اخیر اسکی نسبت شمع میں لکھا ہو کہ اکثر کتب میں نہیں ہے میرے نزدیک تو قابل چھوڑنے کے
نہیں تھا لہذا میں نے تو لکھ دیا اگرچہ اسکی خوش تھے لیکن اس سے بچ کر غرض اس سے کیا ہو سب کے
سب لالچ میں آکے چل دیے

حکایت در تمثیل

قولہ پچیس کا بن جامنول جملہ وان گفت یحیٰ کی کسی از مصریان + مصریان راجع آری دین طرف + تا در آمد آنگ
یہجوم کف + ہر کجا بد مصری جمع آمدند + در آن میر یک یک میشدند ہر کہی آمد بگفتا نیست این ہین ز خواہ
در آن گوشہ نشین + تا باین شہود ہر جمع آمدند + گردن ایشان بدان جلد زدند ہشوشی آنگہ سوی بانگ ہزار
داعی اندر را بنزدند سی زبانہ و خود کارشان اندر کشید + الحذر از مکر شیطان ای رشید + بانگ در دیشان و
حق جان منوش + تا نگیر و بانگ تحالیت گوش + گر گدایان طامع اند و زشت خو + در شکم خواران تو صاحب جہل ہو
دنگ و یا گہرا سنگماست + فخر یافتہ میان سنگماست + پس بگوشتند اسرا لیلیان + از گہرا تاجان میدان و
چون حکایت نشان بمیدان برداد + روی خود نمود نشان پس تازہ رود + کردلاری بخش شہاباد + ہر عطا نمود
اگر وان قباد + بعد از ان گفت از برای جان تان + جملہ در میدان بچسپید نشان + پائش داوند کہ خدمت کنیم
اگر تو خواہی یک ماہ اینجا ساکنیم + المعنی جامنول حرامزادہ و شریر قباد نام بادشاہ دیر نویشان و ہر بادشاہ
عظیم نشان سینہ ایسے ہی چلبے اس حرامزادہ شریر جیلان نے اسرا لیلیوں کو بلایا کہا مصریوں سے بھی تم
ایک شخص کی جستجو ہو مصریوں کو بھی ایک طرف جمع کرو تو جو حکومین ڈھونڈھتا ہوں یا لون بس جہان
کوئی مصری بھی تھا سب جمع ہوئے اور اس بادشاہ کے پاس دوڑے ایک ایک اسکے سامنے جاتا تھا
اور وہ کہتا تھا یہ نہیں ہو جاو زیر کا دوازہ دیکھ وہاں گوشہ میں بیٹھ ہوا شک کہ اسی طور سے سب جمع ہوئے
اور اس جلیہ سے گردنیں انکی مابین آوریہ نخست اپنا اس بات کی پٹری کہ جب بانگ نماز ہوتی تھی اور
خدا کا انکو پکارتا تھا کہ نماز کیا وسطے آؤ تو یہ نہیں جاتے تھے اور اس مکار کی دعوت پر کیسے دوڑے
پس فرماتے ہین کہ ای رشید مکر شیطان سے خدا بچائے تو بانگ محتاجوں اور درویشوں کی سن تو کسی جگہ
آواز تیری گوش گیری نہ کر سکے اور اگر تیری سمجھ میں درویش طامع اور زشت خوں تو شکم خوار و ای دنیا دار
میں کسی صاحب جہل کو ڈھونڈھتا واسطے کہ جو موتی تنگ دریا میں ہین پتھر میں لینے چھپے ہوئے کہ نہ کوئی انکو
جانتا ہو نہ انکی قدر و بہت ناموس و ننگ والے ایسے ہین کہ ہر سر فخری فخر ہین تو دنیا دار دیکھے خالی است سچ
پھر جمع اسرا لیلیوں کی طرف کیا کہ اسرا لیلیوں میں ایک دن تھا صبح سے میدان کی طرف دوڑے پٹ

جائے قعبہ اس جیلہ سے اگلو میدان میں لیگیا بس اگلو اپنی صورت بڑی تازہ روئی سے دکھائی اور
خوب دلالی کی اور بخششیں دین اور عطائیں اور وعدے اس بادشاہ نے کیے بعد اسکے کہا کہ تم واسطے
نگہداشت اپنی جان کے سب کے سب اس رات اس میدان میں سوؤ ورنہ نگو مار ڈالو نگا سب جیو اپنا یا
کہ ہم اطاعت حکم کی کریں گے اگر تو چاہیگا تو ایک مہینہ یہیں بیٹھنے

لوٹ جانا فرعون کا میدان سے شادمان اس بات سے کہ شب حمل میں بنی اسرائیل
اور انکی عورتوں میں تفرقہ ڈال دیا

قولہ شہ شا نگہ باز آمد شا دمان کا مشان حمل ست و در انداز کر خان و خاوش عمران ہم اندر خدش
ہم شہ آمد قریب صحتش گفت ای عمران برین در صحت تو پین مرد سوئی زن و صحبت مجو و گفت ہم
بہدین در گاہ تو پیچ نہ شمر بجز دلخواہ تو بود عمران ہم زاسر لیکیان + لیک در فرعون رادل بود و جانانی
گمان بروی کہ وی عصیان کند + بلکہ خوف جان فرعون ان کند + ایمان از عمران بدو انحال و لیک
آن خود بجزای حال او + املعی تھے جبرأت ہوئی تو فرعون خوش و خرم شہستان کو لوٹ آیا کہ کجی
کی رات استقر حمل کی تھی سو میں نے مردوں سے عورتوں کو دور ڈال دیا اور عمران حضرت موسیٰ کے
باپ اسکے نوکر خیمے پر بھی اسکی خدمت میں ساتھ ہی ساتھ چلے آئے تھے کہا خبر دار تو عمران تو بھی اپنے
دروازے پر سوہرگز نظر کو مت جانہ عورت کی صحبت کا خواہاں ہو کہا اچھا میں بھی یہیں تیرے دروازہ
پر سوؤں گا اور جو بات تیری دلخواہ ہو اسکے سوا کچھ خیال نہ کریں گا اگر یہ عمران بھی اسرائیلیوں سے
تھے لیکن فرعون کو ایسے عزیز تھے کہ گویا اسکے دل و جان تھے اپنی اسکو گمان اس بات کا ہرگز نہ تھا
کہ وہ تافروانی کریں گے بلکہ وہ خود و خون جہان فرعون کا کر نیکی یہ یقین تھیں کہ پائیں عمران اور اسکے انحال
بالکل نچت تھا حالانکہ وہی جہاں اسکے حال کی تھی تقدیر آگئی یوں تھی

جمع ہونا عمران کا مادر موسیٰ سے اور حاملہ ہونا اگلا

قولہ خود کجاء ظاہر فرعون بود + یخنین تقدیر چون عادی نمود بہر برفت و او بران در گاہ خفت + نیم شب
آمد پیش خفت جفت سزن برداشتہ بوسید آن لبش + ہر جہانیدش ز خواب اندر سرش + گشت بیدار او
وزن را دید خوش + پوسہ باران کرد از لب بر لبش + گفت عمران ہاں زمان چون آمدی + گفت از شوق
تھنای یزدی + ہر کشیدش در کنار از مہر مرد + ہر نیاید با خود + آہم در سر و جفت خند یا او المنت را سپرد
پس بگفت اسی زن نہ این کار سیت خرد + کہنی برنگ روز و آتے آتے از شاہ و کشکین کشے +
من جو ابرم تو زمین موسیٰ بنات + ہتی شہ شہ بن مانیہ مات + مات و برد از شاہ میدان اسی عروس + میں میدان

ازا من برافسوس + انچہ این فرعون می ترسید از وہ بہت شد این دم کہ گستم جفت تو دالمعنی فرماتے ہیں کہ فرعون
کی خاطر میں یہ بات کہان تھی کہ میری تقدیر ایسی ہو جیسی عاد و ثمود کی کہ عذاب الہی سے آخر ہلاک
و تباہ ہوئے القصہ بادشاہ تو عمران سے کہنے چلا گیا اور یہ باہر درگاہ کے سولے آدھی رات کو ان
خفتہ کے پاس انکی بی بی آئیں اور اپر کر کے بوسے لبون کے لینے لگیں اور سوتے سے چونکے یا عمران
بیدار ہوئے اور عورت کو خوش دیکھا انکے لب پر اپنے لبون سے بوسوں کا مینہ برسا دیا کہا اسوقت
تم کیوں آئی ہو کہاشوق اور حکم ایزدی سے بس عمران نے آنکو محبت سے اپنی بغل میں دبایا بہت
لڑائی میں یہ اپنے ساتھ جیت نہ سکے بے اختیار ہو گئے غرض جفت ہو گئے وہ امات جو لطف
موسیٰ کی تولید کا تھا انکے سپرد کر دیا اور کہا کہ ای دن یہ معاملہ بہت بڑا ہو خرد و حیرت نہیں ہے یہ
سمجھ لو کہ آئین تھیر لگا اور تھیر سے آگ نکلی اور وہ آگ کہ بادشاہ اور اسکے ملک والوں سے کین کشی کر
میں تو مثل ابر کے ہوں تو زمین اور موسیٰ بنات اور حق تعالیٰ ایسا جیسا شاہ شطرنج بس ہم سب انکے مات
مات ہیں یعنی عاجز و بے بس ہیں اعرس اس برومات کو تو اسی سے جانے د اور اس بات کو نہ
جان سہمیر افسوس و استہزا کر یہ وہی بات ہو جس سے فرعون ڈرتا تھا سودہ بات اسوقت موجود ہو
کہ میں تیرا جفت ہو گیا

وصیت کرنا عمران کا زوجہ کو بوجہ امت کے

تو لمبار گرد و پیرج از نیلوم مزن + تانیا پید بر من و تو صد حزن و عاقبت پیدا شود و آثار این بچوں علم
رسد ای نارین + المعنی عمران نے بی بی سے کہا کہ تم لوٹ جاؤ اور خاموش رہنا ان باتوں سے مطلع
و دم مت ماریو تا ایسا نہ ہو کہ تم دونوں پر سیکڑون حزن و ملال نازل ہوں اور یہ وہ معاملہ نہیں
کہ چھپا رہے اسکا تو انجام کل ہی خود بخود ظاہر ہو جائے اسکے آثار و علامات خود ظاہر ہونگے چھپنے کے نہیں

اور نافرعون کا بانگ و غرور و غوغا سے

تو لہ در زمان از سوی میدان فرما میر سید از خلق و میشد بر ہوا + شاہ اربیت برون جہت آن زمان
یا رہنہ کین چہ غلغلہ است بان + از سوی میدان چہ بانگ ست و غرور + کز ہمیشہ می رسد حتی و دیو
گفت عمران شاہ ما لکم مبارک و قوم اسرائیلیا تراز تو شاد + از عطائی شاہ شادی میکند + رقصے انداز
دو فلہا میزند + گفت باشند کین بود اما و لیک + و ہم و اندیشہ مرا بر کرو نیک + این صدا جان + را تغیر کرد
+ عزم داند و تلخ یہ کرد و زہرہ نے عمران مسکین را کہ تا باز گوید اختلاط جنت را پیش می آید پس مزن
چہ لقب بھی حاصل وقت نہ بہر زمان میگفت ای عمران مرا سخت از جبارہ است این نعرہ چونان عمران نعرہ

تاکہ شد اساتذہ موسیٰ پدید ہر سحر چو ن در آید در رحم - کجھ اور بر چرخ گردن متجم - بر فلک پیدا شد این استارہ شہ
 کوری فرعون و مکر و چارہ اش - اعلیٰ میں اس وقت میدان سے فرے بلند ہوئے کہ مخلوق سے آتے تھے
 اور ہو ابر جو جو فلک ہو پہنچتے تھے بادشاہ ان فرعون کی ہیبت سے پا برہنہ نکل آیا اور پوچھا کہ خبر دا
 ہو یہ کیسے شور مین اور یہ کیسی بانگ وغیرہ ہو جو میدان سے آئی ہو جسکی ہیبت سے جن اور دیو بھاگے
 جاتے ہیں عمران نے دعا کر کے کہا کہ بادشاہ کی عمر بڑی ہو تو قوم اسرائیل جو تجھے سنا کرتے خوش
 ہیں وہ تیری عطا کی خوشی کر رہے ہیں نیچے تہن اور تالیاں بجاتے ہیں کہا اگر ایسا ہو تو کچھ غم نہیں
 لیکن مجھ کو میرے وہم و اندیشہ نے خوب بھردیا ہو اس صدا نے میری جان کو تغیر کر دیا اور غم و اندوہ سے
 تلخ و پیر بنا دیا عمران سنتے تھے اور ان غریب کو ایسی جرأت و طاقت کہاں تاپائی بی بی سے اپنا تھلٹھو
 ظاہر کر سکیں غرض اس طرح رات بھر بادشاہ کا حال رہا کہ باہر آتا تھا اور اندر جاتا تھا جینے تو جیسے حامی کو
 ورزہ کے وقت کسی پہلو پر چین نہیں پڑتا ہر وقت کہتا تھا اے عمران ان فرعون نے مجھ کو نہایت ہی
 خود سے باہر کر دیا ہو یہ کیسے ہو ابر جو عمران کی عورت عمران کے پاس جا بھسی کہ ستارہ موسیٰ کا پیدا ہوا
 کس واسطے کہ جب کوئی پیغمبر رحم میں قرار پکڑتا ہو تو معبود ہو کہ ستارہ اسکا فلک پر روشن ہوتا ہو اب تو
 ہیں کہ ستارہ تو انکا ایسی بلندی پر اپنے نور و فروغ کے ساتھ روشن ہوا اور دیکھو فرعون کی کوری اور اسکا
 مکر و تدبیر کہ کوئی پیش ننگی اختلاف شرح بحر العلوم میں اس جگہ مجھ کو بڑا غلط ملاحظہ معلوم ہوتا ہو ابر جو
 سرخی لکھی ہو وصیت کرنا عمران کا الہ اس کے مناسب دو شعر معلوم ہوتے ہیں جو میں نے اس سرخی سے
 تحت میں قائم کئے اگرچہ یہ بھی اوپر ہی کی حکایت میں داخل ہوتے تو بہتر تھا مگر خیر دھوکا ہو گیا اور جو
 دوسری سرخی لکھی ہو سزاؤں و جزاؤں اسکو مصدر کیا ہو اس شعر سے از سوی میدان الہ کہ محض بے ربط اور الٹ
 ہو اور یہ دو شعر در زمان از خلق الہ اور شاہ اذان ہیبت الہ قابل تصدیق دوسری سرخی کے تھے کہ
 اسی وصیت کی سرخی میں لکھا ہو میں از دوسری سرخی کو انھیں دونوں سے مصدر کیا ہو فافہم و تامل ملاحظہ

پیدا ہوا ستارہ حضرت موسیٰ کا آسمان پر اور شہ یسجنون کا میدان میں

قوله روز شد نقشش کہ اے عمران برو و واقف ان غفل و ان بانگ شور از عمران جانب میدان وقت ہا این چہ
 نامحل بود شاہنشہ شغفت ہر منجم سر رہنہ جامہ چاک - ہرچہ اصحاب عزرا پوشیدہ خاک - ہرچہ اصحاب عزرا
 آواز شان - ہر گز رفتہ در فغان و ساز شان - ہریش و مو بر بندہ رو بہ زید کان - خاک پر سر کردہ ہر خون
 دیدگان - گفت خیرست اس چہ آشوبست و حال - بد نشان می بد بخوس سال - عذر آوردند اعتقاد ای امیر مکر در
 دست تقدیر - بش اسیر دایمہ گردیم و دولت تیرہ خدا - دشمن ہست گشت و چیرہ شد شب تا و - ہرچہ

برباد ہوا اور کام ویسا کا ویسا ہی کچا رہا بس فرعون کے پاس جا کے یہ سب حال بیان کیا سنتے ہی غصہ کے مارے فرعون کا منہ سیاہ ہو گیا اور ان سب کو بڑے خشم و غضب سے اس تباہ دین نے اپنے پاس بلا کر کہا کہ خبردار ہو جاؤ ای خانو میں تم سب کو لٹکاؤنگا اور مطلق امان نہ دینگا میں نے تمہارے کہنے سے آپ کو مضحکہ بین ڈالا اور تمہارے کہنے سے مال کھویا بنی اسرائیل کو جو میرے دشمن ہیں یا یہاں تک کہ اس رات وہ سب اپنی عورتوں سے بھی الگ رہے بس مال بھی گیا اور بھی گئی اسکو یاری و مدد گاری کہتے ہیں اور ایسے ہی فعل جیسے لوگوں کے ہوتے ہیں الحلاف و شرح بحر العلوم میں خشن کی خائنین لکھی ہو فقط شن لکھا ہو اور بفریقتہ تشکیفیتہ بصیغ مناسب محل کہ موقع خطاب ہی کا ہو اور برائے نکتہ اور ریختہ اور زردہ بصیغ غائبہ محل غیبت نہیں ہو لکھے ہیں مگر لاخائنان کو جانیان لکھا ہو قولہ سالما اور رار دخلت یسیریدہ ملکتمہا را سلم مخوریدہ از برای آنکہ در روزے چنین + فہم گرہ دارید باشیم معین + لای تان این بودہ فرنگتہ نجوم طبل خواریندہ مکاریدہ دشوم + سن شمارا بردم آتش زخم + مینی و گوش و لبان تان برکم + سن شمارا ہیزم تش کم + عیش رفتہ بر شمارا خوش کم + سجدہ کردہ و بگشتہ ای خدیو + مگر یکے کرت زما جرید دیو + سالما دفع بلا ہا کردہ ایم + دہم حیران ماندہ ماہا کردہ ایم + فوت شدہ از ما د حملش شدہ پدیدہ + نطفہ آتش حسبت و رحم اندر خسیدہ ایک استغفارین روز ولادہ + ماگمہدایم ای شاہ قباد + روزہ میلادش رعد بندیم ماہ تانگرہ و فوت نجمہ بان قضا + مگر ہماریم این جگہ مارا بکشت + ای غلام لای تو افکار و شمش + تابندہ مری شمرہ اور روزہ تاپہ دیر حکم خصم دوزہ بر قضا ہر کو شیخون اور دہ سرنگون آید سر خود را خورد چون مکان بر لا مکان حملہ برد خون خورہ و بلا بار اخروہ چون زمین با آسمان خیمی کند + شورہ گردہ سرزمی بر زندہ فشتن نقاش پنجہ نیرندہ سلطان اللہ بر خود سیکنہ + المعنی رسد وہ چترہ جو سات سوگز او بجا بلندی پہاڑ پرنا تھے ہیں ستاروں کی گردش دیکھنے کو پہلا شعر اور اسکے بعد کے بعض تحت قول فرعون میں میں کہ برسون تم وظیفہ کھاتے رہتے ہو اور خلعت و انعام پایا یکے ہو بلکہ پوری پوری میری ملکیتیں کھائے ہو ایسا واسطے کہ کسی ایسے دن اپنی عقل و فہم ٹھکانے کر کے میرے معین و مددگار ہو گئے بس یہی رائے تمہاری تھی اور دانائی و نجوم تمہارے بڑے پیٹ ہیں اور بڑے کھانے والے ہو اور مکار اور خس میں تمکو چیر بھاؤ کے بھونک + دوکانا کاکان ہو ٹھ سب نکال ڈالو گکامین تمکو آگ کا ایندھن بناؤنگا اور کچلے دون میں جو تینے مزے اڑائے ہیں سب بے مزہ کردہ گکامین سنکے سب نے سجدہ کیا اور کہا ای خدیو کیا ہوا جو ایک دفعہ شیطان ہم پر غالب چڑ گیا ہننے تو برسوں بلا میں ثانی ہیں اور جو جو کام ہننے کیے ہیں دہم بھی حیران ہو ہو کے رہ گیا ہو اگر یہ بات ہم سے فوت ہو گئی کہ محل اسکا قائم ہو گیا اور نطفہ رحم میں جاگھٹا تو اسکا استغفار و عفو آج نہیں ہو ہم ای بادشاہ اسکے روز ولادت پر

موقوف رکھتے ہیں اسوقت کرینگے اور خوب نگہداشت اس وعدہ کی رکھینگے دیکھیے گا اب میلاد کے دن ہم کیسے رخصت بناتے ہیں تمام راقوت نہواور قضا کر آئی نہ ہلنے پائے بس اگر ہم اس قرار کی نگہبانی نہ کریں تو ہیکو مارڈالیوڈنا سمجھ بھی تولے تو خود وہ شخص ہی جسکی رائے کے انکار اور ہوش جملہ غلام ہیں یہ فرعون ساکت ہوا اور ایک ایک دن مدت وضع حمل کا گنا کیا تاثیر حکم قضا کا جو دشمن و دردمند تھا نہ پائے اب بقولے مولانا ج کے ہیں جو کوئی بچا پتا ہو کہ میں قضا پر چھا پا ماروں اور سبقت کر دوں وہ اونہدھائی کرے اور اپنا ہی سرکھاتا ہو جیسے مکان چاہے کہ میں لامکان پر حملہ آور ہوں تو وہ اپنا ہی خون بہاتا ہو اور بلا میں خریدتا ہو ایسے ہی زمین اگر آسمان سے دشمنی کرے تو شوریدہ ہوئے اور سر مرگ عظیم سے نکالے کہ کبھی زندہ ہی نہوئے اور زندہ ہونا زمین کا نہ راعت و نباتات پھر تعجب سے فراتے ہیں کہ عجب حال ہے کہ نقش نقاش کے ساتھ پیچہ کرتا ہو اور آپ اپنی ہی داری سے پیچہ کو نہ چتا کھسوٹتا ہو

بلا نافر عروں کا بنی اسرائیل کی عورتوں کو جو نوزاد تھیں میدان میں ازراہ مکر کے

قولہ بعد نہ شہ بر دین اور تخت + سوی میدان و بردن انگندخت + بارو گیشہ شادی سوی شہر کا زمان کنز و ہری یا بید ہر + ای زمان با طفلگان میدان دود + تاز بخششہای شہ شادان شویدہ + چننا مکہ بار و راز رسید + خلعت ہر کس از ایشان در کشید + ہین زمان امر و ز قبال شہاست + تا بیا بد ہر کسی چیزیکہ خواست ہر زمان خلعت و وصلت دہد + کو دکان را ہم کلاہ زرنہد + ہر کہ او این ماہ نایست ہین + گنجما گیر مداد شاہ لیکن آن زمان با طفلگان بیرون شدند + شادان تاخیرہ شاہ آمدند + ہر زنی نوزادہ بیرون شد ز شہر + سوی غافل از دستان تہ + چون زمان جملہ بدو گرد آمدند + ہر چہ بود از زنا و رستندہ + سر بریدندش کہ نیست تازہ زید خشم و نفرا یذخباط + المعنی وصلت + بالغ مکر کسی چیز کا خطاب با خشم دیوانگی فرماتے ہیں کہ بدو میں سے بچو + شاہ نے تخت اپنا باہر نکالا اور میدان کی طرف کوچ کیا پھر دوسری دفعہ شادی شہر میں ہوئی کا عروہ جلوتا یا تہ سے پہرہ پاؤ + عورتوں کو چون سمیت میدان کی طرف چلو تا شاہ کی بخششوں سے شاد ہو جیسا کہ بار اول مردوں کو ملا تھا اور خلعت و زر ڈھولائے تھے خبردار ہوئی عورتوں آج تھوڑے اقبال کا دن ہو تھم مانگی مراد نہا ملیگی عورتوں کو بادشاہ خلعت و کپڑے دیگا اور روکوں کے سر پر کلاہ زر کھیگی جو کوئی کہ اس میں سے کسی ہوئی ہو خبردار ہو جائے کہ وہ بادشاہ ذی رتبہ سے خزانے بائگی سب عورتیں چھین سمیت باہر نکلیں اور عورتیں وغیرہ شاہ تک آئیں مگر وہی جو نوزادہ تھیں میدان کی طرف گئیں غافل اس بات سے کہ یہ جیلہ تہرا کی جیسا عورتیں اس کے پاس جمع ہو گئیں کہرا جکے پاس نہ ہین انکی ماہروں سے چھین لین اور جیتا آئے سر کاٹ ڈالے تو بہت ساخت و دیوانگی نہ بڑھنے پائے نہ دشمن پیدا ہونے پائے

وجود میں آنا موسیٰ علیہ السلام کا اور آنا سرہنگوں سلطان کا عمران کے گھر اور وحی آنا
مادر موسیٰ کو کہ آگ کے تنور میں ڈال دے کہ ہم اسکی نگہبانی کر لیں گے

قولہ چون زن عمران کہ موسیٰ زادہ بود و دامن اندر چید زن آشوب زد و بد آن دستان کہ آن سنگ زنان
کر دیگر بین چه آورد آن زن آن زن تابلہ در خانہا بہر جا موسیٰ فرستاد آن غاہ غمر کرد و دیش کرانجا کو دی
ست ہانہا و میدان کہ در وہم و شکست و اندرین کوچیکی دیبازی ست کہ کو دی دامن و لیکن پرتی ست چون نا
آمد اطفال زنہ در تنور را اخت از امر خدا و وحی آمد موسیٰ زن ازداد و گرد کہ ز نسل آن فلیل ست این پسر و در تنور
آمد از موسیٰ را از زود و ناگہرا ہمیش از بہر نار و دود و عصمت یا نار کوئی بار دامن لاکون اندازد اشار و از زن بوجی انداز
اور در شربہ بر تن موسیٰ نکر و آتش اثر پس عوانان خانہ را جہت زن و بہر غفلت انداز خانہ نبود و نہ عوانان
بی مراد آن سو شدند و باز غمازان کران واقف نہند و عوانان ماجرا برداشتند پیش فرعون نہ برائی نیک جنہ
کای عوانان باز گردید آن طرف نیک فیکو نگریہ اندر غرت باز گشتن آن عوانان جنگان و تاجو بند آن پسران
المعنی غمر بالغ غمازی عوانان عوان بفتح زن صاحب شوہر و میانہ سال سرہنگ جہنم غرت بفتح ذول و فتح
ثانی جمع غرت فرماتے ہیں کہ جب اُس آشوب و دندین زن عمران نے جسے موسیٰ پیدا ہوئے تھے جلدی سے
کنارہ کیا اور وہ دند یہ تھا کہ اُس ساگ پلید نے غرتوں سے داؤ کیا تھا کہ اسکو انعام کے جیلہ سے ہلاک کرے اُسے
مار ڈالے اسیوقت میں بھی کیا تھا کہ دایان جا میں گھروں میں گھسا دین تھیں میں سے ایک نے غازی کی
کہ یہاں ایک لڑکا ہو کہ وہ میدان میں نہیں آیا ہو گا اس بات کا بڑا وہم و شک ہو اس کوچ میں ایک عورت زیبا
رہتی ہو اور بری پرفن ہی اُسکے پاس رکھا ہو اسیوقت کہ عوان اسے اُسے اُس لڑکے کو خدا کے حکیم سے تنور میں
ڈال دیا اسکو خدا سے داؤ کر کی طرف سے وحی آئی کہ یہ اُس نسل سے ہو جسکے جد کو نہ دے اُسے آگ میں ڈالا تھا تینے
خلیل کو اسکو بھی جلدی تنور میں ڈال دے ہم اسکی ہر آتش و دود میں نگہبانی کرے گئے معنی شمر عربی کے اے آگ
ہو جا تو سرد اور بارہ دور ہوئے تو گرم دسوزندہ یعنی اسی قول کی عصمت نے خلیل کو اُس آگ سے بچایا تھا اسی کی
عصمت پر تو اسکو تنور میں ڈال دے بسی تھی وحی سے اُسے اُس لڑکے کو آگ میں ڈال دیا اور لڑکے کے بدن پر
آگ نے کچھ نہ نہیں کیا پھر عوانوں نے فوراً گھر کو ڈھونڈھا کوئی لڑکا نہیں ہاں تھا جب یہ پیر لوٹ کے
اُس طرف گئے پھر عوا زون نے جو واقف تھے یہی ماجرا پیدا کیا اور چہ دانگ کے لالچ سے فرعون کے سنے بیان
سننے کہا کہ اے عوانو لو تو اور خوب اچھی طرح غرتوں میں دیکھو پھر وہ لوٹ گئے اسیوقت اُس لڑکے کی جستجو کرین

پھر وحی آنا مادر موسیٰ کو کہ اسکو دریا میں ڈال دے

قولہ باز وحی آمد کہ در آبش فلن و دوی و رسیدار و موکلن در فلک و بیلش کن اعتمد من ترابا اور یا م روفید

مادرش انداخت اندر دود نیل + کار را بگذاشت بالعم الوکیل + این سخن بایان ندارد و مکملش + جملہ می عید
 اندر دست و پاش + صدر ایران طفل میکشت از برون + موسی ندر صدر خانہ در درون + از جنون میکشت ہر جا
 بد جین + از جیل آن کو چشم دور بین + اژدہا بد کمر فرعون عنود + مکرشہاں جہان را خورده بود + یک لہان
 فرعون تر آید بدید + ہم در اہم مکر اور اور کشید + اژدہا بود و عھا شد اژدہا + این بخور د آتہا تو فوق خدا
 دست شد بالای دست این کجا + تا بیزدان کہ الیہ المنتہا + کان کی دریاست بی غور و کران + جملہ دریا ہا جو سی
 پیش آن + المعنی جب علوان دوا لوط کے آئے پھر وحی آئی کہ اسکو دریا میں ڈال دے اور ہم سے اسید کھان
 مت کھسوت کما جانی القرآن وادعی لالی ام موسی ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تخزنی
 انارادہ ایک وجاعلوہ من المرسلین وحی کی چنے مادر موٹی کو کہ اسکو دودھ پلا دے اور جب تجھکو اسکا
 ہو تو روم نیل میں ڈال دے اور ہرگز مت ڈرنے غم نہ کر ہم اسکو تیری ہی طرف لوٹائیے اور مرسلوں سے کہئے
 تو اسکو نیل میں ڈال دے اور تحفیر ہو سا کر میں تجھکو رو سفید اسکے پاس پہنچاؤ گا بس انکی مان نے اپنے کام ک
 خدا نعم الوکیل پر چھوڑ کے اسکو روم نیل میں ڈال دیا چنانچہ فرمایا ان اقرضیہ فی التابوت فاقرضیہ فی الیم یعنی
 اسکو صندوق میں ڈال کے صندوق کو دریا میں ڈال دے شعر بعد حصر میں ہو فرماتے ہیں کہ یہ سخن تو بے پایا
 ہو اصل یہ ہو کہ جو کر و خیل یہ کرتا تھا اسی کے ہاتھ یا توں کو پٹتے تھے عجب تما شاقدرت کا کہ لاکھوں بچے تو با
 مار تار ہا اور موسی خاص صدر خانہ کے اندر موجود یہ طریقوں کی طرح جہان کہیں جنین کی خبر سنتا اسکے بچے
 ایسا حیلوں میں آودہ تھا کہ چشم دور بین اندھی ہو گئی تھیں کچھ سو جھٹانہ تھا فرماتے ہیں فرعون کا کراہ
 اژدہا تھا جسے جملہ بادشاہوں کے مکر نکل لیے تھے لیکن اس فرعون سے بڑھ کے دوسرا فرعون آیا کہ اسکا
 اسکے سارے کروں دونوں کو نکل گیا یہ اژدہا تھا اسلئے اژدہا ہی آیا کہ وہ عھا تھا جسے خدا کی توفیق
 اسکو کھا لیا توفیق کے معنی دست دادن کسی را در کارے جھکا توفیق کے ہاتھ سے کسا ہا تھا بالا ہر جگہ کی زرا
 پاک تک نہایت ہو جو ہر شے کا منتہی ہو اسواسطے کہ یہ توفیق ایک دریا بے تھاہ اور بے کنارہ ہو جسکے سارے
 سارے دریا ایک سیل ہیں جنہیں سیل سما جاتا ہو قولہ جیلہ ہا وچارہ گہ ہا اژدہا ہا ست + پیش لا اندر آنا جملہ
 چون رسید اینجا بیاغم سر نہاد + محو شد واندل اعلم بارشاد + انجہ در فرعون بدمر توہست + یک اژدہا
 محبوس چہست + اسی در بے آن جملہ احوال توہست + تو بران فرعون پر خواہش بست + انجہ نفتم جملہ احوال
 خود نفتم صدیکی زانہا درست + گر تو گویند وحشت زایدت + وزو دیگران فسانہ آیدت + چہ خرابت می کند
 نفس لعین + دور می اندازد ت نخت این قرین + این حیا ہتا ہمہ ز نفس تست + یک مغلوبی ز جہاں کچھ
 ست آشت ہیزم فرعون نیست نہا کہ چون عون را عون نیست کل نفس تلخا شاک نیست نہ چون عون شعلہ

المعنی لئے سارے چلے اور تمامی چلے کرنے والے اژدہ ہیں لیکن الا اللہ کے سامنے سب لاپرواہ
 از نیست و معدوم اب فرماتے ہیں کہ جب بیان میرا اس جگہ پہنچا یعنی نفی اثبات کو تو سرٹیک دیا اور محو ہو گیا
 اب اللہ ہدایت و رشار کو خوب جانتا ہو چھکو کچھ خبر نہیں آئندہ بھر مقولات انکے ہیں فرماتے ہیں جو اژدہ کہ
 فرعون میں تھا وہی تجھ میں ہو لیکن تیرا اژدہ کنوین میں قید ہو کہ وہ کنوین بے استطاعتی و عدم قدرتی کا ہو
 اگر قدرت پائے تو کیا کمی کرے ہائے افسوس جو فرعون کا حال تھا وہ سب تیرا حال ہو تو بھی اس فرعون کی
 نہایت خواہش میں قید ہو خوب غور کر میں نے جو کچھ کہا جملہ تیرے حال کے موافق ہو بلکہ میں نے تو سوسے
 ایک بھی ٹھیک ٹھیک نہیں کہہ پایا اگر ٹھیک ٹھیک خاص مجھے کہوں تو تجھ کو مجھے وحشت پیدا ہوئے اور اگر
 دوسرے پڑمال کے کہوں تو یہی سمجھ گیا کہ ایک افسانہ ہو یہ اعتبار افسوس یہ نفس بعین کیسا تجھ کو خراب کر رہا ہو
 اور یہ مہاجب بد کیسا خدا سے دور ڈال رہا ہو یہ سارے زخم تجھ میں تیرے ہی نفس سے ہیں لیکن تو اپنی نادانی
 سے جو سخت سست ہو اسکا مغلوب ہو رہا ہو آگ تو تجھ میں فرعون کی سی بھری ہو مگر تجھ کو اس آگ کا اندھن
 میسر نہیں ہو جو برا فروخت کرے جیسا اسکو میر تھا کہ اسکو ہر قسم کی عون تھی تیرا نفس کیا بھارے کم ہو لیکن کیا کرے
 کوڑا جھونکنے کو نہیں ملتا ورنہ فرعون کے مثل یہ بھی شعلہ زن ہے

حکایت ایک مار گریگی جو ایک اژدہ کو ٹھٹھکا مردہ جان کے رسیوں میں باندھ لپیٹ کے
 بغداد میں لایا تھا

قولہ ایک حکایت بشنوا ز تاج گو + تاجری زین از سر پوشیدہ + مار گری رفت سوی کوہسار + تا بگیرد از بونہا
 مار + گر گران و گشتا بندہ بود + تاکہ جو بندہ است یا بندہ بود + و طلب زن داکا تو ہر دوست + کہ طلب در راہ
 نیکو رہست + لنگ و لوک و خفہ شکل بی ادب + سوی او می غیر و اورامی طلب + کہ بگفت کہ بخاموشی +
 بوی کردن گیر ہر سولوی شہ + گفت آن یعقوب با و لا خویش + جستن یوسف کینہ از حد بیش + ہر جس خود را
 درین جستن یکد + ہر طرف را بند شکل مستعد + گفت از روح خدا لاتیا سو + ہجو گم کردہ پسر را سولسو + ازہ جس
 نشان پویان شود + روی جانان را بجان جو یان شود + پرس برسان فردگانی جان دہسید + گوش را
 بر جا راہ او نید + ہر کجا بوی خوش آید ہو برید + سوی آن سرکاشی آن سرید + ہر کجا لطفی بہ بینی از کئے
 سوی اصل لطف ردیابی بسے + این ہمہ جو ہازد ریاست ظرف + جز در ابگذار بر کل دار طرٹ + زشتا
 خلق ہر خوبیت + ہر گبی برگی نشان طوبیت + خستہای خلق بہرہر خاست + ہر جہای خلق امید و ناست
 المعنی فرماتے ہیں کہ ایک نقل سن کہ یہ تاج گو یعنی مورخ سے منقول ہے تا اسکے سبب سے تجھ کو سر پوشیدہ کی
 ہو بلجائے کہ ایک مار گریہاؤ دن کی طرف گیا تو اپنے افسوس سے کوئی مار بکھڑے آئندہ نقولات مولانا

کے ہیں کہتے ہیں کہ اصل حصول ہر مطلب میں طلب ہی پس اگر گران ہو یعنی سست کا اہل تشابہہ چیت
 وچالاک جب طلب ہو تو جو بندہ یا بندہ ہونے میں کب تامل ہو لا جرم تجھ کو لازم ہو کہ ہمیشہ حصول مطلب میں
 دونوں ہاتھ مارتا رہ اور دونوں ہاتھ سے اسکو ٹٹول کہ یہ طلب ہی راہ خدا کی نہایت اچھی راہ بتانے والی ہے
 اگر نگہا ہو یا باہج کہ ہاتھوں کے بل بڑکوں کی طرح چلتا ہو یا خفتہ شکل سست مچھولی یا بے ادب کریم
 جو کچھ ہی ہر حال میں اسی کی طرف غترہ کرتا رہ اور اسکو ڈھونڈھا کر غیر بیا بے مچھولی ٹٹیر کے ہاتھوں اور سینہ
 زور سے چلتا کبھی قال سے کبھی خاموشی اور کبھی بوسہ لکھنے سے اسی بادشاہ کی ہر طرح بولیتا پھر غور تو کر حضرت
 یعقوب نے اپنی اولاد سے بھی تو یہی کہا ہے کہ یوسف کو حد سے زیادہ ڈھونڈھو جیسا کہ قرآن مجید میں اور
 نبی اذہوا فتح سوسا من یوسف داخیا ای فرزند و میرے جاؤ اور خوب ڈھونڈھو یوسف اور اس کے بھائی
 ہر حس کو اپنی اس جستجو میں بکوشش تمام ہر طرف کو بیشک مستعد آگئے اور جلد حواس کو اس تلاش میں قیام
 اور کما کہ روح خدا سے نا امید مت ہو جیسے کوئی کہ گم رہے ہر طرف اسکی بولیتا ہی جیسا کہ کلام شریف سے ظاہر ہے
 من روح اللہ انہ لا یئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور نا امید مت ہو اللہ کی روح و رحمت سے ہٹنا
 روح اللہ سے قوم کافرون کی نا امید ہو تم حسن پوشیدہ کی راہ سے دوڑو دھوپ اور صورت اس جان جانان
 جان و دل سے جو بیان ہو پیرس پرسان جگہ جگہ جاؤ اور جو کوئی شردہ اسکا نشانے شردگانی میں جان اسکا
 نہ رکھو اور جہان چوراہہ اسکی راہ کا دیکھو وہاں کان لگاؤ کہ ہر طرف کا آدمی وہاں گذرتا ہو جہان سے بوفور
 آئے اسی کو بولتے چلے جاؤ اس سردار کی طرف جس سردار کے ہم آشنا ہو جہان کہیں کوئی لطف کسی
 پایگا تو اسی لطف سے اصل لطف کی راہ فرور پالینگا یہ جتنی نہرین ہیں سب ایک یا جمیع سے ملکی ہیں
 جز وہیں تو ان اجزا کو چھوڑو اور کل پر لکھو کہ مخلوق کی برائیوں سے خوبی حاصل ہوتی ہو گوردہ بر اجانب
 برگ بے برگی یعنی سا ان بیسا مالی نشان طوبی کا ہو ایسے ہی بے برگ طوبی ہو جاتے ہیں مخلوق کے غم
 غضب اسکی ہر و محبت کیواسطے ہیں کہ وہ عاجز خاکسار سمجھ کے ہر و محبت کرے اور مخلوق کی جفا سے
 اپنے مشوق سے امید وفا کی ہوتی ہو اختلاف شرح بحر العلوم میں ہو کہ رون کو گردن بکات بھی لکھا ہے اور شمس
 حس وہاں قولہ جنگمای خلق بہر آشتی مت + دام راحت و اکابی را حتی ست + ہر زون بہر نوازش را ہون
 ہر گہ از شکر اگر میکند + بوی برا جز واکل ای کریم + بوی برا نہ خدا خدا ای حکیم + چون عصا و دست ہون
 گفت + ہر عالم را بدینسان می شمار + جنگمای آشتی از دورست + بارگیر از ہر یاد + ہر باری را
 جوید آدمی + غم خورد ہر حریت بنی + او بھی جتنے کی مار شکر گم کردو ہستان و درایام برت + از دہای ہون
 آنجا عظیم + کہ دش از شکل او شد پر زیم + مارگیر اندر رشتان شد بدیدہ یابست + شد دہای ہر وہ + بارگیر از ہر یاد

مارگیر وایت نادانی خلق آدمی کو ہست چون مفتون شود کہ اندر مار حیران چون شود و خویشتر نشناخت
 مسکین آدمی و از فرونی آمد و شد در کمی و خویشتن را آدمی از ران فروخت و بود اطلس خویش بر دلق خست
 صد ہزاران مارگیر حیران اوست و او چہ حیران شدست و بار دوست و مارگیر آن آرد ہا بار برگرفت و سوے
 بغداد آمد از ہر شگفت و آرد ہائی چون ستون خانہ و میکشیدش ز بی دامکادہ و المعنی بتائید صد رفتے ہیں
 کہ نژایوں کے ساتھ بیچے جب نفس سے نژایان لڑیگا اپنے مطلوب سے آشتی دیکھیگا خوب جان کے کہ
 ہمیشہ کی راحت بے راحتی میں ہی اور باقت و عبادت میں آتے ہی ہر روز کے ساتھ نوازش ہو پس جو زد
 اٹھائیگا نوازش با لگا اور جو کہ لڑیگا کیسوقت میں ایسا بھی ہو جائیگا کہ شکر گزار بھی ہو پس تو آدمی کہیم جز سے کل تک
 سب کی بولے اور ای حکم عند سے ہند کی جو حاصل کر جیسا کہ اوپر عند بیان کیے ہیں کیسا عصا موسیٰ کے
 ہاتھ میں مار ہو گیا جس سے موسیٰ نے ساحرون کی لڑائی میں ساحرون سے آشتی دیکھی کہ موسیٰ کے سہنے
 سجدہ میں گرے اور ایمان لائے جیسا کہ کلام ربانی سے بتا ہوا تھا السحرة ساجدين قالوا آمنا ربنا انما
 رب موسیٰ و ہارون بس ایسے ہی حال تمام جہان کا جانے کہ جگہ لڑائیوں کی سختیاں آشتیاں دست
 پیدا کرتی ہیں دیکھ تو مارگیر نے اپنی روزی کی مدد کے لیے مار ڈھونڈھا سو جو تو مار کیسا جانی دشمن آدمی کا
 ہو اور آدمی اپنی یاری کیواسطے مار کو ڈھونڈھتا ہو اور وہ یاری حصول رزق میں ہو اور حریف یعنی کیواسطے
 ایسا غم کھاتا اور محنت اٹھاتا ہو کہ حریف یعنی کا ہو جاؤں یعنی نہایت بغیر اسواسطے کہ وہ مارگیر ایک مارگیر
 غیب کی تلاش میں تھا اور اُس ایام برت میں پہاڑوں کے گرد بھرتا تھا ناگاہ ایک آرد ہا عظیم مردہ دیکھا
 جسکی شکل سے دل اسکا پریم ہو گیا ہر چند سیکڑوں مار دیکھے تھے کیسا اس سخت زمستان میں تلاش مار کی
 کرتا تھا اسی حال میں یہ آرد ہا مردہ دیکھا اب مقولات مولانا کے ہیں فرماتے ہیں افسوس مارگیر حریف
 حیرانی خلق کے مارگیر خیال تو کر دیکسی نادانی خلق کی ہو آدمی تو ایک کوہ عظیم الشان بڑی عظمت و شوکت
 والا ہو یہ مار کو دیکھ کے کیسے حیران و مفتون ہوتا ہو کہین کوہ بھی کسی مار کو دیکھ کے حیران ہوتا ہو ہائے آدمی
 عزیز نے آپ کو نہ بچا نا کہ میں کون ہوں کیسا فرونی سے آیا اور کیسا کمی کے ساتھ بلا مشل از ثروت مخلوقات
 کھلا کے آیا اور بدتر بہائم بنے گیا اور علی ہذا جو مناسب فرونی کمی کے ہو قیاس کر لیں کیسا آدمی نے
 جسمین اقسام انواع جو ہر خدا تعالیٰ نے بھرے ہیں حتی کہ اپنی معرفت و شناخت آپ کو ستا بیچا ہو اور اپنی
 اطلس کو دنیا کی گڑبڑ سی پٹانکا ہو یعنی بیزار کا بیونہ بتا جس سے لاکھوں کوہ مار کے حیران ہیں مار کی چیز پھر یہ
 مار سے حیران ہوا اور مار کا دوست بنا الغرض اس مارگیر نے آرد ہا کو اٹھالیا اور بغداد کیطرح لایا
 تاہنگ دیکھے متعجب ہوں فرماتے ہیں کہ وہ آرد ہا نہ تھا گھبرا ایک ستون تھا کہ اسکو واسطے رکھنا نہ

طرہ پر لانا تھا دکانہ متاع دخت و سامان خوردنی قولہ کاذبای مردہ آورده ام + در شکار شش مردہ
 خوردہ ام + ادھی مردہ گمان بردش بولیک + زندہ بودا و ندیدش نیک نیک + اور سر ماہا دہرت افسردہ
 زندہ بودا بال شکل مردہ بود + عالم افسردست و نام او جاد + جامدا افسردہ بوداے او ستاد + با شتر تا خوشید متا
 تا بینی جنبش جسم همان + چون عھای موسیٰ نجا مار شد عقل از ساکنان اخبار شد + بارہ خاک ترا چون مرد
 ساخت + خاک مارا جلگی باید شناخت + مردہ زمین سویند زان سوزندہ اند + خامشل نجا وان طرف گویندہ اند
 چون ادا نشو شان فرستد سوی ما + آن عھاگر دوسوی ما اثر دہا + کوہا ہم لحن داؤدی شود + جوہر آہن بکھفت
 موسیٰ شود + باد حال سلیمانی شود + بحر با موسیٰ بخندانی بود + ماہ با احمد اشارت بین شود + نالہ بر ہم را نہ
 شود + خاک قارون بر جواری در کشد + استن جنانہ آید در رشد + سنگ حمدا سلامی میکند + کوہ یحیی را پیا
 میکند + جملہ ذرات عالم در نمان + با تو سیکویند روزان و شبان + المعنی بساں مار گیر نے اسکو بچد اد میرا
 کہا کہ ایک اژدہا مردہ لایا ہوں اور بڑے خون جگر کھا کے اسکو نکال کیا ہوا وہ اسکو مردہ جانتا تھا اور
 تھا زندہ خوب اچھی طرح اسنے اسکو نہیں دیکھا تھا مارے جاڑے اور برف کے ٹھٹھرا ہوا تھا اسی سبب
 باوصف زندہ ہونے کے مردہ شکل ہو رہا تھا اب پھر مقولات مولانا جہ کے ہیں ایسے ہی یہ عالم افسردہ
 جبکہ کام جاد ہی ای بچان گرای استاد بچان مت جان ذرا ٹھٹھرا رہا آفتاب جھڑکا ظاہر ہونے دے پھر
 جہان کے جسم کی جنبش دیکھو عھا موسیٰ کا بھی تو جاد تھا کیسا یہاں مار ہو گیا کہ عقل کیوں سٹے جملہ ساکنان
 یہاں کے جو حرکت نہیں کرتے اخبار ہو گیا کہ ایسے ہی سب حرکت کر سکتے ہیں پہلے تو اپنے ہی بارہ
 جو ہم ہی دیکھ کہ چون مردہ ہوا سو اسٹے کہ خاک اژدہا جاد ہی اسنے کیسا بنایا اور دست کیا ہی کہ جس و نطق رکھا
 بساں اسی سے جملہ خاکوں کو بچان لینا چاہیے کہ سب جس و نطق رکھتے ہیں قدرت اتنا ہی تو فرق ہو کہ
 اس طرف سے مردہ ہیں اس طرف سے زندہ اس طرف سے خاموش اس طرف سے گویندہ اور تو اس
 انکے لیکن جب وہ ان مردوں اور خاموشوں کو اس طرف سے ہماری طرف بھیجتا ہو تو کیسے عالم
 مانسے ظاہر ہوتے ہیں جیسے عھا ہماری طرف آ کے اژدہا ہو گیا اور سو اسٹے پہاڑ ہم لحن داؤد ہو جاتا
 جیسے کوہ طور نزول تجلی الہی سے سج ہوا اور ناچنے لگا اور جوہر آہن کے ہاتھوں میں ہم ہو جاتے ہیں
 داؤد کے ہاتھ میں آہن ہوا ہوا سلیمان کی سواری بنی دریا موسیٰ کا سفینہ ان ہو کہ بھٹکے ہوا
 پیدا کر دین ماہ حضرت احمد کا اشارہ بین ہوا کہ فوراً شق ہو گیا آگ ابراہیم پر گل و نسرین ہو گئی خاک
 قارون کو اکیطرح سمایا ستون جناد نے رشد پایا پھر وکن نے احمد کو سلام کہا کہ نے بھی کوہ
 کہ میری طرف آؤ غرض جملہ ذرات جہان کے رات دن تجھے پوشیدہ کتے ہیں و ر وہ مقولات آئندہ

الحاصل یہ سب جمادات ہیں اور کسی کیسے کہتے ہیں اسے ظہور میں آتی ہیں تو کیا معیوم و بصیریم و خوشیم و با شامنا عمران
ما خاشیم چون شمسای جمادی میر وید + محرم جان جمادی کی شوید + از جمادی عالم جان در وید + غفلت
عالم بشنوید + فاش تبسج جمادات آیدت + و موسد اولہا بر یادت + چون نادر جان تو قندیلہا + بہر بنیش کر
تا دیلہا + دعوی دیدن خیال عار بود + بلکہ ہر بیندہ را دیدار بود + کہ غرض تبسج ظاہر کی شود + دعوی دیدن
خیال و غی بود + بلکہ ہر بیندہ را دیدار آن + وقت عبرت میکند تبسج خوان + پس جواز تبسج یادت میدہا
ان ولالت ہمو گفتن میشود + این بود تا دیل ال عزال + و ای آنکس کہ ناسد نور حال + چون زحس ہر
نیما آدمی + باشد از تصویر غیبی + این سخن پایان ندارد اگر میکشید ان بار را با ہند زحیر تا بخدا و کہ آن
ہنگامہ جو + تانہ ہنگامہ را بر چار سو + بر لب شطرم در کنار نہاد + غفلتہ در شہر بغداد اذ قات المعنی در وہ مقولے یہ ہیں
کہ جمادات کہتے ہیں کہ ہم سمیع بصیر ہستے والے دیکھنے والے ہیں اور خوش ہیں تم نامعلوم ہستے خاموش ہیں تم تو جمادی
کی طرف جاتے ہو اور جان جمادی کو نہیں جانتی پھر کیسے جمادی کی جان سے محرم ہو گئے جمادی کو چھوڑ دو اور
عالم جان کی طرف چلو تب اس عالم کے اجزا کا شور و غفلتہ سنو پھر دیکھو کسی تبسج ظاہر انکی تمہارے سننے
میں آتی ہو اور سارے دوسوے تاویلون کے کھولے دیتی ہو اب وجہ یہ ہو کہ جان تو تیری نور آہی سے
خالی ہو پھر بنیش کو جان جمادی کی کیسے سوچھے اسکی تسلی کے لیے تو تاویلسن کرتا ہو اور باتیں بیاتا ہو جسے
دعوی جمادی کی جان دیکھنے کا کیا وہ تیرے خیال کا وار ونگ ہو جیسے کہ اکثر شکر انبیا اولیا کے ہیں بلکہ خاص
بیندہ کے دیدار سے جھکو ننگ و عار ہوئی اور تیری ہوسن یہ کہ تبسج ظاہر کھی نہیں ہو سکتی جو کوئی دعوی
اسکے دیکھنے کا کرے اسکا خیال و گمراہی ہو بلکہ ہو یہ کہ جو دیکھنے والا اسکو دیکھتا ہو اور عبرت پا کے
تبسج خوان ہوتا ہو پس یہی تبسج کا جھکو یا دولا ناگو یا دولا لت اس جمادی کے کہنے پر کرتا ہو خود جمادی
تبسج خوانی کرے الحال جو اہل اعتزال ہیں یعنی غافل عالم باطن سے اور قائل محسوسات کے وہ
یون تاویل کرتے ہیں جو ادبیر تاویلہا کہا گیا ہو اب فرماتے ہیں افسوس اس شخص پر کہ نور حال سے بے بہرہ ہو اور
واقعی جو آدمی محسوسات کا گرفتار ہو اسے نہیں نکل پایا وہ غیبی بات کی تصویر بنانے سے کیسے نہ گونگا اور غیر
فصیح ہوا قصداً اس بات کی کچھ حد نہیں بلکہ کہ حال کہ کہ وہ اس بلکہ کو بڑی محنت و مشقت سے دیکھنے لگتا
تھا یا نہ کہ کہ وہ ہنگامہ جو بند او میں لایا تا اس ہنگامہ کو جو رہہ میں لگائے ہنگامہ جو اس
سبب سے کہ ایسے لوگ ہنگامہ طعونہ صغے ہیں اور مار کو ہنگامہ اس سبب سے کہا کہ سبب ہنگامہ کا ہی
آخر دریا کنارے اسنے یہ ہنگامہ لگایا اور شہر بغداد میں ایک غفلتہ پڑ گیا قولہ مار گیرے اشد ہا اور وہ ست
ہو پھر ناظر کا یہ کردہ است + جماعہ صہرا لہا غلام ریش میلاد گشتہ جو لوانا بلیش متظر ایشان دا و ہسم منتظر

تاکہ جمع آئند خلق منتشر ہر دم ہنگامہ افزون تر شود + گدیہ و تونزلیج نیکوتر و دوجہ جمع آمد صد ہزاران فراخ باطن
 کردہ پشت بابر پشت با + حلقہ گردا و چو زگرہ عیش + ہچنا مکہ بت پرستان برکیش + مرد را زن خبر از عالم
 رفتہ در ہم چون قیامت خاص و عام چون ہی حراتہ جنبانند + سیکشا دندانل ہنگامہ گلو + اثر دہا کز مہر
 افسردہ بود + زیر صد گونہ پلاس و پردہ بود + بستہ بودش بارسنہای غلیظ + احتیاطی کردہ بودش آن حقیقت
 در رنگ و اتفاق و انتظار + وز بہا و ہونفان + بیشمار + وز غلو خلق و مکث و طمطراق + تافت بر آن رخسار
 عراق + الملعنی خلم ریش احمق تونزلیج بخش کردن عیش نگور کی ٹٹی یعنی بعد اومین یہ غفلت پرا کہ ایک مارگر
 اثر دہا غریب لایا ہی اور شکار عجیب کیا ہی + سنکے لاکھون احمق اپنی حماقت سے اُس شکار کے شکار ہوئے یعنی مشتاق
 دید آب تماشائی تو متظر اسکے تماشاکے اور مارگر نظر اسکا کہ بہت سی مخلوق ادھر ادھر کی پھیلی پھولی جمع ہوئی
 ایسے کہ جب بہت لوگ جمع ہو جائینگے تو میری بھیک اور آمدنی خوب ہوگی بس لاکھون بیہودہ لوگ جمع ہو
 اسقدر کہ ایک کی پشت پاپر دوسرے کی پشت پاتھی ایسا اسکو گھرے ہوئے تھے جیسے انگور کا درخت
 اسکی ٹٹٹی پر چھایا ہوتا ہی اور جیسے بہت پرست بخانہ پر گھرے ہوتے ہیں ایسے از دحام کے عورت اور
 کچھ لحاظ و خبر نہ تھی سب گڈ بڑ جیسے قیامت کے دن ایک دوسرے ایک دوسرے میں جھپٹوں کھچ کھسیا
 سارے خاص و عام کا یہ حال تھا اور اثر دہا چھڑوں وغیرہ میں لپٹا تھا جب ہی مارگر کوئی چھڑا ڈال دیا
 ہاتا تھا ہنگامہ و اون کے گلے پھیل جاتے تھے یعنی چلاتے تھے کہ اب کھولتا ہی اور وہ اثر دہا سردی
 کے مارے ٹھٹھڑا ہوا سیکڑوں طرح کی پلاس و تھون میں دبا لپٹا پڑا تھا اور موٹی موٹی رسیوں سے بند
 ہوا اُس محافظینے مارگر نے خوب احتیاط اسکی کی تھی اب اسی دیر میں کہ اتفاق و انتظار کے سبب ہوئی تھی
 یہ نظر تھا کہ سب جمع ہو جائیں اور تمام میں ہا ہو اور شور مینا پڑا ہوا تھا اور مخلوق نہایت سبابت کھولے
 کہ رہی تھی اور یہ روز ناز و خیرے کر رہا تھا ایسا وقت ہو گیا کہ آفتاب عراق کا اُس اثر دہا پر چمکا اور گر کی
 دھوپ کی اسکو ہونچی اختلاف شرح بحر العلوم میں چو او کو او از لکھا ہو قولہ آفتاب گرم شیرش گرم کردہ
 رفت از صفای او اخلاط سرد + مردہ بود و زندہ گشت اواد شکفت + اثر دہا بر خوشی بچیدن گرفت خلق
 از جنبش آن مردہ مار گشت شان آن یک تیر صد ہزار + با تیر نر ہا بگنختند + جہاگان از جنبشش بگنختند
 می شکست آن بند زان بانگ بلند + ہر طرف میرفت چاقا چاق بند + بند ہا بشکست و بیرون شد ز بند
 اثر دہا ی زشت غرائز ہونچو شیر + در نہایت بس خلافت نشہ شد + از قادیہ کشندگان صد پشتمہ شد + مارگر
 ترس بر جان خشک گشت + کہ چو اور دم نہ از کسار و دشت + گرگ را بیدار کرد آن کو ریش + رفت از آن
 عزای سل خوش + اثر دہا یک لقمہ کہ دآن کچ را پہل شد و خورجی جیج را خوشی را استین بچید و پست تھان

درہم شکست و شہر خالی گشت از دریا برآمد و سوی کہ کرد از بیابان برخاستند۔ المعنی عرض آفتاب گرم نے اسکے شیرینے اصل بلوہ کو گرم کر دیا اور اعضا سے اخلاط سردی کے جاتے رہے یا تو وہ مردہ تھا یا یک زندہ ہو گیا۔ غجب طور سے اینٹھنے اور بل کھانے لگا مخلوق کا یہ حال کہ اس مردہ مار کی جنبش سے وہ تیر جو ٹسکے دیکھنے سے تھا اگر ایک حصہ تھا سو ہزار حصہ ہو گیا سب نے نہایت حیرت سے غرے اٹھائے اور سب کے سب اس کی جنبش سے بھاگے اور وہ انکے شور سے اپنی رسیان توڑتا تھا جنکی آواز ہر طرف جاتی تھی بس سب بند اور رسیان توڑ کے اس یلاس کے نیچے سے نکلا تو از دریا برسی صورت والا تھا غائب ہوا مثل شیر کے اب مخلوق میں بھگتیر پڑ گئی ایسی کہ لوگ گر گر کے اتنے مر گئے کہ سیکڑ دن پختے ہو گئے مار گیر کی یہ کیفیت کہ ڈر کے مار سے جہان تھا وہیں سوکھ کے رہ گیا کہ یہ کسی بلا پہاڑ و جنگل سے میں لایا اب مقولہ مولانا رام کا ہو کہ ایک بندھے شیش بھٹریے کو ٹھکرا کے جگادیا تیر نہ نادان اپنے عزرائیل کو بو پنے چنا تیر اس حق کو بھی اسنے ایک قلم کر لیا کہ اسکے نزدیک ادنی بات تھی جیسے حجاب غوغاری کو سہل جانتا تھا اور یہ حجاب طرافا لم خوشوار تھا حجج مالہ اسکا اور اس طور پر قلم کیا کہ اسکی آستین پر ایک پویشا اور اسکی پیرانی پڑیوں کو بالکل توڑ ڈالا اللہ تمام شہر خالی ہوا اور سب لوگ جمع ہوئے تو اسکو نکال پایا اور بیابان کی گرد کو پہاڑ پر ڈال دیا یعنی ایک آئندھی تھی کہ پہاڑ کی طرف مال دی الحکات شرح بحر العلوم میں لکھ کر لکھا ہو قولہ نفست از درہا ست او کی مردہ است + از غم بی آلتی افسردہ است + گر بیادالت فرعون او کہ بامراد ہمیرفت آجوب + انکہ او بینا و فرعون کی کند + راہ صد موسیٰ ہد ہارون زند + گرم گشت این از درہا از دست فقر + پشہ گرد ز جاہ وال صقر + از درہا را و در برت فراق + مین کش اورا بخور شید عراق + تا فسرده می بود آن از دہات + قلمہ اولی بچو او یا بد بخت + مات کوئی را وایمن شوز مات رحم کم کن نیست او ز ہل صلات مکان تفت خورشید شہوت ہرزند + وان حقا ش مردہ ریگت ہرزند + سیکش و را د جواد و در قتال + مردوار اندیک بیک وصل + چونک آن مرد از درہا را تو رید + درہوای گرم خوش شد آن مرید + لا جرم آن فتنہ ہاکر دای عزیز + بلکہ صد جندان کہ با گھنیم نیز تو طمع داری کہ اورا بی جفا + بستہ داری در وقار و در وفا + ہر کسی را این تمنائی رسد + ہو سے باید کہ از درہا کشد + صد ہزار ان خلق در راہی او + و نہ نیمت کشتہ خدای وای او + و طمع ہم خوش را بر باد واد + گفتہ شد و اندک علم با سداد + المعنی صقر با نفع چرخ کہ جانور شکاری ہوا صلات کبر عطا یا و انعامات یہ سب مقولے مولانا رام کے ہیں فرماتے ہیں کہ اسی از دہے کے مثل تیرے نفس کا حال ہو کہ یہ کب مر ہو بے آلتی کے غم سے ٹھٹھرا ہوا ہو اگر یہ آلات فرعون نے پائے کہ جسکے حکم سے رو دینل بہتا بند ہوتا تھا مقول ہو کہ حضرت جبریل حکم خدا تعالیٰ رو دینل کو اسکے اختیار میں کر گئے تھے تو اسوقت دیکھو کسی نبیا و فرعون کی قائم کرتا ہو کیسی سیکڑوں موسیٰ اور سیکڑوں ہارون کی راہ مارے فقر کے ہاتھ سے تو یہ ایک ذرا سا کھڑا اور پھر ہی اور مال و جاہ پائے

تو صفر ہو پھر دیکھو اسکے شکار جنگل تو اس نے دے کو مال و جاہ کے برت فراق ہی میں پڑا ہے دے اور خدشا
عراق کی طرف جو صبارت عیش و عشرت سے ہوسٹ کھینچے یہ آزد ہا تیر جب تک فسر دے تب ہی تک خیر ہو
اگر نجات پائے تو تو اسکا لقمہ ہو یہ کھجکومات کرنا چاہتا ہوا جرم تو پہلے سے اسکومات کے نچت ہو جاو مطلق رحم
ست کر کہ یہ اہل صلات اپنے مستحقان عطا و انعام سے بنیں ہو اسلئے کہ یہ گرمی خورشید شہوت کی ظاہر کر گیا اور
یہ ناچیز خفاش تیرے ہی پر بار گیا اور کھجکومات نہ دھنا بنا گیا تو اس سے ہمیشہ جہاد و قتال لکھو اور دیکھو اس جہاد و قتال
میں اسکو مار کر اللہ تعالیٰ اس جزا میں کھجکومات دینا وصال عطا کرے اسلئے کہ تو دیکھو جو وہ مار گیا لایا کہ جسو قحط اس
مرد دے ہو اگر مایا کیسا خوش ہو گیا پھر آخر عز جو فتنے اسنے کیے تو نے اسنے بلکہ اس سے بھی سو گئے ہیں جو
ہنے بیان کیے بس تو کیسے امید کر رہا کہ بے جوڑ چٹکے اسکو و قار و وفا میں مقید کر سیکے گا یہ تمنا کھیکو کہ یہاں
یہ تو کوئی موسیٰ ہو اسکو لائق ہو کہ موسیٰ نے آزد ہے مارے ہیں اسکے تو آزد دے اسے لاکھوں مخلوق نے ایسی ہیبت
کھائی کہ سب مارے گئے کہ چنبر فسون تار ہو اور خود اسنے بھی طمع سے اپنی جان کھوئی جیسا کہ سورج نے بیان کیا
ہو گئے اسنی اور سنی کا اسکے اللہ خوب جانتا والا ہو کہ صحیح ہی با غلط الخلاف شرح بحر العلوم میں لکھ کو انکہ کہ ایک
گرگ بہر دوکان فارسی جاہ و صفر بوا و عطف کہ بے عطف ہو نا چاہیے لکھا ہو

بیان سوال جواب اور تہدید و وعون کا موسیٰ علیہ السلام سے

تو کہ گفت فرعونش چرا تو ای کلیم خلق را کشی و فلندی بر بیم و دہریمت از تو افتاد و مخلوق و دہریمت کشتہ شد
مردم رزق و لاجرم مردم ترادشمن گرفت کہین تو دوسینہ مرد و زن گرفت خلق را نیچاندی و برکس شد و او خلافت و دن
نیمت بد و من ہم از شر اگر پس بجزیم و در مکانات تو دیگی می بزم و دل ازین برکن کہ لفریبی مراد یا بحر نے پس
روی کردم ترا و تو بد ان عزم مشوکش ساختی و مد دل خلاقان ہر اسلئے انداختی و صدہ چین آری و ہم سو افشوی
خوار گردی صفحہ غوغا شوی بہجو تو سالوس بسیاران بدند و عاقبت در شہر بار سوا شدند و معنی رزق نفرین بلہیم
چارہ دگر گیر غوغا انہو مردم و غیرہ فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اے کلیم تو نے مخلوق کو مار ڈالا اور تیرے
سب دھکون میں پڑ گئے تیرے سبب سے ہزیمت میں پڑے جہین گر گئے کشتہ ہوے لاجرم لوگوں نے
کھجکومات بنا دشمن جانا اور تیرا کہینہ اسنے سینوں میں جم گیا میں بھی اگر جیتے رہے تیرے بچا ہوں مگر دیگ بے لک
پکارا ہوں اور اسی ہمیر میں ہوں تو اس بات سے دل ٹھکا کھجکوترب دے با کسی بات سے تیرا پس رو
اور تاج ہو جاؤں تو نے جو کچھ اب تک کر لیا ابیر کھجکوترب کہ کہ مخلوق کے دل میں خوف ڈال دیا تو اسلئے
اگر سیکڑوں فریب لایا کچھ نموگا خود ہی رسوا و دلیل در صفحہ انہو مخلوق کا بنیکا کچھ جیسے شہر میں لاس لکھا
بہت ہوے انجام کار رسوا و فیضت ہی ہوے سالوس شل زیر عدل کے ہو

میرنم یا تو بجز تازہ زندہ ام، من چکارہ لغت تم من بندہ ام، میرنم تادور رسد حکم خدا، او کند ہر خشم از خشم جدا، احو
حضرت موسیٰ نے کہا مجھ کو اجازت نہیں ہو میں تو بندہ ہوں تیری مہلت دینے پر مامور نہیں ہوں تو اگر غالب
اور میر کوئی یار و مددگار نہیں من بندہ فرمان کا ہوں مجھ کو اس سے کچھ کام نہیں کہ کوئی یار و مددگار ہو یا نہیں
میں جب تک زندہ ہوں مجھ سے لڑتا رہے گا میں چکارہ لغت کا ہوں یعنی مدد انہی کا اور بندہ ہوں آپ
دروازہ خدا کا بجاتا ہوں تو حکم خدا کا پیوئے کسوا سطلے کہ وہی ہر دشمن کو ہر دشمن سے جدا کرنا جانتا ہے

جواب فرعون کا موسیٰ کو اور وحی آنا موسیٰ علیہ السلام کو

قوله گفت فی من مہلت باید نہاد، عشوہ الم دہ تو کم بیای باو حق تعالیٰ وحی کر دیش در زمان، مہلتش نہاد
ازان، این چہل روزش بدہ مہلت بطوع، تا سگالہ کر با او نوع نوع، تا بکوشش و کہ فی من خفتہ ام، تیز رو کو
بگرفتہ ام، جہاں نشان راہمہ بر کم زخم، و انچہ افزاید من، بر کم زخم، آب را از من آتش کم، نوش خوش گیر دہ
ناخوش کم، مہر پیوند من ویران کم، انچہ اندر دم ناید آن کم، تو ترس و مہلتش وہ بس درازہ گو
گردار و جد حیل بساز، المعنی فرعون نے کہا میں نہیں مہلت میرے واسطے مقرر کرنا چاہیے بت
فریب مت دے اور بت سی باو بیای است کر حق تعالیٰ نے اس وقت وحی بھیجی کہ ای موسیٰ اسکو
وسیع دے اور ڈرے مت یہ چالیں دن کی مہلت اسکو بخوشی دے تو اپنے قسم قسم کے کیر خوب
اور خوب کوشش کرے کسوا سطلے کہ میں خفتہ اور غافل اس سے نہیں ہوں اور کہدے کہ میرے
سے نہایت تیز بھاگ اب میں نے تجھ کو کرا کہاں تک بھاگے گا سارے چلے انکے لوٹ پوٹ کر دہ
جو کچھ یہ بڑھاتے جائینگے میں سب گھٹا دوں گا اگر آب لائینگے میں آب کو آگ کر دوں گا اگر نوش خوش حاصل
کرنینگے میں اس خوش کو ناخوش کر دوں گا اگر محبت سے پیوند کرنینگے اور متفق ہونگے میں ویران کر دوں گا
جو بات کسی کے دم میں نہ آئے وہ میں کر دوں گا تو ہرگز مت ڈر اور اچھی بینی مہلت اسکو دے اور کہدے کہ
جتنی سپاہ جمع کر اور چاہے جتنے چلے بنا کوئی بات اٹھا مت رکھ

مہلت دینا حضرت موسیٰ کا فرعون کو تو ساحرون کو جمع کرنے

قوله گفت امر آمد بر مہلت تر، من بجای خود شدم رستی ہلا، او ہمیشہ از دہا اندر عقب، چون سگ
وانا و محب، چون سگ ہیا و جنان کردہ دم، سنگ را سیکر و ریگ اوزیریم، سنگت امن را بدم و ریگ
خرد نیاید امن را بدید، در ہوا سیکر دسر بالا ی بج، کہ ہریت میشد از دی روم و گرج، کفک می انداز
چون شیران ز کام، قطرہ بر ہر کہ میرد شد حلام، غرغ و ندان او دل می شکست، جان شیران سید شد
چون بقوم خود رسید آن مجتبیٰ، شد دل و گرفت بازو شد، کیکہ بری کر و سیگفت ای عجب پیش پیش خوشید و پیش

ہی عجیب چون می نہ بیند این سپاہ عالمی بر آفتاب چاشتگاه چشم باز و گوش زو این دکان خیرہ ام در چشم بندی حلام
من ز ایشان خیر ایشان ہم ز من از بیاری خارا ایشان من سمن + المعنی اگرچہ بالضم نام ولایت کہ اسکو گرجستان
بھی کہتے ہیں شدت لکسر کچہ دہن یعنی جب جی خدا کی طرف سے آگئی تو حضرت موسیٰ نے کہا جاتھکو مہلت
دی اب میں بھی اپنے مکان کو جاتا ہوں تو اتنے دنوں خبر دار ہو مجھے چھوٹا بس حضرت موسیٰ آگے تھے اور
یہ نہ دہا شکاری کا ساکتا ہوشیار محبت والا پیچھے پیچھے جاتا تھا اور شکاریوں کے کہنے کی طرح دم ہلاتا ہوا در
تھرون کو اپنے سم کے نیچے ریت کرتا سنگ و آہن تو نگلتا جاتا ریزے کرتا کبھی جوت فلک کی طرح رجوع
کرتا تھا کہ برج آسمان پر پہنچتا تھا جسکو دیکھ کے روم و گرج میں بھگت پڑتی تھی شیردن کے مثل منہ سے جھاک
ڈالتا تھا اور جیسر اسکی بوند گر پڑتی تھی اسکو حزام ہو جاتا تھا جسوقت دانت چباتا تھا تو اسکی آواز سے دل لوگوں
کے ٹوٹتے تھے اور شیر سپاہ جان چھوٹے دیتے تھے اٹھتے جب بیچتی دیر گزیدہ یعنی حضرت موسیٰ اپنی قوم میں
آئے اسکا منہ کراہیہ لوٹ کے پھر عھا ہو گیا حضرت موسیٰ نے اس سے تکیہ لگایا اور کہتے تھے ای عھا تو
عجب چیز ہے کہ ہمارے لیے آفتاب و دشمن کے لیے شب ہو پڑا عجیب ہے کہ یہ سپاہ فرعون تھکو نہیں دیکھتی
حالانکہ تو ایک جہان ہے آفتاب چاشتگاه سے جو عین اسکی ترتی کا وقت ہو بھرا ہو اکیسی قدرت و چشم بندی خدا
کی اور کہ انکھ کان اس کے کھلے ہوے ہیں اور فہم دکان بھی رکھتے ہیں تاہم نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں میں
انکو دیکھ کے حیران ہوں یہ مجھے حیران ہیں بہار ایک ہی ہے مگر طرفیہ کہ یہ سب خاہن میں سمن ہوں غلام
شرح بحر العلوم میں ہمارے بیا کو بافتات لکھا ہے جس افتات کا کچھ ٹھکانا نہیں قولہ پیش شان ہر دم بے
جام رقیق + سنگ شدائش پیش آن فوق + دستہ گل بستم در دم ہمیش + ہر گلی چون خاک گشت و نوش نیش
آن نصیب جان بخویشان بود + چونکہ باخویشہ بیداری شود + حقہ بیدار باید ہمیش + تا بہ بیداری بہ بیند خود بہا
دشمن این خواب خوش شد فکر خلق + تا نہ چسپد فکر تبتہ ست خلق + حیرتی باید کہ رو بد فکر را بخور و حیرت نگار
ذکر را + ہر کہ کا ہتر بود او دہنر + او بصورت پس معنی پیشتر + راجون گفت و رجوع ایسان بود + کہ گد و اگر دود
خانہ رود + چونکہ گد باز گردد او رود + پس قد آن نہ کہ پیش ہنگ بود + پیش قد آن نہ کہ پسین + شکر کہ آہی
وجوہ العالی سین + اگر زانہ کی شد ندان قوم ہنگ + فخر داد و مد و بخر یہ نہ ننگ + پاشکستہ میر و ند ایشان + کج + از
حجج را ہیست نہان تانج + دل ز دانشا بہستند این فریق + زانکہ این دانش مداند آن طریق + دانش
باید کہ اہلش زانست + زانکہ ہر فرعی با صلش بہرست + ہر بہر عرصہ دریا کی رود + والدن علم لدنی بی جز
پس چرا علمی یا موزی ہر دہکش باید سینہ را زان پاک کرد + پس مجویشی ازین سرنگ باش + وقت آگشتن
تو پیشتر آہنگ باش آخرن الساقون باشی حلیف + بر شجر سابق بود میوہ لطیف + مگر میوہ آخر آید و وجود

دوست ہو کر اور مقصود بود چون ملائک گوی لاعلم لنا تا بگرو دست تو علمتنا + المعنی حضرت مکی فرشتے
 تھے کہ میں ان کے سامنے شراب صاف لب جام یعنی لبالب بھرے ہوئے لیگیا ہر چند وہ آب تھے نرم و
 لطیف اس فریق کے سامنے سنگ سے سخت تر ہو گئے پھر کہتے ہیں کہ میں نے ایک دستہ گل کا بنایا اور اس
 سامنے کیا اسکا ہر گل انکو مثل خار کے ہو گیا اور جو نوش بیش کیا انھوں نے نیش جانا اور کیوں نہ نوش
 نیش ہوا سوا سٹے کہ یہ نوش اٹکا حصہ ہو جو نجویش و خود ہیں اور یہ تو ظاہر خودی سے بھرے ہیں اٹکا حصہ
 کب ہی اٹکے لیے تو وہ ہو جو اس عالم سے خفتہ اور اس عالم سے بیدار ہو ایسا ہو کہ ملے تو اس بیداری میں
 خواب میں دیکھے لیکن کیا کرین فکر مخلوق کی تو دشمن اس خواب خوش کی ہو رہی ہو وہ نہیں آنے دیں
 فکر تیری نہیں سوتی ہی میرا خلق بند ہو کچھ کہ نہیں سکتا اور اس فکر کے صاف کرنے کو حیرت محمودہ درکار ہو کہ
 حیرت فکر مذکور دونوں کو کھاتی جاتی ہو ظاہر ہو کہ جب حیرت ہو تو فکر کہاں اور جو یہی حیرت اصل معرفت ہو تو
 ذکر کیا جیسا کہ حدیث شریف ہو اللهم زدنی حیرۃ محمودۃ ای بار خدا یا بڑھا تو مجھ کو حیرت محمودہ پس جو شخص خدا
 ہندو نیوں میں کامل تھا اور فکر دینی میں کامل کہ افکار و نیویہ میٹ کے حیرت محمودہ حاصل کی ہو وہ اہل
 کے نزدیک بہت بڑے کھتر اور اہل معنی کے سامنے بیشتر اور سب سے بہتر ہو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
 بہت جگہ راجعون فرمایا ہو اور رجعت مخلوق کی اسکی طرف نحوی ثابت مگر یہ جوع اس طور پر ہو جسے
 گھر کو لوٹتا ہو یعنی جب گلہ اپنے درود سے کہ جہاں چلے کو گیا تھا لوٹتا ہو تو وہ رجوع سب سے آگے ہوتا ہو
 پڑ جاتا ہو اور وہ بزرنگ کہ مراد کر دے ہو چھپے والا آگے پڑ جاتا ہو تو یہ وجہ بات ہو جیسا کہ مصرعہ عربیہ ہو کہ
 لوٹنا اٹھا ہی ترش رویوں کا یعنی جو نہیں ہنستے ہیں وہ بھی ہنستے لگتے مطلب یہ کہ اہل صورت جنکو پس جاتے
 ہیں وہ پیش ہیں اور جو آپکو پیش جانتے ہیں پس ہیں پس مصلوق مصرعہ عربیہ کے ہیں یہ قوم جنکو اہل دنیا
 سمجھا ہو گزافہ سے لگ کب ہو بلکہ یہ تو قصد افتخار کو عوض ننگ کے دیتے ہیں اور ننگ خریدنا
 ہیں یہ تو باشندے ہوں تب بھی حج کو جائیں ہر چند بیس علی الاعرج حج نازل ہو یعنی لنگڑے پر حج نہیں
 جاتے ہیں اسی حج میں راہ فرج کی چھپی ہو اس فریق نے دانش دنیا سے دل دھو ڈالا ہو یہ خوب جانتے ہو
 کہ دانش دنیا کی اس راہ کو نہیں جانتی وہ دانش چاہے جسکی اصل اس طرف سے ہو سوا سٹے کہ فر
 ابی اصل کی راہ باقی ہو ہر کسی کے ایسے برکھان جو سمندر کے پھانٹ پر آؤ سکے تو لدن علم لدنی کا
 پلٹے یعنی یہ علم جو اپنے ذہن کو سب سے حاصل کرتے ہیں اس علم کو پہنچ جائے جو خدا داد اور اسکی عطا
 حاصل ہوتا ہو پھر کیوں ایسا علم آدمی کو سکھائے کہ جس سے اسکو اپنا سینہ پاک کرنا پڑے پس تو ایسی شئی
 دھونڈو اس طرف سے لنگڑا ہی رہ اور وقت لوٹنے کے سب سے آگے ہو پیش ہنگ بن تو آخر وہ

السابقون میں ہوا میرے حریف دیکھ تو جو میوہ درخت پر سابق ہوتا ہو کیسا لطیف! ہمزہ ہوتا ہو جیسا کہ حدیث
 شریف میں وارد ہے سخن الآخرون السابقون ہم آخر ہیں لیکن سب سے سابق ہیں اب فرماتے ہیں اگرچہ میوہ
 اپنے وجود میں آخر ہو لیکن ہوا دل اس واسطے کہ اصل مقصود درخت سے میوہ ہی ہو تو ملا یک کی طرح کہاں آخر
 سے لا علم لانا کہے جاتو انکی طرح تجھ کو وہ اپنے علم سے تعلیم کرے جیسا کہ قرآن مجید میں ہر لاطم لانا الاما علمتنا ہر کچھ علم
 نہیں مگر جو کچھ تو نے ہم کو سکھایا ہو اختلاف شرح بحر العلوم میں لکھا ہوا درود کے معنی میں ذرا اندر لے آئے ہر لفظ آب کا
 نہ اس شعر میں ہر سابق میں نہ لاحق میں اور سیکڑوں نسخے اس فقر میں بھرے ہیں یہاں سخن کی پیروی اور خلاف
 محققون کے قولہ گردین کتب نہانی تو بھی مجھو احمد بری تو از معرجی مگر باشتی مار اندر بناد کم نہ والدہ لاطم
 باعبادہ اندرون دیرانہ کان معروف نیست + از برای حفظ گنجینہ زیست ہر موضع معروف کی نمونہ گنج + زمین
 قبل از فرج در زیر برج خاطر آرد بس شکل انجاء و یک + بکسلہ اشکال دستور نیات عشق تشی اشکال سوزنا
 ہر خیالی لا بر دید نور دن ہم ازان سو جو جوابی بر تفتی + کاین سوال آما ازان سو حرا + گوشہ بی گوشہ دل
 شہر ہیست + تاب لا شرتی دلا غلبا زہیست + توازین سو دازان سو چون گدا + امی کہ معنی چہ بچوئی اصداء ہم
 انہ سو جو کہ وقت در دو تو ہمیشوی در ذکر یاری دو تو + وقت مرگ در دو آنسو می خمی چو نہ کہ در دو رخت چو بی زنجی + وقت
 محنت گشتہ اند گو + چو نہ کہ محنت رفت گوئی راہ کو + در زمان در دو غم یا دوش کنی + چون شدی خوش باز غفلت
 اتی + این ازان اند کہ حق بلی گمان + ہر کہ بشناسد بود داکم بران + آنکہ در عقل گمان ہستش حجب + گاہ پوشیدہ
 دگاہ بدریدہ حجب + عقل خبر دی گاہ خیرہ کہ گون + عقل کل امین از ریل لمنون + عقل بفروش دہن حیرت بجز
 در بخواری فی بخارا ای پسر + تابخارا آو گر یابی درون + ساکنان در محفل لایقہ منون + مابجو خود را در سخن آغشتہ ایم +
 کہ حکایت ماحکایت گشتہ ایم + ہن عدم افسانہ کرم از جنین + تا تعجب یا ہم اندر ساجدین + المعنی اگر اس
 کتب خانہ دنیا میں تو حضرت احمد کیلئے اتی ہو تو جیسے وہ نوشت خواند ظاہری سے سوا تھے تو بھی حروف تجوی
 کے بجائے تک نہیں جانتا تو کسی حراج سے جو سوا دنیا کے حصہ اولیا کا ہو ضرورت کا اہتمام میں اما اگر تو دنیا
 میں ایسا نہیں کہ مثل درون کے عالم عاقل ہو کہ نامدار ہو تو کیا کم اور کسی سے ہٹا ہو اسلئے کہ اللہ اپنے
 بندوں کا حال خوب جانتا ہو اس لئے زیادہ میں جو شہور نہیں نظر حفاظت گنجینہ زر کا رکھتے ہیں + در موضع معروف
 میں کب خزانہ رکھتے ہیں یہی سبب ہے جو فرج یعنی کشائش و کشوریز سبج ہو اندیشہ بیان بہت سنگین پیدا کرتا ہو لیکن دستور
 نیک ہے وہ ان سب سنگون کو توڑ دیتا ہو دستوریز درست یعنی وزیریں زیر اسکے عشق کا ایک تشہر اشکال سوزنا
 سلطان عشق کا تو کچھ مٹا ہی نہیں یہ وزیر وہ چیز ہے کہ دیکھ کر حیرت جھاڑ کے صاف کر دیتا ہو جیسے
 شب کے تمام خیال و اشکال دن سے مٹ جاتے ہیں واضح ہو کہ تجھ میں نے اپنے خیالات سے

اور تالیس تکلیف آسمان پر مقرر کی ہیں منجملہ انھیں کے بارہ برج ہیں کہ یہ سب دن میں نابود ہو جاتے ہیں
اور شب میں نمود ہوتے ہیں تو آری تفتی اور آری برگزیدہ جس طرف سے بھٹکے کوئی سوال پیش آئے اسی
طرف سے اسکا جواب بھی ڈھونڈھ کر تیرا گوشہ بے توشہ دل کا ایک عجیب شاہراہ ہی جبین روشنی اسلہ کو
کہ جو نہ شرقی ہو نہ غربی جیسا کہ حق سبحانہ نے اپنے نور پاک کی صفت میں فرمایا ہو لا شرقیہ ولا غربیہ تو جو شل
گدا کے محتاج ہو یہ سب ہو کہ تو ادھر کا ہو رہا ہو ورنہ تو کوہ معنی کا ہی محتاج صدا کا کب ہی تیری صدا کے سب
محتاج ہیں تو ہر بات کو اسی طرف سے ڈھونڈھ خیال تو کرب تجھ کو کوئی درد لاحق ہوتا ہی تو کیا یاد بی بار بار
کے ذریعہ میں دہرا ہو جاتا ہو کس درد و مرگ کے وقت میں تو ادھر کو ایسا جھکتا ہو پھر جب درد جاتا رہتا ہو
تو گوئی کیوں بچتا ہو محنت کے وقت تو خوب اندر اندر کرتا ہو جب محنت جاتی رہی تو کتنا ہو کونسی راہ ملے
کی ہو جیسا کہ فرمایا اذا نزل الالسان ضروراً بیننا الیہ ثم اذا خولنا نعمۃ منہ نسی ما کان یدعوا الیہ جس وقت
حضرت پہونچتی ہو انسان کو پکارتا ہو اپنے رب کو خوب رجوع ہو ہو کے اسکی طرف پھر جب پہونچتا ہو نعمت
اور دفع کرتا ہو اس سے رنج تو بھول جاتا ہو اسکو جیسا کہ پکارتا تھا اسکو جب زمانہ درد و غم کا ہوتا ہو تو کیا
اسکو یاد کرتا ہو جب خوش ہو گیا تو وہی غفلت میں آپ کو منہ دھتا ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ تو حق کا
بلبلان جانتا ہو نہ یقین جو یقین جانتا ہو ہمیشہ ایک حال پر قائم رہتا ہو اور جسکی عقل و گمان میں جواب
واقع ہو اسکیا حال کہ کبھی پوشیدہ ہو اور کبھی جیب دریدہ اور کیسے نہوائی عقل جزوی ہو کہ کبھی تاریک
کبھی نکلون اور جو عقل کلی ہو وہ ریب المنون اور حوادث روزگار سے بچتا ہو تو عقل و ہنر کو بیچ اور حیرت
خرید تو خواری کی طرف جاننا ایک طرف مت جا جو معدن علم و فضل ظاہری ہو تا بھول علم عزت و شان
حاصل کرے بجار اگر جائیگا اور اندر اس کے داخل ہوگا جتنے اہل محفل ہونگے سب کو لایفہمون ہی یا ایہا کہ اس
علم سے کچھ نہیں جانتے شعرا یندہ دفع ہو اس غل کا کہ کوئی کہے اور وں کو علم ظاہر سے منع کرتے ہو اور خود شعر کہتے
میں لت پت ہو جی کہ حکایتیں لکھ لکھ کے خود حکایت ہونگے یہ اس سبب سے ہو کہ عدم کا افسانہ تو میں نے
اسوقت سے کیا کہ جب میں جنین تھا اپنے آغاز وجود سے ایک معدن سمجھے ہوئے ہوں مگر اب خیال فق
ساحدون کے ساجدون میں منقلب ہوتا ہوں تا درجہ بدرجہ وقتاً فوقتاً اس تحریر سے میری ہویا ہو
اور اعمال ظاہر سے اعمال حقیقیہ کو فائر ہو کے تکمیل عمل کی کہ میں اور فائدہ اسکا عالم میرے حال کو بھی
قال اللہ تعالیٰ و توکل علی العزیز الرحیم الذی یراک حین تقوم و تقلب فی الساجدین اور توکل کر اس غالب
مہربان پر کہ تجھ کو دیکھتا ہو جب تو نماز کو کھڑا ہوتا ہو اور منقلب ہوتا ہو اساجدون میں اپنے ساجد دن
سجدہ حقیقی کی طرف پہونچانا الخلاف شرح بحر العلوم میں پہلے شعر کے دوسرے شعر میں پری از ہوا

لکھا ہی معنی میں معراج کا لفظ اخذ کیا ہی مگر کتابت میں متن کی معراج کا لفظ نہیں ہی میں نے انھیں معنی کی اسناد سے معراج بنا دیا آخر دونوں نسخے اسم آکے ہیں اور ہم معنی اور نہیں کو نہیں اور دستور کو دستور راہ کو کو راہ کو بجائے عجیب و ریدہ جیب کو زیدہ جیب لکھا ہی قولہ این حکایت نیست پیش مرد کار + وصف حالت حضور یار غار + آن اساطیر اولین گفت عاق بہ حرف قرآن را بد آثار نفاق + لا مکا نے کہ در ولور خداست + ماضی و مستقبل و حالش کجاست + ماضی و مستقبل نسبت بقوست + ہر دو یک چیزند پنداری کہ دوست + یک تنی اور را پدر را پسر + بام زیر زید و بر عمران زیر نسبت زیر و زبر شد زین دو کس + سقف سوی خویش یک چیزت و بس نیست مثل آن مثالست این سخن + قاضی از معنی نو حرف کہن + چون لب جو نیست مکشالب بہ ہست + بی لب و ساحل ہست این بحر قند + این سخن بیاں ندارد باز گرد + سوی فرعون مدبغ تاجہ کرد + المعنی عاق سرکش بامور و پدر فراتے ہیں جو مرد کار کے ہیں اس صاحب عمل کا مل آئے نزدیک یہ حکایت نہیں ہی بلکہ بیان حل اور حضور یار غار کا ہوا رد وہ جو عاق لوگوں نے اساطیر اولین کہا ہی وہ آکا حرف نفاق تھا قرآن کے ساتھ عرض یہ کہ میرے کلام کو بھی شعر و حکایت کہنا ایسا ہی جیسے قرآن مجید کو ان ہذا الاساطیر اولین کہا ہی نہیں ہی قرآن مگر حکایتیں پہلے لوگوں کی وہ لامکان جہین نور خدا کا ہی وہ ان ماضی و مستقبل و حال کہان ہی پھر اسکے کلام میں زمانے کیسے ہو گئے جو اساطیر اولین منافقوں نے کہا ماضی و مستقبل تو تیری نسبت سے ہو تو انکو دو جان رہا ہو اور در حقیقت ایک چیز ہیں مثلاً ایک شخص ہو کہ اسکا کوئی باپ ہو اور ہم کہ ہمارا کوئی لڑکا ہی تو کیا ہوا آخر میں تو سب ایک تن یا بام کہ زیر میں اسکے زید ہو اور زید بر عمران پس نسبت زیر و زبر کی زید و عمران سے ہوئی ورنہ سقف تو اپنی جانب میں بس ایک ہی چیز ہو اب فراتے ہیں یہ جو پہنچے کہما یہ سخن ہمارا مثل نہیں ہی جو اسکے جمیع صفات میں شریک ہو بلکہ مثال ہو کچھ سمجھانے کے واسطے ورنہ ہماری کیفیت یہ ہی کہ اگر کوئی معنی تو اسکے صفات میں یا کوئی حرف کہن ہر طرح قاضی ہی بس ہر گاہ کہ اس دریا کا کنارہ نہیں ہی تو لب مت کھول بند کرے اس بحر قند کا نہ کنارہ ہو نہ ساحل پھر جب یہ سخن بے بیاں ہی تو لوٹ فرعون مدبغ کا حال پاناکہ اسے کیا کیا انحراف شرح بحر العلوم میں کشاکش کا لکھا ہے

بھیجا فرعون کا مدامین کو تلاش ساحر و نمین

قولہ جو کہ موسیٰ بزرگشت واد باند + اہل را می و مشورت را پیش خواند جمع گشتند و بشر دند پای + ہر کسی کو روم عرض فکر درای ہماقت ہمان بیسان دون + رای پیش آرد و ذکر دشمنوں + کا کے شہ صاحب ظفر چون غم فرو و ساحران الجمع باید کرد و دو + در حال کس حیران و ارم + ہر کی در بحر فرو پیشوا + مصلحت ہست کہ احوال مصد جمع آرد شان شہ و صراف مصر و اوسمی ہم فرستاد آن زمان + در نواحی بہر جمع حبادوان +

ہر طرف کہ ساحری بڈ نامدار + کر دیران سوی اودہ مردکار + دوجوان بودند ساحر مشترک بکھراشیاں در دل ہر طرف
شیر و شیرہ زہرہ فاش آشکار + در سفر ہارفتہ بیرجی سوار + شکل کر باسی نمودہ آفتاب + ادیب پیودہ فروشنده نشا
سیم بردہ مشتری اگر شدہ نیست از حسرت بر خہارزودہ + صد ہزاران بچہین در جادوئی + بودہ استادہ بنودہ چون
دوئی + المعنی فراتے ہن کجیب حضرت موسیٰ لوٹ گئے اور وہ رہ گیا تو اہل راے اور شیر و ن کو با س
بلایا سب جمع ہوئے اور اس کا ردائی میں قدم جایا اور سر کسی نے اپنی اپنی راے پیش کی جیسا کہ قرآن
شریف میں ہے قُلْ لِّلہِ اِلٰہٌ اَحَدٌ اِنْ یَدَّ السَّاحِرُ بَیْدًا یَنْجِزْ حَلْمًا مِنْ رَکْعٰتِ لَیْلِہِ فَاِذَا تَمَرَدُنْ کَمَا فَرَعُونَ
اس گروہ سے جو اسکے پاس تھے بیشک یہ شخص یعنی موسیٰ بڑا جادو جانتے والا ہے چاہتا ہے کہ تم کو تھکاسا
ملک سے کال دے اپنے جادو کے زور سے پھر اس میں کیا مشورہ دیتے ہو آخر کار ہا مان بیسا مان ناچیز
یہ راے پیش لایا اور اس طور پر ہنمون ہوا کہ ای بادشاہ صاحب ظہر جب اس غم نے زیادتی پکڑی اور
تو جلدی جادو گر و نکو جمع کرنا چاہیے کما جار فی القرآن رجبہ واخاہ وابعث فی المداہن حاشرین یا تو کو کل
سحا یلیم قید کر موسیٰ اور اسکے بھائی ہارون کو اور بھیج اپنے ملک کے شہر و ن میں جمع کرنے والے تیار
پاس ہر ساحر دانا کو لائیں ہارون کہتا ہے ہمارے ملکوں میں بھی تو بڑے ساحر ہیں کہ جادو میں فردا در
جادو گردن کے پیشوا ہیں لہذا مصلحت یہ ہے کہ بادشاہ جو پرکھنے والا اور صراف اہل مصر کا ہی اطراف مصر
آنکو بلائے فرعون نے یہ سُنکے فوراً بہت سے آدمی نوح مہر میں بھیجے تاجا دو گردن کو جمع کر لائیں اور جادو
کے میں کوئی جادو گر پڑنا مورا و نادر تھا اسکے پاس دس آدمی کاروان بھیجے منجملہ ساحر و ن کے درجہ
ایسے سحر میں مشہور و مشترک تھے جکا سحر راہ کے دل میں بھی جا ہوا تھا قیامہ کی مناسب آئندہ کے ہے کہ یہ ظاہر
و آشکارا ہ سے دودھ دوا کرتا تھا اور خم پر سوار ہونے کے سفر کو جاتا تھا اور دھوپ کو گزی وغیرہ موٹا کپڑا
دکھا کے خریدار کو ناپ دیتا اور بچہ لٹا تھا یہ تو نقدی رہیہ وغیرہ اس سے لیکے لبتا ہوتا وہ جب واقف ہوتا
تو دونوں ہاتھوں سے تمھ پٹیاں بجاتا تھا ایسے ہی لاکھوں جادو گری میں استاد کیگا نہ تھا ایسا ویسا روکا
نہ تھا قولہ چون برایشان آمد این پیغام شاہ + کہ شما شاہ ست اکنون چارہ خواہ + از پی آنکہ دودر ویش
آمدند + بر شہ دیر قہر شہ موکب زدند + نیست با ایشان بغیر یک عصا کہ میگرد و با مرش از دوا + شاہ د
شکر جملہ بیچارہ شدند + زمین دو کس جملہ با فغان آمدند + چارہ جو یان بندہ را پیش شما + شاہ اتان ارسال
فرمودست + چارہ سازید اندر دفع شان + گنجہا بخشد عوض شہ بیکران + آن دو ساحر را چو این پیغام
تیرس دمہری در دل ہر دو فناد + عرق خشیت جو جنبید ان گرفت + سر برانور نہادند از شکفت + چون
یونستان صوفی ناناوست + حل شکل را دوزا نو جادوست + المعنی انقض جب ان دونوں کے پاس پیغام شاہ کا

کہا کہ ہمیشہ سب لوگ تو بادشاہ سے چارہ جو ہوتے ہیں اس وقت میں بادشاہ تم سے چارہ خواہ اس سبب سے کہ
 دو فقیر اسکے یہاں آئے ہیں کہ انھوں نے بادشاہ اور اسکے قصر کو گھیرا ہے سو اسے ایک عھاکے انکے پاس
 کچھ نہیں ہے کہ وہ انکے حکم سے اڑ دیا ہو جائے اس سبب سے نہ بادشاہ کو کچھ بن پڑتا ہے نہ لشکر کو صرف دو
 آدمیوں سے زیادہ فغان میں ہیں اب بادشاہ نے بندہ کو کھارے پاس اس غرض سے بھیجا ہے کہ کوئی
 تدبیر انکے دفع کی کر دے جسکے عوض میں گنج بیکران پاؤ گے جب ان دونوں ساحروں کو یہ پیغام سنایا تو دونوں
 دل میں اسید و بیم پیدا ہوئی اور رگ جنت کی ہلنے لگی اور حیرانی سے سر ہزاؤں کے سو بچنے لگے اب شعر
 آئندہ مقولہ انکا ہے جسے صوفی کا مشور خانہ زانوہ ہے اسکو شکل پیش آتی ہے زانوہ پر سر رکھتا ہے زانوگو یا حل مشکلات
 میں جادو ہی انحالفت شرح بحر العلوم میں جنت کو جنسیت لکھا ہے جنکا کچھ بتا نہیں جلتا کہ جنسیت کیسی کس سے
 جانا ان دونوں جادو گروں کا اپنے باپ کی قبر پر اور اسکی روح کمال حضرت موسیٰ کا پوچھنا
 قولہ بعد از ان گفتند ای مادر بیا گور بابا کو تو مارا رہنا + بروشان برگور او تو در راہ + پس سہ روزہ دہشتہ از ہر شاہ +
 بعد از ان گفتند ای بابا بیا + شاہ پیغامی فرستاد از وجاہ کہ دوم را در تہ نگ آزر دہ اند + آبرویش پیش لشکر
 بردہ اند + نیست با ایشان سلاح و لشکر ی + جز عصا و در عصا شور و شرع + تو جہان را شان رفتہ + گر چہ
 در صورت بخاک کی خفتہ + آن اگر سحرست + ارادہ خبر + و رخدای با شدای جان پدر ہم خبر وہ تہاکہ ماسجدہ کنیم
 خویش را بر کیمیای زہیم + تا اسید انیم اسیدی رسد + در شب دیو بخور خورشیدی رسد + از قلال آیم در راہ رشد
 راندہ گانیم و گرم مارا کشد + المعنی جابقیہ و او ترس داند وہ بعد تامل کے مان کو بکا کر کہا کہ ای مادر آ اور ہکو
 ہمارے باپ کی قبر تہا وہ انکو قبر پر لگئی اور رہنا ہوئی انھوں نے تین روزے نذر بادشاہ کے رکھے
 پھر کہا کہ ای بابا بادشاہ نے نہایت مخالفت و ہراسان ہو کے پیغام بھیجا کہ وہ آدمیوں نے اسکو از بس
 تنگ کیا ہے اور اسکی آبرو و لشکر کے سامنے کھودی ہے نہ اسکے پاس ہتھیار ہیں نہ اسے ساتھ لشکر صرف ایک عھاکہ
 اور عھاکہ اس میں شور و شر بھرے ہیں تو عالم را شان میں داخل ہوا ہے اگرچہ بظاہر خاک میں سوتا ہے اگر وہ
 جادو ہے اور اگر وہ خدا کی طرف سے ہے تو ای جان ہمارے باپ کی اسکو خبردار کر دے تا ہم اسکو سجدہ
 کریں اور اس کیمیا پر اپنے مس کو لگا کے ناقص سے کامل کریں ہم تا اسید ہو رہے ہیں ہکو اسید ہو چکے
 اور اس اندھیری شب تر دین خورشید سے ہم گمراہی کو چھوڑیں راہ ہدایت کی پائیں ہم راندہ و مردود
 ہو رہے ہیں شاید گرم اسکا ہکو پھینچے

جواب کہنا ساحر مردہ کا اپنے فرزند و نسے

قولہ گفت شان در خوابیک ی اولاد میں + نیست ممکن ظاہر میں دم زدن + فاش مطلق گفتیم دستور نیست

ایک راز پیش چشم و در نیت + ایک بنام شمار آیت تا شویدا کہ زیر کینے + یک نشانی و انعام با شاہ
 تا شویدا شمار این خفا + نور چشم نام جو آنجا میوید + از مقام خوابان آگہ شوید + آزمان کہ خفتہ باشند کہ
 آن عصا گیرید و بگذاریدیم + مگر بدوید آن عصا شان ساحرت + چارہ ساحر شمارا حاضرست + ورنہ بتوانید
 بان آن ایزد نیست + اور رسول ذوالجلال و ہند نیست + مگر جہان فرعون گیر و شرق و غرب ہر گونہ یار
 در گاہ حرب + این نشان راست دامن جان باب + بر تو بین شد علم بالصواب + جان بابا چون تجسید
 ساحرے + بحر و کشترا نباشد ہیری + چونکہ جہان خفت گرگ این شود + چونکہ خفت او جہان ساکن شد
 ایک جوانی کہ جہان نشد است مگر راز آنجا امید و رہ کجاست + جادوی کہ حق کند حقست راست + جہان
 خواندن مرآن حق را خطاست + جان بابا این نشان قاطعست + مگر ہمیر و نیز حقش را رفع ست + المعنی
 ان دونوں نے اسکی قبر پر جا کر کے اسکی روح سے استمداد کی تو خواب میں اسنے اسنے کہا کہ ای اولاد میرا
 اس بھید کا ظاہر بیان کرنا ممکن نہیں مجھکو یہ اجازت نہیں کہ فاش مطلق بتا سکوں لیکن ہی بھید سیر
 آنکھوں کے سامنے دور نہیں گر میں تمکو ایک نشانی بتا ہوں تو تم اس کینیت کے بھید سے آگاہ ہو
 اکثر عرب میں لوگوں سے نام مشترک ہوتے ہیں اور اس مشترک کا شک کینیت سے رفع ہوتا ہی اور کینیت
 لفظ اب اور ابن اور اخ مرکیو اسلے اور ام اور بنت اور اخت عورت کے لیے جیسے ابو تراب و ابن
 و اخ العزاد اور ام النجاشی و بنت الکرم و اخت ہارون میں تمکو ایک نشانی بتاتا ہوں تا تم پر
 پوشیدہ ظاہر ہو جائے پس میرے نور چشم جو تم وہاں جلتے ہو تو اول انکی خواہ گاہ سے آگاہ ہونا جسوقت
 حکیم کو سوتا پاؤ اسوقت اسکا عصا بدھڑک اٹھتا و اگر نہ دست ڈر و اگر نہ وہ عصا اٹکا چور لیا تو وہ بیشک
 پس اٹھارے پاس علاج ساحر کا موجود اور اگر نہ چوڑا سکوت و خبر دار ہو جاؤ وہ ایزدی ہی یعنی اللہ والا
 رسول حضرت ذوالجلال کا اور ہدایت یافتہ اس صورت میں فرعون اگر شرق سے غرب تک ملک جہان
 لیے جسوقت طے لگا اسکے حق سے کہ وہ حق پر ہی و نہ عا ہی گر گیا آج جان باب کی یہ ٹھیکہ نشان میں
 تمکو بتائے ہیں انکو کہہ لو آگے اللہ صواب کو خوب جانتا ہی پھر تمیشکا کتا ہو کہ ای جان بابا جہاں
 تو اسکے شعر و کلام بھی کوئی رہبر نہیں ہوتا کہ فلا نے بر جا جیسے جہان کے سو جانے سے گر گنجت
 اور جو رہ سو جا تا ہو تو اسکی جد کو شش ساکن ہو جاتی ہی یعنی گرگ کی سونے سے جہان کے لیکن
 حیوان کا جہان خدا ہی وہاں گرگ کو امید ہی کب ہو اور راہ ہی کہاں ہی جاؤ کہ حق کہے وہی حق راہ
 پھر جادوگری حق پر بھوکنا خطا ہو جان بابا یہ نشان قطعی ہو جو میں نے تمکو بتایا ایسا شخص سونا کا آکا
 جائے تب بھی پست نہیں ہوتا خدا اسکو بلند ہی رکھتا ہے ۔

تشبیہ کرنا قرآن مجید کا عصا سے موسیٰ سے اور وفات مصطفیٰ علیہ السلام کو خواب موسیٰ علیہ السلام سے اور قاصدان تغیر قرآن کو اُن دو لون جادوگر بچوں سے جنھوں نے حضرت موسیٰ کو خفتہ پا کر قصد عصا چورانے کا کیا تھا

تو کہ مصطفیٰ را وعدہ کرد انطاقت حق اگر میری تو میری و این سبق من کتاب معجزت را ارفع و بیش و کم کرنا ز قرآن مانع و کس متاثر و بیش و کم کر دن در و توبہ از من حافظے دیگر مجبور و وقت زار و افزون میکنم نام تو بر زر و بر نقرہ زخم و منبر و محراب سازم بہر تو ہو و زجت قبر من شد قبر تو نام تو از ترس پنهان میکنند چون نماز زخم پنهان میشوند خفیہ میگویند نامت را اکنون خفیہ ہم بانگ نمانای ز خون و از ہراس و ترس گفتار لعین و نیت پنهان میشود دیر زمین من منارہ میکنم آفاق را و کور گردانم و چشم عاقل را و چاکہ ان شہر را گیرند جاہ و دین تو گیر و زماہی تا جاہ و تاقیاست باقیش داریم تا تو ترس از شیخ دین مصطفیٰ ای رسول ما تو جادوئیستی و صادق ہم خرقہ موسیستی و ہست قرآن مرزا همچون عصا و کفر را را در کشد چون از دہا و تو اگر دیر خاک کے خفتہ و چون عصایش دان تو انچہ گفتہ ہو چہ باشی خفتہ تو در زیر خاک و چون عصا کہ بود آن گفت پاکست قاصدان را بر عصایت دست نی تو نجیب ای شہ مبارک خفتہ تن بخفتہ ز جان بر آسمان بہر بیکار تونہ کشت گمان و فلسفی و انجی پوزش میکنند و قوس نور تیر دوزش میکنند و انجنان کر و دانا ان فزون کہ گفت او خفت سخت و اقباش خفت المعنی حضرت مصطفیٰ سے انطاقت حق نے وعدہ کیا کہ اگر تو مر جا یگا تو یہ سبق جو تو نے مخلوق کو پڑھایا یہی نہیں مر گیا میں تیری کتاب تیرے معجزوں کا رافع و بلند کنندہ ہوں اور جو تغیر تحریر کرنے والے ہیں انکا قرآن سے باز و اندہ کوئی ایمین کم و بیش نہیں کر سیکتا و بہتر مجھ سے کوئی حافظہ اسکا ست و ٹھونڈھ تیری رونق روز بروز بڑھاؤنگا اور تیرے نام کا سکندر و نقرہ پر لگاؤنگا تیرے واسطے منبر و محراب بناؤنگا تو میرا محبوب ہی جسپر تو قبر کر گیا میں قبر کر ونگا میرا تیرا قہر ایک ہی ہو یا بفعل کفار کے خوف سے نام تیرا تیرے محب چھپ چھپکے لیتے ہیں اور چھپ چھپکے نماز کرتے ہیں خفیہ ہی تیرا نام لیتے ہیں اور خفیہ ہی بانگ نماز کہتے ہیں دین تیرا ہراس و خوف کفار لعین سے ریز زمین چھپتا ہی بالائے زمین ٹھکانا نہیں پاتا میں اسکو ایسا بالا کر ونگا کہ تمام آفاق اسکا منارہ بناؤنگا اور ان محروم دعا کردہ کو کور و نابینا کر ونگا شہر دن میں جو لوگ جا کر بیان کرتے ہیں واسطے حصول جاہ کے کرتے ہیں تیرے دین کا رتبہ ماہی سے ماہ تک کر ونگا میں قیامت تک اسکو باقی رکھونگا تو ای مصطفیٰ اس کے منور ہونے کا اندیشہ مت کر تو ہمارا رسول ہی اگر تجھکو جادوگر کہتے ہیں کہنے دے تو جادوگر نہیں ہی تو صادق ہو اور ہم خرقہ نیچے ہم لباس موسیٰ کا پہن اسکو بھی تو جادوگر کہتے تھے موسیٰ کے پاس عصا تھا

تیرا عصا قرآن ہی کہ سارے کفر و بھڑک نکل جائے جیسے وہ اندر سے نکل گیا تھا تو اگر زیر خاک سو جائیگا
 قرآن کو مثل عصا کے جانے جیسے موسیٰ سو گئے تھے اور ساحر بچے عصا چڑھانے آئے تھے کہ یہ ذکر قریب آتا ہے
 اگرچہ تو زیر خاک سو جائیگا مگر تیرا جو وہ کلام پاک ہو عصا کی طرح آنہ حفاظت کا بنے گا جو لوگ قصد تیرے
 عصا کا کرتے ہیں کہ چوری کریں ہرگز قابو نہ پائیں گے تو ای شاہ بڑی مبارک فرخی سے سو جیسا کہ سونا چاہیے
 گوشت تیرا خفتہ ہو لیکن نور جان کا آسمان میں کمان چڑھائے ہیار ہو فلسطی درجو کچھ پوچھنے دے سن سکا کر
 اور مخالفت قرآن کے ہو تیرے نور کی کمان خود اسکو تیرے نور سے ہی ہو کہ اس کے نور سے خود مغلوب ہوتا ہے
 اور وہ غالب چنانچہ الطاف حق نے ویسا ہی کیا جیسا کہ کہا بلکہ اس سے بڑھ کے کہ آنحضرت تو سورہ
 بکرہ بخت و اقبال ویسے ہی بیدار رہے اختلاف شرح بحر العلوم میں آگے بود لکھا ای میری دانست میں آگے
 ایسے ہی آنجناب کر دو کو آنجناب کر دو

بقیہ قصہ موسیٰ علیہ السلام

قولہ جان بایا چونکہ ساحر خواب شد کار او سپردن و بی آب شد ہر دو از گورش روان گشتہ تفت تابان
 از ہر آن پیکار زفت چون بھرا بہر آن کار آمدند طالب موسیٰ جانی او شدند اتفاق افتاد کان
 روز و دو موسیٰ اندر زیر غلی خفتہ بود پس نشان دادند شان مردم عیان کش غلستان بچہ بیکران
 زبان آمدند آن ہر دو تا خرابانیاں خفتہ بود اولیک بیدار جهان بہر نازش بستہ بود او چشم سر و عرش فرشتش
 جملہ در پیش نظر ہی بسا بیدار چشم خفتہ دل خود چہ بیند چشم اہل آب و گل و دانکہ دل بیدار دار چشم
 گر خجید بر کشاید ہمد بصر گر تو اہل دل نہ بیدار باش مطالب ل باش دوری کار باش دولت بیا
 شد می خست خوش نیست غائب ناظر از ہفت و شش گفت پیغمبر خید چشم من و یک کی خید
 و سن شاہ بیدارست و حارس خفتہ گیر جان قلابی خفتگان دل بصیر و صفت بیداری دلی ہی معنی
 در بخت و ہزاران شبنوی چون بیدار نہ ش کہ خفتہ ست او روز بہ روزی عصا کردند ساز و ساحران قصد
 کرد و دزد و کز پیش پاید شدن انکہ رود اندکی چون پیشتر کردند ساز و اندر آمد آن عصا در ہزار
 بر خود بلزید آن عصا کان دو بر جاشک گشتند از دجا بعد از ان شدند دبا و حکہ کرد ہر دو آن بگفتند
 کرد و رود را قنادن گرفتند از نہیب غلط غلطان منہزم اندر نشیب پس یقین شان شد کہ ہست از ان
 زانکہ میدیدند حد ساحران المعنی دس بر وزن چین خواب غنودگی و جافیت و او ترس پھر رجوع فرمایند
 ساحر مدہ کی طرف بچے اسے کہا کہ ای جان بایا خوب جان لو کہ جب ساحر سو جائیگا اسکا سحر و کام ہر وقت دلی
 ہو جائیگا یہ سنکے دونوں اسکی گور سے سحر کی طرف اس زبانی سطر کی واسطے گھر ہوئے جب مقرر میں

کے لیے آئے حضرت موسیٰ اور انکی جگہ کی جستجو کرنے لگے اتفاق سے یہ جسدن مصر میں وارد ہوئے حضرت موسیٰ ایک نخل کے نیچے سوتے تھے لوگوں نے انکو بر ملا بتا دیا کہ اسوقت انکو نخلستان میں ڈھونڈو ڈھونڈو ان خرمائیوں کے پاس آئے تو دیکھا کہ یہ سوتے تھے اور سوتے کیا تھے جہان سے بیدار واسطے خواب زکے چشم سرتوبند کر لی تھیں لیکن عرش و فرش سب پیش نظر تھے اب مقولات مولانا رح کے ہیں ای مخاطب بہت چشم بیدار خفته دل ہیں بھران آب گل والوں کی چشم کو کیا سوچھے اور جبکہ دل بیدار ہو اگر کسی چشم سر سوچاے تب بھی سیکڑوں دید و بنیائیں اسپر کھل جاتی ہیں پس تو اگر اہل دل نہیں ہو تو بیدار رہ اور طالب دل کا ہو اسی کام میں لگا رہ اور جو تیرا دل بیدار ہو گیا تو فراغت سے سویا کر جو تیرا ناظر ہے تجھ سے غائب نہیں ہو بہت سے دشمن سے ہر طرف سے موجود و حاضر ہفت ہفت آسمان شش شش جہت آنحضرت نے فرمایا کہ حالت خواب و غنودگی میں میری آنکھیں سو جاتی ہیں دل میرا کب سوتا ہی جیسے کہ حدیث شریفہ ہے نیام عیسائی دلا نیام قلی یہ ایسا ہی جیسے بادشاہ جو دل ہو وہ بیدار ہو اور جو کیدار جو آنکھیں ہیں سوتا ہی ایسے خفته لوگوں پر جنکا دل بصیر ہو جان قربان کرنے کی ایسا اب فرماتے ہیں ای معنوی و صفت بیداری دل کا کیسا کر تلمی آیا اس شنوی میں سا جائیگا سو ایسا نہیں ایسی ایسی ہزاروں مشنویوں میں بھی تو نہیں سائیکہ پھر عود کر بیان حال صاحبزچون کی طرف جب آنھوں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا کہ پاؤں پھیلائے سوتے ہیں تو عصا چرانے کی تدبیر کی اور فوراً یہ قصد کیا کہ اپنے پیچھے سے جائیں اور جھٹ پٹ عصا اٹھایا جائے جب ذرا آگے بڑھنے کا سامان کیا عصا ہوا کی طرح جنبش میں آیا اور کانٹے لگایے دو لون دیکھ کر خوف سے وہیں خشک ہو کے رہ گئے پھر ایک آدھ ہانکے اپز حملہ کیا دو لون کے قہقہہ زرد ہو گئے اور بھاگے اور ایسے کہ بہت کے مارے گرتے تھے اور اٹھتے تھے اور بھاگتے لوٹ لوٹ ہوتے ایک گڑھے میں جا پڑے بس انکو یقین ہو گیا کہ یہ بلائے آسمانی ہی خدا کی طرف سے نہ جادو اسواسطے کہ جادوگر دن کی تو دیکھ ہی رہے تھے جو انکے باپ نے بتائی تھی کہ سوتے جادوگر کا جادو نہیں چلتا الخلاف شرح بحر العلوم میں درپہ کار بصورت بیکار لکھا ہے کہ شبہ ہوتا ہے قولہ کا متحان کریم مارا کی رسد + امتحان تو اگر بنو حسد + محرم شاہیم مارا عذر خواہ + اسی تو خاص الخاص درگاہ کہ + عفو کرد و در زمان نیکو شد ند + پیش موسیٰ پڑنا سرمیز دند + در گذار از ما کہ + کریم بد + ای ترا لطافت و فضل بعید + گفت موسیٰ عفو کردم ای کر + گشت بر دوزخ تن + جان تان حرام + من شمارا خود ہمیم ای دوبار + اعجی سائید خود رازا اعتذار + ہیچمان بیگانہ شکل + آشنا + در نبرد آید پیش بادشا + انچہ باشد شمارا از فنون جمع آرید از بردن داند و رون + بس زمین را بوسہ + دھو و شونند + انتظار وقت فرصت می بدند + بس ازین رو علم بحسرت آموختن +

نہیں ممنوع و حرام محتمل و بعد از ان اطلاقی و تب شان شد پدید و کار شان تانیخ و جان کندن رسید پس فرستاد
 مردی در زمان موسی از برای عذر آن، المعنی بعد ساینه اس کیفیت کے دونوں سا حر نام ہو گا
 پہنچے جو تمہارا امتحان کیا یہ ہمارے لائق کتب تھا مگر حد سے ہنسے یہ بات کہائی کہ ہم بھی جادو میں مشہور ہیں اور
 تم کو بھی جادو کر دیا تھا ہم خدا کے مجرم ہیں تم ای خاص خاص در گاہ خدا کے ہماری عذر خواہی کرد حضرت موسیٰ نے
 عفو کیا دیکھو دم بھر میں وہ نیک ہو گئے پس حضرت موسیٰ کے سامنے سجدے کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری
 عزائی سے در گذر کر دو کہ ہم نے بہت بڑا کیا تم کو خدا تعالیٰ نے فضل و الطاف بیشمار عطا کیا ای موسیٰ نے کہا میں
 معاف کیا اور تمہارا جان و تن آتش و دوزخ پر حرام ہو گیا ای دوبار داب میں تمہارا خود ندیم ہوں تم اپنی بڑا
 عذر خواہی سگونا کر لو یعنی حرف عذر زبان پر مت لاؤ ایسے ہی بیگانے اور آشنا بنے ہوئے بادشا
 کے روبرو میری عزائی میں آؤ وہ تو جانے بیگانے ہیں میں جانوں آشنا ہیں اور جو فنون تم کو آتے ہیں
 ظاہری و باطنی وہ بھی جمع کر کے لاؤ بس انھوں نے زمین خدمت جومی اور گئے اور انتظار میں وقت فرود
 کے رہتے تھے اب مقولہ انکا ہی بس ایسا علم کھڑکھنا کہ آخر کو ذریعہ نجات و وسیلہ خلاص کا ہو جائے ممنوع
 و حرام و حوا نہیں ہو بعد اسکے انکو دست اور قہر شدید عارض ہوئی حتی کہ کام انکا نزع اور جا کھنڈا
 ہو گیا پس حضرت موسیٰ کے پاس فوراً ایک آدمی اسی کے عذر میں بھیجا اختلاف شرح بحر العلوم
 ندیم کو ندیم لکھا ہی اور اس شعر پس ازین رو علم کھراخ کے معنی میں مسئلے مباح و غیر مباح و رد و قدح ثا
 کے لکھے ہیں میں تو اتنا ہی جانتا ہوں کہ یہ شبنوی مولانا روم کی ہی جو عارف کامل اور عالم فاضل تھے زنیہ
 عقدہ درسی کمتر اہل علم کا مطلب تو ایک عجیب بات کے اظہار سے ہے کہ یہ اچھا جادو کہ جادو کرنے کو آئے جو حرام
 اس میں ایسی بات پیدا ہو گئی کہ وہ جادو وسیلہ نجات و ذریعہ خلاص کا ہو گیا مسئلے سے کچھ غرض نہیں ا
 جمع ہونا ساحروں کا ملازمین سے فرعون کے پاس اور خلعت پانا اور چھائی تھو ملنا اب
 غالب ہونے پر دشمن سے کہ اس کام کو ہمارے ذمہ رکھو

قولہ تاہ فرعون آمدن آن ساحران و دادشان لشریفہای بیکران و وعدہ ہا شان کرد ہم پیشین بداد
 برودہ گان اپان و نقد و جنس و زاد و بعد از ان شان گفت ہا ای شانگان و گزفون آید اندرا تمہارا
 برقتانم برشا چندین عطا کہ بدر بدرہ وجود و سخا پس بگفتندش باقبال توشاہ و غالب ایم و شود کارڈ
 مادرین فن صغیریم و یلوآن و کس ندارد پای ماندر چہان و ذکر موسیٰ بن داؤد طربا شد دست و کاین حکایتا
 پیشین بدست و ذکر موسیٰ بہر رو پوشست لیک و لوز موسیٰ نقد تست ی یار نیک و موسیٰ و فرعون و ہمتی
 یلین و دھم را در خویش جبت ہما قیامت مہلت موسیٰ تاج ہنوز گزشت یگر شد سرج و این سفال وین فیتلہ دیگر

ایک نور شمسیت دیگر زلف سرستہ ہر نظر در شیشہ داری کم شوی + زانکہ در شیشہ است اندر دوی + و در نظر در نور
 داری و ابھی + از دوی واعد اکویم ای منتھی + از نظر گاہ ست ای مغز وجود + اختلاف مومن و کبر وجود + المعنی
 الحاصل وہ سائر کہ بلائے تھے سب فرعون تک آپہونچا منے آنکو خلعت بیکران دیے و علسے بھی کیے اور
 پیشگی بھی دیا دہرے دہرے گھوڑے اور نقد و جنس اور نادرہ مسکے کہا کہ خبردار ہو جاؤ ای خائفان سحر +
 اگر تم امتحان میں غالب پڑے تو اتنی عطا تیرے پٹو اوٹگا کہ اب تک پردہ جو دو مخا کا ڈھکا ہوا ہو کہ جو دو مخا کتنی چیز
 ہو پھر پردہ اسکا بھٹ جائیگا سب جان لگیے کہ جو دو مخا کی حد یہی اسب نے کہا کہ ای شاہ تیرے آقبال
 سے ہم غالب ہی ہونگے اور اسکا کام خراب و تباہ ہوگا ہم اس فن کے معذور اور پبلوان ہیں جہاں بھر میں ہر
 ہم پایہ نینن ہی اب مقولات مولانا رح کے ہیں کہ موٹلی کے ذکر میں سب کی خاطر مین سقید ہوسے ہیں تماشے کی
 بات ہو کہ یہ حکایتیں بھی اس قسم کی ہیں جیسے اور حکایتیں اگلے زمانہ میں ہوتی ہیں مگر اصل یہ ہو کہ ذکر موٹلی تو
 واسطے روپوشی کے ہو تو ای باریک یہ نینن جانتا کہ نور موٹلی کا خود تیری ذات ہی تیرے وجود و ہستی میں موٹلی
 و فرعون دونوں موجود ہیں تو اپنے آپ میں ان دونوں دشمنوں کو ڈھونڈو کہ وہ روح و نفس ہیں اسلئے کہ
 موٹلی کے نور سے قیامت تک تجھ کو نتیجے حاصل ہونگے پس و کوئی نور نینن ہی ہو تو ایسا جیسے چراغ دم بجھ کا
 اجمال یہ چراغ اور تہی دوسری نہیں لیکن نور اسکا ضرور اسی سر سے ہی جس سے نور موٹلی کا ای یہ بھی دوسرا
 نینن ہی بس تو شیشے میں جو چراغ رکھا ہو اس کے نور کو دیکھ شیشہ کو مت دیکھ اگر شیشہ کو دیکھیں گے یہ کجا جائیگا
 دوی اور اعداد جسم میں بڑیگا اور جو نظر نور پر رکھیں گے تو ای سنتی دوی و اعداد جسم سے خلاص باجائیں گے سارے
 اختلاف مومن اور کبر وجود کے ای مغز و خلاصہ وجود کی نظر گاہ سے ہیں کہ نظر ٹھکانے پر نینن پڑتی اور
 اصل کو نہیں دیکھتی الخلاف شرح بحر العلوم میں بر دکان دوکان میں داو نینن لکھی اور دکان کے بعد
 واد عطف فضول لکھی ہر گز کوکز در نظر کو در نظر

اختلاف کرنا چھوٹکی شکل فیل کا شب تار میں

قولہ پیل اندر خانہ تار یک بود + عرہ را آورده بود مدش انورہ از برای دیدنش مردم بسے + اندران ظلمت ہمیشہ
 ہر کسی + دیدنش با چشم چون ممکن نبود + اندران تاریکیش گفت می بسود + آن کی راکت بخرطوم او فتاد + گفت
 ہجوما و دانستش نہاد + آن کی راکت بر گوشش رسید + آن برو چون باد بزن شد پدید + آن کیے را
 گفت جو بر پایش بسود + گفت شکل فیل دیدم چون عمود + آن کی بر پشت او ہناد دست + گفت خود از
 پیل چہ از تختہ بدست مجنبن ہر یکت خردی چون رسید + فہم آن میکرد وہر جامی شنید + در نظر گفت شان ہنسان
 آن کی دانش لقبہ او آن لفت + و گفت ہر کس اگر شے برے + بختلا و زلفت شان چو انہدی چشم من بچون گفت

نہت کھٹ رابرہمہ آن دسترس جسم دریا دیگرست و کھٹ و کمرہ کھٹ بہل زد و دیدہ در دریا نگہ الملعنی ایک
اندھیرے گھر میں ایک ہاتھی تھا کہ اسکو ہنود بطور پیشکش کے لائے تھے اس کے دیکھنے کو بہت لوگ جمع ہوئے اور
اُس اندھیری میں گھر کے اندر جاتا تھا لیکن آنکھ سے دیکھنا اسکا ممکن نہ تھا اسلئے اس اندھیری میں ہاتھ
اچھوٹو لٹے تھے چنانچہ ایک کا ہاتھ اُسکی سونڈ پر لڑ گیا اُس نے تو یہ جانا کہ اسکی ذات و نہاد شل پر تالہ کے ہوا کہ
ہاتھ کان تک پہنچا اُسکے خیال میں آیا کہ شل بچھے کے ہی ایک کا ہاتھ جو اُسکے پاؤں پر چھو گیا اُس نے
کہ ہاتھی شکل ستون کے ہی ایک نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اُس نے کہا کہ شل تخت کے ہی آئیے ہی ہر ایک
جس جزو کو اُسکے بیویا دہ جہان کہیں ہاتھی کا ذکر سنتا تھا اسی پر قیاس کرتا تھا اور سمجھتا تھا وجہ یہ تھی
نظر کے موافق تو بات اُنکی تھی نہیں مختلف تھی سو اسلئے ایک ذات نے اُنکو ہزار رقب بتائے اگر ہر کہ
ہاتھ میں ایک جمع ہوتی تو اختلاف اسکی گفتگو سے نکل جاتا تو ایسے ہی تری چشم حس ظاہر کی ہی جسکو مست
کھٹ دست اُن لوگوں کے کل بروسترس نہیں ہی اس بات کو سمجھ کہ جسم دریا کا اوپر ہی اور جھاکھ دریا کی او
ہیں تو جھاکھوں کو چھوڑا اور دریا کو دیکھ قولہ حبش کھنڈ زردیار و زشب + کھٹ ہی مینی و دریا بی عجیب +
کشتہا ہم بریزیم + تیرہ چشم و در آب روئیم + اسی تو در کشتی تن رفتہ بخواب + آب را دیدی نگہ در آب آ
آب را بیت کو میر اندش + روح را در حیت کو میخاندش + موسیٰ و عیسیٰ کجا بد کا قباب + کشت موجودات
سیداد آب + آدم و حوا کجا بود از زمان + کہ خدا افکند این زہ در کمان + گر بگویم زان بلخر دیای تو + درنگو
بیچ از ان ابوابی تو + در بگویم در شال صورتی + برہان صورت نجبی ای فتی + بستہ پائی چون گیاہ اندر زم
نہر بجنانی یاد دی بی یقین + یکایت نیست تا قلی کنی + یا نگہ یار ازین گل بر کنی + چون کنی پارا حیات
زمین گل ست + این خیانت را روش بس مشکست + چون حیات از حق بگیر ی ابروی + بس غنی کردی
دل روی + شیر خوارہ چون زوایہ بگسلد + لوت خوارہ شد مراد را می بلد + بستہ شیر زمینی چون جوب + جوفظ
از قوت القلوب + الملعنی یہ جوہے کہا کہ دریا کو دیکھ کھٹ و دریا کو مست دیکھ ظاہر ہو کہ تو خود دیکھتا ہی رات دا
کہ حبش کھٹ کی دریا سے ہی باوصف اس معاینہ شبانہ روزی کے کھٹ کو دیکھتا ہی دریا کو سنیں دیکھ
بڑا تعجب ہی ہم جدوت ان کشتوں کو کہ عبارت اجسام سے ہی جیسی کھٹ سے تھی تو لوٹ پوٹ کر دیتے ہی
معلوم ہوتا ہی کہ ہم تو آب روشن میں بیٹھے ہوئے ہیں ہم خود ہی تیرہ چشم ہیں جواب کو نہیں دیکھتے کشتی کو
دیکھتے ہیں اور یہ جو کہا ہی کشتوں کو جب لوٹ پوٹ کرتے ہیں یہ بھی ایک حال فقر اکا ہی کہ ہر وقت نہیں
اسو اسلئے جدوت کہا ہی جو ترجمہ چون تو قیت کا ہی آئی مخاطب تو بھی اس کشتی تن میں ہی مگر خواب رفتہ
ای غافل تو نے بھی پانی کو دیکھ لیا ہی نہیں اس پانی کے پانی کو دیکھ اسلئے کہ اس پانی کے واسطے دیکھ

جس سے یہ پانی جاری ہو اور اس روح کی واسطے اور روح ہی جکودہ بلا لیتا ہے یعنی نور خاص تو تو اسی موجود
 کو موجود جانتا ہے یہ تو خیال کر کہ موسیٰ اور عیسیٰ اس وقت میں کہاں تھے جس وقت میں آفتاب موجودات کو
 پانی دیتا تھا یا آدم و حوا اس وقت میں کب تھے جب خدا نے یہ کہاں پڑھائی ہو آفتاب بھی مراد ذات الہی
 سے ہے قید موسیٰ و عیسیٰ کی برعایت آفتاب کے ہے کہ موسیٰ کا حجزہ بد بیضا مثل آفتاب کے تھا اور عیسیٰ زندہ
 آفتاب کے پاس پہنچے اور آدم و حوا کی اس لحاظ سے کہ یہ انسان کے والدین ہیں اب اگر میں ان کیفیتوں کو
 بیان کروں تو ڈرتا ہوں تیرا پاؤں نہ ڈگ جائے اور اگر نہیں کہتا ہوں تو تیرے حال پر افسوس آتا ہے
 کہ تو ویسا ہی رہا جاتا ہے اور اگر مثال میں کوئی صورت بیان کروں تو خوف ہو ای جو ان کہ تو اسی صورت پر نہ چکا ہے
 تو گناہ کی طرح زمین میں پابستہ ہو ذرا ہوا سے تیرا سر ہلتا ہے اور اسکی طرف جھک جاتا ہے اور یقین نہیں
 جو کسی کا کہنا مانے لیکن سر تو ذرا ہوا سے ہلتا ہے مگر پاؤں نہیں جو سیرالی الہ کی طرح نفل کرے یا
 پاؤں کو اس گل سے نکالے کہ گل مراد جسم خاکی سے ہے اور کیسے پاؤں نکالے تو تو حیات اپنی اسی گل سے
 جاتا ہے اسی سبب سے تن پروری میں مشغول ہو پس ایسی حیات کی رفتار درویش ادھر بہت شکل ہی
 اگر رہ روی حق سے حاصل کرے خلافت اپنے مجھے ہوئے کے تب تو اس سے غنی ہو جائے اور دل
 کی طرف تیرا گدہ ہو کہ ایک لطیفہ غیبی ہے اور یہ کچھ مشکل نہیں دیکھ تو بچہ شیر خواہ جب دایہ سے چھوٹتا ہے اور طعام
 لذیذ کھاتا ہے کیسا شیر چھوڑ دیتا ہے تو بچہ سے بھی کم ہے کہ مقید شیر زمین کا ہر شل خوب کے جھکولانہ ہو کہ قوت
 قلوب سے اس قوت کا نظام دھونڈھ پھر دیکھ اس قوت سے کیسی نعمتیں لذیذ پاتا ہے قولہ قوت حکمت
 خور کہ شد نور سیر ہای تو نور بی حجب را ناپذیر ہا تا پذیرا کردی ایجان نور را تا بہ بینی بی حجب مستور را
 چون ستارہ سیر بر گردون کنی + بلکہ بی گردون سفر بچون کنی + انجان کن نیست در ہست آمدی + ہین بگو
 چون آمدی مست آمدی + را ہمای آمدن یاد ت نامد + یک رمزی با تو میخوانیم خواند + ہوش را بگذار
 آنکہ ہوش دایہ گوش را بر بندانگہ گوش دار می گویم زانکہ تو خامی ہنوز + در بہاری دندیدستی تموز + این جہان بچون
 درخت ست ای کر ام + با بر و چون میوہ ہای نیم خام + سخت گیر و خاما مر شاخ را + نانکہ در خامی نشاید کاخ را +
 چون بہ نخت و گشت شیرین لب گزان + مست گیر و شاخما را بعد از ان + چون ہذا الی قبال شیرین شدہ بان
 سر و شدہ بر آدمی ملک جہان + سخت گیری و تعصب خامیت + تا جہنمی کار خون آشامیت + خیر دیگر ماند
 آیا گفتش + بانور روح القدس گوید بی منش + بی تو گوئی ہم بگوش خوشتن + بی من و بی غیر من ای ہم تو من
 انچو آن وقتیکہ خواب اندر روی + تو ز پیش خود پیش خود شوی + بشنوی از خویش و پنداری فلان + با تو
 اندر خواب گفتت آن نہان + تو کی تو نیستی این خوش رفیق + بلکہ گردونی و دریای عمیق + آن تو کی نیستی کان ہمدون

ظلم ست و غرقہ گاہ ہند تو ست + خود جہ جای حد بیداری و خواب + دم مزین والہ اند اعلم بالصواب + دم مزین
 تاملش نوی زبان مدلقا + الصلا ای پاکبازان الصلا + دم مزین تاملش نوی اسرار حال + از زبان بیزبان کہ تو قلم
 دم مزین تاملش نوی زبان دم زبان + پنچہ ناید در بیان و در زبان + دم مزین تاملش نوی زبان اقبال + انجبا
 و کتاب و در خطاب + دم مزین تاملش نوی زبان + اشتنا بگزار و رشتی نوح + پنچہ کسان کا شناسیکر
 کہ خواہم کشتی نوح + المعنی تو قوت حکمت کا کھا کہ یہ نورستیر کا ہوا ی پوشیدہ شمع کا دکھائے والا اسوا
 اب بھی تو نور کے بجاب و عیان ہیں اور تو انکو نہیں مانتا جیسا کہ فرمایا و سن یوت الحکمتہ فقد اوتی خیرا کثیرا
 جو شخص کہ حکمت اُسکو دے گی ہو اُسکو خیر کثیر دی گئی ہو پس جب تو قوت حکمت کا کھا گیا تو ای جان میں اس
 ماننے والا ہو جائیگا اور جو تجھے مستور ہیں وہ بیحجاب نظر آئینگے پھر تو سارہ کی طرح آسمان پر سر کرے گا
 گردون کے سفر پر چون کرے گا یعنی وہ سفر جہین چون و چگون نہیں ہو جیسا کہ تو نیست سے ہست میں
 عدم سے وجود میں آیا ہو خبردار ہو بتا تو کیسا است آیا ہو یہاں تک کہ وہ راہیں بھی جسے آیا تھا جھک
 لیکن ایک ہر اسکی تیرے سامنے میں بیان کرنا چاہتا ہوں مگر جبکہ تو ہوش ظاہری کو چھوڑ دے اور باطن
 کو پیش کرے ایسے ہی ظاہری کے کان بند کرے باطن کے کان لگائے پھر کہتے ہیں نہیں جانے دا
 نہ کمون اسیلے کہ تو ابھی کچا ہو اور بہار ہی میں ای گری نہیں دیکھی ہو جیسے میوہ گری ندریدہ کچا ہوتا
 سے مراد شدت و شدائد عشق کی اور بہار عیش و لذائذ دنیا کی مابعد کے اشعار مثال ہیں یعنی یہ ہوا
 ایسا ہو جیسے ای گرم ایک درخت اور ہم اس درخت پر گزریوے کے مثل ہیں کہ جب تک کچا ہوتا ہوتا
 سخت ہو کے پکڑتا ہو جاتا ہو خامی میں کاخ کے لائق نہیں ہوں کہ کوئی گھر لگائے اور جب پک گیا
 شیریں ہوا ایسا کہ ہونٹ کاٹنے لگا کہ یہ مہانہ شیرینی کا ہو بعد اسکے شاخ کو سست پکڑتا ہو ایسا ہی حال
 ہو کہ جب تک اوٹھ کے اقبال سے شیریں ہاں نہیں ہوتا تب تک اس جہان کو سخت پستیا ہو جہان شیریں
 ہو پس یہ ملک جہان اسپر سر و ناگوار ہو جاتا ہو پس اسکی سخت گیری اور اسکی خوشاندی بھی خامی ہو
 ایسا کہ تو جو نہیں ہو اور جنین کا کام خون اتنامی اب اسکے سوا اگر اور کوئی چیز تجھے کہنے کی رہ گئی ہو
 وہ تجھے روح القدس کہیگا میں اُسکو نہیں کہہ سکتا یہ ایک طنز ہی پھر کہتے ہیں تو بھی تو اپنے کان میں آپ
 بے میرے اور بے میرے غیر کے اسیلے کہ ای فلان جو تو ہوا وہی میں ہوں میرا تیرا ایک حال ہی
 سوقت میں کہ تو سوتا ہو اور اپنے ہی آپ سے نکل کے اپنے ہی سامنے ہوتا ہو اور اپنے ہی آپ سے
 مستی ہو جو کچھ مستی ہو اور گمان کرتا ہو فلان نے مجھے خواب میں پوشیدہ کہا ہو حالانکہ وہ تو ای
 نہ کہہ سکتا لیکن اسیلے کہ انسان میں جمیع حقیقتیں مثالیہ کو نہایت خوبصورت و جمیع میں پس جب

چیز کا عالم رو باین کرتا ہو وہ صورت اسی خواب دیکھنے والے کی ہوتی ہو خود دکھائی دیتی ہو اور بقدر استعداد خواب دیکھنے والے کے فیض بخش بھی ہوتی ہو تو اگر رفیق خوش بینی کی سمجھتا ہو کہ میں ایک ہوں تو ایک نہیں ہو بلکہ تو ایک لڑو تو ای جیسے کہ درون ستارے ہیں اور دریاے عمیق جسکی تھاہ نہیں زفت حکم و سطر کو کہتے ہیں فرماتے ہیں نو وہ سطر و تندر ہو کہ تیری نوسو تین ہیں نوسو سے مبالغہ تھا کہ بیہوش کا ہونہ عد و معین اور توفہ قلمزم ہو غرق گاہ سیکڑوں تو کا ہو کہ تیری ذات میں بھری ہیں جیسے کہ اوپر جامع جمیع حقائق کو نید و غیرہ کہا گیا اور اسکے ساتھ میں کچھ حد خواب و بیداری کی نہیں ہو کہ خواب ہی میں ایسا ہو جیسا کہ ذکر خواب کا شروع کیا تھا اب آگے دم مست مارا لند ہی اسکے صواب کو خواب جاننے والا ہو تو خاموش ہو تو خود اس مرتقا سے اصلاح سے کہ آواز پاکباز و نکو صلا انعام و احسان کی ہو اور خاموش ہو تو اسرار حالی کے سنے اور زبان نیریل تجھے قم تعال کے سینے اٹھ اور آپھر کہتے ہیں خاموش ہو تو وہاں کے جو دم زن ہیں اسے وہ باین سنے جو بیان و زبان میں نہ سما میں پھر فرماتے ہیں خاموش ہو تو اس آفتاب سے وہ باتین سنے جو کتاب و خطاب دونوں سے جدا ہیں خاموش ہو تو تیرے حق میں روح گویا ہوئے کہ شنادری چھوڑے اور کشتی نوح میں آو دوسرے مہرہ میں آ امر علیحدہ ہیغہ ہر شتا علیحدہ اور یہ شتا اسوقت میں کنعان کرتا تھا اور کتا تھا کہ میں نوح دشمن کی کشتی نہیں چاہتا ہوں الخلاف شرح بحر العلوم میں ایکرام کہ ایکرام لکھا ہو

سرکشی کرنا کنعان پسر نوح علیہ السلام کا نصیحت سے

قولہ میں بیدار کشتی بابائین + تاگردی غرق طوفان ای میں + گفت فی ان شتا سمو ختم - من بجز تجمیع تجمیع افرو ختم + میں مکن کین سونج طوفان بلاست + دست و پای آشنا امر و ملاست + باد تہمت و بلا د تجمیع کش + جبکہ شمع حق نمی یابہ بخش + گفت فی رفتم بران کوہ بلند + عاصمت آنگہ مرا از ہرگز نہ + میں مکن کہ کوہ کاہست این زمان + جز جیب خویش را ندیلا مان + گفت من کی پند تو بشنودہ ام + کہ طمع کردی کہ من دین دودہ ام + خوش نیامد گفت تو ہرگز نہ + من بریم از تو دہر دوسرا + میں مکن بابا کہ روز ناز نیست + مر خدا را خوشی را تباہ نیست + تا کون کردی دایم ناز کیست + اندرین درگاہ گیر ناز کیست + لم یندم یولدست اواز قدم + بی پدر دار و نہ فرزند و نہ غم + ناز فرزند ان کجا خواہ کشید + ناز بابا بیان کجا خواہ کشید + ہستم مولود و پیر اکم تباہ ہستم والد جوانم + ناز + ہستم مشو ہر نیم من شہوتی + ناز را بگزار نجا ای سستی + جز خضوع و بندگی و اضطراب + اندرین حضرت ندارد اعتبار + المعنی فرماتے ہیں حضرت نوح نے اپنے بیٹے سے کہا کہ خبر دار ہو بابا کی کشتی میں بیٹھ جا تو اگر ڈیسل و خوار طوفان میں ڈوبنے سے بچ جائے جیسا کہ قرآن مجید میں آریا بنی ارباب محسا و لا مکن مع الکافرین ای میرے بیٹے سوار ہو کشتی میں میرے ساتھ اور مست ہو کا فساد و فساد کے ساتھ

کہا نین نین میں نے پیر ناسیگہ لیا ہوا اور تھاری شمع کے سوا اور شمع روشن کر لی ہی کہا خبر دار ایسی باتیں ہیں
یہ سوج طوفانِ بلا کی ہوا میں ہاتھ پاؤں پیر نے دسے کے نفی دلا ہیں یہ ہوا تو در بلا کی ہوا اور شمع کش سوا
شمع حق کے کہ وہ کسی سے خاموش نہیں ہوتی کہا نین میں اس کوہ بلند پر چلا جادو نگاہ وہ میرا عالمِ گلاب
ہرگز نہ سے ہی کہا جانی القرآن ساوی الی جبل یعنی من الما یعنی پناہ لڑنگا میں پاڑ سے وہ میری گلاب
کہ بجا پانی سے کہا خبر دار یہ بات مت کہ کہ اس وقت میں کوہ کاہ ہوا خدا تعالیٰ سوا اپنے دوست کے کسی کو
کہ بجا جیسا کہ کلامِ شریف میں ہوا لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحمہ آج کوئی پناہ دینے والا جس
خدا سے نہیں ہو کر وہی جبر وہ رحم کرے کہا بر سین ہو میں تکوین نصیحت کرتے میں نے تھاری نصیحت کہ
سنی ہی جو تکوین امید ہوئی کہ میں دین دودہ یعنی خاندانِ دین سے ہوں مجھ کو تھاری بات کبھی خوش
آتی میں دونوں جہان میں سے بزار ہوں کہا خبر دار ای بابا ایسا مت کہ کہ یہ دن ناز کا نین ہوا خدا کی
ایمانیت و شریعت نہیں ہی اب تک تو نے ناز کیے اور ابھی ناز کی ہی چلی جاتی ہی اسکی درگاہ میں جو ہوا
والی ہوا نہ کیسا اور کیا ہی جو باب بٹا کیسا ہوا ہوا ہوا وہ ناز کو جاننا ہی وہ تو لم یلد ولم یولد ہی قدیم سے
باب نہ کوئی بیٹا نہ اسکو کیسا غم پھر ناز فرزندوں کا وہ کیسے اٹھایا اور ناز پاؤں کا کب کیسا اسکا تو قول
کہ میں مولود نین ہوں جو بڑے باب کی قدر جانوں ای میری طرف بہت سامت و طرفہ میں ملے
جو بیٹے کا ناز اٹھاؤں پس ای جوان اتراے مت نہ میں کیسا شوہر ہوں نہ شہوتی ہوں تو ناز کو
ای سستی سستی یعنی زن باکرہ و نیک میرے یہاں سواے عجز و بندگی و اضطراب کے کوئی چیز معتبر نہیں
انحلاف شرح بحر العلوم میں بابا کو بابا کہ کو کہ قولہ گفت بابا سا اہا این گفتہ + باز میگویی بجز انفسہ +
از نہما گفتہ باہر کسی + تا جواب سر و بشنودی بسی + این دم سر و تو در گوشت حرفت + خاہد کنون کہ شدم
وزنت + گفت بابا چہ زبان دارد اگر + بشنوی یکبار تو پند پر ہمچنین میگفت او پند لطیف + ہمچنین میگفت
او دفع عیفت + نئی پردہ از نفع کفان پیر شد + نئی دمی در گوش آن او پیر شد + اندرین گفتن بندہ و من
بر سر کفان زد و شد ز بر زینہ نوح گفت ای بادشاہ بر دبار ہر مرا خرم و وسیلت بر دبار + وعدہ کہ دی
بار + کہ بیاد اہلت از طوفان رہا + دل ندام بر امید شای عظیم پس چرا بر بود سیل از من گلیم + گفت
اہل و خویشان نہ بود + خود ندیدی تو سفیدی از کبود + چونکہ دندان ترا کرم وقتادہ نیست و دندان ترا
دستادہ تاکہ باقی تن نگردد و زار از دگر کہ بود آن تو شوخیز از نہ گفت پیر از مرغیر ذات تو + غیر خود نگار
مات تو + تو میرا ہی کہ چونم تا تو من نیست چندان کہ بابا ران چمن + ز عدہ از تو شاد از تو عالمی + مقتدی بیانی
بی عالمی متصل فی منفصل فی این کمال + بلکہ بی چون و چگون و اعتدال + ماہیانیم تو دوریاے حیات

نہ وہ ایم از لطفت ای نیکو صفات تو گنجی در کنار فکر تے۔ فی معلولی قرین ناطقہ پیشل زمین طوفان و بعد از این مرا
و مخاطب بودہ و راجعاً با تو می گفتیم نہ با ایشان سخن + ای سخن بخش تو نو دان کن + المعنی پھر کنگان نے کہا ای
باتو نے برسوں یہ باتیں کیں اور لوٹ کے پھر انھیں کو کہتا ہوں تجھ کو جمل نے دیوانہ کر دیا کتنی ہی دفعہ
گوں سے تو نے یہ باتیں کیں اور جواب سرد و ناگوار سنے ایسے ہی میرے کان میں بھی تیرے دم سرفنے
نہ جگہ نہ پکڑی اب خاص اس وقت میں کہ میں دانا و جوان ہوں کیسے جگہ بائیکا کہا بابا اس میں تیرا کیا بگاڑ ہے
تو ایک دفعہ میری نصیحت مان لے غرض ایسی ہی وہ لطیف باتیں نصیحت کی کہتے تھے اور وہ ستیزندہ
خت و درخت انکو رفع کرتا تھا نہ باپ کا نصیحت کنگان سے دل بھرتا تھا نہ کسی دم نے انکے اس سخت
لے کان میں اثر کیا دو نون اسی گفتگو میں تھے کہ ایک سوچ تیز اٹھی اور کنگان کے سر پر گری جس سے وہ
در چور ہو گیا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے و حال یضیحا الموج فکان من المنقرین اور حائل ہوئی ان دونوں میں
رج بس ڈویے ہوں بن داخل ہوا اسی حال میں حضرت نوح نے ندا کی کہ ای بند شاہ حلیم میرا وہ حال ہوا کہ گدھا
رگیا اور اسباب میرا تیرا ہلا ہا لگیا یہ میرا بیٹا اور میرے اہل سے تھا جیسا آیت کریمہ سے واضح ہے و نادى نوح
بہ تعالٰی رب ان ابني من اہلی و ان وعدک الحق و انت اعلم الخافین اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر
ما ارب میرے میرا بیٹا بیشک میرے اہل سے ہو اور وعدہ تیرا سچا ہے اور سب کاموں کا بڑا حاکم تو ہی ہی ہوتے
ہے بارہا وعدہ کیا کہ تیرے اہل کو طوفان سے بچا دوں گا مجھ کو تو ای حلیم تیرے اس وعدہ پر امید تھی پھر یہ
یل مجھے میرا کلیم کیسے چھین لگیا حکم ہوا ہمارا وعدہ تیرے اہل و خویش کی نسبت تھا تو نے تو خود اس
یاہ دل سے ذرا سفیدی نہ دیکھی پھر وہ کیسے تیرا اہل تھا جیسا کہ فرمایا یا نوح انیس من
ہلک اند عمل غیر صالح ای نوح وہ پسر تیرے اہل سے نہیں ہوا سکے عمل بد ہیں مثلاً آدمی کے منہ میں دانت
کیسے کام کی چیز ہیں جب انہیں کٹرے پر جائیں تو انکا اکھیرتا ہی بہتر ہو وہ دانت نہیں ہیں تو باقی
در جسم اس سے ایذا نہ پائے گو وہ بھی تیری ہی ملک سے ہیں مگر تو ان سے بیزار ہو حضرت نوح نے کہا
رخدایا بیشک وہ غیر تھا میں اس سے اور جو تیری ذات سے غیر ہو سب سے بیزار ہوا اور جو تیرا مات مطلق ہو
ہی میرا اہل و خویش ہے وہ غیر نہیں ہے تو خوب جانتا ہوں کہ میں تیرے ساتھ کیسا ہوں ایسا ہوں جیسے چمن باران
لے ساتھ کہ ساری شگفتگی و شادابی چمن کی باران سے ہو ایسے ہی میں بھی تھی سے زندہ ہوں اور تجھی
سے سرسبز و خندان اور ایک فقیر محتاج تجھی سے غذا پانے والا بے واسطہ اور بے کسی حائل کے اور
پرورش تیری نہ متصل ہو نہ منفصل کمال ہوا سیلے کہ اتصال و انفصال صفت ناقص کی ہو نہ کامل
بلکہ چون و چگون کسی کے چون و چگون کو اس میں دخل نہیں اور اعتدال کی بیشی سے جدا کمال

واعتدال مثل زید عدل کے ہوا تو نیک صفات ہم سب تیرے ہی دریا کی مچھلیاں ہیں تیرے ہی لطف سے
 زندہ ہیں تو وہ گنج نہیں ہو کہ کسی کی فکر کھلو بخل میں دبا لے نہ تو کسی معلول کا ہمنشین ہو نہ علت کا دونوں سے
 پاک ہو قبل اس طوفان سے بھی میرا خطاب و سوال تجھی سے تھا اور بعد اسکے بھی تجھی سے ہر ماجرا میرا تجھی سے
 ہو تو ابھی میرا مخاطب ہو میں اپنی بات تجھی سے اس سخن بخش کنار ہا نہ اسے چنانچہ جو سخن کہن ہو گیا وہ بھی دہرا
 وہ بھی دونوں تیری ہی ملک و عطا ہیں قولہ فی کہ عاشق روز و شب گوید سخن + گاہ با اطلال و گاہ ہی اوس
 اردی در اطلال کردہ دانگا + او کر ایگو یارین مدت کر + شکر طوفان را کنون بگماشتی + واسطہ اطلال را برداشتی
 زانکہ اطلال لبیم بد بدند + فی ندائی فی ہدائی میر و ند + سن چنان اطلال خواہم در خطاب + کہ بعد چون کوہ داگر
 جواب + تاشنی بشنوم سن نام تو + عاشقم بر نام جان آرام تو + ہر بنی زان دوست دار کوہ را + تاشنی بشنوم
 تمام ترا + آن کہ پست شال سنگلاخ + موش را شاید نہ مار در سناخ + سن نگوم از گرد و یار سن + بی صدا نہ اند
 گفتار من + باز من آن کہ ہوا رش کنی + نیست ہمدام یا قدم یا رش کنی + گفتی نوح او تو خواہی جلد را چشم
 بر آرم از تری + بہر خانی دل تو نشکنم + یکا احوال واکہ گم + گفتی فی را حیم کہ تو مرا + ہم کنی غرقہ اگر باید ترا
 ہر زمان غم میکش من خوشم + حکم تو جانت چون جان میکشم + نگر کم کس + دگر ہم نگر کم + او بہانہ باشد تو منظم
 عاشق صنع توام در شکر و صبر + عاشق مصنوع کی باشم چو گبر + عاشق صنع خدا با فر بود + عاشق مصنوع او کا
 در میان این دو فرقی بس غفی است + خود شناسد کہ در ویت صفی است + المعنی اطلال ان لفتح نشانی ملای
 و ویران سناخ لفتح جامی خواب آسایش یعنی میں تو ہمیشہ تجھی سے سخن کرتا رہا اور تیرا ہی نام لیا کیا نہ تو
 عاشق اطلال و ماوسن کا ہوں اطلال مراد تبون سے کہ قوم نوح کے کسی بت تھے یعوق بصورت اسب
 یعوق بصورت شیر بصورت کہ گس دو بصورت مرد و سوار بصورت زن کہ یہ انکی پرستش کرتے تھے
 رات دن اپنے مقصود کی تمنا اور انکی طرح و ثنا کرتے تھے میں نے تو ان اطلال سے کبھی سخن نہیں کیا
 نہ ان ماوسن سے کہ اپنے سوا اور کو نہیں سمجھتے تھے میں حیران تھا کہ یہ اطلال کی طرف متوجہ ہو کے ہمیشہ
 طرح و ثنا کرتے ہیں اور مخاطبہ انکا کس سے ہو شکر ہو کہ تو نے طوفان اپنے تعین کیا اور واسطہ اطلال کا کھرا
 اس واسطے کہ وہ اطلال نہایت بد تھے کہ نہ اندا کرتے تھے نہ صدا نہایہ کسی کو آپ پکار میں صدا یہ کہ
 ندا کا جواب دین اور میں ایسے اطلال سے خطاب کرنا چاہتا ہوں کہ عند الخطاب کو کھٹک صدا سے
 جھکو جواب دے تو تیرے نام کا مثنی اس سے سنوں یغے جیسے میں نے کہا دیکھ ہی وہ کہے کہ میں
 نام جان آرام کا عاشق ہوں بار بار سننا چاہتا ہوں ہر بنی نے کوہ کو دوست و عزیز جو رکھا ہی وہ
 کہ تاشنی تیرے نام کا سنے اور جو کہ پست مثل سنگلاخ کے ہو وہ پوش کے لائق ہو کہ اسکے کسی سوراخ

گھس رہے نہ ہماری خواب گاہ کے قابل میں ایسے کوہ سے جو کلام کرتا ہوں کہ وہ میرا یا نہیں ہوتا یہ
جواب نہیں دیتا میری گفتار کے وقت بے صدا ہوتا جس ایسے کو خاک برابر ہی کر دینا بہتر ہو اسلئے
کہ یہ ہمدم نہیں ہو کہ ہمارا اسکا ایک دم ہو ایسے کا یا مال ہی ہونا اچھا ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح
اگر تو چاہے تو ہم سب کو ابھی محسوس کرتے ہیں اور ابھی تحت الثری سے نکالتے ہیں ہم دلی کفنان
کے واسطے تیری دشمنی نہیں کرتے بلکہ اس کے حال سے تجھے آگاہ کرتے ہیں حقیرت نوح نے کہا
نہیں نہیں میں تیری رضا پر راضی ہوں اگر تیری مرضی ہو تو مجھ کو بھی غرق کر دے بلکہ ہر وقت مجھ کو غرق
کر میں خوش ہوں حکم تیرا میری جان ہو میں اسکو شل جان کے سمیٹونگا اول تو میں کسیکو دیکھوں گا ہی
نہیں اگر دیکھوں گا بھی تو وہ ایک بہانہ ہو مگر اصل منظر میرا تو ہی ہو گا میں صبر و شکر اور ہر حال میں عاشق
تیری صنع کا ہوں میں گہر کی طرح عاشق مصنوع کا کب ہوں اس واسطے کہ جو عاشق صنع خدا کا ہو وہ
نہایت فرخ و با فرہو اور جو عاشق مصنوع کا ہو کافر ہو بدینوجہ کہ عاشق صنع کا درحقیقت عاشق صنایع
کا ہو مقید مصنوع کا نہیں اور عاشق مصنوع کا اسکا مقید ہو نہ صنایع کافر تے ہیں کہ ان دونوں
یعنی صنع اور مصنوع کے عشق میں نہایت ہی فرق پوشیدہ اور خفی ہو اور اسکو وہی جانتا ہی جو تیرے
نزدیک برگزیدہ اور صفی ہو انخلاف شرح بحر العلوم میں تیری کو تری لکھا ہے

توفیق در میان ان دونوں حدیثوں کے الرضا بالکفر کفر راضی ہونا کفر بر کفر ایسن لم یرض
بقضائی فی طلب باسوائی جو کوئی راضی نہ ہو میری قضایا تو چاہیے کہ دھونڈنے کوئی رب سوائے
قولہ ای سوالی کہ سائل مر مر + زانکہ عاشق بودا در برابر + گفت نکتہ الرضا بالکفر کفر + این ہمہ گفت و گفت
اوست مھر + باز فرمودا کہ اندر ہر قضا + مسلمان راضا باید رضا + بی قضای حق بود کفر و نفاق + گریہ برین راضی
شوم باشد شقاق + در نیم راضی بودا کہ ہم زیان + پس چہ چارہ باشد اندر میان - گفت مش این کفر مقضی
فی قضاست + ہست آثار قضا این کفر راست + پس قضا را خواجہ از مقضی بدان + تا شکالت حل شود اندر
جہان + راضیم بر کفر زان رو کہ قضاست + فی ازان رو کہ نزاع و کفر راست + کفر از روی قضا خود کفر نیست
حق را کافر خوان اینجا مست + کفر جہاست و قضای کفر علم + ہر دو یک کی باشد خرم و غلم + رشتی خط رشتی
نقاش نیست + بلکہ از وی رشت را بنمود نیست + قوت نقاش باشد آنکہ او + ہم تواند رشت کردن ہم نگو +
اگر کشایم بحث این را من بساز + تا سوال تا جواب تیر دراز + ذوق نکتہ عشق از من میرود + نقش خدمت
نقش دیگر میشود + المعنی شقاق ایک طرف اختیار اور مخالفت و دشمنی کرنا مقضی ادا کیا ہوا اور
تمام کیا ہوا فرماتے ہیں کل مجھے ایک سائل نے سوال کیا اس سبب سے کہ وہ اس چارہ پر عاشق تھا اور

کہا کہ یہ نکتہ جو ہے کہ الرضا با کفر کفر انحضرت نے فرمایا ہے اور انکا فرمودہ مہرہو یعنی سب کا مانا ہوا اور مسلمان
یوں بھی فرمایا ہے کہ ہر قضا میں مسلمان کو راضی برضا ہونا چاہیے اب بتاؤ کفر و نفاق کیا قضاے حق نہیں
کہ اسپر راضی ہوں تو مخالفت اور دشمنی ٹھہرے اور اگر راضی ہوں تب بھی نقصان کی بات ہو اسواسطے
خدا رکھتا ہے جو میری قضا پر راضی ہو تو میرے سوا اور کوئی رب اپنا ڈھونڈھے بے پھر کیا کرین ان دونوں
متضاد میں کچھ بن نہیں آتا بڑی حیرانی ہو میں نے اس سے کہا کہ یہ کفر مقضیٰ یعنی قضا والی کا ہے نہ قضا
اور آثار قضا کے گویا علت اسکی ہیں جو خالی حکمت سے نہیں کہ تو نہیں جانتا اسی سبب سے تو نے
راضی نہیں ہوتا اپنی مرضی پر راضی ہوتا ہے یہی کفر ہے پس خواجہ تو قضا کو مقضیٰ سے جان تو ساری شکلیں
تیری جان میں اسان ہوں کوئی اشکال باقی نہ ہے ہم اس کفر پر بھی راضی ہیں جو قضا سے ہو بدن ازرا
اور ہمارے کفر کے اسلئے کہ جو کفر از روے قضا کے ہو وہ کفر ہی کب ہو اگر حق تعالیٰ نعوذ باللہ کا فرہو
وہ کفر قضا بھی کفر ہو پس تو ایسے موقع پرست اڑے اسلئے کہ جہل کفر ہو اور قضا کفر علم پھر جہل و علم دونوں
ایک کب ہیں جیسے علم و غلم ایک نہیں یعنی تحمل و ختم کہ ایک نقطہ میں کیا سے کیا ہو جاتا ہو مثلاً اگر کسی
خط میں تو زشتی دیکھے تو یہ مست جان کہ نقاش کی زشتی ہو بلکہ وہ زشت قصداً اسکی نمایش ہو آسمان
کی کہ ٹھکھو قوت زشت و خوب دونوں طرح نمود کی ہو اب فرماتے ہیں کہ اگر اس بحث کو ہم کھولیں اور بار
و سامان بیان کریں تا طول طویل سوال و جواب پیدا ہوں تو ہو سکتا ہو لیکن مزہ نکتہ عشق کا جس سے
لذت پارہے ہیں یہ جاتا ہو اور جس خدمت پر ہم مامور ہیں اس کے نقشہ کا نقشہ بدلا جاتا ہے

اس بیان میں کہ حیرت مانع بحث و فکر کی ہو

قولہ آن کی مرد و موآندستاب + پیش یک آئینہ وار مستطاب + گفت از ریشم سفیدی کن جدا + کہ عروس
گزیدم ای فحی - ریش او برید و گل پیش نهاد کہ تو بگزین چون ملاکاری قتاد + این سوال و این جواب ستای گدا
کہ سزین ہاندار و مرد دین + این کی زد سیلے مرید را + حلقہ کرد او ہم برای کید را + گفت سیلی زن سوالی کی کہ
پس جوابم گودانگہ میزنم + بر قفای تو زوم آمد طراق + یک سوالی وارم اینجا در رفاق + این سوال از تو کی
بگو + حل کن اشکال مرا ای ننگو + این طراق از دست من بودست یا + از قفا گاہ تو ای فخر کیا + گفت از دردان
فراغت نیستم کہ دین فکر و تامل نیستم + تو کہ بیدردی ہی اندیش من + نیست صاحب در این فکر ہیں + ہا
را نباشد فکر غیر خواہ در سجدہ برد خواہی بدیر + عفت و بیدردیت فکر آورد + و خیالت نکتہ بکر آورد و ہرگز
نیست صاحب درد را + مرشنا سہم درد را + حکم حق را بر سر و روی مندا + حفظ فکر خویش یک سومی ست
المعنی مستطاب خوش آمدہ و پاکیزہ ایک شخص و مو یعنی چھتری و اڑھی والا ایک حجام خوش مزاج کے

یا اور کہا کہ میں نے ایک نو عروس کی ہوتو میری داڑھی سے سفید بال بین ڈال اسنے کل داڑھی موٹ کے
 سکے سامنے رکھ دی کہ لے تو اب اسین سے بین مجھکو اور کام ہو میں اپنا کام کروں بس یہی حال سوال و
 جواب کا ہو جو اوپر ہم نے کہا ہو ای شخص گزیدہ کہ جو مرد وین کا ہو وہ سوال و جواب کا عاشق سنیں نہ انکا اسکو
 خیال و پروا اب دوسری مثال ہو کہ ایک شخص نے زید کے سیلی ماری زید نے بھی اسکی بداندیشی سے اپسر
 طہ کیا اتو سیلی مارنے والے نے زید سے کہا کہ میں ایک بات تجھے پوچھتا ہوں اسکا جواب مجھکو دے لے پھر
 انا متیزم میں می زائدہ ہو اور زن امریم ضمیر منصوب منفصل اور وہ سوال یہ ہو کہ میں نے جو تیری گردن پڑا
 ورا یک آواز طاق کی کھلی اس آواز سے اس موقع پر مجھکو ایک سوال اپنے رفیقون میں تھا وہی سوال
 ای نیکو تجھے کرتا ہوں تو میری شکل کو حل کر تی ہے یہ آواز طاق کی میرے ہاتھ سے ہوئی ای فخر کیا یا تیرے
 نھاگاہ سے اسنے کہا کہ درد کے مارے مجھکو ایسی فراغت کہاں کہ میں اس طاق کی فکر و تامل میں پڑوں
 در سوچوں بس بقولات مولانا رحم کے ہیں ایسے ہی تو بید رہم تو بھی ان سوال و جواب کو سوچا رہ اور
 فہر دار ہو جا کہ صاحب درد کو یہ فکر نہیں ہی ظاہر ہو درد مند وں کو سوا سے اپنے درد کے فکر غیر کی سنیں ہوتی
 چاہے کوئی مسجد کو جاے چاہے کوئی تھانہ کو ساری فکر میں تیری تیری غفلت و بیداری پیدا کرتی ہو
 اور تیرے خیال میں نئے نئے ملکتے جاتی ہو اور جو صاحب درد ہو اسکو سوا سے غم دین کے اور کچھ
 سنیں ہو مرد و کو خوب پہچانا ہو حکم حق کو وہ سرور پر رکھتا ہو اور اپنی فکر کی حفظ ایک کنارے الگ
 رکھ دیتا ہو الخلاف شرح بحر العلوم میں کل کو گل لکھا ہے۔

اسکا بیان کہ در میان صحابہ کے کوئی حافظ نہ تھا

قولہ در صحابہ کم بدی حافظ کسی + گرچہ شوقی بود جان شان را بسی + زانکہ چون مغزش در آگند و رسید + پوشتہا
 شد بس رقیق و واکنید + مغر حلم از دو دم شد پوشتش + زانکہ عاشق را بسوزد و دوستش + تشر جزو دوستی و
 باوام ہم مغر چون آگند شان شد پوشت کم + وصف مطلوبی جو عند طالبی است + وحی برق نور سوزان نبی است
 چون تجلی کرد او صفات قدیم + پس بسوزد و وصف حادث را گلیم + ربع قرآن ہر کہ محفوظ بود + جل فینا از صحابہ
 می شنود + جمع صورت با چنین معنی ژرف + نیست ممکن جز در سلطانی شگرف + در چنین مستی مراعات ادب
 خود نباشد و بود با شد عجیب + اندر استغنا مراعات نیاز + جمع ضدین بہت چون گرد و دراز جمع ضدین از
 نیاز افتاد و آواز + باز در وقت تحیر امتیاز چون عصا مشوق غمیان میشود + کو خود مندوق قرآن میشود
 گفت کوران خود صنادیق اندر + از حروف معصفت و ذکر نذر + باز مندوقی پر از قرآن بہ است + زانکہ صندوق
 بود خالی بدست + باز صندوقی کہ خالی شد بار + بر صندوق قیہ پر پوش سٹ مار + حاصل نہ وصل چون افتاد و

گشت دلالہ ہمیشہ مرد و مرد و چون بطلوبت رسیدی می یلج شد طلبگاری علم اکنون قبیح چون شدی برآمد
آسمان سر دبا شد تجوی زو بان و جز برای یاری و تعلیم غیر و سر دبا شد راه خیر از بد غیر و آینه روشن که شد صاف
باشد بر نادن صیقلی پیش سلطان خوش نشسته در قبول و جہل باشد جستن نامہ رسول و المعنی قشر ہندی بکل در
فستق مغرب پستہ نئی اما لہ بنی بضم کا صحابہ میں بہت کم ہوتا تھا جو کوئی حافظ ہوا اور یہ نہیں کہ انکی جان کو قرآن
شوق منوشوق از حد مگر وجہ یہ تھی کہ آنھوں نے اسکے مغز کو خوب کوریدھا تھا اور نہایت پہونچے تھے اس
سبب پوسٹ انکے سامنے باریک ہو کے پھٹ گیا تھا جب مغز علم کا بڑھتا ہوتا پوسٹ کم ہو جاتا ہی جیسے عاشق
مشتوق جلا جلا کے گھٹا دیتا ہو دیکھو چھکلا جو ز اور پستہ اور بادام کا جب مغز اسمیں بھرتا ٹھنستا ہی پوسٹ کم ہو جاتا
ظاہر ہو کہ وصف مطلوب کا ضد وصف طالب کا ہو وہ بدرجہ اعلیٰ یہ بدرجہ ادنیٰ اس سبب سے وہ در
برق نور کی ہو جلائے والی قرآن کی ہو ورنہ تضاد میں اتحاد کیسے ہو پھر حاجت قرآن کی نہیں بہت شرماء
ایسی تفسیر ہو کہ جب اوصاف قدیم تجلی کرتے ہیں تو حادث کے وصف کی کملی جل جاتی ہو اسمیں بھی صفت
کی ہو جاتی ہو جس کسی کو صحابہ سے جو تھائی قرآن بھی یاد تھا اسکو صحابہ جل فینا یعنی بزرگ ہیں ہم ہیں کہ
تھے کسوا سطے جسکو ایسے معنی ثروت و عیش حاصل ہوا اور وہ صورت کے ساتھ بھی جمع رہے یہ ہر کسی کا کام نہیں
سلطان شکر و نادر یعنی عارف کامل کے کیسے ہو سکتا ہو کہ ایسی سستی و وجد میں مراعات ادب یعنی مشر
کی مرغی رکھے یہ نہیں ہو سکتا بس اگر ہو تو تعجب ہی جیسے کوئی استغنا والا مراتب نیاز کے بجالائے یہ اجتماع
کب ممکن ہو اور کیسے ہو سکے ناز و نیاز و دونوں باہم ضد ہیں اول تو یہ جمع نہیں ہو سکتے اور انکے ساتھ قیام
کیسے امتیاز ہو کہ ناز کیا ہو اور نیاز کیا ہو دیکھو جب عصا معشوق نہ ہوں کا ہو جاتا ہو یعنی انکو نور بصر نہیں
تواندھا ضد وق قرآن کا بنتا ہو غرض یہ کہ جو معافی و اسرار قرآن سے اندھا ہو وہ الفاظ و نظم قرآن کا
ہوتا ہو پس یہ صاحب اسرار معانی قرآنی اس حافظ الفاظ زبانی سے بہت بہتر ہو جیسا کہ کہا ہو اندر
صندوق میں جہین قرآن و الفاظ قرآن اور ذکر نذر سے بھرے ہوئے نذر ترس و بیم اب فرماتے ہو
کہ نہیں پھر بھی وہ صندوق جہین قرآن بھرا ہو آخر اس صندوق سے جو خالی کیسے ہاتھ میں ہو بہت
اور پھر بھی یہ بات ہو کہ ایک صندوق تو خالی از بار ہو یعنی بار سے تو خالی ہو لیکن موش و مار اسمیں
ہیں تو ایسے صندوق سے وہ خالی ہی اچھا ہو اب فرماتے ہیں کہ حاصل ان سب کا یہ ہو کہ آدمی اپنے
مشتوق کے وصل کی خاطر کٹیاں اور دلالہ لگاتا ہو اور خاطر خوشامد انکی کرتا ہو اور جب وصل ہوا
وہ کٹیاں اسکے سامنے سر و و ناگوار ہو جاتی ہیں دلالہ عبات ہو طاعت و عبادت سے ایسے ہی کیے
اپنے مطلوب کو پہونچ گیا اور فائز مقصود ہوا پھر طلب و تلاش علم حصول مطلوب کی ندموم و قہ

ہو جاتی ہو مثلاً جب آسمان کے بام پر پہونچ گیا تو پھر سیڑھی آسمان پر چڑھنے کو کیوں مانگیگا ہاں اتنا ضرور ہو کہ غیر کی مدد و تعلیم کو واسطے جو کچھ کہے وہ کہے لیکن خود اپنے سر وہ راہ خیر کہ جس سے خیر کو پہونچا ہو بعد حصول خیر کے سرد ہو جاتی ہو جیسے ایک آئینہ روشن و صاف و جلی ہو پھر اسکو کسی صیقل پر رکھنا محض جہل و نادانی ہو ایسے ہی بادشاہ کے سامنے تو خوش و خرم درجہ قبول میں بیٹھا ہو اور معذرت نامہ اور قاصد کا خواستگار ہو کیسی جہالت ہو الخلاف شرح بحر العلوم میں موش و مار کو ہوش لکھا ہے۔

بیان اسکا کہ طلب الدلیل عند حضور المدلول قبیح والا اشتغال بالعلم بعد الوصول لی
المعلوم مذموم ڈھونڈھنا دلیل کا بعد سامنے ہونے مدلول کے قبیح ہو اور مشغول ہونا
علم میں بعد وصول معلوم کے مذموم ہو

قولہ آن کی ریا ریش خود نشانہ نامہ بیرون کرد و پیش یار خواندہ بیتہا در نامہ ملح و ثنا زاری و سکینی و
بس لا بہا + گریہ و افغان و درد و حزن خویش + خواری و یزاری باہل و خویش + دوری و بنجوری از بچان دست
و ذکر پیغام و رسول از مغزو پوست + پہچان میخواند یا معشوق خود تاکہ بیرون شد ز حد و از عدد و گفت معشوقین
اگر نہ بست + گاہ وصلین عمر ضائع کردن است ہن پریش حاضر تو نامہ خوان + ہست این بازی نشان عاشقان +
گفت ایجان حاضری + ما و یک + من نمی یابم نصیب خویش نیک + انجہ میدیدم ز تو پارینہ سال + نیست این من
اگر چہ بی نیم جہاں + من دین چشمہ زلالی خوردہ ام + دیدہ دول زاتہ کردہ ام + چشمہ می بینم و لیکن آب نی +
راہ آیم را مگر ز درہ زنی + گفت پس من شمیم معشوق تو + من بیغار و مراد در قفو + عاشقی تو بر من و بر جالتے
حالت اندر دست بود ای فتی + پس نیم کلی مطلوب تو من + جزو مقصودم ترا اندر ز من + خانہ معشوقم و معشوق
نی + عشق بر نقدست و بر صندوق نی + المعنی لیغار و قفو ہر دو نام شہر ایک عاشق کو معشوق نے اپنے سامنے
بٹھایا سنے ایک نامہ نکالا اور یار کے سامنے پڑھنا شروع کیا کہ حسین اسکی ملح و ثنا تھی اور اپنی زاری و
سکینی اور بڑی خوشامدین اور گریہ اور افغان اور حزن و درد اور خواری و یزاری خویش + اقربا سے
اور دوری و بنجوری + ہجر دست سے اور ذکر پیغام و قاصد کا غرض ہر طرح کا مغزو پوست ایسے ہی اپنے
معشوق کے سامنے پڑھتا تھا یہاں تک کہ حد و شمار سے گزرا یہ سنے معشوق نے کہا کہ اگر یہ بیان تیرا
میرے واسطے ہو تو اب وصل کا وقت ہو اس میں ایسی باتیں کرنا عمر ضائع کرنا ہو عجب حال ہو میں تیرے
سامنے موجود اور تو میرے آگے نامہ پڑھتا ہو بھلا عاشقوں کے یہی نشان ہن کہا ایجان تو تو بیشک مجھ کو
مگر میں تو اپنا اچھا حصہ نہیں پاتا یا رسال جو کیفیت تجھے دیکھتا تھا وہ اسوقت تجھ میں نہیں پاتا
اگر چہ وصال حاصل ہو میں نے تو اس چشمہ سے آبِ لال پیا ہو اور دیدہ اور دل کو اس کے تازہ کیا ہو

ب میں چشمہ تو دیکھتا ہوں وہ آب نہیں دیکھتا پانی کی راہ میری کسی راہزن نے مار دی کہا بس میں نہ
 شوق نہیں ہوں میں لیغا میں اور تیری مراد قوت میں پھر کہا میں کہاں تیری مراد تو عاشق میرا نہیں
 مری حالت کا ہو اور حالت کسی کے قبضہ میں نہیں ہوتی بس میں تیرا مطلوب کلی نہیں ہوں میں تیرا نام
 بن جزو مقصود ہوں میں خانہ تیرے معشوق کا ہوں معشوق نہیں ہوں تیرا عشق نقد پر ہی صندوق
 میں ہو الخلاف شرح بحر العلوم میں ایجاں کو انجا لکھا ہو قولہ ہست معشوق نکلہ و کیو بود + مبتدا و منتہا
 بود + چون بیابیش ناشی منتظر ہم ہویدا او بود ہم نیز سر + میرا حوالہ فی موقوف حال + بندہ کا میں ہوں
 ہ و سال + چون گوید حال را فرمان کند + چون بخوابد چشمہ را جان کند + منتہا ہو کہ موقوفہ + منتظر بندہ
 مال جو + کیمیای حال باشد دست او + دست جنبا نہ شود دست او + گر بخوابد مرگ ہم شیرین شود + بخار نہ
 گس و سرین شود + او بود سلطان حالی را در روش + نی چو تو محروم از حال و کشش + آنکہ او موقوف حالت
 نیست + کہ گئی افزون و گا ہی در کیست + یک صافی فارغت از وقت و حال + صوفی ابن الوقت
 شد در مثال + حال ما موقوف فکر و رای او + زندہ از نفع مسیح اسامی او + عاشق حالی نہ عاشق برہنی + برہنہ
 ال برہن می تنی + آنکہ کہ ناقص گئی کامل بود + نیست مبعود خلیل فل بود + آنکہ آفلن باشد و کہ آن و این نیست
 ر بللا حب ال فلیں + آنکہ و گا ہی خوش و کہ ناخوش ست + یک زبانی آب و یکدم آتش ست + برج مہا شاہ
 ولیکن ماہ نی + نقش بت باشد ولی آگاہ نی + المعنی آب مقولات مولانا رح کے ہیں کہتے ہیں اس طرح
 نے اپنے معشوق کو دوسرے حال پر پایا ایسا معشوق کس کام کا معشوق وہی ہو جو ایک حال پر ہو کہ تیرا
 بتدا و منتہا ہوا و تیرے عشق میں فتور نہ آئے اور لیا کہ جب تو اسکو پاے تو معرض انتظار میں نہ رہا
 نہ منتظر دیدار کے بیٹھے ہیں کب برآمد ہو بلکہ ظاہر اور پوشیدہ دونوں حال میں پیش نظر وہ بادشاہ احوال کا
 جسے کیفیتیں تغیر ہوتی ہیں اسکا حال کسی حال پر موقوف نہیں بلکہ جملہ حال اس پر موقوف چنانچہ ماہ و سال نہیں
 غیرت ہوتے ہیں اس ماہ کے غلام ہیں جسوقت حال سے کہہ دے فوراً بجا آوری فرمان کی کرے ادیب
 چاہے جہنم کو کہ کشف ہیں جانوں لطیف سے بدل دے وہ منتہی نہیں ہو اسواسطے کہ موقوف ہو بلکہ
 ہمیشہ یکساں نہ مثل حسن اور حسنین کے کہ منتہی ہو نہ منتظر کسی حال کا کہ اس کے انتظار میں ہو اسکا تو ہاتھ خود
 لیمیا ہو حال کا کہ ذرا ہلاتے ہی مس کا مست ہو جاتا ہو ای رز پالینا ہو اگر وہ چاہے تو مرگ جیسی تلخ چتر شیرین
 ہو جائے اور خار و نشتر سب زگس و نسر میں نیچا میں وہ ہر روش و طویر میں سلطان حال کا ہو نہ تیری طرح کہ حال و نشر
 و دونوں سے محروم یعنی نہ کسی کشش تیر موقوف میں نہ تجھ میں حال کے شوق کا بس جو موقوف حال و تغیر کا ہو آدمی
 کہ کبھی ٹرہ جاتا ہو کبھی گھٹ جاتا ہو لیکن جو صوفی صافی ہو یعنی ابوالوقت وہ وقت و حال دونوں سے

بخت ہو بخلاف صوفی ابن الوقت کے کہ یہ مقید وقت و حال کا ہو اور جملہ حال اسکی فکر و اسے پر وقت و ٹھہرے ہوئے اور اسکی نفخ سے جو شل دم مسج کے ہو زندہ و آغہ ہو کہ صوفی بو الوقت کے حال و وقت دونوں تابع ہوتے ہیں کہ جو وقت جو کے وقت اسکی فوراً تعمیل کرتا ہو چنانچہ انبیا و بعض اولیا اور ابن الوقت تابع وقت و حال کا ہو کہ مناسب وقت کے ٹھہرے نکالتا ہو اور حال بھی اسپر غلبہ کرتا ہو کہ یہ حال اکثر اولیا کا ہو یہ لوگ عاشق حال کے ہیں نہ کسی من کے اور اگر من پر پرتے ہیں یعنی عاشق ہوتے ہیں تو وہ عشق بھی انکا بامید حال ہی ہوتا ہو اور جو کبھی ناقص کبھی کامل ہو وہ معبود خلیل کا نہیں ہو اس سبب سے کہ ڈونٹے والے پہلے شعر میں بن مراد معشوق ظاہری سے کہ جو منی و خودی سے بھرے ہوتے ہیں اور خلیل دوست خالص اور جو اقل ہو اور تغیر لا حوال وہ دلبر نہیں ہو لا احب الالفین سے ہو جیسے خلیل نے کہا تھا اور جو کبھی خوش ہو کبھی ناخوش ہو مثلاً آفتاب اور ایسے ہی کبھی آب کبھی آتش اسکی عاشق نہیں وہی من یعنی معشوق ظاہری ہے تو برج ماہ کا لیکن خود ماہ نہیں ہو اور ہو تو نقش بت مگر آپ سے آگاہ نہیں کہ میں کون قولہ ہست صوفی صفا جون ابن وقت + وقت لہجوں پدر بگر فتنہ سخت + لیک صافی غرق عشق ذوالجلال + این کس بے قرار و تاق و حال + غرقہ غرقہ کی کہ اولم بولدست + لم یلدلم بولدان ایز دست + روچین عشقی گزین گر زندہ + در نہ وقت مختلف + بندہ + شکر اندر نقش زشت و خوب خویش + بنگر اندر عشق و مطلوب خویش + منگر این را کہ حقیری یا ضعیف + بنگر اندر ہمت خود امی شریف + تو بہر حال کہ باشی می طلب + آب می جو داما ای خشک لب + کان لب خشک گو امی سید ہر کو در آخر بر سر منبع رود + خشکی لب ہست بیخامی ز آب + کہ بات آر و یقین این اضطراب + کاین طلبگاری مبارک جنبشی این طلب در راہ حق مانع کشی ست + این طلب مفلح مطلوبات ست + این سپاہ نصرت و ریات ست + این طلب ہنجون خروسی و صبح + میزند غرقہ کہ می ید صبح + اگرچہ آلت نیست تو می طلب نیست آلت حاجت اندر راہ رب + ہر کر اینی طلبگار ای سپر + یار او شویش و انداز میر + کہ جو را طالبان طالب شدی + وز ظلالی غالبان غالب شوی + گریہ کی موری سلیمانی بخت + منگر اندر جستن و ست + ہر چہ داری تو ز مال و پیشہ + بی طلب بود اول و اندیشہ گریہ کی گنجی بیابند در دست + و رہا ست از طلب ہم قاصر ست + ہر کہ چیزی جبت بیشک یافت او + چون بجز اندر طلب بشتا فت او + چون نداوی و طلب پای سپر + یافتی و شد میر بی خطر + ہن مباحل بخواجہ یکدم بی طلب + تابیا بی ہر چہ خواہی امی عجب + عاقبت جویندہ یا بندہ بود + چونکہ در خدمت تبتا بندہ بود + و طلب چالاک شوزان احتیاج + می طلب والہ اعلم بالصواب المعنی فرماتے ہیں جو صوفی صفا والا ابن وقت ہو لہذا وقت کو یا سخت یا کمرٹے ہوے ہو جیسے بیٹا باپ کو کہ مقتضیات اسکی ہرگز نہیں چھوڑتا مگر جو صافی ہو وہ حضرت ذوالجلال کے عشق میں غرق ہو تو اسکا ابن نہیں نہ اوقات کا نہ حال کا سب سے بخت و فایز اور سب کوٹے کیا ہو

چون مرا تو آفریدی کاہلی، زخم خواری سست جنبی مینلی، بر خزان پشت ریش بیلرد، بار اسپان داشتہ ان نتوان
 نلوا کاہلم چون آفریدی ای ملی، روزیم دہ ہم ذراہ کاہلی، کاہلم سن یاخیم در وجود، خفتم ندر سایہ احسان، جود کاہلان
 سایہ چنان را گر، روزی نہادہ کونوع و گر، ہر کر یا است جوید روزی، ہر کر یا نیست کن، لسوزی + رزق را میرزا
 بسوی این حزیں را، دان بسوی ہر زمین + چون زمین را با بنا شد جود تو + ہر را را ند بسوی او + تو طفل را
 چون با نہا شد مادرش + آید وزیر و وظیفہ بر سرش + روزی خواہم ناگہ بی تعب + کہ نہانم من ز کوشش خبر طلب
 مدتی بسیار میگردان دعا + روز تاش شب ہمہ شب غمی + خلق میخند بر گرفتار او + بر طمع خامی و بر بیکار او + کہ جب
 میگوید عجبی سست ریش + یا کسی دوست بنگ بی ہیشش + راہ روزی کسی رنج سست تعب + ہرگز این
 نادر شد و رشعجب + ہر کر او پیشہ داد و طلب + از رہ کب تعب با رنج و تب + اطلبوا لار زاق من اسبابا
 او خلوا الا وطن من ابوابها + شاہ و سلطان در سول حق کنون + ہست داد و دہنی ذوقنون + ہست در فرمان او
 از وحش طیر + در ہمہ روی زمین او راست سیر + با چنان غمی و نازی کا نہر دست + ہرگز شدتش عنایتہای دوست
 معجزاتش بشمار و بسعد و سورج بخشایش مدد اندر مدد + المعنی ملی یا فتم تو انگر مبتل یا فتح کاہل دست فرما
 ہین ایک شخص حضرت داؤد کے عہد میں ہر دانا و نادان کے سامنے یہ دعا کرتا تھا ہمیشہ کہ اتجدا مجھکو مالدار
 بے رنج کے عطا فرما سیلے کہ تو نے مجھکو زخم خوار و رست حرکت او کاہل پیدا کیا، ہر چھر جو گدے پشت ریش
 و ہر ادہین اپنر تو بوجھ گھوڑون اور اوٹون کا نہیں لا دنا چاہیے جب مجھکو تو نے اتو انگر و غنی کاہل پیدا
 کیا، ہر تو مجھکو روزی بھی اسی کاہلی کی راہ سے دے تین کاہل ہون اور وجود میرا آرام طلب سایہ خب
 اور وہ سایہ بھی تیرے ہی احسان وجود کا تو نے جو کاہل ہون اور سایہ خب ہون کی عادت آرام طلبی کی کی ہو توئی
 روزی کی صورت بھی دوسری قسم پر کی ہو جس کیلے پاؤن ہین وہ دڑ چھٹ کے اپنی روزی ڈھونڈ لیتا،
 اور جسکے پاؤن نہیں ہین اسکی دسوزی تو کر تو رزق کو مجھ کلین کی طرف دوڑتا رہ جیسے ابر کا باران ہر زمین
 کی طرف دوڑاتا ہوا سیلے کہ زمین کے جو پاؤن نہیں ہین تو جو تیرا بر کو دو تھا کر کے اسکی طرف دوڑاتا ہوا
 ایسے ہی بچ کے پاؤن نہیں ہوتے خود مان اسکی اسکا رتب پہونچانے اسکے سر بر آتی ہو مین بھی ایسی ہی
 روزی ہر رنج و تعب چاہتا ہوں کہ یکا یک مجھکو ملتی رہے مین سواے طلب کے او کسی قسم کی کوشش نہیں
 رکھتا اتحاصل بہت مدت یہ دعا کرتا رہا دن رات نور صبح شام مخلوق اسکی باتون پر ہستی تھی اور نیز اسکی
 طمع خام اور لڑائی پر کہ خدا سے لڑتا ہوا و تعجب سے کہتے کہ یہ احمق سست ریش کیا بکتا ہوا اسکو
 کسی نے جھنگ بیہوشی کی ہدیہ ہو روزی ملنے کی راہ تو کسب رنج و تعب ہو بے اسکے غیر ممکن اور اگر
 بے اسکے ہو تو تعجب ہو آسنے ہر کسی کو ایک پیشہ بتا دیا ہو اور طلب رزق کی دیدی ہو اور کہدیا کہ اسی کسب

تعب اور رنج و تب سے روزی کو ڈھونڈھو یہی اسباب اسکے ملنے کے ہیں جیسے گھروں میں آنے کی راہ وہ
 ہیں تہا می شاہ و سلطان اور خود رسول حق جواب ہیں یعنی داؤد بی کی ہنرمند ہیں جسکے فرمان میں وحش و طہ
 اور جنگی تمامی زمین سیر گاہ ہو خواہ باعتبار رسالت خواہ بطحاظ سلطنت اور کیسے عزت اور کیسے ناز والے
 کے نزدیک کہ جنگ و اندک کی عنایتوں نے چھالیا ہو اور سب سے مستثنیٰ کیا ہو تجزات اسکے بے گنتی بہتیار
 رحمت آسمی کی جنگی مدد و مدد کہ ایک آئی دوسری آئی تیسری آئی اور علی ہذا قولہ ایچکس یا خود ز آدم تا کہ
 کی بدست آواز ہچون ارغنون کو بہر و غلے بمیراند دوست + آدمی را صوت خویش کر نیست + شیر و آہ
 گرد و از زبان + سوزی تذکرش مفصل این ازان + کوہ و مرغان ہم رسائل بادش + ہر دو اندر وقت دعو
 حرمش + این و ہند چندان مرور معجزات + نور و ویش بے جہات و درجہات + باہمہ تمکین خداد و زری او کہ
 بستہ اندرتجو بی زرہ بانی و رنجی روزش + می نیاید باہمہ پیرویش + انجمنین مخدول و پس ماندہ + خانہ کندہ
 گرد و و را ندہ + انجمنین بزرگوارند کہ او + کنج بایدار و و بایش فرد + زاحقی خواہد کہ ہر بخش زود و بی تجارت پر
 ز سوز و انجمنین گنجی نیامد در جہان + کہ بر آید بزلک بی زویان + این ہی گفتش تبخیر ز بگریہ + کہ رسیدش روزی و آ
 زان ہمین بد را ہم بدہ + زانچہ بانی ہدیہ امی سالار دہ + او ازین تشنیع مردم و زفسوس + کم نمیکرد از و عا و چالو
 شد مشہور در شہر و شیر + کو زانباں تہی جوید پیرو شد شمل در خام طمع آں گد + او ازین خواہش نمی آمد جدا + ا
 از و عا و اہتہال + کرد اجات مستعان ذوالجلال + گر گردان و گر شتابندہ بود + عاقبت جویندہ یا بند
 المعنی ارغنون آرغون ہر یک مخفف ارغنون نام ساز وضع کردہ افلاطون تذکر و غلط کننا مغف
 غفلت کنندہ رسائل ہر امان و ہم زبانان شہیر بفتح مشہور اہتہال تہضرع و زاری یہ اشعار بھی حضرت کا
 میں ہیں جو لوگ کہتے تھے کہ حضرت آدم کے وقت سے اب تک کسکی ایسی آواز مثل ارغنون کے ہو
 جسکے سوز و درد سے آدمیوں کا یہ حال کہ و غلط کے وقت سیکڑوں مرجاتے ہیں پھر کسکی آواز ایسی ہو
 نیست کہ ہنگام و غلط اسنے شیر و آہوا کٹھے ہوتے ہیں اسوقت میں باوصف مخالفت کے شیر سے
 آہو سے شیر دونوں غافل و بیخبر ہوتے ہیں پھر طومرغ سب اسکے دم کے ہم رسائل ہوتے ہیں یہ ہمارا
 جو وہ کہتے ہیں وہی کوہ و مرغ کہتے ہیں اور جب وہ دعوت دین کی کرتے ہیں یہ اسکے محرم ہوتے ہیں تو
 یہ جو بیان کیا گیا یہ اور ایسے ایسے سو گئے تو اسکے معجزات اور اسکے سوا نوز انکی صورت کا جو بے جہات ہا
 در جہات بے جہات اس سبب کہ وہ نوز آسمی سے ہو جو بہت ہو اور در جہات اس وجہ سے کہ دنیا میں ہو جو
 ہو بجز انکی خدا تعالیٰ نے باوصف اس تہ کے روزی جنہو سے متعلق کی ہو تو اگر کیا چنانچہ بے زرہ بانی ادا
 روزی کے انکو بھی روزی نہیں ملتی تھی یا وجود انکی پیروزی کے آوریہ مخدول و پس ماندہ خانہ برد بادناچ

ہوا بد بخت چاہے کہ کہیں خزانہ پالوں اور میرا پاؤں اس میں گھس جائے اور حماقت سے چاہتا ہوں کہ بدون
 اینج کے جھٹ پیٹ بے تجارت واسن ہووے سے بھروں کیسا خزانہ تو جہان میں نہیں ہی بھلا لے زردان
 آسمان پر چڑھ سکتا ہو کوئی تسخیر سے کہتا کہ لے یہ زہر ہو کہ یہ تیری روزی ہو اور تیرے واسطے بشارت ہو
 مت خوش ہوتا اور ہنسکے کہتا لالچھی کو دیدے اور جو کچھ تحفہ سردار دہ سے پایا کیسے ہلکو بھی دیا کر مگر اس تسخیر
 را سے اپنی دعا و خوشامد میں کمی نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ شہر میں معروف و مشہور ہو گیا کہ فلان خانی
 ن سے پیرو ڈھونڈھتا ہو اتنا مراد غلہ دان وغیرہ سے غرض یہ کہ تمام شہر میں خام طبعی میں شل ہو گیا
 طمعوں کو اس سے شال دیتے تھے لیکن وہ اس خواہش سے جدا نہیں ہوتا تھا جیسی دعا و زاری
 کرتا تھا ویسی ہی کرتا رہا زرا نہ گھٹا آخر اسکی دعا حضرت ستعان ذوالجلال نے قبول کی شعر بقولہ
 انار کا ہو کہ اگر گران ہو یعنی بھاری کہ ہل نہیں سکتا یا شتابندہ مگر ہوئے جو بندہ بیشک یا بندہ ہوگا

زنا گاو کا گھر میں اس دعا کرنے والے بزاری کے کسواسطے کہ دعا کنندہ عین سوال
 حق تعالیٰ سے بس الحاح سائل کا اس کے سوال سے بہتر ہو قال ابنی صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ یحب للمحسین فرمایا ابنی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ دوست رکھتا ہو الحاح کہ نہوا لو نکلو

تا کہ روزی ناگمان درجاشتگا + این دعا میگوید بزاری و آہ + ناگمان درخانہ اش گاوی و دید + شاخ
 شکست در بند و کلید + گا و گستاخ اندران خانہ بخت + مرد و جہت و تو ائمہا شست + پس گوی گا و
 برآزمان + بی توقف بی تامل بی امان + چون سرش برید شد سوی قصاب بتا اہا بش بر کند دروم شتاب +
 تقاضا گر درون بچون جنین + چون تقاضا میسکنی تمام دین + سہل گردان رہنا توفیق دہ + یا تقاضا را
 برآمنہ + چون ز مفلس زر تقاضا میسکنی + ز بخشش در سرے شاہ غنی + بی تو نظم و قافیہ شام و سحر + زہرہ
 ارد کہ آید و ز نظر نظم تجسس و توانی اسی علیم + بندہ امر تواند از ترس بیم + چون سچ کردہ ہر چیز + ذات بی تمیز و
 بیزار + ہر کی تسبیح بر نوح و گریہ و از حال کن این پیچہ آدمی منکر + تسبیح جاوہ + دان جاوہ و عبادات اوستاد + المعنی
 ب بکسر پست حیوان فرماتے ہیں ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ یہ دو پہر کیوقت بہ آہ و زاری دعا کر رہا تھا کہ نگاہ
 لے خانہ کیطرف ایک گائے دوڑ کے آئی اور سینک مار کے کواڑ توڑ دیے کہ دروازہ کھل گیا گویا وہ
 ناک کشودر کا کلید تھا بس گائے گھر کے اندر گھس آئی اسنے جھپٹ کے اس کے ہاتھ پاؤں باندھے اور
 اسکا گلہ کاٹ ڈالا ذرا توقف و تامل نہ کیا اور مطلق امان ہدی جب سر کاٹ چکا تو قصاب کے پاس
 جلدی سے اسکا پوست اُدھڑ دے اب مقولات مولانا رح کے ہیں فرماتے ہیں کہ اسی تقاضا گر
 نا کے تو ہمہر مثل جنین کے جو اپنے خرد و ج کیوں سٹے تقاضا سخت دروزہ کا مادہ پر رکھتا ہو تقاضا تمام دین کا

رہا ہو کیسے کرتا ہو اتمام دین سے مراد عبادت کامل یا عشق اسوا سٹے کہ راہ مشکل نہ کوئی رہنما نہ مددگار
 اس راہ کو سہل کرے اور رہنما و مددگار ہو یا تقاضا چھوڑ دے یہ تکلیف ہمہ سرت رکھ خوب جانتا ہو کہ ہم مفسر
 مفسر سے تقاضا کر کا کیا تواری بادشاہ غنی اول اسکو خفیہ زردیدے پھر تقاضا کرتا وہ دے سکے
 یا سی بات ہو کہ یہ نظم و قوافی کہ صبح و شام ہم باندھتے رہتے ہیں انکا یہ زہرہ کب ہی جو کسی کے نظم
 یمن علی ہذا نظم تجنیس و قوافی ای علم سب تیرے بندہ حکم کے ہیں تیرے ترس و بیم سے مقدر
 غلام امر کر سکین اور کسیکو نظر آئین تو نے ہر کسی کو مسیح اور تسبیح خوان بنایا ہو چاہے کوئی بے نیاز
 سے ہو چاہے باتمیز سے اور ہر ایک کی تسبیح دوسری قسم کی کہ سب اپنی اپنی تسبیح کرتے ہیں اور ایک
 کے حال سے بیخبر آدمی جماد کی تسبیح کا شکر ہو اور حال یہ کہ وہ جماد اپنی اپنی عبادت میں استاد
 لہ افتاد و دولت ہر کی بیخبر از یکہ گرداندر شکی + چون دو ناطق را از حال ہمدگر نیست آگہ چون
 در + چون من از تسبیح ناطق غافل + چون بدانند سچہ کھامت دلم بہت سنی را یکی تسبیح خاص بہت
 ندان در مناس + سنی از تسبیح جبری + جبری از تسبیح سنی بی اثر + این ہمگیوید کہ وضا لست کم + بیخبر از حال
 امر قم + وان ہمگیوید کہ این را چہ خبر + جنگ شان افگند یزدان از قدر + گوہر ہر یک ہوید ایسکند + جنس
 بید ایسکند + قہر از لطف داند ہر کسی + خواہ نادان خواہ دانایا خسی + لیک لطفی قہر در نہمان شدہ + ہر
 در دل لطف آمدہ + کم کسی داند مگر بانی + کش بود در دل محک را جانئی + باقیان زمین دو کمانی می
 موی لاندہ خود بیک پرمی پرند + المعنی فراتے ہیں جمادات ہی پر کیا موقوف بہتر فرمے جو اہل سلام
 ہن ہر ایک ہر ایک سے بیخبر اور شک میں پھر جب ناطق ناطق کا حال نہیں جانتا تو در و دیوار سے
 ہوتا ظاہر کہ ہر گاہ ہم تسبیح ناطق سے غافل ہیں تو صامت کی تسبیح ہمارا دل کیا جانے اب دیکھو سنی
 یک تسبیح خاص جدا ہو اور جبری جدھر کو بھاگتا ہو اسکی گریز گاہ جدا آگہ سنی تسبیح جبری سے بیخبر ہو اور
 تسبیح سے بے اثر یہ تو کہتا ہو کہ وہ گمراہ اور بہکا ہوا ہو اور اسکے حال اور امر قم سے بیخبر کہ یہ بھی اس
 مر کا اٹھایا ہو اور وہ کہتا ہو کہ اسکو کیا خبر دونوں میں حضرت یزدان نے قضا و قدر سے لڑائی
 بی اس صورت میں گوہر و اصل ہر ایک کی ظاہر کرتا ہو اور نا جنس سے جنس کو پیدا کرتا ہو کہ یہ فضل
 ہر و لطف میں تو دانا ہو یا نادان یا نا پس سب تمیز کر سکتے ہیں کہ یہ قہر ہو یہ لطف ہو لیکن جس لطف
 چھپایا ہو یا جس قہر میں لطف پوشیدہ اسکو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو ربانی ہو کسوا سٹے کہ وہ اپنے
 سوئی کیا کسوٹی کی ایک عمدہ جان ای بس جو لوگ باقی ہیں یعنی عاشق حیات جاودانی واسے
 دونوں کے جھگڑوں سے جدا ہیں اور ایک پر سے جو توحید ہو اسکے اپنے آشیانہ کو پہنچے ہیں جس شیانہ سے

اس بیان میں کہ علم کے دو پرہیز اور کمال کا ایک پرہیز

اولہ مرغ یک پرزد و افتہ من گون + باز پر برد و دگامی یا فزون + می قدمی خیز و آن سرع گمان + با یکے پر
امید آشیان + چون ز ظن راست علمش رومند + شد و پر آن مرغ و پر باد کشود + بعد از آن مثنی سویا ستقیم +
نعلی وجہ مکبا او ستقیم + باد و پر برمی یرد چون جبریل + بیگان و بی فکر بی قال و قیل + گر ہر عالم بگویندش توی + ہر
وان و دین مستوی + او نگر و دگر ترا گفت شان + جان طاق و نگر و جفت شان + و ہر گویا و را گمراہی + کو
ماری و تو پر گمراہی + او نفقہ در گمان از طعن شان + او نگر و دور و ناز طعن شان + بلکہ گر دریا و کوہ آید بگفت +
ایندش با گمراہی یاری و جفت + پہنچ یک ذرہ نیاید در خیال + مطمئن و موقن و بی احتیال + المعنی فرماتے ہیں کہ
خج ایک پر یعنی ایک باز و ازا جلدی او نہ ہا گمراہی بچھر گر کے دو ایک قدم یا زیادہ اڑتا ہوا بچھر گمراہی بچھر
ٹھکتا ہوا اس اسید پر کہ آشیان تک پہنچ جاؤں اور یہ مرغ یک پر گمان ہو جب آدمی اس ظن سے چھوٹ گیا
یہ علم نے اسکو اپنی صورت دکھائی تو وہ دو پر ہو گیا اور پر برد واز کے لیے کھولے بچھر تو برابر سیدھی راہ
لا جاتا ہوا جیسے کہ فرمایا سو یا علی صراط مستقیم یعنی برابر صراط مستقیم پر چلا جائیگا نہ ایسا جیسا کہ کہا ہوا علی وجہ مکبا یعنی
گر پڑے او نہ سے ٹھہر یا جیسے بیمار کہ چل نہیں سکتا بلکہ وہ دونوں پروں سے مثل جبریل کے اڑتا ہوا اب گمان
نکر اور تال قیل یعنی بحث و تکرار سب سے پاک ہو آں سکا یہ حال کہ اگر تمام جہان کے کہ وہ شخص تو اسی ہو جو
ہر زمان پر ہو اور دین راست پر تو اسکی جان جو ان لوگوں سے طاق و جدا ہو کبھی جفت انکی منوگی یعنی
خوش منوگی اور جو سب یہ کہیں کہ تو گمراہ ہو ہر چند آپکو کوہ جانتا ہو مگر برگ کاہ بھی نہیں تو اس طعن
گوئی سے بھی انکی وہ دردمند ہو گا طعن ضرب نیزہ بلکہ اگر کوہ و دریا گفت و کلام میں آجائیں اور قوت
کالمہ کی پاکراؤں سے کہیں کہ تو بار و جفت گمراہی کا ہو وہ ذرہ بھراں سب کے خیال میں نہ پڑیگا اور بخوبی
مطمئن اور بالیقین اور بے احتیال ہی رہیگا کیونکہ علم الیقین سے بہرہ یاب ہو چکا ہو

پھر ہونا آدمی کا یونہی تعظیم خلق اور رغبت مشترکین کی اسکی طرف اور حکایت کو دکن کے معلم کی
کہ کو دکان مکتبی از او ستا و پنج دیدہ و ملال و اجتہاد و شورت کردند و تعویق کا رہتا معلم در فقہ و ریاضہ
ون نمی آید و را بخوبی کہ بگمراہ چند روز و دوری + تا کہ ہم از حسن از تنگی کار بہست و چون کوہ خارا بر قرار
ن کی زیرک ترین تدبیر کہ وہ بگویدا و ستا چون تو زرد و خیر باشد رنگ تو بر جای نیست + این اثر یا نہ ہوا یا نہ ہے
مکی اندر خیال قدم ازین + تو بر او ہم مدد کن + چنانچہ چون در آئی از در مکتب بگو + خیر باشد و ستا احوال تو
ن خیالش نہ کی افزون شود کہ خیال عاقلی مجنون شود + آن سوم و آن چارم نیم چین + در پی ما غم نمایند و حسنین +
چو سی کو دکان تو ازین خبر متفق گویند یا بدستقر ہر کی گفتش کہ شاہش اسی زکی + باد بخت بر عنایت متکی +

متند و عمد و شوق ہمہ نگر و اندکھن ایک رفیق + بعد ازاں سو گند و داد و جملہ راہ تاکہ غماز سے نگوید باہر
 لیب کے لڑکوں نے جو استاد سے ملال و رنج اور اجہاد و سب سادیکھا تو باخود مشورہ کیا کہ کسی طرح
 طرار میں پڑ جائے جو تعویق و درنگ اس کام میں پڑ کے کام بند ہو جائے یہ معلوم تو کبھی بیمار بھی نہیں
 و زکو تو ہم سے الگ ہو جائے تو ہم قید اور اسکے تنگ کرنے سے چھوٹ جائیں یہ تو کوہ خارا کی طرح
 جہاں رہتا ہو انہیں ایک زیرک تر تھا اس نے یہ تدبیر کی کہ میں کہوں اسی استاد تم زرد کیوں ہو گے
 تمھارا رنگ کیوں اڑا ہوا ہو ضرور یا تو ہوا کا خلل ہو یا کسی تپ کا تیرے کہنے سے کچھ حقوڑا ہو گیا
 جائیگا پھر دوسرے سے کہا اسی بھائی تو اسی کی مدد کیجیو یعنی دروازہ سے مکتب میں گھسنے ہی کہنا نہیں
 تھا را کیا حال ہے تیرے کہنے سے وہ خیال حقوڑے سے بہت ہو جائیگا کسو اسطے کہ خیال ہی
 دیوانے ہو جاتے ہیں پھر تیسرا اور جو تھا باخجوان ہمارے کہنے کے بعد غم و نا اظہا ہرگز نہیں رہا
 لڑکے متواتر متفق یہ خبر کہیں گے تو ضرور ہی جم جائیگی ہر لڑکے نے اسکو شاباش کر کے کہا کہ کیا کہنا ہوا
 خوب سوچا خدا کرے تیرا نصیب سکی عنایت پر ہمیشہ مشکلی رہے پھر سب نے باہم گہر عمر مضبوط کیا کہ
 اس عہد سے بدے نہیں متفق ہو کے ایسا ہی کریں بعد اسکے اس نے لڑکوں کو قسم دی کہ تاکوئی چغلی نہ کھا
 بیان میں کہ عقلین مخلوق کی اصل فطرت میں متفاوت ہیں اور معتزلہ کے نزدیک
 مساوی اور تفاوت عقلوں کا بسبب علم کے ہے

راہی ان کو کہ پھر میدان ہمہ + عقل و درپیش میرفت از رہ + ان تفاوت ہست و عقل بشر کہ
 سورہ زین قبل فرمود احمد و مقال + در زبان پیمان بود حسن رجال + اختلاف عقلماء و اصل بود در
 ان باید شنود + برخلاف قول اہل اعتزال کہ عقل الاصل از ہذا اعتدال + تجربہ و تعلیم پیش کم کنند
 اعلم کنند + باطل است این دانکہ راہی کوو کی کہ مدار تجربہ و در کم سنی + بلکہ در زائد شیش مردان کا در
 نان در اضطراب + برو میداند شیش زبان طفل خرد + پیر با صد تجربہ بونی + نبرد + خود فروزون آن کہ ان
 فرونی کہ جہد و فکر تست + تو بگو و اوہ خدا بہتر بود + یا کہ لنگی را ہوارانہ رود + المعنی فراتے ہیں بھو
 کی سب کی را سے پر غالب پڑی کہ عقل اسکی پیشوا اس کل کی عقلوں کی تھی آدمی کی عقل میں
 ہو جیسے معشوقوں کی صورتوں میں ہوتا ہو کوئی کم کوئی زیاد اسی سبب سے حضرت احمد نے فرمایا
 ی اپنی زبان میں چھپا ہوتا ہو حسن قبح اسکا بھی معلوم ہوتا ہو کہ جب وہ کچھ زبان سے کہتا ہو پس
 ملوں کا اصل ہی سے چلا آتا ہو اسی کے موافق قول سینون کا ہو اسی کو سنا ماننا چاہیے برطان
 نزلہ کے وہ کہتے ہیں کہ عقلین اصل میں سب کی برابر ہیں لیکن تجربہ و تعلیم سے کم و بیش ہوتی ہیں اسی

یہ دوسرا ایک دوسرے سے علم و دانائے ہو جاتا ہو مولانا فرماتے ہیں یہ قول باطل ہے اگر برابر ہوتین
 و تجربہ سے کم و بیش ہوتین تو اس لڑکے کی رائے ایسی کیون ہوتی جو کم سن ہو اور نا تجربہ کا جسکی فکر
 دان کار سے بڑھ گئی کہ اسنے اپنے معاملہ میں ایسی بات سوچی کہ تجربہ کا بھی نہ سوچ سکتے اور اضطرار میں
 کے عاجز ہوتے ایسا اندیشہ اس طفل خرد سے پیدا ہوا کہ بوطرے نے باوصف سیکڑوں تجربوں کے اسکی بوجھی
 سوئگی اور جو تعلیم و تجربہ سے بڑھتا ہو تو وہ افزودنی بھی وہی اچھی جو بقضائے اصل فطرت کے ہونہ وہ
 افزودنی کہ جہد و فکر سے ہو اسلئے کہ وہی کو کسی کب بہو بچ سکتا ہو لے تو ہی بتا جی جال کہ خدا داد ہو وہ اچھی
 نگاہ اچھی جال والوں کی طرح چلے وہ اچھا اختلاف شرح بحر العلوم میں کم سنی کو سنی کی شکل لکھا ہے میں نے
 تو اسکو کم سنی سمجھا ہو سو لکھ دیا ہو

وہم میں ڈالنا لڑکوں کا استاد کو مکر سے

ولہ روزگشت و آمدندان کو دکان + برہمین فکر ت بنکب شادمان + جلا شادند بیرون منتظر + تا وراید اول
 ن یار صحر + زانکہ منبع اوبدست این راہی را + سر امام آمد ہمیشہ پای را + ای مقلد تو جو پیشی بران + کو بود منبع
 یوز آسمان + او در آمد گفت استار اسلام + خیر باشد رنگ رویت زرد فام + گفت استانیست رنجی دوا
 برو نشین گویا وہ ہلا + نفی کرد اما غبار وہم بد + اندکی اندر دلش ناگاہ زد + اندر آمد دیگری گفت
 پنیں + اندکی آن وہم افزون شد برین + ابچنین تا وہم اوقوت گرفت + ماند اندر حال خود پس
 بگفت المعنی مہر لعنم کسی کام پر کھڑا ہونے والا فرماتے ہیں جب دن ہوا لڑکے اسی فکر میں خوش خوش
 نب کو آئے اور سب باہر منتظر کھڑے ہوئے تو وہ پہلا یا رجواس کام پر کھڑا ہوا ہو آجائے اس سبب کہ یہ چشمہ
 لا ہوا ایسی کے کا تھا جیسے ہمیشہ پائون کا امام سر ہو آپ فرماتے ہیں ای مقلد تو پیشی امام بیت حضور
 وہ چشمہ نور آسمان کا ہو اور تیرے پائون کتنے بس وہی کر کا آیا استاد کو سلام کر کے بولا خیر ہو تمھارا رنگ
 دن زرد ہو استاد نے جھٹک کے کہا جا اپنی جگہ بیٹھ بیو وہ مت باک مجھکو کوئی بچ نہیں ہو اگر چہ اسکے قول کی
 تو کی لیکن غبار وہم بد کا بھی قد سے دل پر پڑا ہے دوسرا آیا اسنے بھی ایسے ہی کہا اب اسکا کہنا اس
 ہم پر اور بڑھا غرض ایسی ہی مانتک نوبت پہونچی کہ وہ وہم خوب قوت پکڑ گیا اب تو استاد اپنے حال
 میں تعجب و حیران ہوئے کہ یہ کیا بات ہے ہلا کلمہ تنبیہ و زجر کا ہو

رنجور ہونا فرعون کا بسبب وہم کے تعظیم مخلوق سے

لہ سجدہ خلق از دن و از طفل مرد + زودل فرعون را رنجور کرد گفتن بہ یک خدوند ملک + چنان کہ پیش
 ہی نہ ملک کہ بدعویٰ تھی شد تیر + اثر داشت ہمیشہ پیچ سیر و عقل خردی + نقش ہم ستون + انکہ و خطا شد و اوطن

مین گزیم گزرا ہی بود + آدمی بی وہم ایمین میردود + بر سر دیوار عالی گز روی + گرد و گرد عرضش شود کز پیش روی
 بی افتی زلزلہ دل بودیم + ترس دہمی را نکو نگریفیم + المعنی فرماتے ہیں دیکھو اس میں ہم ہی سے دل فرعون کا کار
 جب مخلوق کیا زن اور کیا مرد اور کیا بچے سجدہ کرنے لگے بس اس وہم سے کہ میں ایسا ہی ہوں دل اُس
 در ہو گیا ہر طرف سے خداوند و ملک سُن سُنکے ایسا وہم میں منہ ملک ہوا کہ دعویٰ خدائی بردیہ ہو گیا اور
 اس قدر کہ اژدہا بن گیا اس دعویٰ سے سیر ہی نہیں ہوتا تھا آب فرماتے ہیں ایک تو اسکی عقل جزوی
 سی نہ کلی اُسے آفت ہم وطن کی اور خود اس عقل کا ظلمت میں وطن پھر ایسی عقل کو نیک و بد کیا سوچے
 ست سے مراد جسم دیکھو یہ وہم ایسی چیز ہو کہ گزیمین برآمدہ گزرا ہو تو آدمی اُس پر بخوبی چل سکتا ہو اور
 کے پھر بگا اور اگر کوئی دیوار بلند ہو اور دگر آسکا عرض تب بھی اُس پر نہ چل سکیگا ٹیڑھا ہو ہو جائیگا بلکہ وہم
 مادل کا بننے لگیگا کہ گریہی پڑیگا بس اب تو وہم کے خوف کو اچھی طرح غور کہ کے سمجھ لے الخلاف شرح بحر العلوم
 ن وہی عطف لکھا ہو میری دانست میں عطف صحیح نہیں ہو اس واسطے کہ وہ ترس ہم ہی کا ہی نہ ترس عطا

یہاں ہو جانا استاد معلم کا وہم و خیال سے

گشت استا سخت سست از ہم وہیم + برجید می کشانید او گیم + خستگین باز ن کہ مہر اوست سست
 بن عالم نہ سید او سخت + خود مرا کہ نگر داز رنگ من + قصد دار دتا رہد از رنگ من + او حسن و جلوہ خوب
 ست + بچہ گز نام سن فنا و طشت + آمد و در را بہ تندی بر کشاد + کوکان اندر پی آن استاد + گفت زن
 ست چون زود آمدی + کہ سبا و اذات نیکت را بدی + گفت کوری رنگ حال من سبین + از غم بیگانگان
 ر حین + تو در دن خانہ از بغض و نفاق + می نہ بینی حال من ادا حراق + گفت زن اینخواجہ بچی نیست
 م وطن لاش بی نیست + گفت بغیر تو ہنوزی در بجاج + می نہ بینی در تغیر و ارتجاج + گر تو کور و کر شدی الم
 م + مادرین ربخیم و در اندوہ کرم + گفت اینخواجہ بیارم آئینہ + تا بدانی کہ ندارم من گنہ + گفت رور و چہ تو بہ
 یمنہ ات + دانا در بغض و کین و عنت + جامہ خواب ملر و گستران + تا بچشم کہ سر من شد گران +
 ن توقف کرد و روش بانگ زد + کای عدد و تر ترا این می سزد + المعنی احتراق سوختہ ہونا لاش
 ففت لاش غر با لقم زن فاحشہ بجاج بفتح اول ستیرہ ارتجاج بالکسر لزیدن کرم بالضم اندوہ سخت
 عتین گناہ و فساد حاصل وہ وہم ایسا قوی ہو کہ استاد وہم و خوف سے نہایت سست ہو گیا اور
 اٹھ کے مکمل اڑھ لیا اب جو رو پر نہایت خفا کہ اسکو مجھے ذرا محبت نہیں ہو کہ میں اس حال کو پہچان
 سن پہلے مجھے نہ کہا اور میرے تغیر سے مجھکو آگاہ کیا وہ تو چاہتی ہو کہ کسی طرح میرے رنگ سے چھوٹ
 با سے اسے کیا پروا وہ اپنے حسن و جلوہ میں مست ہو میری اسکو کیا خبر یہاں تک کہ اب ظاہر دہا

ہو گیا ایسا کہ لوگوں نے پہچانا انقصہ مکتب سے گھر کو آیا اور مارے غصہ کے بڑے زور سے دروازہ کھولا اور ریل کے جوان استاد کے پیچھے پیچھے عورت نے دیکھ لے کہا خیر آج تم کیسے جلدی چلے آئے اندر تو تمھاری ذات کو ہر برائی سے محفوظ رکھے کہا کیا تو آندھی ہو میرا حال نہیں دیکھتی ہاں تجھ کو میرا غم ہی کیا تو تو غیروں کے غم میں غمزدہ ہو رہی ہو تو گھر میں موجود اور وہ جو تیرے دل میں بغض و نفقہ ہو اسکے لئے میرا حال کب دیکھتی ہو کہ میں احتراق میں مبتلا ہوں عورت نے کہا ایسا تجھ کو کچھ بچ و بیماری نہیں ہو تیرا وہم و گمان محض لاشعور و بھینتی ہو کہا آؤ فاحشہ تو ابھی تک اسی ستیز و لجاجت میں ہو نہ میرے بغیر حال کو دیکھتی ہو نہ کانپنے کو بس اگر تو آندھی ہو گئی ہو تو میری کیا خطا مگر میں تو اس بیخ و اندوہ سخت میں آؤ وہ ہوں عورت نے کہا ایسا تجھ میں آئینہ لاؤں تو اپنی صورت دیکھ تو جانے کہ میرا کوئی گناہ نہیں کہا جا چلی جا تو کیا اور تیرا آئینہ کیا تو ہمیشہ مجھے بغض و کینہ اور فساد ہی کرتی چلی آئی ہو جا میرا کچھو نا کچھا دے تا میں سو رہوں کہ میرا سر بھاری ہو رہا ہو عورت نے ذرا توقف کیا یہ بیہوشہ اسپر چلا پڑا کہ اس دشمن جلدی کچھا اس وقت بھی یہ باتیں تیرے لائق و زیبا ہیں انخلا ف شرح میں سخت وسست ہوا و عطف ایسے ہی ظن و لاش میں داؤ لکھا ہو

میری دانست میں دونوں نہیں جاہلین قیام

بستر پر چڑھنا استاد کا اور گرا ہنا یہ تجھ کیسے وہم سے

قولہ جامہ خواب آورد و گستر دان عجوز گفت امکانی و باطن برز سوز گریہ گویم تہم دار و در گویم جد شود این چرا فال بدر بخور گرانہ می + آدمی را کہ بنودش غمی + تو ایہ پیغمبر پواید فرضوا + ان تار فتم نہ یا ترمضوا + گر گویم او خیالی برزند + فعل نار و زن کہ خلوت سیکند + مرا از خانہ بیرون سیکند + ہر قسمی فعل و افسون سیکند + جامہ خوابا گلند استاد قائم آہ آہ و نالہ زوی می بزد + کوکان آنجا نشستند و نہان + ورس میخوانند با صد اندہان + کا نیچہ کریم + و ما زندہ نیم بدبختی بود و ما بدبختیم + ہین و گرانہ لیشہ باید نمود + تا ازین محنت فرج یابیم زود + المعنی جب یہ عورت پر چلا یا تو ناچار اسے بڑھیا نے کچھو نالا کے کچھا دیا اور دل میں کہا کہ مجھ کو بوسنے تو دیتا نہیں مگر کیا کروں دل میرا جل رہا ہو اگر کہتی ہوں تو مجھ کو تہمت لگا لینگا اور اگر نہیں کہتی ہوں تو خون کرتی ہوں کہ یہ معاملہ کمین ہنر سے جد نہو جاے یعنی سچ بیا رہو جاے اسلئے کہ فال بدر بخوری کی رنجور کرتی ہو کہ اچھا چنگا بیغم ہو اور بیمار بنے جیسا کہ حضرت پیغمبر کا قول ہو چکا ماننا ہمہ فرض ہو کہ اگر زبردستی بیمار بنو گے تو ہمارے نزدیک بھی بیمار ہو جاؤ گے بس اگر یہ کہتی ہوں تو فو ایسی خیال کر لگا کہ یہ فعل اسکا خلوت کیواسٹے ہو خاص مجھ کو سی غرض کے لیے گھر سے نکال دے کہ بدکاری میں مشغول ہو یہ اسے فعل و افسون سیواسٹے ہین تجو ہو کے اسے کچھو نا کچھا دیا اب استاد اسپر پڑ گئے آہ آہ و نالے اسے پیدا ہونے کے آگے سب وہیں بیٹھے اور بڑے اندوہ کے ساتھ دل ہی دل میں

سبق پڑھنے لگے اور اندوہ یہ کہ سب کچھ تو پہنچے کیا مگر رہے ویسے ہی قیدی یہ بنیا دا بھی نہ تھی بری بنا
پہنچنے والی خبر دار ہو کوئی اور تم پر نکالنا چاہیے تو اس محنت سے کشمکش حاصل ہو

دوسری بار وہیم میں ڈالنا استاد کو کہ اسکو قرآن پڑھنے سے دردمرہ تھا ہی اور صدرع ہوتا
قوله گفت آن کو دک کہ امی قوم پسند + درس خوانند و کینا و البند + چون ہی خواندند گفت امی کو دک آن
بانگ استاد در دزیان + در دسر فراید استاد ز بانگ + از نہ داین کو در دیابہر دانگ + گفت استاد راست
سیکویہ روید + در دسر فرون شدم بیرون شویہ + سجدہ کردند و گفتند امی کریم + دور باد از تو رنجوری دیم + پس برون
بستند سوے خانہ نام مجھ مرغان در ہوائی اٹھا + المعنی پھر اسی طرح کے کہ امی کریم + پس برون شویہ + سجدہ کردند
سبق پڑھو جب وہ چلانے لگے تو کہا امی لڑکویہ آواز ہمارے استاد کو نقصان پہونچا لگی کہ استاد کو دک در دم
پڑھائی لگی پھر کب لائق ہو کہ ایک ایک دانگ ہم سے پائے اور اسکے واسطے ایسا درو اٹھائے استاد نے
منکے کہا سچ کہتا ہو جاؤ نکل جاؤ میر در دسر بھی پڑھ گیا سب نے اسکو سجدہ کر کے کہا امی کریم خدا تجھے رنجوری
دیم دور رکھے تو نے خوب چھڑایا بس ہاں سے نکل کے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے جیسے مرغ دانہ کے
شوق میں ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہیں

اخلاص پانا لڑکوں کا مکتب سے سبب اس کہہ کے اور پوچھنا ماور و نکا
تو کہ مادران شان خشکین گشتند و گفت + روز کتاب شمایا ہو جفت + وقت تھمیل ست اکفون و نشا
سیکریزیداز کتاب وادستا - عذر آوردند کامی مادر تو بایست + این گند از ماداد تفصیر نیست + از قضا ہی آسمان
استاد ما گشت رنجور و تقیم و قبل + مادران گفتند کہ رست و دروغ + صد دروغ آرید بہر طبع و دروغ + باصل
ایم پیش و ستا بہا بہینم اصل این کر شما + کو دک آن گفتند بسم اللہ روید + بہر دروغ و صدق و واقعہ
المعنی جب یہ چھٹی کے وقت سے پہلے گھروں کو گئے انکی مادر وں نے نہایت غصہ سے اسے کہا کہ کتب
پیش پڑھنے کا دن ہو اور تم ہو و بازی میں پٹے ہوے ہو یہ وقت تو تحصیل و سبق کا ہو اور تم استاد
کتاب در دون سے بھاگے ہوے ہو سب نے کہا امی مادر تو ٹھہریہ گناہ ہم سے اور ہماری کوتاہی سے نہیں
بلکہ استاد ہمارے قضاے آسمانی سے رنجور و تقیم اور مبتلا ہو گئے ہیں انکی مادر وں نے کہا کہ یہ سب تھلا
مکر و دروغ ہو تم وہ ہو کہ ٹھکے کے لالچ سے سیکڑوں کر لاتے ہو ہم بھی استاد کے پاس بیٹھے تاس کیلئے
دریافت کریں سب نے کہا کہ بسم اللہ جاؤ اور دیکھو تو ہم نے جھوٹ کہا یا سچ کہا

عیادت معلم کو جانا ماور وں کا علی الصباح
تو کہ باادان مکران مادران + خفتہ استاد پوچھا کہ گران ہم عرق کردہ زیباری بحاف + ہر پستہ روید

آہی سیکند آہستہ او + جملگان گشتند ہم لاجول گو + خیر باشد او ستادین در دسر + جان تو مارا نبوده زین خبر گفت
 ہم بخیر بودم ازان + آگم کہ زنداین مادران ہن بدم غافل بہ شغل قال و قیل + بود در باطن جین نجی نقیل +
 ن بجد مشغول باشد آدمی + او زوید رنج خود باشد غمی + از زمان مصر یوسف شد سمر + جملہ از مشغولی خود و بخرید بارہ بارہ
 ہ ساعد آدمی خویش + روح والہ کہ دپس دانند ہمیش + اسی بسامر و شجاع اندر حراب + کہ بہر دست یا ہائش ضربات
 ہ دست آور و در گیر و دار + بر گمان او کہ ہست او بر قرار + خود نہ بیند دست رفتہ در صر + خون از و بسیار رفتہ
 + المعنی سجات بکسر جو سجات مشہور ہو کہ فتح اور نون اسکا غلط ہو غریب فتح سفیدی پیشانی الغرض صبح کو
 رین لڑکون کی آئین دیکھا تو ستاد پڑے ہن ایسے کہ جیسے کوئی بڑا بھاری بیمار ہوئے بہت لحات
 سے پسینے میں تر سر باندھے تھے منہ سجات میں چھپائے آہستہ آہستہ آہ کرتے ہن سینہ ہم لاجول کہنے لگیں کہ
 نس خیال سے آئے تھے جو لڑکون کی تصدیق تکذیب کا تھا خدا کرے اسی استاد یہ دروہر تھا راخیر کی گھڑی کا
 تھا ری جان کی قسم اہکو خبر نہ تھی استاد نے کہا میں بھی بخیر تھا مجھ کو لڑکون نے جوابی مادر و ن کی
 انی کے نور و روشنی ہن آگاہ کیا ہی میں اپنے بڑھنے پڑھانے کے شغل میں غافل تھا اپنے باطن
 + خبر نہیں کہ ایسا بھاری رنج اس میں بھرا ہوئی ہو کہ جب کسی کام میں آدمی بجد مشغول ہوتا ہو تو اپنے
 کی دید و غور سے اندھا ہوتا ہو جیسے زمان مصر کہ حضرت یوسفؑ تو انکی کیفیت سے جہان میں مشہور و
 مانہ بنے اور یہ جہاں نے ایسی مشغول کہ اپنے حال سے محض بخیر انھوں نے اپنے پہونچے ٹکڑے ٹکڑے
 لیکن روح انکی ایسی فریفتہ او بیخود جھکوا گئے تیجھے کی خبر نہیں اسی مخاطب اکثر ہوتا ہو کہ کسی مرد شجاع کا
 باہم ضرب لگانے والا لڑائی میں ہاتھ یا پاؤں کاٹ ڈالتا ہو وہ اسی ہاتھ یا پاؤں کو اس مقابلہ گیر دار میں
 ہو اس گمان پر کہ وہ برقرار ہو ایسا بجد مصروف ہوتا ہو وہ نہیں دیکھتا کہ میرا ہاتھ صر میں پڑ گیا اور خون
 اس سے بہت بہا ہو وہ اس سے خیر ہوتا ہو

بیان میں کہ تن آدمی کا روح کیوا سٹے ایسا ہو جیسے لباس چنانچہ ہاتھ اسکی آستین
 ہو اور پاؤں اسکا موزہ

تا مذانی کہ تن آدمی چون لباس + روجو لباس لباسی رابلس + روح را توحید اللہ خوشترست + غیر ظاہر دست
 ی دیگرست + دست و پا در خواب بینی اتلاط + آن حقیقت دان مدانش زگراف + آن توئی کہ بی بدن
 ن بدن + پس مترس ز جسم جان بیرون شدن + روح دار دلی بدن بس کاروبار + مرغ باشد و نفس ہن بھلا
 تا مرغ از نفس بیرون + تا بہ بینی ہفت چرخ اورا دیون + یک حکایت گویمت گر بشنوی + حقیقت بر
 ست بگروی + المعنی اتلاط آبیختگی باہم گر فرماتے ہن کہ تن کو جو لباس روح کا بنایا ہو تو ہرگز اس

بات کو مت جان اور اس میں گرویدہ مت ہو تو جا لباس والے کو ڈھونڈھ لباس کو مت چاٹ لیجئے اسکی
تعظیم و توقیر نہ کر روح کو تو اللہ کی توحید ہی خوش آتی ہو اسکے ان ظاہری ہاتھ پاؤں کے سوا اور کچھ
ہاتھ پاؤں ہیں تو اپنے خواب کو نہیں خیال کرتا کیسے ہاتھ پاؤں ہم اس میں دیکھتا ہو اور یہ ظاہری ہاتھ پاؤں
میں پڑے ہوئے ہیں بس انھیں کو حقیقت جان اور گراف و بیوہ مت سمجھتو تو وہ ہو کہ تیرا بے بدن
بدن ہو بھر اس سے کیوں ڈرتا ہو کہ اگر جان بدن سے نکل جائیگی تو بدن چھوٹ جائیگا ر قح تیری ہے
کے بہت ہی بہت کار و بار رکھتی ہو کسی وقت اسکو فراغت نہیں جیسے مرغ و در قفس قفس میں بقرار رہتا ہو
وہ تو مرغ قفس سے چھوٹے تو دیکھیں گے کہ ہفت جہج با این جہمت و عظمت کیسے اس سے دے بے بے ہو
ہیں اب میں تجھے ایک نقل بیان کروں تا تو حقیقت حقیقت کا گرد ہو جائے الحلاف شرح بحر العلوم
میں تانڈانی کو تابدانی اور ملیس کو ملیس لکھا ہو مگر نسخہ میں ملیس بھی لکھ دیا ہو جو ٹھیک نہیں معلوم ہوتا
حکایت زاہد خلوت نشین در کوہ کی اور بیان لذت انقطاع و خلوت اور داخل ہونا اس
منقبت حدیث قدسی انا جلیس من ذکر فی وائیس من ستائس میں ہشتائیں اسکا ہوں جو میری
کرتا ہو اور انیس اسکا ہوں جو مجھے انس ڈھونڈھے شعر کہ باہم چوبی نمی بی ہمہ چوبی ہمہ چوبی باہم
قولہ بود در دیشی بھساری تقیم خلوت اور بود مجھو اب ندیم + چون ز خالق میر سید اور اسمول + بود از انفس
زن ملول + ہچنانکہ سہل شد مارا حضر + سہل شد ہم قوم دیگر + سفر + انجنانکہ عاشقی بہروری + عاشق ست خواجہ
ہر کسی را بہر کاری ساختند میل از در در دیش ندانند + دست و پا بی میل جنبان کی شود + غار و خس کی بادی کا
گرم بینی میل خود سوی سما + پر دولت بر کشا ہچون ہما + ورنہ بینی میل خود سوی زمین + نوصہ میکن ہیچ منشیان از
عاطلان خود نوحہ ہا پیشین کنند + ہا ہلان آخر بہر بہر نند + نہ ابتدای کار آخر را بہین + تاباشی تو شبان یوم دین
فرماتے ہیں کہ ایک زاہد پادشاه میں رہتا تھا اور خلوت کے سوا نہ کوئی اسکی محبوب تھی نہ کوئی اسکا ندیم حاصل
سوتا تھا تو خلوت کے ساتھ سوتا تھا اور جاگتا تو وہی خلوت اسکی ہم نشین تھی اور جو کہ خالق سے اسکو شمول حاصل
یعنی خالق اسکا جلیس وائیس ہوتا تھا جیسا کہ حدیث قدسی مرقوم الصد سے ظاہر ہوتا اسکو تنہائی خوش تھی مرد دل
آیز شرف انفس سے ملول ہوتا تھا اب مقولات مولانا رح کے ہیں کہتے ہیں کہ سارا کارخانہ دین دنیا کا میل و رغبت
کہ زاہد کو رغبت خلوت و تنہائی کی تھی وہ اس پر خوش و سہل تھی ورنہ تنہائی و حشت انگیز شے ہو سکتی خوش آتی ہو یا
رغبت حضر کی ہو یا کو حضر سہل ہو دوسرے لوگ ہیں کہ انکو رغبت سفر کی ہو انکو سفر سہل ہو یا جیسے تو عاشق ہوتا
ایسے ہی ایک خواجہ آہنگری پر عاشق ہو وہ اس محنت ہی میں خوش ہو پس قضا و قدر نے ہر سیکو ایک کام کیا
بنایا ہو اور اسکی رغبت اس کے دل میں ڈالی ہو کہ اسی رغبت سے ہاتھ پاؤں اسکی صرف ہلتے ہیں خیال نہ کر

رخس میں بذات خود جنبش کہاں ہو آب و باد بغیر یہ کب چل سکتے ہیں پس تو دیکھ کہ تیرا میل کس طرف ہو اگر ان کی طرف جو عالم علوی ہو تب تو پر دولت کے کھول دے مثل ہمارے کہ اس وقت میں تو وہ ہو کہ تیرے سایہ سے شاہ ہو جائیں اور جو سیل اپنا زمین کی طرف پائے جو عالم سفلی ہو تو نوحہ کرتا رہے کیسے وقت نوحہ کرنے سے بیچہ مست رہا ہے بلند جو نوحہ کہ تیجھے کرنا پرین وہ پہلے کر لیتے ہیں اور جاہل جو نہیں کرتے آخر میں وہ اپنا سر پٹتے ہیں تو ابتدا کا رستے اتھارے کار کو دیکھ تو قیامت کے دن پشیمان ہو

فست کار دیکھنا زرگر کا اور موافق عاقبت اندیشی کے بات ترازو مانگنے والے سے کہنا

آن کی آمد پہ پیش زرگری کہ ترازو وہ کہ بر سخم زری گفت رو خواہ مرا غبار نیست گفت میران وہ برین سخر
ت گفت جاربوی ندام بردکان گفت بس بس این مصاحک را بان من ترازوی کہ میخوانم بدہ خوشن
بن ہر سو بچہ گفت بشیندم سخن کرستم تا بنہنداری کہ بمعنستم این شیندم لیک پیری مرتعش دست لرزان
تو نا مستعش فہم کردم لیک پیری ناتوان ہومت از ضعف ست لرزان ہر زمان و ان ز تو ہم قراضہ خورد
دست لرزد پس بریزد ز خرد و پس بگوئی خواہ جاربوی بیار تا بجویم ز خرد از غبار چون بروبوی خاک را
آوری گوئیم غبار خواہم ای حری سن ز اول دیدم آخر را تمام جای دیگر و ازینجا و اسلام ہر کہ اول
بود اعمی بود ہر کہ آخر میں چہ با معنی بود ہر کہ اول بنگر د بایان کار و اندر آخر او نگر دو شر مسار حکم چون
قت اندیشیت بادشاہی بندہ درویشیت عاقبت بنیان بوزار اہل رشاد و در فکر و اللہ اعلم
مداد این سخن بایان نذر و از گوی تھہ آن مرد ز ہد باز گوی کن تمام اکنون حدیث شیخ فرد کا نذران
ار بودش خواب خورد المعنی ایک شخص زرگر کے پاس گیا کہ مجھ کو ترازو دے تو نے کو چاہیے ہو دیدے کہا
اجہ جا میرے پاس چینی نہیں ہو کہا مجھ کو ترازو دے اس شخص پرست اڑے کہا میری دکان پر جاربوب بھی
ن ہو کہا بس بس یہ مٹھے چھوڑ میں جو ترازو مانگتا ہوں وہ دیدے آپکو بہرست بنا ہر طرف کو دماست
زرگر نے کہا میں بہر نہیں ہوں یہ اسوا سٹے ہو کہ تو یہ گمان نہ کرے کہ میں بمعنی ہوں یہ جو کچھ تو نے کہا وہ
نے سنا لیکن تو پر تعش ہو یعنی رعشہ والا تیرے ہاتھ کا پنتے ہیں اور جسم تیرا بی عیش و نا خوش میں نے
ابھی سمجھ لیا مگر تو پیرا تو ان ہو تیرے تو ہاتھ ضعف سے ہر وقت کا پنتے ہیں اور وہ بھی جو تو لیگا قراضہ اور
ہ ریزہ اگر تو نے تو لا اور ہاتھ کا پنتے سے وہ زرخرد کچھ گیا تو لیگا اینخواہ جاربوب سے تا میں غبار
اپنے زر کو ڈھونڈھ لون پھر جب خاک جھاڑ کے جمع کریگا تو چینی مانگیگا خاک کے چھاننے کو اسیلے
نے آخر تک سب پر نظر و غور کر لی صرف اول ہی کو نہیں دیکھا تو بیان سے اور کہیں جا اور میر سلام
جو بولی اول میں ہو وہ اندھا ہو اور جو آخر میں ہیں کیسے بمعنی ہیں جو شخص پہلے ہی انجام کار کو سوچ

لیتا ہی آخرین شمر سارنیں ہوتا لاجرم جب حکم عاقبت مبنی برہو تو بادشاہی غلام درویشی کی ہو بدین معنی کہ
اول میں بادشاہ ہیں وہ بعد مرگ درویش کی طرح دنیا سے جائینگے اور جواہل میں درویش صفت ہیں وہ
بادشاہ وہاں بھی بادشاہ ہونگے غرض جواہل رشاد ہیں وہی عاقبت میں ہیں تو خوب غور سے دیکھا
آگے اللہ خوب جانتا ہی برستی و درستی اب گزیرا ہو کہ اس بات کی کچھ حد نہیں تو راز کا بیان کر اور اس مرد را
قصہ بچہ کہ بس اس شیخ فرد کی بات تمام کر چکا اس کسار میں خواب و غور و تھا

بقیہ قصہ اس زراہد کو ہی کا جس نے عہد کیا تھا کہ میوہ درخت کا نہ توڑ ونگا نہ جھاڑ ونگا اور
کسی سے صراحتہ اور کنایتہ نہ جھاڑے نہ کو کو ننگا تا میں کھاؤں مگر جو کہ ہوا سے گرا ہوا

قولہ اندران کہ بود اشجار تبار + سیب و امر و دوانا ریشمار + قوت آن درویش بود آن میوہا + غیر آن چیز
مخبر دی واما + گفت آن درویش یارب باتو سن + عہد کردم کہ نہ چینم در زمین + خود نہ چینم میوہ را و کل چیز
نیز غیری را نکویم کچینم + جز ازان میوہ کہ باداند از دوش + من نہ چینم از درخت منتقش + مدتی بر نذر خود بود
وفاقہ تا در آمد امتحانات خدا + زمین سبب فرمود استشنا کنند + کہ خدا خدا ہد بر بیان بر زمیند + زانکہ حکم کار در دست نہ
اختیار جملگان پست منت + ہر زمان دل را ہم میل دگر + ہر زمان بر دل نہم داغ جگر + کل صباح لنا شان بہا
کل شیء عن ہرادی لا یخمد + در حدیث آند کہ دل تجوین برست + در سیا بانی اسیر ضررست + باو بر را ہر طن را
گزارت + کہ چہ دگر راست با صد اختلاف + در حدیث دیگر این دل دان چنان + کاب جو شان نا نشا

قارغان ہر زمان دل را گرا را بود + آن نہ از وی یک از جانی بود + پس چرا ایمن شوی بر برای دل
بندی تا شوی آخر جمل + انہم از تاثیر حکم است قد بچاہ می بینی و متوالی حذر + نیست خود از سرخ ہزاران
گو نہ بیند دام و افتد در عطب + این عجیب کہ دام بیند باوند + کہ بخواد ورنہ خواہد می نقد + چشم باز و گوش از دوا
سوی دایمی می رود با بر خویش + المعنی قارغان دیگ مسی یا کرھالی عطب ہلاکی فراتے ہیں اس ہاڑی
بیشمار ہر قسم میوہ کے تھے کیا سبب اور کیا امر و اور کیا آثار بس قوت اس درویش کا انھیں میوہوں سے تھا
میوہوں سے اور کچھ نہیں کھاتا تھا ہمیشہ میوہ ہی کھاتا تھا ایک دن اس نے کہا کہ اگر ب میرے میں

تیرے ساتھ عہد کیا ہو کہ میں کسی وقت میں میوہ اپنے ہاتھ سے نہ توڑ ونگا خود بھی کسی وقت میں نہ توڑ ونگا
نہ غیر سے کہو نگا کہ تو توڑ دے تو اس میوہ کے جسکو ہو اگر اوسے میں کسی درخت بلند خوش عیش سے
توڑ ونگا بس ایک مدت اس نذر کو اپنی وفا کرتا رہا یہاں تک کہ وقت امتحانات خدا کا آیا اب غلام
مولانا رح کے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اسی سبب سے فرمایا ہو کہ ہر کام میں استشنا کر دینے انشا اللہ کہ
اگر خدا چاہے گا تو اپنے بیان پر قائم رہو گے اور فرماتا ہو کہ حکم ہر کام کا میرے ہاتھ اختیار میں اور

تیار میرے اختیار سے ہست ہیں جیسا کہ فرمایا ولا تقولن شیئاً فی غائبنک عندنا ان یشاء اللہ متکم کم کلکم
ایسا کرینگے مگر یہ کہ اللہ چاہے میں ہر وقت دل کو میل و رغبت دوسری دیتا ہوں اور ہر وقت دل پر دروغ
نہ رکھتا ہوں متنی شعر عربی کے ہر صبح ہماری ایک شان نئی ہو اور کوئی چیز میری مراد سے جدا نہیں جیسا کہ
آن مجید میں ہے کل یوم ہو فی شان اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ دل آدمی کا ایسا ہے جیسے ایک پرکے جنگل میں
بصرہ کا اسیر ہو کہ وہ اس پر کو بہودہ اڑاے اڑاے پھرتی ہے کبھی اٹھا کرتی ہے کبھی سیدھا سبک دھون
تکرات سے ساتھ اور حدیث یہ ہے مثل القلب کریشہ بارض خلاۃ قلبہا المریح ظہر اللطین مثل قلب کی مثل پرکے
زمین جنگل میں لوٹ پوٹ کرتی ہے اٹھو ہوا اٹھا سیدھا اور دوسری حدیث میں ہے کہ اس دل کو ایسا
ن جیسے پانی آگ سے کسی دیگ مٹی یا گڑھالی میں کھولتا ہو قلب المؤمن اشد غلیظا من القدر قلب
مومن کا اشد ہے جوش میں دیگ سے ہر دم دل کی دوسری رائے ہوتی ہے اور یہ رائے اسکی اس سے
میں ہے بلکہ دوسری جگہ سے ہے پھر تو دل کی لاس پر کیے نچت ہو لاس اور عہد کرتا ہے کہ آخر شرمندہ ہو گا۔
بن تو کیا کرے یہ بھی تو تاثیر حکم و قدر سے ہے کہ کنوان دیکھتا ہے اور بچتا نہیں مرغ پر آن سے تو کچھ عجیب نہیں ہے
وہ دام نہ دیکھے اور ہلاکی میں جا پڑے تعجب تو یہ ہے کہ دام تو میخون سمیت دیکھتا ہے اور چاہتا ہے
ب اور نہیں چاہتا جب خواہی نہ خواہی اس میں گرتا ہے پس وہ حال ہے کہ آنکھیں کھلی ہیں اور کان بھی کھلا اور
ہم سامنے موجود ہیں اپنے پروں آپ ادھر سے اڑا چلا جاتا ہے اختلاف شرح بحر العلوم میں گل حین کو چین لکھا ہے

التبیین دام کی قضا سے کہ بظاہر چھپا ہے اور افرین بر ملا

کہ سنگرا ندر دلق ہست زادہ + سر بر بندہ در بلا افتادہ + ہر جو ای نابکاری سوختہ + اشمہ املاک و بقر خستہ
ارگشتہ در میان قوم خویش + مرہش نایاب دل ریش مریش + خان و ان رفتہ شد و بدنام و خوار +
م دشمن میرود او باروار + ناہدی بندہ بگوید ای کیا + ہمتی میدار از بہر خدا + کاندین ادبار زشت افتادہ +
مذہب و نعمت از کف دادہ + ہمتی تا بکہ من زین دارم + زین گل تیرہ بود کہ بر جہم + این دعا میخواست و از
او خاص + اخلاص + اخلاص + اخلاص + دست باز و پای باز و بندہ + فی موکل بر سرش نہ آہنی + از کلامی
میں جوئی خلاص + و زکدامی قید میخوای مناص + بند تقدیر و قضای مختفی + ان نہ بیند آن بجز ذات
غنی + گرچہ پیدا نیست آن در کین ست + بدتر از زندان بند آہن ست + المعنی فرماتے ہیں دیکھو اور
ہر کسی ہست زادہ دلق پوش کہ کہ اکثر ایسے پائیچے اور سر بر بندہ در بلا افتادہ کو شوق نابکاری چیزوں میں جلا ہوا کہ
سباب و املاک سب بچا اور کھو یا اپنی قوم میں خوار و ذلیل مرہم نایاب دل ریش مریش اسی سے سرتاپا
نہی خان مان سے چھوٹا ہوا بدنام و خوار دشمن کا مقصد بدروان جو وہ وجہ تصور کیا ہے کہ کسی نوع کے ناکو

دیکھتا ہی تو کہتا ہی صاحب خدا کی واسطے میرے حق میں دعا کرو کہ میں اس ادبارِ رشتہ میں پڑا ہوا ہوں
مال و زر اور نعمت سب اپنے ہاتھ سے کھو یا میرے لیے دعا کرو تو شاید ایسا ہو کہ میں اُس سے
چھوٹ جاؤں اور اس اندھن میں جو اندھا ہوں بھل جاؤں اب ہر خاص عام سے یہی دعا ہی کہ نکلا
و خلاص خلاص نکلا واسطے مزید مبالغہ کے ہی لینے خلاص ہی خلاص چاہتا ہی اب فرماتے ہیں دیکھو
ہاتھ کھلے ہیں پاؤں کھلے ہیں کوئی قید و بند نہیں نہ کوئی موکل سر پر تعین نہ کوئی بند و زنجیر آہنی پیر
وہ کوئی بند ہی جس سے خلاص چاہتا ہی اور کوئی قید جس سے گریز نگاہ دھونڈھتا ہی ہاں یہ بند قید
ہی اور قضا پوشیدہ کی پھر اسکو کون دیکھے سوائے کسی برگزیدہ کے اگرچہ یہ بند ظاہر نہیں ہی پوشیدہ
اور اپنے نگہ میں لیکن ہر زندان و بند آہن سے بدتر ہی کہ اسکا پھنسا ہوا خدا ہی چھڑائے تو چھوٹا
اختلاف شرح بحر العلوم میں ائمہ کو اقسہ اور ریش مریش کو جو مثل ہر جہت مرج کے ہی دل ریش اندر ریش
اختلاف میں دو جگہ واو عطف حالانکہ بجائے واو ضمیر عربی میری دانست میں چاہیے کہ مقصد
عربی کا ہی قولہ نہ انکہ آہنگ مرآۃ الشکندہ حفرہ گر ہم خشت زندان بر کند + این عجبا بین بند پیمان گران
عاجز از تفسیر آن آہنگران + دیدن آن بند احمد را رسد + برگلوی بستہ صبل من مسد + دیدن رشتہ عیال
تنگ ہنرم گفت جمال الخطب + صبل ہنرم را جزا و چشمی ندید + کہ پدید آید ہر ہر ناپدید + باقیانش خدہ تادیا
کنند + کاین زہیو شمیست و ایشان ہوشمند + لیک از تاثیر آن لستیش دو تو + کشتہ و نالان شدہ او پیش را
کہ دعای و ہمتی تادار ہم + تا ازین بند نہان بیرون جہم + آنکہ داد ازین علامتہا پدید + چون نہاند و شہتی را
از سعید + داند و پوشد بامزد و بکمال + کہ نہاند کشف را از حق حلال + این سخن پایاں نہاند آن فقیر
وز مجاہد شد لبون و تن اسیر + المعنی یعنی یہ جو کہتا تھا کہ یہ بند ہر بند و زندان سے بدتر ہی اس سبب
کہ یہ وہ بند ہی جسکو کوئی آہنگ نہیں توڑ سکتا نہ کوئی سترنگ نکالنے والا اس زندان سے ایک ایسا
اکھڑ سکتا ہی یہ عجیب بند سخت پوشیدہ ہی جسکے توڑنے سے آہنگر عاجز ہیں ایسے بند کو دیکھنا حضرت
احمد صلعم کا حق ہی کہ وہ گلے پر بندھی رستی چھال خراب سے دیکھتے ہیں کما فی القرآن سیصلی نارادوات
وامرأتہ حاتم الخطب فی حبید با حبل من مسد قریب داخل ہوگا آگ میں ابولہب اور اسکی عورت اور
آگ ایسی کہ صاحب شعلوں کی ہو اس حال میں کہ ٹھانے والے ایندھن کی ہی اور اُس حال میں کہ گرا
میں اسکی رستی پوست خرمائی ہوگی اس سبب کہ عورت ابی لہب کی کانٹے اُنکے دروازہ پر کہ پاؤں
میں چھین ڈال دیتی تھی پس اس رستی کو ہمیشہ اُسکے گلے میں بندھی ہوئی دیکھتے ہیں اس بند قضا
انجمن کو ہی انجمن نے عورت ابولہب کی پشت پر گٹھا ہنرم کا دیکھنے کے حالہ الخطب فرمایا تھا آرا

حالت و ہیئت سے ایندھن نارذات اسب کی ہوئی اسکی جہنم کو سوا اُنکے کسی کی آنکھ نے نہ دیکھا نہ کسی کی اسی
آنکھ تھی جسپر ناپید پدید ہو جاتی لوگ جو اُنکے بعد ہوئے وہ حالت اسطرب میں تاویلین کرتے ہیں کوئی اس سے
مراد سخن صنی سے لیتا ہے کوئی ترکیب بخوی کے موافق اعراب میں اختلاف کر کے اپنے معنی نکالتا ہے اسکا
یہ سبب ہے کہ یہ لوگ اس عالم ظاہر کے ہوشیار اور عالم باطن کے بیہوش ہیں پھر کیسے تاویلین نہ کریں
اور جو ہوشمند ہیں وہ خوب سمجھتے ہوئے ہیں پھر مجموعہ ہر طرف اُسی ذکر صدر کے جو مہتر زادہ کے لفظ سے
مصدر کیا ہے کہ وہ اُسی قضائے نہانی کی تاثیر سے کبڑا ہو رہا ہے اور کسی زادہ کے سامنے نالان ہے کہ کچھ دعوت
ایسی کر جس سے میں چھوٹ جاؤں اور اس بند نہان سے نکل جاؤں مگر جو شخص کہ ایسی علامتیں ظاہر دیکھ رہا ہے
وہ نیکبخت و بدبخت کو کیسے نہ پہچانے گا لیکن باد صفا پہچاننے کے چھپا رہا ہے کہ حکم حضرت ذوالجلال کا اُس کو
یون ہی ہے اور اس راز کا ظاہر کرنا خدا کی طرف سے اسپر حلال نہیں غرض اس بات کی تو انتہا نہیں اور
وہ فقیر زادہ کو ہی بھوک سے عاجز اور تن اسکا مجموعہ میں اسیر ہو اسکا حال کہ۔

مضطرب ہونا اس فقیر نذر کنندہ کا ساتھ توڑنے امرود کے درخت سے اور گوشمال حق تعالیٰ

کی بے مہلتی

قولہ پنجر در آن باد امرودی نرخت * ز آتش جویش صبور میگر نرخت * بر سر شاخی مروی چند دید * باز صبر کرد
و خود را و کشید * باو آمد شاخ * را سر ز سر کرد * طمع را بر خوردن اچیر کرد * جوع و ضعف و قوت جذب قضا کرد
زادہ راز غفلت ہو فافا * چونکہ از امرودین میوہ شکست * گشت اندر عہد و نذر خویش سست * ہم دران دم گوشمال
حق رسید * چشم او بکشد و گوش او کشید * مخلصان ہستند و اکم در خطر * امتی نہا ہست در رہ ای سپر * یا مکن نذر
کہ نتوانی و فافا * خطر نشین و بیرون جہلا * نذر را باید و فادر راہ حق * لیک حق تا خود کرا بدہ سبق * قوت آن
کو کہ پایان آوریم * عاجزیم و ناتوان و مضطرب * گر نہ فضلت و تگیر ما شود * وای بر ما ز انکہ رسوائی بودہ نذر را
با وفا پیوستہ دارہ عہد ما را از کرم دار استوار * باز گشتم سوی قصہ کان فقیر * عہد چون بشکست و دم شد اسیر
غیرت حق گوشمالش داد و زد * زانکہ فرمودست او فوالا عقود * المعنی فرماتے ہیں پانچ دن ہو گئے کہ ہو اسنے
کوئی امرود نہ گرایا اسکا یہ حال کہ اسکی صبور میگر نرخت * جوع سے بھاگنے لگی اُسین ایک شاخ پر چند امرود دیکھنے
دل تو چاہا توڑدن پھر صبر کیا اور آپ کو روک لیا اتفاقاً ہوا آئی اور اس نے شاخ کا سر لچکا دیا اور کئی ملیت
کو اُنکے کھانے پر دلیر کیا اسکو بھوک تو تھی ہی اور ضعف بھی اور ادھر کشش قضا کی کہ امتی ان منزل اور بھت
سب نے جمع ہو کے زادہ کو اسکی نذر سے بیوفا کر دیا جی اُسنے درخت سے امرود توڑا اور اپنے عہد و
نذر میں سست ہوا اُسوقت گوشمال حق کی پہونچی اور آنکھیں اس کی کھول دین اور کان یہ پہونچے کہ یہ

کیا کیا آب مقولات مولانا رحم کے کہ اسی سبب جو اخلاص والے ہیں ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں اور جانتے ہیں
ای سپر کہ اس راہ میں بڑے امتحان ہیں یا تو ایسی نذرمت کہ جس کو فائدہ نہ کر سکے کہ رہنڈ خطا کی ہر
اس راہ پر مست بیٹھ اس سے الگ ہی رہ حق سے جو تذر و عنید کرے اس کو وفا کر لیکن کیا معلوم اس راہ پر
کس کو سبق دے کہ سب اُسی سے ہی ہماری قوت ایسی کمان کہ ہم اپنے عہد کو حد پر پہنچائیں ہم تو عاجز و ناتوان
و مضطرب ہیں اگر تیر افضل ہمارا دستگیر نہ تو افسوس ہم پر کہ ہماری رسوائی ہو تو ہی ہماری نذر کو فائدہ نہ
رکھ اور تو ہی ہمارے عہد کو استوار رکھ اب ہم پھر قصہ فقیر کی طرف لوٹے جسے عہد توڑا اور فوراً اسیر ہوا غیر متنا
نے جلدی اس کو گوشالی دی اس واسطے کہ اُس نے فرمایا ہر او قبال عقد وفا کر و عقد کو اور عقد عام پر
بامد ہو چاہے بالعبد پھر جب اُس نے تاکید وفا کی فرمائی اور اس کو کوئی توڑے تو کیسے غیرت اس کی گوشالی کرے
انتہم ہونا اُس شیخ کا چورون سے اور کاٹا جانا ہاتھ اس کا

قولہ جمعی از دزدان بڈند آنجا مگر در میان آورده ہمیریم درزہ اتفاقاً درو چندی تاختند و اندران کہا
ساختند و بستی اندزدان بڈند آنجا ویش و بخش میکردند مسروقات تو بخش و سخنے را غارتہ آگہ کردہ بود و مردم
سخنے در افتادند زد و ہم بد آنجا پای چپ و دست راست و جملہ سر بید و غوغائی نجاست و دست نہ
ہم بریدہ شد غلط و پاش را میخواست ہم کردن سقطہ در زبان آمد سواری پس گزین و بانگ برزد و بزدان
کاشی سگ بین و این فلان شیخت بلبل خدای دست اورا تو چہ کردی جدا بہ ان عنوان بد برید جامہ
تیز رفت و پیش سخنے داد آگاہیش گفت و سخنے آمد پابرہنہ عذر خواہ کہ نہ انستم خدا بر من گواہ و بین بل
کن ممر ازین کار زشت و ای کریم و سرور اہل بہشت و گفت میدانم سبب این نیش را می شناسم من
خویش را و من شکستم حرمت پیمان او و پس کشتم برود اوستان او و من شکستم عہد و انستم بدست تاجران
شوئی جرأت بدست و دست او پای ما و مغزو پوست و بادایولی فدائی حکم دوست و المعنی کہتے ہیں
شاید ایک گروہ چورون کا وہاں تھا اور بیشمار سیم و زر ان کے پاس تھا اتفاقاً چند چور اس جماعت سے
بھاگے اور اس کسار میں آگئے تھینا بیٹل آدمی سے زیادہ وہاں تھے اور اپنے مسروقات کو بان
رہے تھے کو تو ال کو غماز نے خبر کر دی تھی یکایک کو تو ال کے آدمی آپڑے اور وہیں سب کے اُلے
پانوں اور سپدے ہاتھ کاٹ ڈالے اس سبب سے پڑا شور و غوغا میرا ہوا انھیں میں زاہد کا ہاتھ
بھی غلطی سے کاٹ ڈالا پانوں کا ٹنا چاہتے تھے کہ یکایک ایک سو اڑس برگزیدہ نمود ہوا اور ان
سے للکار کے کہا کہ ای سنگ دیکھ یہ فلان شیخ اور ابدال خدا کا ہے تو نے اس کا ہاتھ کیوں کاٹ ڈالا
یہ سن کے اس سپاہی نے کپڑے پھاڑ ڈالے اور دوڑتا کو تو ال کے پاس گیا اور یہ خبر گرم اس کو سنائی

دال شنگے پاؤن عذر کرتا آیا کہ اس شیخ خدا گواہی میں نے تجھ کو نہیں جانتا کیسا بڑا کام مجھ سے ہوا تو مجھ کو مٹا
سے تو کریم کریم والا اور سردار بہشت کا ہو کما میں سبب اس نیش کا خوب جانتا ہوں اور اپنے گناہ کو
بانتا ہوں میں نے عزت اسکے بیان کی توڑی اور اس کی حرمت نہ کی اس واسطے اسکے عدل نے میرا دہنا
نہ کھو دیا میں نے اس کا عہد توڑا حالانکہ جانتا تھا کہ یہ بدیہی سبب سے خواست اس جرات کی میرے
نہ کو پہونچی میرا ہاتھ اور پاؤن اور مغز پوست جو کچھ ہو ای حال سب حکم دوست پر فدا ہو یہ ہاتھ کیا چیز تھا نکلا
رج میں داد آگیا ہمیشہ کو دار دکھا ہی قولہ قسم من بود این ترا کرم حلال ۶ توند استی ترا نبود وبال ۶ آنگاہ
سنت او فرما تروست ۶ با خدا سامان پیچیدن کراست ۶ ای بسا مرغان ز معدہ مرغص ۶ برکنا ردام جو بر قصص
بسا مرغ پرندہ دانہ جو کہ بریدہ حلق او ہم حلق او ای بسا ماہی در آب دور دست ۶ گشتہ از حرص کلوا بنور شستہ
بسا مستور در پردہ بڑہ ۶ شومی فرج کلکو رسوا شدہ ۶ ای بسا قاضی خیر و نیکو ۶ از گھوی رشوتی او نہ روطہ ای بسا
بی گنج رفتہ لعش ۶ وقت باز آمدہ شد او بایر فسق ۶ بلکہ در باروت و ماروت ابن سراب ۶ از عروج چرخ شان شد
رباب ۶ بایزید از بہر این کرد احترامہ ۶ دید در خود کاہلی اندر نماز سبب اندیشہ کرد آن دو باب ۶ دید علت خردن
یارب ۶ گفت تا سالی بخوابم خورد آب ۶ آنچنان کرد و خدیش داد تاب ۶ این کینہ جمد او بد بہرین ۶ گشت او
طمان قطب العارفین ۶ چون بریدہ شد برای حلق دست ۶ مرد ز ابد در شکوہ بہست ۶ بخین باشد جو کچھ
نہ شد ۶ صد در دیگر ریشہ شکستہ شد المعنی قسم بالکفر سرہ و بخش متعص ۶ بفتح یحش ناف درودہ دورہ کم زابہ کہتا ہر کہ
کاٹا جانا میرا نصیب حصہ تھا تیرا کیا گناہ اور جو تجھے یہ فعل ظہور میں آیا وہ میں تجھ کو حلال کیا کہ تو نے
ن کے نہیں کیا اور جو جانتا تھا وہی حکم جاری کرنے والا کہ خدا ہو بھر خدا سے سامان اُکھنے کا کس کو جواب
ایلات مولانا رحم کے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ معدہ وغیرہ بڑی چیز ہیں انھیں کی خوبی سے زیادہ کا ہاتھ لٹا اور اس کے
ایہ دیکھو سیکڑون مرغ کہ معدہ کے درد پیش سے مارے ہوئے ہیں اُسی کے سبب سے بالا خانوں پر عجوس
دن میں شک رہے ہیں قید بام کی بدنیو جو کہ خوش آواز پرندوں کو اونچے پر لٹکاتے ہیں تا کوئی آواز اُگلی سنے
بہت مرغ پرندہ دانہ جو کہ اُنکے حلق انھیں کے حلق نے کاٹے اور بہر پردہ و مچھلیاں ایسے دریاؤں کی خمیں
کا قابو نہ چلے کوہی کی حرص سے شست میں پھنپھنیں اکثر عورتیں مستورہ پردہ نشین اسی حلق و فسج کی
لت رسوا و فضیلت ہوئیں کتنے ہی قاضی دانشمند بڑے عالم اپنی حلق رشوتی کے سبب سے زرد رہے
ت حاجی کہ بڑے شق سے حج کو گئے جب لوٹ کے آئے فسق و فجور میں پڑے یہ بھی پیٹ کا سبب
درہی گیا باروت و ماروت تو فرشتے تھے یہ سراب اُنکے عروج فلک کا بھی سد باب ہو گیا بایزید نے
است اسبوجہ سے احترام کیا کہ نماز میں کاہلی لانا تھا اور جو انھوں نے فکر کی کہ وہ کاہلی کی کیا ہے تو

اوس ذولباب کو یہ معلوم ہوا کہ پانی بہت پیاجاتا ہے اور پانی مولد سردی اور سردی باعث کاہلی بائزید نے
پانی چھوڑ دیا اور بعد کیا کہ سال بھر پانی نہیں پیونگا اور ایسا ہی کیا کہ خدا نے اُنکو اسکے تحمل کی تاب دی
یہ اُنکی ایک ادنیٰ جہد دین کے واسطے تھی جب تو سلطان اور قطب العارفین ہوئے اور جو زہد کا
حلق کے واسطے کام کیا تو اُسکے شکوہ کا بھی دروازہ بند ہو گیا خدا سے بھی اور کو تو ال سے بھی اذیت
ہو کہ ایک دروازہ بند ہو اور سو دروازے کھل گئے چنانچہ اسکی کیفیت حکایت مالعین آئی ہے

اُکرامت شیخ قطع کا بیان کہ خلوت میں زنبیل و نون ہاتھ سے بنتا تھا

تو کہ شیخ قطع گشت نامش پیش خلق کرد معروفش بدین القاب خلق کرد تو نام اولش خواہی روان
ہیں بروہو انخیر نیایش خوان در عیش اور ایک زائر سیاف کو بہر دودست خود زنبیل بافت گفت
ای عدد وجان خویش در عیشم آمدی سر کردہ پیش ای چرا کردی شتاب ندر سباق گفت از افراط
اشتقاق پس تبسم کرد و گفت اکنون بیا لیک مخفی دلائل را ای کیا تا دمیرم من بگوین با کسی بی تربی
نی جیسے بی خسی بعد ازان قوم دگر از روزنش مطلع گشتند بر بافیدنش گفت حکمت را تو دانی کردگار
من کم پہچان تو کردی آشکارا آمد اما مش کہ یک چندی بُدند کہ درین غم بر جو منکر میشدند کہ مگر سالوس
در طریق کہ خدا رسواش کرد اندر فریق من خواہم کان رسد کافر شوند و در ضلالت دگمان بدو بندہ این کو
را بگردیم آشکارا کہ دہمیت دست اندر وقت کار تا کہ این بیچارگان بدگمان رو نکند از جناب
من تری این کرامتہا ز پیش و خود تسلی دادمی از ذات خویش این کرامت ہر ایشان دادمت دین
چراغ از ہر این بہادمت تو از ان بگذشتہ کز مرگ تن ترسی از تفریق اجزای بدن و ہم نظر
از سراپای تورفت دفع وہم از سر رسیدت نیک رفت المعنی یعنی بعد ہاتھ کٹ جانے کے حقوق کے
انکا نام قطع ہوا اور اُنکی خلق نے اُنکو اس القاب سے مشہور کیا آو اگر تو چاہے کہ پہلا نام اُنکا جاری
تو خبر دار ہو ابو انخیر نیسانی اُنکو کہ یہ نام اہل تھا ایک روز اُنکے جھوٹے میں اُنکو زائر نے اس حال
کہ دونوں ہاتھوں سے زنبیل اپنی بٹے تھے شیخ نے زائر سے کہا کہ ای دشمن اپنی جان کے میرے جھوٹے
میں سر جھکائے چلا آیا ایسی شتابی اس سبقت میں کہ میرے بلانے سے پہلے چلا آیا کیسے کی کہا نیجائ
محبت اور بسبب فرط اشتیاق کے بس مسکرا کر کہا آ لیکن اسکو جو تو نے دیکھا چھپائے رکھا کسی کا
مت جب تنگ میں مروں نہیں کسی سے مت کہ چھپائے رہ چاہے کیسا ہی کوئی ہنشین یا دوست ہو
ناچیز آدمی سے مخفی نہ کر بعد اسکے اس عیش یعنی جھوٹے کے روزان سے اور لوگوں نے بھی اسکو
دیکھا شیخ نے کہا ای کردگار میں چھپاتا ہوں یہ ظاہر ہوتا ہے اسکو تو تو ہی جانے کہ دشمن کیا حکمت

ام ہو اگر چند لوگ اس غم میں جو قطعید سے تجھ کو پہنچا ہی ایسے ہیں کہ تیرے منکر ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ شاید طریق میں مکار و سالوس تھا کہ خدا نے اُسکو اس طرح رسوا کیا تو میں نہیں چاہتا کہ وہ کھلے کھلے کافر ہو جائے اور اہی سے گمان بد میں پڑیں لہذا یہ کرامت ہم نے ظاہر کی کہ کام کو وقت ہم تجھ کو ہاتھ دینگے تا یہ سہارے بد گمان اب آسمان سے نہ ہوں یہ تو تجھ کو معلوم ہو کہ میں تجھ کو بے کرامتوں کے پہلے ہی سے بذات خود دلاسا دیتا رہا ہوں کرامت تو میں نے تجھ کو ان منکروں کے واسطے دی ہے اور یہ چرخ تجھ میں ان لوگوں کے واسطے رکھا ہے تو اس بات سے علیحدہ اور نکلا ہوا ہے بوجہ مرگ تن کے کہ آپ کو فنا کر چکا کہ تجھ کو خوف جدائی اجڑائے بد نکا اس صفت سے تو بری ہو چکا تفریق کا وہم تو تیرے سراپا سے جاتا رہا مطلق باقی نہیں اور وہم کا فرغ از سر نو تجھ کو پہنچا اور جھاڑ کے خوب صاف کر دیا

سبب جرات ساحران فرعون لقطع دست پامی خود

کہ ساحران راتی کہ فرعون لعین کہ کرد تہدید و سیاست بر زمین کہ بر سر دست و پاتان از خلاق و پیران و وزیر ارم تان معاف و اوچنان پنداشت کایشان در بہان و ہم و تحریفند و وسوس دگان کہ کہ بود شان لرزد و لطف و ترس کہ از تو ہمہا و تحذیرات نفس و اوستہ انست کایشان رستہ اند و برورچہ نورانی شستہ و یہ خود دانستہ اند و چاہکے چیست کش بر جہتہ اند و ہاؤن گردون اگر صد بار شان و خرد کوچہ اندرین گلزار ان و اصل آن ترکیب را چون دیدہ اند و از فروغ و ہم ترسیدہ اند و این جہان خواستہ و مد نظرین ہست و رود و خواب دستی باک نیست و گر بخواب اندر سرت بریدہ کاہ و ہم سرت بر جاست ہم عمرت و از غریب خواب و در خود را دو نیم چنانستی چون بخیزی بی سقیم و حاصل اند خواب نقصان بدن و نیست باکی از دو صد بارہ بدن و اینجہان را کہ بصورت قانست و گفت پیغمبر کہ حلم نامست و از رہ تقلید تو کردی قبول و سالکان این بہ پیدا بی رسول و روز خواب گواہین خواب نیست و سایہ فرست اصل جز متاب نیست المعنی فراتے ہیں احوں کو نہیں فرعون لعین نے دھمکایا اور ڈرایا تھا زمین پر کہ تمہارے ہاتھ پائوں کا ٹونگا کہ تم نے خلاف

نہی میرے کیا اور سولی و دو ٹنگا کہ جبار فی القرآن لا قطعن ایدیکم و از حکم من خلاف تم لا صلبکم اجمعین و کا ٹونگا میں ہاتھ پائوں تمہارے خلاف سے کہ تم نے بد و من مرضی و اجازت میری ایمان موسے پر کیا اور ضرور سولی و دو ٹنگا تم سب کو اُسنے و لسی ہی جانا کہ یہ اُسی وہم و خوف و گمان میں ہیں جیسے سے تھے کہ کانپتے تھے اور اور و نکوڑا تے تھے اور ترس تو ہم اپنے بچاؤ نفس کے بہت تھے اور یہ نہیں نتا تھا کہ اب وہ جہل تو ہات اور خوف و وسوس سب سے چھوٹ گئے اور ایمان لانے سے اس رتبہ کو رنجے کہ دریکہ نور دل پر بیٹھے میں اپنے سایہ کو آپ سے جانا ہے اور اس سایہ سے چیست چاہا کر اور نبوت

محل گئے ہیں سایہ مراد جسم سے کہ اصل روح ہر وہ جانتے ہیں کہ یہ ہاتھ پاؤں کاٹے جائینگے اور رسولی دی جائیگا
 ہمارے لیے دوسرے جسم موجود ہیں اسکے ہم محتاج نہیں اب یہ بھید جو ان پر کھلا ہے تو ایسے خوش بین کہ ان
 گمراہوں کی اس گلزار جہان میں اگر انکو سو دفعہ کوٹ کوٹ کے چور چور کر دے لیکن اب انھوں نے جو اصل اس
 ترکیب جسمانی کی دیکھ لی ہے لہذا وہ ہم کتنی ہی شاخیں نکالے وہ ہرگز نہیں ڈرتے یہ جہان ایک خواب
 اس میں ذرا وہم و شک مت کر پھر اگر خواب میں کسی کا ہاتھ کٹ کے اڑ جائے تو کیا غم ہوتا ہی مثلاً تیرا
 میں شمع کی طرح کسی مقراض سے کاٹا تو تیرا کیا بگڑتا ہے وہی سرتیرا بے قرار ہے اور عتیری دراز بالفرض اگر
 میں تو دو ٹکڑے ہو جائے کچھ خوف کی بات نہیں جب اٹھیکا تندرست دبی سقم اٹھیکا آب فرماتے ہیں حاصل ہوا
 خواب میں کیسا ہی نقصان بدن کا ہو جائے حتیٰ کہ سیکڑوں ٹکڑے کچھ خوف کی بات نہیں یہ جہان جس کو
 بصورت قائم دیکھ رہا ہے حضرت پیغمبر نے فرمایا ہے کہ یہ جہان سوتے کی خواب ہی چنانچہ تو نے بھی از روئے قلم
 کے قول آنحضرت کو مانا ہے لیکن سالکوں نے اسکو ظاہر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے بدون تیری ہی تقلید
 کے غرض جب تک تو زندہ اس جہان میں ہے خواب جان لے کہ خواب میں ہوں اس لیے کہ اصل وہ جہان
 مکر دونوں کا ایسا حال ہے جیسے سایہ اور متاب کہ متاب اصل ہے اور سایہ فرعی اختلاف شرح میں ہے
 کو فروغ پاک کو پاک لکھا ہے قولہ خواب بیداریت آن دان ای عضو کہ کو بہ بیند حضرت کو در خواب شدہ اگلمان
 کہ ایند حضرت ام و بیخبر زان کوست در خواب دوم کہ کوڑہ گر کہ کوڑہ را بکشد چون بخوابد باز خود قائم گندہ کا
 ہر گام باشد ترس چاہے با نہر ان ترس ہی آید بے راہ و مردینا وید عرض راہ را پس بداند او مغان چاہا
 پاؤں و نویش نہ لڑد ہر دمی و روتیش کی دارد و از ہر غمی و خیر فرعون کہ ما آن نیستیم کہ بہر بانگے ز قولے
 خرقہ مارا بدر دوزندہ ہست و در نہ خود مارا بر ہنہ تن بہست و بی لباس این خواب را اندر کتاہ خوش گیر
 نا بکار و خوش تر از تجرید از تن و در مزج و نیست ای فرعون بی المام کچھ و المعنی یعنی اس خواب سے بیدار
 اپنی اسکو جان ای عضو کہ سوتے میں جو کچھ سوتا آوی دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ میں سوتا ہوں وہ تو گمان کرتا
 کہ میں ہوں سوتا ہوں اور اس سے بیخبر کہ اب وہ دوسرے خواب میں ہے پہلی بگاڑ کے دوسری قائم
 جیسے کوڑہ گر اگر کسی کوڑہ کو توڑے اور جب چاہے پھر قائم کرے اندھے کو قدم قدم پر چاہے کا خوف ہوتا ہے
 ہزاروں خوف سے راہ پر آتا ہے اور جو مینا ہے راہ کی چوڑائی دیکھتا ہے وہ چاہے و مغان کو خواب جاتا
 اُس کا نہ پاؤں کا پنے نہ زانو کا پنے کیسے وقت نہ وہ کسی غم سے ترش و ہوئے بس ایسے ہی یہ سادہ
 جانتا تھے تھے اب جو مینا ہو گئے لہذا فرعون سے کہا ای فرعون جا اٹھ جا اب ہم وہ نہیں ہیں کہ
 غول کی آواز پر ٹھہر رہے ہیں اور رک جائیں تو ہمارے خرقہ کو پھاڑ ڈال ہمارا سینے والا موجود ہے وہ

گرنہ سے گا تو ہکو ننگا بدن ہی خوش ہی تو غور تو کر خواب کیوقت کپڑے اُٹا رڈانے سے کیسی خواب
ن معلوم ہوتی ہی بس جب یہ دنیا خواب ہی تو ہم بھی اُسکو بخیر تہ ہو کے ای دشمن خدا کے آغوش میں دھینکے
فرعون اپنے تن و مزاج سے تجرید حاصل کرنا ہی جدا ہو جانا اسکے برابر کوئی اچھی بات نہیں ہی نہ کہ
تجھسابے الامام بیودہ مغز

بیت خچر کی اونٹ کے سامنے کہ میں اکثر مُٹھ کے بل گرتا ہوں قہنہیں گرتا مگر بہت کم

کہ گفت استر با شترای خوش ترین + در فرار و شیت در راہ عمیق + تو نیائی در سر و خوش میروی + من ہی آمم
در چون غوی + من ہی انعم + برو و ہر دمی + خواہ در خشکی و خواہ اندر یکی + این سبب باز گویا من ز جلیت + تا
فمن کہ چون بالیت زلیست + گفت از چشم تو چشم من یقین + سلیمان روشن ترست و دو بین + بعد از ان ہم
بندی ناظم + زین سبب در روضہ غم + خوش بر آیم بر سر کوہ بلند + آخر عقبہ بینم ہوشمند + پس ہم پستی
نی راہ + دیدہ ام را و نا بینم آہ + ہر قدم من از سر بنیش نہم + از غبار و اوقادان دار ہم + تو یعنی پیش خود
رسہ گام نہ پستی و نہ پستی + چچ دام ہیستوی لامی لدریکم والبصر + فی المقام والدخول و المیر + چون جنین را در رحم
جان دہد + جذب اجزا در مزاج او ہند + از خوردش او جذب اجزا میکند + تا در پچہم خود را می تند + تا چل سالے
رب جزو ہا + حق حریش کردہ باشد در نہا + جذب اجزا روح را تعلیم کردہ + چون نداند جذب اجزا شاہ فرد چنان
زورہ ہا خورشید بودہ بی غذا اجزات را داند بودہ آسرا نی کہ در آئی کہ تو ز خواب + ہوش حس رفتہ را نوازد
بہ تا بانی کان از غائب نہ شدہ باز آید چو نہ فریاد کہ عدہ + المعنی عقبہ بفتحین راہ دشوار گذار کشا کہ بستر کہ آہ
خچر سے اونٹ سے کہا ای رفیق کیا سبب ہی کہ نشیت فرزند اور راہ عمیق میں تو آوندھا سنین خوب
اہی میں سر کے بل گراہ کے مانند گرتا ہوں میں ہر وقت مُٹھ کے بل گرتا ہوں خواہ خشکی ہو خواہ دریا یا تالاب ہو
ب سبب کیا ہی تو مجھ کو لقیہ گذران کا معلوم ہو جائے اسی راہ پر چلون اونٹ نے کہا کہ میری آنکھ اور تیری آنکھ
فرق ہی میری آنکھ یقیناً تیری آنکھ سے روشن تر ہی اور بیشک دو بین تر اسکے بعد یہ بات کہ میں اپنے
ہر شے کو دیکھتا ہوں اس سبب سے مُٹھ کے بل نہیں گرتا کہ اس شے کے سامنے ہی موجود ہوں اور نہ
خوش بخوش اونچے پہاڑوں پر چڑھ جاتا ہوں اور جو راہیں دشوار گذار ہیں انکا آخرانی ہوشمند
ہے لیتا ہوں بس تمام اونچ نیچ راہ کی میری آنکھوں کو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہی میں ہر قدم اللہ سے بنیش
دیکھتا ہوں لہذا سر کے بل گرنے اور ویسے گرنے دونوں سے بچا رہتا ہوں تو کیا قدم بھراپنے آگے
تھا ہی یا محدود رجبہ دو تین قدم اور کو تہ بین ایسا کہ دانہ دیکھتا ہی اور نیچہ دام کا نہیں دیکھتا تہ تمھارے
یک اندھے اور انکھیا رسا ایک ہین جبکو مقام اول میر اور منازل سو جتھے ہین سو جو اللہ تعالیٰ احب

میں جان بختا ہی تو اسکے مزاج میں قوت جذب اجزا کی رکھ دیتا ہی کہ جو خورش یہ کھاتا ہی اسکے اجزا
جذب کر کے مار دود اپنے جسم کا بناتا ہی اور جسم کو بڑھاتا ہی چالیس برس تک اللہ تعالیٰ حریص جذب اجزا کا کھلا
نما کا کام لیتا ہی روح کو جذب اجزا کا اسی نے سکھا ما اس لئے کہ وہ ایک شاہ فرد و مجرد ہی جز لغت نہ
من روحی کا وہ جذب کو کیا جانے جامع ان ذروں یعنی مخلوق کا وہ خورشید ہی جو عبارت اس کی ذات
سے ہی کہ بے غذا بھی تیرے اجزا کو چلا پھر اسکتا ہی دیکھ توجہ تو سو جاتا ہی ہوش حواس تیرے سبب از جلالہ
ہوتے ہیں جہاں تو خواب سے جاگا اور تو نے ہوش جس رفتہ کوچا ہا فوراً اُسکو بلاتا ہی ایسا کہ تو جاسا
اُس سے غائب ہی نہیں ہوے تھے ایسے شبابی حاضر آتے ہیں جہاں فرمایا بعد ربہ فوراً ٹوٹ پڑے دیر ہی نہ
اجتماع خضر عزیر علیہ السلام کا بعد مرنے کے حکم خدا سے اور مرکبے تا سامنے اُنکی نکھڑا

قولہ ہیں عزیز اور تکرار اندر خرت کہ سپیدست و زیدہ برت و پیش تو گرد آوریم اجزائش را آن طرف
دو گوش و پاش را دست و پی و جز و برام می تنم و پارہ بار اجتماع می دم ہم و زنگ و صنعت پارہ زنی و کوئی
و زود کن بی سوزنی و ریسمان نی سوزنی وقت خرت و زانچان دوزد کہ پیدا نیست در زخم چشم کشا شکر
بین و تا نماز شہادت در یوم دین و تا پیرینی جا میم را تمام و تا نذر زنی وقت مردن و اہتمام و ہیچ نہ وقت
ایمنی و از فوات جملہ حسہای دلی و بر حواس خود نذر زنی وقت خواب و اگر چہ میگردد پریشان و خراب یعنی خراب
بافتح مژدہ سینا عزیر نام پیغمبر علیہ السلام کہ انھوں نے بیت المقدس کی آبادی پر بعد خوابی کے تعجب کیا تھا
اللہ تعالیٰ نے اُنکو مارا اور سو برس اُسی جگہ پڑا رکھا حالت جوانی میں مارا تھا اُسی بدن سے پھر زندہ کیا
کھانا دیکھا ویسے ہی بدستور رکھا رہا نہ بگڑا نہ اُلبسا مگر گدھا مگر کے سٹر گل گیا تھا اُسکے اجزا البتہ پریشان
تھے اُسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ خبر دار ہو ای عزیز اور غور کر اپنے گدھے کی طرف جو گلا سٹر اکھڑا
تیرے پاس پڑا ہی اب ہم تیرے سامنے اسکے اجزا جمع کرتے ہیں یعنی سر و دم اور دونوں کان باغ
یا نون اور جز و سب جمع کر کے اُن ٹکڑوں کو اجتماع دیتے ہیں دیکھ تو صنعت ٹکڑے جوڑنے واسلے کار
کیسے پُرانے ٹکڑے بے سوزن کے سیتا ہی نہ تو سینے کے وقت ڈورا ہی نہ سوئی ہی اور سیتا ایسا کہ کپڑے
در زو سیون معلوم نہیں اب تو آنکھیں کھول اور کیفیت حشر کی بر ملا دیکھ لے تا تجھ کو شبہ روز قیامت
پیدا ہونے میں نہ رہے اور میری جامعیت کو دیکھ کیسا جمع کرنے والا ہوں تا مرنے کی وقت اپنے
بگڑنے کے خیال سے نہ دے کہ میرے جسم کا اہتمام بگڑ جائیگا جیسا کہ سونے کی وقت فوت ہو
حواس سے بخت ہوتا ہی کہ سب جو دہوتے ہیں جو سوتا ہی حالانکہ یہ حواس دنی ہیں اور تجھ کو ان حواسوں کا
نہیں ہوتا اگر چہ پریشان و خراب ہو جاتے ہیں اختلاف شرح میں پڑی کوئی نکھڑا

نہ رو ناسخ کا اپنے فرزند کے مرنے پر

تو کہ بود سخی رہنمائی پیش ازین ہ آسمانی شیخ بر روی زمین چون پیمبر در میان امتان ہ در کشای و صفت
دارا بجان ہ گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش ہ چون نبی باشد میان قوم خویش ہ یک صاحبی گفتش اہل بیت او ہ
سخت دل چونی بگو ای نیکو ہ ما ز ہجر و مرگ فرزند ان تو ہ نوحہ میداریم بالشت دو تو ہ توئی گریہ نمی نارس
چرا ہ یا کہ رحمت نیست در دل ای کیا ہ چون ترا رحمت نباشد در درون ہ بین چہ امیدت ما از تو کون ہ ما ہ امید
تو ایم ای پیشوا ہ کہ نہ بگذاری تو ما را در عنا ہ چون بیارایند روز حشر تحت ہ خود شیخ ماقوی آرزو سخت ہ در جان
روز و شب بی نہار ہ ما بالکرم تو ایم امیدوار ہ دست ما و دامن تست آرزمان ہ کہ نماند هیچ مجرم با مان ہ گفت
پیغمبر کہ روز رستخیز ہ کی گذارم مجرم را را شک ریزہ من شفیع عاصیان باشم بجان ہ تا رہانم شان ز شکم گران ہ
عاصیان و اہل کبار ہ را بجمہ ہ و ا رہانم از عتاب نقض عہد ہ صاحبان اتم خود فارغند ہ از شفاعتہای
من روز گردند بلکہ ایشان را شفاعتہا بود ہ گفت شان چون حکم نافذ میرود ہ هیچ دازد روز غیری بزداشت ہ
من نیم و از رخدایم بر فراشت ہ المعنی فرماتے ہن کہ اگلہ زمانہ میں ایک شیخ رہنما ایسا تھا کہ گویا ایک آسمانی
شیخ زمین پر روشن تھی ایسا تھا جیسے امتون میں پیغمبر کہ ہایت سے لوگوں کے لیے دروازہ و روضہ جنان کا
کھولتا تھا چنانچہ حضرت پیغمبر نے بھی فرمایا کہ اگلے جو شیخ گذرے ہن ایسے تھے جیسے نبی اپنی قوم میں ہوں ہن
لما فی الحدیث الشیخ فی قومہ کا لہنی فی امتہ شیخ اپنی قوم میں ایسا ہی جیسے نبی اپنی امت میں ایک صبح ان کے
اہلبیت میں سے کسی نے کہا کہ تم ہو تو بڑے نیکو مگر سخت دل کیوں ہو تم تو کھتا رہے فرزندوں کے
مرگ ہجر میں نو سے رکھتے ہن اور بارغم سے دو تا ہن تو نہ روتا ہن نہ زاری کرتا ہن یہ کس سبب سے ہے
یا کہ تیرے دل میں ای صاحب رحم ہی نہیں ہی پھر جب تیرے دل میں رحم نہیں ہو تو ہم تجھے کیا امید
رکھیں ہم تو تیری ہی امید پر ہی پیشوا ہن کہ تو ہکو رنج و عنائیں نہ چھوڑے گا حشر کے دن جو رب العالمین
تخت آرا ہوگا اس سخت دن کا شفیع ہمارا تو ہی ہوگا ہم ایسے روز شب بے پناہ میں تیرے ہی لطف
و کرم کے امیدوار ہن بس اسوقت میں ہمارا ہاتھ ہوگا اور تیرا دامن جسوقت میں کسی مجرم کو امن نہ ہوگی
حضرت پیغمبر نے فرمایا ہو کہ قیامت کے دن میں کسی مجرم کو ہرگز روتا آئسو بہا تانہ چھوڑو گا جیسا کہ حدیث میں
ہو ثم اشفع فحدی حدافا خرج و اخر جمہ من النار و ادخلہم الجنة حتی لا یبقی الا من حبسہ القرآن پس شفاعت
کرونگا میں پھر حد کیا یگی میرے واسطے ایک حد واسطے نکالنے و دوزخیوں کے سو میں اپنی حدت
نکل جاؤنگا اور کالو نگا انکو دوزخ سے اور داخل کرونگا جنت میں یہاں تک کہ کوئی دوزخ میں باقی نہ رہے
مگر وہ جب کہ قرآن نے قید کیا ہو جیسے مشرک یا کفار جنہر قید تا بید دوزخ کی ہن میں دل و جان سے شیخ

کہ نگاروں کا ہونگا تا انکو شکنجہ عذاب سے چھڑاؤں جو عاصی و اہل کبار میں انھیں کے چھڑانے اور عذاب سے بچانے میں کہ انھوں نے اپنے قول توڑے ہیں کوشش و جہد کرونگا اس لیے کہ صالح تو میری امت کے خود فانی ہیں میری شفاعتوں سے اور اس روز گزند سے بے گزند بلکہ انکو خود شفاعتین میں کی اور انکی بات حکم نافذ کے مثل جاری ہوگی اس دن میں کہ کوئی بوجھ والا بوجھ غیر کا نہ اٹھائے گا سب بوجھ اٹھائے ہونگے سوائے میرے کہ مجھ کو خدا نے افرشتہ کیا ہے اختلاف شرح بحر العلوم میں سخت دل چون نے لکھا ہے چونی کو اور مازہجر کو بانهجر قولہ آنکہ بی زورست شیخت ایوان و در قبول حق چو اندکف کمان شیخ کہ بود پیر یعنی موسفید و معنی لین موبدان ای نا امید ہست آن موی سیہ ہستی تو بانهجستش مار موہ چونکہ ہستیش نہ اند پیرا دست و گرسیہ مو باشد او خود یاد و موت و ہست آن موی سیہ وصف بشر و آن موی ریش و موی سر و ہمد در عیسیٰ بر آرد صد نفیر کہ جو ان ناگشتہ شیخیم و پیر و گر رہید از بعض اوصاف شیخ نبود کھل باشد ای پسر و در یکی موی سیہ کان و صف است و نیست بر ریش و شیخ و مقبول خدمت و چون موی سپید از بافو دست و او نہ پیرست و نہ خاص این دست و در سر موی زو صفش باقیست و او نہ از سر آقا قیست و ما ہمہ امیدواران تو ایم و نیزہ چین خوان احسان تو ایم و یک بالینجہ چون بی شفقتی و ہر جرابی رافتی و یا اگر خود دل نمی سوزد ترا بانهگو ای شیخ مارا بجزا و لمعنی بس معلوم ہوا کہ اس دن کوئی باہر نہیں مگر ہاں شیخ جو قبول امر حق میں ایسا ہی جیسے ہاتھ کی کمان چاہو جیسے لچا و جھکاؤ شیخ کسکو کہتے ہیں جسکے موسفید ہوں اب اس مو کے معنی ای نا امید جان اور سمجھ کہ وہ جو موسیہ تیرے ہیں وہی تیری ہستی ہی سارے پندار و غور اور خودی دینی اسی سیہ مو میں ہوتی ہے جہم اس ہستی کی ہستی کا ایک تار موہ نہ رہنے پائے بس جبکہ اس ہستی کی ہستی نہ رہی تو پھر وہی پیر ہی چاہے اسکے بال بالکل سیہ ہیں چاہے وہ بے وقوف جو موی سیہ ہیں وہی وصف بشری ہی کہ وہ موتہ موے ریش ہی نہ موے سر دیکھ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں تھے سیکڑوں آواز کرتے تھے کہ ہم جو ان ناگشتہ شیخ و پیر میں کہا جاوے القرآن انی عبد اللہ آملی اللہ و جعلنی نبیا و جعلنی مبارکا ینا کنت و اوصاتی بالصلوۃ و الزکوۃ مادمت حیا یعنی میں بندہ اللہ کا ہوں کلام مجھ کو کتاب اور کھڑا مجھ کو نبی اور کیا مجھ کو جہان کین میں ہوں برکت والا اور وصیت کی مجھ کو صلوۃ و زکوۃ کے جب تک میں زندہ ہوں کہ یہ باتیں ایسے وقت میں ہوئیں کہ اصلا وقت کلام کا نہ تھا اور جو بعض اوصاف بشر سے چھوٹ گیا ہے بعض میں ہی تو ای پسر وہ شیخ نہیں ہے دو مویہ ہی جسکو ادھر کہا ہے میں اور اگر ایک بھی موے سیہ جو ہمارا وصف ہے جسکو ہستی کھڑا ہے اگر اسکے منہ پر نہیں ہے تو وہی شیخ خدا کا ہے اور جو موسفید ہے اور اپنی خودی میں گرفتار نہ وہ پیر ہی نہ وہ خاص ایند کا ہے اگر ایک سر موہ

مفت سے ایمین باقی ہو وہ عرشِ خداست نہیں ہی آفاقی ہی اسے دنیا والا آدمی پھر رجوع اس کی حکایت کیطرح
و جو شروع کی تھی وہی اہمیت کتنی ہی کہ ہم سب تیرے امیدوار ہیں اور ریزہ چین خوان احسان تیرے
ہیں مگر باوصف ان سب باتوں کے تو کیسا بے شفقت ہو اور فرزندوں کے حق میں بے رافت
نیرادل ہم پر نہیں جلتا بسلی شیخ بتا تو یہ کیا ماجرا ہی اختلاف شرح بحر العلوم میں بدان نامہ امید بجائے
بے نامہ امید اور جو انبان گشتہ بجائے جو ان ناگشتہ برود کو برود سے لکھا ہی

عذر شیخ بہرنا گریستن بر مرگ فرزندان

یہ شیخ گفت اور امینداری فیتہ کہ نہ دارم رحم و مہر دل شفیق بر ہمہ کفار ما را جست + گر چہ
ان جملہ کافر نعمتست + بیگانم رحمت و بخشیشست + کہ چرا از سنگا شان + اسبست + آن سگی کہ
ن گزد گویم دعا + کہ ازین خودار ہانش + اخذ + این سگان را ہم دین اندیشہ دایم کہ نباشد از خلائی
نگسار + زان بیاورد اولیا را بر زمین + تا کند شان رحمتہ للعالمین + خلق را بخواند سود و گاہ خالص + حق را
اند کہ وافر کن خلاص + جہد نماید ازین سو بہر بند + چون نشد گوید خدایا در مہند + رحمت جزوی بود می + ادا
ست کلی بود ہام را + رحمت جزویش قرین گشتہ بکل + رحمت دریاست ہادی سب + رحمت جزوی بکل پیوستہ
بت کل را تو ہادی بین بود + تا کہ جزو است او اندازد کار بحر + بہر غیری را کند اشباہ بحر + چون نداند + راہ یک
ہ کی برودہ سوی دریا خلق را چون آورد + مقصل گردد بحر آنگاہ او + رہ برد تا بحر + چون سیل جو + و کند دعوت
ملیدی بود + نہ از عیان و معنی و تابیدی بود + گفت بس چون رحم داری بر ہمہ + ہجو چو پانی بگرد این رہ +
ان تدار می نو + فرزندان خویش + چونکہ فضا و اجل شان زدیش + چون گواہ ہم شمس دیدہ است + دیدہ
بی نام و گر یہ چہ راست + المعنی شیخ نے جواب سوال اپنی اہلخانہ کے کہا کہ یہ مت گمان کر کہ مجھ کو رحم و محبت
بر میرادل شفیق نہیں ہو میں تو کفار پر بھی رحمت کرتا ہوں اگرچہ جانیں انکی کا فر نعمت ہیں یعنی دین
ن نعمت سے منکر مجھ کو تو کتوں پر بھی رحمت و بخشیش ہو جو لوگوں کو پیچروں سے مارتے دیکھتا ہوں
ہیون انکو مارتے ہیں اگر کتا کسی کو کاٹ کھاتا ہی اس کے حق میں دی کرتا ہوں کہ خدایا یہ عادت بد
سکی اس سے چھڑا دے میں ان کتوں کی ہر وقت سی فکر و اندیشہ رکھتا ہوں کہ خلایق سے نگسار
ہوں اب مقولات حضرت مولانا رح کے ہیں کہ خدا تعالیٰ اولیا کو ہوا سطرے زمین پر لایا ہی کہ ان کو
مت للعالمین بنائے جیسے آنحضرت رحمۃ للعالمین تھے اس لئے کہ او میا بھی انکے ناسٹ پیرو ہیں
مثل انکے مخلوق پر رحمت کریں انکو درگاہ خاص حق تعالیٰ کی طرف بڈائیں اور خدا سے دعا کریں کہ کہن
لوص و صدق بڑھائے اپنی طرف سے انکی ہدایت و نصیحت میں کوشش کریں جو ہوسکے دعا کریں

کہ خدا یا انپر درازہ رحمت و ہدایت کا بند مت کر کھول دے تیر رحمت جو عالم میں درمیان عام مخلوق کے
 اس رحمت کے مقابل جو انکے ہام اور رحمت للعالمین کو انسے ہوتی ہی جزوی ہی اور اسکی رحمت کلی سیلے
 رحمت ہمقرین خدا کے ہی جو کل ہی اور ایک دریا ہی جو ہادی راہوں کی ہی جب رحمت جزوی کل سے ملتی اور
 تو رحمت کل کا جو ہادی ہو تو اسکا بنیدہ ہو جائیگا اور جب تک جو کوئی جزوی وہ دریا کا کام نہیں دے سکتا
 وہ ہر تالاب کو متشابہ بحر کے گرد تیا ہوتا ہے جو راہ دریائی نہیں جانتا ہو اور خود ہی دریائی طرف نہیں جاتا
 پھر مخلوق کو دریائے پاس کیسے لاسکے لیکن جب متصل بحر سے ہو جائے تو اسوقت راہ بحر تک ضرور جاتا
 جیسے سیل نہر کا دریائی جتو کرتا ہی اور اسوقت میں کہ دریا تک نہیں پہنچا ہی دعوت مخلوق کی کرے گا تو وہ تقبیل
 ہوگی نہ عیان اور وحی و ماہیت سے یعنی نہ آنکھ کی دیکھی نہ حکم الہی سے جو وحی ہوئی نہ اسکو ہمیشگی آتیا
 رجوع ہی پھر صلی ذکر کی طرف یعنی اسی اہلخانہ شیخ نے کہا جب سب پر رحم رکھتا ہی اور ایسا ہی جیسے گلے کے
 چوپان تو اپنے فرزندوں کے واسطے نوحد و زاری کیوں نہیں کرتا جب کبھی فساد جل نے انکے نشتر مارا
 خبر نہیں ہوا اور تیر ایک آنسو نہ بہا جو رحم کے گواہ بن پھر اگر رحم ہو تو تیری آنکھیں بے غم و بے گریہ سا
 کیوں ہیں قولہ شیخ دانان عتالش گرم شدہ در سخن یکبارہ بے آرم شدہ و روبرو آورد و گفتش ای
 عجز و خوندنا شد فصل دی ہچون تموزہ و حمالہ گرم درند ایشان و رحی اندہ غائب چھان ز چشم دل کی اندا
 من چو بنم شان معین پیش خویش و از چہ در و دراکم ہچون تویش و اگر چہ بیرونند از دور زان و بامند و گدا
 بازی کنان و گریہ ہجران بود یا از فراق و با عزیزانم و صالست معناق و خلق اندر خواب می بینند شان
 من یہ بیداری ہی بنیم عیان و زینہان خود را دی ہچان کتم و برگ حس را از درخت افشان کتم و حس را
 عقل باشد ای فلان و عقل اسیر روح باشد ہم بدان و دست بہتہ عقل را جان باز کرد و کار را ہی ہمت
 ہم ساز کرد و حسما و اندیشہ بر آب صفا و ہچو خس بگرفتہ روی آب را و دست عقل آگش بیک سوز
 آب پیدا میشود پیش خرد و خس بسا نہ بود بر جو چون حباب خیس چو یک سو رفت پیدا گشت آب و چونکہ
 عقل نکشاید خدا و خس فرزند ہو ابر آب ما آب را ہر دم کند پوشیدہ او و نہ ہو اخندان و گریان عقل تو
 چونکہ تقویٰ بست و دوست ہو و حق کشاید ہر و دوست عقل را پس حواس چہر محکوم تو شد و چون نہ
 سالار و مخدوم تو شد و حس را بنچو خواب اندر کند و تا کہ غیبہا ز جان سر بر نہ ہم یہ بیداری یہ منہ
 ہم ز گردن بر کشاید با بہا و المعنی جب اہلخانہ نے شیخ کو بچون پر نہ رونے کے معاملہ میں عتاب کیا تو
 بھی اسیر گرم و بیروت ہوا اور اسکی طرف منہ کر کے کہا ای عجز زدی من تموز کب ہوتا ہی جو تو نے خیال
 یعنی غیر ممکن بات مجھ سے چاہتی ہی جتنے جو مر گئے ہیں سب میرے گردین ہیں اور زندہ میری چشم دل

غائب و بچان ہی کب ہیں جن جب انکو معین ای تجسیم اپنے سامنے دیکھتا ہوں تو مثل تیرے منہ پیٹ
یٹ کے کیوں زخمی کدون اگرچہ وہ دور زمانہ سے باہر ہیں لیکن میرے پاس ہیں اور میرے گرد و حیل
ہے ہیں رونا تو ہجر و فراق سے ہوتا ہی اور جب میں عزیزین سے وصل و عناق میں ہوں یعنی بغلیں
رہا ہوں پھر کیوں روؤں مخلوق تو اپنے عزیزوں کو خواب میں دیکھتی ہی میت بیداری میں ظاہر و برہ
دیکھتا ہوں جب ذرا دیر کو جان سے میں آپ کو چھپا لیتا ہوں اور جو اس کی جی جھاڑتا ہوں اب
قبولات مولانا رح کے ہیں کہ ای فلان یہ جان لے کہ جس تو ہر عقل کی ہر عقل اسیر جان کی عقل
ہے ہاتھ بندھے ہوئے جو مراد عدم و سترسی سے ہر ہی کھولتی ہے اور اسکے مشکل کاموں کو جان ہی راست
درست کر دیتی ہے یہ حسین اور اندیشے ایسے ہیں جیسے آب صاف پر گھاس کوڑھ کہ اسکے منہ کو چھپا
دے ہوتا ہی پس عقل کا ہاتھ اُسکو اتار کے جب ایک طرف کر دیتا ہی تو عقل کے نزدیک وہ آب صاف
مل جاتا ہی اسیلئے کہ جس اندیشوں کا نہر پر مثل جناب کے بڑا بنوہ تھا جب یہ جس جس کی ایک طرف ہوگی
ب ظاہر ہو گیا پس اگر عقل کے ہاتھ کو خدا نہ کھولے اور کشو نہ کھنچے تو جس ہوا سے اڑ اڑ کے ہمارے
سب پر نہایت ہی جمع ہو جائے ہوا سے مراد ہوا سے نفسانی اور ہمارے آب کو یہ ہوا چھپاتی ہی رہی
وہ ہوا ہی کہ اسی سے عقل تیری خزان اور گریبان ہی یعنی جب خواہش نفسانی کے موافق ہو ا
رم و خندان ہوئی اور جو خلاف اُسکے گریبان آئینہ تقویٰ جو ہوا کے دونوں ہاتھ باندھ دیتا ہی تو اللہ تعالیٰ
قل کے دونوں ہاتھ کھول دینا ہی شب یہ جو اس جواب تجھ پر غالب ہو رہے ہیں تیرے محکوم ہو جاتے
ین اور خود تیری سالار و مخدوم ہوتی ہی تو خود جس کو جو خواب کیوقت جاتی رہتی ہی جو خواب
بن داخل کر دیتی ہی سب بیکار دیک کرنا ہو جاتے ہیں تو غیب کی باتیں اور پیرین جان سے کچھ پر
ہو کرین اور جیسے خواب میں عجیب غریب چیزیں دیکھتے ہیں وہ بیداری میں دیکھے اور آسمان سے
جی اس پر دروازے کھول دیتے ہیں اختلاف شرح بحر العلوم میں آرم کو آرم آملش کو آملش لکھا ہی
خدا پر ہنا شیخ ضریر کا قرآن کو از روئے مصحف کے اور وقت پڑھنے کے بیٹا ہو جانا حکم خدا سے
ولہ دید در ایام آن شیخ فقیر مصحف در خانہ پیر ضریر پیش او مہمان شد و وقت نماز ہر روز اچھی شہ
بند و زہد گفت اینجا ای عجیب مصحف چہ است چونکہ ایسا است این درویش راست ہا اندرین اندیشہ
نوشیہ فروزد کہ جزا و نیست اینجا باش و بودہ اوست تھا مصحف آویختہ من نہ گشت یا آمینہ تا برسم فی مشر
بسرے کمرہ صبر بر مرادی بر نہ صبر کرد و بود چندان در صبح پاکشف شد کالصر مفتاح الفز ہ صبر کجاست
ن ہا در صبر کن ہا تا شفا یابی تو زین پنج کمن ہ صبر سوی کشف مہر نہ مہر نہ ہا ترخو آہ ہا ہا ہا ہا

المعتی فرماتے ہیں کہ اس شیخ فقیر نے انھیں دنوں میں قرآن شریف ایک اندھے کے گھر میں دیکھا
اور یہ اس کے پاس گیا کہ وہ ایام تموز تھے اور یہ اور وہ دونوں نہایت چند روز وہاں آکھے رہے آٹل زاد
نے تعجب سے دل میں کہا کہ یہ فقیر تو سچ مچ کا اندھا ہے پھر یہ قرآن بیان کیوں ہی اُسی سوچ میں
بہت تشویش پیدا ہوئی کہ اس درویش کے سوا اور کسی کی بود باش بیان ہی نہیں اکیلے وہ
مصحف دکھا ہوا ہے کیسے پوچھوں نہ میں ایسا گستاخ ہوں نہ ایسی بڑی میری اس ملت ہی بہتر یہ ہی چپ ہوں نہ کہ
تو صبر کے سبب سے فراور ہو پوچھوں آخر صبر کیا اور چند روز اس تنگی میں رہا آخر اُسپر کھل گیا اس واسطے کہ ہم
مفتاح الفرج ہی ای برادر صبر ایک خزانہ ہی تو صبر کر تو اس بیخ کن سے شفا پائے صبر ہر بھید کے کشف
راہ بتاتا ہی صبر اگر چہ تلخ ہی لیکن پھل اُس کا شیرین ہی

صبر کرنا لقمان کا جو دیکھا کہ حضرت داؤد آہن سے زرہ کے حلقے درست کرتے ہیں
اور نہ پوچھنا اور صبر کرنا

تو کہ رفت لقمان سوی داؤد از صفا دید کو میکرد از آہن حلقہ جملہ را با ہر گرمی فلندہ زرہ ہن پوانا
آن شاہ بلند صنعت زراد او کم دیدہ بودہ در عجب میماند و سوسش فرودہ کا نیچہ شاید بودہ پوانا
کہ چہ میسازنی ز حلقہ تو بتوہ باز با خود گفت صبر او بی ترستہ صبر با مقصود و زور تر بہترست چون میری زور
کشف شدہ مرغ صبر از جملہ پران تر بودہ و رہ پرسی دیر تر حاصل شدہ سہل تر بہ صبریت مشکل شدہ پوانا
لقمان تن بر ز اندر زمان شد تمام از صنعت داؤد آن پس زرہ سازید و پوشید او پیش لقمان غلام
صبر خوہ گفت این نیکو لباس ست ای فتاح در مصاف و جنگ دفع زخم راہ گفت لقمان صبر نیکو ہد ہست
کو پناہ و دفاع ہر جا غمیست صبر را با حق قرن کرد ای فلان آخر و عصر آئکہ بخوان صد ہزار اے
کیما حق آفریدہ کیما فی ہجو صبر آدم ندیدہ المعنی زرہ زرہ ساز ایک دن حضرت لقمان از دست
وصفا حضرت داؤد کی طرف گئے دیکھا کہ وہ لوہے کے حلقے بنا بنا کے ایک دوسرے میں ڈالتے
انھوں نے صنعت زرہ گری کی نہیں دیکھی تھی انکو دیکھ دیکھ کے تعجب و سوساں بڑھا کہ ان حلقوں کا
کیا ہوگا اُن سے پوچھوں کہ ان تو تو حلقوں سے کیا بناتے ہو پھر دل میں کہا کہ صبر بہتر ہی صبر مقصود
طرف جلدی رہبری کرتا ہی اسلئے کہ ہر بات نہ پوچھنے سے جلدی کھجاتی ہی مرغ صبر کا جملہ پرندہ
پرندہ تر اور اگر پوچھے تو دیر ہوتی ہی اور بے صبر کے سہل چیز مشکل ہو جاتی ہی پس جب لقمان
صبر کیا اور خاموش رہے دم بھر میں وہ صنعت حضرت داؤد کے ہاتھ سے تمام ہو گئی پھر
نے ان حلقوں کی زرہ بنا کے سامنے پہنی اور کہا ای جوان یہ بھی ایک اچھا لباس

نگ و مصافحہ میں زخم بچانے کی واسطے لٹکانے لکھتے تو یہ لیکن صبر بہت ہی اچھا ہوتا ہے ہر غم کی پناہ اور ہر غم
 ہر عکسہ داف ہے اللہ تعالیٰ نے صبر کو قرن حق کا کیا ہے تو اسے فلان آخر سورہ العصر کو پڑھ کہ لو اوصوا بالحق و
 اوصوا بالصبر یعنی وصیت کرتے ہیں ساتھ حق کے اور وصیت کرتے ہیں ساتھ صبر کے پس صبر کو موازنہ میں
 حق کے رکھا ہے لاکھوں طرح کی کیمیا حق نے پیدا کی ہیں مگر آدم نے صبر جیسی کوئی کیمیا نہ دیکھی اختلاف
 شرح بحر العلوم میں کہ جو کو گرہ لکھا ہے

بقیہ قصہ اندھے کا اور قرآن پڑھنا اس کا

کہ مرد مہمان صبر کرد و ناگمان × کشف کشتش حال مشکل در زمان × نیم شب آواز قرآن را شنید × جست از خواب
 ان عجائب را بدید × کہ نہ مصحف کو میخواند و نہ دست × گشت بی صبر و زور آن حال جست × گفت چون در چشمبایت
 بست نور × چون ہی منی ہی خونی سطور × انچہ میخوانی برو افتادہ × دست را بر حرف او نہادہ × اصبعست
 رہیر پیدا میکند × کہ نظر بر حرف داری مستند × گفت ای گشتہ ز جہل تن جدا × این عجب میداری از صنع خدا ×
 ان زحمت و دعا تم کا می مستعان × برقرات من حریم بچو جان × دستم حافظ را توئی بدہ × دور و دیدہ وقت خواندن
 کرہ × باز دودہ دیدم را آرمیان × کہ گیرم مصحف و خوانم عیاں × آمد از حضرت نداکاے مرکاراے برینج با امیدوار
 ن ظن است میدی خوش ترا × کہ ترا گوید ہر دم بر ترا × ہر زمان کہ قصد خواندن باشد ترا × یا نہ مصحف یا قرآن پادشاه
 ن در اندام دادیم خستے ترا × مافر خوانی مخم جو بلاء یعنی مرد مہمان نے جو صبر کیا ناگمان سپر فوراً حال اس
 بل کا کشف ہو گیا اور کھل گیا آدمی رات کو اس نے آواز قرآن کی سنی سوتے سے چونک پڑا اور وہ
 اب دیکھا کہ اندھا مصحف کو ٹھیک ٹھیک پڑھ رہا ہے اس کا صبر جاتا رہا اور اندھے سے حال پوچھا کہ
 بری آنکھوں میں نور ہے نہیں تو کیسے دیکھتا ہے اور کیسے سطرین پڑھتا ہے جو کچھ پڑھتا ہے لکھی طرف متوجہ ہے
 رہا تھ کو ٹھیک حرف پر رکھے ہو انگلی تیری حرفوں پر ایسی ٹھیک چلتی ہے کہ یہی ہکو سند ہے کہ تو حرف دیکھتا ہے
 رہے نے کہا ای شیخ تو تو جہل تن سے جدا ہو اسکو صنع الہی سے کیسے عجب جانتا ہے میں نے اللہ سے دعا مانگی
 بمستعان مجکو دل و جان سے قرأت قرآن کی حرص ہے تین حافظ نہیں ہوں مجھکو نور دے اور پڑھنے کے
 نت دونوں آنکھیں روشن کر دے بیکرہ و کرہ بفتح اول و کسر ثانی کر یہ دنا مرغوب اسوقت میری آنکھیں مجھکو
 یر دے کہ قرآن اٹھاؤں اور ظاہر پڑھنے لگوں پس حضرت عزت سے ندا آئی کہ ای مرد کار یعنی ہمارے
 م کا آدمی ہو اور ہر رنج میں تو ہم سے امیدوار ہوتا ہے مجھکو ہم پر نہایت خوش گمانی ہو اور امید بھی تیری
 ہی ہے کہ تجھکو ہر دم ہماری طرف کو کہتی ہے کہ بڑھ اور بڑھ جسوقت تجھکو قصد قرآن پڑھنے کا ہو یا مصحفونے قرأت
 خوانان ہو اسوقت میں تجھکو آنکھیں دے گا تا تو اس معظم جو ہر کو پڑھ سکے جو اہرین الہذا لہو عیسیٰ سلطان

اور دریشیا میں قولہ پیمانہ گرد ہر نگاہی کہ من + و اکشایم مصحف اند خواندن + آن خبری کو نقد عاقل نہ کارہ آن
یا شاہ کردگار + باز بخشہ بنیستم آن شاہ فرد + در زمان همچون چراغ شب نور + زمین سبب نبود ولی را اعتراف
ہر چہ بستاند فرستد از اعتیاض + مگر بسوزد باغت انگوری دہد + در میان ماتمت سوری دہد + آن شل بیدست
دستی دہد کان غمبار اہل مستی دہد + لانسلم اعتراض از ابرفت + چون عوض می آید از مقصود رفت
چونکہ بی آتش مرا گرمی رسد + راضیم گر آتش مارا کشد + چونکہ ہمیشہ بخشید دیدنی این چنین کورست چشم روشنی
بی چراغی چون دہد اوروشی + گر چراغت شد چہ افغان میکنی + المعنی اعتیاض عوض دنیا اندھا کشا
جیسا اُس نے مجھے فرمایا تھا ویسا ہی ہوتا ہی جو بوقت میں قرآن پڑھنے کو کھوتا ہوں کس وہ خبر جو کجی
کام سے غافل نہیں اور وہ گرمی بلو شاہ کردگار شاہ فردوزا مجھ کو مینائی لوٹ کے دیتا ہی جیسے چراغ
شب نور کہ کچھ کیوقت کبھی یہ معلوم ہوتا ہو کہ کچھ گیا اور اُسی حال میں وہ چمک اٹھتا ہی علی ہذا بار بار اس
قسم سبب سے دلی کو تو اعتراض ہوتا نہیں اس واسطے جو چیز مکہ لے لیتا ہی اُس کا عوض بھیجتا ہی اگر تیرے پاس
جلا دے تو تجھ کو کچے پکائے انگور دے اور اگر ماتم میں ڈالے تو اسی ماتم سے سورہ خوشی پیدا کر دے ش
بے ہاتھ والے کو دست و قوت دیتا ہی اور فرط غم سے جو لوگ کان غم کے ہو گئے ہیں اُنکے دلون کو انھیں
میں مستی بخشا ہی کہ وہ اس میں مست ہوتے ہیں ہم سے تو لانسلم اعتراض سب گئے اور محو ہو جاتا
عوض موٹے مقصود سے مل رہا ہی مثلاً جب بے آگ کے ہو گرمی ہو پنے اور ہماری آگ کو وہ بھجا دے تو
راضی ہیں ہمارا اگر تپا ہی اور بنتا ہی اور جو بے آنکھونکے تجھ کو روشنی بخشے تو کیا کنا ایسی تو کوری جو بے چشم
روشنی ہی جب بے چراغ کے وہ روشنی دیتا ہی پھر اگر تیرا چراغ ہو گیا تو کیوں افغان کرتا ہی بگاڑی کیا
اقتضہ اولیا کا کہ راضی احکام الہی پر تھا اور تبدیل حکم خوشامد نہیں کرتا تھا

قولہ بشنوا کنون قصہ آن سہروان + کہ ندارند اعتراضی در جہان + ز اولیا اہل دعا خود دیگر مند + کہ ہمید و
و کا ہے میدرند + قوم دیگر می شناسم ز اولیا + کہ دہان شان بستاند با خدا دعا + از رضا کہ ہست رام آن
جسٹ رفع قضا شان شد حرام + در قضا ذوقی ہی بنید خاص + کفر شان آید طلب کردن خلاص + حسن
بر دل ایشان کشود + کہ پوشد از غمی جامہ کہود + ہر چہ آید پیش ایشان خوش بود + بچیلان گردوار آتش
ز ہر در حلقوم شان شکر بود + سنگ اندر راہ شان گوہر بود + جنگلی کیسان بود شان نیک و بد + از چہ باشا
ز حسن ظن خود + کفر با خدا نزد شان کردن دعا + کای آئہ از ابگردان این قضا + المعنی فرماتے ہیں کہ اب
قصہ اُن راہروں کا سُن جو جہان میں کسی قسم کا اعتراض نہیں رکھتے اولیا میں ایک فریق اہل دعا
کہ وہ کبھی سیتے ہیں اور کبھی پھاڑتے ہیں کہ مراد دعا نیک و بد سے ہی اور ایک قوم اور ہیں اولیا

نہ انکو پہچانتا ہوں کہ انکے منہ دعائے بند ہیں پس خدا کی رضا ان زندگون کی مطیع و رام ہو ایسی بات کا
 عود نہنا حسین دفع تھا کا ہو ان کے نزدیک حرام ہو وہ قضائیں ایسا ایک خاص مزہ پاتے ہیں کہ اس سے
 بات دھو بیڑھنے کو کفر جانتے ہیں انکے حسن ظن نے انکے دل پر ایسا دروازہ کھول دیا ہے کہ ہرگز کسی قسم
 کا سیاہ پوش نہیں ہوتے جو انکے سامنے آتا ہے یہ اس سے خوش ہیں اگر آگ ہو تو آجیوان جانیں نہ ہر
 ن کے حلق میں ہو شکر جانیں پھر ان کی راہ میں ہو گوہر ہو جائے جلا نیک و بد جو کچھ ہے سب کو یکساں جانتے ہیں
 یہ بات ان میں کس سبب سے ہے حسن ظن سے کہ کسی کو برا جانتے ہی نہیں ان کے نزدیک یہ دعا کرنا کہ ای موجود
 ہم سے اس قضا و حکم کو لوٹا دے کفر ہے

سوال بہلول کا ایک بزرگ سے اور جواب اس کا

کہ گفت بہلول آن کی درویش را + چونی ای درویش واقف کن مرا + گفت چون باشد کسی کہ جاودان + بر مراد
 رود کار جهان + میل جو + بر مراد اور دند + اختران ز انسان کہ او خواہد شہد + زندگی و مرگ سر جنگان او +
 مراد اور وادہ کو بکو + ہر کجا خواہد فرستد تعزیت + ہر کجا خواہد بخشد تنہیت + سالکان راہ ہم ہر کام او + ماندگان
 ہم در دام او + بیچ دندانی بچند در جهان + بی رضا و امر او فراموشی + بی رضای او نیفتد بیچ برگ + بیقتضا
 نیاید بیچ مرگ + بی مراد و بچند بیچ برگ + در جهان زاوج فریاد اسلم + گفت ای شہد دست گفتی بچنین +
 فرسیما تو پیدا ستاین + آن و صد چندانی ای صادق و لیک + شرح کن این را بیان کن نیک +
 بپنا کہ فاضل و مرفوضول + چون بگوش اور سد آرد قبول + آنچنانش کن شرح اند کلام + کہ از ان ہم بہرہ
 بد جان عالم + ناطق کامل چو خوان باشی بود + بر سر خوانش زہر آشی بود + کہ تا در ایچ مہسان بینوا +
 کسی یا بد غذا ای خود جدا + ہمو قرآن کہ کہنی ہفت توسست + خاص را ہم عام را مظم و دوست + گفت این
 ہی یقین شد پیش عام + کہ جہان در امر نریدا ست رام + بیچ برگ + در نیفتد از دوست + بیقتضا و حکم آن
 لمطان بخت + از داندان القہر نہ شد سوی گلو + تا نگوید نقد حق کا و خلوا + میں و غبت کان ز نام آدمیت
 بشوہ آرام امر آن غنی است + در زمینہ آسمانہ آذرہ + پر خنبانہ نگردہ پردہ + معنی بہلول نے ایک درویش
 سے کہا کہ تیرا کیا حال ہے مجھ کو خبر دار کر گنا ایسا جیسے کسی شخص کی مراد پر ہمیشہ جہان چلتا ہو ویرانہ جہاں
 اور اُن کے چلین ستارے وہ جیسا چاہے ویسے ہو جائیں موت و حیات یہ دونوں مسرتنگ اس کی مرضی موافق
 آگلی میں پھرتے ہوں جہاں چاہے وہاں تعزیت جیوے جب کو چاہے مبارکہ دیکھتے سالک راہ خدا
 کا بھی اس کے قدم پر چلین داندے راہ نے اس کے جاں میں پھنستہ چون کوئی ایک دانت جہان میں
 رضا و امر اس فرمانروا کے نہ ہل سکتے رہتا اس کے کوئی پتا کسی درخت کا گرس نہ بیقتضا انکے کسی کو

ہر طرفی این فردقی کی شناخت + چون دوقوی کو دین دولت بتافت المعنی طروق راہ روندہ ایسے ہی فروقی
 فرق کنندہ قطائف لوزینہ دہان لوزینہ اور سویان دہی درویش کتاہی تم ایسی جلدی اسکی شرح چاہتے ہو مگر شرح اسکی
 بدون فرمان قدیم و نافذ حق کے نہیں کرنا چاہیے اور جلدی ابھی نہیں جسکا یہ حال کہ مثل برگ درختوں کے ہی
 پھر برگ درختوں کے کون گن سکتا ہی اور جو شبے نہایت ہی وہ لطف کی مطیع کب ہو سکتی ہی بس تو اتنا ہی
 سن لے کہ کوئی کام بدون امر کردگار کے نہیں ہوتا اور جب قصائے حق رضا و خوشنودی بندہ کی ہوئی اور اسکی
 حکم کا بندہ خواہندہ ہو گیا تو بے تکلف اس میں مزدوری و ثواب کو کچھ دخل نہیں ہی بلکہ خود اسکی طبیعت مستطاب
 یسی ہو جاتی ہی کہ وہ بندہ زندگی اپنی پیرا سطر اور مزہ لذت زندگی مستند کے واسطے کہ جسکو پیچھے دے چکا ہے
 نہیں چاہتا جہاں کہیں امر حق کا مسلک ہو وہاں اس بندہ کے سامنے اپنی زندگی و مرگی اس امر کے
 مقابل ایک ہی تہ خدا کے واسطے جیتا ہی نہ گنج کے واسطے ایسے ہی خدا کے واسطے مڑتا ہی نہ خوف و رنج سے
 اس کا ایمان خواہش خدا کی ہی نہ جنت و اداس کے میوے اور نہ ہون کیو واسطے اسنے جو کفر و ترک کیا ہی وہ بھی
 سنی کے لیے ہی نہ آتش و دوزخ میں داخل ہونیکے خوف سے غرض اسکی اصل ہی سے ایسی خود ہی نہ کچھ ریاضت و جستجو یہ
 بات ہو وہ اسوقت خرم و خندان ہوتا ہی جو خدا کی رضا و خوشنودی دیکھتا ہی اسکو قضا مثل حلواد شکر کے ہی
 بس وہ بندہ جسکی ایسی خود خصلت ہو کیسے نہیں جہاں اسکی حکم میں چلیگا پھر کیوں وہ خوشامد کرے یا دعا کہ
 بخداوند اس حکم کو پھیر دے بس اسکو اپنی موت اور فرزندوں کی موت ایسی شیریں ہی جیسے کسی کی حلق میں
 ملو او اسکو نزع اپنے فرزندوں کی ایسی جیسی لوزینہ یا سویان آو وہ کہیں دعا کرے مگر اس خیال سے
 نہ اس حاکم دلا کر کی رضا دعا میں ہی جیسے کہ فرمایا ادعونی استجب لکم انگو مجھے میں قبول کروں گا واسطے تمھارے
 اس رضامندی کی راہ سے تو مضائقہ نہیں کریگا ورنہ وہ محتاج دعا کا کتب استواس دعا کو بھی اوروں کے
 حق میں شفاعت سمجھ نہ یہ کہ اپنے اوپر رحم کھا کے دعا کرے وہ صاحب رشد اوروں کی ہدایت کو دعا کرے گا
 اس نے تو اپنے اوپر رحم کرنیکو اسی وقت پھونک دیا جس وقت کہ چراغ عشق کا جلایا او صاف بشری جو
 پھر اس میں تھے ان او صاف کا دوزخ اس کا عشق ہی اور اس نے اس دوزخ میں بال بال ان او صاف کا
 پھونک دیا ہر راہ چلنے والوں نے جو اس راہ میں چلے ہین ایسا فارق پن کب پہچاں ماہر اور کون ایسا فارق
 داہر کسکو ایسی تیز ملی مان و قوی البتہ وہ اس دولت میں سامی و متا بندہ ہوا اور مثل اسکی کون گذرا ہے

قصہ دوقوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی کرامات کا

والہ آن دوقوی داشت خوش دیباہ + عاشق و صاحب کرامت خواجہ بہ بر زمین میشد چو میر آسمان ہشت
 و انرا گشتہ ز روشن روان ہر مقامی سکے کم ساختی ہم دو بعد اندہی انداختی + گفت دریک خانہ نام گرد و رند

عشق آن مسکن کند در من فروز و غرق المسکن احاذر بالناہ اقلی یا نفس سافر لثناہ لا اعود خلق قلبی بالمکان ہلک ہلک
 الحاصل فی الامتحان روز اندر سیر بدشب و روز نماز چشم اندر شاہ بازاد ہمو باز و منقطع از خلق فی از بد خوئی
 منفرد از مرد و زن فی از دوئی و نیک و بد را مہربان و مستقر بہتر از مادر شہی ترا بدیدہ گفت پیغمبر شمارای ہلک
 چون بدہستم شفیق و مہربان و زان سبب کہ جملہ اجزای منید و جزو را از کل جدا بر میکنید و جزو از کل قطع
 بیکار شد و عضو از تن قطع شد مردار شد و تانہ پیوند بکل بار و گردہ مرده باشد نبویش از جان خبر و بد بجنبہ
 نیست خود اورا سند و عضو نو پیریدہ ہم جنبش کند و جزو ازین کل گرہ بر میکنید و بدین نہ آن گسست کو ناقص
 قطع و وصل او نیاید در مقل و چیز ناقص گفتہ شد بہر مثال و قرعلی را بہر مثال شیر خواند و شیر مثل او نباشد
 راندہ از مثال و مثل و فرق آن بر آن و جانب قصہ دوقی باذران و المعنی شب بد و پنج روز و دو اہل اللہ شب
 یعنی دوقی حال سلوک میں بہت اچھی صورت رکھتا تھا اور عجیب طریق کہ عاشق تھا اور صاحب کرامت اور خواہ
 جیسے آسمان پر چاند پھر تار اور سیر بہ زمین پر مثل چاند کے پھر تھا اور کہیں جتنا نہ تھا اور جو لوگ شب
 شب بیدار تھے انکی جائین اس سے روشن ہوگئی تھیں ایک مقام میں مسکن نہیں کرتا تھا دو روز سے
 بھی کم کسی گاؤں میں رہتا تھا کہ اگر میں ایک گھر دو روز ہونگا تو عشق اس مسکن کا میرے دل میں
 فروغ پکڑے گا بس عزیز ہونے مسکن سے میں بچتا ہوں اس سے نقل کرای نفس اور سفر کروا سطر غنائی
 اپنے دل کی خلقت کو مکان کے رہنے کی عادت نہیں ڈالتا اگر ایسا ہوگا تو امتحان میں کب کھرا
 اور خالص نکلیگا دن میں سیر و تماشا کرتا رات کو نماز میں ہوتا آنکھیں دید شاہ میں باز اور باؤ کی طرف
 خود پرواز میں مخلوق سے منقطع لیکن نہ یہ کہ بد خوئی سے منفرد مرد و زن سے مگر ایسا کہ دوئی سے کہ انکو
 اور کچھ سمجھتا اور دن کو اور کچھ جلد پر مہربان اور جلد کا جائے قرار خواہ نیک ہو خواہ بد مہربانی میں بہتر
 اور شیرین تر باپ سے شہی یعنی شیرین تر گویا ترجمہ اشی کا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ اے سردار وین تھا یا
 مثل پدر کے شفیق و مہربان ہوں اس سبب سے کہ تم سب میری ہی اجزا ہو پھر جزو کو کل سے کیوں جدا
 کرتے ہو یعنی مجھ سے کیوں دور بھاگتے ہو یہ بھی جانتے ہو کہ جب میں کل ہوں تم جزو ہو تو جزو کل سے جدا
 ہو کے بیکار رہیں ہو جاتا جیسے عضو کہ تن سے جدا ہوا اور مردار ہوا اور جب تک پھر کل سے پیوند نہیں
 پاتا مرده ہوتا ہی اسکو اپنی جان کی خبر نہیں ہوتی اگر وہ جنبش کرے تو خود اسکی سند نہیں کہ تازہ کسٹ ہوا
 عضو بھی تو جنبش کرتا ہی اسکی جنبش بھی ویسی ہی ہو جزو کہ اس کل سے جدا ہوگا علیحدہ کر دیا جائیگا اور
 ہوگا مگر یہ کل ایسا نہیں کہ کسی جزو کے نہ ہونے سے ناقص ہوے اس کا قطع اور وصل ایسا نہیں ہوگا
 میں ہمارے اور میں نے جو کچھ کہا مثال کے طور پر کہا کہ وہ ناقص ہی مثلاً حضرت علی کو مثال کی ارادت

ی نے شیر کمانگین شیر مثل اُنکے کب ہو گو اُس نے کہا اب فرماتے ہیں کہ تو مثال و مثل اور اُنکے فرق سے الگ

ہو اور دوقتی کی طرف لوٹ چل

لوٹنا طرف قصہ دوقتی رحمتہ اللہ علیہ کے

لہ آئکہ و رفتوی امام خلق بود و گوی تقوی از فرشتہ میر بود و آئکہ اندر سیر مرہ رات کرد و ہم ز دیندارانی و دین
مک خورد و با چنین تقوی و اوراد و قیام و طالب خاصان حق بودی و مدام و در سفر معظم مرادش آن بُدے و
دمی بانبندہ خاصی زد و این ہی گفتی چو میرفتی برادہ کن قرن خاص کا تخم اسی آئکہ یارب آنہا را کہ بشناسد و لم
رہ بہتہ میان و محکم و آئکہ تشناسد تو ای خیر دان جان و بر من محبوب شان کن مہ بان و حضرتش گفتی کہ ای صدر
مین و این چہ عشق ست و چہ استقا ست این و مہر من داری چہ میجوی دگر و چون خدا با ست چہ جوئی بشر و
لبغی یارب ای دانای راز و تو کشوی و در دلم راہ نیاز و در میان بحر اگر نبشستہ ام و طمع در آب سبب ہم بستہ ام و
بود و دم تو فوج مرا ست و طمع در نچہ حریف ہم بیا ست و حرص اندر عشق تو فخر ست و فجاہ و حرص اندر غیر تو فکرت با و
ہوت و حرص نران پیشی بود و آن میزان شک درویشی بود و حرص مردان ازاد پیشی بود و در محنت حرص ہوے
ر بود و آن کی حرص از کمال مرد نیست و آن دگر حرص فتنہ و سر ولایت و آہ سہری ہست اینجا بس نہان و
موی خضری شود موی دوان و ہچو مستقی کنز آتش سیر نیست و بر ہر انچہ یافتی با قندالیت و بی نہایت حضرتت
ن بارگاہ و صدر را بگزار صدرت راہ و اعنی وہ دوقتی علم و فتویٰ مین تو ایسا کہ امام خلق کا تھا اور
ذی مین گیند فرشتوں نے لیجا تا ای فرشتوں پر سابق تھا سیر مین تو ماہ کومات کیا یعنی نہایت پھر نہو الا
ماہ بھی با این سیر السیری اُس سے ہار تھا اور دین مین ایسا کا مل کہ دین خود اس پر رشک کرتا تھا کہ
ل اس کے مین کامل ہوتا با وصف ایسے تقویٰ اور در و وظائف اور قیام نماز کے ہمیشہ خاصان خدا کا
لب بھی مستقر مین بڑی مراد اُسکی یہی ہوتی تھی کہ ایک دم کو بھی کسی بندہ خاص سے مل لیتا اور ملاقات
جاتی جب راہ چلتا تو یہی کہتا جاتا کہ ای معبود میرے مجھ کو مصاحب اپنے خاص لوگوں کا کر اے رب
رے وہ لوگ جن کو میرا دل پہچانتا ہو اُنکا مین میان بستہ اور خد متکا اور محمل یعنی بار بردارندہ گو یا غلام
ربو جھ ڈھونے والا ہوں تحمل بضم بصیغہ فاعل بار بردارندہ اور جن کو میرا دل نہیں پہچانتا اور دین اُنسے
وٹ پوشیدہ ہوں اُنکو تو ای خیر دان جان مجھ پر مہربان کر دے اُسکے جواب مین حضرت رب العزت اُس سے
تے کہ ای صدر نشین مہین یہ تیرا کیسا عشق مجھے ہے اور یہ کیسا استقا عشق کا مجھ کو جو کہ عشق سے تیری پیاس
نہیں بجھتی تو تو میری محبت رکھتا ہے پھر اور کو کیا ڈھونڈھتا ہے جب خود خدا تیرے پاس ہے پھر بشر کی تلاش
بلو کی دین ہے تو وہ کہتا ای رب اے دانائے راز تو ہی نے میرے دل پر یہ راہ نیازی کی کھول دی ہے کہ اگر چہ

خود دریا میں میٹھا ہون دریا مراد شق آبی سے ہی مگر طبع مجھ کو گھڑون کے پانی میں بھی ہر کہ اُنسے بھی کچھ پلاں
 گھڑے مراد اور کالمون سے میں حضرت داؤد کے مثل ہوں کہ نوے بھیڑ میں انکے پاس تھیں اور انکے حوالے
 کے پاس ایک بھیڑ تھی انکو اس ایک کی بھی طمع تھی دیکھ ہو کہ حضرت داؤد کی نوے بیسیان تھیں اور یہاں
 سالا تھا اس کے ایک بی بی تھی اسکو بھی یہ لینا چاہتے تھے آخر جب وہ مار گیا تو انھوں نے لے لی حیرا
 قرآن مجید میں ہر ان ہذا انھی لہ تشع وتسون نجتہ ولی نجتہ واحدہ فقال کھلیتہ عزتی فی الخطاب یعنی نبی
 میرا بھائی ہر اسکی تینا نوے بھیڑ میں میں اور میری ایک ہی ہر سو یہ کہتا ہے کہ بھیڑ بھی میرے حوالے دے ا
 میں وہ مجھ کو دے لیتا ہے کہ میری بھیڑ لے حضرت داؤد نے کہا کہ اسنے ظلم کیا جو تیری ایک بھیڑ مجھے مانگتا
 باوصف اتنی بھیڑوں کے مختصر بیان اس کا یہ ہر کہ اور یا کی عورت سے انکو عشق ہو گیا تھا آخر اسکی لپٹ
 لڑائی پر بھیجا کہ وہاں وہ مار گیا اور عورت اسکی انھوں نے کر لی حضرت رب العزت نے دو فرشتے بھیج دیے
 باہم جھگڑتے ہوئے انکے پاس بھیجے اور انھوں نے ان سے سوال کیا جو آئیہ کریمہ سے ظاہر اور بعد انکے ہاتھ
 غائب ہو گئے حضرت داؤد متنبہ ہوئے استغفار و زاری میں مشغوف ہوئے تھے مولانا کے شعر میں نوے سے
 کثرت ہر نہ عدد معین تا مخالفت آئیہ کریمہ سے نہ ہو حرص تیرے عشق کی فخر و جاہ ہر اور غیر کے عشق کی نگاہ
 و خواب ہر جو لوگ نرا اور مرد ہیں اوکو خواہش و حرص پیشی کی ہوتی ہر کہ ہم سب سے آگے بڑھکے ہوں
 ہر بات میں سب سے آگے اور جو حیز و نامرد ہیں انکے ملک حصہ میں فنگ و محتاجی سے مردوں
 حرص پیشی کی راہ سے ہوتی ہر کہ ہر دم قدم آگے کو بڑھا رہے اور محنت میں اس بات کی حرص کچھ کچھ
 وہ ایک حرص تو کمال مردانگی سے ہر اور وہ دوسری فضیحت و سردی سے ہی آب مولانا مرد
 حسرت و افسوس سے ایک آہ عاشقانہ کر کے فرماتے ہیں کہ بیان ایک بڑا بھید چھپا ہوا ہے کہ حضرت
 پیچھے جو صرف نبی تھے حضرت موسیٰ کو جو رسول و لو العلم تھے دوڑا یا چا کچھ حضرت خضر کے ساتھ انکو
 ہوا تھا اور کچھ راز خضر سے کہ گئے تھے اُنسے نہیں کہ تو مستقی بن جیسے وہ پانی سے سیر نہیں ہوتا
 جو کچھ تو نے پالیا ہر قسم ہر خدا کی اس پرست ٹھہر جا اور پس مت کر تیرے بارگاہ بڑی بے نہایت حضرت
 یعنی جسکو تو حضرت سمجھا ہر حضرت نبین ہر حضرت بہت دور ہے ابھی تو راہ ہی ہر تو صدر اسکو مت سمجھ
 خیال چھوڑ دے راہ اسکی ہر تو اس راہ سے صدر جانکر سیرت ہوا سلیے کہ اس راہ کی انتہا نہیں
 بھید ڈھونڈھنا موسیٰ کا حضرت سے باوجود کمال قربت و رسالت

قولہ از کلیم حق بیا موزای کریم + بین یہ میگوید زشتاتی کلیم + پائین جاہ و چین پیغمبری بطالب علم ازاد
 موسیٰ تو قوم خود راہشتہ + دہلی آن نیکیوی سرگشتہ + کیقبادی رستہ از خوف ورجاہ چند پوئی چند گردی

آن تو با تست و تو واقف برین و آسمان چند پائی زمین گفت موسی این ملامت کم کنید و آفتاب ادا
کم زغیرہ میروم تا مجمع البحرین من تا شوم مسحوب سلطان زمین و جعل از مری سلبا و ذاک و امضی
و سری حقیقا و سالما پیرم زبیر و بالما و سالما چه بود هزاران سالما و میروم یعنی از و بدان عشق تالیان
کم بدان از عشق نان و این سخن پایان ندارد ای غمو و داستان آن دوقوی بازگو و معنی فرماتے ہیں ای کریم
تو کلیم حق سے مشتاقی سیکھ دیکھ تو کیسے ایک مشتاق سے بیان کرتے ہیں کہ با وصف ایسے مرتبہ اور ایسی پیغمبری
کے طالبِ حضور کا ہون اور حالانکہ خود ہی سے بری کہا ای موسی کہ وہ پوشش ہیں تو نے اپنی قوم کو چھوڑا ہے
اور اپنے کو واسطہ اس نیک کے پریشان بنایا تو تو خود کی قباد و خوف و رجا سے خلاص تشبیہ کی قباد
سے بنظر اسکی عیاشی و بیغمی کے ہی تو کما نیک حضور کی تلاش میں رہیگا اور کما نیک اسے سمجھے پھر پگھلائی
ملکیت جو تھی تھی یعنی نبوت و رسالت وہ تیری تیرے پاس اور تو اس پر غور و تفکر پھر ای آسمان کما نیک
زمین ناپیگا اور پھر تارہیگا موسی نے کہا ایسی ایسی ملامت مت کرو آفتاب و ماہ کے راہزن مت بنو کہ محال ہی
ایسی ہی ملامت سے میرا باز رہنا محال میں مجمع البحرین تک جاتا ہوں تا مسحوب سلطان زمین کا ہون مجمع البحرین
وہ جگہ جہاں دریائے روم و فارس ملے ہیں کہ اسی موقع پر حضور حضرت موسی کی ملاقات ہوئی اور شہر
عربہ کے معنی کہ حضور کو میرے کام کیواسطے پایہ مقصود محکم حاصل ہو نہیں تو تیر کر ونگا اور پھر ونگا حقہ و
حقب بالضم و تفتین مشتاد سال و روزگار اور تقبیس ہی آئیہ کریمہ سے قال موسی لفتاد لا ارج حتی ابلغ
مجمع البحرین او امضی حقیقا کہا موسی نے اپنے قاتل سے کہ یوشع علیہ السلام تھے ہمیشہ پھر تارہ ونگا جب تک
مجمع البحرین پر نہ پہنچوں چاہے مجھے حقہ گذر جائیں میں برسوں پر و بال سے اس تمنائیں اڑ ونگا اور برسوں
کیا چیز ہزاروں برس پھر تارہ ونگا میں پھر تا تو ہوں لیکن یہ پھر نامیرا عشق جاتا کہ کے برابر مت جان مٹی
کے عشق میں نہیں پھرتے میں پھر عشق جاتا کہ عشق تان سے کم کیوں جانتا ہی اب فرماتے ہیں اس
سخن کی تو ای غمو کچھ حد نہیں ہی پھر دوقوی کی داستان بیان کر

الوطن طرف قصہ دوقوی رحمۃ اللہ علیہ کے

قوله آن دوقوی رحمۃ اللہ علیہ گفت سافرت ندی فی خافقہ و سالما فتم سفر از عشق ماہ و پھر تارہ و
میران در آکہ و پابرہنہ رفتہ ام در خار و سنگ و ذرا کہ من حیرانم و بچویش رنگ و تو میں این پامیاد
زمین و ذرا کہ بردل میرود عاشق یقین و از رہ و منزل زکوۃ و درازہ دل چہ دانہ کوست مست و غم و زہ
میں دراز و کوستہ اوصاف نیست و رفتن ارواح دیگر رفتست و تو سفر کردی زلفہ بالعقل و فی ہامی
و منزل نہ بقل و سیر جان بچون بود در دور و دیر جسم ما از جان بیا موزید سیر و سیر طان کہ کمرش بند جان میں

لیک سیر جسم باشد درعلن سیر جسمانہ رہا کردا و کنون میر و دیچون نہاں در شکل چون اب آگے اسکے گفت
 آخر اور تا بہ نیم قلمی انجیہ دو شعرین کہ قابل تصدیق حکایت بعد کے ہیں لہذا میں نے تو اسکو انھین دونوں
 شعروں سے مصدر کیا خرابی و خوبی اس تفسیر کی حوالہ انصاف نظر ناظرین کے ہی بمعنی خافقین مشرق و مغرب
 ابتداء زمانہ و آخر زمانہ فرماتے ہیں کہ دوقی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میں نے ابتدا اسے زمانہ سے مشرق
 مغرب میں سفر کیا ہے برسوں سفر کو اپنے ماہ کے عشق سے یکساں راہ سے پیچر اور اللہ کی ذات میں حیران
 کہ وہی ماہ ہی میں ننگے پاؤں خار و سنگ میں چلا اس سبب سے کہ میں حیران و بیخود ہوں اور دنگ
 کچھ معلوم و خبر نہیں اب فرماتے ہیں تو چلنے میں ان پاؤں کو زمین پر مت دیکھے اسلیئے کہ عاشق پاؤں
 نہیں چلتا یقین جان کہ دل پر چلتا ہے پھر راہ اور منزل سے چاہے دور دراز ہو چاہے کوتاہ دل کیا جاتا
 ہوا سطر کردہ اپنے دلنواز کے شوق میں مست ہو رہا ہے دراز کو تھوڑا و صاف تن کے ہیں سو
 چلتا اور ہی چلتا ہے تو نے سفر کیا لطفہ سے عقل تک پھر یہ سفر تیرا کب کسی قدم اور منزل کے ساتھ
 جسکے ساتھ تو نے نقل کی ہو سیر جان کی بیچون ہوتی ہے چون و چرا کو نہیں دخل نہیں وہ اپنے دور
 دیر میں اس سے جدا ہے بلکہ جسم نے ہارے اسی سے چلتا پھرنا سیکھا ہے سیر جان کی ای جان میں
 کوئی نہیں دیکھتا ہے سیر جسم کی سب ظاہر دیکھتے ہیں جان بے جسمانہ سیراب چھوڑو جسے ہم پروردہ ہے

اس شکل بیچون میں جو صورت جسمانی ہی پھرتی ہے
 ظاہر ہونا ہفت مثال شمع کا ایک کنارہ دریا

قولہ گفت روزی میشد مشتاق دار تا بہ نیم در لبشر انوار یا رہتا تا بہ نیم قلمی و قطرہ آفتابی روح انداز
 چون رسید سوی یک ساحل بکام بود بیگشتہ روز و وقت شام بعد از ان ناگہرچہ دیدم گوشت تار
 سران افروخت و ہفت شمع از دور دیدم ناگہان اندران ساحل شام دیدم بدان نور و شمع
 ہر کی شمع ازان بر شدہ خوش ناعیان آسمان و نہیہ گشتم خیرگی ہم خیرہ گشت و موج حیرت عقل
 از سر گذشت کاین چگونہ شمعها افروختست وین دودیدہ خلق از انہا دوختست و خلق جو یان چرا
 گشتہ بود و پیش آن شمع کی بر مہمی فرود و چشم بندی بعجب بر دیدہ و بندشان سیکر دیدی میں
 اب آگے باز میدیدم انجیہ شعر ہی کہ اسکو بھی بعد کی سرخی کا میں نے مصدر کیا ہے بمعنی پھر نقل
 کا ہے کہ ایک دن میں مشتاق کی طرح چلا جاتا تھا اس شوق میں کہ لبشر میں انوار یا رہا کے دیکھوں
 اس واسطے کہ دیکھوں قطرہ میں قلم کیسے بھرا ہوا ہے اور ذرہ آفتاب میں کیسے گھسا ہوا ہے جبکہ
 دریا کے کنارے موافق اپنے مقصد کے پہونچا تو شام تھی ہیوقت تھا دن نہیں رہا تھا پھر

ن نے کیا دیکھا یہ تجھ سے بیان کروں تو تجھ پر بھید اس کا ظاہر ہو کہ میں نے سات شمع دور سے یکایک اُس
 ردین دیکھیں چنانچہ اُنکو دیکھ کر میں اُنکی طرف دوڑا اور وہ شمع اسیں کہ اُن سے ہر ایک کے نور و شعلہ سے
 ت آسمان تک خوب بھرا ہوا تھا میں اُنکو دیکھ کے حیران و متحیر ہو گیا اور میں کیا خود حیرانی حیران ہوئی اور
 ل کے سر سے موج حیرت کی تیر ہو گئی حیرت میں ڈوب گئی کہ الہی یہ کیسی شمعیں روشن ہیں اور یہ دونوں
 عین مخلوق کی کیسے اُن سے میچ لین ہیں اور عجیب حال مخلوق کا ہے کہ الہی شمع کو جو نور و فرغ میں ہوتے
 ہی ہوئی ہے چھوڑ کے ایک چراغ کشتہ کے طالب ہیں کیسا چشم بند لوگوں کی آنکھوں پر ہے اور یہ چشم بند ہیکہ
 نیشا اکا ہی اسی نے اُنکی آنکھوں کو بند کیا ہے اس لیے کہ ہدایت اُسی کے اختیار میں ہے اختلاف یہاں کیسی
 ی اشعار و سرخی بحر العلوم میں ہے اور طولانی تقریر خارجی اور کثرت نسخوں کی اور اصل معانی سے غرض نہیں

ایک مثال پر ہو جانا اُن ساتوں کا

ہ باز میدیم کہ میثد ہفت یک نور اول بشکافتی حبیب فلک باز آن کیا ردیگر مہفت شد ہستی و حیرانی
 ز رفت شدہ الصالاتی میان شمعہا کہ نیاید بر زبان گفت ماہ آنکہ یک دیدن کند اور اُن کا سا ماہ
 ان نمودن از زبان آنکہ یکم بندش ادراک و ہوش و سالما نتوان نمودن آن بگوش و چونکہ پایا نے
 ردو الیک و زانکہ لا احصى ثناء علیک و پیشتر رقم دوان کاں شمعہا و تاجہ چیزست از نشان کبریا و
 دم مدہوش و بخوش و خراب و تا بیفتاد ز تعجب و شتاب و ساعتی معقل و بہوش اندرین و اوقات و ہر
 خاک زمین و باز باہوش آدم برخاستم و در روش گونی نہ سر نہ پاستم و المعنی دقوتی کہتے ہیں کہ پھر کیا
 جتا ہوں کہ وہ ساتوں شمع ایک نور ہو گئیں اور وہ نور جو گریبان فلک کو چھا لے فلک سے پار ہوا جاتا
 پھر وہ اکبارگی دوبارہ سات شمعیں ہو گئیں یہ دیکھ کے مستی و حیرانی میری لالہ بس قوی و مطہر ہو گئی
 اس صبح اور تفریق میں جیسے الصال انہیں ہوتے تھے ہماری زبان اسی کماں جسکے بیان میں وہ
 اے جو شخص کہ ایک دید اُسکی پالے برسوں زبان سے نہ بیان کر سکے اور اگر اور اک ہوش اُسکو ایک دم دیکھیں
 سوں اُسکو اپنے کان میں نہ لاسکین ایسی افزونی اُسکی ہو اب فرماتے ہیں کہ جب یہ کیفیت ایک سچی شکر کی
 بو پھر اپنی طرف کو کیوں نہیں لوٹتا یعنی جو ذکر شروع تھا اُسکی طرف اس سبب سے کہ ثنا ہماری کیسے اس پر
 سا کر گئی جسکو آنحضرت نے فرمایا ہے لا احصى ثناء علیک انت کما اثنت علی نفسک میں تیری ثنا تجھ سے
 ن کر سکتا جیسے کہ تو نے اپنی ثنا آپ کی ہی میں ان شمعوں کو دیکھ کے دوڑا اور گئے طوطا کیوں نشان آیات
 سے کیا چیز ہے بس میں مدہوش و امید و دوست چلا جاتا تھا کہ جلدی و شتابی کے نہ کر گیا تھوڑی دیر تو اسی
 میں معیت و بیوش خاک زمین پر پڑا ہا چہ ہوش میں آیا اور اُسکا کہ گویا اپنی جال میں نہیں بہرہوں نہ پایا

معلوم ہونا ان سات شیخ کا نظر شیخ میں کہ سات آدمی ہیں

قولہ ہفت شیخ اندر نظر شد ہفت مرد بہ نورشان ہمیشہ بستف لاجوردہ پیش آن انوار نور روز دروہ اور
نور پارامی سپردہ باز جو ان گشتم اندر صغ رب کا پنجین چون خیر چگونست ای عجب پیشتر فرم کہ نیکو بنا
تا چہ حالت اینکہ میگردد و سرمہ المعنی یعنی پھر وہ ساتون شیخ میری نظر میں سات مرد ہو گئے جنکا نور سفید
لاجورد تک جاتا تھا اور وہ نور بھی ایسا جسکے سامنے نور کا خواہ دن خواہ آفتاب کا د اور تیرہ تھا اور خوب
سے پاؤں جمائے ہوئے تین اس کیفیت کو دیکھ کر پھر حیران ہو گیا کہ ای پروردگار یہ تیری کسی صنعت
یہ معاملہ ایسا کیوں ہوا میں اور آگے بڑھ گیا اس قصہ سے کہ اچھی طرح دیکھوں یہ حالت کیا ہے کہ میرے
چکر میں ہیں اور سرگردش میں

پھر معلوم ہونا ان ساتون مرد کا ہفت درخت

قولہ باز ہر یک مرد شد شکل درخت چہ چشم از سبزی ایشان نیکبخت ہزار تہی برگ پیدا نیست شاخ ہر برگ
کم گشتہ از میوہ فراخ ہر درختی شاخ بر سدرہ زردہ سدرہ چہ بود از خلا بیرون شدہ پیچ ہر یک فستہ دروہ
زمین ہر تر از گاو ماہی بدیقین ہر شاخ شان از شاخ خندان روی ترہ عقل از ان اشکا لہا زیروہ
میوہ کہ بر شاخ فیزی عیان ہر آب از میوہ جستی نور آن المعنی پھر وہ ہر مرد ایک ایک درخت ہو گیا
اور ایسا سرسبز جسکی سبزی سے آنکھ نیکبخت ہوتی تھی ای نورانی جیسے کہ سبزی مویہ نور بصیر کی ہی ہوتا
ایسا تہہ کہ شاخین چھپی ہوئیں اور میوہ کی یہ کثرت کہ پتے بھی کمی ہوئے ہر درخت کی شاخ سدرہ
لگی ہوئی اور سدرہ کیا ہر سارے خلا سے باہر نکلی ہوئی اور خاکی حد نہیں چڑھ کر ایک کی قعر زمین
گھسی ہوئی کہ گاؤ ماہی سے بھی زیادہ نیچے بیقین ہر پتہ انکی شاخون سے زیادہ تر خندان روای تہہ
سبز لطیف جسکی اشکال سے عقل لوٹ لوٹ ہوتی تھی جو میوہ کہ ظاہر اسکا شکاف تہہ ترقیدہ تھا
کے اس میوہ سے نور جھلکتا تھا اختلاف شرح بحر العلوم میں زرا تہی کو زرا تہی لکھا ہے

پوشیدہ ہونا ان درختوں کا چشم خلق سے

قولہ این عجب تر کہ ہر ایشان میگذاشت ہر صندہ از ان خلق از صحرار و دشت ہر تر از وی سایہ جان
از یکمی سا بان میساختہ سایہ آنرا نمیدیدند ہیچ صد فو بر دیدہ بائی ہیچ ہیچ نہم کردہ قمر حق بر دیدہ
کہ نہ بیند ماورائیند سہا ذرہ را بیند و خورشید فی دلیک از لطف و کرم تو میدانی ہر کاروانا بیند
پستہ میریزد چہ حیرت انجہ اسبب بوسیدہ ہی چیدند خلق ہر ہم افتادہ زلفا خشک خلق کہ نہ تر ہو
و غنہ آن غنہون ہر مبدم بالیت قومی لیلون ہر بانگ می آید نہ سوی ہر درخت ہر سکو ما آید خلق شریک

ہنگ می آمد ز غیرت ہر شجر چشم نشان بنیم کلا لا و زرد گر کسی میگفت شان کا یسود ویدہ تا ازین اشجار
 مستعد شدہ و جملہ میگفتند کہ این مسکین مست از قضا اللہ دیوانہ شد دست مغز این مسکین تسوا فی فلان
 زیر ریاضت گشت فاسد چون پیاز و عجیب می ماند یارب حال چیست و خلق را این پردہ اضلال چیست
 ملق گوناگون بالصدر ای عقل و یک قدم این سوختی آرزو نقل و عاقلان وزیر کان شان از نفاق گشتہ
 حکم و پنچین باغی و عاق و یا منم دیوانہ و خیرہ شدہ و دیوبہ من غالب و چیرہ شدہ چشم میالم ہر لحظہ کہ
 و اب می بنیم خیال اندر زمین و خواب چہ بود بر درختان میروم و میدہ با شان میجویم چون مردم معنی آرد
 زہ نجب کا مقام ہم کہ لاکھون مخلوق اودھر صحرا و دشت سے آتی جاتی گذرتی ہم آن درختوں پاس ہو
 در سایہ کی آرزو دین جان جانے کی نوبت پہنچتی ہر کھل وغیرہ کے سائبان بناتے ہیں مگر ان کا سایہ
 و کی مہین دیکھتا ہوں دوسرا مصرعہ مولانا رحم کا قول ہم کہ ایسی آنکھوں پر سچ پر سیکڑوں تفو و تھو کہ
 شد تعالے کے قہر نے انکی آنکھوں پر مگر گردی تا ماہ کو نہ دیکھے سہا کو دیکھے کہ ماہ کے مقابل کسیا نا چیز د
 بہ نور ہم اور زردہ کو دیکھے خورشید کو نہ دیکھے لیکن اُسکے لطف و کرم سے نو سید تین جو قافلے کہ مہینا
 بن اُنکے لیے یہ میوے ہیں کہ پکے پکے کرتے ہیں یہ کیسا سحر ہی انجید اکسیب پوشیدہ تو اسکے مخلوق بیستے
 بنا اور ایسے انکی لوٹ میں پرے ہیں کہ لوٹ کی محنت سے اُنکے خلق خشک ہو رہے ہیں ہر برگ و شکوفہ
 ملی ڈالیوں کا کتا ہو کہ کاش ہماری قوم کو ہمارے حال سے آگاہ ہی ہوتی اور ہماری طرف رجوع کرتی
 در ہر درخت کی طرف سے آواز آتی ہو کہ ای خلق شور و جنت ہماری طرف کیوں مہین آتی اب سوچہ سے
 وہ درخت پکا رتے اور آگاہ کرتے ہیں اور کوئی اُدھر مہین جاتا غیرت درختوں پر آواز دے کہ ہستی ہی
 مہین نے انکی آنکھیں بند کر دیں مہین تم اُنکے بلانے سے باز آؤ یہ بج نہ رہینگے اگر ایسے لوگوں سے
 و ان درختوں سے بھاگتے ہیں کوئی کتا ہو کہ ادھر کو چلو تا ان درختوں سے سعادت حاصل کرو تو سب
 ان کہیں کہ یہ عزیب مست قضا الہی سے دیوانہ ہو گیا ہو دیوانگی میں کتا ہو اسکو بڑا لبا سودا ہو
 کے سبب سے اور نیز شدت ریاضت سے مغز اسکا بالکل خراب ہو کے پیاز کی طرح پوسٹ ہی پوسٹ
 گیا ہو پس یہ تو اسکو دیوانہ بناتے ہیں اور وہ متعجب ہو کے کتا ہو کہ آئی یہ حال کیا ہو اور مخلوق پر یہ پردہ لہی
 کیوں پڑا ہو طرح طرح کی مخلوق ہر جنکی سیکڑوں رآ اور سیکڑوں عقلمن اور ایک قدم اور طرف سے
 راطرف مہین بدلتے جو عاقل ہیں اور زیرک ہیں انہیں وہ بھی تو نفاق کے مارے منکر ہو گئے
 یہ ایسے باغی اور کلا ہی ہو گئے کہ ہر گز غور نہیں کرتے یا مہین ہی انکے کہنے کے موافق واقعی دیوانہ اور
 ران ہو گیا ہوں مجھی پر شیطان غالب و چیرہ ہو گیا ہی میں تو خوب آنکھیں مل اُنکے دیکھتا ہوں ہر دم

نہین جانتا کہ زمانہ میں جو خیال خواب ہوتے ہیں وہ دیکھتا ہوں یا کیا ہی پھر فرماتے ہیں کہ خواب کیسی
 ہوتی ہو میں تو درختوں پر چڑھا ہوا ہوں اور میوے کھاتا ہوں پھر اُنکا گردیدہ اور معتقد کیسے نہوں تو
 باز چون می ہنگم در منکران کہ نمی گیرد ازین لبستان کران با کمال احتیاج و اقتقار زار و زوری نمود
 جانسیار و اشتیاق و حرص یک برگ درخت و نیز ندان بینوایان آہ سخت و در بہر محبت زمین درخت زمین تابان
 خلایق صد ہزار اندر ہزار باز میگیم عجب من بخود دست بر شاخ خیالی درندم بان جوان استیاس
 ای عمو تا بظنوا انہم قد کذبوا این قراءت خوان بخفیف کذب و این بود کہ خویش بینی تجب و در گمان افتاد
 انبیاء ز اتفاق منکری اشتیاق جاہم بعد التشکک لفرناہ حرک نشان گو بردخت جان ہر آہ میخورد و
 کش زوریت و ہر دم و ہر لحظہ سحر آموز نیست و خلق گویان ای عجب این بانگ حسرت و چو کہ صحران
 ویر نیست و کج گشتم از دم سودا نیان کہ نزدیک شما با غست دخوان و چشم میال کہ انبیاء باغ نیست
 بیا بالنت یا مشکل رہیست و ای عجب چندین درازین ماجرا چون بود بیوہ و منزل و خطا و من میگویم ہر آہ
 ای عجب و یخچین ہری چار و صنع رب و زین تنازعہ عمارت عجیب و در تعجب نیز مانده یو لوب و زین
 تا آن عجب فرقیست زرف و تا پھر خواہد کرد سلطان شگرف و ای دوقی تیز و وتر میں خوش و چنگ
 چند چون قحطست گوش و المعنی یعنی پھر جو دیکھتا ہوں منکرون کو جو اس لبستان سے کنارہ کش ہیں
 البیابا ہوں کہ کمال حاجت مند اور نہایت ہی محتاج زار و داد و ہرے جان دینے والے ہیں کہ
 درخت کے اشتیاق و حرص میں سخت آہیں مار رہے ہیں کہ ایک برگ ہی ہکو ملجا تا اور جنھوں
 درخت اور اس میوہ سے ہر محبت کی ہی ہزاروں لاکھ ہیں پھر کتا ہوں میں عجب بخود ہوں ایک
 کی شاخ پکڑے ہوئے خبردار تو آہ استیاس الرسل قد کذبوا انتک تو پڑھ چنانچہ پوری آیت یہ تھی
 استیاس الرسل فظنوا انہم قد کذبوا انتک کہ مایوس ہو کر رسول اور گمان کیا انھوں نے کہ بیشک
 ہم مذبذب ہوئے پھر شکایت کیا ہی اگر لاکھوں ہزار اس درخت اور اس میوہ سے بھاگے انبیاء
 رسل پر کیا کیا گزرا ہی جیسا کہ آیت سے مترشح ہے اور اس آیت میں کذبوا کو تخفیف پڑھ نہ تبشیر
 کہ حجاب نہیں ہر صاف معنی میں کذب یہ کہے گئے وہ مگر جو محتجب ہی وہ بھی قراءت بخفیف قال
 جان انبیاء کی کہ گمان میں پڑ گئی اتفاق منکری اشتیاق سے کہ بالاتفاق سب ہمار منکر ہو جائے
 پھر کہ اس تشکک انبیاء یا لعین انبیاء جیسا کہ اختلاف کذبوا میں ہو جاہم لفرناہ لفرناہ
 نازل ہوا تو اُنکا ترک کہہ اور درخت جان پر چڑھ اسلئے کہ اُس سے میوہ وہ کھاتا ہی جسک قسمت
 اور جان ہر دم ہر لحظہ سحر آموزی ہی جیسے مخلوق کہ رہی ہو جبکہ صحران نہ پھل ہی نہ درخت ہر

یا ہو آپ میں کہا نکال ان سودا گروں سے بکون میں تو خود دیوانہ ہو گیا جو کہتے ہیں کہ تمہارے
 زحک جو باغ ہو وہ کہاں ہو ہم تو آنکھیں مل ملکے دیکھتے ہیں کوئی باغ نہیں معلوم ہوتا یا تو بیابان ہو
 سخت مشکل راہ ہو لیکن مجھ کو تعجب آتا ہے کہ ایسا طویل طویل ماجرا بیہودہ اور نہرل و خطا کیسے
 دجائیکا مگر انکی طرح میں بھی کہتا ہوں کہ ایسی مہر کیون صنع آتی نے لگائی جو کسی کو نہ سوچھے آن
 مگر وہ اسے نہ کھڑت آئے کیون تعجب میں تھے اور بولامب آئے کہ حضرت اس سبب سے کہ بولامب معجزات
 فیہ دیکھتا ہے اور زمین مانتا اور بولامب اس گمان بد میں کہ یہ سبب جادو و جھوٹ ہے پھر کیسے جادو پر
 دان میں تعجب چشم بندی منکروں کی واسطے تھی لیکن حضرت کے تعجب اور بولامب کے تعجب میں بڑا کھلا
 قی ہو کہ آپ کا تعجب صحیح ہے موافق دید کے اور اسکا تعجب غلط بمقتضائے شقاوت اب تکھی سلطان
 انا و شگرت اس کے ہاتھ کیا کریگا آپ فرماتے ہیں کہ وقوفی تو بڑا تیز دہی خبردار خموش ہو تو کہاں تک
 دیکھا سنتا ہے کون ہے کا لون کا تو محض ہے اختلاف شرح بحر العلوم میں زار و سی کو زار و سی نیم مرڈ
 کو نیم غورہ اور استیاس الرسل کے ساتھ مالگا دیا ہے اور سیوہ کو میدہ لکھا ہے

ایک درخت ہو جاتا اُن ساتون درختوں کا اسکی نظر میں

و کہ گفت راندم بیشتر من میبخت و باز شد آن ہفت جملہ یک درخت و ہفت میشد فرزند میشد ہر
 ن چنان میشدیم از حیرت ہی و بعد از ان دیدم درختان در نماز و صف کشیدہ چون جماعت کردہ ساز
 درخت از پیش مانند امام و دیگران اندر پس اور قیام و آن قیام و آن رکوع و آن سجود از درختان
 شکستم می نمود و یاد کردم قول حق را آن زمان کہ گفت و انجم الشجر السجدان و این درختان را نہ زانو
 میان و این چہ ترتیب نماز است آنچنان کہ الحمد للہ خدا کا می با فروزہ می عبادی زکار ما ہنوز
 معنی یعنی پھر وقوفی نے کہا کہ ای نیکوخت میں جب و آگے گیا پھر وہ ساتون جملہ ایک درخت ہو گئے
 یہی حال تھا کہ دم بھر میں سات ہو جاتے تھے اور دم بھر میں ایک یقین انکو دیکھ کے کیسا حیرت میں
 وہ ہو جاتا تھا من بعد میں نے اُن درختوں کو نماز میں دیکھا کہ جماعت کی طرح صف کشیدہ چھی رستی
 رستی سے کھڑے ہیں اور ایک اُنکے سامنے مثل امام کے ہے اور قیام میں اُنکے پیچھے ہیں پس وہ
 یام اور وہ رکوع و سجود اُن درختوں سے مجھ کو نہایت ہی عجب معلوم ہوا میں نے اسوقت قول
 اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کہ وہ جو قرآن شریف میں فرماتا ہے والجم والشجر یسجدان درخت بڑے تنہ والے جیسے
 نہ وغیرہ اور تنہ والے سب اسکو سجدہ کرتے ہیں وہ یہی بات ہے لہذا مجھ کو تعجب نہ رہا خیال کرتا
 ہا کہ ان درختوں کے نہ زانو میں نہ کمر ہو پھر جیسی چاہیے ویسی ترتیب نماز کی کیسی ہے انہیں خدا کی

طرف سے الہام ہوا کہ باوصف نور و فروغ حاصل ہو جانے کے تو ابھی تک ہمارے کام نہیں تعجب ہی کیجئے جاؤ

پھر سات آدمی ہو جانا ان ساتوں درخت کا

قولہ بعد دیر کے گشت آہنا ہفت مرد و جملہ درخت و پے نیردان فرد و چشم میہام کہ ان ہفت ارسلان
 ہاکیا نند و چہ دارند از جہان و چون بنزدیکی رسیدم من زراہ کہ مردم ایشان را سلام از انتباہ و قوم
 گفتندم جواب آن سلام و اسی وقوفی مخف و تاج کرام کہ گفتم آخر چون مرالشاختند پیش ازین بر سر
 ننداختند از ضمیر من بدستند و وہ یکدگر را بگریدند از فرد و پاسخم دادند کای جان عزیزہ چون
 نہ پیش دست آہنا بر تو نیز ہر دلی کو در تخیل با خداست و فی شود پوشیدہ را ز چپ راست کہ گفتم از سوسا
 حقائق کتب گفیدم چون ز رسم و حرف رسمی واقفیدہ گفت اگر رسمی شود غیب از وی و آن را مستقر
 دان نر جاہلی و معنی آریسلان شیر پھر کہتے ہیں کہ کچھ دیر بعد وہ پھر سات مرد ہو گئے اور سب قعدہ
 نیردان پاک فرد کے تھے اب میں آنکھیں مل گئے دیکھتا ہوں کہ وہ ساتوں شیر کون ہیں اور جہاں سے
 کیا صفت در تہہ رکھتے ہیں آیا ولی میں قطب ہیں کون ہیں جب میں راہ سے کتر اسکے نزدیک پہنچا
 تو میں نے بمقتضای انتباہ کہ قعدہ نماز کا ختم کر چکے ہیں انکو سلام کیا انھوں نے جواب سلام
 کا دیکر کہا کہ علیک السلام اے وقوفی مخف و تاج کرام میں نے اپنے دل میں کہا آخر کیا وجہ
 کیسے انھوں نے مجھکو سپان لیا قبل اس سے تو مجھکو دیکھا بھی نہیں ہوگا فوراً میرے بھید دل سے
 واقف ہو گئے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے لفظ فرد زائد ہی پھر مجھکو جواب دیا کہ ایجاں
 جیسے تجھ اوروں کا حال و رسم و رسم چھپا نہیں ہے ایسے ہی ہم پر بھی چھپا نہیں ہے معمول ہے جو ولی
 حیرت میں خدا کے ساتھ ہو اس سے راز اور اہر کا چھپا نہیں رہتا میں نے کہا تم حقائق کی طرف سے
 شگفتہ ہو یعنی حقائق اشیاء سے واقف ہو جب تو نام اور حروف رسمی نام سے جسے وہ نام مرکب
 ہوا ہوا واقف ہوا اور میرا نام جان لیا کہا نہیں حقائق کے علاوہ ولی سے کوئی اسم پوشیدہ نہ
 ہو سکتا البتہ حالت استغراق میں نہ جاہلی سے قولہ بعد از ان گفتند ما را از روست و اقتدا کو
 بتو ای پاک دست و گفتم آری ایک ایک ساعت کہ من و مشکلاتی دارم از دور زمین و تا شود ان
 بصحبت ہا ی پاک کہ بصحبت روید انباری ز خاک و داتہ پرمختر از خاک دژم و خلوتی و صحبتی کرد از
 قولیتن در خاک کلی محو کرد کہ نمادش رنگ و بلوی سرخ و زرد و از سپر آن محو قبض او نمادہ بر کشت
 بسط شد مرکب بر اندہ پیش اصل خویش چون بخویش شد رفت صورت جلوہ معنیش شد و چون
 میں فرمان تراست و آف دل زان سرچین کردن بجاست و ساعتے با آن گروہ و بختے

بن مراقب گشتم و از خود جدا و جدا ہر آن ساعت ز ساعت رست جان و زمانکہ ساعت پیر گرد اند جوان و چہ
 دینہا ز ساعت خاصست و رست از تلون کہ از ساعت برست و چون ز ساعت ساعتی بیرون شوی
 دن مانند محرم و چون شوی و ساعت از مبایعتی آگاہ نیست و زمانکہ آنسو بہر تخریہ نیست و بہر نفر
 طویلہ خاص او و بستہ اند اندر جہان جستجو و منتصب بہر طویلہ ایضی و جز بہر ستوری نیامد راضی و از ہوس
 یک طویلہ گردود و در طویلہ دیگری اندر شود و در زمان آخر جہان حبست خوش و گوشہ افشار او گیرند کش
 فطان را اگر نہ بینی ای عیار و اختیار را بین بے اختیار و اختیار می کنی و دست و پا و برکش
 نت چرا حبسی چرا روی در انکار حافظ بردہ و نام ہتدیدات نفس کش کردہ و این سخن بایان ندارد تیرہ
 ن نماز آمد و توفی پیش شوہ لمعنی بعد گفتگو مذکور کے سب سے وقوفی سے کہا کہ اے دوست پاک کی تیرہ روزی
 میری اقتدا کریں اس لئے کہ حدیث شریف ہے من صلی خلف لقی کا ناصلی خلف بنی جسے نماز پڑھی سچے لقی کے جو
 سندہ اور پیر ہنر گار کے معنی میں آیا ہے گویا نماز پڑھی اس نے سچے نبی کے تین نے قبول کر کے کہا اے
 بن ایک ساعت کی مہلت ہو کہ میں مشکلیں اس دور زمانہ سے رکھتا ہوں وہ اس صحبت پاک میں
 مان و حل کر لوں اس لئے کہ صحبت پاک بڑی چیز ہے کہ صحبت کی برکت سے کیسے انبار خاک پیدا
 تے ہیں مثلاً تخم کا دانہ پر مغز بھرا ہو اس خاک افسردہ میں ڈالا جاتا ہے یہ اپنے کرم سے اپنا خلوق کو جیتی
 تی ہو اور دانہ بھی اس میں پڑ کے ایسا اس سے آمیختہ ہوتا ہے کہ آکھو بالکل محو کر دیتا ہے نہ وہ اس کا
 رہتا ہے کہ سُرخ تھا یا زرد نہ وہ بوجہ دانہ آکھو ایسا محو کر دیتا ہے تو اس فیض سے جو خاک کے اندر
 چھوٹ جاتا ہے قبض نہیں رہتا اب اسکو بسط و کشاد حاصل ہوا اور اسی بسط و کشاد میں اسکا قدم چلا
 طا ہر جیسے اسکو ترقیان جم کے خاک سے نکل آنے کے بعد ہوتی ہیں اور کیسے انبار و فائدے اس
 سے ہوتے ہیں ایسے ہی جسے اپنی اصل کے سامنے آپ کو کھومیٹ دیا اس سے صورت مشکلی اور
 جنی کا اسکو ہو گیا سب نے یہ شک سے اشارہ قبول کا کیا اور کہا آگاہ ہو وقت حکم تیرے
 طے ہی جو تو کیلگا اسکو مانینگے اور عجب وہ اشارہ سر کا تھا جسکے کرتے ہی گرمی میرے دل کی بے اختیار
 با ساعت بھرا اس گروہ ہرگزیدہ کے ساتھ جو بن مراقب اور آپ سے جدا ہوا جیسا حضرت نظامی نے
 ت مراقبہ میں کہا ہے شعر - تن خویش در گوشہ بنداشتہ بصحرائی جان تو شہ بوداشتہ و فوراً مجھ مراقب
 کے اسی ساعت قید ساعت سے چھوٹ گیا اور نور مطلق و سیر بیچون میں داخل ہوا اسو اسطے کہ
 ساعت کی جوان کو بوڑھا کرتی ہے یعنی جب تک قید ساعت و چون و چگون سے مطلق و بے قید
 بیچون و بیچون تک ہرگز رسائی نہ پائیگا ساری رنگا رنگی ان ساعت و وقت کی کہ کبھی کچھ

ہوتا ہی کبھی کبھی سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ برنگی و بچونی کے ضد خلاف بس جو ساعت سے چھوٹا اور
 رنگا رنگی سے چھٹکیا یہ ساعت وہ چیز ہے کہ اگر ساعت بھر کو بھی تو اس سے الگ ہو جائے تو بچوں پر
 جو تجھ میں لگی ہوئی ہے وہ سب جاتی رہے محرم بچوں کا ہو جائے ساعت شبیاعتی کے لطف و خوبی سے
 آگاہ نہیں اور کیسے ہو کہ اسکو تیر کے اس پار راہ و دخل ہی نہیں ملا ہی پھر کیسے جانے تیر حیرت خیز
 جو معرفت ہی اور کیسے راہ ملتی کہ اس جہان جستجو میں ہر شخص کو طویلہ خاص حق باندھا ہے کہ وہی
 مطالب ہی کا جوینہ ہوتا ہی اور طویلہ بھی ایسے نہیں بلکہ ہر ایک پر ایک چابک سوار و محافظ مستعد کیا
 رافض اپنے طویلہ کو نہ چھوڑنے پائے رافض رافض سے ہی چھوڑ دینا ترک کرنا اگر ہوس سے کوئی ایک
 طویلہ سے نکل کے دوسرے طویلہ میں گھسٹا ہی فوراً محافظ تھان کے چستی و چابکی سے بخوشی آسکی رہتا
 کھڑتے ہیں اور دوسرے طویلہ پر جانے نہیں دیتے بس اگر تو حافظون کو ای عیار نہیں دیکھتا تو اب
 اختیار کو دیکھ کیسا تو بے اختیار ہی جیسا کہ قرآن مجید میں ہی انکل نفس لہا علیہا حافظہ بیشک ہر نفس
 ضرور ایک حافظہ ہی کہ وہ ملائکہ میں ظاہر تو ایک مریختیا کرنا ہی اور دست و پا اس میں کھولنا ہی پھر کیسے
 کہ نہیں لیتا کس سبب اور کس واسطے اس میں جس بے بس ہو کے رہ جاتا ہی لیکن تو بالکل انکار حافظہ
 میں جھکا ہوا ہی اور اس کا نام رکھا ہی تہذیبات نفس کہ میں اپنے نفس کی تہدید کرتا ہوں انحال
 شرح بحر العلوم میں روید انگوری لکھا ہی میں اسکو انباری جانتا ہوں اس لئے کہ اشعار لاحقہ
 مناسب انبار کے ہیں نہ مناسب انگور کے کلی کو کلی اور نجاست کو نجاست دست کو دست لکھا ہی شاعر

آگے جانا دقتی کا واسطے امامت اس قوم کے

قولہ ای یگانہ بین دو گانہ برگزارہ تا مزن گرد و از تور و زگارہ ای امام چشم روشن الصلا چشم را
 بایز اندیشوا در شریعت ہست مکروہ ای کیا ہر امامت پیش کردن کو راہ گرچہ حافظ باشد و چشم
 فقیہ چشم روشن بہ اگر باشد سفیدہ کورہ پر ہیر نبود از قدہ چشم باشد صل پر ہیر و حد زہ او پلیدی
 نہ میں در عبورہ زانکہ اندر فعل و قولش نیست نورہ کور ظاہر در نجاست ظاہرست ہر کور باطن بدیہ
 سرست ہر نجاست ظاہر انداہی رود ہر نجاست باطن افزون میشود ہر جز باب چشم توان
 آن ہر نجاست باطن شریعہ ان ہر نجاست کا فرخندہ آن نجاست نیست در
 ورا ہر کور فرملوث نیست نہیں ہر نجاست ہست در اطلاق این ہر نجاست باطن
 از وی سبت کام ہر نجاست بولیش از رسی تابشام ہر بلکہ بولیش آسمانہا برودہ بردمانہ
 رضوان بر شودہ انچہ میگویم بقدر فہم تست ہر مردم اندر حسرت فہم و دست فہم آسبت دو جو دقت

ان سبوں بشکست رتیرد آب و این سبوں پانچ سو راج مست شرف و اندرونی آب اندرون برف و مرغند و غنچه
 مبارک و ہم شنیدی راست نہادی قدم و از دہانت لطف قیمت را برد گوش چون زنگست فہمت را خورد و
 بنین سو را خجائی دیگر و میکشاید آب فہم مضرت و معنی سب نے دوقوی سے کہا اسی بگا نہ خبردار ہو اور
 کا نہ ادا کرتی تیری برکت سے ہمارا وقت مزیں اور منور ہوا آہی امام چشم روشن کے اصل کہ لیغہ اسان و
 ام کی آواز کر کہ تو چشم روشن ہی اور چشم روشن ہی کا پیشوا ہونا چاہیے دیکھ تو ای کیا شریعت میں امامت
 سے کی کر وہ ہی اور اس کا امام کرنا روا نہیں چاہے کیسا ہی حست حافظ ہو اور کیسا ہی فقیہ ہو مگر
 چشم روشن ہو وہ کتنا ہی سفید ہو اس لیے کہ کور کی طہارت معتبر نہیں اسکو قاذورات سے پرہیز نہیں ہوتا
 مگر اصل پرہیز گار حد نہ کی آنکھ کو اپنے چلتے پھرنے میں نجاست سے بچ نہیں سکتا کہ دیکھتا ہی نہیں کہ
 کے قول فعل میں نورین جو ظاہر کا اندھا ہی وہ نجاست ظاہر میں ہی اور جو باطن کا اندھا ہی وہ چھپی
 ستون سے آلودہ ہی یہ نجاست ظاہر تو پانی کے دھونے سے جاتی رہتی ہی اور نجاست باطن کی
 بروز طہقتی ہی اسکو سوا آب چشم کے کوئی دھو نہیں سکتا جو وقت یہ اپنے اوپر عیان و بر ملا ہو جا
 ئے تعالیٰ نے جو کافر کو نجس کہا ہی جیسے انما المشرکون نجس بیشک مشرک کو نجس ہیں تو یہ نجاست
 ہر آئین بنین ہی ظاہر کافر کا آلودہ اس سے نہیں ہی بلکہ وہ نجاست خلاق دین کی آئین ہی اس نجاست
 و تو حد درجہ میں ہی قدم جاتی ہی اور وہ نجاست جو کفر کی ہی ہنسی پوری سے شام تک چلی ہوئی ہی اور
 و شام ہی کس کا آسمانوں پر جاتی ہی اور جو دھوان کے دماغ میں بھرتی ہی فرماتے ہیں باتین تو کچھ
 ہی ہیں مگر میں تیرے فہم کے اندازہ موافق کتا ہوں اور ہی حسرت میں مڑتا ہوں کہ کوئی فہم درست
 نہ ملتا جس سے دل کھول کے کہوں فہم ایسا ہی جیسے آب و آدمی کا تن و وجود مثل سبوں کے جو آب
 لی جگہ ہی لیکن جب گھڑانا بہت بنین شکستہ ہی تو پانی کیسے ٹھہرے کچھ ہی جائیگا پھر فہم کمان اور شکستہ
 اسکی ایک کہ آئین پانچ سو راج گہرے گہرے بنین نہ پانی رہ نہ برف نہ سکے یہ امر جو غصہ و غفہ البصائر
 ان شریف سے اقتباس ہی اور قرآن شریف میں یوں ہی قل للمؤمنین لیغضوا من البصائر ہم یعنی کہ ای
 میان والوں کو بند کرین وہ اپنی بنیائوں کو نادیدنی سے یہ نازل ہوا اور تم نے سن لیا لیکن قدم اپنا
 ال کے نہ رکھا کو لسنی نادیدنی سے آنکھ بند کی ٹھنڈے کے سولج کا یہ حال کہ تیری لطف تیری فہم کو کھور ہی
 اخراجات اور فوجش بکنے سے اور کان کے سو راج مثل زنگ کے یہ جدا فہم کو کھانے جاتے
 ایسے ہی اور سو راج کہ جس قدر تیرے فہم کا آب جمع ہی سب کو یہ جو اس ہی مبارک ہے میں انھیں نے
 رت سے اسکی بند کھول دی ہی اختلاف شرح میں از روی کو از روی لکھا ہی گولہ گزر دیا آب امیر کنی

بعض آن بحر را با مون کنی و میگفت ار نه بگویم حال را به نخل عوض را و ابدال را و کان عوضها وان بدل
 بحر را از کجا آید بعد از خرها و صد هزاران جانور و میخندد و اید با هم از بر و نش می برنده باز دریا آن عوضها
 نمیکشد و از کجا دانند اصحاب رشده قصه با آغاز کردیم از تبا و ماندنی مخلص درون این کتاب و ای
 ضیاء الحق حسام الدین را که فلک دار کان چو توشای نزل و تو بنادر آمدی در جان و دل و
 دل و جان از قدم تو نخل و چند کردم مع قوم با مضی و قصد من را نهادی تو بودی آفتاب و خانه بخود را شناس
 نبرد و عا تو بنام هر که خواهی کن ثنا و بهر کتمان هیچ از هر مصلحت و حق نهادی این حکایات و مثل و گویا آن
 از تو هم آمد نخل و یک پسیر و خداجد لعل و حق بگیرد کس در معرفت و کز دود دیده کورد و قطره کفایت و مرغ و
 ماهی و اند آن ایهام را که ستودم جلی این فوش نام را تا به راه حسودان کم دروخت تا نخیالش را بدندان کم کرد
 خود خیالش را کجا یا بد حسود و در فاق موش طوطی کی غنوده آن خیال او بود از احتیال و موسی ابروی
 و لیست آن نی بلال و المعنی مخلص بالضم و الفتح لام خلاصه کرده شده و خالص کرده شده ماضی گذشته
 چیز زمانه گذشته آفتاب تقاضا کرنا بتا کید صدر فرماتے ہیں کہ چنے جو کہا ہی فہم آب ہی اور وجود اس کا سہر
 پھر غور تو کر سب کو اصل کیا ہی جب دریا کا یہ حال کہ اگر تو پانی او س کا نکال دے اور عوض سکنا دے
 تو دریا بھی سوکھ کے جنگل ہو جائیگا ایسے ہی حال آب فہم کا سمجھ لے کیا کروں بیوقت ہی ورنہ تجھ سے حال بیان
 کرتا ان مدخل کا جہان سے آمد عوض و بدلون کی ہوتی ہی لینے بعد از خروج کے آب دریا کا پھر عوض بدل
 ان خروج کا کمان سے پاتا ہی جس سے لاکھوں تو جانور پیتے ہیں اور سو اسے جانور دن کے ابر بھی اٹکے
 خارج سے لے بھاگتے ہیں لینے بنجرات سے پھر وہ دریا عوض اٹھاتا ہی تو کمان سے اٹھاتا ہی لیکن سکنا
 اصحاب رشده کے کون جانے آب و دوسری بات ہی تمہید ذکر آئینہ کی لینے چنے جلدی کر کے قصے شرم و کویہ
 اس سبب سے دل اس کتاب کا بے مخلص رہ گیا لینے خلاصہ در خالص باتوں سے خالی کہ وہ معراج
 کی ہی چنانچہ فرمایا کہ ای ضیاء الحق حسام الدین را دای جو انحر و تو وہ شخص ہی کہ افلاک نے جو آب سی علوی
 کھلاتے ہیں اور ارکان لینے عناصر اربعہ نے جسے ساری مخلوق مخلوق ہوئی تجھسا بادشاہ دونوں
 کسی نے نہ جنگاویا تو اپنی صفت میں بیعیدل ہی جو تو میرے جان و دل میں سمایا ہو ای یہ ایک نادربان
 جان و دل اس قابل کب تھا اس سبب سے دونوں شرمندہ اور نخل ہیں ہر چند میں نے مع قوم گزشتہ
 کی کی ہے لیکن ان سب میں میرے قصد کی خواہش و اقتضائری ہی مع کی طرف رہی اس لیے کہ دعا و
 گھر و بپجانی ہی کہ اصل دن نیت کدھر کی ہی وہی انگا گھر ہی پھر چاہے کسی کے نام پر کرتے ہو وہ ہی کی ہی
 جسکی نیت و خواہش ہو اب جو حکایت و مثل میں ہی تو حق تعالیٰ نے نہیں چاہا کہ ہر سست نام و نذر

لوگوں کے چھپاؤ کے لیے یہ کیا ہے اگرچہ وہ مع خود بھی تیرے لائق نہ ہونے کے سبب سے تجھ سے شرمندہ ہو
بول فرما کر خدا کے تعالیٰ بھی جہد قتل کو جو معنی سعی اندک کے ہو قبول کر لیتا ہے اگر اس کے نام کوئی ایک
بنا ہے وہ اسکو بھی قبول کر لیتا ہے اور دینے والے کو معاف رکھتا ہے کہ اس سے یہی ہو سکا کس واسطے
کیا اندھی آنکھوں سے وہی قطرے کافی ہیں یہ سہم کہنا میرا سب پر ظاہر ہے حتیٰ کہ مرغ و ماہی
جانتے ہیں کہ میں نے تول تول تیرے نام خوش کی تعریف کی ہے اس واسطے کہ اگر حاسل صفت
اقت ہو جائیگے تو ضرور حسد سے جل جائیگے آہیں مارینگے لبس میں چاہتا ہوں کہ تیرے نام خوش پر
میں ہوں کی نہ چھپے پائے اور میں سبب سے کہ اس کے خیال کو دانتوں سے نہ کاٹتے پائیں غرض اس کے فائدہ
پر حسد و دن کی آہیں اور دندان خانی نہ ہونے پائے پھر کہتے ہیں کہ غم نہیں اس کے خیال کو یا ہی
کتا ہے بھلا موش کے گھر میں طوطی کب جھسکتی ہے اس لیے کہ حسد کے خیال مکر و حیلہ سے میں گو آن کو
ن بلال کے روشن جانے گروہ میں ایک نبوی ابرو کی جھکو بلال جان رہا ہے اخلاف شج
لہو میں بندیر کو پذیر اور دو قطرہ کو دو فطر لکھا ہے اور معنی جو لکھے ہیں انکی نسبت تو جھکو غرض
نہیں سب کے معنی لکھنا اور ربط دینا سہل نہیں حلوے مغزی پر جس کا کھانا مشکل -

آگے جانا و قوتی کا واسطے امامت اس قوم کے

میں جو کویم یزدن پر پنج ہفت ہرند میں انہوں و قوتی پیش رفت و درختیات و سلام انصاحین و مدح
بیا آمد عین و مدح شاد جملگی آمینختہ و کوزہ ہار یک لکن درختیہ و زانکہ خود مدوح جز یک پیش نیست
ازین روی جز یکیش نیست و زانکہ ہر مری نور حق رود و بر سر و شمع علی رہا ہو و مدح جو سخی را کی
یک بر پنداشت گمہ مشو و جو قوری تافہ بر نکل و حال طآن انوار را چون دالستی و لا حرم چون سایہ سوا
راندہ ضال مہ کم گرد و زاستائش باندہ یا نیچا ہی عکس را ہی و انمودہ سہ کچہ در کرد انرا می شود و در حقیقت
ہ ہست او و گرچہ جل انگوش کرد و مدح او مد راستی آن عکس و کفر شد چرت آن مدد شاد جملہ
داوت گشت گمہ آن دلیر مہ ببالا بود آن پنداشت زریہ زمین بتان خنقان پریشان میشود و شہوتی
پشیمان میشود و زانکہ شہوت با خیالی راندہ اندہ و در حقیقت و در تروا اندہ اندہ با خیالی میل چون
و تابدان بر بر حقیقت بر شود و چون بر اندی شہوتی پیرت بر خیزد و لگشتی وان خیالی تو گر خیزد و
ارچنین شہوت مران و تا پر مینت پر و سوی جان و خلق پندار و عشرت میکنند و جو خیالی پر خود
اندہ دم دار شرح این نکتہ شرم و مستم و معسر زمان تن زدم و بار گشت زانکہ شہوت و زانہ و قوت
لمن موقوف نمازہ معنی فرماتے ہیں مع تیری میں ایسی کہوں جو پنج سہار و در معرفت اہل است

باہر ہو لیکن اب تو یہی لکھ کہ قوتی نماز کے لئے آگے کیا تجلیات میں جو اسلام علیہ السلام و علی عباد اللہ الصالحین
یہ لفظ ایسا ہے کہ جملہ انبیاء کی مدح اس میں خمیر ہے لفظ صاحبین سب کے شامل ہیں انہیں سب کی مدح میں مختص ہے
ایک لکن میں کوزے کے کوزے لٹے ہیں اس لئے کہ جو مدوح ہے وہ خود واحد واحد ایک ہی ہے اور اسی سے
حقہ مذہب ہیں سب میں سوا ایک مذہب کے مذہب نہیں ہے ویسے چاہے کتنے مذہب ہوں اور وہ یہ
کہ ہر مدح نور حق کی طرف جاتی ہے اور جو صورت و اشخاص کی مدح کرتے ہیں عاریت ہے اس کی مدح کی کہ اصل مدح
اس لئے کہ گو مدح کیسی ہو لیکن پہنچتی اس کو ہی جو شایان اور مستحق اس مدح کا ہے مگر تو اپنے پندار و گمان کی
بدولت مگر ابھی میں پڑا ہی اور جدا جانتا ہی یہ ایسا ہی جیسے کسی دیوار پر انوار ہیں اور دیوار ان انوار کی راہ
جب سایہ نے اس نور کو اپنی اصل کی طرف ہانکا جیسے کہ سایہ پیچھے نور آگے ہوتا ہے مثل ماندہ اور ماندہ کے تھوڑے
راہ گم کردہ اس کی تعریف و تحسین سے باز رہ گیا ہر چند کہ وہی صورت و شخص ہے جو نور کے وقت میں تھا
تو ر روح یا ایسا سمجھو کہ ایک چاہ سے عکس ماہ کا ظاہر ہوا اور کینے سر کنوین میں جھک لیا اور تعریف کر
تو وہ حقیقت مایوس ماہ کا ہی نہ عکس کا اگرچہ اس کی جہالت و نادانی عکس کی طرف متوجہ ہو رہی ہے اس کی
ماہ کی ہی نہ عکس کی اگر سہین غلطی کی اور مدح عکس ہی کی جانی تو کفر ہو گیا اسیلئے کہ وہ اپنی بطنی سے
اور اس بات پر دلیل ہو گیا کہ اوپر نہیں دیکھتا نیچے ہی دیکھ رہا ہے کنوین کے عکس کو نہ اصل ماہ کو جو اوپر ہے
بتوں سے جو ہر قسم مخلوق ہی مخلوق پریشان ہوتی ہے کہ چند روز کی خواہش اور شہوت رانی ایسی ہوتی
پھر آخر پشیمانی اور وجہ اس کی یہ کہ یہ شہوت رانی انکی خیال سے ہے جسکی کچھ اصل نہیں اور جو حقیقت ہے
بہت ہی بہت دور ہیں خیال کی طرف تو تیری رغبت مثل پرکے ہونا چاہیے کہ اس رغبت کے پردہ
بلندی حقیقت پر چڑھ جائے اور جو تو نے اس خیال کے ساتھ شہوت رانی کی تو کیا گذرا جو کچھ اپنا
پر تھے وہ بھی کھو دیے تو لنگڑا رہ گیا اور خیال تیرے پاس سے لینا ہوا خبر دار اپنے پر بجائے رہا اور
شہوت رانی مت کر تو تیرے میل کے پر تھک کر جنت کی طرف لیجائیں مخلوق تو گمان کرتے ہیں کہ ہم شہوت
سے عشرت کر رہے ہیں اور یہی کہ ایک خیال کے گرفتار ہو کے پر اپنے نوح رہے ہیں اب فرما
ہیں کہ میں اسکو چھوڑتا ہوں اور اسکی شرح کرنے کے واسطے تیرا قرضدار ہوں ضرور داد اگر دے گا
مجھکو مہلت دے کہ میں تنگی و عسرت میں ہوں انداز کر کے اس قصہ کی طرف لوٹا ہوں جو شہوت
اس واسطے کہ قصہ بہت دراز ہو گیا اور وقت تنگ ہے اور قوم نماز کے انتظار میں اختلاف شہوت

میں گم کردہ گم کردہ لنگ کو بیک

اقتدارِ ناکوم کا وقوفی کے پیچھے

قوت پائیدار نہ ہونے پر کہ خطاب بہیتی بر جان زدش پس نشیند قعدہ زان بارگران ہر حضرتش کرد
سخن گو بایان ہر نعمت دادم بگو شکر تہ چون نہ سرمایہ بود ادرا
نہ سودہ شافعی باید کہ آرد عذر کردہ المعنی اللہ تعالیٰ فرمایگا کہ میں نے تجھ کو ہاتھ پاؤں جو کلند و ہلکا
مثل میں کہ عبارت آلات جوارح سے ہوئے اور میرے ہی بخشے ہوئے ہیں اگر میں نہ بخشا تو آپ سے
وہ کب ہو جاتے ایسے ہی لاکھوں پیغام دردناک نردان پاک سے آئینگے اور قیام میں یہ باتیں
اس سے رجوع کرینگی یہ اتنے ایسی ندامت اٹھائیگا کہ بار ندامت سے دھرا ہو جائیگا کہ وہی نیک و
بار خجست سے قوت کھڑے ہونگی نہ ہی تو رکوع میں جھک کے تسبیح خوان ہوا پھر حکم آئیگا سر اٹھا کر
سے اور اللہ تعالیٰ کے سوالات کے جواب کہ پھر یہ شرمسار خامکار رکوع سے سر اٹھا کر منہ کے بل گرا
پھر اسکو حکم آئیگا سر اٹھا سجدہ سے اور اپنے کئے ہوئے سے خبر دے دوسری بار یہ سر اٹھا کے اوپر منہ
سانپ کی طرح پھر منہ کے بل گریگا پھر کیگا سر اٹھا اور بتا کہ میں تجھے بال بال کی جستجو کو نکال اس وقت
ہیبت حق سے قوت پاؤں پر کھڑے ہونے کی نہوگی بیاعت اس بارگران ہیبت کے بیٹھیکا حضرت را
سے خطاب ہوا کہ خوب بیان کے ساتھ بات کہہ تجھے کون نعمت دی تو بتا اسکا شکر کمان ہی تجھے کھلو
دیا تو دکھا اس کا سود کمان ہو جو تونے کمایا ہے جب نہ سود ہوگا نہ سرمایہ دونوں نداد تو لابد ضرورت کسی
شافعی کی ہوگی کہ وہ فوراً اسکی طرف سے عذر کرے

بیان اشارت سلام کا جو سیدھے ہاتھ کی طرف ہوگا قیامت میں ہیبت محاسبہ
سے اور انبیاء سے استعانت کرنا اور شفاعت چاہنا

قولہ رو بہت راست آرد در سلام سوی جانان انبیاء و آن کرام یعنی اسی شاہان شفاعت کا بیان
سخت در گل ماندش پای کلیم انبیاء گویند روز چارہ رفت چارہ آنجا بود دوست آخر و زفت ہر بار
ہنگامی ای بد بخت رو بہ ترک ماگو خون ما اندر مشوہ رد بگرداند بسوی دست چپ و در تبار و خویش گیند
کہ خب ہین جواب خویش گو با کرد کار ہا کہ ایم انجو ابہ دست از ما بداری ازین سوئی ازان سمجھا رہے
آن بچارہ دل صد پارہ شدہ از ہمہ نومید گردو آن دعا پس بر آرد ہر دوست اندر دعا کہ ہمہ نصیب
اول و آخر توئی و منتہا ہست امید کی عنایت در رسدہ گردو او امین ز جہل من مسیدہ در نمازین نور
اشارت تباہین ہا مبادانی کین بخواد شدیقین ہا بچہ بیرون آرا از بیضہ نمازہ سفران چن مرغ غیایم و سنان
خبا یلقہ نکار و حیلہ گرو فریب ادن یعنی پھر سیدھے ہاتھ کی طرف سلام میں مجھ کو باہر طرف ارواح انبیاء کر
کہ آری بادشاہ میری شفاعت کر دے کہ مجھے کلیم کو ای کلیم اس کی طرح جسے ہمیں اندھا ہوں نجات لے انبیاء

بیر و چارہ کا نہیں ہے وہ دن گیا اور چارہ اور اس کے ہتھیار سب ہیں تھے یعنی دنیا میں زلفت
تو تو ایسا نصیب بیوقت کا مرغایا جسے غرض مت کر کیا ہمارا خون کرایا چاہتا ہی پھر یہ بائین
بلف منہ اپنی قوم و کنسہ کی جانب کر گیا سب کینے کہ ایسا مکار حیلہ گزشتہ دار اپنا جواب کر دگا سے غرض
نہیں جو ہم سے کتابی لبرای خواجہ جسے الگ ہی رہا اب خیال کرتا ادھر سے کوئی تدبیر بن پڑی
سے لہذا جان بچا رہی اور دل صد پارہ ہوا آخر جب وہ دعا سبے نومید ہوگا تو ہاتھ دعا کے
کا کہ ای خدا میں سبے نومید ہوا اور ادا و ان آخر تو ہی ہی اور تجھی پر ہر شئی کی منتی مجھ کو امید ہے کہ تیری
پہونچے اور وہ گلے کی ہری سے بچ جائے بس نماز میں اس قسم کے اشارے خوش ہیں انہر غور رکھ
نے کہ بالیقین یہ سب باتیں ہونگی یہ نماز ایسی ہی جیسے اٹھا اور یہ العظیم و سامان اسکا شل چم کے
س اٹھ ایسے بچ نکال اور عظیم و ساز کے ساتھ سجلا در نہ بیودہ مرغ کی طرح سرت مار جیسے وہ چلا آتا
ہی بانگ دیتا ہی بانگ کو جانتا اسنن

سُنا و قونی کا نماز میں شور اہل کشتی کا ڈوبتے وقت

ن و قونی دراماست کرد سازند اندران ساحل در آمد در نماز و فان جماعت قونی اور قیام بہت
م گزیدہ امام و ناگاہان شمش سوی در یافتادہ چون شنبہ از سوی دریاد و او و در میان موج و لہر
و در قضا و در بلا و زشتیہ ہم شہ ہم ابرو ہم موج عظیم ہاں ستارہ کی و از غرقاب ہم ہاں تند باد سے
رائیل خاصست ہ موجا آشوفت اندر چپ راست ہ اہل کشتی از مہابت کا ستہ و لغز و اولہا
ستہ ہ دستہادر نوہ ہر ہر میزند کا فرد و لمحدہ مخلص شند یا خدا یا خدا تضرع آفران ہ ہمدرد و نذر ہا
بان ہ سر بر مہنہ در سجود آندا کہ موج ہ روی شان قبلہ نہایت چہ چہ گفت کہ بیفایا ہر دست ہاں ہاں
ن دیدہ در ان صد زنگ ہ از ہمدہ امید بریدہ نام ہ دوستان و خالق نعم بابہ و نام ہاں ہاں فاسق شد
قی ہ ہچو در ہنگام جان کندن شقی ہاں ز چپ شان چارہ بودونی راست ہ میاں ہ چون مرو ہنگام
ت ہ در دعا الیشان و در نداری آہ ہ ہر فلک ز ایشان شدہ دود سیاہ ہ دیو ہمد از عداوت تہ ہاں
دکامی سگ پرستان لعین ہ مرگ حبلی اہل انکار و نفاق ہ عاقبت خواہد بدن این اتفاق ہ
ن تر باشد از لہد خلاص ہ کہ شوید از بہر رشوت دیو خاص ہ یا دقان ناہد کہ روزی در خطر ہ دست
رفت ہ زوان از قدر ہاں معنی حبک بافتع در دود بلا و رنج فراتے مین کہ قونی اس ساحل پر ہمت ہ
مل ہوا اور اچھے طور پر امامت مین ہوا وقت کی اور وجہاعت چھے جسکے قیام مین قائم ہونی
یا ہی اچھی قوم جو جماعت مین تھی اور کیا ہی حیدہ ہ گزیدہ ہاں ہاں گاہ اس نے دریا سے جو آواز

اور داد کی سنی تو اسکی آنکھ دریا پر پڑی دیکھا کہ ایک کشتی موج دریا میں قضا و بلا اور خرابی میں پڑی
 آدھی رات اور بادل اور موج عظیم ان تین تو اندھیر یوں بین ہی اور خوف ڈوبنے کا جدا ایک تنہا
 شل عزرائیل کے تھی اٹھی جسے موجوں کو ادھر ادھر سے جوش و شور میں ڈال دیا اہل کشتی
 کے بارے سوکھ گئے اور لغزے اور واویلا کے شور مچائے تو صبح کر کے سر پٹے تھے اور کافر دھڑلے
 اسوقت میں باخلاص ہو گئے تھے سیکڑوں عہد اور نذرین اسوقت خدا تعالیٰ کی بڑے عجز و زاری
 مائیں تھیں ننگے سر سجدوں میں وہ لوگ پڑے تھے کہ کبھی انھوں نے بسبب بیچ بیچ دنیا کے فتنے
 منہ نہ دیکھا تھا ویسے ہی کہا کرتے کہ اس طاعت و بندگی سے کیا فائدہ ہی اور اسوقت بندگی میں کیا
 زندگیاں دیکھیں تھیں ہر ایک کی امید ایک دوسرے سے منقطع تھی خواہ دوست تھے خواہ خال و
 خواہ مان باپ کہ اب کوئی دم میں تفرقہ کامل ہوا جا تا ہی وہ ایسا وقت تھا کہ زیادہ و فاسق سب متعلق
 جیسے جان کنڈن کے وقت شقی سعید بننا چاہتا ہو غرض انکو چپ راست کسی طرف سے امید
 نہ کچھ بن آتا تھا بس معمول ہی کہ جب جیلے نہیں رہتے تو دعا کا وقت ہوتا ہی بنا برین سب دعا
 اور طرفہ یہ کہ اہل کشتی تو دعا و آہ و زاری میں تھے ایسے کہ جبکی آہ کا دود سیاہ فلک تک پہنچتا
 کہ اسکو عداوت تو بنی آدم سے ہی کیا بن آئی اور یہ تیز بینی اُسنے کی کہ کشتی والوں کو اُسنے
 کہ اے لعین سگ پرستو اور اے اہل انکار و نفاق آخر کبھی کبھی مگر جبکہ اتفاق پڑے گا بس لکھیں تھا
 خلاص بن آتے تیز بہتی اچھا کہ اس شہوت کے ساتھ جو نذرین مانتے ہو اور ہم کرتے اور توبہ و استغفار یہ تو خلوص نہیں
 تو اُسکے نزدیک خاص شیطان بنو گئے تھو ہرگز یاد نہ ہوگا کہ کسی ان کسی محل خطر میں خدا تعالیٰ نے تھا
 دستگیری کر کے پنجہ قدر سے بچا لیا ہو غرض اسکی یہ تھی کہ یہ لوگ بے توبہ کے ڈوب جائیں اور غلام
 منحرف ہو جائیں قولہ این ہی آمدن از دیویک ہا این سخن را نشنو جز گوش نیک ہا راست نہ
 ہا مصطفیٰ قطب شاہنشاہ و دریای صفا کا پنجہ جاہل دید خواہد عاقبت ہا عاقلان ہند اول
 کار ہا ز افغانا ز غیبست دسر ہا قائل اول دید آخر آن مصر ہا اوش پوشیدہ باشند آخر آن ہا عاقل
 جاہل نہ بنید در عیان ہا در نہ بنی واقف غیبی عتودہ حرم را سیلاب کی اندر بود بعضی احوال
 شیطان سے اسوقت آ رہی تھی لیکن اسکو سوا گوش نیک کے سن کون سکتا ہی حضرت مصطفیٰ
 عذیہ آ رہے مسلم نے کہ قطب شاہنشاہ اور دریای صفا کے تھے کسی ٹھیک بات جسے فرمائی ہی کہ
 کچھ نتیجہ کام کا انجام میں دیکھنا پاتا ہی عاقل اسکو پہلی ہی دفعہ دیکھ سوچ لیتے ہیں جبکہ
 پرستیدہ سے شروع ہوتے ہیں عاقل اسکو دیکھ لیتا ہی اور مصر جو جہالت پر اڑا ہوا ہے

و نتیجہ اب اگر تو یہ کہے کہ جو بات غیب سے ہوتی ہی اُسکا نہ اول ظاہر میں کسی عقل جاہل کو دکھائی
یا ہی نہ آخر اُسکا نسبت اُسکے فرماتے ہیں کہ اے عنود اگرچہ افتاد غیب کی تو دیکھتا نہیں ہی لیکن حزم
و احتیاط تو مت چھوڑے کہ حزم ایسی شے ہے جسکو سیلاب بھی نہیں بہا سکتا

تصورات مرد حارم

کہ حزم چہ بود بدگمانی در جهان و مدیدم دیدن بلائی ناگمان و آنچنانکہ ناگمان شیر سی رسید
باید دید و در پیش کشید و اوچہ اندیشہ دران بردن بہین و تو ہمان اندیش ای استادین و میکشد
برقضا در پیشہ و جان ہشغول کا رو پیشہ و آنچنان کہ فقری ترسند خلق و زیر آب شور رفتہ تا بخل
تر رسیدی ازان فقر آفرین و گنجہا شان کشف گشتی در زمین و جملہ شان از خوف غم در عین غم و در پے
ستی فتادہ در عدم و المعنی فرماتے ہیں حزم کیا چیز ہے بدگمانی ہے کہ جہان میں ہر وقت ہر قسم کی بگمانی
ماہی اور مدیدم ہی سمجھے رہے کہ ایسا نہ ہو کوئی بلاناگمانی آجائے مثلاً یہ خیال کرنا کہ ناگمان جنگل
یہ شیر آیا اور فلان کو بھاڑ ڈالا اور کھدیر کے جنگل میں لیگیا پس ہم تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ایسے
ال میں کیا کیا باتیں اور تجویزین سوچیکا لا بدای استادین وہی اب بھی سوچا رہہ دیکھ تو یہ کیا
تا ہی کیسا شیر قضا کا جنگل میں نہ کھینچ کھینچ کے لیجا رہا ہے اور ہماری جان میں اپنے کام و پیشہ میں
ہشغول ہیں اور ساری محنت و فقر و محتاجی سے ایسی ڈرتی ہے کہ گویا خلق تک آب شور میں ڈوبے
سے ہیں یعنی از بس تلحکام اگر ایسے ہی اُس فقر آفرین سے ڈرتے تو سارے خزانے زمین کے
بر نہ کھل جاتے تا مئی یہ لوگ غم سے تو ڈرتے ہیں کہ مبادا کدھر ہی سے نہ آجائے اور عین غم
میں ہیں گویا ہستی کے لئے عدم کو دوڑتے ہیں

دعا و شفقت و قونی خلاص اہل کشتی و نشتی میں

کہ چون وقونی آن قیامت را بدید و رحم او جو شد و اشک او دید و گفت یا رب منکر اند فعل شان
ت شان گیر ای شبہ نیکو نشان و خوش سلامت شان بساحل باز بردہ ای رسید دست او در کمر
و کریم وای جیم سہرہ ای و در گذر از بد سگالان این بدی و ای بدہ را بیکان صد چشمہ و خوش
ز شوت بخش کردہ عقل و ہوش و بیش و استحقاق بخشیدہ عطا و دیدہ از جملہ سفران و خستہ
و نظم از ناگنا بن عظیمہ و تو اتی عفو کردن و جبریم و باز و جس و آن خود و ستیہ و دین و دعا را ہم
و آموختہ و حرمت آن کہ دعا و موثقی و دینین و جبریم و فرشتی و دستگیر و نہا و تعلق و ہر
نہ و مقولین بکشد و معنی جب و قونی نے و قیامت اس کشتی و نشتی اس کشتی میں آیا

اور آتسو اسکے بنے لگے اور کہا کہ ای رب انکے فعل پر نظر مت کر انکی شکستہ کرا تو بادشاہ نیک نشان
 انکو خوش بخوش اور سلامت کنارہ پر لگا دے کہ تیرا ہی قابو بحر و بر پہ چلتا ہی تو کرم و رحیم سرمدی یعنی
 ہمیشہ ہمیشہ ان بد سگالوں سے اس بدی کو میٹ دے تو نے چشم و گوش سی شے کہ سارا لطف زندگی کا
 انسے ہی سیکڑوں مفت دیے اور بے مزد رشوت عقل و ہوش جیسی چیز عام تقسیم کی ہمارا کچھ استحقاق
 نہ تھا استحقاق سے قبل ہم کو سب کچھ عطا کیا اور ہم سے ہمیشہ ناشکری و خطا دیکھی آج عظیم ہمارے ہمارے
 جو گناہ عظیم ہیں جنکو کوئی نہ بخشے ایسے بخش و منکر انکو تو بخش سکتا ہی جسے حرص و ہوا سے گو آپ کو
 جلا دیا لیکن اب دعا بھی تو تجھی سے سیکھی ہی تھی اسی کرم کی برکت سے کہ جس سے تو نے یہ دعا
 سکھائی ہو گویا ایسے اندھا و ہند میں یہ چراغ روشن کیا ہی ہمارا ہاتھ پکڑا رہتا تو فوق دے یعنی سبب حصول
 مطلوب کے موافق کر دے اور گناہ بخش دے اور معاف کر اور گھر لینے مشکل جو ان پر پڑی ہی آسا
 کر دے قولہ مخین میرفت بر لطفش عا جہ آترمان چون مادران با وفاہ اشک میرفت از دوش
 دان دعا بخود از وی می برآمد بر سہا کہ ان دعای بخود ان خود دیگرست + آن دعا نہ نیست
 گفت و اورست + آن دعا حق میکند چون او فاست + آن دعا و آن اجابت از خداست
 واسطہ مخلوق فی اندر میان + بخیر زمان لا بہ کردن جسم و جان + بندگان حق رحیم و ہر بارہ خوبے حق
 دارند و اصلاح کا مہربان بی رشتوان یاری کنان + در مقام سخت و در روز گران + بین بچان ہم
 ای مبتلاہ بین غنیمت و ارشاد بیش از بلاہ است کشتی از دم آن پہلوان + و اہل کشتی را کجہ نہ
 گمان + کہ مگر بازی ایشان در خذر بہر ہفت انداخت تیری از ہنر پارہا نہ در وہان را در شکا
 دان زدم و اندر وہا بان غراہ عشقا بادم خود باز ندکین + میرا نہ جان مارا از کمین + از ضلالت و ہوا
 ہر دم زندہ رقص گیر نہ در شادی ہر جہندہ + رو بہا پارا نگہدار از کلوج + پا چو ہر دم چہ سودای چشم شور
 ما چو وہا بان و پای ماکرم + میرا نہ دان ز صدگون تہقام + حیلہ یار یک ما چون دم ماست + عشق
 بازیم بادم چپے راست + دم نہ بنا نیم راستدال و کہ تا کہ حیران گرہ دازہ بازید و بکرہ طالب حیرا
 خلاقان شدیم + دست طبع اندر الوہیت زدیم + تا با فنون مالک دنیا شویم + این بنی بنیم
 گویم + در گوی دورچی اسی قلستان + دست وادار از سبال دیگران + چون بہ بستان ہی رہی
 خوش بعد از ان دامن خلاقان در کش + اسی مقیم جس چاہی پنج و شش + نفع جان دیگر از اہم
 المعنی مولانا زہر ماتے ہیں کہ جیسا ہنہ او پر بیان کیا ایسی ہی دعا اسوقت اسکے نطق پر مثل
 مہربان با وفا کے جاری تھی آتسو اسکے دو آنکھوں سے پتے تھے اور یہ دعا بے اختیار آسمان

تھی خرماتے ہیں دعا بخود اور ہر دعا بخود اور ہر دعا بخود ہی کہ دعائی کی نہیں ہر خود دعاور کی ہے
 ، لیے کہ یہ داعی تو مقام فنا میں ہے کہ جو کچھ ہی نہیں تو لبس دعا حق کرتا ہی اس وقت میں عادت
 ن حق سے ہیں اس وقت اس دعا میں کچھ واسطہ مخلوق کا نہیں ہوتا اور جسم و جان اس سے
 ہوتے ہیں جو خوشامد و زاری کرین بس ایسے ہی جو خاص بندے حق کے ہیں اور مہربان ہر بار
 صلاح کار مخلوق میں عادت حق کی رکھتے ہیں اور یہ لوگ مہربان بے رشوت مددگار ہوتے ہیں
 ن اکہیں کوئی مقام سخت ان پر پڑتا ہی یا کوئی روز گرانہ پر آجاتا ہی پس تو خبردار ہوا ہی مبتلا اور
 اقوم کو ڈھونڈھ اور خبردار قبل بلامین پڑنے سے انکو غنیمت جان اب فرماتے ہیں عجب معاملہ
 بہ کشتی تو اس دقونی پہلوان کے دم سے چھوٹی اور ہلاک سے بچی اہل کشتی کو یہ گمان ہوا کہ
 ی کوشش سے بچی کہ ہمارے بازو نے ایسے خوف کے موقع میں کیسا تیرنے ہنر کا نشانہ پر
 امولانا فرماتے ہیں رو با ہوں کوشکاری کے پنجہ سے پائون تو بچاتے ہیں اور اس بچاؤ کو رو با نہیں
 سودہ کاری و عدم واقفیت کے دم سے جانتی ہیں یہ عاشق دم کی بنی ہیں اس خیال سے کہ میں
 ن جان شکاریوں کی تاک لگات سے بچاتی ہی اور ایسی ہلکی ہیں کہ دم ہی کو چومتی چاٹتی ہیں
 سے خوشی کے ناجتی کو دتی ہیں اب کہتے ہیں اور وہ سنگ کلوت سے اپنے پائون کو بچائے رہ
 شخ چشم پائون ہونا چاہئے دم سے کیا فائدہ ہو یا نہ ہو پس ہم بھی رو با ہ ہیں اور کرام لوگ
 ے پائون کہ وہ ہم کو سیکڑوں طرح کے انتقام خدا سے بچاتے ہیں اور جو زمین ایک حیلہ
 ب ہمارا ہوتا ہی وہی ہماری دم کی طرح ہی جسکے ہم عاشق ہر طرح ہو رہے ہیں کیسے ہم اپنے ہتھ لال
 پر دم ہمارے ہیں اور نازان ہیں کہ زید و بکر ہم کو دیکھ کے حیران ہوں اچھے طالب حیرانی
 ن کے ہم ہوئے کہ دست طمع کا الوہیت میں ڈالا کہ اس فسون سے مالک دنیا کے ہو جائیں اور
 ن جانے کہ ہم تو ایک گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں ملک دنیا کیسا پھر آئی قلعہ بان جب
 یکن اور گڑھے میں پڑا ہی تو ادرون کی مونچھوں سے ہاتھ الگ کیوں نہیں رکھتا جیسے خوشامد
 بقت خوشامدی داڑھی مونچھوں کی طرف ہاتھ لیجاتے ہیں غور تو کر جب تو کسی بستان زیبا و
 ن میں پہنچے جہاں ہزاروں سایہ بین پھر مخلوق کا دامن سایہ کیلئے مت کھینچ آئی تو جو ہم فید
 پنج و شش کا ہی تجھ کو لازم ہی تو ادرون کی جان سے جو عمدہ چیزوں کو دیکھے اوکو کھینچ اور
 مگر چار سے مراد عناصر اربعہ اور پنج سے پنج اصل و شش سے شش جہت قولہ ای جو خبر بندہ
 م کون خبر ہو سہ گاہے یافتی بار ہر ہر چون عداوت بندگی دوست دوست و میل شاہی انکجا

خاستست و در ہوا می آید گویند زہی و بستی از بر گردن جانت رہی و رو بہا این دم حیلست راہل
 کن دل بر خد او ندان دل و در پناہ شیر کم ناید کباب و رو بہا تو سوی جیفہ کم شتاب و تو دلا منظور حق
 شوی و کہ چہ جزوی سوی کل خود روی و حق ہمیکوید نظر ما بردست و نیست بر صورت کہ آن آب گلہ
 تو ہمیکوئی مراد دل نیز هست و دل فراز عرش باشدنی بپست و در گل تیرہ یقین ہم آب هست
 لیک از آن آب نشاید آبدست و نہ انکہ گر آبست مغلوب گشت و پس دل خود را بگو کا نیم دست
 آن دلی کز آسمان ہا برترست و آن دل ابدال یا پیغمبرست و پاک گشتہ آن ز گل صافی شدہ و ز
 فرونی آمدہ وافی شدہ و ترک گل کردہ سوی بحر آمدہ و رستہ از زندان گل بگری شدہ و لمعتی کون
 احمق و بی تمیز کہتہ بین اسی مثل خر بندہ کے حریف کون خر کے تونے ایک بوسہ گاہ جو دم سہ
 را بہر کے پانی ہی اسیکو چو ماچا کر تو کہتا ہی بندگی خدایتعالی کی ہماری مدد و دستگیری نہیں کرتی
 کیسے بندگی کریں کیا کہتا ہی میل ہی دشا ہی خوب تیرے دل میں اٹھتا ہی یہ کمان سے آیا بندگی
 نہیں اٹھتا اس شوق میں کہ کوئی ہکو واہ واہ کہے اور تعریف کرے کیسی کوئی راہ تو نے اپنی
 گردن جان کے ذمہ کر رکھی ہی آہی رو باہ اس حیلہ کی دم کو چھوڑ اور اپنا دل جو اہل دل میں
 وقف کر دے اور یہ مت سمجھ کہ یہ میرا دل ہی تو ان شیروں کی پناہ میں ہو جا تو پھر تجھے کباب کی
 کب رہیگی آہی رو باہ تو اس مردار جیفہ دنیا کی طرف مت دور تو ایدل اسوقت منظور نظر حق کا
 کہ جس کل کا جزو ہی اسی کل کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہماری نظر دل پر ہوتی ہی نہ صورت
 پر کہ صورت ایک ناچیز شے آب گل سے ہی کہا قال ان اللہ لا یظرا فی صور کم و اموالکم لکن یظرا فی
 و اعمالکم بیشک اللہ نہ تمہاری صورتیں دیکھتا ہی نہ تمہارے مال لیکن تمہارے دلوں اور اعمال
 دیکھتا ہی تو یہی کہتا ہی کہ میرا بھی دل ہی دل تو بالائی عرش ہوتا ہی نہ پستی میں جو گل تیرہ ہی ہوا
 اس میں بھی پانی ضرور بالیقین ہوتا ہی لیکن اس پانی سے وضو نہیں ہو سکتا اس سبب سے کہ
 پانی آسمان ہی لیکن مغلوب گل کا ہی پھر تو اپنے سنہ لٹھڑے دل کو کیسے کہتا ہی کہ دل ہی ہاں وہ
 دل کہ آسمانوں سے برتر ہی وہ دل ابدال یا پیغمبر ہی کہ وہ گل سے پاک ہو کے صافی ہو گیا
 خدا کے فضل و فرونی سے تھا لہذا کافی وافی ہی آئیے کہ گل کو چھوڑ کے بحر کی طرف آیا ہی اور ندان
 گل سے نجات پائی اب وہ دل گلی نہیں ہی بگری ہی قولہ آب ما محبوس گل ما درست میں بحر میں
 جذب کن مارا نظیں و بحر کوید میں تراد و خود کشم و لیک میدانی کہ من آب خوشم و لاف تو محروم میدار
 ترک آن پیدا شست کن درمن در آہ آب گل خواہ کہ در دریا رود و گل گرفتہ پای اورا میکشا

یابی خود ز دست گل چنگ باند خشک اوشد منتقل به آن کشیدن حسیت از گل آب را به جذب تو لعل
 اناب را به چمنین ہر شہوتی اندر جہان چخواہ مال و خواہ جان و خواہ نان چخواہ بار غور کتب تیغ و
 اہ ملک خانہ و فرزند وزن و ہر یکی ز اسنا ترستی کند چچون سیابی آن خمارت نشکند بہ این خمار
 ان شد دست و کہ بد ان مقصودستی ات بدست بہ جز باندارہ ضرورت زمین گمبہ تا گود طالب بر تو امیر و
 بی تو کہ من صاحب دم و حاجت غیری ندام و مسلم و آنچنانکہ آب در گل سر کشد کہ منم آب چہ جویم بد
 ین آلودہ را پنداشتی و لاجرم دل اہل دل برداشتی و خود رو اداری کہ آن دل باشد این بہ کہ
 نقت شیر و گبین بہ لطف شیر و گبین عکس است بہ ہر خوشی را آن خوش از دل حاصل است بہ پیر بود
 ہر د عالم عرض بہ سایہ دل چون بود دل را غرض بہ المعنی فراتے ہین خبر دار ہوا می بچر حجت ہمارا
 جوس گل ہو گیا ہی تو اسکو مٹی سے جذب کرے بھرکتا ہی کہ مین تو بچکو کھینچ لون لکین تو تو نشخ می ہین
 ی خوش ہون بس ہی لان تیرا تجھکو محروم کر رہا ہی اس گمان و پندار کو ترک کر بھر مجھ مین آ اور
 مل ہی لے کچھ کا پانی وہ بھی چاہتا ہی کہ مین دریا مین جاؤن لیکن اسکا پائون گل گرفتہ اسکو
 ہو اگر اسنے پائون اپنا گل سے چھڑا لیا تب تو گل خشک کے رگہی وہ دریا کو چلا گیا اور کشیدن یعنی
 آب کو نکالنا کیا ہی تیرا جذبا و تیری کشش جو نقل شراب کی طیف رہتی ہو اور اسکی طرف ٹھنچا ہوا ہی اس
 اپنے آپ سے نکال لیتا ہی کشیدن نقل شراب سے عام شراب اکل مقصود ہی جس مین شراب و
 ی دخل ہی اور ایسے نکالنا جذب ہر خواہش کا جو جہان کی اشیا سے ہین انہن خواہ مال ہو
 ن خواہ نان خواہ باغ و مرکب کہ جملہ زراعت و سواری کو شامل ہی خواہ تیغ و سپر کہ مرا ترمی
 ے ہی خواہ ملک و مکان خواہ فرزند وزن کہ انہن سے ہر شے تجھکو مست کرنے والی ہو جسقدر
 بگا وہ خمار جو انکے جذب کا تجھکو ہو رہا ہی ہرگز نہیں ٹوٹے گا یہ نہ جان کہ خمار مین شراب پینے سے
 مارہتا ہی اس سے جسقدر تجھکو ملیگا اسیقدر تیری حرص کا شہ بڑھیکا بس یہ خار غم کا دلیل ہس
 ہی کہ اس سے جو مقصود تیرا مستی ہی یعنی خوش عیشی یہ مقصود بہر ہی تجھکو چاہیے کہ اشیا انکو لے کر
 نی ضرورت کے اختیار کر زیادہ مت لے تا تجھ پر غالب حاکم نہو جائین تجھکو یہ غرور و سرکشی کہ
 تبدیل ہون او کسی غیر کی حاجت نہیں خود بخود وصل ہون لیا ہی جیسے آب گل سرکشی کرتا ہی
 آب ہون مین کیون کسی سے مدد کا طالب ہون تو نے اس دال آلودہ گل کو دل گمان کیا ہی
 ب سے اہل سے دل اٹھالیا ہی کہ انکا طالب نہیں ہی آچھا ہم کجی سے پوچھتے ہین کہ وہ
 عاشق ہی ایسا ہی ہوتا ہی کہ شیر و شہد کے عشق مین آلودہ ہو دل ایسے لطف کی چیز ہی کہ شیر و

شہد کی حلاوت میں جو لطف دیکھتا ہے اس دل کے لطف کا عکس ہے کہ آنپر پڑا ہے اور اصل لطف و دل
 کہ ہر خوشی میں جو خوش چیز ہو وہ اس خوشی کو اس دل سے حاصل ہی پس جان لے کہ دل جو ہر روز
 سارا جہان عرض پھر جو ایسے دل ہیں انکو سائیدل سے کیوں غرض ہوگی کہ اصل کو فرع سے کیا ملتا
 قولہ آن دلی کو عاشق راست و جاہ و باز یوں این گل و آب سیاہ و باخیالاتی کہ در ظلمات ادبی
 شان برای گفتگو دل نباشد غیر آن در یای نور و دل نظر گاہ خدا و نگاہ کو رہی دل اندر صد ہزار
 خاص عالم و دیکری باشد کہ امست آن کدام و ریزہ دل راہل دل را بجوہ تا شود آن ریزہ چون کو
 از وہ دل محیطست اندرین خطہ وجود و ز رہی افشاں از حسان وجود و از سلام حق سلامت شاد و یک
 اہل عالم اختیار ہر کرد امن درست و معدہ این تار دل بر انگس میرسد و امن تو آن نیاز دست حضور
 در دامن آن سنگ فجورہ تارہ در دامن آن سنگ تابدانی نقد را از رنگہا سنگ کردی تو امن از
 ہم رنگ سیم قدر چون کوکان و آن خیال سیم قدر چون نہ نبود و امن صفت درید و غم فرد و
 نمایہ کوکان را سنگ شک و ناگیر عقل دامن نشان بچنگ و پیر عقل آمدنہ آن ہوئی چو شیر و سونی
 درینجا ای فقیر المعنی جو دل کہ عاشق مال و جاہ کا یاز بون و دبایا ہوا اس گل و آب سیاہ کا ہی یا
 خیالات کہ چکی ظلمات میں انکو پوجا ہی کہ یہ تجھے گفتگو کریں وہ دل نہیں ہی دل تو ایک در با
 نور ہی سوائے ایسے نورانی دل کے دل نہیں ہی ذرا غور تو کرو جب دل نظر گاہ خدا کا ہی تو کو رہی
 ہو سکتا ہی وہ دل نہیں جو لاکھوں خاص عالم میں ہی بلکہ نہیں سے جو ایک میں ہوتا ہی وہ دل ہی
 اسکو ڈھونڈھ کہ وہ دل کو لسا ہی تکرار واسطے تاکید کے ہی یہ دل جو تیرا ہی یہ ایک ریزہ ناچیز ہی اس
 چھوڑا اور جسکو دل کہتے ہیں وہ ڈھونڈھ کہ وہ اور ہی شہی ہی جب وہ ملجائیگا تو یہ ریزہ بھی اس سے
 پہاڑ ہو جائیگا دل اس خطہ وجود میں بسبب عظمت و شوکت اپنی کے ایک محیط ہی ای دریا عظمت
 اپنے ہسان وجود سے زرفستانی کرتا ہی اور سلام حق سے جو بمعنی بگزندی و بی عیبی کے ہی ہزار
 سلامت اہل عالم پر اپنے اختیار سے تار کرتا ہی پس جس کسیکا دامن درست اور طیار ہی اس
 تار دل کا پہنچتا ہی اور وہ دامن کیا ہی تیرا نیاز و حضور لب خبر دار ہو جا اور ایسے دامن میں فجورہ
 سنگ ہی اسکو ت رکھتا ہی سنگ فجور کے تیرے دامن کو نہ پھاڑ ڈالیں جس سے تجھکو اہل دان
 عیب عار اس کا معلوم ہوے کہ یہ نقد ہی اور یہ رنگ رنگ کے بہت معنی لغت میں لکھے ہیں مگر
 انکے اکثر بیان چسپان ہیں تو نے دامن کو جہان سے سنگ پڑ کیا یعنی سنگ بھر لے اور نیز سنگ
 زار سے مثل لڑکوں کے یعنی جیسے لڑکے اپنے خیال میں تھرون کو سیم و زرد ٹھہرا لیتے ہیں

ن کو وہ سیم وزر ہو اور سیم وزر وہ ہیں نہیں بحقیقت پھر بین لابداً نہیں پھر ون نے تیرے دامن کو بھی بھاڑا اور تیرے لیے غم بھی بڑھایا جیسے لڑکوں کو پھر پھر نہیں معلوم ہوتے سیم وزر نا تجھ کو بھی یہ سیم وزر کہ بحقیقت پھر ہی ہو پھر نہیں معلوم ہوتے ہاں جب پھر معلوم ہوں کہ عقل ن بکڑ کے اپنی طرف مٹنے اس واسطے کہ یہ عقل ہو چاہے موسیاء ہو چاہے موسفیدہ پھر نہیں اس فقیر یہ ایسی جی توی بات ہو حسین ایک بال کی گنہائش نہیں خوب سمجھ لے

رئاس جماعت کا دعا و شفاعت و قوتی پر اور ناپید ہونا انکا پر وہ مخیبین اور حیران ہونا و قوتی کا کہ یہ ہوا پر اڑ گئے یا زمین پر چھپ گئے

ن رہید ان کشتی و اندکام + شد نماز ان جماعت ہم تمام + مجھے افتاد شان باہدگر + کین فصولی + ما و سر + ہو کی بایکدگر گفتند سر + از پس پشت و قوتی ستر + گفت ہر یک سن نکر و تم کنون + لہن بر و ن فی از و ر و ن + گفت مانا کاین امام ناز و ر و بولوا ففصولا و مناجاتی بکر و گفت آن دیگر کہ اسی نام مرا ہم بناید یحییٰ + او فصولی بودہ است از انقباض + کرد بر مختار مطلق اعتراض + چون نکر و م انکر و + کہ چہ میگویند آن اہل کرم + ایک از ایشان ندیدم در مقام + رفتہ بودند از مقام خود تمام + ولی راست فی بالا دیر چشم تنز من بشد بر قوم خیر + ذرہ بالودند گوئی آب گشت + فی نشان یا بدشت + در جناب حق شد ندانم ہمہ + در کدای رودند رفتن آن رہہ + در تیر ماند اہم کین قوم را + بشاند حق از چشم ما + آنچنان پنہان شدند از چشم او + فضل غوطہ لہیان در آبجو + المعنی فحجج بالضم + ی بر کرنا جب و کشتی اس غرابی بھی اور او نماز اس جماعت کی تمام ہوئی بعد نماز باہم مجھے بے ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ یہ فصولی اور یہ سر ہمسے کہنے کیا و قوتی کے پس پشت تو مجھے ہی پوشیدہ ہر ایک چھپے چھپے رہے تھے اور ہر ایک نے کہا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا ہو مجھے کشتی کی نہ ظاہر کی نہ باطن کی کہا شاید ہمارے امام نے در دکھا کے دعا کی اور بولوا ففصولی و مناجات فرمائی دوسرے نے کہا کہ ہاں اسی بار ندیم مجھ کو بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ اسکو کہہ فکلی تھی اسی نے یہ فصولی کی اور مختار مطلق پر کہ جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی اعتراض کیا لیکن دوا و نہ بیچ میں بڑ گیا اب و قوتی کہتا ہی کہ میں نے اپنے پیچھے نگاہ کی تا دیکھوں کہ یہ اہل کرم کیا ہیں لیکن میں نے اتنے ایک کو بھی اپنے مقام پر جہاں کھڑے تھے نہ دیکھا سب اپنے اپنے چلے گئے تھے نہ جانب راست یا بائیں جانب چپ نہ زیر نہ بالایہ حال دیکھ کے حیرت کے بارے کو نہیں بن خیر ہو میں کہ یہ سب ذرے تھے جو پانی ہو گئے کہ نہ انکے پاؤں کا نشان ہی نہ کہ میں مفلک میں گرد

جو اُسے اُڑی ہو کیا قباب حق میں سب کے سب داخل ہو گئے یا رہے گا رہے کسی روضہ کو چلا گیا قباب پہ
 قباب بنے بدو ریشل گنبد وغیرہ کے میں حیرت میں ہوں کہ حق تعالیٰ نے اس قوم کو ہماری آنکھ سے
 چھپالیا بس ایسے یہ لوگ اسکی آنکھ سے چھپ گئے جیسے دریا میں مچھلیاں غوطہ مار جاتی ہیں انکھلا
 شرح میں اندر رہے کو اندم لکھا ہے قولہ ساہا در حسرت ایشان بماند عمر با در شوق ایشان اشک
 تو نگوی مرد حق را در نظر کی در آید با خدا ذکر بشر خدایں می خند و اینجای فلان کہ بشر دیدی
 ایشان را نہ جان کہ کار ازین ویران شد است ای مرد خام کہ بشر دیدی تو ایشان را چو عام + تو
 دیدی کہ ابلیس بعین + گفت من از آتش آدم ز طین + چشم ابلیس نہ را یکدم بہ بند + چند بینی
 آخر چند چند ہی و قونی باد چشم بچو جو + ہیں ہر سید ایشان را بچو + ہیں بچو کہ رکن دولت جنت
 ہر کشادی در دل اندر بستن است + از ہمہ کار جہان پرداختہ + کو دو سیگو بجان چون فاختہ + یاب
 ہی محتجب + کہ دعا را بست حق بر تجب + ہر کردل پاک شد از اعتدال + آج عایش میر و قنا ذوال
 المعنی + پس و قونی برسوں انکی حسرت میں رہا اور انکے شوق میں رویا کیا تو مرد حق کو دیکھے تو بشر
 اور بشر کا ذکر خدا کے ساتھ ملا کہ اسکی گنجائش کب ہی آئے موقع پر تو ای فلان تجھ پر گدھا بھی ہوتا
 اور کہتا ہے کہ تو نے مرد حق کو بشر تو دیکھ لیا جان کو نہ دیکھا نہ جانا کہ وہ جان ہو نہیں باتوں سے تو ای
 کام تباہ ہوا ہے کہ تو نے مثل دیگر عام کے انکو بشر دیکھا سمجھا تو نے بھی وہ دیکھا جو ابلیس بعین نے
 کہ آپ کو آگ سے سمجھا جو عالی الاصل ہو اور آدم کو مٹی سے جو اسفل و پست ہو جیسا کہ کہا خلقتی من
 خلقۃ من طین پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اُسکو مٹی سے تو اس ابلیس نہ آنکھ کو
 تو نہ گری صورت کو کب تک دیکھتا رہیگا مگر اگر چند کی بنظر بانہ و تاکید کے ہو آئی و قونی تیری آنکھ
 جو مثل دو جو کے اشک حسرت سے روان ہیں اپنی امید قطع مست کر اور انکو ڈھونڈ خبر دار ڈھونڈ
 کہ ڈھونڈ ہٹا رکن دولت کا ہو اور جان لے کہ ہر کشاد دل لگانے میں ہو جب کسی چیز میں دل لگا
 کشود حاصل ہوگی سارے کاموں سے جہان کے بخت ہوگی لینے دل کو خالی کر کے کو کو دل
 فاختہ کی طرح کہ تا پھر تو آئی محتجب اچھی طرح غور تو کہہ دعا کو حق تعالیٰ نے توجب سے متعلق کیا ہے
 عروج و جلاد و عونی + تجب کلم لیکن دعا کے لیے دل پاک ہونا چاہیے پس جس کیسیکا دل اعتدال سے
 اسکی دعا شک نہیں کہ حضرت ذوالجلال تک جاتی ہی

پھر شرح حکایت طالب زری حلال کی کی سب کچھ زائد داؤد علیہ السلام میں مستجاب ہوا دعا
 قول یاد امراں حکایت کلان فقیر + روز و شب می کرد افغان و نفیر + از خدا میخواست روزی

نخ و سبب انتال + پیش ازین گفتیم بعضی از حال و + ایک تعویق آمد و شد و پنج تو +
 با خواہد گرخت + چون از فضل حق حکمت برخت + صاحب گاویش بدید و گفت این +
 ہ من گشتہ رہین + ہین چرا گشتی بگو گاومرا - ایل طرار انصاف اندر آگفت من رودی زرتق
 م + قبلہ را از لایمی آراستم + ساہا بود دست کار من عا + تا کہ بفرشتہ گاو را خدا + چون بدیم
 تم + رودی من بود کش اینچہ استم + آن دعای کہ نام شد سحاب + روزی من بودم نک
 او گشتم انکہ گریہ بانش گرفت + چند شستی زوہر ویش ناشگفت - المعنی قرأتے ہین وہ حکایت
 ورات دن زیاد و فغان کرتا تھا اور خدا سے روزی حلالی مانگتا تھا اس طور پر کہ نہ کوئی رنج
 کا اٹھاؤ نہ کسب کردن نہ کہیں اپنی جگہ سے نقل کردن مجھ کو یاد آگئی کہ سابق بعض حال اسکا
 ن بھی کیا لیکن ایسی تعویق آگئی کہ وہ پنج تو ہو گئی یعنی نہایت ہی پوشیدہ پھر فرستے ہین گویا
 لے جایگی ہین اسکو ضرور کو نکا کسواسطے کہ بر فضل حق سے یہ حکمت مجھ پر چکی ہو پھر کیسے
 چنانچہ فرمایا کہ جسکی گائے اُسے گھر میں گھیر کے ذبح کر ڈالی تھی اُسے اس سے کہا کہ اسی تیرے ظلم ہین
 سے پھنسی تو وہ شخص ہوتا تو نے میری گائے کیوں مٹ ڈالی اور حق چلا کہ انصاف تو کیا کرتے کہ انہیں
 سے مانگا کرتا تھا اور قبلہ کو اپنی خوشامد و زاری سے آراستہ کرتا تھا جو کہ دعا قبول نہ ہو سکے پھر وہ
 اگئے ہین لہذا بیان کیا کہتا ہر کہین نے ایسا عجز اور ایسی زاریاں کیں کہ قبلہ کی بھی آراش ہوئی پھر من
 دعا سے میرا کام ہو سو خدا سے تعالیٰ نے ایک گائے میرے واسطے بھیجی ہین نے جو گائے کو دیکھا
 ہے کہ وہ روزی میری تھی جو من مانگا کرتا تھا اس دہی دعا مدت کی میری قبول ہوئی وہ دن
 ہین نے مار ڈالی لے یہ جواب اسکا ہو تو پوچھتا ہو وہ شخص جسکے غمہ ہین بھر گیا اور گریہ ان
 اور چہ گھوٹے اُسکے ٹھہرے صبر ہو کے مارے شگفتہ شگفتن سے صبر کرنا انحلا و
 شرح میں ایک جواب ہون کو یک بتا لکھا ہو

جانا و دونوں مختصم کا سامنے داؤد علی نبینا و علیہ السلام کے

شیدش تاہ داؤد نبی کہ بیا ای ظالم کچ جنی + حجت بارہ کن ای دغا غفل ورتن آدرو
 آ + انچہ سیکوئی دعا چہ بد مخند بر سریش من و خوشی لوی لوند + گفت من با حق دعا ہا
 م + اندر من لا یہ بسی خون خور - دوام + من یقین دامن دعا شد سحاب + سر زین برسگاہی سگر
 + گفت گرد آید ہان ای مسلمین + از بینید و فشا این زمین + ای دغا تا چند تا لی کا زور
 طع بگو یہ بود دعا + ہی مسلمانان عالم مر + چون از لکن و کن بہر خدا - کہ چنین بودی ہر عالم بدین

یک دعا ملاک بر بندگی مکن + گنجین بودی گدایان ضریر + مختتم بدندی امیر + روز و شب اندر
اندر نشاء لا بگویند کہ تودہ مالاری خدا + تا تو نہی ہمکس نہ بدیقین + اسی کشائندہ تو بکشائید این + کہ
کوران بود لا بد دعا + جز لبانی نیاید اعطا + قوم گفتند این مسلمانست کوست + دین فروشنده و غلام ظلم
این دعا کی باشد از اسباب ملک + کی کشایدین را شریعت خود بسلاک + بیع و بخشش یا وصیت یا صلہ
تا ز جنسین شود ملکی تیرا + در کدامین دفترست این شرح تو + گادراتو بازده یا حبس + المعنی یہ شخص مسک
لواؤد کے پاس کھنچے لیے جاتا تھا کہ اگر ظالم احمق دیوانے کے پاس چلے یہ سروسر و محبتیں ناگوار ہو جائیں
وہ دعا مجسم ہونے میں ہو اور آپ میں آئیے کیا دعا دعا کر رہا ہی جس سے لوگوں کو آپ پر بھی ہنسوا تا
مجھ پر بھی کہتا میں نے خدا سے دعائیں کسی میں اور اس خوشامد وزاری میں برسی مختصن اٹھائی ہیں مجھ
یقین ہی ہو میری دعا قبول ہوئی تو جباری منکر میرے خطاب کے اب اپنا سر تھیر سے مابھرتے کہا اس مسلمان
یہاں آکے اس جین کا تر و انتشار ای ہریان تو دیکھو کیا بابک رہا ہو آخری دعا باز کب تک شازہ خالی کر گیا
حجت قاطع لا دعا کیا کرتا ہو آخر مسلمان خدا کی واسطے یہ تو بتاؤ اسکی دعا میرے مال کو اسکی ملک کیسے کر
اگر ایسا ہی ہوتا تو لوگ عام جہان کے ایک دعا کرتے اور ملاک ہر مکیں کی لیجاتے آندھے فقیر بہت دعا
مانگتے ہیں یہ تو بڑے ہی مختتم و امیر ہو جاتے کہ دن رات دعا و ثنا میں رہتے اور کسی خوشامد و
سے کہتے ہیں کہ ایچھا اچھو مال دے تو ہی دینے والا ہو اگر تو نہ دے تو کون دیسکتا ہو اس
کچھ شک ہی نہیں تو ہی اس مشکل کو آسان کر کہ تو ہی شکستہ کشتا ہو جو آندھے میں انکا کسب یعنی کمائی
بلکہ خوشامد و دعا کی ہو اسی سے وہ کما تے کھاتے ہیں مگر لب مان سے زیادہ عطا سے نہیں پاتے
لوگ جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ مسلمان ہی یا بیل ہی دین فروشنده اور سروسر دعا اور ظلم جو ہی کسی
اسباب ملکیت سے کب ہوتی ہو اس بات کو نہ رعیت اپنی بڑی بین کب پرویگی یعنی قبول کریگی
ہبہ ہو وصیت ہو یا اور کوئی عطا اسی قسم سے وہ ملک تیری ہوگی یہ جو تو کہ رہا ہی یہ شرع کو سے
بس لازم یہ ہو کہ یا تو گائے دیدے یا قید کو جا قولہ اندر آدر حبس در زندان او + ورنہ گاوش راہ
لگو + اوبسوی آسمان میکدرو + کایندہ و نکیم لطف خود + من دعا ہا کہ دہام زمین آرزو + و اتو
غیر تو + و دل من آن دعا انداختی + صد امید اندر دلم افزاختی + من نمیکردم کہ افہ آن دعا + ہجو
بس خوابہا + دیدہ لطف آفتاب و اختران + پیش و سجدہ کنیان چون کا فران + اعتمادش
بر خواب درست + در چہ زندان جز آزمای نہ صحت + ز اعتماد و انو دیش ہیج غم + از غلام داز مال
اعتمادے و اشت او بر خواب غویش + کہ جو نشے میفر و زیدیش پیش + چون در افندہ دلا

بانگ آمد سمع اور ازادہ کہ توروزی شہ شوی ای پہلوان + تانائی این جہا بروی شان + قائل این بانگ
 بد نظر + نیک دل شناخت قائل از اثر + قوتی و راحت و سندی + در میان جان فتادش نان ندرے +
 اہ شد بروی بلدان بانگ جلیل + گلشن بزمی جو آتش بر خلیل + ہر جہا کہ بعد از آتش میر سید + او بلدان قوت
 نادای میکشد + ہمچنانکہ ذوق آن بانگ است + در دل ہر مومنی تاشہر بہست + تاننا باشد در بلا نشان
 عتر ارض + نی زامرونی حق شان انقباض + المعنی دہی لوگ جو جمع ہو گئے تھے اس سے کہتے تھے
 اتوا اسکے قید و زندان میں جایا اسکی گائے دیدے زیادہ حجت مت کردہ آسمان کی طرف منہ کرنا تھا کہ
 بخداوند کریم لطف خدین نے جو دعائیں تیری جناب میں اسلارز سے کی ہیں اس واقعہ کو میرے
 دل سے تیرے اور کوئی نہیں جانتا میرے دل میں یہ دعائو نے ہی ڈالی + وہیکرے درامیدین بیدارین
 نے یہ دعا کچھ بیوہ منین کی بوسلف کی طرح میں نے بہت خواب میں دیکھی ہیں جیسا کہ قرآن میں آئی
 بیت احد عشر کو کہا و الشمس والقمر را یقملی ساجدین بیشک میں نے دیکھا گیارہ ستاروں اور چاند سورج
 کہ مجھ کو سجدہ کرتے ہیں جیسا کہ یوسف نے دیکھا کہ آفتاب ستارے مجھ کو سجدہ کرتے ہیں جیسے کہ صبر
 لہو سجدہ کرتے ہیں انکو بھر و سا اپنے خواب پر تھا اور خوب عمارت درست آپس پر تھے کہ چاہ میں بٹایوں
 الا جب اور زندان میں رہنا نے بھیجا جب وہ اسکی جنجو میں رہے اور اسکے بھر و سے پر انکو کسی
 ت کا غم نہ تھا نہ غلام ہونے کا نہ کسی کی ملامت کا چاہے کوئی کیسی کرے انکو اپنے خواب پر
 تھا د تھا کہ قبل از وقوع اسکے شوق میں شمع کے مثل روشن ہو رہے تھے جب یوسف کو بھائیوں
 + کنوین میں ڈالا تو انکے مع باطن میں خدا کی طرف سے آئی کہ تو ایک دن وہ پہلوان بادشاہ
 یہ ظلم انکے انکے سامنے انکو بتایا گا کہ با فی القرآن وادینا لہ التبتہم بامرہم ہذا ہم لا یثرون وحی
 ہر طرف یوسف کے ضرور ضرور خیر دار کرے گا تو انکو اس کام سے جو کر رہے ہیں اور وہ سنیں
 تو یوسف ہوا ب مقولے مولانا جہ کے ہیں کہ یہ بانگ جو خدا کی طرف سے آئی ہو اسکا کوئی قائل
 نہ کندہ نظر نہیں آتا مگر نیکدل اسکو بچا نتا ہی یعنی قائل کو اثر بانگ سے کہ اس نیکدل کو اس بانگ
 سے ایک قوت و راحت اور بھر و سا اسکی جان میں پیدا ہوتا ہوا ایسے ہی جہت بانگ جلیل یوسف کو
 دینچی توجہ اپنے ایک گلشن اور ایک بزم ہو گیا جیسے آتش خلیل پر گلزار ہو گئی پھر بعد میں نے اس
 لب کے جو جہا انکو پہونچتی تھی وہ اسی کی قوت سے بخونمی اسکو اٹھاتے تھے جیسے است کی آواز کاغذ
 شرباک ہر مومن کے دل میں بیگا اور ہر دور میرزا بانگ کا سوا سوا چکھایا جاتا ہوا کسی بابائے انکو اعراض
 ہر کسی امر و نہی حق میں دل گرفتگی و انقباض نہوا الخلاف شرح میں نمائی کو بمائی لکھا ہی قولہ

نقہ تلخ جو شکر میشود و غار یگانہ گویا میشود و نقہ حکمی کہ تلخی می نهد و گلشنک را زان گوارش میداند
گلشنک آنکہ بنو مستند و نقہ از انکار واقعی میکنند و هر که خوابی دید از روزناست است باشد در راه طاعت
مست میکند چون استر مست اینجوال بی فتور و بی گمان بی ملال و کفایت قصد تفتیش بگرد و یوزاد
شد گواه مستی و سوزاد و استر از قوت چو شیر زنده شده و زیر ثقل بارانک خور شده و زان روی نماند
فاتہ یرو و میناید کوه پیش تار مو و در است آکو چنین خوابی ندید و اندرین دنیا نشد بنده مرید و درین
اند تر دو صد و یک زبان شکر شش و سالی گله و پای پیش و پای پس در راه دین و می نهد با صد
تر و بی یقین و وام دار شرح اینم نک گرو و رشتا بست از الم شرح شنو و چون در آرد شرح این معنی گرا
خریبوی مدعی گادان گفت کورم خواند زین جرم آن دغا و پس بلیسانه قیاس ست اینجدا و من
کوراند کی سیکر ده ام و جزینجالی اگر کی آورده ام و کور از خلقان طمع دار و ز جمل من ز تو کز تست
دشوار سهل و آن کی کورم ز کوران بشمرید و او نیاز جان و اخلاصم ندید و کوری عشق ست این کوری
حب یعنی و بیستم ست ای حسن و کورم از غیر خدا بنیاید و مقتضای عشق این باشد نک و تو که مینائی ز کورالم
و ارم برگرد نقطه این مدار و اینجنانکه یوسف صدیق را خواب نمودی و گشتش شکا و مرمر الطفت تو هم خوا
نمود و آن دعای بچیم بازی نبود و می نماند خلق اسرار را ترا می دانند گفتار را و المعنی یعنی
یہ اعتراض و انقباض مین جانجی جاتے ہیں تو بچہ نقہ تلخ آنکو شکر ہو جاتا ہی یعنی جو سختی و ناگوار
پیش آئی خوشی سے گوارا کرتے ہیں غار آنکور یگانہ ہو جاتا ہی سنگ گوہر نجاتا ہی وہ نقہ تلخ جو
اسکا وضع کرتا ہو وہ ایسا شیرین ہوتا ہی کہ گلشنک گوارش دیتا ہی گوارش معرب اسکا جو ارش
نہایت پر مزہ مفرح شہی بخلاصت معجون کہ بد مزہ ہوتی ہو اور اس نقہ کی گلشنک سے جو مستند نہیں
حکم شرعی اسکی نسبت نہیں ایسا انکار رکھتا ہی کہ اگر کسی دھوکے سے کوئی نقہ کھا بھی لے تو
کرد بتا ہی آب فراتے ہیں کہ جنے روزناست کی خواب دیکھی ہی یعنی است برکم خنکے کان میں
اور اسنے بانی کے ساتھ قرار کیا کہ یہ اقرار مستوجب طاعت ہو وہ اسی اقرار میں مست ہو اور راہ طاعت
میں بھی مست وہ مست اونٹ کی طرح اس جوال طاعت کو اٹھاتا ہی بے فتور و بیگانہ ولی ملال
اور اس بات کے گواہ وہ اسکے جھاکھ ہیں جو اسکے دہن کے گرد ہیں گواہی دیتے ہیں کہ اسکے
دل میں جوش مستی و سوز کا بھرا ہو دیکھ تو اونٹ حدی کی آواز سے کیسا مست ہو کے مثل شیر
قوت والا ہو جاتا ہی اور بھاری بوجھ اٹھاتا ہی اور تھوڑا کھاتا ہی اور آروفاقہ سے جو مطلوب
سیکڑون فاتے کرتا ہی اور معذرا پا اسکے سامنے ایسے جیسے بال کا تار گر است میں جنے ایسے

مدیکھے وہ اس دنیا میں آکے بندہ صاحب ہمت و ارادت ہوا آست کو شب بچانا پو شیدگی اور
 خواب باعتبار گذشتگی کے کہا ہوا اور اگر کوئی ہو ابھی تو تردد کے ساتھ اور سد دلہ کہ اگر بالآخر دم بھر سکے
 کرے تو سال بھر شکایت کرے راہ دین میں کبھی قدم بڑھاتا ہو کبھی ہٹاتا ہو بڑے تردد کے ساتھ اور یقین
 اس کا یہ حال ہو جیسے خواب است کی نہیں دیکھی آئندہ تمہیں فرمایا کہ اب زیادہ شرح کی بھر کر نیکی آری
 مخاطب تو کہو اس معاملہ میں اپنا قرضدار سمجھ لے اور اپنے پاس گرو جان لے اور اگر کچھ کو جلدی ہو
 تو اہم شرح سے سن لے اور یہ بھی ہو کہ اس بات کی ایسی کچھ شرح سخت و گراں بھی نہیں لہذا تو اپنے
 گدھے کو گارے کے مدعی کی طرف ہانک اور حوالہ اہم شرح کا اسوجہ سے ہو کہ فرمایا رب العزت نے
 اہم شرح لک سدرک و دشتنا عبدک و زرک کیا سنیں کھولا ہننے تیرے واسطے سینہ تیرا اور الگ
 کیا ہننے تجھ سے بوجہ تیری بشریت کا یعنی کشود سینہ کی بشریت سے الگ ہونے میں ہو الغرض وہ
 دعا گو جو آسمان کی طرف متوجہ کیے کہ رہا تھا بھلا انھیں مقولوں کے یہ بھی ہو کہ کہا بخدا اس جہم کے سبب سے
 مجھ کو مدعی نے اندھا کہا ہے یہ قیاس اسکا ابلیس کا سا ہو کہ کچھ اچھا جانا میں اندھوں کی طرح دعا کب
 کرتا رہا ہوں سو خالق کے میں نے بھی کس سے مانگی ہو اندھا تو مخلوق سے بمقتضا سے جہالت
 اسید بھتا ہے میں خاص تجھ سے اسید دار رہا ہوں کہ تجھی سے ہر دشوار سہل ہوتا ہو ایک اندھے نے
 کہ خود اندھا تھا مجھ کو اندھوں سے شمار کیا لیکن اپنے اندھے پن سے میری جان کی نیا زہ اخلاص
 نہ دیکھا مجھ کو تو عشق کی کوری کی کوری ہو جیسا ہی حسن کہا ہے جبکہ سٹی بھی ولیم محبوب رکھتا ہے کسی
 شو کو اندھا بہا کر دیتا ہے میں تو اندھا غیر خدا سے ہوں نہ خدا سے بلکہ خدا سے خوب بینا ہوں اسی نیک
 یہی مقتضا عشق کہ ہوا اب تو کہ بینا ہو مجھ کو اندھوں میں مست رکھ اسی داخل نہ کہ یہ جو دائرہ دنیا کا ہو
 جسکا مدار نقطہ تو ہو اس نقطہ پر میں ٹھونسنے والا ہوں یعنی تیری ہی ذات کے گرد رہتا ہوں اور
 تصدیق ہوتا ہوں بس جیسے تو نے یوسف صلیق کو خواب دکھائے کہ اپنے نیکو تکیہ ہو گیا تھا خاص مجھ کو
 بھی تیرے لطف نے خواب دکھائے بس وہ دعا یہ میری بازی اور کھیل نہ تھی تو میرے بھید کو جانتا ہو
 مخلوق نہیں جانتی جو میرے اسرار میں یہ میری باتوں کو ناز و بیورہ جاتے ہیں انخلا ف شرح میں
 خوابی ندید کو خوانی خبر سووی کو خبر خواند کو خواندم بازی بنود کو نمود قول حق نہا است دکہ و اندرا ز غیب +
 غیر علام سر و تار عیب خضم گفتش رو بمن کن حق بگو + روجہ سووی آسمان کردی عمو + شیدمی آری غلطی
 انگنی + لان عشق و لان قربت میرنی + بالکلامی ردی چون لں مردہ + ردی سووی آسمان کردہ غلطی میر
 قتادہ ازین + آن سلمان می ندرد بر زمین + کای خلا میں بندہ لارہ سوا ممکن + گر بدم سن سر من بیدار

تو ہمیدانی دوشبہای درازہ کہ بخواندم ترا با صدیاز پیش خلق این را اگر خود تقدیر نیست پیش تو بچون
روینست و گاوی خوانند از من ای خدا چون فرستاری نکردم من خطا المعنی جو بات کہ حق ہو و بھی
ہوئی ہو پھر سوائے علام اسرار و ستار عیب کے اس بھی بات کو کون جانے یہ وہ دعا کہ رہا تھا کہ اس میں
نے اس سے کہا ای آندے آسمان کی طرف کیا دیکھ رہا ہے میری طرف منہ کر کے کیا مگر بنا رہا ہے اور کیا غلطی
ڈال رہا ہے کہ عشق و قرب اسی جتنا ہی دل تیرا مردہ ہو پھر سی صورت ہو جو مہر آسمان کی طرف کرتا ہو
شہر میں ایک شہر پہ گیا کہ وہ مسلمان تھے زمین پر رکھ رکھ کے تہا ہو کہ ای خدا تو مجھ کو رسوا مست کر میں اگر
بد ہوں مگر بھی میرا چھپا تین نے جیسا تجھ کو عجز و نیاز کے ساتھ لینی لینی راتوں میں یاد کیا ہو یا تو جانتا
یادہ راتیں جانتی ہیں اگر مخلوق کے سامنے اسکی قدر نہیں ہے کہ نہیں جانتے تیرے سامنے تو چہ
روشن کے مثل ہو تو بار خدا یا یہ لوگ مجھ سے گائے مانگتے ہیں میں کہاں سے دوں اگر ایسا ہی
تو تو نے میرے گھر کیوں بھیجی پھر اس میں میری خطا کیا ہو

سننا حضرت داؤد کا بات متنا صمین کی بظاہر

اقول چونکہ داؤد بنی اندرون گفت ہیں چونست این احوال چون مدعی گفت ای بنی اندر داؤد
اگا و من در خانہ داؤد گفت گام را بر مش کہ چرا و گاؤں کشت او بیان کن ماجرا گفت داؤد
اگو ای بوالکرم چون تلف کردی تو مالک محترم ہیں پر اگندہ گوجت بیار تا بسکسو گرو دایں معنی
دکار گفت ای داؤد بدوم ہفت سل روز و شب اندر دعا و اندر سوال این بھی حتم زیر دان کا
روزی خواہم حلال دینی عنا مردوزن برائے من واقعہ اند کو دکان این ماجرا را و اصف اند تو پر
انہر کہ خواہی این خبر تا بگویدی غنچہ بی ضرر ہم ہویدار پس ہم نہان ز خلق کہ چہ میگفت این گدا
زندہ دل و بعد ازین جملہ دعا و این فغان و گاؤں در خانہ دیدم ناگمان چشم من تاریک شدی بہر تو
شادی آن کہ قبول آمد قوت کشتہ آمد تا ہم در شکر آن کہ دعای من شنید آن عیدان المعنی
جب حضرت داؤد بنی باہر نکلے اکلود کھلے کہا میں یہ کیا حال ہو اور کیا ماجرا مدعی نے فریاد کر کے کہا
ای بنی اند میری گائے اسکے گھر میں چلی گئی اسنے اسکو مار ڈالا اب اس سے پوچھے کیوں مار ڈالا
وجہ میری گائے مار ڈالنے کی بیان کرے حضرت داؤد نے اس سے کہا کہ بتا ای بوالکرم تو نے اسکی
محترم کو کیوں تلف کیا اور خبر دار یہودہ مت یک حجت معقول پیش کرتا یہ دعویٰ اور معاملہ فیصل
کہا ای داؤد سات برس ہوئے کہ رات دن یہ دعا و سوال خدا سے کرتا رہا ہوں اور بزدان باکشی
و معنی خدا کا ای خدا روزی حلال بے عنا مجھ کو دے سب مردوزن میرے نالہ پر واقعہ ہیں اور سب لڑکے

اسکو بیان دو صفت کرتے دے تم جس سے جاہلو اس خبر کو پوچھو بے تکلف بدو نہ کسی قسم عذاب و نقصان کے کہیں گے تمہارا جی چاہے ظاہر پوچھو جی چاہے پوشیدہ پوچھو ساری مخلوق سے کہ یہ فقیر پرانی گڈڑی والا کیا کہا کرتا تھا بس بعد ان جملہ دعا و فغان کے ناگمان اپنے گھر میں میں نے ایک گائے دیکھی تیری آنکھیں اندھی ہو گئیں مگر قوت کے واسطے نہیں بلکہ اس خوشی سے کہ دعا میری قبول ہوئی میں نے اسکو مار ڈالا اس نیت سے کہ اسکو اپنی دعا کے شکرانہ قبول میں بدوں

حکم کرنا حضرت داؤد علیہ السلام کا گائے مار دینا اس کے پر

قولہ گفت داؤد این سخن را بشنو + حجت شرعی درین دعویٰ بگو + تو ردا داری کہ من بی حجتہ بنہم اندر شریع باطل سنتے + میں کہ سختیت خریدی واری + ربح را چون میتانی حاشی + کسب با بچون زراعت دان عمود + تاد کاری دخل نبوداں تو ہانچہ کاری بدروی آن آن تست + ورنہ این بیدا در تو شد درست + ردیدہ مال سلمان کج گمو + رو بچودام دیدہ باطل مجبو + گفت ای شہ تو ہمیں بیگویم + کہ ہیکو بنید اصحاب تم + یعنی ربح بفتح افزونی فروزا و حاصل زراعت حضرت داؤد نے اسکا عذر سنکے کہا کہ یہ دعا و فغان کا بیان اسکو دل سے دھو ڈال اور اس دعویٰ میں حجت شرعی بیان کرتا اس بات کو روارکھتا ہوں کہ میں بدو نہ کسی حجت کے شرع میں کوئی راہ باطل پیدا کروں یہ گائے کسی نے مجھکو بخشی تھی یا تو نے خریدی تھی یا تیری وراثت کی تھی تو جو محصول کھیت کا لیتا ہو کیا تو اسکا کاشتکار ہو سنا یا ہی حال کسب کا ہو عمود کہ جب تک نہ بویگا محصول اسکا نہ بایگا جو کچھ بویگا اور کاٹیکا وہی تیری ملک ہو نہیں تو یہ ظلم تجھے ٹھیک ہو گیا جا مال مسلمان کا دیدے ٹیڑھی باتیں مت کر اگر پاس نہیں ہو کسی سے قرض لے اور اسکو دے یہودہ باتیں مت بنا آسنے کہا کہ ای بادشاہ تم بھی ایسی ہی کہنے لگے جو یہ اصحاب تم مجھکو کہہ رہے ہیں

راز می کرنا اس شخص کا فیصلہ داؤد سے خدا کے سامنے

قولیں زدل آہی بر آورد دو گفت + ای خدای ہر کجا طاقی و جنت + بچہ کردو گفت ای دانای سوز + در دل داؤد انداز آن فروز + در ویش نہ انچہ تو اندر دلم + اندر افکندی بلاز ای مفضلہم این گفت گریہ شد ہاے ہاے + تامل داؤد دید و ن شد زجای + گفت ہیں امر وزای خواہان گاؤہ ملت و داین دعاوی را سکاو + تاروم من سوی خلوت در نماز + پرسم این حوالہ زواتای راز + خوی دارم در نماز آن التفات + معنی قرۃ عینی فی الصلوۃ + روزن جانم کشادست از صفا + میرسد بیواسطہ نامہ خدا + نامہ و باران نور از روزنم + می فتد در خانہ ام از معدنم - روز خست آن خانہ کان بی روزنست + اصل میں ہی بندہ روزن کردنست تیشہ دیدہ ہمیشہ کم زن بیا + تیشہ زن در کندن - روزن ہلا + یا نمیدانی کہ نور آفتاب + عکس خورشید بروست

از حجاب + نولان والی کہ حیوان دیدہ ہم + پس کہ رہتا بود بر آدم امن چو خورشیدیم درون نور غرق + ہم
 خویش کرد از نور فرق + رفتیم سوی نماز دان خلا + بہر تعلیم ست رہہ خلق را کہ شری علیہ السلام است گردان جہان
 خدعہ این بود ای پہلوان + نیست دستوری و گرنہ ریختہ + گردانہ و ریای راز گنجیم + بچنین با و دستگفت این ہم
 خواست کشتن عقل خفیانہ محترق + پس گریہ بانش کشید از بس کی + کہ نماز در یکی اش من شکلی + بمعنی تہن
 دعا گوئے دل سے ایک آہ کر کے کہا کہ ای خدا تو ہر جگہ طاق و جفت ہی لیغے سب سے علیحدہ بھی اور سب
 ساتھ بھی آدر سجدہ کر کے کہا ای داناے سوز دل دادو کے دل میں وہ چمک ڈال جو ای صاحب نظر
 تو نے پوشیدہ ہے دل میں ڈالی تھی یہ کہا اور گریہ شروع کیا اور با سے لئے کرنے لگا یہاں تک
 دادو کے دل نے بھی اپنا ٹھکانا چھوڑ دیا اور بے اختیار ہو گیا اور مدعی سے جو گاہے اپنی چاہتا
 کہا آج مجھ کو مہلت دے اور ان دعویٰ کو مست کر دے تا میں نماز کی واسطے اپنی خلوت نگاہ میں آ جاؤں
 اور اس حال کو داناے راہ سے پوچھوں میری نماز میں توجہ الی اللہ سے ایسی عادت پڑی ہوئی
 جیسا کہ حدیث میں جلالت قرۃ عینی فی الصلوۃ قرار لیغے پائینگی اور ٹھہرائی ہوئی ہو قرار اور ٹھنڈک
 آنکھ کی نماز میں بسبب حضور کے و نیز مشاہدہ کے میری جان کا ایک روزن نہایت صفا کے ساتھ
 ہوا ہو کہ اُس سے بواسطہ نامہ خدا کا جھکو پہنچتا ہو نامہ و باران نور و دون اُس روزن سے میرے
 پرتے ہیں نامہ سے مراد حکم آوردہ تو بھی میرے ہی معدن کا ہے کہ اصل ٹھکانا میرا دہی ہو اور روزن
 سبب سے ہو کہ جس گھر میں روزن نہ وہ دو رخ ہو اور یہی روزن کرنا ای بندہ اصل دین کی پریشانی کا
 درخون کے پائوں پر تاج پھرتا ہو یہ مت کہ خیر دار اس روزن کھودنے میں جہاں تک ہو سکے تیشہ جلا
 نہیں جانتا کہ نور اس آفتاب کا عکس اس خورشید ظاہر کا ہو کہ حجاب سے اس پر تیشہ پڑتا ہو خورشید ظاہر عباد
 اسی آفتاب سے اور آفتاب اول نور الہی سے کہ دونوں جہاں میں ظاہر و ہدیدا ہو تو نور اسکو جانتا ہو جبکہ حیوان
 بھی دیکھ لیا ہو تو نے بھی دیکھ لیا پھر جب یہ حال ہو تو آدم پر جھکو بزرگی کیا ہوگی جب حیوان سے سنائی میں
 ہو میں مثل خورشید کے نور میں ڈوبا ہوا ہوں اور غور سے ایسا وصل آپ میں در نور میں فرق نہیں کر جاتا
 اب اس حالت میں جو نماز و خلوت نگاہ کو جاتا ہوں یہ مخلوق کو تعلیم ایک راہ کی ہو صرت اس واسطے خدا
 و نماز ہو ورنہ مجھ کو کیا حاجت ہو میں جس منزل و مقام پر ہوں وہاں یہ نماز و خلوت سبب کج و زشت ہوں
 میں اس کج کو قائم کرتا ہوں تا جہاں سیدھا اور راست ہو جائے پس یہ پہلوان وہ جو حدیث ہو اگر ہوا
 رطالی دھوکا ہو وہ یہی بات ہو ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ امر کج ہو لیکن جہاں تو بغیر اسکے سیدھا نہیں
 کیا کہ دن اجازت نہیں ہو ورنہ دیکھتے کیسے راز بکھیرتا اور کیسی دھول دریاے راز کی اٹھاتا بس

سی تم کی باتیں کہ یہ تھے کہ مخلوق کی عقل نے جاہل مہرق ہو جاؤں یعنی لوگ بخود بیہوش ہونے کے ریب ہو گئے جو پیچھے سے کسی نے گریبان اٹھا کھینچا اور کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا سب سچ ہی مجھ کو ان سب باتوں سے ایک بات میں بھی شک نہیں ہے

جانا داؤد کا خلوت میں اور ان اسرار کو یاد کرنا

ولہ یا خود آمد گفت را کوتاہ کرد + لب بر بست و عزم خلوت گاہ کرد + در فرو بست و بر رفت انگہ شتاب +
سوی محراب و دعای تجاب + حق نمودش انچه نمودش تمام + گشت واقف بر سزا و انتقام + ویدا حواسے
لس واقف بنود + راز بہنہائی کہ حیرانی فرود + روز دیگر حیلہ خلاقان آمدند پیش داؤد پیر صوف زدنہ بختین
مین ماجرا باز رفت + زرد زرد آن مدعی تشنیع رفت + زرد گام را بدہ ای نابکار + از خدای خویشتر شرمی
بار + بختین ظلم صریح ناسترا + میرودد عہد پیغمبر را + گار گشتہ خوردہ بی ترسی و بیم + در جواب افزودہ زویر
یثم ہر کہ چہ چندین سال بودم در دعا + سر طلب کردم ز حق داد ادم + ای رسول حق چنین باشد روا +
اک سن بدگا و چون دادش خدا + المعنی حضرت داؤد اس گریبان بکرو نے سے حالت بخود می و وجد سے
پسین آئے اور باتیں کم کیں لب بند کر لیے اور خلوت گاہ کا قصد کیا دروازہ بند کر لیا اور جلدی سے
رفت محراب و دعای تجاب کے گئے حق تعالیٰ نے پورا پورا جو کچھ انکو دکھایا و دیکھایا اس معاملہ
اس کے سزا و انتقام پر واقف ہو گئے اور وہ احوال دیکھے جن سے کوئی واقف تھا اور ایسا راز بہنہائی کہ
بس سے یہ حیران ہونے و سر ادا ہوا مخلوق حاضر ہوے اور داؤد کے سامنے صف مار کے بیٹھے پھر ویسے
ی اس ماجمے کا ذکر شروع کیا اور مدعی نے بڑی موٹی تشنیع کے ساتھ کہا کہ آئی نابکار جلدی میری گاہے
یدے اور اپنے خدا سے شرمایا اسے ظلم صریح نالائق افسوس کہ پیغمبر کے وقت میں ہوں کہ گاہے
میری مار کے ٹھا گیا نہ کیسا خوف نہ کیسا ڈراؤر کہا تو جواب میں یہ مکر و فریب اس لئیم نے ملائے زمین
کتنے برسوں سے دعا میں خدا سے مانگتا تھا اُسے مجھ کو دی بھلا ای رسول حق یہ بات روا ہوگی
گاہے تو میری ملک تھی خدا نے اسکو کسے دے دی انحال شریح میں گار گشتہ کو گشتہ بکان عربی لکھا ہو
علم کرنا داؤد علیہ السلام کا گاہے وائے کو کہ تو خیال گاہے کا چھوڑ دے اور تشنیع
کرنا اُسکا حضرت داؤد کو

بولہ گفت داؤدش خموش کن رو بہل + این مسلمان لازم کاوت کن محل + چون خدا پوشیدہ بر تو ایحوان +
موش کن حق ستاری بڈان گفت او دیا چہ حکم ستاین چہ داد + از پی من شرع تو خواہی نہاد + رفیعہ اسبش
وارہ عذبت چنان کہ معطر شد زمین آسمان + بر سگان کور این اتم زلفت توین تعدی سنگ کہ نشانیست تو

یحنین تشنیع نیز در ملا کا اصلاح انگام ظلمت الصلا + یحنین ظلم و جبار بر من ملن + یا نبی اندر کون زبان
 المعنی جب اسنے یعنی مدعی نے پھر تشنیع اس دعا گو کی شروع کی حضرت داؤد نے کہا جب رہ جاگا
 اسکو چھوڑ دے یہ مسلمان آدمی ہو گاے اسپر حلال کر دی جو کہ خدا نے تیری پردہ پوشی کی ہی واجب رہا
 اس پردہ پوشی کا حق مجھ کے چھوڑ دے اور جب ہو رہا ہے اسنے کہتا ہوا دیکھا یہ کیسا حکم ہو اور کہ
 داؤد سی ہو یہ شروع کیا میرے واسطے قائم ہوا تھا رے تو عدل کی شہرت ایسی جہاں میں بھیلی ہو چکا
 ہو سے آسمان و زمین سطر ہو رہے ہیں یہ ظلم تو کبھی اندھے کتوں پر بھی نہیں ہوا اس تعدی سے
 سنگ کے کوہ بھی بھاگ نکلنے لگو کیسے ہی سخت و مضبوط ہیں اسی قسم کی تشنیع پر ملا وہ کہہ رہا تھا اور کہ
 کہ ای ظلمت تجھکو صلا ہو مڑے سے چلی آتیرا وقت ہو کر آنا برتا کیڈ ظلمت جسکی ہندی اندھیر ہو آئی تھا اور
 تو مجھ پرست کر و آئی نبی اللہ تم ایسی بات مت کہو الخلاف شرح میں لکھی جگہ تو لکھا ہو

حکم دینا حضرت داؤد کا گالے والے کو کہ سارا مال اپنا اسکو دیدے
 قولہ بعد ازان داؤد گفتش ای عنود + جملہ مال خویش اور انجش زود + ورنہ کالت سخت گردو گفت
 تا نگر دد ظاہر از وی استمٹ + خاک بر سر کرد و جامہ بردرید + کہ بہرم میسکنی ظلم مزید + یکدمی دیگر بدین
 تشنیع را مد + باز داؤدش پیش خویش خواند + گفت چون بخت بنو دای بخت کور + ظلمت آمد اندک اندک
 در ظہور ویدہ از کار صد رویشگا + ای دریغ از چو تو خر خاشاک راہ + ورنہ فرزند ان تو با جفت تو + بنگان
 او شدند افزون مگو + سنگ بر سینه ہی زو باد و دست + سید وید از جہل خود بالا دست + خلق ہم اندر
 آمدند + کہ نہ صمیر کار او غافل بدند + ظالم از مظلوم کی داند کسی + کہ بود سخنر ہوا انجون خس + ظالم از مظلوم اسکن
 یی برد + کہ سر نفس ظلم خود برد + ورنہ آن ظالم کہ نفس ست اندرون + خصم بر مظلوم باشد از جنون + برگ
 شمارہ حملہ بر سبکین کند + تا تواند زخم بر سبکین زند + شرم شیران راست فی سگ را بدان + کہ گیر ویدہ
 ہمسایگان + از کمین سگ سان سوی داؤد حبست + عامہ مظلوم کش ظالم تراست + روی برداؤد
 کہ زندان فریق + کای نبی حقے بر اشفیق + این نشاید از تو کمین ظلم ست فاش + قہر کردی بیگنا
 را بلاش + المعنی لاش تن مردہ حضرت داؤد نے اس سے کہا کہ اگر ہمارا جملہ مال اپنا اسکو اسنے
 دیدے نہیں تو پھر سے کہتا ہوں کہ تجھکو اپنے کام میں سخت مشکل پڑ جائیگی اور تیرا ستم جو اسپر ہوا
 ظاہر نہو کہ آفت ہو جائیگی اسنے خاک سر پر ڈالی کپڑے بھاڑے اور کہا کہ تم ہر دم مجھ پر ایک ظلم پڑھانا
 تھوڑی دیر اسنے ایسی تشنیع کی گفتگو کی پھر داؤد نے اسکو اپنے سامنے بلایا کہا کہ یہ مال تیرا بخت کی
 تیرا بخت و نصیب دھما آخر تیرا کی اس بخت کور کی تھوڑی تھوڑی ظلمت میں آئی اور تو نے اپنے کام سے

رو بیشک گاہ کو دیکھا پھر ہے افسوس تجھ سے گدھے اور خاشاک راہ سے کہ تو نہ سمجھا کام سے صدر
 نیگاہ کو دیکھنا یہ کہ کام کے بننے بگڑنے سے دربار حاکم حقیقی کے حکم کو جاننے رہے کہ وہاں سے
 ری ہوا جاتیرے بال بچے اور تیری جور و سب اس کے بندے ہوئے زیادہ مت بیک بھر تو دونوں
 نون سے اپنے سینہ کو بھر سے کوٹتا تھا اور جہالت سے کبھی آسمان پر جاتا کبھی زمین پر آتا تھا اور
 رقی بھی اس حال کو دیکھ کر ملامت کرنے لگی ایلے کہ حضرت داؤد کے بھید سے غافل بھی مولانا
 تے ہیں کہ ظالم مظلوم سے اس شخص کو کیسے معلوم ہو جو خود بیکاری و سحرہ حرص و ہوا کا
 ل تنکے کے بنا ہوا ہو وہ کیا جانے ظالم کون ہو مظلوم کون ہو آن وہ شخص ظالم کا بہت
 لوم سے لگا سکتا ہو جسے اپنے نفس ظالم کا سر کاٹ ڈالا ہو نہیں تو یہ ظالم جو نفس ہی تیرے درون
 دہمن ہر مظلوم ہی کا ہوتا ہو اپنی دیوانگی و غضب سے یہ نفس وہ ساگ خارہ ہو لینے خار کو چھیننے
 لاکہ ہمیشہ حملہ مسکین ہی پر کرتا ہو اور جہالت کا ہو سکتا ہو سکین کو کاٹتا ہو یہ تو ترم خیر وں کو ہر
 دن کو تو خوب جان لے شیر ہمایہ کا شکار نہیں چھینتا ہو ایسے ہی یہ گائے والا کتے کی طرح
 عین دیکھا بڑا ہوتا ہو اور حملہ کے لیے چھینتا ہو یہ بھی سگ کی طرح داؤد کی طرح چھینا ایلے کہ عام آدمی
 لوم کو مار مار کے بڑا ظالم ہو جاتا ہو پھر اس فریق کے لوگوں سے سب نے داؤد کی طرف منہ کر کے کہا
 کو مٹی پر گزیدہ تم ہر نہایت شفیق ہو تم سے ایسی بات نہیں ہونا چاہیے یہ تو ظلم فاش ہے کہ تم نے
 ایک نیک نام کو ایک مردہ تن کے سبب قتل کیا کہ وہ ایک لاشی ہو پس لاش مخفٹ لا

ارادہ کرنا حضرت داؤد کا تعلق پر بھید آشکار کرین

یہ گفت ای باران زماں آن رسید + کان ہر مکتوم + اگر دو دیدید جسم بر خیزید تا یمن رویم + تا از ان
 نمان واقعت شویم + در فلان محار و ختی است شرف + شاخایشاں بند و بسیار جفت + سخت را سخ
 ہ گاہ و میخ او + بوی خون می آیدم از پنج او + خون شدست اندر تن آن خوش و رحمت + خواجہ را
 ن نحو س سخت + مال او برداشت این قلبان جوین غلام دست ای کز او گان + این جوان
 ذاجہ را باشد پس + طفل بود او دندار و زین خبر + تا کنون حکم خدا پوشید آن + آخر دناشکری یں قلبان
 یال خواجہ را روزی ندید + بی بہ نور و زوہ و سویمہای عید + پیشوایاں زبیک لقمہ نجست + یادناورد
 رحمای نخست + تا کنون از ہر یک گادان لعین + میرند فرزند ادرابر زمین + او بخود برداشت
 یہ از گناہ + ورنہ می پوشید جرمش لا آکا فرد فاسق درین دور گزند + ببردہ خود را بخود رسید
 مستورست و را سر جان + می زند ظالم بہ پیش مردان کہ بریندم کردارم شاخما + کاود و رخ را بہ بیند از

المعنی حضرت دادو نے کہا کہ اگر یار و اب وہ وقت آگیا کہ یہ بھی چھپا ہوا ظاہر ہو جائے سب اٹھو تو ہمارے
 چلین اداس راز زمان سے واقع ہوں فلاںے جنگل میں ایک بڑا موٹا درخت ہو شاخیں انہوں
 اور بہت ایک دوسری پر پڑی ہوئیں نہایت مضبوط خیمہ گاہ کہ اُسکے نیچے خیمہ کھڑا کرے اور اُس
 یخین کا رے لگا سکی جس سے جھکوبو خون کی آتی ہو اُس درخت خوش کے تن میں رنج سے خون ہوگا
 کہ اس شخص سخت نے وہاں اپنے خواجہ کو مارا ہوا بال اسکا سب اس کو تھمتے لیا ہو اور یہ اسکا غلام
 ایڑا ڈالو گو یہ کیفیت اسکی ہو اور سنو یہ جوان جو یہ خاص اُس خواجہ کا لڑکا ہو یہ اس وقت میں یہ
 اسکو اس بات سے کچھ خبر نہیں ہے اب تک خدا کے حکم نے اسکو چھپایا آخر اس دیوت کی ناشکری
 کہ عیال خواجہ کی روزی کبھی نہ بھی کہ اپنے مال سے اُنکو دے کہ آخر یہ مال اُنھیں کا ہو یہاں تک
 کبھی نوروز وعید کو بھی نہ یا جو اُسکے پیشوا تھے اُنکو ایک قلم میں نکل گیا اور حقوق سابق سے کوئی
 نہ لایا چنانچہ اب تک یہ لعین ایک گائے کی واسطے یہ کر رہا ہو کہ اُسکے بیٹے کو زمین پر ٹپک دوں تو وہ
 کروں اُسے پردہ اپنے گناہ سے آپ اٹھایا نہیں تو اسے جرم کو اللہ تعالیٰ چھپا ہی رہا تھا کافر
 ناسق اس دور گزند میں اپنا پردہ خود آپ بھاڑ رہے ہیں ظلم ایک شنی مستور ہو جیسے جان پر
 اور اسرار رکھے ہیں یہ بھی ہو مگر ظالم اُسکو لوگوں کے سامنے رکھ دیتا ہو کہ دیکھو جھکوکہ میں اب
 سینگ رکھتا ہوں اور رکھتا ہوں بلکہ ظاہر ہوں بلکہ ظاہر ہوں ویر ملا دو نچ کا لیل

گواہی دینا دست و پا کا و زبان کا ظالم پر دنیا میں (بیم)

قولہ پس یمن جادست و پایت در گزند + بر ضمیر تو گواہی میدہند + چون موکل میشود بر تو ضمیر کہ گواہ
 اعتقادات و اگیر + خاصہ در ہنگام خشم و گفتگو + میکند ظاہر سرت رامو بمو + چون موکل میشود ظلم
 کہ ہویدا کریم را ای دست و پا + چون ہمیکہ و گواہ سرگام + خاصہ وقت جوش خشم و انتقام + پس ہوا
 کہ موکل میکند + تالوای راز بر مہر ازند + پس موکلہای دیگر روز خشر + ہم تو اند آفرید از بہر نشر + ای
 آمدہ و ظلم و کین + گوہرت پیدا است حاجت نیست این + نیست حاجت شہرہ گشتن در گزند +
 آتشینت و آفتند + نفس تو ہر دم بر آرد و صد شہرہ کہ ببینید ہم اصحاب نار + جز و نام سوی کل
 روم + من نہ تو ہم کہ سوی حضرت شوم + ہمچنان کاہن ظالم حق ناشناس + بہر گادی کہ دچندین
 از اند + صد گادی برد و صد شہر + نفس نیست ای بد را زوی بہر + تیر روزی با خدا از ای نکر +
 نامدا زور روزی بدرد + کای خدا خشمم آخستو و کن + گر منش کردم ریان تو سود کن + گر خطا کشتم
 بر عاقبت + عاقلہ جانم تو بودی و راست + سنگ میگرد و با ستغفار و در این بود ز اہل انفس

المعنی بتایہ صدر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تو اعلان گواہی دینگے یہ تو ثابت و یقین انہی کا قال
 اللہ عزوجل شہد علیہم معہم وابصارہم وجلودہم بما كانوا عملون وقالوا بجلودہم لما شہدتم قالوا االطقتنا اللہ کی
 انطق کل شیء گواہی دینگے اور انکے کان اور اکھیں اور جلدیں جو کچھ وہ کرتے ہیں آپس اور اپنی جلدوں
 سے کہیں گے کہ تنہ ہیر کیسے گواہی دی وہ کہیں گے کہ ہم اللہ نے گواہ کر دیا ایسا اللہ کی جسے ہر چیز کو گواہ کیا یہ تو
 جب ہوگا جب ہوگا تیرے تباہ ہونے کا تو ن حالت گزند یعنی آفت و بربط میں جو تجھے ظہور میں آتا دیکھ کر
 دل پرہیز گرا ہی دے رہے ہیں شعر بعد میں بتا دے کہ فر
 فرمایا کہ جب دل تیرا تجھ پر موکل و مسلط ہوتا ہو تو کہتا ہو کہ تو اپنے اعتقاد کو جو تیرے دل نے جاری رکھا ہے ظاہر
 کر دو کہ مست خاصہ وقت خشم و غضب کے تو موبوتیرے راز پوشیدہ امور کو ظاہر کر دیتا ہو اور جب ظلم و جفا
 تجھ پر موکل ہوتا ہو تو ہاتھ اور پاؤں سے کہتا ہو کہ تم مجھ کو ظاہر کر دو اور جب سر کا گواہ لگام اپنی پکڑتا ہو تو وہ خاص
 اس وقت کہ جب وقت میں جو ش خشم و انتقام کا ہوتا ہو پس ہی شخص کہ اس کو موکل کرتا ہو اس کا مطلب یہی ہو کہ تیرے
 بھید کا جھنڈا اٹھلا دینا کھڑا کر کے لکھنی خوب نش و فہمت کرے کہ تجھ میں یہ مادہ ہی پھڑکی ہی شخص دوسرے موکل حشر
 و نشر کے دل میں نشر و حشر کے واسطے پیدا کر سکتا ہو کہ دل و سر اور ہاتھ پاؤں حاکم ہو جائیں اسی نکلان تو وہ
 ہو کہ دونوں ہاتھ سے ظلم و دسین میں بلا ہوا آیا ہو یہ بات تیرے اصل نگاہ کو ہر سے ظاہر ہو چھ حاجت اسکی نہیں ہو
 کہ فوراً ظاہر ہونہ اسکی حاجت کہ تو گزند و بربط میں بہتر ہو قضا و قدر تیرے دل آتشیں کو خوب جانتے ہیں نفس
 تیرا ہر دم سیکڑوں چنگاریاں اور شعلے نکالتا ہو اور کہتا ہو کہ مجھ کو دیکھو کہ میں اصحاب رہوں میں جزو مار کا
 ہوں اپنے کل کی طرف جاتا ہوں میں نور میں ہوں جو طرف حضرت حق کے جاؤں ایسے ہی اس ظالم
 حق ماننا اس نے ایک گالے کو اسطے سے اور کیسے مکر بھیلار کھے ہیں اور خود اس سے سو گالے اور
 دو سو اونٹ لگیا ہو پس ایہ بد نفس یہ ہو تو اس سے الگ ہو آئے کبھی خدا کے ساتھ زائد ہی نہ کی کسی
 دن و رو کے ساتھ آہ کی نہ یہ کہا کہ ایذا میرے دشمن کو خوش کر جو میں نے اس کا نقصان کیا ہو تو فائدہ کر
 اگر میں نے خطا سے مار ڈالا تو اسکی دیت یعنی خوب عاقلہ پر ہوا اور عاقلہ میری جان کا کون تھا تو ہی
 روز الست سے ہو پھر استغفار سے در ہو جا تا ہو یعنی کیسا ہی دل سخت ہو جو سنگ سے نور ہو مگر استغفار سے
 در ہو جاتا ہو اسنے استغفار بھی نہ کی جیسا کہ فرمایا اولک یبدل لہ سکیاتہم حسان یعنی استغفار و عفویت
 سنیات حسان ہو جاتے ہیں

جاننا مخلوق کا اس دخت کی طرف

چولہ چون برون رفتند سوی آن درخت گفت دستش را ز پس بندید بخت تا گاہ و جرم او پس بداکتم

تا تو ای عدل بر محمد زخم گفت ای سگ جہان را کشتہ ملو غلامی خواجہ زین رو کشتہ خواجہ را کشتی و بر
مال و کردیزدان آشکارا حال او و آن زنت اورا کینک بودہ است با ہمین خواجہ جہان نمودہ است
چہ از اینچہ مادہ یا کہ نہ ملک وارش باشد آئنا سر بسر تو غلامی کسب و کارت ملک اوست و شرع
جستی شرع بتنان رو نکوست خواجہ را کشتی با ستم زار زار ہم برینجا خواجہ گویان زمینار و کار و زار
گردی زیر خاک و از خیالے کہ بدیدی سہنک و تک سرش با کار و در زیر زمین و باز کا و دید این زمین
پہنچین نام این سنگ ہم نوشتہ کار و بر کرد با خواجہ چنین کرد و ہر پہنچین کہ دند چون بشکا قند
در زمین آن کار و با سر یافتہ و ولولہ در خلق افتاد از زمان ہر یکی زنا برید از میان و انگلیس
درخت آور در درخت گفت زین حالت چہ میدانی بگو و در زمان از شاخ و برگ آن درخت و آواز مرغ
خدا آواز سخت و کای رسول حق ہمگفتی تو راست و صانع عالم برین گفت گواست خواجہ را این سنگ
بدینجا چون بکشتہ از فولادک و شہا بودش بدست و جلا ز داو و کشتہ عند خواہ و زانکہ بدین سنگ
و تباہ و المعنی فولاد بود و معروف فولاد کان تصغیر جب شہر سے باہر اس درخت کی طرف گئے
داو و لئے کہا کہ اسکی مشکین باندھو تا اسنے جو گناہ و جرم کیا ہو ظاہر کر دیں اور جھنڈا عدل
صحر میں کھڑا کریں جو خوب ظاہر ہو جائے اور اس سے کہا کہ ای سگ تو نے اس کے دادا کو مارا
تو غلام اسکا تھا اسکو مار کے خواجہ بنا ہو تو نے خواجہ کو مارا اور مال اسکا لگیا اب خدا نے تیرا
ظاہر کیا اب تک چھپا رہا اور تیری جور و اسکی کینک ہو جس خواجہ پر تو نے یہ ظلم کیا ہو بس جو کچھ اسکا
پر کا یا اسکی سب ملک و ارث اس کے ہن تو غلام ہو تیرا کسب و کار اسکی ملک تو شرع بہت دھوکہ
لے شرع یہ ہو جا بھی بات ہو تو نے خواجہ کو کیا ظلم سے زار و زار کر کے مارا اسی جگہ پر کہ وہ ناہ
اور ناہ مانگتا تھا اور جلدی سے جھری زمین میں گاڑ دی اس خیال سے جو سہنک جھک سکا
یہ دیکھو سر اسکا مع چھری کے زمین کے تلے دبا پڑا تو زمین کو کھودو جیسے اسنے کھود کے چھری
کاڑا ہو کہ نام اس سنگ کا اس چھری پر لکھا ہوا ہو ایسا کر اسنے اپنے خواجہ سے کیا ہو اور ایسا
اسکو پہنچایا ہو تو گون نے ایسے ہی کیا زمین کو کھودا تو اسمین سے وہ چھری اور سر نکلا بس غلام
شور و دلولہ پڑ گیا ہر ایک تے زار کاٹے اور مسلمان ہوئے پھر حضرت داو و نے درخت سے ظاہر
ہو کے کہا کہ تو اس حالت سے جو کچھ واقع ہو بیان کر اسیدقت شاخ و برگ اس درخت کے
سے آواز میں آئے اور آواز سخت سے کہا کہ آہ رسول حق جو کچھ کہنے کا سب سچ ہو نکھاریا
صانع عالم گواہ ہو اس کتے نے جو اپنے خواجہ کو بیان مارا تو فولاد کے دشنے اس کے ہاتھ میں سے

بحال دیکھ کے سب داؤد سے غدر خواہ ہوئے اس واسطے کہ اسنے بدگمان ہوئے تھے اور بگڑے تھے
الخلافت شرح میں صرف ملک آرٹ بلاشین ضمیر کے لکھائی

قصص کرنا حضرت داؤد کا خولی کو

فولہ بعد ازان نقش بیا ای داد خواہ + داد خود بستان تو دین روی سیاہ + ہم بدان نقش بفرمود داؤد
قصص + کی کند بکمرش ز حلم حق خلاص + حلم حق گر چہ مواسا با کند + چونکہ از حد بگذر در سوا کند + خون
نخید در فتنہ در ہر دلی + میل حبست وجود کشف شکلی + اقصای داری رب دین + سر بر آرد از ضمیر آن این
فلان خواہ چہ شد حالش چہ گشت + ہم چنانکہ جو شد از گلزار گشت + جو ششش خون باشد آن + حسبت
نارش دہاد بخت باجرا + چونکہ پیدا گشت سر کار او + عجز داؤد شد فاش دو تو + خلق جملہ سر بر ہنہ آمدند
سرخبہ بر زمینہ مینزدند + ماہمہ کوران اصلی بودہ ایم + وانچہ میفرمودہ بشنودہ ایم + وز تو ما صدگون عجب
یدہ ایم + لیک معذوریم چون بی دیدہ ایم + سنگ با تو در سخن بدشیر + کنہ برای غر و طالو تم بگیر + تو بر
سنگ فلاخن آمدی + صد ہزار ان جہم را بہیم زدی + سنگہایت صد ہزار ان بارہ شد + ہر کی مرخصم
نوخوارہ شد + آہن اندر دست تو چون موم شد + چون زرہ سازی ترا معلوم شد + کوہا با تو رسا شد شکوہ
تو بخواند چون مفری ز نور + صد ہزار ان چشم دل کشادہ شد + از دم تو غیب را آمادہ شد + وان قوتیر
ز ہمہ کان دائم ست + ز سنگی بخش کہ سر بد قائم ست + جان جملہ عجرات انیسبت خود + کہ بخش مرودہ را جان
بد کشتہ شد ظالم جانی زندہ شد + ہر کی از ما خدا را بندہ شد + المعنی طاوت نام ایک سردار بنی سریز کا
سقا تھا جاوت نام کافر سے رطا تھا داؤد نے کہ طاوت کے سپاہیوں سے تھے جاوت کو مارا پھر طاوت
پنے وعدوں سے پھر گیا اور حضرت داؤد کا دشمن ہو گیا اسکے مرنے کے بعد داؤد حاکم ہو گئے فلاخن
ہندی گوچھن پھر حضرت داؤد نے اسی دعا کو کہ ادا خواہ آدراں روی سیاہ سے اپنی داد لے
تیرے جد کو اسنے مارا ہی تیس اسی چھری سے اسکا قصاص و انتقام فرمایا ظاہر ہو کہ حلم حق کا تو بہت پیرا ہی
ہیں سے اب تاکہ بچار ہاگر اسکا مکہ جو برابر چلا جاتا تھا وہ کب خلاص ہونے دیتا اسلئے کہ حلم حق کا
عیایت و مدد ہر کی کی کرتا ہی جلدی انتقام یمن نہیں کرتا لیکن جب وہ حد سے گزر جاتا ہی تو رسوا کرتا ہی
نوں ایسی چیز ہو کہ یہ ہرگز نہ سوتا اور چین نہیں لیتا خود بخود اسکی جستجو اور جو اسمن کل ہو اسکے کشف کی رت
دار زہر دل یمن ضرور پیدا ہو جاتی ہی آدردہ جو مقتضای داری رب دین یعنی روز قیامت کا ہی
اس دن وہ ہر شوکی داؤد یگا ہر قریب و بعید کے دل سے بے اختیار ظاہر ہوتا ہی اور در پی
داد ہو جاتے ہیں اور ہر کوئی ایک دوسرے سے پوچھتا ہی کہ فلان خواہ کیا ہوا اور اسکا کیا

حال ہو جیسے گلزار شفق ہونے سے اسکی گشت و سیر کا جوش پیدا ہوتا ہو اور جو خارش دلون میں اور
 بحث و کوریہ ماجرا کی پیدا ہوتی ہو خوب جان لو کہ یہی جوشش خون کی ہو جیسے اسوقت میں عیدال
 کام کا کھلنے والا ہی تھا معجزہ داؤد نے اسکو فاش اور دہرا کر دیا ساری مخلوق ننگے سر و پٹی اکی
 سب سبز میں پر رکھ رکھ کے سجے کر تے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو سب کو راصلی ہیں ہلکو کچھ ہمیں
 سو جھتا ہاں جو کچھ تم فرماتے رہے ہو اسکو ہم نے منہا ہوا اور تمہے ہننے سیکڑ و ن رنگ کے عجائب
 دیکھے ہیں لیکن ہم معذور ہیں کہ بے دیدہ ہیں پھر نے تمہے باتیں کیں کہ مشہور ہو پھر نے خود کہا کہ
 طاوت کی لڑائی کیا اسطے تو تم تین پھر اور فلاخن لیکے آئے اور انھیں تین پھر دن سے لاکھوں دشمنوں
 لوٹ پوٹ کر دیا چنانچہ وہ ہر ایک پھر تھا راسیکڑ و ن ٹکڑے ہو کے دشمن کا خونخوار بنا لیا تھا ہر
 ہاتھ میں موم ہوا جبوقت کہ زرہ سازی مکمل ہوئی اور تنے کی پہاڑ تھا رے رسائل و شکوہ ہر
 رسائل یعنی ہزار ہاں اور ایسے شکر گزار جیسے اندھا ماوراء النہر پانے سے شکر گزار ہوا لاکھوں چشم دل
 مچی ہوئی تھیں کھول دین اور تھا رے دم کی برکت سے عالم غیب و معرفت کے جانے کو لائق و نام
 ہو میں اور یہ قوت اسکی ہر مخلوق سے قوی تر ایسے کہ وہ دایم ہو اور زندگی بخش ورون کی کسور
 کہ سرمد ہو اور سرمد قدیم کہیں اور معجزے تو ہیں ہی یہ معجزہ سب معجزوں کی جان ہو کہ مرد و ن کو حیات
 بخشے مردہ مراد مرد دینا دار سے وہ ظالم تھا مارا گیا لیکن یہ کیسا اچھا ہوا کہ ہر ایک ہم سے خدا کا
 کفر و ضلالت سے بچھوٹا ایمان سے بہرہ ور ہوا انخلا ف شرح میں غزو کو غنیمت رکھا ہو

تشبیہ نفس کی خونی سے جو مدعی گاہ کا تھا اور وہ کشندہ عقل اور داؤد حق یا
 نائب حق ہو اور اسکی یاری و قوت ظالم کو مار سکنا اور تو نگہ ہونا روزی بیکسب و ن
 قولہ نفس خود را کش جہانی زندہ کن + خواہد را کشست اور ابندہ کن + مدعی گاہ و نفس تست ہیں
 خویشتن را خواہد کردست و مہین + آن کشندہ گاہ عقل تست رو + بر کشندہ گاہ تن منکر شد عقل
 و ہی خود را ز حق + روزی بیرنج نعمت پر طبق + روزی بیرنج او موقوف چیست + آنکہ کشندہ گاہ کا
 بدست + نفس گوید چون بکشتی گاہ و ن + آنکہ گاہ و نفس باشد نقش تن + خواہد را زاد عقل اندہ بند
 خونی خواہد گشت ویشو + روزی بی بیخ میدانی کہ چیست + قوت ارواحست از ذات سینست
 موقوف دست بر قربان گاہ و گنج اندر گاہ و دان ای گنج کا و + دوش چیزی خوردہ ام در نہ تمام + در
 در دست نہ تو ز نام + دوش چیزی خوردہ ام افسانہ است + ہر جہمی آید ز پنهان خانہ است نہ
 از جہ دو ختم + کہ ز خوش چشمان کہ شرم آمو ختم + است بر اسباب اسبابی دیگر + و سبب سنگہ دران

یا در قطع اسباب آمدند + معجزات خویش بر کیوان زدند + بی سبب مزحربا شگافند + بی زراعت پاش
ندم یافتند + ریگماہم آرد شد از سعی شان + بشم بزر بر شیم آمد کس کشان + جملہ قرآنست در قطع سبب
زور ویش و ہلاک بولسب + المعنی پاش خرمگاہ سے صاف کیا ہوا فراتے ہیں جیسے حضرت
اودنے ایک نفس مردہ کو مار کے ایک جہان کو زندہ کیا یعنی کفر سے خلاص دین سے مشرف ہوئے
و بھی اپنے نفس کو مارتا تھجھے بھی رشد و ارشاد پا کر ایک جہان زندہ ہوا اور اسنے تیرے خواجہ کو
عور و روح ہو مارا تو اسکو بندہ کر یہ نفس تیرا ایسا ہی جیسے وہ خونی و عوید ارگاہ کا تھا خبردار ہواسنے خواجہ کو
ار کے آپ کو خواجہ اور بزرگ بنایا ہی اور وہ جسے گاہے ماری ہو وہ تیری عقل ہو جو کشندہ گاہے تن
نی ہو اسکا انکار مت کر عقل ایک اسیر ہو اور خدا سے وزی بی رنج و نعمت بر طبق مانگتی ہو آپ روزی
برنج اسکی کس بات پر موقوف ہو اس بات پر کہ گاہے تن کو جو اصل بدی کی سی ہو مارے تا نفس کے
نوتے میری گاہے کو کیون مارا اس سبب سے کہ گاہے نفس بھی نقش تن کا ہو افسوس کی بات ہو خواجہ عقل کا
تو فلسفی و فاقہ کشی میں ہے اور نفس خونی خواجہ او بیشیدا ہو جائے یہ بھی جانتا ہو کہ وزی برنج کیا ہی
ایسی چیز ہو کہ فوت و روح کی ہو اور ایک رزق روشن و بزرگ ہو لیکن یہ رزق سنی موقوف اسی پر ہو کہ
گاہے تن کو قربان کرے اور جان لے کہ اسکے اندر گنج ہو بلکہ گنج کیا گنج گاؤ بھڑا ہو اور گنج گاؤ بھڑا گنجوں
جمشید سے تھا کہ بہرام گور کے وقت میں ایک کھیت میں تھانہ کے اندر عمارت در سج کلج سینکھن سینکھن اور
گائیں اور ہر قسم کے چرنہ پرند مرغ باق اسام ابرغرضی بجد و بحساب خزانہ تھا اسکو اس گاہے میں سمجھ کے فردر
مدرے دوش سے مراد و زائل ہو فرماتے ہیں کہ میں نے ر و زائل میں کچھ نعمت عشق کی کھائی ہو اور
لذت اس نعمت سے پائی ہو اس سبب سے کچھ کہ نہیں سکتا مجھکو استنار راز ناگفتنی کا منظور ہو ورنہ
تیرے فہم کے ہاتھ میں پوری لگام دیدیتا پھر اسی کے ٹانے کو فرمایا کہ یہ جو میں نے کہا کہ دوش چیزے
خوردہ ام الخ اس سبب سے نہیں کہ سکتا اور اس بات کو سبب پر موقوف کر کے غدر بیان کا کیا فرماتے ہو
یہ تو ایک افساد ہو جو کچھ ظہور میں آتا ہو سب پنہان خانہ یعنی غیب ہی سے ظہور کرتا ہو میں نے ج
اسکو اسباب پر لگائی وجہ یہ ہو کہ خوش حشون سے کرشمے سیکھ لے ہیں دیکھو وہ کیسے چلے حواس
کاموں میں کرتے ہیں تو بظاہر جنگو اسباب سمجھتا ہو فقط ہی نہیں ہیں انہر اور اسباب میں تو انکو دیکھا
اس ظاہر بر نظر مت کر انہیا بھی جو مبعوث ہوئے اور یہاں آئے انھیں اسباب کی قطع برید کہ آئے
تا توحید ہو جائے اور معجزے کیوان یعنی فلک ہفتہ تک پہنچائے بے سبب کے دریا کو بچھاڑا یعنی
اس سبب سے جو ظاہری ہو الگ ہو اور بے مداعت صاف صاف گندم پائے انھیں کی سعی

اریک کے تودے آٹا ہو گئے اور بزرگی بشم ریشم بن گئے خوب کھینچی ہوئی اور سواے انبیاء کے سارا انسان قطع سبب میں ہو جیسے عذرویش کی اور ہلاک ہو سب کی اور بواب سے مراد کفار جنکی بشم سبب پر ہے

مثل

اقول مرغ بایلی دوسہ سنگ انگند + لشکر زنت جیش را بشکند + پیل اسوراخ سوراخ افگند + سنگ مرغ
 کو بیلا برزند + دم گاؤشتہ مقتول زن + تا شود زندہ هماندم در کفن + حلق بریدہ جہد از جای خویش +
 خون خود جوید ز خون بالای خویش + تجنبن ز آغاز قرآن تا تمام + رخص اسباب ست و علت اسلام
 کشف این ز عقل کار فرما شود + بندگی کن تا ترا پیدا شود + بند معقولات اند فلسفی + شمسو عقل عقل
 اند صفی + عقل عقل مغز عقل تست پوست + معدہ حیوان ہمیشہ پوست جوست + مغز جواز پوست دارد
 صد لال + مغز نیز از احلال اند حلال + چونکہ قشر عقل صدر بر مان دہد + عقل کل کی کام بی ایقان دہد
 عقل دفتر کند کیر سیاه + عقل عقل آفاق دارد بر زماہ + اریا ہی رسیدی فارغبت + نور ایش بر دل
 جان باز غبت + المعنی بتایہ صدر فرماتے ہیں اسکو تو غور کر ابا بیل جیسے مرغ خرد کو چاکتین پھر ان الہ
 اور ایسے بڑے لشکر حبشہ کو شکست دے کہتے ہیں جب لشکر ابا بیل کا لشکر حبشہ پر آیا جیسے ہاتھی ست
 تو دو دو گنڈریان انکے پنجون میں تھیں اور ایک ایک منقار میں انکے ڈالنے سے یہ حال ہوا کہ ہاتھیوں
 کے جسم سوراخ سوراخ ہو گئے چلنی ہو گئے پھر آدمی کی کیا حقیقت اب بھلا بناؤ تو ایسے پھر کسی مرغ کے
 کہان ہوتے ہیں جو ایسی بلندی وزیادتی پائیں سواے قدرت حق کے ایسے ہی حضرت موسیٰ کے وقت
 بن عامیل نامے ایک نبی اسرائیل مارا گیا تھا اسکا قاتل معلوم نہیں ہوتا تھا حکم ہوا کہ سامری کی گائے ذبح
 کر کے اسکی دم مقتول کی لاش برابر وہ قاتل کو تبا دیگا اور اسی وقت کفن میں زندہ ہو جائیگا چنانچہ
 ایسا ہی ہوا کہ وہ حلق بریدہ اٹھ کھڑا ہوا اور خون پینا سنے اپنے خون پالا سے طلب کیا اور مدعی بنا
 لیس ایسے ہی تمام قرآن میں اول سے آخر تک بالکل رخص اسباب و علت سے مذکور ہو کہ ان دونوں
 سے دور بھاگتا رہے اسکے کاموں میں انکو دخل نہ دے یہی سلامت کی بات ہے خوب جان لے ان
 باتوں کا کشف و علم عقل کار فرما جو اور خط میں ڈالنے والی ہو کام نہیں ہو اگر تو اسکا کشف چاہتا ہو
 تو بندگی کرتے تجھ پر سب کھل جائیگا ایسے کہ معقولات یعنی عقلی باتیں فلسفی کیواسطے پھندے اور تہذیب
 ہیں وہ امنین اسیر ہیں تا اور طرت نہ جائیں اور جو صفی دیگر گزیدہ ہیں وہ اس عقل کی عقل ہیں اور مغز
 خلاصہ اسکے شمسو اسیر ہیں تیری عقل کی جو عقل ہو وہ مغز ہو اور تیری جو عقل ہو پوست ہو جس اس عقل ہو
 کا طالب ہو وہ حیوان کی کیونکہ اکثر حیوان ہی طالب پوست بھوسے بھوسے کھلے کھلے ہی کا ہوتا ہوا اسکا معدہ

خوابان ہو اور جو مغز جو ہیں اس پوست سے سیکڑوں بیزاریان اور ناراضیاں رکھتے ہیں اُنکے لیے
 زیری مغز حلال ہو تکرار بنار سبباً لفظ تاکید عقل جو شتر یعنی بھوسہ کی جھکڑ اس عقل کی سیکڑوں جھٹ بہان
 و ڈالتی ہو جو مادے شک شکوک کے ہیں اور وہ جو عقل ہو اسکا کوئی قدم بلے یقان یقین کے نہیں
 رکھتی ہو یقان پر رکھتی ہو وہی عقل دفتر کے دفتر بالکل سیاہ کرتی ہو اور جو عقل کی عقل ہو جہان کو
 بہرہ رکھتی ہو جو مادہ شدت نور سے ہو یہ عقل سیاہی و سفیدی سے بخت ہو او کا غزو و شنائی سے
 اسکے ماہ کا دل و جان پر تابان و فروزان قولہ این سیاہ و آن پسید از قدر یافت + زمان شب
 کا خروار یافت + قیمت ہیمان و کیسہ از زریست + بی زری ہیمان و کیسہ اترست + پہنچا مکہ قدرتن
 + بود + قدر جان انہر تو جانی بود + گر بدی جان زندہ بی بر تو کنون + پیچ گفتی کافران
 + ہین بگو کہ ماطقہ جو سیکند + تا بقرنی بعد ما آبی رسد + گر چہ ہر قرنی سخن آری بود + یک گفت
 ن یاری بود + فی کہ ہم توریت و انجیل و زبور + شد گواہ صدق قرآن ای شکور + روزی بے بیج
 حسیب + کہ بہشت آورد جبریل سبب + بلکہ رزقی از خداوند بہشت + بی صداع باغبان پر بیخ و کشت
 رفع نان و نان وادوست + بدیدت آن نفع بی تو سیط پوست + ذوق نہمان نفس نان
 سفرہ است + نان بی سفرہ دلی را بہرہ است + رزق جانی کی بری با سحے حست + خبر بعدل شیخ
 دست + نفس چون با شیخ بیند کام تو + از بن دندان شود اورام تو + صاحب این کا دارم آنگاہ شد
 داؤد آگاہ شد + عقل گا ہی غالب ست و در شمار + بر سگ نفست کہ باشد شیخ یار + نفس شرد بہت
 رو و فن + روی شیخ اورا زمر دیدہ کن + گر تو خدا ہی ایمنی از تر دہا + دستش از دامن کن بکیم ہا
 شود پیش شیخ با صفا + تا ز خاک تو بردید کمیہا + گر تو صاحب گا و را خوا ہی زبون + چون چندان
 کن آن سوی حرون + چون نزدیک دلی اللہ شود + آن زبان صد گرش کوہ شود + صد زبان
 بانش صد لغت + رزق و دستانش نیاید در صفت + مدعی گا و نفس نہ نصیح + صد ہزاران حجت از
 المعنی اور یہ رنگ سیاہ و سپید کی صفتیں جو دونوں میں ہیں دونوں نے تقدیر سے پائی ہیں
 کو سیاہ ملا دوسرے کو سفید اور وہ دونوں عقلیں مذکور ہیں مغز و شتر اور اسی شب قدر کے
 سے ہو کہ ستارہ کی طرح دونوں میں چمکا بس جو عقل اس رنگ سے خالی ہو ایسی ہو جیسے ہیمان و کیسہ
 کہ دونوں کی قدر زہری سے ہو چاہے کیسہ ہو چاہے ہیمان ایسے ہی قدرتن کی جان سے ہو
 بان کی قدر پر تو جانان سے بس گر تو جان ہو اور زندہ ہو اور ابھی تک بر تو جانان کا تیری جانین
 اس صورت میں جو تو نے کافروں کو میتوں کہا تو بڑی پیچ بات کہی تو خود مردہ ہو اور ان کافروں سے

جھکو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو و انت یسمع من فی القبور کیا کم اور نہیں ہو تو اوی محمد سنانے والا اسکو جو
 جیسے جی مردہ درگور ہو اب جو کافرون کہہ مقیون کہنے سے منع فرمایا اسی کی نسبت فرماتے ہیں کہ نہیں
 خبردار ہو کے جا تیری قوت ناطقہ ایک نہ رکھو درہی ہو اسین ہمے ایک قرن بعد پانی آئیگا یعنی اس کا
 ہمارے ہماری زندگی میں تو رونق ہوگی نہیں جیسے اکثر شعرا نے یہ مضمون ادا کیا ہو البتہ بعد ہمے جب
 ایک قرن گزر جائیگا اور قرن چاہے سو برس چاہے اسی برس چاہے چالیس برس و چاہے بیس برس
 اور اس عرصہ میں اگرچہ اور سخن آرائیاں بھی ہوں گی یعنی لوگ اپنا اپنا سخن ظہور میں لائیں گے لیکن کیا ہوگا
 کلام سابقون ہی اسکے بار ہو جائیگے اور اس سے بجا نیکی کیا نہیں جانتا تو اوی شکوہ کہ تو ریت و انجیل و
 زبور قرآن سے پہلے ہیں آخر وہ سب گواہ صدق قرآن ہی کی ہو میں جابجا صدق لما ہم آیا ہو اب
 کہتے ہیں وہ روزی و مہو ہونے جو بیرنج و بحباب ہو یعنی اسی کہ نہ کوئی بیخ اسکے ساتھ لگا ہو نہ حساب
 ایسی کہ گویا جبریل نے تجھکو بہشت سے سبب لا دیا بلکہ بہشت کیا خداوند بہشت سے وہ رزق مانگا
 بے صداع باغبان اور کھیتی کے ہو کسو اسطے کہ روٹی میں جو نفع ہو وہ اسکا عطا کیا ہو اوی اور اسی کی
 داؤ ہو اسکا طالب ہو کہ نان سے جو نفع قوت جان کا ہو وہ حاصل ہو جائے اور بے تو سبب پوسٹ
 وہ تجھکو دے کہ خود نان بھی ایک پوسٹ ہو اسکا واسطہ بھی نہ رہے ذوق نان کا جو نہان ہو یہ تو نفس
 ہو کہ وہ بھی نہان ہو اور روٹی ایسی جیسے سفرہ کہ دونوں ظاہر ہیں لیکن نہان جو بے سفرہ ہو وہ چھل دیا
 کا ہو تو کیسی سعی جست اور کوشش تمام کر یگا رزق جانی اپنی سعی سے نہیں پائیگا البتہ شیخ کے عدل سے
 جو داؤ تیرے وقت کا ہو جیسے داؤ دے عدل کر کے اس عا کو روزی پر پہونچایا اور اسکے ساتھ بھی
 کہ جب نفس تجھکو شیخ کے ساتھ دیکھگا اور تیرے کام اسکے موافق تو یہ بھی بن دندان یعنی نہایت دانت
 کی کچل کے تیرا مطیع و تابع ہو جائیگا دیکھ لے صاحب گاہے کا جو بدعی تھا افسنہ بھی تو اسوقت تک چین نہیں
 لیا جب تک دم داؤ سے آگاہ نہوا عقل بھی تیری جیسی سگ نفس پر غالب ہوگی اور اسکا شکار کیلئے جب
 شیخ تیرا بار و مددگار ہوگا نفس تیرا ایک لڑہا ہو پھر مکر و فن اور شیخ اسکے حق میں مردانہ چھوڑنے والا کہتے
 ہیں شام کے ملک میں ایک سانپ ہوتا ہو جسکے دیکھنے سے آدمی مر جاتا ہو مگر زمرہ سے اندھا ہو جاتا
 اسبواسطے اس ملک کے لوگ زمرہ اپنے پاس رکھتے ہیں اب اگر اس لڑہا سے بچتی اور فارغ البالی
 چاہتا ہو تو دم بھر دامن شیخ کا مت چھوڑا اور اس شیخ با صفا کے سامنے خاک ہو جاتا تیری خاک سے کبر
 پیدا ہوئے اگر تو چاہتا ہو کہ میں صاحب گاؤ کو جو نفس ہو اور گلو تری باؤن و زیر کر دن تو گدھوں کی طرح
 اسکو احرور و خوب سختی و مشقت میں رکھ کہ جب وقت کسی دلی اللہ کے پاس جائے تو وہ زبان اسکو

زی ہو رہی ہو کوتاہ ہو جائے اب فرماتے ہیں ایک زبان کہوں نہیں سیکھوں زبانیں دہر نہ انہیں
 دن نعت یعنی بولی ان بھرا سکے مگر حیلوں کی کوئی کیا صفت کر سکے مدعی کا وتن کا نفس کی کسی کسی
 ن اس کا و کے معاملہ میں لاتا ہو اور کسی فصاحت سے انکو ادا کرتا ہو حالانکہ وہ جتنیں سب صحیح و نادر
 و حق یہ ہو کہ تن پروری کے لیے کیا کیا باتیں بناتا ہو قولہ شہر بفرید لا نساہ را + رہ تانہ ز د شہ
 را + نفس را تشنخ مصحف دریمین + خنجر و شمشیر اندراستین + مصحف سالوس و باد رکمن + خوشیاں او عمر
 لمن + سوی حوضت اور وہر و فنو + اندر از در ترادر قرحو + عقل نورانی و نیکو طالب ست + نفس
 ن بر و چون غالب ست + زانکہ اور خانہ عقل تو غریب + بر در خود سگ بود شیریب + با شل شیرین
 ی بیشہ روند + دین سگان کو را نجانگر زند + مگر نفس وتن نداند عام شہر + اندگر دوجو قلب تہ
 نیں وست یار او شود + جز گرد او کہ سخت بود + کو سیدل گشت جنس تن نماند + ہر کرا حق در
 خود نشاند + خلق جملہ علتی انداز کمین + یار علت میشود علت یقین + ہر خسے دعوی داؤدی کند +
 بی تمیز کف دروی زند + از سیادی بشنو و آواز طیر + مرغ ابلہ می کند آن سوی سیر + نقد را از قلب
 سد غویت + ہین از دیگر ز اگرچہ معنویست + رستہ و رستہ پیش و یکست + گر یقین دعوی کند
 نیکیست + انچنین کس گرد کی مطلق ست + چون نشان بن تمیز نمود + حق ست + ہین از دیگر یز چون
 ز شیر + سوی اوشتاب ای دانا دلیر + المعنی شباید ہند فرمایا کہ یہ نفس گورہ مار فریبی ہو ایسا کہ
 شہر کو فریب دے دھوکے میں لائے مگر جو شاہ شہر کا ہو اسکو فریب نہیں دے سکتا اسلئے
 آگاہ ہو اسکی راہ کیسے مار سکتا ہو یہ نفس وہ مکار ہو کہ بظاہر تو تسبیح ہو اور ہاتھ میں مصحف مجید
 ن استین میں خنجر و شمشیر نہان اسکا قرآن بالکل مکر کا ہو ہرگز اسپر یقین مت کر اور نہ اسکا ہمسر
 بنانہ اسکو اپنا ہمسر بننے دے ہمسر کے معنی برابر والا وزن منکوحہ اور نفس پر اطلاق تائید کا بھی ہو
 ہ ہو کہ و فنو کا دھوکا دیکر کچھ حوض کے پاس لائے اور نہ قرحو میں ڈالے یعنی ادنی نیکی کے فریب
 بہت بڑے گناہ میں کچھ کو ڈبوئے بوچھٹے ہین یہ تو بناؤ عقل تو ایک نورانی شہر طالب خدا کی ہو
 فس ظلماتی پھر یہ کیسے اسپر غالب ہو ظلمت تو نوکے ساتھ نہیں ٹھہرتی اسکی وجہ یہ ہو کہ نفس تو مگر بن گیا
 س بنا بیٹھا ہو اور عقل ایسی ہو رہی ہو جیسے مسافر آٹھ بھر یہ کیسے دلیر نہوا اسلئے کہ اپنے گھر پر کتا شیر
 ہو ذرا ٹھہرا کہ شیر اپنے بشیوں کی طرف متوجہ ہوں کہ وہ مردار روح سے ہو پھر یہ کتے کو نہیں ٹھیک
 لینے مگر نفس وتن کے عام لوگ شہر کے نہیں جانتے اسواسلئے کہ یہ سوائے دینی قلبیے جو خدا تعالیٰ سے
 بر نازل ہو کسی سے مشہور و زبان نہیں ہوتا پس جو اسکی جنس سے ہو وہ اسکا بار ہو جاتا ہو سوائے

داؤد کے کہ وہ تیرا شیخ ہو کس واسطے کہ وہ بدل گیا اور جنس تن سے نہ ہا جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے مقام پر بٹھایا اور یہ ساری مخلوق ایک بڑی علت ہو کہ گھات میں اپنا کام کر رہی ہو اور سب ایک دوسرے کی طرف رجوع ہیں اور کیوں نہ ہوں اس واسطے کہ علت کی طرف علت ہی جاتی ہو اور اسکی رہا رہتی ہو ہر شخص ناچیز و دعویٰ کرتا ہو کہ میں داؤد ہوں جیسے اُسے معجزہ ظہور میں آیا پس جو بے تمیز ہو اسکو بکڑتا ہو اور بیعت کرتا ہو جیسے مرغ احمق صیاد سے آواز مرغ کی سنتا ہو اور اُدھر کو دوڑتا ہو جسکو یہ شناخت تمیز نہ ہو کہ نقد کون ہو قلب کون وہ مگر وہ خبردار تو اس سے بھاگتا کہ چہ معنوی ہو کیوں نہ ہو اُسکے سامنے اسیر و آزاد سب ایک ہیں اور ہر بند و دعویٰ یقین کا کرے ہرگز مت جان وہ بیشک شک میں ہو پس ایسا شخص چاہے ذکی مطلق کیوں نہ ہو جب اسکو یہ تمیز نہیں ہو تو احمق ہو خبردار ایسے شخص سے تو ایسا بھاگ جیسے شیر سے ہرن بھاگتا ہو تو ای دانا بیدھرک دلیر ہو کے اُدھر مت جا الخلاف شرح بحر العلوم میں

کو سیدل کو گو بکاف عجمی اور جنس کو جس لکھا ہو

بھاگنا عیسیٰ علیہ السلام کا پہاڑ پر اور ایک شخص کا پیچھے اُنکے جانا اور سوال کرنا

قولہ عیسیٰ مریم بگو ای میگہ رخت + شیر کوئی خون او میخو است رخت + آن کی در پی دید و گفت خیر + در بیت کس نیست چہ گریزی جو پیر + بستانب اد + پنجان میناف بخت + کہ شتاب خود جواب او نگفت + ایک در میدان در پی عیسیٰ براند + پس مجد و جہد عیسیٰ را بخواند + کہ پی مرصات حق یک لحظہ بالیست + کہ مرا اندر گریزت شکلیست + از کہ این سوی گریزی ای کریم + نہ بیت شیر و نہ خضم و خوف بیم + گفت از احمق گریز نام برد + میر ہانم خویش را بندم مشو + گفت آخر آن میخانہ توئی + کہ شود کور و کراز تو مستوی + گفت آری گفت آن شہ نیستی + کہ منون غیب را ما دیتی + چون بخوانی آن منون برود + بر جہد چون شیر صید آرد + گفت آری آن منم گفتا کہ تو + فی زگل مرغان کنی ای خور + بردمی بروی سبکتا جان شود + و رہو اندر زمان پر آن شود + معنی حضرت عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ ایک پہاڑ کی طرف بھاگتے جاتے تھے ایسے جیسے کہ کسیکے پیچھے مار ڈالنے کو شیر بڑا ہو ایک شخص اُنکے پیچھے دوڑا اور کہا خیر ہو تمھارے پیچھے تو کوئی نہیں ہو پھر بزدلی طرح کیوں بھاگے جاتے ہو مگر یہ ایسی شتابی سے جفت شدہ ہونے جاتے تھے کہ شتابی کے مارے اسکو جواب بھی نہ دیا وہ شخص دو ایک میدان تو اُنکے پیچھے دوڑا پھر بڑی کوشش سے اُسے اُنکو بلایا کہ واسطے مرضیات خدا کے ایک لحظہ ٹھہرو کہ تمھکو تمھارے بھاگنے میں ایک بہت بڑی مشکل آوے گی کہ تم کس سبب اس طرف کو بھاگتے ہو نہ تمھارے پیچھے شیر ہوتا ہو نہ دشمن نہ خوف ڈر کی کوئی بات کہا احمق سے بھاگتا ہوں لے بس جا اس واسطے کہ میں لوگوں سے آپ کو چھڑاتا ہوں تو میرا

بندست بنے کہا آخر وہ میا کیا تم نہیں ہو جسے اندھے بہرے اچھے ہوتے ہیں کہا بان
 بن پھرتے کہا کیا وہ شاہ تم نہیں ہو جو افسون غیب کے باوی موطن ہو کہ جو وقت مردہ رہا فسون
 و خوشی کے مارے شیر شکار اور وہ کی طرح کلہا رین مارنے لگتا ہو کہا بان میں ہی ہوں کہا کیا تم
 تھنے مٹی سے مرغ خوبصورت بنائے اور اس پر دم پھونکنے سے فوراً جان پڑ گئی اور وہ
 کہ گفت آری گفت پس ای روح پاک + ہر جہ خواہی می کنی از کیست پاک + با جنین بر بان
 ر جہان + کہ باشد مرزا از بندگان + گفت عیسیٰ کہ بذات پاک حق + مبدع ترغلق جان در سبق
 ات و صفات پاک او + کہ بود گردون گریبان چاک او + کان فسون واسم اعظم را کہ من + بر کرد
 دم شد حسن + بر کہ سنگین بخواندم شد شگات + خرق را بدید بر خود تابانات + بر تن مردہ بخواندم
 + بر سر لاشی بخواندم گشت مٹی + خواندم آزار بردل حلق بہرہ + صد ہزاران بار و درانی نہ شد
 ار گشت و زان خوبتر گشت + ریگ شد کز دی زوید ہیچ گشت + گفت حکمت چیست + کا بنما ہم حق
 نیجا بنود اور اسبق + آن بہان رنجست و این رنجی چرا + آونشد اورا و این را شد دوا + المعنی
 حضرت عیسیٰ سے کہا کہ ای روح پاک تم تو جو چاہتے ہو سو کرتے ہو پھر تم کو کسا ڈر ہو ایسی بر بان
 کو حاصل ہو اسکے ساتھ کون ایسا ہی جو تمھارے بندوں سے منو حضرت عیسیٰ نے کہا کہ قسم
 اک حق کی جو بنانے والا تن اور پیدا کرنے والا جان کا ہو سابق یعنی روز ازل میں اور قسم ہو
 ت و صفات پاک کی حرمت کی جسکے شوق میں گردون گریبان چاک ہو اور وہ ہر روزہ صبح کا ہو ہی
 پبانی ہو وہ افسون اور اسم اعظم جو میں نے کور کر پڑھا اچھے خاصے ہو گئے اور کوہ سنگین پر
 سنے شگات ہو کے اپنے خرقہ کو ناف تک پھاڑ ڈالا مردہ کے تن پر پڑھا زندہ ہو گیا اور لاشی
 پر پڑھا شو ہو گیا اور امیسکو میں نے احمق کے دل پر دوستی کے ساتھ لکھون بار پڑھا اور کچھ علاج
 بالفم دتشدید دوستی سنگ خار تو اس سے بدل گیا اور احمق کی خونہ بنی گویا ریگ ہو گئی
 سے کچھ جتا ہی نہیں اس شخص نے پوچھا کہ اسمین حکمت کیا ہو کہ وہاں تو اسم حق بیفائدہ گیا اور
 سنے سبق نہ پڑھا یا یہ رنج احمقی اور کوری کری سب ایک ہی ہیں جیسا یہ ویسا وہ پھر کیا سبب
 و اہوا اسکی نہوا اختلاف شرح میں نیست اور بخواندم کو بخواند لکھا ہو قولہ گفت رنج
 خداست + رنج کوری نیست قرآن بتلاست + ابتلا رنجیست کان رحم اور و + احمقی رنجیست
 م آور و + انجہ داغ اوست مہر اکرده است + چارہ بروی نیار دیر دوست + زانمقان بگریز چون
 لرنجت + صحبت احمق بے خوں رنجیت + بر سر آؤ زخم رنج احمقی + رحم بند چارہ جوئی آن شقے

ایک سنگ آب را زد و ہوا + و اینچنین زدند ہم احمق از خفا + گر میت را وزد و سردی دهد + اینچنین کو زیر
 سنگے نهد + آن سید را حذر دازیم بود + اینست او آن بی تعلیم بود + زهر بر آید کند آفاق را + چه غم آن
 خورشید با شراق را + المعنی حضرت عیسیٰ لے کہا کہ رنج احمقی سے اور کوری سے بڑا فرق ہو رنج احمقی خدا کا
 تہراؤ اور کوری خدا کا تہر نہیں ابتلا ہو یعنی اسکی آزمائش تین تہلا ایسا رنج ہو کہ رحم پیدا کرتا ہو اور
 احمقی ایسا رنج ہو کہ زخم لاتا ہو یعنی عذاب و عقاب جو تہ کہ عالم میں اسکی داغ زدہ اور مہر کردہ ہو کوئی
 چارہ دہر ہاتھ نہیں ڈال سکتا ہو کیسکا مقدور کیا جیسا کہ فرمایا قطع علی قلوبہم بس مہر کی گئی اُنکے دلوں پر
 فرماتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ احمقوں سے بھاگے تھے ایسے ہی تو بھی بھاگ اُنکی صحبت نے بہت خون
 بہائے ہیں جس سے مراد خرابی میں ڈالنا ہو جو احمقی کے رنج میں مبتلا ہو میر پر زخم کا ر ی کھاتا ہو اور
 اس بد نصیب کی چارہ جوئی کا رحم متلاشی نہیں ہوتا معمول ہو کہ ہوا تھوڑا تھوڑا کر کے پانی ابدالوں کا
 جراتی ہو ایسے ہی احمق تھے تمھاری خوبیان چڑا رہا ہو تھوڑی تھوڑی کر کے چنانچہ فرمایا کہ گرمی تیری جو
 مراد حرارت عشق سے ہو چراتا ہو سردی تیرے حوالہ کرتا ہو اور ایسی سردی سنگ تیرے پیچھے رکھتا ہو چارہ
 نہایت سردی سے ہو کیلئے کہ جاڑے میں پھر بہت سرد ہوتا ہو آپ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کو جو احمقوں سے خوف تھا
 تو کسی خون کے سبب نہ تھا اسیلے کہ وہ تو ہر خون و بیم سے بچت تھے مگر یہ بھاگنا اور ون کی تعلیم کو
 تھا اُنکی تو یہ کیفیت کہ اگر زہر سردی سے تمام جہان کو بھردے تو اس خورشید با شراق کو کیا غم اُنکی گئی
 و روشنی تو کھو نہیں گتا اختلاف شرح بحر العلوم میں برد و دست کو دو است جوئی کو جوئی کھاتا ہو

اور وہ سب مشابہ ایک بڑے شہر کلان کے تھا کہ لڑکے بھی اُسکا قصہ پڑھتے ہیں ایسا مشہور ہے تو اُسے اسکو سن کے کہ لڑکے اُسکے قصے لاتے ہیں کہ اُسکے قصوں میں نہایت ہی سرسخت دلی ہو اب فرماتے ہیں کہ اُنکے افسانے ہزل ہیں لیکن ہوشیار کو چاہیے کہ ہزل سے جدا حاصل کرے ہر چند جملہ ویرانوں میں گنج نہیں ہوتا مگر طالب گنج کو چاہیے کہ کبھی ویرانوں میں ڈھونڈے کہ آخر لگانا ہو تو ویرانہ چنانچہ فرمایا کہ سب تھا تو ایک شہر عظیم و بزرگ لیکن قدر میں ایسا جیسے ایک چھوٹا ناکا اس سے زیادہ نہیں ویسی جو طرائق لبنائی و بزرگی نہایت ہی نہایت مگر آبادی میں نہایت لینے لھا کھس تو بتوتے اور مثل پیاز کے جس سے یرت اور بوے ناخوش و لونج مقصود ہیں آدمی جتنے ہر میں ہوں اُس ایک ایکے میں جمع تھے لیکن سب سے تنہا بن پاک کہ جگہ بھریانی ٹھہر نہیں لیتے دن سین ہستار جمع تھی لیکن وہ سب تین قسم کے کہ سب خام اور پختہ خوار یعنی مگر انجب ان گدا بانوں نے کبھی جاناں کی طرف ایک دوڑ بھی نہ کی یعنی کبھی متوجہ بخدا نہ ہوے بس اگر ایسے ہزل و ہون ہوں تن کیا نیم تن بھی نہیں بس ایک قسم تو وہ کہ دور میں تو بڑے مگر آنکھوں کے اندھے اور اندھے کیے ان کو تو دیکھیں نہیں اور مور کے پانوں دیکھیں اور دوسری قسم تیر گوش مگر سخت بہرے جسمیں نام کو بن اور زر کے بجائے پتھر یعنی اچھی باتوں سے بے بہرہ اور برباد ہوں سے بھڑے ہوئے اور تیسری نے برہنہ لاشہ تا زامہ دار خواہ لیکن دامن جامہ کے نہایت لینے قولہ گفت کورائیک گمہ ہی میرسنہ ہی بینم کہ جو قومند و چند گفت کہ آری شینم بانگ شان کہ جہ میگوبند پیدا و نہان + آن برہنہ ترسان زان نم کہ برندانہ و رازی دامنم + کو رفت اینک بنزدیک آمدند + خیز بگریم پیش از رخسار نوید کہ آری مشغلہ + میشود نزدیکتر از آن ہل + آن برہنہ گفت آدہ دامنم + از طبع برہنہ من + آنکہ شہر را مدیر و ن آمدند + و نہریت و رہی اندر شدند + اندران وہ مرغ فرہ یافتند + ایک ذرہ گوشت بر آواز آمد + کو دید و آن کہ آواز شنید + عور بگرفت و بدامن در کشید + مرغ و خشک روز خم کلان + آنچہ از چو ن بناغ + پس طلب کردند و دیگی یافتند + بی سرو بی بن سبک بنشافتند + بر آتش نہادند + آن سترن فرہ را بدیگ اندر ز فتنہ آتش کش کردند چندان ای سپر + کا سخوان شد پختہ کھش + زنجیر زان پختہ چو ن ید شیر + ہر کی از خود دلش چو ن پیل سپر + ہر سہ زان خوردند بس فرہ شدند + چو ن سہیل پس ہر گ وہ بدہ انچیان کہ فرہ ہی ہر یک جوان + و نہ بجیدی ز رفتی در جہان + با چنین کہری و ہفت اعلام رفتند + گات و بر بدن جستنہ و رفت + راہ مرگ خلق ناپیدا ہست + در نظر ناید کہ آن بجا رہیت + کسپاں و انہا مقصود + زمین شگاف + و کہ ہست آن شخص + بر راہ جوئی نیالی ان شکان پختہ پیداد و چندین ز فاف

ای ضیاء الحق محمداً بن عیسیٰ باذیاد گفت شرح این میان ۱۴ ی پسر هر مختصراً فسانه نیست ۱۴ اشارت
روی در بیگانہ نیست ۱۴ المعنی ہلکہ کلمہ تہنیت بمعنی خبردار باش آوہ آہ نزدیک بر و بفتح پست و خوار بناغ بفتح پست
خشک و تار عنکبوت ہفت اندام تہنیت پست ہر دو دست و ہر دو پا محجب ظاہر و محجب باطن و داغ دل و دل
تہی چھوڑ دینے سے بعض نے چشم گوش زبان بطن فرج دست و پا کو کہا ہر زفات بھیجنا عروس کا شوہر کے
گھر اور ہم بستر کرنا اب فرماتے ہیں کہ مغلہ انھیں تین ناشستہ روکے کو کہنے کہا کہ میں کیا دیکھ رہا ہوں
کوئی دم میں ایک گروہ جنگی قوم کو میں جانتا ہوں اور یہ بھی کہ وہ ہیں کہنے آرہے ہیں بہرے نے کہا کہ
ہاں بیشک آتے ہیں میں نے انکی آواز سنی اور جو ظاہر انھوں نے کہا وہ بھی سنا اور جو چھپا کے کہا وہ
بھی سنا اس ننگے نے کہا کوڑتا میں بھی ہوں اس بات سے کہ میرے دامن بٹنے دیکھ کے نہ کر لین انھیں
اندھے نے کہا وہ نزدیک آگے آٹھو خبردار ہوزخی ہونے پکڑے جانے سے پہلے بھاگ چلیں
بہرے نے کہا ہاں خبردار ہو جاؤ شور مچاؤ غرض اس اندیشہ سے شہر کو چھوڑ دیا اور شہر سے بھاگ
سے کاٹ لینے میں ضرور نجات نہیں ہوں غرض اس اندیشہ سے شہر کو چھوڑ دیا اور شہر سے بھاگ
ایک گاؤں میں گھس پڑے اس گاؤں میں انھوں نے ایک مرغ فریبہ یا اور ایسا فریبہ چھوڑ دیا اور شہر سے بھاگ
نہیں نہایت لاغر و ضعیف اندھے نے اسکو دیکھا بہرے نے آواز سنی ننگے نے اپنے دامن میں بالیا
اور وہ مرغ مردہ اور خشک کوٹوں کا نوچا کر لیا ایسا جسکی ہڈیاں زارشل تار عنکبوت کے بھرا انھوں نے
تلاش کی اس مرغ کے پکانے کو تو ایک دیگ ایسی پانی جسکا نہ سر نہ بن جلدی اسکی طرف دوڑے پھر
ان تینوں نے اس مرغ فریبہ کو دیگ میں کر کے فن و ہنر سے آگ پر رکھ دیا اور اسکے نیچے ای پسر اتنی آگ
جلائی کہ ہڈیاں تو اسکی بجتے ہو گئیں لیکن گوشت کچھ خبر نہیں ہوا پھر وہ تینوں اس دیگ میں سے کہ
لگے جیسے شیر شکار کھاتے ہو پڑے پڑے تھے اور ہر ایک اسکو کھا کھا کے ہاتھی کے مانند سیر ہوا یہ تینوں کو
اسکو کھا کے خوب موٹے ہوئے ایسے جیسے تین ہاتھی بزرگ دکان اور یہاں تک موٹے ہوئے کہ ہر ایک
جوان موٹائی کے مارے جہان میں نہیں رہا تھا لیکن باوجود ایسی بزرگی کلائی اور زفتی و موٹاپے
کے شگاف دروازہ سے نکل کے چلے گئے اب فرماتے ہیں کہ راہ مرگ خلق کی بڑی ایک راہ ناپید راہ
کہ نظر نہیں آتی اور بڑی بے ٹھکانے دیکھ لے اسی راہ میں سے چل دو پڑو قافلے قدم بر قدم ایک دوسرے
کے رکھتے چلے آتے ہیں اور اسی شگاف در سے کہ وہ مخفی ہو اور جو دروازہ پر تلاش کریگا اس شگاف
تو ہرگز نہیں پایگا سخت ناپید راہ اور اسی میں یہ سب زفات یعنی شباب و گیان اب ضیاء الحق
کی طرف متوجہ ہو کے کہتے ہیں کہ ای ضیاء الحق شرح اسکی پھر بھی خوب ظاہر بیان کرنا چاہیے ای پسر ہر مختصراً

افسانہ مت جان ایسے کہ آتش بیکار کی طرف متوجہ نہیں ہوتا ہے

شعخ کور دروزمین اور کر تیز شنوا اور برہنہ دامن دراز کی

لی را دان کہ مرگ ما شیند مرگ خود نشیند و نقل خود ندیدہ حرص تا بینا ست بیند موبو عیب
 یگوید فاش او عیب خود یک دفعہ چشم کو را و می نہ بیند گرچہ است او عیب جو عود تیرسد
 ن بر مرد دامن مرد برہنہ کی در مرد دنیا مفلس ست و ترسناک ہایج اور نیست از دند آس
 برہنہ آمد عریان بود و غم و زوش جگر خون میشود و وقت مرگش کہ بود صد نہ حد پیشش
 بجانش ازین ترس خویش آنتیان داند غنی کش نیست نہ ہم ذکی داند کہ بود ادبی ہنر
 کہ کو کی بر از سفال کوبران لرزان شود چون رب مال اگرستانی پادہ گریان شود بارہ گریانش
 ن شود چون نباشد طفل را دانش و ثار گرہ و خندش ندار فاعتبار محترم چون عاریت را ملک بد
 ن مال دروغین می طبعید خواب می بیند کہ اورا ست مال ترسد از وزدی کہ بر باد جوال چون نہ
 بر شاید گوش کش پس ز ترس خویش تفر آیدش همچنین ترسائی این عالمان کہ بود شان
 ایچہمان المعنی فراتے ہیں کہ تو تو امل کو جان کہ ہر چند ہمارا مناسک ہم جانیگے گرا پنا منانہیں سنا
 مارے ساتھ ہی یہ بھی مر جائیگے ایسے ہی ہمارا نقل ہونا عالم باقی کو عالم فانی سے دیکھا بنانہیں
 یہ کہ کون ہو حرص ہو کہ مخلوق کے تو بال بال کا عیب دیکھتی اور فاش کرتی ہی پنا ذرہ بھر عیب
 جھٹا اور یہ بھی نہیں کہ عیب جو ہو عیب جو حلو در جب آب رہا عور یعنی خشک یاہ ڈرتا ہو کہ یلہ دین
 حلا ننگے کا دامن کب کوئی کتریکا بس یہ عور مرد دنیا کا ہو کہ مفلس ہو اور ترسناک اسکے پاس اسکے
 بر نہیں مگر چور دن کا ڈر اسکو ہوتا ہی نہیں بابتا کہ ننگا آیا تھا عریان جائیگا اسکا ہو ہی کیا
 رول کے غم سے جگر خون ہوا جاتا ہی جیسا کہ فرایو نقہ جتنو نا فردی کما خافنا کم اول مرہ مندر آوے
 پاس تنہا مال و اشیاء سے جیسا کہ تھو پہنے پیدا کیا تھا پہلی دفعہ اسکی مرگ کے وقت سیکڑون
 رنے مگر سکی جان اسکے خوف پریشگی کہ دیکھ تیرا تھا ہی کیا جسکے لیے ڈرتا تھا تب غنی جائیگا
 پاس کچھ نہ نہیں ہی محض بے نہ ہوں اور ہنر ور کو سو جھیکا کہ مجھ میں طلاق ہر نہیں بالکل ہی ہنر
 یہ لڑکے کر گھٹون سے جھولی بھولتے ہیں اور ابہر کیسے لہزان و ترسان کہ کوئی اسے نہ لے
 اس مال کا مالک کہ اگر ان گھٹون سے تھوڑی تو لے لے تو روئے لگیں اور اگر اور تھوڑی یہ
 ن خوش ہوں اب جہ لڑکون کو دانش سے دنا رہیں ہوتا انکا گریہ اور خندہ بھی بے اعتبار
 ب تو محترم سے ہی یہ کیسے مال عاریت کی ملک دیکھ کے اس مال دروغ پر ڈرتا رہتا ہو

تین جاننا کہ خواب دیکھ رہا ہو کہ میں مالدار ہوں اور اسی مال خوابی کے خوف سے کہ کوئی جوال میری
 زنجیر لجاے ڈر رہا ہو جسوقت کان کھینچنے والا کان کھینچے گا تو خواب سے چونکے گا اور اپنا تفسیر آپ
 کرے گا کیونکہ غیر مال کے چوری جانے سے ڈرتا تھا ایسا ہی خوف ان عالموں کا ہو جو عقل و
 علم کا واسطے حصول جاہ و مال دین کے ہو اختلاف شرح میں زمین ترس کو زاندرین کشانہ کو کشاید
 قولہ انبی این عاقلان ذو فنون گفت ایزد در بنی لایعلمون ہر کسی ترسان روزوی کسی خوشن
 علم پندار دبی گوید کہ روزگار میں برہم خود نڈاندر و زگار سود مند گوید از کام یزدرد و خلق غنا
 بیکاریت جانش تا جلق و عورت ترسان کہ نم دامن کشان و چون رہا نم دامن و چنگال شان و
 صد ہزاران فضل انداز علوم و جان خود را می انداز ظلم و داند او خاصیت ہر جو ہری و در میان
 جو ہر خود چون خری ہر کہ ہمید انم بجز و لا بجز و خود ہدائی تو بجزی یا بجز و این رواوان ناروا والی و لیک
 خود روایا ناروائی میں تو نیک و قیمت ہر کالہ سیدانی کہ چیست قیمت خود را ندانی احمقیت و معلوم
 نچسہا دانستہ ہنگری سعدی تو نایا سشتہ جان جلد علیہا نیست این کہ بدانی من کیم و ریوم دین اکو
 اصول دین پادستی و لیک و بنگر اندر اصل خود کو پست نیک و از اصولیت اصول خویش یہ کہ بال
 اصل خود ای مہر و مہ المعنی انھیں عاقلون ذو فنون کے حق میں ایزد پاک نے قرآن شریف میں لایعلمون
 فرمایا ہوا لا انہم ہم السفہاء و لکن لایعلمون آگاہ ہو تحقیق وہ شافق ہو قوف ہیں لیکن آپ کو نہیں جانتے
 ہر کوئی اور کی چوری سے ڈرتا ہو یعنی مال تو اور کا ہو یہ عاریتی مالک بنا ہو لہذا ڈرتا ہو اور تماشایہ کہ
 آنکو عالم کیا خود علم ہی جانتا ہو اکثر کہتا ہو کہ لوگ میری اوقات مناع کرتے ہیں اور حال اسکا یہ کہ
 سطلق نہیں جانتا کہ اوقات سود مند کون ہیں کبھی کہتا ہو مخلوق نے مجھ کو میرے کام سے بیکار کر دیا
 اور جو یہ کہ جان اسکی خلق تک بیکاری میں ڈوبی ہوئی ہو ننگا کہتا ہو میں اپنا دامن اچھلے چلے
 کیسے چھڑاؤں شکل یہ کہ میں دامن کشان ہوں بس لاکھوں طرح کے فضل اور انداز علوم سے واقف
 اور جان جیسی تاریکیوں میں پڑی ہوا نکوا صلا نہیں جانتا ایسے ہی ہر جو ہر کی خاصیت تو جانتے ہیں
 اور اپنے جوہر کے جانتے میں مثل گدھے کے ہیں دعویٰ یہ کہ میں بجز و لا بجز کو جانتا ہوں تو
 عجز و ضیف بجز کو جانتا ہی نہیں یہ روا و ناروا تو تو ہر شے کا جانتا ہو لیکن خود کر کے اپنے میں بد
 سار و ناروا مجھ کو معلوم ہو کیسے بڑے حق کی بات ہو تو ہر شے کی قیمت جاننے اور اپنی قیمت نہ جاننے
 ستاروں کے سعد و کس تو خوب جانتا ہو آپ کو نہیں دیکھتا کہ سعد ہو یا رے ناشستہ ای نفس سادہ
 علموں کی جان و خلاصہ یہی بات ہو کہ قیامت کے دن تو آپ کو جان لے کہ میں کون ہوں ہول

ہے میں وہ باخود علم اصول تو تو نے جان لیے مگر جو تیری اصل ہو اسکو جان سکود کیو کہ وہ ایک کوہ بلبل کو
 بیان لے کہ تیرے اصولی ہونے سے تیرے حق میں اپنے اصول کا جاننا بہت بہتر ہو تا تو
 اپنی اصل کو اسے مرد بزرگ جانے پچانے

قصہ اہل سبا کی خرمی و ناشکرمی میں

عشان بد بود زن اہل سبا + میر سید ندی ز اصحاب نقاب و او شان چندین ضیاع و باغ راز غ
 از راست از بہر فراغ + بسکہ می اقتاد از پڑی عمارت تنگ میشد معجزہ برہنگدار + آن نثار میوہ
 رفت + از پڑی میوہ رہرود شگفت + سلبہ بر سر بردرختان نشان + بر شدی ناخوہستاز میوہ نشان
 بوہ فشاندی بیکے + پر شدی زن میوہ را منہا بسی + خوشہ ہای زفت ساز را کندہ + بر سر و رو سے
 بروہ + مرد گلخن تاب از پڑی زربستہ بودی بر میان زربین کمر + سگسگ کچھ کو فتی در زیر پا + محمد بودی
 نوا بگشتہ امین شہر و وہ از دزدو دگرگ + بزتر سیدی ہم از دگرگ سترگ + جامہ ایشان اگر چہ کین شدی +
 ز زندہ شان صابون شدی + ورتور انداختہ می جامہ را + بعد یک ساعت شدی خوش با صفا +
 رخ نعمتہا سے قوم ہم زیادت میشد آن یوگا فیوم + مانع آمد از سخنہای مہم + انبیاء و ہند امر فاستقم +
 یلع بکسر گائون وزمین مرز و عدہ راسخ جنگل معبرہ بافتح جامی عبور سلبہ بافتح و تشدید لام پٹارہ کلیچہ
 بدہ خمیری اہل سبا جو ارباب نقاسے بھاگتے تھے یہ سبب تھا کہ انکی اصل بد تھی اللہ تعالیٰ نے
 گائون اور زمینیں مرز و عدہ اور باغ و جنگل داہنے اور بائیں دونوں طرف سے دیے تھے
 غ خاطر زندگی کرین از بسکہ کثرت سے میوے گرتے تھے راستوں پر چل جانے کی جگہ راہرو کو
 بتی تھی درخت ایسا میوہ نثار کرتے تھے کہ راہ روک لیتے تھے اور راہرو کثرت میوہ سے
 ہوتے تھے اگر کوئی پٹارہ سر پر رکھ کے ذرا دیر کو درخت کے نیچے جاتا ایسا میوہ خود بخود
 کہ دم بھر میں پٹارہ اسکا بھر جاتا بیخوش ہو سکے ہوا بدون توڑنے جھاڑ نے کسی کے ایسا میوہ
 ناکہ دامن بھر جاتے تھے کچھ خرم کے جولدے لدا لے اوپر سے نیچے گرتے تھے سرور و رونندہ
 سے لگتے تھے زرکاریہ حال کہ جھاڑ چھو نکلے والا بھی تو کم زرین باہدھے ہوتا ہی ایسی کثرت زرکی
 نمیدہ کی روٹی خمیری پائون کے تلے چل ڈالتے تھے بھیڑیوں کو اسقدر جنگل میں شکار
 ناکہ ہمیشہ خمیر میں ہوتے تھے ای بدہمنی امنیت ایسی کہ شہر و گائون دزدو دگرگ سے بچت
 سے بھڑیے سے ادنی بھیڑ نہیں ڈرتی تھی کپڑے ادنے اگر میلے ہو جاتے تھے تو آنکس
 وہ انکی صابون ہو جاتی تھی اس طور سے کہ کپڑے اپنے تنور میں ڈال دیتے تھے

ایک ساعت کے بعد اچھے صاف دیر سفاکالیت تھے اب اگر انکی نعمتوں کی جو خدا نے انکو عطا کی تھیں شکر کروں اور ایسی کیوں فیوٹا بنے رو برو زیادہ تو ان باتوں سے جو میری مقصود ہیں مانع ہو جائیگی اس واسطے اسکو جھوڑ کے لکھتا ہوں کہ انبیاء نے پاس حکم فاستقم لے گئے یعنی فاستقم کما امرت ای امر حق پرستقیم رہ

اساتیرہ پیغمبروں کا واسطے نصیحتیں پہلے سب کے

قولہ سیرہ پیغمبر انجاء آئندہ گمراہ را جملہ رہبر مشدند کہ ہا نعمت فزون شد شکر گو + مرکب شکر انجندہ جو شکر منعم واجب فکر در خرو + در نہ بکشاید در ختم ابد + ہین کرم سبید و این خود کس کند + کو چنین نعمت بشکر بس کند + نہ بخشہ شکر خواہد سجودہ را + با بخشہ شکر خواہد قعدہ را + شکر نعمت نیست فزون کند + صد ہزار ان گل زخاری سرزند + المعنی فرماتے ہیں تیرہ پیغمبر پہلے سب میں ہوئے اور گمراہ ہوں کے راہ سربسے کہ خبردار ہو جاؤ تمھاری نعمت نے بہت افزونی پائی ہو تم شکر خدا کا کرو اور اگر کب شکر کا نہ بے تو تم اسکو ہلاؤ خیال تو کرو عقل کے نزدیک بھی تو شکر منعم کا واجب ہو اور جو شکر نہیں کرتا اسیر در وادہ غصہ کا کھولا جاتا ہو اور خبردار کہم کو دیکھو اسکے موافق شکر کرو یہ کس نے مانا ہو کہ ایسی تہ الفارون نعمت در ایک طرف شکر کیا اور بس کر کے پیچھے رہے سرخشتا ہو تو اسکے شکر میں مجبور چاہتا ہو یا توں بخشتا ہو تو اسکے شکر میں جو عبادت مدام قیام نماز سے ہر اگر شکر نعمت کا کر گیا تو تیری ہی نعمت پر حسیکی لا کھوں گل یک خاص سے مکھینے کا جبار فی القرآن ہوں شکر تم لا ید نکم اگر شکر کر دے نعمت بڑھے کی انحلافت شرح میں حرکد کو جب نہ کو لکھا ہو

جواب قوم کا انبیاء کو علیہم السلام

قولہ قوم گفتہ شکر را بروہ غول + ماشدیم از شکر در نعمت ماول + ہفتے چہ سیر شد جان ما ازین شکر چہ گوئیم برگوئید ہین + پیش ما این نعمت آمد مختے + شکر عنت کس نگفتہ است ای فتنے + ما جان بدو شکر شستیم از عطا + کہ نہ طاعت ما خوش آمد نہ خطا + ما نہ خواہیم نعمتہا و باغ + ما نہی خواہیم اسباب فراغ المعنی قوم نے انبیاء کی نصیحت سنے کہا کہ شکر ہی کہاں شکر تو ہمارا شیطان لیگیا ہم شکر و نعمت دونوں نہ ناخوش ہیں نعمت کیسی ہماری تو جان اس سے سیر ہو گئی اب ہم شکر کس بات کا کریں تم ہی بتاؤ ہمارے نزدیک تو یہ نعمت ایک بڑی محنت ہے پھر ای فتنی محنت کا شکر بھی کسی نے کیا ہے ہم تو اس عطا سے ایسے پروردہ افسردہ خاطر ہیں کہ ہم کو طاعت خوش آتی ہے نہ خطا ہم دونوں سے بیزار ہیں ہم یہ بیاد نعمتیں کچھ نہیں جانتے یہ سامان بنا فراغ انحلافت شرح میں نعمتی کو نعمت محنتی کو خوشی لکھا ہے

جواب ابنیاء کا قوم سے

فائدہ در دل علتی ست + کہ ازان در حق شناسی آنفی ست + نعمت از وی جلگی علت شود +
 کی قوت شود + چند خوش پیش تو آمدی مضر + جملہ ناخوش گشت و صاف آن کرد + تو عسرت
 یہاں آمدی + گشت ناخوش ہر چہ بروی گفت ندی + ہر کہ او شد آشنایار تو + شد حقیر و غار
 + ہر کہ او بیگانہ باشد با تو ہم + پیش تو اولس مست و محترم + این ہم از تاثیر آن بیمار لست
 جملہ خلقان سالست + دفع آن علت بیاید کرد + و کہ لشکر با آن حدت باید نمود + ہر خوشی
 بش بود + آب حیوان گر رسد آتش بود + بس عزیزی کہ نیاز اشکار شد + چون شکار تیر
 آشنای عقل با عقل از صفا + چون شود ہر دم حزون باشد و لا + آشنای نفس با نفس لست + نفس
 دم دم کمتر ست + و کہ نفسش گم دلت می تند + معرفت را ز و فاسد میکند + الملعنی ابنیاء
 میں کہما کہ محفاری و لون میں مرض و علت ہی اسکے سبب سے تمھاری حق شناسی میں آفت
 + یہ مرض پیدا ہوتا ہی تو نعمت اس سے جلگی علت ہو جاتی ہی دیکھ لو طعمہ جو آوردن تو قوت
 بار کے حق میں وہ بموجب ہر چہ گیر و علتی علت شود + خود علت مجا تا ہی اسکے کہ جب تو فخر
 تنگی کی جگہ ہو گیا تو کتنی ہی اچھی چیز تیرے سامنے آئے ناخوش ہو جائیگی اور کسی بہ صاف
 ملی تو نے خوب اس بات کو دیکھ لیا ہی کہ تو دشمن اُن چیزوں کا ہو گیا ہو جو اچھی اور خوش تھیں
 فہم میں لیتے ہی ناخوش ہو گئیں یہ ایسا حال ہی کہ جب کوئی شخص کسیکا آشنا و یا پڑانا ہو جاتا ہی
 + اسکو دیکھتا ہی تو حقارت و ذلت سے دیکھتا ہی اور جو بیگانہ ہوتا ہی خود تیرے ساتھ وہ
 جدید لذت کے نہایت ہی بزرگ و محترم ہوتا ہی یہ سب اسی بیماری کی تاثیر سے ہی جسکا زہر
 وق میں پھیلا ہوا ہو بس اس علت کو جلدی دفع کر جاچا ہیے کہ شکر اسپر نے طور سے پیدا
 جو مضر ہی علی ہذا جو خوش چیز تیرے سامنے آئیگی ناخوش ہوگی مثلاً آب حیوان ہوگا تو آگ
 گر ایسا کوئی شخص ہی کہ تیرے سامنے نہایت عزیزی ہو اور تو چاہتا ہی کہ میں اسکو شکار کروں
 سے تو نے اسکو شکار بھی کر لیا جب شکار تیرا ہو جائیگا تو انجام خوار ہوگا پھر ویسا عزیز نہیں رہیگا
 + والا صفا کے ساتھ آشنا عقل والے کا ہوتا ہی انہیں ہر دم محبت دوستی بڑھتی جاتی ہی
 نفس والا کسی نفس پرست والے کا آشنا ہی اسکو بیقین جان لے کہ وہ آشنائی دہم گھٹی ہی
 سبب سے کہ نفس اپنے اوپر علت پوزار ہوتا ہی پس شناخت و معرفت کو بگاڑ دیتا ہی حالانکہ
 بیمار کی کو بیماری بکاف فارسی اور کاف زدی کو بکاف پست کو بکاف پست کھتا ہی قولہ گر نحو ہی

دوست را فردا نفیر + دوستی با عقل و با عاقل گیر + از مسموم نفس چون با عتی + ہر چہ گیری تو مر من را آتے
 گر گیری گوہری سنگی شود + گر گیری ہر دل جنگی شود + در گیری نکتہ بکر و طیف + بعد در کت گشت
 بند دق و کثیف + نہ کہ این را بس شنیدم کہ شد + چیز دیگر کو بجز زان ہی عضد + چیز دیگر تازہ نو گفتم گیر
 باز فردا شوی زار و نفیر + دفع علت کن جو علت خوش شود + ہر حدیث کہ نہ پیش تو شود + تا کہ از کہ نہ
 بر آرد شلح نو + بشگفتہ صد خوشہ کہ نہ زلف + مالمیبایم شاگردان حق + بحر قلم دیدار افاغلق + آن
 طبیبان طبیعت دیگر نہ کہ بدل اندازہ بنفہی نگرند + مبادل بود اسطہ خوش بنگریم + کز فراست مابا علی
 منظریم + المعنی یعنی اگر چاہتا ہو کہ کل کو دوست سے نفیر و شکایت نہ کروں تو دوستی عقل و عاقل کی
 اختیار کر یہ بے کلفتی آئیے کہ جب تو ہوا زہر ناک نفس سے عتی ہو رہا ہو جو چیز اختیار کرے گا خود اہل
 کابنہ گا اگر گوہر ہاتھ میں لیگا تبھر ہو جا بیگا اور اگر محبت دلی وہ جنگ پنجابیگی اگر کوئی نکتہ بکر و طیف
 پایگا جب اسکو دریافت کر لیگا نیزہ اور کثیف ہو جا بیگا ایسے ہی یہ جو تو کہ رہا ہو میں نے اسکو بہت
 سنایہ سب پرانا ہو گیا اب اور کوئی چیز اسکے سوا ہی عضد میرے سامنے بیان کر فرماتے ہیں کہ ایسے ہی
 نیزہ و نوکا اگر تو طالب ہو تو یہ بے ہمے کہا ہوا جان مگر تو کل کو اس سے بھی پزار و تنفر ہو جا بیگا اُس سے
 کیا فائدہ تو علت جسکا فساد ہو اسکو دفع کر جب یہ تجھے جدا ہو جا بیگی تو ہر بات پرانی تیرے آگے نئی
 ہو جا بیگی خوبائع گیاہ خود روا در کا ثنا دور کرنا بس بھر تو تو کہ نہ میں سے نئی شاخ نکالے گا اور سیکڑوں
 خوشے پڑانے نئے سے تیرے حق میں شگفتہ ہونگے ہم طبیب شاگرد حق کے ہیں کہ بحر قلم نے جو
 ہکو دیکھا بھٹ گیا اور ہمارے لیے راہ کر دی چنانچہ رود نیل حضرت موسیٰ کے حکم سے بھٹ گیا تھا
 یہ قول انبیا کا ہو اور آئندہ نیزہ اور دنیا کے طبیب کثیف طبیعت کے ہیں کہ دل کو نبض کی راہ سے
 دیکھتے ہیں اور ہم دل کو بواسطہ دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ ہم فراست میں ان طبیبوں سے اعلیٰ
 منظر سے دیکھتے ہیں منظر بافتح کھڑکی صورت آنکھ الحلاف شرح میں گو بجز بکاف فارسی کی جگہ کہ اور
 کو علت کو چہ علت قولہ ان طبیبان غذایند شمار + جان حیوانی بدایشان استوار + مالمیبایم فعالیت
 مقال + طعم باہر تو نور جلال + کاینچنین فعلی ترافع بود + و اینچنان فعلی زہر قاطع شود + اینچنین تو سے تر
 پیش آورد + اینچنان قوی تر پیش آورد + اینچنان و اینچنین از نیک دید پیش تو نیم و بنیائیم جد + گر تو خواہی
 حق گزین و خواہی آن + زہر و شکر سنگ و گوہر شد عیان + آن طبیبان را بود بویے دلیل + این دلیل را
 بود و حی جلیل + دست مزدی می نخواہم از کسی + دست مزدار سد از حق ہے + میں صلا بیماری نامور را + کہ نہ
 مایک بیک ریخورد + المعنی وہ طبیب تو غذا اور میوہوں کے ہیں انکے فساد کی اصلاح کرتے ہیں اور

اپنی کوتاہی ہو بچاتے ہیں ہم طیب اقوال و افعال کے ہیں ہم قول و فعل کی درستی کرتے ہیں خود جلال
 و ہکلو الہام ہوتا ہے کہ یہ فعل اس قسم کا جھکو مانع ہوگا اور وہ فعل اس طرح کا تیرا ہمارا ہوگا اس قسم کی
 الک کے حضور میں ہو بچائیگی اور ایسی بات ترے لیے ٹونک لینے عذاب پیدا کرے گی جس ہم
 اپنے پچھن دو نون قسم کی باتیں تک وید تھارے سامنے رکھ دینگے اور بعد تھام دکھا دینگے
 ان یہ اور وہ دونوں تھارے سامنے ہونگے چاہے جنکو اختیار کر دزہر و شکر اور سنگ و
 میان ہوگا ان طیبوں کے لیے بول دلیل ہو لینے راہ ہر طرف مرض کے اس سے حال مرض کا
 رتے ہیں اسید واسطے بول کو دلیل کہتے ہیں ہمارے لیے وحی خدا جلیل کی دلیل ہے وہ اپنی
 کی دست مزد چاہتے ہیں ہم کسی سے نہیں چاہتے ہماری دست مزد خدا سے ہے جو بہت بہت ہنگو
 ہو جیسا کہ قرآن میں ہے قل اسالکم علیہ اجر ان اجری الا علی اللہ بنین چاہتے ہیں ہم تم سے
 کسی ہماری مزدوری سوا اللہ کے کسی پر نہیں ہو تو اب ہمارے دار و کسرت سے ایک ایک ہو
 اور اسکو جو بیماری سے ناسور رکھتا ہو صلا ہو آئے اور شفا پائے

معجزہ چاہنا قوم کا بغیر و ن سے

مقتدا ای کر وہ مدعی + کو گواہ علم طلب ناقص + چون شہادت ہمیں خواب خوردہ پچھو یا شاید
 یہ چون شہادہ دام این آب و گلید + کی شہادہ صیاد سیرغ دلیل + حب جاہ و سروری دارد بدان
 خویش از پیغمبران + مانحو ایم اینہم لات و دروغ + گردن اندر گوش افتادن بدوغ انبیا
 بن زمان غلقتست + مانکوری حجاب رویت ست + دعوی مارا شنیدید و شما + حی نہ بیند این گھر
 ما + امتحانست این گھر مر خلق را + ماش گردانیم گرد چشمہا + ہر کہ گوید کو گو گفتش گواست +
 بد گھر جس عاست + اقبالی در سخن اندک خیر + کہ برآمد و زہر بر ہم کم ستیز + تو بگوئی آقا با کو گواہ +
 ای کور از حق دیدہ خواہ + روز روشن ہر کہ او جوید چراغ + عین حسرتن کوریش دارد و بلاغ +
 نعم نے انبیا سے کہا کہ ای کہ وہ مدعی دعوی تو کرتے ہو لیکن تمہارے علم طلب کے نافع ہونیکا
 اہ بھی ہو ہم تو دیکھتے ہیں جیسے ہم مقید خواب و خور کے ہیں ویسے ہی تم ہو جیسے ہم اس گاہ نہیں
 مانتے ہیں ویسے ہی تم ہونا جانی قرآن یا کل مانتا کلون و شرب مایشر بون کھاتا ای حکم
 ہو اور بیتا ہو جو تم پیئے ہو دوسری جگہ مانتا الرسول یا کل المطعام و ہمیشہ فی الاسواق کیا ہوا
 کو کہ کھانے کھاتا ہو اور بازار دن میں بھرتا ہو پھر جب تم اس بے گل کے دام میں پھنسے ہو
 غ دل کے صیاد کیسے ہو تم میں اڑان ہی کہاں ہو اسل یہ کہ لالچی در حب جاہ و سروری سے

یہ لالچ تم کو بغیر بناتا ہو کہ لوگ عزت کریں گے اور اپنا سر وار بنائیں گے بس یہ تمہارا لاف دوروغ ہمارے در کا بلکہ
 نہیں وہ مثل ہو گردن تو کالون میں موجود اور اسکی تلاش میں ٹھٹھے میں بڑا انبیانے کہا کہ یہ بھی انہی علت کا
 فساد ہو کہ مایہ کوری اور حجاب رویت کی ہو دعویٰ تو ہمارا تمہیں سنا لیکن یہ گہر نبوت کا جو ہمارے ہاتھ
 میں ہی اسکو تم نہیں دیکھتے سو یہ امتحان خلق کا ہو کہ دیکھیں کون اس گہر کو مانتا ہو کون نہیں مانتا ہم
 اسکو تو کون کی آنکھوں کے سامنے پھرتے ہیں بس جو کوئی گواہ چاہتا ہو اسکی یہ بات لینے کو اپنی
 چاہنا اسپر گواہی دیتی ہو کہ وہ گہر نہیں دیکھتا گرفتار کوری کا ہو اسی ثنائین ایک آفتاب جو مراد سی
 شخص ہاں لکھنؤ رانی سے ہی بول اٹھا کہ اٹھ جلدی گردن نکل آیا جھپٹ لڑائی خصوصیت مست کر تو تو
 اس سے بھی کہتا ہو کہ ای آفتاب اسکا گواہ کمان ہو تو وہ مجھے کہتا ہو کہ ای اندھے تو خدا سے آنکھیں بانگ
 دن تو کھلا ہوا ہو اور تیری آنکھیں اندھی ظلمت سے بھری ہیں لہذا تو چراغ ڈے و نہ دھتا ہو بس یہ
 تیری عین جستجو کوری اور نہرل کی ہو مطلب نبوت نبی کی مثل روز روشن کے ہی اور گواہ ڈھونڈنا
 جو چراغ سے مراد ہو کوری و نہرل ہی ہو قولہ درختی بینی گمانی بردہ کہ فیماہست و تو اندر پردہ
 کوری خود را کن درین گفت فاش خامش و در انتظار فضل باش + فضل سعادت مگر دیابت + زین
 شقاوت روی دل بر تابت + در بمانی در چین کوری ابد + آئینہ نہمان شد از تو در مندر + در بیان و
 گفتن روز کو + خویش رسوا کردنت ای تند خو + صبر و خاموشی جذوب حمت + در نشان جستجو نشان
 علت + انصوا پذیر بار جان تو + اید از جانان جزای انصوا + گر نخواہی نکس پیش این طیب
 بر زمین زن زود سرا ی لیب + گفت افزون را تو بفروش و بخر بزل جان بزل جاہ و بدل نہ
 ماننا ہی تو گوید فضل ہو + کہ حسد و در فلک بر جاہ تو + چون طیبیان را کہ داری دل + خود پسند
 از خود بخل + دفع این کوری درست خلق نیست + لیک کہ ام طیبیان از ہر نیست + این طیبیان
 بجان بند شوید + تا بمشکے عنبر آگندہ شوید + معنی نکس لوط نامرض کا آئیے اگر تو دیکھتا نہیں اور کمان
 جھکوردنی کا ہی کہ میں ہی اس سے پردہ میں ہوں تو خاموش رہ اور اپنے منہ سے کچھ کہے اندھے بنا
 کو ظاہرست کہ اور خدا کے فضل کا منتظر رہ شاید وہ فضل بے علت تیری خبر لے لے اور اس شقاوت سے
 تیرے دل کے منہ کو پھیر دے اور اگر ایسی ہی کوری میں ہمیشہ رہا تو جان لے تیرا آئینہ خمد میں چھپ گیا
 پھر تو نویسے پائے ذرا انصاف تو کہ دن تو کھلا ہوا ہو اور ای تند خو ایسے ظاہر حال میں پوچھتا ہو
 کہ دن کمان ہی کیسا آپ کو فیض کرتا ہو بس صبر و خاموشی کہ جاذب لینے کیسے والی رحمت کی
 ہیں اختیار کر اور نشان کہ دن کمان ہو اسکی جستجو مست کر کہ یہی علت ہو دیکھ تو خدا سے تعالیٰ نے

پاک میں فرمایا ہوا ذاتی القرآن فامقوالہ الصواب پڑھا جائے قرآن تو اسکو سنو
 باؤ تو اس جاناں سے جسکا تو نے حکم مانا تجھکو بدلائے اگر چاہتا ہو کہ نکس سے بچار ہوں لینے
 پھر بیمار ہو جاؤں تو جلدی امی دانا طیب کے سامنے سرزمین پر رکھے راہ اطاعت سے غافل
 ورنہ گفتگو فضول دیہودہ کو چھوڑ اور بڈاں جان و بڈاں جاہ و بڈاں سرزمین دروغ مت کہ اسکو
 تا فضل خدا تعالیٰ کا ایسی ثنا و صفت تیری کرے جسکو تھکے ناک کو بھی ترے جاہ برسد ہو
 بیوں کے دل کی نگہداشت کر دے کہ ماخوش ہونے پائیں تو خود اپنا حال دیکھو گے اور
 دے کہو گے کہ اس کو سی کا دفع کرنا مخلوق کے قابو میں نہیں ہی لیکن بخشش طیبوں کی پھر
 بیت کے سبب سے ہو تیس ان طیبوں کے بجان و دل بندے بنو تو مشک و عنبر میں بت بیت
 اعمال صالحہ ہیں انخلافت شرح میں ضیا کو صبا اور بانی کو ثانی پذیر کو نیر جاہ تو کو جاہ اولکھا ہی

مستم کرنا قوم کا انسا علیہم السلام کو

لقد انہم زرقست و مکرکہ خدا ناسب کنہ از زید و بکر + ہر رسول شاہ باید جنس و آب گل کو
 لاک کو + مغز خور ویم تا ما چون شما + پشہ را دایم ہر از ہما + کو ہا کو پشہ کو گل کو خدا + آفتاب چرخ
 رہ را + اینچ نسبت و نیچہ پیوندی بود + تاکہ در عقل و داعی در رود + تا کجا این گفت بیہودہ بجا +
 مت و چہ خیدست و دعا + خود کجا کو آسمان کو لبیان + ہی نگیرد مغز ما این داستان + غالب +
 ایم اینقدر + گند نارامی شناسیم از گد + المعنی مخفی نہ ہے کہ شرح میں اس حکایت کو گند ناو گزیر تمام
 علی حکایت کو این بدان ماندے مصدر کیا ہی میری دانست میں این بدان الخ اور کنز رزمہ الخ اور
 بدیہ تینون شعر شہر او پر ہی کی داستان کے اور تصدیق داستان بعد کی از سر کہ آخر سے مناسب ہو
 + اشعار میں اختلاف و پریشانی صیغ و غیرہ کی ظاہر ہوگی جیسے کہ متفطن پڑھیں ہنیں ہو قوم نے پھر
 دیا کہ یہ سب تمھارا کرو فریب ہی کیا ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے مثل زید و بکر کو اپنا
 سے تم قاصد خدا کے ہو اور قاصد ہر شاہ کا اسکی جنس سے ہوتا ہو پھر تم آب گل اور وہ خانقہ ذراک
 نفس کب ہو کیا ہمنے مغز گد سے کا کھایا ہو جو تمھاری طرح ہم بھی مجھ کو ہر از ہما کا بنا میں کیسا ہما
 بیسی گل اور کہاں خدا اچھا ذرہ کے پاس سامان آفتاب چرخ سے کچھ ہوتا ہو تمھاری اسکی کیسی
 و کیسا پیوند کچھ لگا و ملا وہی نہیں تا عقل و داغ میں ہمارے یہ بات تمھاری تھے تم کہاں تک یہ
 دہ سے کرو گے یہ کیسا تمھارا کرو و شہر ہی اور کیسی غاسو چو تو تم خود کیا چیز اور سی کیا اور کہاں سامان
 رہنا چاہتے ہو ایسی محال بیہودہ داستان ہمارے اسغر قبول نہیں کہ تم اور کچھ نہ سہی اتنی عقل ہا کو

جب جی آؤ کہ گھنا اور گزر کو بھان لین

حکایت خرگوشوں کی قوم بیطرف سے بطور مثال

قبولہ این بدان ماند کہ خرگوشی بگفت + من رسول مہم و بامہ جفت + کہ در میان بران چشمہ زلال + جمل
نخیران بداند و بال + جمل محروم و زخوف از چشمہ دور + جملہ کردند چون کم بود دور + از سر کہ بانگ نہ
خرگوش زلال + سوی پیلان در شب غرہ ہلال + کہ بیاراج عشرای شاہ پیل + تا درون چشمہ یابی این پیل
شاہ پیلان من رسول بیش نیست + بر رسولان خشم و زبردیش نیست + ماہ میگوید کہ ای پیلان دید چہ کار
ندان کیسور وید + ورنہ من تان کور گردانم ستم + گفتم از گردن بردن انداختم + ترک آن چشمہ بگویند وید
تا زخم تنغ من ایمن شود + یک نشان آنست کا اندر چشمہ ماہ + مضطرب گرد و زپیل آنجواہ + ای فلان شب
حاضر آئی شاہ پیل + تا درون چشمہ یابی این دلیل + چونکہ ہفت و ہشت از مہ بگذرید + شاہ پیل از چشمہ
بمچرید + چونکہ نزد خرطوم پیل آن شب در آب + مضطرب شد آب نہ کرد اضطراب + پیل مادر کرد اودی
این خطاب + چون درون چشمہ مہ کرد اضطراب + ترس برسان باز گشتند آن رومہ + بود از ان تا یک
را نشان ہمہ + مادران پیلان گویم ای گروہ + کا اضطراب ماہ اردمان شکوہ + املعنی گول بکان فارسی
وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہ مثل ہوئی جو خرگوش نے کہا کہ میں رسول ماہ کا ہوں اور ماہ کا جفت کہ فلان چشمہ
زلال بہا تھیوں کے گلہ سے سارے خرگوش جل کے وبال ہیں ہیں جب اس آب لال سے محروم ڈر کے مارے
پاس نہیں جاتے تھے دور دور رہتے تھے سب کمزور ہا تھیوں کے مقابل کب لذایہ حیکہ کیا کہ ایک بولے
خرگوش نے سر کوہ سے بزد ہا تھیوں کی طرف شب غرہ ہلال میں آواز کی کہ آری راج عشر شاہ پیل اور اندر چشمہ
تو تجھ کو دلیل میرے دعوے کی معلوم ہو اور راج عشر درجہ اندازہ ہا تھی کی اونچائی کا ہو اور کیا عجیبہ رہا تھے
مراد ہا شاہ پیلوں کے میں رسول ہوں یا دہ کچھ نہیں رسولوں پر خشم و زبردیش نہیں ہے جو جاہل کہیں بسرا کہتا
ای پیلو بھاگو چشمہ میری ملک ہوا اس سے کنارہ کرو ورنہ میں تمکو اندھا کر دوں گا تمھارے ظلم کے سبب
میرے ذمہ جکا تھا دینا تھا جادو اور گردن اپنی اس بار سے ملکی کر لی تم اس چشمہ کو ترک کرو اور چلے جاؤ تا میری چشمہ
زخم سے بچے ہو ایک نشان یہ ہو کہ چشمہ میں ماہ پیل کے پانی لینے سے کیسا مضطرب ہو رہتا ہو فلان شب
اندر چشمہ کے دلیل دیکھ لینا جب ہفتہ ہشتہ چاند کا تیر ہو گیا شاہ پیل یا اور چشمہ کی گھاس خیزہ سے چرنے لگا پیل
اس رات میں کہ ماہ کی روشنی برسی ہوئی تھی سو ٹلانی بانی میں ڈالی بانی کی جنبش سے ماہ بھی ہلنے
اور صورت اضطراب کی نمود ہوئی پیل نے دیکھ کہ خطاب خرگوش کا یقین کیا کہ چشمہ میں ماہ کا اضطراب
دیکھا اور ایسی ہی اُسے آواز دی تھی بس وہ رومہ کا پتا ڈرتا سب ہا تھیوں کا پیچھے لوٹ گیا اور ہم

کوئی ایک وہاں نہیں آیا بس اور گروہ ہم اُن احمق احمقوں سے نہیں ہیں کہ ماہ کا انتظار کیا کرتے

جواب ابنیا کا اعلیٰ طعن پر اور مثل لانا ابنیا کا

متدراہ پند جان + تخت حر کو ای سفیران بند تان + ای دریا کہ دوا از پنج تان + گشت نہرو
 پنج تان + ظلمت افزو دین چراغ آن چشم را + چون خدا بگماشت بر دل ختم را + چہ رسی حبث خوم
 یاست مافروست از شما + چہ شرف یا بد ز کشتی بحر + خامہ شستی ز سر گین گشتہ + ای رنج آن یار
 آفتابی اندر و زہ نمود + کا دی کو بود بنیل و ندید + دیدہ ابلیس جز طینے ندید + چشم دیوانہ بہار شری
 بطرف جنبید کو را خانہ بود + ای بسا دولت کہ آید گلہ گاہ + پیش بید و لت بگر دوا و زراہ + ای بسا
 ید ناشناخت پیش بد بختی نہ اند عشق باخت + احمقان را انجمن حرام چیز است + مے نسا زد
 راہ راست + این غلطہ دیدہ را حیان ماست + دین بقلب قلب را سوراقتناست +
 سنگین شمار اقبلہ شد + لخت و کوری شمار اطلہ شد + چون بشاید سنگ تان اناز حق + چون نشاید
 بان ہمز حق + پشہ مردہ ہمارا شد شریک + چون نشاید زندہ ہمارا زلیک + یا مگر مردہ ترا شدہ
 مد پشہ زندہ ترا شدہ خداست + عاشق خویشہ و صنعتگر ز خویش + دم مالان را سر ماست کیش +
 دو تہی و نعمتی + فی دران سراحتی و لذتی + احسنی ابنیا نے اُنکے جواب میں کہا کہ ای سفیر
 ہیئت کی اپنی جان بہر بہت ہی سخت کر کے بند کر دی جسمین مطلق گذر نہیں ہائے افسوس بھارا
 جس سے دوا نہ ہو تو ہر کہے تھارے جان انج ہو جائے یعنی جان کی لیبو اہنے جو چراغ
 کا جلا یا اعلیٰ آنکھ کی اُسے اندھیری بڑھائی اس سبب سے کہ خدا نے تو اپنا آنکھوں پر غصہ
 دیا ہو تم کہتے ہو کہ یہ خیال سرداری کے یہ ایسا کرتے ہیں اور ہماری رسی دھو نہ دے ہیں
 سے کیا چیز ہو جو ہم سے رسی چاہینگے ہماری ریاست تو تھارے ریاست سے بہت زیادہ ہی
 بحر دہو اُسکو ایک کشتی دے سے کیا شرف اور خاص شتی بھی ایسی کہ گوہر کی بھری ہائے افسوس
 ان کو روکے ہو سے جسمین ایسا بڑا آفتاب ذرہ معلوم ہوا جیسے حضرت آدم شرف و جمال میں
 لیتا تھے مگر ابلیس کی آنکھ نے اُنکو مٹی ہی دیکھا یا جیسے دیوانہ کا اسکی آنکھ کو بہار خندان
 سے اسوا سٹے کہ اپنی اصلی خانہ سے جنبش کرتی ہو اکثر کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ دولت
 نہ کے پاس آنا چاہتی ہو اور اسکی بید دلتی کے باعث راہ سے لوٹ جاتی ہو اور اکثر کوئی
 ناشناخت انجان میں کسی بد بخت کے پاس آجاتا ہو اور وہ اپنی بد بختی سے اُسکے ساتھ
 ہی نہیں کر سکتا بسا احمقوں کو ایسی ہی محرومیاں بدلا ہیں سوا سٹے کہ راہ راست مگر ہوں سے

مواہقت نہیں کرتی یہی حیران بہارا ہمارا آئینہ کو غلطی میں ڈالتا ہے کہ کچھ کا کچھ سوچھتا ہے اور یہی ہمارا
 قلب کو بدل کے سوراقتنا کی طرف لیتا ہے تھے بت سنگین کو اپنا قبلہ بنایا کوری و لعنت تمھاری
 زیب و زینت ہوئی اسلئے کہ سوچھتا نہیں تپھر کو قبلہ کیا ہے اب خیال کرو جب تپھر تمھارے نزدیک
 شریک خدا کا ٹھہر تو جب کچھ ہوا اور عقل و جان اگر ہمارا حق کی ہو میں تو بڑا غضب ہے ایک دن
 پشم سمرہ تو شریک ہمارا ہوا اور جو زندہ ہمارا بادشاہ عظیم کا ہو تو تعجب ہے یا شاید بدینو کہ پشم سمرہ
 تراشا ہوا تمھارا ہے اور زندہ تراشا ہوا خدا کا لہذا اپنے تراشے کی عزت کرتے ہو تم اپنے عاشق ہو
 کہ ذرا ایذا پاس نہیں آئے دیتے اور عاشق اپنی صنعتگری کے حتی کہ پوجتے ہو خوب تم مار اور ہمارا
 میل ملا ہے کہ ایک مذہب کے ہیں اس سبب سے کہ اسکی دم ویر کٹھی ہوتی ہو جیسے ایک مذہب داسے
 متحد ہوتے ہیں اور کیا خوب کیفیت ہے کہ دم میں اسکی نہ کوئی دولت و نعمت نہ اس کے سر میں کوئی اثر
 ولذت، الخلفا تشریح میں راہ پند کی جگہ آوہ بردل کو پر وہ جزا است کو جزا است اور قبلہ کو قید لکھا ہے
 قولہ گرد گردان بوداں دم بار ملائق اندو و خود ندان ہر دیوار، انجان گوید حکیم غزنوی + در آئی نام
 گر خوش بشنوی + کم فضولی کن تو در حکم قدر + در خور آمد شخص خرم یا گوش خرم شد مناسب عفو
 و ابدانجا + شد مناسب و صفہا با جانہا + وصف ہر جانی مناسب باشدش + بیگان جانیکہ حق تر باشدش
 چون صفت با جان قدس کردست او پس مناسب دانش بچون چشم و رو + شد مناسب و صفہا در خوب
 زشت + شد مناسب حرفہا کہ حق نوشت + دیدہ دول است میں لاصبعین + چون قلم در دست کا تب
 اسی حسین + اصبع لطف است و قہر اندر میان + کلک دل با قبض و بسطی زمین تان + اسی قلم بگرز اجالے
 کہ میان اصبعان کہتی + جملہ قصد و نیت زمین اصبع است + فرق تو بر چار راہ جمع است + این حروف
 حاکمات از نسخ اوست + غم و نخت ہم ز غم و نسخ اوست + جزیناز و جز تفرع راہ نیست + زمین قلب
 ہر قلم آکاہ نیست + این قلم دانہ ولی بر قدر خود + قدر خود پیدا کند در نیلک و بد + انچہ در خوش و غم
 ساد دل را با جملہ میخند + کے رسد تان این مثلہا ساختن + سوی اندر گاہ پاک نداختن + این مثل کرد
 آن حقرتست + کہ بعلم سر و جہر او آیت است المعنی تطبیق صدر فریاد یکھوم بار کی گھوم گھام کے
 سر کی طرف جاتی ہے اس سبب سے کہ یہ دولون یا رہین باہم لائق و ہمزوار مناسب یکدگر شعر باہد میں
 اشارہ ہر طرف قول حکیم الہی غزنوی کے چنانچہ فرمایا کہ حکیم غزنوی نے بھی اکہی نام میں کہا ہے میں جسے
 کہوں اگر تو خوش ہو کے مئے اور وہ یہ ہے کہ تو حکم قدر میں فضولی جو اپنی طرف سے زیادتی کرنا
 مستکر اسواسطے کہ تقدیر الہی نے جیسا کہ مناسب سمجھا ہے ویسا اسکو پیدا کیا ہے مثلاً گوش خرم کے

فصیح خمر کے ہن پس جس خرمین مادہ تیری نصحت سننے کا نہیں ہو کیسے منے گا پھر تو بہت سا
ت بنے جیسے اعضا مناسب جسم کے بنائے ہن ویسے ہی مناسب جانوں کے جانوں میں
یہ کیسے ہن اس میں کچھ گمان و شک نہیں ہو کہ جس موقع پر خدا تعالیٰ نے جان کو تراشا درست
وقت مناسب اس کے اس کے وصف بھی اس میں رکھ دیے ہن پھر خلافت اس کے کیسے ہو سکتا ہو بس
نے صفت کو جان کا قرین اور صاحب کر دیا ہو تو تو بھی اس صفت کو جیسی کچھ ہو اس کے مناسب
جیسے چشم و رو کہ موقع چشم رو ہی بر تھا ایسے ہی خوب و زشت میں جو وصف ہن وہ اس کے مناسب
میں خوب زشت میں زشت کہ یہ حرف سب اس کے لکھے ہوئے ہن اور اس کے مناسب یہ قول
یکی انگلیوں میں ہو جیسے کا تب کے ہاتھ میں قلم بس اس کو اختیار ہو جیسا چاہا ویسا ان حرفوں کو
نہ حدیث شریف میں وارد ہو قلب المؤمن میل لاصبعین من اصابع الرحمن قلبہا کف یشاء
من کا درمیان دو انگلیوں کے انگلیوں رحمن سے ہو بس پھیرتا ہو وہ قلب کو جیسا چاہتا ہو اور
انگلیوں سے ایک لطف کی ہو ایک تھر کی اور اس کے بیچ میں قلم دل کے چاہے اسے اس قلم کو
نہ پھیرا چاہے بسط کی طرف جو کہ قلم دل کو کہا ہو لہذا فرمایا کہ اے قلم آپ کو دیکھو اور غور کر
ملائی ہو کہ کسکی انگلیوں میں تو ہو تیرے جملہ قصید و رہز جنش نخیں انگلیوں سے ہو خواہ
خواہ شقاوت اور تیرا سر چوراہہ مجمع پر رکھا ہو مجمع سے مراد مشرک نیک و بد کا حال جب ٹھیک
ہے مراد شریعت طریقت حقیقت معرفت کہ ان چاروں راہوں مجموع پر تیرا سر رکھ دیا ہو انکو آواز
جملہ حال کے حروف اسی کے خط نسخ کے لکھے ہوئے ہن اور تمامی غم و فسخ تیرے اسی غم ہی غم کر لیا ہو
کر لیا ہو جیسا کہ فرمایا و ماشاؤن الا ان یشاء اللہ نہیں چاہتے ہو تم مگر وہی جو اللہ چاہے بس
ہو لو سوائے نیاز و تضرع کے کوئی راہ نہیں ہو نہ ہر قلم کہ وہی دل ہو اس گردش سے آگاہ ہن
نہ کہ اندازہ اس قلم کا ہو اور اسی گردش سے ہر نیک و بد کا اندازہ پیدا کرے زیادہ غیر ممکن پھر
انبیا کا قوم سے ہو کہ یہ جو تم بیل و خرگوش کی مشل میں پڑے کہ حکم ازل کو جیلہ سے ملایا یعنی ازل سے
چشمہ کا پیلوں کی قسمت میں نہ تھا نہ خرگوش کے جیلہ سے نہ کو ایسی مشکلیں بنانا اور اس درگاہ پاک
ڈالنا یہ کب نہ یا ہو اور کب بھٹا راقع ہو مثل لانے کی مالک تو وہی درگاہ ہو جو علم ظاہر و باطن کی
ہو کہ وہ ہر شے کے حال سے بخوبی واقف ہو جیسا کہ فرمایا و لئلا یشتل لاعلیٰ اور واسطے اللہ ہی کے
نہ ہو مثل اعلیٰ الخلاف شرح میں آویختہ اور آویختہ بصیغ غائب لکھا ہو میری دانست میں حاضر ہونا
چاہیے کہ بعد میں بھی خطاب ہو نہ غیبت

بیان اسکا کہ ہر کسی کا حق مثل لاسنے کا نہیں ہے اور خاص کار خاثر آدمی میں کہ بے انتہا
 قولہ توجہ دانی سرچیزی باش کل ہما زلفت دیا برخ آری مثل موسیٰ اذ کہ عصا دید و بنود + اژدہا بد
 لب بر کشود + چون چنان شاہی نداند سرچوب + توجہ دانی سرلین دام و حبوب + چون غلط شد خیم موسیٰ
 در مثل + چون شود موسیٰ فصولی مدخل + آن مثال + اچہ اژدہا کند + تا بیا سخ جزو خبرت برگند + این مثال
 آورد ایلیس لعین + تاکہ شد مرد و حق تا یوم دین + این مثال + اورد قارون در کجای + تا فرو شد در زمین
 و تلج + این مثال + اورد و مرد و جہول + تاکہ پشہ مغر سر خوردش عجول + این مثال + دریش گشتہ قوم عاد + کا تختہ
 شان خورد و پروا آمد زیاد + این مثال + اورد شد و لیم + تاکہ شد محروم اہر دو نیم + این مثال + اورد فرعون
 از غلط + تاکہ اندر آب ریاشد سقط + این مثال + اورد ہر بخت دون + تاکہ شد در قعر و رخ سرنگون ہون
 مثال + اچہ زاغ و بوم دان + کہ زایشان پست شد صد خاندان + المعنی کل ترکی میں گنجا عربی میں
 گونگا سقط + بختین مردن اسب و خرد غلط و خطا چھل شتابندہ تو کسی چیز کا بھیج کیا جانے بس تہمیر
 کہ گونگا بنارہ نہ کہ زلف یا رخ کے ساتھ کوئی مثال سکی لائے موسیٰ نے جسکو کہ عصا دیکھا وہ عصا تھا
 اژدہا تھا جب اسکے بھیج نے خود ہی لب کھولے تو جانا کہ اژدہا ہوا اب خیال تو کر جب ایسے بلو شاہ
 بھیج ایک لکڑی کا دجاغین تو تو اس دام و داد کا بھیج کیا جانے دام و دنیا داد مخلوق یعنی یہ دنا
 اور یہ مخلوق کیسے اسرار مخفی رکھتے ہیں اور جیکہ خیم حضرت موسیٰ کی بیان و صف عصا میں غلط ہوئی
 تو بیان موسیٰ میں فضول مدخل کیسے ہو سکتا ہے یعنی کیسے سرگھسا سکتا ہے مقول ہو کہ عالم ارواح میں حضرت
 موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے یہ کیسے فرمایا ہے علماء امتی کا بنیاد بنی اسرائیل
 میری امت کے ایسے ہیں جیسے انبیاء بنی اسرائیل کے بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ عالم ہم رتبہ بنی کا ہوا ہے
 اسوقت روح پر فتوح امام غزالی رحمہ کو سامنے کیا حضرت موسیٰ نے ان پر سلام کہا انھوں نے جواب
 میں در رحمۃ اللہ وبرکاتہ زیادہ کیا حضرت موسیٰ نے کہا تھے یہ فضول کیوں کیا علیک السلام کافی تھا
 نے کہا کہ تھے تاکہ بینک یا موسیٰ یعنی کیا ہی تیرے ہاتھ میں موسیٰ اسکے جواب میں تو کا غلب
 و ایش جہا علی غنی ولی فیما مارب آخری ٹیکتا ہوں میں اسکو کھڑے ہونے کے اور چلنے کے وقت اور اپنی
 پکریوں کے واسطے پتے جھاڑتا ہوں اور اور بیت میرے مقاصد اس عصا میں ہیں کیوں فضول کیا
 جواب تو صرف یہی تھا ہی عصا ایسا فرماتے ہیں کہ اور وصف عصا کے بیان کیے اژدہا ہونے کا
 بیان کیا اسکے بیان سے خیم انکی غلط ہوئی اسواسطے کہ اژدہا بھی ہو جانا اسکا انکو معلوم نہ تھا
 معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا القہا یا موسیٰ ڈال دے اسکو موسیٰ قال تعالیٰ اذ ا ہی جیسے ہے

دیا اسکو سونا گمان وہ ایک اژدہا ہو گیا رنگتہا ہوا حضرت موسیٰ ڈرے خطاب ہوا خد ہا سنیعہ
ولی اٹھائے اسکو ابھی ہم اسکو پہلی عادت پر لوٹاتے ہیں حاصل یہ کہ جب تراشیا کے چھپے ہو
ادیکھتے ہیں اور وہ ہو گیا لہذا رب العزت کی مثل میں ہر شی کو نین لانا چاہیے اور نیز عذر
فعلی حضرت موسیٰ کا ہو جو شمال کر تو اسکی شان میں لاتا ہو اگر وہ چاہے تو اسی مثال کو اژدہا بنا د
وہ اس طور پر جھکو جواب دے کہ تیرے جبر کو اکھیر ڈالے دیکھ تو یہی مثال تو ابلیس لعین لایا تھا کہ
فوقیت جتنائی تھی پھر کیسا قیامت تک مردود ہوا اور ایسا ہی لجاج قارون نے کیا کہ مع
ج زمین میں دھنس گیا اور یہی مثال تھی کہ مردوئے جو سخت جاہل تھا اپنے پیغمبر سے کی کہ ہم تم
ہیں جسکے سبب سے پیشہ نے کیسا جھٹ بٹ اسکے سر کا مغز کھایا قوم عادی نے بھی یہی مثال سوچی
ان باد نے آنکی ہڈیاں خورد و بردین ایسے ہی شداد لیم بھی یہی مثال لایا جسکے باعث دونوں
روم رہا نہ اپنی بنائی بہشت سے بہرہ یاب ہوا نہ خدا کی بنائی بہشت سے متن بعد فرعون نے
نہی سے موسیٰ کے ساتھ دعویٰ مساوات کا پیدا کیا پھر دیکھو کیسا آب وریا میں سقط ہوا یعنی
رح مر گیا الحاصل جو بد بخت ناچیز یہ مثال لایا قرد ورنج میں اوندھاسر کے بل ڈھکیلا گیا پس
ن کو ایسا جان جیسے زراغ و بوم کہ دونوں نفس و شوم ہیں ان ہی آوازوں کی بدولت سیکر خون
پنے خاندانوں نے پنا دیکھا ہوا الحلاف شرح میں عہد دید کو دیدہ لکھا ہو اور شروع داستان
بر میں باتو گل لکھا ہو میں نے تو اسکو بائش کل بنا دیا ہو آگے ناظرین فہم انصاف مند جو مجھیں
یا کہیں سے اسکی دوسری صورت بر صحت ہو

مثال لانا قوم نوح کا استہزا و طیاری کشتی میں اور بنانا اسکا

اندر باد و کشتی بساخت + ہمد مثل گوازی تیغ تباخت + دریا بانی کہ چاہ و آب نیست ہیکہ کشتی جو
بہشت + آن کی میگفت کشتی تبار + وان کی میگفت پرش ہم ساز + آن کی میگفت و بناش
وان کی میگفت بشتش کشتی + آن کی میگفت پالانش کجاست + وان کی میگفت پایش کز
+ آن کی میگفت کین مشک تہی ست + وان کی میگفت کین خبر بہر کیست + آن کی میگفت جو چون
در نہ بارت کی بمنزل می برد + آن کی میگفت بیکاری مگر + یا شد ہی فروت عقلت خد ز سر + او
این بفرمان خداست + این بچکر کہا نخواہد گشت کاست + المعنی کز شر کز بدل کز غرنا بکز
یہ و در زغ و خوشا بد حضرت نوح نے جنگل میں کشتی بنائی سیکر دون مثل گودا سٹے استہزا و تمسخر کے دوست
ن مجید میں یصنع الفلک و کلاما مر علیہ ملا من قومہ کفر و امن اور بنانا تھا وہ کشتی اور جسوقت کہ

گذرتے کوئی گروہ اسکی قوم سے تو پہنتے اور مسخر کرتے تھے اور کہتے کہ ایسے بیابان میں جہان نہ کنواں
 کشتی بناتا ہو کیسا نادان ہو اور کسی بیوقوفی ہو ایک کتا تھا ای کشتی دوڑا ایک کتا تھا کہ اسکے ذرا پر بھی بند ہو
 کوئی کتا تھا دنبالہ اسکا کچ ہو کوئی کتا تھا کہ لشت اسکی کتر ہو کوئی کتا تھا پالان اسکا کمان ہو کوئی
 کتا تھا کہ اسکے پاؤں کیون طیر سے ہیں گویا اسکو گدھا ٹھہراتا تھا ایک کتا تھا یہ تو ایک خالی مشک ہو
 کوئی کتا کہ یہ گدھا کسکے واسطے ہو ایک کتا کہ یہ گدھا دانہ کیسے کھاتا اور اگر دانہ نہیں کھاتا تو تیرا بوجھ
 منزل پر کیسے لیجاتا ہو ایک کتا تھا کہ شاید تو بیگاری ہو یا شدت بڑھاپے سے عقل تیری سر سے جاتی ہو
 حضرت نوح کہتے تھے کہ یہ خدا کے حکم سے ہوا تھا یہ تم سے ہرگز کم نہو گی نہ گھسے گی جیسا کہ قرآن میں ہے
 تمسخر نازل ہو قال ان مسخروا منا فانا مسخر منکم کما تمسخر ذن فسوف تعلمون من یاترہ عذاب یخیر فیہ یحل علیہ عذاب
 کما نوح نے اگر تمسخر کرتے ہو ہمسے سو بیشک ہم بھی تمسخر کریں گے جیسے تم تمسخر کرتے ہو پس قرین جان رو
 تم اسکو کہتا ہو وہ اور نصیحت کریگا وہ اسکو اور نازل ہوگا اسپر عذاب ہمیشہ کا الخلاف شرح میں بجا
 ای کشتی کے این کشتی کھا ہے

ذکر اسکا کہ گدھا کھو دیا تھا اور کتا تھا ڈھول بجاتا ہوں

قول ابن شل بشو کہ شب دزدی عیندہ در بن دیوار حفر می بریدہ نیم بیداری کہ در بخود بود و طفق کہ است
 می شنود و رفت بر بام و فردا آویخت سر و گفت اورا درجہ کاری ای پدر بخیر باشد نیم شب چسبکی و تو کی
 گفتا دہل زن امی سنی درجہ کاری گفت میکویم دہل گفت کو بانگ دہل ی بوسبل و گفت فردا بشنوی
 این بانگ را نعرہ یا حستاد اولیتا من چور فتم بشنوی بانگ دہل و از زمان واقعت شوی بر جزو کل و
 دروغست و کثر ویر ساختہ و سران کج را تو ہم نشناختہ و در عطا افتادہ ای نیم خام و پختہ شود در آتش و در اللہ
 المعنی فرماتے ہیں کہ ہوا فتح ذکر صدر کے ایک شل مجھے اور سن لے کہ ایک چور سرکش نے ایک دیوار کی
 چڑھیں نقب لگایا ایک نیم بیدار کہ رنجوری سے کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا اُس نے اسکی کھٹ کھٹ جوا ہستہ آہستہ
 کر رہا تھا سنی اور چھت پر گیا نیچے کو سر لٹکا کے اُس سے کہا کہ ای پدر کس کام میں تو ہو کیا کر رہا ہو خیرا
 اس نیم شب میں کنواں کھودتا ہو تو کون ہو کہا دہل زن ہوں ای رفعت و بلندی والے پوچھا کیا کام
 کرتا ہو کہا ڈھول بجاتا ہوں کہا ای بوسبل ڈھول کی آواز کمان ہی بوسبل یعنی امی باپ را ہوں کہ کہ
 نئی نئی راہیں نکالتا ہو کہا کل اسکی آواز سن لینا کہ نعرہ یا حستاد و اولیتا کا بلند ہوگا اب قول ابن شل
 ہو یو ہم تو چلے اب توجب آواز دہل کی سینکا اسوقت واقعت ہوگا جو کچھ جزو کل ہو کہ وہ دروغ و کثر
 بناوٹ ہو اور تو نے اس کج کا بھید بھی نہ جانا غلطی میں پڑ گیا بس اور جو کچھ پختہ ہو اسکی آگ میں اور ہمارا

اس مثل کا جو منکروں نے کہی تھی اور رسالت خیر گوش و پیغام پیل جانباہ آسمان سے
 خیر گوش دان و دیو فضول + کہ بیش نفس تو آمد رسول + تا کہ نفس گول را محروم کرد + ز آب حیوانی
 غر خور + باز گونہ کردہ معیش را + کفر لغی مستعد شونیش را + اضطراب ماہ گفتی در زلال + کہ تبر ساین
 شغال + قہقہ خیر گوش و پیل آری و آب + خشیت پیلان زمرہ در اضطراب + این چہ باشد کز ای کو زبان
 نذر بونش خاص و عام + چہ مہ و چہ آفتاب و چہ فلک + چہ عقول و چہ نفوس + چہ ملک + چہ و خوش و چہ طوب
 بہ ملک و چہ گداز و چہ کتبا و چہ بلا و چہ جبال و چہ بحار + چہ مہ و چہ سال و چہ لیل و نہار + چہ تراب آب و چہ باد
 چہ خلیف و صیفت و چہ دی و چہ بہار + جملہ اندر حکم و در فرمان اوست + ہر کجگوئے در خم چو گان دست +
 آب آفتاب + انچہ میگویم مگر ہستم بخواب + صد ہزاران شہر ز ششم شہمان + سرگون کردست امی بدگوہران +
 زمی شگافہ صد شگاف + گردایشان ماہ و خوراند رطوات + خشم مردان خشک گرداند سحاب + خشم
 د عالم را خراب + بنگرید ای مردگان بی جنوط + در سیاست گاہ شہرستان لوط + پیل خود چہ بود کہ سہ
 + کو فتند آن پیلگان را استخوان + اضعف مرغان ابا بیست و او پیل را بدرید نہ پذیرد و رنو +
 نوط خوشبو یکن جو مردہ کیوا سبط بنا یکن نفوس جائین اور رو حین فراتے ہین تو نے جو خیر گوش
 مثل کہی اسکا بھید سن کہ اس خیر گوش کو ایک دیو فضول جان کہ اسے تیرے نفس کے سامنے
 ن رسول ہوں تا تیرے نفس گول و احمق کو اس نے بھیدان سے جکا پانی خضر نے بیا اور ایسی
 مردم رکھے تو نے اس کے معنی ہی لوٹ دیے یعنی اس کے کمان ہین جو تو کہتا ہی تو تو کفر بکتا ہی
 نتیجہ آخر نیش و عذاب عقاب پس اس عذاب اٹھانے پر مستعد ہو تو نے کہا کہ ماہ کا اضطراب جواب
 ن پیدا ہوا اس سے شغال نے پیلوں کو ڈرایا کہ وہ بھاگ گئے اور قہقہ خیر گوش ماہ اور آب کا
 ن سے خوف ہاتھ یوں کا ماہ کے اضطراب سے بیان کیا آوی خام اور اندھو یہ کیا چیز ہو اس
 ابلہ میں جس سے سارے خاص و عام عاجز اور دبے ہوئے ہین کیا ماہ اور کیا آفتاب اور کیا
 کیا عقول عشرہ اور کیا ارواح اور کیا ملک اور کیا وحوش اور کیا طیور کیا جاما اور کیا بادشاہ اور کیا
 لیتقا واد کیا شہر اور کیا پہاڑ اور کیا دریا اور کیا مہینے کیا برسین کیا رات دن کیا خاک کیا باد
 یا گرمی کیا جاڑا کیا خزان کیا بہار جملہ اس کے حکم و فرمان میں ہین اور گند کی طرح سب اس کے
 ن میں چاہے جدھر انکو پھینکے آفتاب ساری مخلوق میں از بس اعظم و اشرف ہو اور وہ ایسا
 کہ اس آفتاب کے آفتاب کا آفتاب ہو پس آفتاب اول مراد ذات الہی سے اور ثانی نور آفتاب
 ذات آفتاب پھر کہتے ہین کہ میں یہ کیا کہتا ہوں جو اسکو آفتاب سے تعبیر کرتا ہوں کیا میں

سوتے میں براتا ہوں ہوشیار نہیں ہوں جو ایسی سویرا دی کرتا ہوں کہ ان وہ کہاں آفتاب کہ اسے
 مقابل ایک ذرہ بھی نہیں اسی بدگوہر ولا کھوں شہروں کو اس بادشاہ کے ختم غضب نے سرنگوں کر دیا ہو
 جیسا کہ فرمایا وہ کہ من قرینہ الملکنا بہت قرینہ ہیں کہ ہننے اُنکو ہلاک کیا شہان میں اٹھ نون زادہ ہو کوہ مراد
 آسمان سے لینے آسمان اُسکے حکم کی ہیبت سے سیکڑوں شکاف اپنے بیچ میں پیدا کرتا ہو کہ انھیں کے
 گرد آفتاب و ماہتاب طواف کرتے ہیں اور پھرتے ہیں اُسکے خشم کا تو کچھ کہنا ہی نہیں جو مرد اُسکی
 راہ کے ہیں اُنکا ایسا خشم ہو کہ بادل کے جگر کا پانی خشک ہو جائے اور اُسکے خشم نے ہی عالم کو خراب
 ویران کیا ہو تم آج مردوبے حنوط غور کرو اور دیکھو شہستان لوط کو کہ نہ سیاست گاہ ہو کیسے لوط پوٹ
 کر دیے گئے تم بیل بیل کر رہے ہو بیل ہو کیا چیز دیکھو تین برندون نے کیسے بڑے بڑے ہاتھیوں کی
 ہڈیاں کو ٹیٹن جو ابرہہ کے ساتھ تھے سمرغ سے مراد قلت ہونہ عدد معین سوچو تو کیسے نصف مرغ ابراہیم
 جیسے ہاتھیوں کو ایسا پھاڑا میراجا رفو محال الخلاف شرح بن دوشتر جو پہلے اس حکایت کے
 آخر میں حکایت سابق کے بھی لکھے ہیں یعنی مکر رہیں تو کہ کیست کو نشیندگان طوفان نوح + مہمان لشکر فرعون
 روح + موج شان شکست و اندراب ریخت + ذرہ ذرہ آب شان برمی گسخت + کیست کو نشیندگان طوفان نوح
 و اُنکے صرصر عادیان رامی ربود چشم بادی در جہان بیلان کشا + کہ بدمدی بیل کشن ندر و غا + آچنجان بیلان
 و شاہان ظلوم + زیر خشم دل ہمیشہ در رجوم + تا ابد از ظلمت در ظلمت + میر و مند و نیست غوث و رحمت + نام نیک
 بدگر نشیندہ اید + جلد دیدند و شمانا دیدہ اید + دیدہ رانا دیدہ می آرید لیک چشم تازدا کشا بدمرگ نیک
 گرد و عالم ربود خورشید و نور + چون روی در ظلمتی مانند کور + بی نصیب الی اذان نور عظیم + بستہ روزن
 باشی از ماہ کریم + تو درون چاہ رفتنی ز کاخ + چہ گند دارد جہانهای فراخ + المعنی نمود نام ایک شخص کا
 نسل نوح علیہ السلام سے اُنکے پیغمبر حضرت صالح تھے کہ بسبب نافرمانی کے آگ کے عذاب سے جلے عاود
 بھی نام ہو ایک شخص کا نسل حضرت نوح سے اُنکے ہو پیغمبر تھے کہ طوفان باد سے ہلاک ہوئے غوث بالغی و نوح
 و فریاد رس یہ بھی قول انھیں انبیا کا ہو کہتے ہیں کون ایسا ہو جسے ذکر طوفان نوح کا نہیں سنا یا طوفانی
 فرعون کے لشکر و روح کی نہیں سنی روح سے مراد حضرت موسیٰ باعتبار پاک جہلی کے کیا موج نے اُنکو
 تود بھڑکے بانی کے حوالہ کیا اور بانی نے اُنکے ذرہ ذرہ کو توڑا اور کون ہو جسے احوال نمود کا نہیں سنا
 کہ آگ نے اُنکو جلایا اور کیسے باد عادیوں کو اٹھا اٹھا لیجاتی تھی اور زمین پر چلتی تھی آگیا رتو آگین لکھوں
 اور اُن ہاتھیوں کو دیکھ جو طوفانی میں تھے کہ اُنکا کشندہ کون تھا کیسے بیل تھے اور کیسے اُنکے کشندے
 تھے اور معند اب تک زیر خشم دل اور رجوم ہیں اور اب تک ایک ظلمت سے دوسری ظلمت میں جا رہے

یادرس نہ مطلق رحمت اُنکے حال پر آب بطور طنز کے کہتے ہیں کہ تم نہ بچارے کیا جانور تمہنے تو
 بد کا نام بھی نہیں سنا چاہئے اور سب نے دیکھا ہو مگر تمہنے کچھ نہیں دیکھا حالانکہ سب کچھ دیکھا لیکن ناپید
 ہو کر تھاری آنکھیں مرگ خوب کھول دی گئی اگر دونوں جہان خورشید و نور سے بھر جائیں جو لڑتے
 رہتے اندھے کی طرح ظلمت میں چلے جو عبارت منکالت سے ہو تو تو اس نور عظیم سے بے نصیب ہو
 اہ کریم سے روزن بستہ اسلئے کہ تو تو خود کا رخ چھوڑ کے چاہ میں گھسا ہی ہر جہان فراخ کا کیا گناہ وہ تو
 ن قبولہ جائے کہ اندر رو صف گمگی ماندا و چون بہ بند روی یوسف لائے + محن داؤدی سنگت پرست
 تلکین دلانش کم شیند + آفرین بر عقل و بر انصاف باد + ہر زمان دانند اعلم بالرشاد + صدقوا
 ایسا + صدقوا و حاسبا ہا من سبا + صدقوا ہم ہم شمس طلوع + یومئذ کم من مخازی القار +
 ہم بدوزخ اہر + قبل ان یلقو کوا بالساہرہ + صدقوا ہم ہم مصابح الدجی + اگر مواہم ہم مفارحہ +
 ن لیس + رجوا خیر کم + لا تفضلوا الا تصد وغیر کم + پارسی گویم ہیں تاری ہل + ہندی آن ترکیش
 دل + المعنی یہ مثالیں بھی کلام سابق پر ہیں کہ جو جان کہ ہمیشہ وصف گرگ میں رہی ہو وہ
 صورت کو کیسے خوبصورت دیکھ سکے دیکھو محن داؤدی سنگ و کوہ تک پہونچا اولان سنگین ہونکے
 نہیں سنا یعنی پھر اثر پذیر ہو اگر یہ نہ ہوے پس ہر دم تحقاری عقل و انصاف پر آفرین ہو کیسا
 انبیا کی بات نہ سنی اور اندر رشد و ہدایت کا خوب جاننے والا ہو آب مولا ناز فرماتے ہیں
 بان رسولن کرام کی تصدیق کرو اور تصدیق کرو ان روحوں کی جنکو مستے ابنی قیدین کیا ہی
 سے اور تصدیق کرو انکی کہ وہ آفتاب روشن ہیں کہ امن و یقین وہ تمکوزیان و رسوائی کے
 سے قیامت کے دن اور تصدیق کرو کہ وہ بدر روشن ہیں قبل اس سے کہ وہ طاق ہوں گے
 میں اور تصدیق کرو انکی کہ روشن چراغ اندھیرے کے ہیں اور بزرگی کرو انکی کہ وہ کنجیان
 ن اور تصدیق کرو انکی کہ امیدوار تحقاری خیر کے نہیں ہیں اور گمراہ مت ہوا در تغیر کو منہ
 ماتے ہیں کہ ہم تو پارسی گویم ہیں پارسی کہتے کہتے عربی کہتے گئے اب عربی کو چھوڑ دین اور
 اپنے ترک کے جان و دل سے ہندو غلام ہیں

بیان معنی حزم و مثال مرد حازم

ایہی ہاں شتا ہاں شنوید + بکر ویرند آسمان ہر وید + یا بحال اولستان بنگر نیہ + یا سوی آخر
 رید + حزم چہ بود در دود و تدبیر احتیاط + از دو آن گیری کہ درست از خطا + ان کی گوید درین
 نیہ نیست آب و ہر سنگ پای سوز + وان کہ گوید در دست این زبان حکم ہر شب چشم بینی رو

حرم آن باشد کہ برگیری تو آب + تارہی از ترس و ناشی در صواب + گر بود در راہ آب این را بر نہر و نہر باشد
 دای بر دستنہ + ای خلیفہ زادگان وادی کیند + حرم بہر روز میعاد کی کند + آن عدوی کہ پدرتان کین کشیدہ
 سوی زندانش ز علیین کشیدہ + آن شہ شطرنج دل رما ت کردہ + از ہشتش شجرہ آفات کردہ + چند جا بندش
 گرفت اندر نہر و تباہی در قلندش روی رود + انجمن کردست با آن پهلوان + سست سستش منکرید
 ای دیگران + مادر و بابای مارا آن حسود + تلح و پیرایہ بچا لاکہ ربودہ + کردشان آنجا بر ہنہ خوار و زارہ
 سا لہا بکریست آدم زار زار + المعنی خبر دار ہو جاوہ گواہان شاہون کی جو پیغمبر ہین سنوایسہ گواہ کمان
 ملینکے اور ساتون آسمان اسپر ایمان لائے ہین تم بھی ایمان لاؤ یا اوکین کے حال پر غور کرو کہ لائے
 کیا حال ہوے یا آخرین کی طرف حرم و ہوشیاری کے ساتھ اڑو حرم جاتے ہو کیا چیز ہی و تدبیر و تدبیر
 احتیاط کرنا اور دونوں سے اسکو اختیار کرنا جو ضبط سے دور ہو مثلاً ایک شخص کہتا ہو کہ اس راہ میں
 سات دن تک پانی نہیں ملتا ایسے کہ پانی وہاں مطلق نہیں ہی ریت پائون جلائے والا ہو اور
 دوسرا کہتا ہو کہ یہ جھوٹ ہو تو جہاں رات کو ٹھہر گیا چشمے روان دکھیگا آب حرم یہ ہو کہ تو پانی اپنے
 ساتھ لپی تو خوف سے چھوٹے اور صواب سے قرین رہے تیرا گر راہ میں پانی ملے تو اسکو پھینک دے
 اور جو نہ تو واسے مرد ستیزہ پر ایسا سازگار پر جو مخالفت حرم سے ہی تو خلیفہ زادو بیٹے ایسی آدم کسوا
 بموجب انی جاعل فی الارض خلیفہ کے آدم کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کہا ہو خوب داو کردہ اور عدل سے
 تجاوز نہواور روز میعاد کیواسے حرم بجالاؤ وہ دشمن جنے تمہارے باپ سے اپنا کینہ لیا کہ وہ شیطان
 ہو اور باپ آدم کو علیین سے اس زندان کی طرف کھینچا زندان دینا موافق الدینا بحن المؤمنین دینا
 زندان مومنون کا ہو اور نسبت دشمنی کے خود خداے تعالیٰ نے فرمایا ان ہذا عدو لک نزدک آدم
 یہ ابلیس تیرا اور تیری زوجہ کا دشمن ہی اسی نے انکو جو بادشاہ شطرنج دل کے تھے مات کیا اور بہشت
 سے محفل کے بیگاری اس فات کا بنایا انکی لڑائی میں کتنی جگہ اسنے داؤ جلائے یہاں تک کہ ایک
 کھیت میں روئے زردہ انکو بچا رہی ڈالا یہ کھلے یا آدم ہل دنگ علی شجرۃ الخلد و ملک لایلی ای آدم میں
 راہ تباؤن نکو وخت خلد جس سے ہمیشہ جنت میں رہو اور وہ ملک پاؤ جو پیرانا ہی نہواں جانا تھے اسے
 ایسا کام آن پهلوان کے ساتھ جو آدم ہین کیا ہو لبر و رون کو ہم جتانے دیتے ہین کہ اسکو سست
 مست دیکھو یہ وہ حاسد ہو جنے ہمارے ماں باپ دونوں کا تاج و لباس چھین لیا اور چالاکی سے
 لیکھا جیسا کہ قرآن میں ہی فوسوس لہما الشیطان لیبدی لہما مادوری عنہما من سواہما سودو سودہ میں ڈالا
 ان دونوں کو شیطان نے تا ظاہر کردے جو کچھ چھپایا گیا ہو انکی عورات سے بیٹے ننگے ہو جائیں

و وہاں پر پہنچا اور خوار و زار کہ آدم برسون اس غم سے زار زار روتے رہے منقول ہو جب گندم
نے کھایا اگلے بشتی اس کے جسم سے چھٹ پڑے ننگے ہو گئے بھل گئے پھرتے تھے اور درختوں کے
آپ کو ڈھانپتے تھے اختلاف شرح میں پائے سوز کو شور لکھا ہو اور دادی کو وادی + قول کہ
پیشم اور وید بشت + کچلا اندر جریدہ لاست بشت + تو قیاسی گیر طریش را + کہ چستان سر
ریش را + انڈرا و گل پرستان از شرش + تیغ لاحولی زیندا ندر سرش + کہ بھی میں شمار از دیکھیں + کہ شفا
بیند ہیں + داکا صیاد زیند و دانا + دان پیدا با شد و پنہان دغا + ہر کجا دان بدیدی + کھنڈ +
دام بر تو بال و پر + چونکہ دانہ بدیدی مگر نرالی حمام + در نہ چون خوردی در افتادی بدام + غلام
دان گفت + وزیر یاض قدس بہر ش گل شکفت + ہم بدان قانع شد و از دم رست + بیج داسے
انہ بشت المعنی اور جو فرمایا ہو کہ برسون روئے اب اس روئے کا بیان ہو کہ اس کے روئے
س جسم اٹھی اور جو صورت سے زاری کرتے تھے قبول نہیں ہوتی تھی لہذا کہتے تھے کہ اکی میر
یکسی لاشت ہوئی ہو آخر کار جب کچھ کلمات رہے انہ ہی سے اس کے قلب پر لٹکا ہوئے اس کے

رہ و زاری کی تب تو قبول ہوئی چنانچہ قرآن مجید میں ہو منقلب آدم سن رہ کلمات قناب علیہ
د اب الرحیم پس سیکھ لیں دم نے اپنے رب سے چند باتیں سو تو بہ کی آئینہ بیشک وہی ہو معاف
اور مہربان اب تو قیاس کر اس کی طراری کو کہ ایسے ریش جنکا اندمال محال ہوتا ہو اس سے
ہیں بجا و گل پرستو یعنی تن پرور واسکے شر سے اور تیغ لاحولی اس کے سر پر راستے رہو کہ یہ
سے تاک رہا ہو اور تم اسکو نہیں دیکھتے ہو موافق قول خدا تعالیٰ کے انہ یراکم ہو و ہیلہ
لا ترونہم بیشک دیکھتا ہو وہ تمکو اور اس کے گروہ اس جنیت سے کہ تم اسکو نہیں دیکھتے
باد دانے بکھیرتا رہتا ہو لیکن دانے ظاہر ہوتے ہیں اور پوشیدہ قابس تو جہان دانہ دیکھ
بج تاثیر بال و پر کو دام نہ بانڈھ لے لہذا اسی حمام جسوقت تو دانہ دیکھے معا و ہاں سے بھاگ
نے کھا لیا تو جان لے کہ جال میں پھنس گیا کیسا خوش رہہ مرغ ہو جسے ترک دانہ کا کیا اور ریاض
اس کے واسطے گل کھلا اور وہ اسی گل کی بوسونکھ سونکھ کے رہا اور اسی پر قانع ہو کر دام سے
لسی دام نے اس کے بال و پر نہ بانڈھے اختلاف پہلے شعر کے معنی شرح بحر العلوم میں بھی لکھے
بھی ناظرین کو بھی غور فرمائیں اور انکو بھی سن اس کے معنی کہ انک لکھوں جنکا دل چاہے شرح میں بھی لے

و خامت حال اس مرغ کی کہ حرم کو حرم ہو اسے ترک کیا

رغے فوق دیواری نشست + دیدہ سوی دانہ و دامی بہست + یک نظر اسوی صحرامی کشید +

ایک نظر حرمش بداند می کشید + این نظر با آن نظریالش کرد + ناگهانی از خرد خالیش کرد + رفت و داد
 خود و اندر دامن مائد + صاحبش گشت و بخورد و کام را مند + با نغمی کان تر در گذاشت + زان نظر بر کند
 و بر جو انگاشت + شاد پروبال او نجا که تا امام حله آزادان بشد + هر که او را متقل ساز و برست + در مقام
 امن و آزادی نشست + زانکه شاه حازمان آمد و شش + تا گلستان و چین شد منزلش + حرم ازو
 ملاحتی و دورانی حرم + پنجین کن گر کنی تدبیر و غم + بار بار دامن حرمش فتاده + خلق خود را و بریدن
 بارت آن تو اب لطف آزاد کرد + تو به پذیرفت و شمارا تشاد کرد + گفت ان عدم کذا عدنا کذا + سخن زو چو
 انفعال باجزا + المعنی چالیش خراسیدن تو اب بتشدید و او تو به پذیرنده یعنی ایک سرخ کسی دیو اب پوچھا
 اور آنکھین طرف داد مع دامن کے لگایں یعنی اس دانہ کے ساتھ دامن بھی تھا و او آسمین معیت کی تو اب
 ایک نظر تو اسکی صحر کی طرف بھی کہ امجاون اور ایک نظر جو حرم کی تھی وہ دانہ کی طرف کھینچی تھی کہ
 اس پر گون آخر اس نظر سے جو اس نظر کے ساتھ خراش کیا تو یکا یک اسکو خرو سے خالی کر دیا کہ یہ دانہ
 بر گیا اور دانہ کھایا اور جال میں رہ گیا شکاری نے اسکو مارا کھایا اور کامران ہوا اور وہ مرغ حبس
 اس تردد کو چھوڑا سننے دانہ سے نظر اٹھا کے صحر کی طرف تعین کی وہ شاد ہو اور پروبال اس کے
 اس کے واسطے نجات اسی سبب سے وہ جملہ آزادون کا امام ہو اب جو کوئی اسکو اپنا مارا بنائے وہی
 جھوٹ جائے اور مقام امن و آزادی میں بیٹھے اس سبب سے کہ جو لوگ حرم والے ہیں ال سکا ان
 سب کا بادشاہ ہوا سیوج سے گلستان اور چین اسکا گھر ہو اس سے حرم راضی وہ حرم سے راضی ہوا
 تو کوئی غم و تدبیر کرتا ہی تو اسلای کر تو بھی بار بار دامن حرم میں پھنسا ہی اور اپنا خلق بریدن کے حوالہ کر دیا
 پھر بھی جھکو اسے لطف تو بہ پذیرنے آزاد کر دیا تو بہ تیری مان لی اور جھکو شاد کیا اور اسی سبب سے
 کہا کہ جسے تم لوٹو گے دیسے ہی ام لوٹینگے یعنی جو گناہ سے تو کی طرف لوٹو گے ہم قبول کریں گے اور بخش
 دینگے اور اگر تو بہ کے بعد گناہ کی طرف لوٹو گے ہم اسکا بدلہ کریں گے اور سزا دینگے یعنی فعلون کو بخت جزا
 کیا ہی جیسا کہ فرمایا ہے حکم ان بر حکم وان عدم عدا قریب ہو کہ رب تمھارا تم پر رحم کرے اور جو پھر لوٹو گے
 تم بعد رحمت کے تو ہم لوٹینگے بدلہ میں اخلافت شرح بحر العلوم میں فتح اسکند بجائے میکشید لکھا
 قولہ جو تکر بختے برابر خود اور دم + اید ان جفتش و دانہ لاجرم + جفت کردیم این عمل را با اثر چون رسد بے
 رسد بختہ چون رہا بد غارتی از جفت شوی + جفت نمی آید بی او شوی جوی + بار دیگر سویلین دم اندر
 خاک اندر دیدہ تو بہ زیدہ بارت آن تو اب بکشود ان گرہ + گفت ہیں بگریز این سو پامد + باز چون
 پروانہ نسیان رسیدہ جان خازا تبت کشید + کم کن این پروانہ نسیان شکے + در پر سو زیدہ بگر نوینے

میدی شکر آن باشد کہ هیچ + سوی آن داد نزاری پنج پنج + تا ترا چون شکر گوی بخشداد + دوزخ
 بخوف عدو + شکر آن نعمت کہ تان آزاد کرد + نعمت حق را باید یاد کرد + چند اندر رنجها و در بلا
 ز دام رہا کن ای خدا + تا چنین خدمت کنم احسان کنم + خاک اندر دیده شیطان نرم + چون خلاصت
 ز امتحان + همچنانستی کہ بودشی همچنان + چون رہا کردت فراموش کردیش + جان خود را ست
 ردیش + المعنی یعنی بموجب زوجا الفعال الخ کے فعل جزا کا راجع ہو اور جزا فعل کی بہر جہ
 ت کو ہم اپنے پاس بلائیں گے یعنی کوئی فعل ظہور میں لائیں گے تو درمختص اسکا ضرور آئینگا
 مناسب عمل کے جب اس عمل با اثر کے ہم جفت ہوے اس سبب کہ جب ایک جفت آتا ہی
 نزد آتا ہو جب اسے غارت اس جفت سے چھین لی تو درجعت شوی اور جو اسکے پیچھے آئے
 بے سے پھر تم اس دام کی طرف رجوع ہوے اور تو بیک آکھوں میں تنے خاک ڈالی پھر اس
 نے وہ گرہ تیری کھول دی اور مشکل سان کردی اور کہدیا کہ خبردار بیان سے بھاگ جا
 نام ادھر مت رکھنا بعد اس فہمائش کے نسیان کا پروانہ تمھارے پاس آیا اور اسے تمھاری
 نش کی طرف کھینچا تو فہمائش تو آب کی مت بھلا اور اس پروانہ نسیان و شک ہی کو کھوے
 جلے ہوے یرون کو جو ایک دفعہ جل چکے ہیں دیکھے رہ اور شکر گزار ہو کہ کھلو اس دام سے
 ن شکر یہی ہو کہ پھر اس دانہ کی طرف ہرگز رغبت نہ کر اور پنج پنج میں نہ پڑ جب تو اسکا شکر گزار ہو
 وزی بے دام و بخوف دشمن کے کھینکا شکر اس نعمت کا کہ اسے تملو آزاد کیا یہی ہو کہ نعمت
 رو بھو لو نہیں جیسے رنج و بلا میں دل سے کہتے تھے کہ ایذا اھلو اس رنج و بلا کے دام سے
 پھرا دیگا تو تیری بندگی کرینگے اور تیرے واسطے احسان کرینگے جیسے کہ نذر وغیرہ مانتے ہیں
 ن کی آکھوں میں خاک جھونکینگے جب اسے تملو اس امتحان بلا سے خلاصی بخشی تو دیکھے ہی
 جیسے تھے اب جو اسے چھوڑ دیا تو اسکو بھول گئے اور اپنی جان کو مست بہوش بنا لیا کچھ

جاتے ہی نہیں الخلاف شرح بحر العلوم میں یں پروانہ گواہی پروانہ لکھا ہی
 ت نذر کرنا کتون کا ہر جاڑے میں کہ جب گرمی آئیگی تو جاڑوں کیلئے پھر بنا کینگے
 زستان جمع کردہ استخوانش + رجم سر ماخرد گردانہ چنانش کو بگوید کا بقدر تن کہ منم بخاندان
 + چونکہ تابستان بیابان بجاگ + بہر ہر ماخانہ سادم ز سنگ + چونکہ تابستان بیابان کشادہ
 ہن کرد و پوست شاد و زفت گرد و پاکشد در سایہ + کاہلی سیری غری خود رایہ + گوید اور چون
 بدویش لا + در کلامی خانہ گنجم ای کیا + گوید شمل خانہ ساوی سمو + گویداد در خانہ کی حجم ہو +

استخوان حرص تو در وقت درد در ہم آید خبر دگر در در نور و کوئی از تو بسیارم خانه + در دوستان بلغم
 کا شانه + چون بشیر رخ و شدت آن حرص رفت + ہنجو سگ سودای خانہ از تو رفت + المعنی غرا لکسر در
 غافل مرد ناد مودہ کار نور و فتح ہندی بچہ رو باہ وغیرہ کا کتا جاڑے میں اپنی ہڈیاں جمع کیے ہوئے
 سوتا ہو جسکی ہندی ہو گئی مڑی اور سنگ زنی سر کی جو مرد برف بادی سے ہی ایسا چور چور اسکو کرتی ہو
 کہ وہ کہتا ہو کہ میرا تناسق ہو جیسا کہ میں ہوں بات ہی کیا ہو جھکے ہو ایک گھر پھر سے بنانا چاہیے
 اب جبوقت گرمی آگئی میں اپنے بچوں سے جاڑے کیواسطے ایک گھر بناؤنگا پھر جب گرمی آئی اور
 بدن نے کٹا دیائی یعنی جاڑے کی ٹسکڑیاں جاتی رہی ہڈیاں پھیلین پوست خوش ہوا یہ بھی موٹا
 تازہ ہو کے کسی سایہ میں یا ٹون پھیلا کے سو رہا پھر ویسا ہی کاہل و تیرا ہی یہ ویسا ہی غافل اور
 خود راے ہو گیا اور اب وہ جو اب کو موٹا تازہ دیکھتا ہو تو کہتا ہو کہ ای کیا گھر کیسے بناؤں میری
 گھر میں سائی کب ہوگی ایسا گھر کونسا ہو جس میں ساؤنگا سہارا دل بھی اسکا کہتا ہو کہ ای عمر کوئی
 گھر بناؤ اس سے ہی کہتا ہو کہ بتا میں گھر میں ساؤنگا کب ایسے ہی تیری حرص کی ہڈیاں بھی جب کسی
 درد میں پڑتی ہیں سکڑ کر دجاتی ہیں اور چور چور ہو کے بیچتا ب کھاتی ہیں تو بھی کہتا ہو کہ میں بھی تو یہ
 ایک گھر بناؤنگا کہ تکلیف کے وقت جو مردستان سے ہی میرا کا شانه ہوا اور کا شانه خانہ زمستانی
 کہ جبکہ تابانوں میں شیشے لگاتے ہیں روشنی کیواسطے اسلئے کہ کاش بمعنی شیشہ کے ہو اور آئے کلمہ
 نسبت پھر جب بچ جاتا رہا اور حرص موٹی تازی ہوئی تو کتنے کیطرح سودا خانہ سازی کا سب جاتا رہا
 کچھ نہ اٹھلا فہن کرد و کوپن کرد و شرح میں لکھا ہو قولہ شکر نعمت خوشتر از نعمت بود + شکر بارہ
 سوی نعمت + رود + شکر جان نعمت + نعمت جو پوست + زانکہ شکر آرترا تا کوئی دوست + نعمت + غفلت
 شکر ابتاہ + عید نعمت کن بام شکر شاہ + نعمت شکر کند پر چشم و میر + ماکنی صد نعمت + شکر فقیر + سیر نونی
 از طعام و نقل حق + تار و داز تو شکم خواری و دوق + نعمت و باب را شکر کی کند + نامہ تجویز + شکر بند
 شکر جذب نعمت او فرزند + کفر نعمت مرد را کا فرزند + المعنی شکر بارہ وہ شخص جو یا شکر کا ہونعمت
 بلا یعنی شکر نعمت کا نعمت سے خوشتر ہو اسواسطے جو شکر بارہ ہو وہ بلا و خواری میں نہیں پڑتا اس لیے
 شکر کے لیے نعمت لازم ہو اور نعمت بے شکر زائل ہو کے نعمت پیش آتی ہو شکر نعمت کی جان ہو اور نعمت
 مثل پوست کے اسواسطے کہ شکر جھکودوست کی گلی تک پہنچتا ہو شکر جھکوا گا ہی بخشنا ہو اور نعمت
 غفلت لاتی ہو پس تو اپنے بادشاہ کے دام شکر میں شکار نعمت کا کر اور جاں شکر کا لگا یہ نعمت
 جو شکر شاہ سے حاصل ہوگی تیری کھون کو بھر دیگی اور سیر کر دیگی اور بادشاہ بنا دیگی تا تو سیکردن

بن کو بخشیدگا اور سیر ہو کے طعام و نقل حق سے نوش کرے گا تو تجھ سے یہ علم خوارچی گدائی بالکل جاتی
 شدہ کی نعمت کا شکر کرتو اپنے منجوش کے سر کو دتوڑ دینے جتنا اٹھا رہا بلند رہے گرنے نہ لے منجوش
 ، باہجہ علم شکر ایسی کشش والا ہو کہ نعمت وافر کو اپنی طرف مہینچتا ہو اور کفر نعمت کا آدمی کو کافر
 فرمایا لکن شکر تم لازید علم و حسن کفر تم ان عذابا لشدید اگر شکر کر کے ہم نعمت تمھاری بڑھائے
 گے تو ہمارا عذاب بھی سخت ہو گا فرین فتح کا بھی جائز ہو ا تخلات شرح بحر العلوم میں
 وحده لکھا ہے بارہ یعنی اسب اس بارہ کے معنی تو مجھ کو خوش نہیں کرتیم کو برہم منجوش کو بخوش لکھا ہے
 لہٰذا انبیا علیہم السلام کو نصیحت سے اور حجت لانا موافق طریق جبر یوں کے
 ہی نصوہاں میں بود + انچہ گفتار درین وہ کس بود + فضل بروہا می ما نہاد حق +
 بر خالق سبق + نقش با این کرد آن تصویر گیر + این نحو ابد شد بگفت و گو دیگر سنگ صدال
 + کہنہ را صد بار گوئی باش نو + خاک را گوئی صفات آب گیر + آب را گوئی غسل شو یا کہ خیر +
 ز محض شو + پیشہ را گوئی کہ سوی یاد رو + قلب را گوئی کہ زریاک شو + یا کہ اکیرے شود
 + پیچ ازان اوصاف دیگر گون شوند + آب کی گرد و غسل را می ارجمند + خالق افلاک و ہسم
 + خالق آب و تراب خاکیان + آسمان را و دوران و صفا + آب و گل را تیرہ روئی و
 نمان و روی گزید + کی تواند آب و گل صفوت خرید + قسمتی کرد دست ہر یک را رہے + کی
 بہمت چون کے + المعنی نصوح بسیار نصیحت کنندہ پھر رجوع ہو طرف ذکر اہل سبا کے کہ قوم
 جو تم بڑے صالح ہو جو کچھ کہنے کہا اگر اس کا خون میں کس ہی لینے اس مذہب مشرب کا
 مت کافی و بس ہو لیکن ہم کیا کریں ہمارے دلوں پر تو اللہ نے فضل لگا دیا پھر تم ہی
 پر بھی کوئی بھی سبقت لیگیا ہمارا تو نقش ہی اُس مضمون نے ایسا بنا دیا یہ تمھاری شکل سے
 بایک گاتم پھر سے سیکڑوں برس کہتے رہو کہ نعل ہو جا اور پڑتے سے سود فہمونی ہو جا
 ، اور یہ نیا ہو جا یہ خاک سے کہو کہ پانی کی صفت اختیار کر یا آب سے کہو کہ شہد ہو جا
 ، کیا وہ ہو جا تا ہو تا کہ نور محض نہیں ہو کیسے نور ہو جاے مجھ کہ ہوا سے بھاگتا ہو کیسے
 اسکے زر قلب و رخا لیس یا اکیر کب بن سکتا ہو غرض جو اوصاف جسے ہیں اُسے بدل
 پانی شہد نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ جسے افلاک اور افلاک کی مخلوق پیدا کی ہو اور آب
 کی اُسے آسمان کو نور صفا و گردش دی اور آب خاک کہ تیرہ روئی و بالیدگی آب آسمان
 مری بات کیسے اختیار کر سکتا ہو اور آب و گل صفوت و صفا کیسے پاسکتے ہیں گزیدہ بالضم

گزیدن سے پسند کرنا اختیار کرنا خوش خالق نے ہر کسی کے حصہ میں ایک راہ کی ہو پھر تیری کوشش کاہ مثل کوہ کے کب ہو جائیگی

جواب ابن ابی علیہ السلام کا جبرائیل کو

تو کہ انبیاء کفند کاری آفرید + صفہای کہ نشان زان سر نشید + دافریاد و صفہای عارضی + کہ گئی مرخوڑ
 مسگرد در صفی + سنگ را گوی کہ ز رشو بہدست + پس را گوی کہ ز رشو راہ ہست + ریگ گوی کہ گل شو عاثر بہ
 خاک را گوی کہ گل شو جائز ہست + رنجہارادست کا ز جارہ نیست + آن مثل لگی و فطس و عمیست + رنجہ
 وادست کا ز جارہ ہست + آن مثل لقوہ دور و سرست + لہن دواہا ساخت بہر اتلا فنیہ
 این درد دواہا اگر نہ احد + بلکہ اغلب رنجہار جارہ ہست + چون بید جوی بیاید آن بدست + المعنی
 عارضی خوشنود فطس بین مینی ہونا معنی اما کہ عماروری انبیاء نے کہا کہ ہاں ایسے وصف اُسے پیدا کیے ہیں کہ
 اُسے تم سر نہیں نکال سکتے اور الگ نہیں ہو سکتے اور اُسے ایسے وصف عارضی پیدا کیے ہیں کہ جسے
 کبھی تم مغوض ہونے ہو یا ناخوش اور کبھی خوشنود اگر سنگ سے تو کہے کہ ز رہو جا بیہودہ ہاں
 مس سے کہے کہ ز رہو جا تو راہ کی بات ہو کہ ایسا ہوتا ہو اور جو ریت سے کہے کہ گل ہو جاوہ اس کا
 ہو گا کہ اس میں گل ہونے کا اسلما مادہ نہیں پھر کیسے ہو اور اگر خاک سے کہے کہ گل ہو جا تو جائز ہو بہت
 رنج اُسے ایسے دیے ہیں جنکی علاج نہیں مثلاً گونگا یا اندھا یا جوڑی ناک لا ہونا اور بہت رنج ایسے
 ہیں جنکا علاج ہی جیسے لقوہ یا درد سر پس یہ دوا اُسے انھیں کے اتیلا فنیہ کی واسطے بنائی ہو لا جرم
 درد دوا بیہودہ نہیں ہیں بلکہ اکثر رنجوں کے علاج ہیں اگر تو خوب متوجہ ہو کہ کوشش کے ساتھ ڈھونڈے تو بہت

دوبارہ حجت ان منکروں کی جبریہانہ

قوام گھندی اگر وہ رنج مادہ نیست زان رنجیکہ بیدرد دوا + سالما گھنید زین فسون + پند + سخت ترحی گشت
 زان ہر خطہ بند + گرد و الہین مرض قابل بدی + آخر از دی درہ زائل شدی + سدہ چون شد آب بالہ
 ورجہ اگر خورد و دیا رد جای دگر + لاجرم آناں گیر دست و پا + تشنگی را تشکمان استقا + المعنی قوم نے
 کہا اگر وہ رنج ہمارا ایسا نہیں ہو جو دوا پذیر ہو بریں ہو گئیں لوگوں نے ہم پر افسون بھونے کی نصیحتیں
 کیں فائدہ کیا مئے ہر دم بند ہماری اور مضبوط ہوئی پس اگر مرض ہمارا قابل دوا کے ہوتا تو کوئی ذہیب
 قوطس سے کم ہوتا یا ایسا ہی جیسے سدہ پڑ جاتا ہی تو پانی جگر میں نہیں پہونچتا اگر دریا پی لیگا نہ معلوم
 وہ کہاں چلا جائیگا اسی سبب سے ہاتھ پاؤں سوچ جاتے ہیں مگر وہ پانی پینا اس تشنگی کو
 نہیں سمجھتا

پھر جواب انبیا کا جبر لون و

مند تو میدی بدست، فضل رحمتی باری بیدست، از جنین نشتاید تا امید، دست در خراک
 نید، ای بسا کاری کہ اول صعب گشت، بعد از ان بکشاده شد سختی گذشت، بعد تو میدی
 نصت، از پس ظلمت بسی خورشید، باست، خود گر فتم کہ شمشکین شدید، قفلما بر گوش و بر دل
 مارا با قبولی کار نیست، کارا تسلیم و فرمانبرد نیست، او بفرمودست ما این بندگی نیست
 ن گویندگی، جان برای امر داریم، مگر برگی گوید او کاریم، ما امر حق را با گروہ بے ریا،
 ن رسالت با شما، غیر حق جان نبی را با نیست، با قبول درو خلقش کار نیست، سرزد تبلیغ
 دست، زشت و دشمن رو شدیم از بہر دوست، با برین در کہ ملولان نیستیم، تا ز بعد راہ
 دل فرو بسته ملول نکس بود، کز فراق یار در محبس بود، دبر و مطلوب با ما حاضرست،
 ش جان شاکرست، در دل مالالہ زار و گلشن مست، پیری و پیرمردگی را راہ نیست، بمعنی خراک
 انبیا نے کہا ای لوگو! ناامیدی بڑی چیز ہے ناامید مت ہو خدا کی رحمت بحد و حساب ہو بھلا
 ہے کہ جسکے احسان برابر دیکھتے چلے آئے ہونا امید ہونا چاہیے نہیں اسی کی رحمت کے خراک
 ، ایسے کام ہوتے ہیں کہ اول میں سخت معلوم ہوتے ہیں اور جب کشود انہیں پیدا ہوتی تو
 ہتی تم اس ناامیدی سے ناامید مت ہوا اسکے پیچھے بڑی بڑی امیدیں ہیں اور اس ظلمت کے
 سے آفتاب ہم خود اسکو مانتے ہیں کہ تم سخت دل ہو گئے اور گوش دل پر قفل لگ گئے
 مگر کہو تو کیسے قبول سے کام نہیں ہو ہمارا کام تو تسلیم ہی ہے اسکے حکم پر گردن نہاد ہونا اور
 کے پاس لیجانا جیسا کہ فرمایا یا علی الرسول لا البلاغ نہیں ہو رسول کے ذمہ مگر یہی دنیا
 س خدمت کا حکم دیا ہی ہم خود یہ گفتگو نہیں کرتے ہماری جان اسی کے حکم کیواسی ہے
 ت میں بود ہم ایسین بولین جہا ہے جہا ہے نہ جہا جو حکم خدا کا ہوتا ہو اسکی رسالت
 کرتے ہیں تمہارے پاس یہی ہو کہ کوئی جان کا خوف کسی سے نہیں ہو ہم نبی ہیں
 اکاد دگار سوا خدا کے کوئی نہیں ہو نہ ہکو کسی کے رو قبول سے مطلب ہم کسی سے
 ل تبلیغ رسالت کی مانگتے ہیں یہ محدود بھی ہماری اسی سے جیسا کہ کہا ہو ان جبری الاعلیٰ اللہ
 وری ہماری مگر اللہ پر ہم اسی اپنے دوست کے پیچھے زشت دشمن رو ٹھہرے ہیں کہ کوئی
 نسا ہو اور جہان ہماری صورت دیکھی جا حالہ دشمن آتا ہو ہم اسکی راہ میں ملولون سے
 میں ملول دی بعد راہ سے جگہ جگہ کھڑا ہو ہو رہتا ہو اسوا اسے کہ ملول در بستہ دل و شخص ہوتا ہو

کہ فراق یار کے زمانہ میں بڑا ہو ہمارا تو دل پر مطلوب و دونوں حاضر ہیں اور اسکی رحمت جو ہمیشہ ہمارے پاس ہے
 ہماری جان اسکی شاکر ہمارے دل میں تو ایک گلشن اور ایک لالہ زار شگفتہ ہو پیری و پیر مردگی کو
 اس میں داخل ہی کہاں ہوا لطف شریف بجز علوم میں پہلے دونوں شعرا خیر داستان صدر میں کے
 میں میں نے مناسب جان کے اس حکایت کو آٹھ صد سال ویک ساعت کیست کہ دراز و کوتاہی از ما نفیست
 ملول میں واد عطف جو مل و زن و بیہ صورت ہو اور در دل کو در دل لکھا ہو قول وائما تر و جوایم و لطف
 تازہ و شیرین و خندان و طریف و پیش آمد سال ویک ساعت کیست کہ دراز و کوتاہی از ما نفیست
 آن دراز و کوتاہی در جسمہاست و خود دراز و کوتاہی اندر جان کجاست ہمہ صد و نہ سال آن اصحاب کف
 پیش شان یک روزی اندوہ لعل و انگلی نمود شان یکے نہم کہ بہ تن باز آمد روح از نام و از
 بنام شد روز و شب با ما و سال کی بود پیری و پیری و ملال و درگستان عدم چون بخود رست بہی
 از سفر اقل لطف از دلست ہم یق لم یدر کس کو بخورد و کی بویہم آرد و جعل انفس در و نیست ہوہم
 از بدی ہوہم آن ہمچو ہوہون شدی معدوم آن و دوزخ اندر وہم چون آرد بہشت و ہیج تا بدی
 خوب از خوش رشت و ہین گلوئی خود میرد ای همان و اینچنین رقم رسیدہ تا وہان و راہ ہائی صعب یا
 بردہ ایم و رہ بر اہل خوشی سان کردہ ایم و ہین جو بید از نجوم سعد راہ و زانکہ در ظلمت دریدہ قمر چاہ
 ہر کہ مارا کشت پیر و بار شست از غلاب نار و در جنت نشست و انکہ نشیند از شقاوت پند ما و در غلاب
 جاودان شد قبل و المعنی طریف نادر و نوزادہ لعل در بے کھانا اور اندو گھین ہو نا سفر اقل با لطف
 بزرگ و کوز لولہ دار می و بیالہ می و آہی انبیا فرماتے ہین کہ ہم ہمیشہ تر و تازہ اور جوان و لطیف
 اور تازہ و شیرین اور خندان اور طریف ہین ای نوزاد ہمارے نزدیک سو برس اور ایک ساعت
 برابر ہو اسوا سطر کہ ہمسے دراز و کوتاہ جو عوارض ہین نہ جو ہر سب جدا ہو گئے اسلئے کہ دراز و کوتاہ
 یہ صفات جمہول کے ہین اور ہم روح مجرور کے پھر روح میں دراز و کوتاہ کہاں ہین وہ اصحاب کف
 جنکو تین سو نو برسین گذری تھیں اور اُنکے سامنے ایک دن تھا جس میں نہ کوئی اندوہ تھا نہ ملال
 جیسا کہ قرآن مجید میں ہو و لبثوا فی المقام ثلاث یاۃ سنین و از داد و اسکا اور رہے وہ اپنے غار میں
 تین ہو نو برس پھر جب عدم سے انکے تن میں روح آئی اور پوچھا کہ تم کو کتنا درنگ ہو یعنی کم بخت
 تو کہا بتنا تو ما و بعض یوم رہے ہم ایک دن یا بعض یکدن سے اب بتاؤ جہان رود و شب یا
 سال و ماہ نہ وہان پیری یعنی کمنگی اور پیری و ملال کیسے ہو گا اور گستان عدم میں جو بخود ہی
 ہستی و فراق لطف از بدی ہو کہ اسکے لطف نے ایک بڑا سا بیالہ شراب لطف کا بھر کے ملا دیا

پالہ اسکے لطف کا نصیب نہوا وہ لم یذق ولم یدر میں داخل ہو یعنی نہ چکھا اسنے نہ معلوم کیا اسنے وہ
 جہل جسکے وہم میں ہو گلاب کی نہیں اتنی اسواسطے کہ ہو گلاب کی سکی موت ہو وہ ظاہر و یقینی ہو
 رہو وہم ہوتا تو وہم ہونے کی طرح جو تمام مخلوق ہو وہ بھی سعدوم ہو جاتا جیسے یہ سعدوم ہو جاتے ہیں
 منت کے وہم میں کب گزرتا ہو اور کبھی بھی روئے خوب شوک زشت سے چمکا ہو غرض یہ کہ برائی بھلائی
 نی تم آری بزرگو! بنا گلاب آب مت کا ٹوکھا اچھا لقمہ یا کینہہ تمھارے دہن کے پاس گیا ہو پھر کیوں
 تے لقمہ وہی ہدایت اُنکی اگر راہوں کی سختی سے ڈرتے ہو تو اس سے مت ڈرو ایسے کہ راہیں
 مل کر کے اپنے لوگوں لیئے پیروں پر آسان کر دی ہیں خبردار ہو نجوم سعد موجود ہیں اُنسے
 موٹے حواس سبب سے کہ اندھیری اور قہر چاہ میں پڑے ہوئے ہو جو کوئی ہمارا پیر و ہوا عذاب
 چھوٹ گیا اور زشت بہشت کی اسکو نصیب ہوئی اور جہنہ اپنی بد نصیبی سے نصحت
 خوب جان لو کہ عذاب جاودان میں مبتلا ہوا انخلافت شرح بحر العلوم میں تبن باز
 آمد کو تین اور پیر سی کو تیر سی اور صعب پایاں کو پایاں رہ کر دکھا ہو

اگر اعتراض قوم کا انبیا علیہم السلام پر

متناز شمس خودید بحس مائید و ضدید و مرتدید + جان ما فارغ بد از اندیشہما + و رخم انگندید
 ذوق جمیست کہ بودہ اتفاق + شد ز فال زشت تان در افتراق + طوطی نقل و شکر
 غ مرگ اندیش گشتیم از شما + ہر کجا افساد غم گترست + ہر کجا آوازہ مستکریست +
 ہاں فال بدست + ہر کجا نسخ نکال موجد لیست + در مثال قصہ قل شاست + و رخم انگیزی
 تہاست + المعنی نسخ بالفتح بدل جانا صورت کا پہلی صورت سے جو بد ہو نکال بفتح عقوبت
 دل انبیا کا ہو کہ نجوم سعد سے رہنمائی چاہو یہ اسکا جواب ہو کہ قوم نے کہا یا لفرص تم سعد ہو
 واسطے ہو ہمارے لیے تو بخش و ضد و مرتد ہو ہم اچھے خاصے جملہ اندیشوں سے بخت اور
 یوں سے فارغ جان تھے تمہیں ہمو رنج و عنایں ڈال دیا جیسا کہ اس قسم کے قول
 قول ہیں قالوا انا لطیرنا بکم لکن لم تنتہوا لہر جنکم و لم یسلم منا عذاب الیم کہا کہ فزون نے
 بد فانی و بد شکونی اپنی تم سے جانتے ہیں کہ تمھارے سبب سے رنج و بلا میں پڑے اگر
 رہو گے تو ضرور ضرور ہم تمکو سنگسار کریں گے اور ضرور تمکو ہر عذاب دکھ والا پہونچے گا
 - و مزہ کہ جمیست کے ساتھ متفق جمع تھا یعنی ہر جمعی تمام مزے اڑاتے تھے سو تمھاری
 سے سب خراب و متفرق ہو گیا ہم مثل طوطی کے مزے سے نقل و شکر کھاتے تھے اب تمھارے

سبب سے مرغ مرگ اندیش ہو گئے تھے موت کی فکر ہو گئی گادی جہان بھر کے افسانے غم گستر اور
 جہان بھر کی شہر تین مستند گادی بد جانے ہوئے اور جہان بھر کی بد شگینان اور جو جو منہ کسی عذاب
 و نکال سے ہوئے ہیں سب تمہارے قصوں اور حال اور قیل و قال میں جمع ہیں سو ان کے کوئی خوفی
 کی بات نہیں بس تم کو غم پیدا کر دینے میں بڑی رغبتیں اور آرزوئیں ہیں **التحلاف** شرح میں بجا
 قال شما فال شما لکھا ہو

پھر جواب بنیا علیہم السلام کا

قولہ بنیا لقتند فال زشت و بد + از میان جان تان وارد و دود + گر تو جانی خفتہ باشی در خطر + از دہ
 در قعد تو آید بسر + مہر ہائے مر ترا آگاہ کرد + کہ بچہ زودار نہ از در ہات خورد + تو بگوئی فال بد چون میرنی
 فال چہ بر چہ بین در روشنی + ادیان فال بد من خود ترا می رہا نم می رہم سوی مر چوں نبی اگر کنند است
 از نہان + کہ بدیدانچہ ندید اہل جہان مگر طیبے گویدت غورہ مخور + کہ چنین بجی بر آرد شور و شر + تو بگوئی
 فال بد چون میرنی + پس تو نا صبح را موٹم سیکنی + در تخم گویدت امر و زہج + آبخان کاری مکن اندر سیح
 زانکہ یکنویست روز امر و زبان + تانکہ وی فادم و خاسر دران + ہندہ اربینی در رخ اختری + یکد و بارہ
 راست آمد بخری + این نجوم مانند ہرگز خلاف + محبتش چون ماند از تو در غلات + آن طیب و آن نجم
 از گمان + سیکند آگاہ و ما خود از عیان + دودی بینم و آتش از کران + جلد می آرد سیوی منکران + المعنی
 انبیائے کہا ہے بد فالی کی کیا نسبت کرتے ہو یہ فال زشت و بد تمہاری اپنی جان ہی سے تمہاری
 بد فکر رہی ہو مثلاً اگر کسی خوف کی جگہ تو ہوتا ہوا اور ایک از دہاتیرے مار ڈالنے کو تیرے سر پر ہجائے
 اور کوئی مہربان تجھ کو آگاہ کرے کہ جلدی اٹھ دالا از دہانے تجھ کو کھالیا تو تو یہ کہیگا بد فالی کیوں
 کرتا ہے وہ نہ کہیگا بخت بد فالی کیسی اٹھ کے اچالے میں دیکھ تو یہ بد فالی ہو تو خود فال بد میں پڑا ہے
 کہ اس سے میں تجھ کو چھڑاتا ہوں اور تیرے گھر کی طرف تجھ کو لیے جاتا ہوں اس ایسی نبی آگاہ کنندہ
 کہ از نہان کا ہو اس لیے جو کچھ اس نے دیکھا ہو کینے اہل جہان سے وہ نہیں دیکھا اگر کوئی طیب تجھ
 کہے کہ غور یعنی کیا ہو تو تم کھانا کہ رنج و شور و شر ظاہر کر لگا تو اس سے کہیگا بد فالی مٹ کہہ
 تو بیشک تو نا صبح کو موٹم اٹھا اٹھا کہ نگار و بچہ اور اگر کوئی منہ کہے کہ آج حلالن قسم کام کا قصد
 مت کرنا خردار ہو جان اچھا دن نہیں ہوتا تو پشیمان و زیا نکار نہوئے حالانکہ سود خد تو جھوٹا اس قدر
 میںے نجومی کا دیکھ چکا ہو دو ایک دفعہ سچ بھی نکلاتا ہوں ایسی خریداری کرتا ہوں اور مانتا ہوں اور یہ ہماری
 نجوم ایسی ہے کہ کسی خلاف نہوئی بس صحت اسکی تجھ سے کیسی چھی رہی وہ طیب و نجومی تو

مان کے آگاہ کرتے ہیں اور ہم خود ظاہر و آشکار سے ہم دود و آتش کو اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں
 کی طرف جملہ کر رہے ہیں قولہ تو ہمیں گویا غمش کن زین مقال + کہ زبان ماست قال شوم قال +
 اصحان را نشنوی + قال بد باتست ہر جا میری + افعی پشت تو بر سر دود + اور بامی بندت
 بیش خاموش غلیم مکن + گویداد خوش باش خود رفت این سخن + چون زہد افعی ہاں برگزنت +
 جہاں شادی کرونت + پس بد گویا ہمیں بودای فلان + چون نہ بدریدی گریبان در فغان
 تو سنگے میردی + تا مرا از جلد نمودی آن بدی + او بگویدنی کہ می آزد وہ + تو بگویدنی کہ شادم
 رفت سن کردم جوا غمزدی و پند + تا رہا ہم من ترا زین جنگ بند + از لیمی حق آن شناختی + یہ لید
 ساختی + این بود خوی لیماں دنی + بد کند با تو چون بگویدنی کئی + نفس را زین جبر میکنی مخمیش +
 و نسازد نیکویش + با کرمی گریانی احسان سزد + ہر کی را او عوقن مفہود ہد + بالیمی چون کئی
 + بندہ گرد و ترا بس با وفا + کا فران کارند در نعمت جفا + باز در دوزخ نماشان رہنا + کہ لیماں
 شومد + چون دما بیند خود جانی شوند + المعنی پھر انبیاء فراتے ہیں تو کہتا ہی اس گفتگو سے
 ہو کہ قال بد قال بخارا ہمارے حق میں زبان ہی تو ای فلان ہم تجھے یہ کہتے ہیں کہ جب تو
 ماصحون کی نہیں سینگا تو یہ قال بد ہر جگہ تیرے ساتھ ہی اسیکو ہر جگہ لے پھر گیا یہ ایک معنی خجک
 ناپست پر سوار ہو نا صح جو کسی بام سے جھکو اس حال میں دیکھگا آگاہ کریگا بام سے مراد
 اور تو نا صح سے کیگا خاموش ہو جھکو غلیم مت کر نا صح بھی کہدیگا جا خوش رہ اس باتکو
 سے لیکن جب وہ افعی تیری گردن پر تمھارے مارے گا تب ساری خوشیاں کرنا تیرا تلخ ہو جائیگا تب
 سے کیگا کہ ای فلان وہ افعی یہی تھا اسوقت میں تو نے میرا گریبان شور و فریاد میں کیوں
 الایا بام پر سے ایک پتھر نہ مار دیا تا جھکو بخوبی وہ بدی معلوم ہو جاتی نا صح کیگا میں ایسا کیسے
 ہم سے آزد وہ ہوتا تھا تو کیگا کہ اب تو نے مجھکو بہت شاد کیا وہ کیگا میں نے تو بڑی
 ہی کی اور نصیحت تجھکو سنائی تا اس جنگ بند سے جھکو چڑاؤن تو نے اپنی لیمی سے حق اسکا
 اور جھکو یا یہ ایذا و طغیان کا بنایا اور کیوں نہو لیماں دنی کا خواہد ہی یہ ہو کہ تو جو اس سے
 سے تو وہ تجھے بدی کرے اب مقولات مولانا رحم کے معلوم ہوتے ہیں کہ تیرا نفس بھی لیماں
 کے اسکو منحنی بنا جبر کے معنی بنو کسی سے کام لینا نیکی اس کے موافق نہیں آئی اگر کسی کریم کے
 سان کرے تو لائق ہو کہ ایک ایک احسان کا عوض وہ سات سات سودیگا لیماں کی خاصیت
 جفا سے بندہ مطیع و با وفا بننا ہو گا و نعمت بار ہے ہیں جفا کر رہے ہیں پھر جب دوزخ میں پڑے

تو جلائیگے رہنا بنا جیسا کہ فرمایا رہنا آخر جتنا منہا فان عدنا فاننا ظالمون اور یہ ہمارے نکال تو ہم کو
 ووزخ سے پس اگر عود کریں ہم کفر کی طرف تو ہم ظالمون سے ہیں کس واسطے کہ لیم جفا ہی میں صافی ہوتے ہیں
 اور جو فادہ دیکھتے ہیں جانی ہوتے ہیں ای جفا کنندہ الخلاف شرح میں جناب کو خشک بنے اور حیر میکن کو صبر میں لکھا ہوا
 حکمت ووزخ اس جہان میں اور زندان اس جہان میں تا معبد مسئلہ وں کا ہو
 کہ انبیاء طوطا ذکر یعنی آؤ ہمارے پاس خوشی ناخوشی سے

قولہ سجدات شان خود و درخت + پای بند مرغ بیگانہ نیست + بہت زندان صومعہ و زولیم + کا نہ دان
 ذکر شود حق را بقیم + چون عبادت بود مقصود از بشر + شد عبادت نگاہ گرد نکش سقر + آدمی را بہت در ہر
 کار دست + لیک از مقصود این خدمت بدست + خلقت الجن الانس این بخوان + جز عبادت
 نیست مقصود از جہان اگرچہ مقصود از کتاب آن فن بود + اگر تو اش باش کنی ہم میشود + لیک + مقصود
 این بالش بود + علم بود دانش و ارشاد و سود + اگر تو بھی ساختی شمشیر + اگر گزیدی بر ظفر او + ہر اگرچہ مقصود
 از بشر علم و ہدایت + لیک ہر یک آدمی را معبد است + معبد مرد کریم اگر متہ + معبد مرد لیم استقیمہ + مرد لیمانرا
 بزن تا سر نہند + مرد کریمان را بدہ تار و ہند + لاجرم حق ہر دو سجد آفرید + ووزخ آنہارا د اینہارا مزید +
 المعنی فتح بالفتح دام صومعہ بالفتح عبادت خاد ترسیان و عبادت خانہ اہل سلام نیز مجازاً + و ہر جو کہا ہی
 کہ کافرو وزخ میں رہنا رہنا بکارینکے اس واسطے فرمایا کہ مسجد انکے طاعات کی ووزخ ہو جب ووزخ میں
 ہر ایک طاعت بجالائیگے وہی اس مرغ بیگانہ کے لیے جال ہو زمین انکی ٹانگ بندھیگی یا بفعل تو بیان
 عبادتخاد و زولیم کے لیے دھماں ہی یعنی جو خدا کا چور ہو عبادتخاد کو زندان جانتا ہو وہ ایسا کب ہو کہ
 اس میں بیٹھ کے ہمیشہ ذکر حق کا کرے اور مقصود خلقت بشر سے عبادت ہذا اس گرد نکش کیواسطے سقر
 عبادتخاد ہو کہ بیان نہیں ہو تو وہاں اس جبر سے کہے خدا تعالیٰ نے آدمی کو ہر کام میں قوت قدرت
 دی ہو لیکن مقصود سب سے یہی خدمت ہو تو ما خلقت الجن الانس لایعبدون کو پڑھ کہ سوائے عبادت
 کے خلقت جہان سے کوئی مقصود نہیں ہو معنی آیت کے نہیں پیدا کیا میں نے جن و انسان کو مگر واسطے
 عبادت کے جیسے کتاب سے اصل مقصود حصول اس فن کا ہوتا ہو اور اگر تو اسکو کیس وقت میں تکیہ بنالے
 تو بھی ممکن ہو یعنی اصل قدرت تجھ کو عبادت کیواسطے دی گئی اگر تو بعد عبادت کے اور کام میں صرف کرے
 تو وہ بھی جائز مگر یہ ضرور ہو کہ کتاب سے مقصود تکیہ ہی نہیں ہو بلکہ علم و دانش و ارشاد و سودا و راہ
 تو نے اپنی تمثیل کو منج نہایا کہ وضع شی غیر محلو ہو تو بیشک تو نے او بار کو ظفر پسند و اختیار کیا اگرچہ مقصود بشر
 سے علم و ہدایت ہو لیکن ہر آدمی کا معبد جدا جدا ہے جو مرد کریم ہو اسکا معبد اکرمتہ یعنی بزرگی دی

لو اور جو لیم ہو اسکا سبب اسقمت یعنی سقیم کیا میں نے اسکو کس لیمون کو زد و ضرب کرتا تھا کس لیمون
سیرین اور کس لیمون پر عطا کرتا ہوں سے پہلے حاصل ہو بہم حق نے اگر تیرا سقمت دولون سجدین
سید الیمون کو زد و زخم اور کس لیمون کو افزونی اور مزیدی

تاکہ حق تعالیٰ نے فرمایا واذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغدا وادخلوا
او قولا واسطة لغفر لكم خطاياكم وسنزيدكم حسنين اور جب کہ لکھنے کہ داخل ہو اس قریہ
و اس سے جو کچھ چاہو رغبت اور کھسو دروازہ میں سجدہ کرتے ہو اور کھو حطہ
مناہ ہمارے کہ بخشین ہم خطا میں تمھاری اور قریب ہو کہ بڑھائیں ہم واسطہ
حسان کہ نہوا لون کے

موسیٰ قدس در باب صغیر و تا فرود آمد سر قوم زجیر و زانکہ جباران بدند و سر فراز و دوزخ آن
و نیاز و ایچنا تکہ حق رحم و استخوان و از شہان باب صغری ساخت شان و اہل دنیا سجدہ
و چونکہ سجدہ کبریا دشمنند و ساخت سرگین و انگلی محراب شان و نام آن محراب
الائقین حضرت پاک نیند و نیشکر تی لیک در صورت نیند و این سگان را این خیران
و شیر و عارست کور اگر دمد و گرہ باشد شخہ ہر موش خود موش کہ بود تا شیران ترسد و
از کلاب حق بود و خوف شان کی را آفتاب حق بود و ربی الا علی ست و ردان مہمان
خورا بن اہلہان و المعنی حضرت موسیٰ نے بیت المقدس میں جو مراد قدس سے ہو
یہ صغیر یعنی چھوٹا سا بنایا تا قوم زجیر کہ آپ کو سجدہ سے باز رکھتے تھے سر جھکائیں جو
کی ہو اس سبب سے کہ وہ قوم زجیر جبار لوگ تھے بڑے گرو نکش اور سر سر از وہ
لنگے واسطہ اور وہ نیاز یعنی سر جھکا کے اس میں گھنا و دوزخ ہو ویسا ہی حق تعالیٰ نے
بادشاہوں سے ایک باب صغیر بنایا تاکہ اہل دنیا انکو سجدہ کریں اس واسطہ کہ یہ لوگ
عالی کے دشمن ہیں اور اسکو سجدہ نہیں کرتے اسنے ایک نایاب چیز سرگین و انگلی محراب بنوایا
کامام میر و پہلوان ہو سرگین و ان بنظر تحقیر فرمایا ہو جیسے ہندی میں کہتے ہیں کہ کاتھیلاد
کہ جب لائق سجدہ اس درگاہ پاک کے نہیں ہیں گویا صورت ذکے ہیں نیشکر تو بہتر
ان گدھوں کے سامنے عجز و نیاز کریں اس واسطہ شیر کو انکے عجز و نیاز سے ننگ عار
و ہیں انکی شخہ گرہ ہو کہ اس سے ڈرتے ہیں نہ موش اس لائق ہو کہ وہ شیر سے ڈرتے ہیں
نقون سے ڈرنے والے ہیں پھر خوف انکا آفتاب حق سے مناسب کب ہو اور جو آفتاب

حق سے ڈرتے ہیں انکے حصہ میں یہ خوف ہو ان سر داروں کا در در بی الا علی اور رب ادنی لا حق نہیں
 احمقوں کے اور اختلاف شرح میں سرگین دان کے بکاف تھنیکو بکاف فارسی اور گربہ باشد کو گربہ
 لکھا ہو قولہ موش کی ترسہ ز شیران مصاف + بلکہ آن آہوگان مشک ناث + رو بہ پیش ویک لیسے
 کا سلیس + کش خداوند دولی نعمت نویس + بس کن رشرجی بلویم دور دست ختم گیر و میر و ہم داند کہست
 حاصل کن آند کہ بد کن ای کریم + بالیمان سماند گردن لیم + بالیم نفس چون احسان کند + چون لیم نفس
 کفران کند + زین سبب بد کاہل نعمت شاکر مند + اہل نعمت طاغی اند دما کرند + ہست طاغی بیکر زین تباہ
 ہست شاکر خستہ صاحب عبا + شکہ کی روید ز ملاک نعم + شکہ میر دید ز بلوا و سقم + المعنی بیکر بروزن
 بکاف فارسی ایر و درگ ترکی ہو بلوا بلا و زجت بتائید صدر فراتے ہیں کہ موش جنگی شیرون سے کب ڈرے
 شیرون سے تو وہی آہوٹنگ ڈرتے ہیں جو مشکان میں بس تو ای بیالہ چاٹنے والے کسی ہانڈی جائے
 کے پاس جا گیا تو ہو ویسا ہی وہ ہو اور اسیکو خداوند دولی نعمت لکھا کہ جیسا کہ عرایض امرامین
 لکھتے ہیں مطلب یہ اسیکو خداوند دولی نعمت جانا کہ اب مولانا اپنے دل سے کہتے ہیں کہ بس کہ اگر ایسی
 شرح کرتا ہوں جسکو ہاتھ نہ پہنچ سکے تو میر غصہ ہوگا اور یہ بھی جائیگا کہ گاہ ہو ای حکم قدر میر جس سے مراد مولانا
 کی ہو انکے ذہن میں حاصل کلام یہ ہو کہ ای کریم لیمون کے ساتھ بدی کہ تالیم گردن نہاد و طبع فرمان
 و بر طالیم نفس ہو جو کوئی اس سے احسان کریگا یا لیمون کی طرح اسکا کفران ہی کریگا ایسا بد او آد
 اسی سبب سے یہ ہو کہ اہل نعمت شاکر ہیں اسلیئے کہ نفس پرور ہمیشہ ہیں اور اہل نعمت طاغی نبی ہست
 گذرے ہوے اور مکار کہ نفس پرور ہیں طاغی ایسا ہو جیسے ایک سردار زین تباہ اور شاکر دلوش
 صاحب عبا اسلیئے کہ شاکر ملاک نعم سے کب پیدا ہوتا ہو بلکہ اس سے طعنان مکر پیدا ہوتا ہو شکید ہوتا ہو
 بلوا و سقم سے یعنی بلا و زجت و بچ اور بیماری سے اختلاف شرح میں کش کوتش کی صورت اور
 ارشرجی کو از اور کفران کا الف نعمت کو نعمت بلوا کو بصورت ملو کے لکھا ہو جس سے بڑا حجاب ہوتا ہو

قصہ عشق صوفی کا سفرہ خالی از غورش پر

قولہ صوفی بر تیج روزی سفرہ دید + چرخ میزد جاہارا میدرید + بانگ شیر و تک نوای ہینوا + قطعا
 در دہا رانک دوا + چونکہ در و دسوز او بسیار شد + ہر کہ صوفی بود با او یار شد گلخی دہا ی ہوے میر دند
 سا کہ چندین مست و بخود میشدند + بلوا لفظوے گفت صوفی را کہ حیست + سفرہ آونختہ از مان تیت
 گفت و در نقش ہمچینی + پیچ از خویش عاشق نیستی + عشق نان بی نان غذاے عاشق است + ہند
 ہستی نیست ہر کو صاقت + عاشقانہ کار نہو دبا وجود + عاشقانہ ہستی مریہ سوہال نے و گرد عالم نے

نوز میدان می برند، ان فقیری کو زمینی بوی یافت + دست برید و بھی زنبیل یافت + عاشقان
 ز دند + چون عدم یکرنگ نفس لعلدند + المعنی بیج مبدل نیز کر سی طعام جیسے روز کا مبدل
 کج بکسر ہر دو کات آواز نفرت و خندہ و مرفہ ایک صوفی نے ایک ن کسی بیج پر دستار خوان
 ہی و جد سے ناچنے اور کٹرے بھاڑنے لگا اور چلا تا تھا کہ یہ بے توشے کا توشہ ہو اور مخطون
 کی دوا جبکہ درد و سود بڑھ گیا جو کوئی صوفی تھا وہ بھی اسکا یار و شریک ہو گیا بڑی کھل اور
 نہ ہا تک کہ اور کتنے مست و بخود ہو گئے کیں ایک بوا الفضول نے کہا صوفی سے کہا
 دستار خوان خالی از بان لٹکا ہوا ہو صوفی نے کہا چلا جاتا تو نقش ہمیں ہی ہو اور آپ سے
 لون ہوں نہ عاشق ہو چھکو عشق نان کا ہو اور نان غذا عاشق کی بس جو عشق میں مہاق ہو
 و وجود شکر کا نہیں ہو عاشقون کو وجود سے کام نہیں ہوتا انکو بے سرمایہ کے سودا ہر
 میں ہوتے اور گرد عالم کے اڑتے ہیں بے ہاتھ کے گیند میدان سے لیجاتے ہیں
 ذکر او پر مذکور ہوا کہ اسنے بومعنی سے پائی تھی کیسے زنبیل کٹے ہاتھوں سے بنتا تھا
 نے اپنا خیمہ عدم میں کھڑا کیا بس مثل عدم کے یکرنگ و نفس احد میں جیسے عدم آپ ہی
 بن کوئی رنگ ہو نہ کوئی شواخلاف شرح میں پہلی بسم اللہ بیج کو بیخ لکھا ہو قول شیر خوارہ
 وقوت + مر پری + البوی باشد لوت پوت + آدمی کی بو بردار بوی اد + چونکہ خوی اوست
 + پیش قبطی خون بود آن آب نیل + آب باشد پیش سبطی جمیل + جادہ باشد بجز اسر ایللیان +
 ز فرعون عوان + باد بربار دیان گرز دیر + لیک بدیر ہو و بر قوش ظفر + گلستان باشد
 + لیک بر غرود باشد زہر مار + بر مندر باشد آتش خاندان + لیک باغدیر دگر مرغان زیان +
 درد و غم حلوا بود + لیک حلوا بر خسان بلوا بود + المعنی لوت پوت اقسام طعام ہاے لذیذ
 لعام لذیذ قبطی قوم فرعون سبطی ایک شخص سباط سے کہ وہ بارہ فرقتے بنی لکھنے کے تھے
 طعام لذیذ کا کب پہچانتا ہو اور پری کو صرف بوی طعام کی لوت پوت ہوتی ہو وہ کھاتی
 آدمی کے طعام سے بویاتی ہو آدمی کو پری کی بونین ملتی اسلئے کہ اسکی خواہمی کی خو
 کا پانی قبطی کے سامنے خون تھا اور سبطی کے لیے وہی پانی کا پانی اسر ایللیون کیواسطے
 یا اور فرعون ظالم کو غرق گاہ ہو گیا ہوا عادیوں پر گرز دیر ہو گئی لیکن ہوا در انکی قوم پر
 + لیک ہم پر گلستان ہوئی مگر غرود کے حق میں زہر مار بنی سمند پر لگ ایسی ہو گیا اسکا
 پر نندون کے حق میں سر زہر مار بنی سمند پر لگ ایسی ہو گیا اسکا

یہ حلوا خسان دینا بجز محبت بلا

مخصوص ہونا یعقوب علیہ السلام کا روی یوسف علیہ السلام سے بجا محبت حق تعالیٰ کے اور کھینچنا بلوی حق کا بلوی یوسف سے اور محروم رہنا بھائیوں کا ان دونوں سے قولہ انجی یعقوب از رخ یوسف برید + وانچہ اواز بلوی ادا ندر کشید + وانچہ دروی بود و اند روی برید + خاص و بدان باخوان کی رسید + این ز عشقش خویش درچہ میکند + وان بکین ز بہر او چہ میکند + سفر او پیش یں از ان تہست + پیش یعقوب ست پر کوشتی ست + روی ناشستہ زیند روی حور + لاصلوۃ کلت الا با حضورہ عشق باشد لوت پوت جا نہا + جو رخ زین روست قوت جا نہا + جو رخ یوسف بود یعقوب + بلوی دانش میر سید از دور جا + انکہ مبتدیر بہن رامی شناخت + بلوی پیرا ہاں یوسف می نیافت + وانکہ صد فرسنگ رہ ز انسویا + چونکہ بل یعقوب می بوید + بلو + بمعنی جو کچھ یعقوب نے صورت یوسف سے دیکھا اور جو کچھ انھوں نے انکی بوسے جذب کیا اور جو کچھ انہیں تھا یعنی لوزا کی عفتون نے اُسکی دیکھا یہ خاص انھیں کیواسطے تھا اخوان ہر چند اخوان تھے مگر یہ حصہ انکو بھائی یعقوب اُنکے عشق میں آپ کو کنوئین میں گراتے ہیں اخوان بمقتضائے کینہ اُنکے واسطے کنواں کھودتے ہیں اُنکے حسن کا دستار خوان اُنکے سامنے روٹی سے خالی تھا یعقوب کے سامنے نعمت سے بھرا ہوا اسواسطے کہ یہ اُنکے بھوکے تھے بھلا روئے ناشستہ جبکی ہندی دلدری ہی ہنم حور کا کب دیکھے اسیدواسطے حضرت نے فرمایا ہاں لاصلوۃ الا بحضور القلب نہیں ہی ناز مگر حضور قلب کے ساتھ کہ یہ حضور ہر کسی کو میر نہیں عشق جانوں کیواسطے لوت پوت ہر اقسام طعام لذیذ جو رخ نے اسی سبب سے گھڑی قوت جانوں کی باز دہی ہو گواسطے کہ اچھی چیز کو ہر کوئی سمیٹتا بیٹولتا ہی دیکھو یعقوب یوسف کے بھوکے تھے کتنی دور جگہ سے اُنکی روٹی کی بو اُنکو پہنچی تھی وہ شخص جو چاہتا تھا کہ میں پیرا ہن لیلون اور اسی تگابو میں تھا وہ پیرا ہن یوسف کی بوجا سمیٹتے تھے نہیں پاتا تھا اور وہ جو سو فرسنگ راہ سے بھی اُدھر تھے چونکہ یعقوب تھے ہی عاشق ہو اُنکی سو گھٹتے تھے قولہ ای بسا عالم ز دانش بی نصیب + حافظ علم ست آنکس بی حبیب + متبع از وی ایی یا بد مشام + گرچہ باشد شمع از جنس عام + گرچہ پیرا ہن بدست عاریت + چون بدست آن نخاسی جار لیت + جاریہ پیش نخاسی سر سر لیت + و رفت او از براسے مشر لیت + قسمت حق ست رزوی خواہ فی + ہر کسی اسوی یگر راہ فی + یک خیالی نیک باغ آن شدہ + یک خیالی زشت راہ این زدہ + این خیالی از اثر باغی شدہ + وان خیالی عالمی بر ہم زدہ + آن خدائی گز خیالی باغ ساخت + وز خیالی دور رخ وجائے گز اخت + پس کہ داند راہ گلشنہای ادب +

جائی گلشنہای او + دیدہ بان دل زبند در مجال + کوکدائین رکن جان آید خیال + جز مگر آن دل
حق + کون اور نیست کہ وہ کون حق + گر بیداری مطلعش را ز احتیاج بند کردی راہِ باخوش خیال +
اتے ہیں اسی مخاطب بت عالم ایسے ہیں کہ دانش جو ایک شوہر اس سے بے نصیب ہیں اور
علم بحساب کے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے رب حامل فقہ غیر فقہ بہت اٹھانے والے
بہ نین ہیں اسی دانشمند اور دانش سے مراد معنی آدرا کثر سمیع ایسے جوان بیدانشوں سے مشاک
اجس سے بوسنی کی سونگھتے ہیں اگرچہ وہ مستحق جنس عام سے کیوں نہ تو اس سبب یہ پیرا ہن علم کا
میں عاریت ہو جیسے نحاسی کے قبضہ میں چھو کر ہی کہ نحاسی کے سامنے وہ جاریہ سرسری ہی
مکا تو یہی کام ہو لانا اور بچپنا آخر نحاسی تو ابویس یہ چھو کر ہی اسکے پاس مشتری کے واسطے ہو
صاحب مشام ہو نہ اپنے واسطے اور یہ بات قسمت قسام ازل کی ہو جیسا جکا اُسے حصہ کیا
ہے اپنے واسطے نین کر لیا ہر ایک کو سوا اسکے دوسری طرف راہ ایک تو ایسا ہو کہ اسکا
اسکے واسطے باغ و جنت ہو گیا اور ایک ایسا ہو کہ اسکے خیال بدلنے اسکی راہ ماری یہ
نے اثر سے باغ ہو گیا اور اُس خیال نے ایک عالم کو خراب کیا پس وہ خدا جنے ایک خیال
بایا اور ایک خیال سے دوزخ اور جگہ گئے پگھلنے کی اسکے گلشنوں کی راہ کون جانے
ن کی جگہ کون جانے دل جو بڑا دیدہ بان و جاسوس ہو اسکی مجال بھی ہنیں جو اسکو
کہ یہ خیال کون سے رکن سے جان کے اتار ہو مگر وہ دل جسکو عون و امداد حق سے ہر
ن کو کون حق نے نیست کر دیا یعنی فنا فی اللہ ہو کے بقا باللہ ہو گیا اگر دل ان خیالات
ن کو کسی جیل سے دیکھ پاتا تو راہ خیال ناخوش کی ضرور بند کر دیتا قولہ کی رسد جاسوس را
بود مرصاد و رہ بند قدم + دامن فضش بکفت کن کو رولہ + قبض علی این بود ای شہ پار و دامن
ن ولیست + شکنجے کہ تھی جان ولیست + آن کی در مرغزار جوئی آب + وان کی پیلوی او
+ او عجب ماندہ کہ ذوق آن ز چیت + دین عجب ماندہ کہ این در جس کسیت + ہن چراغی
است + ہن چراغ روی کہ انجا ہد و است + ہن بیا اسی ہشتین در انجمن + گو یا جان من
+ ہن بیا جانان کہ پایت بستہ نیست + گویش نیانی شام تو بایست + یک مثل اند
ت + ہو کہ یابی زین بیان سرففت + اندرین معنی بگویم قصہ + گوش بکش تا بری ہر ان حصہ
دبر وزن محراب راہ فراخ قبض گر فنگی تقابضم پرہیز گاری اگرچہ دل طرا جاسوس ہی
جاسوس کا قدم وہاں کیسے ہو چکے جہان کی راہ فراخ بند قدم میں ہو مستم ہمشکی :-

ذات حضرت رب العزت کی ہو تو اندھے کی طرح دامن اُسکے فضل کا بکڑ کسو اُسے ای شہر یار گرفت اندھے کی ہی ای اور دامن کیا ہو اُسکا دم و فرمان بس کیسا قہر نکلتا ہو جسکی جان پر ہنر کاری ہو چنانچہ ایک تو وہ ہو کہ مر غرار و جوئے آب میں ہو جو شریعت ہو کسو اُسے کہ شریعت کے معنی لغوی جوئے زرگ کے ہونے والے ایک وہ کہ اُسکے پہلو میں عذاب میں ہیں ای بے شمع اور نافرمان اور دونوں ایک دوسرے سے متعجب وہ تو اس بات سے کہ اسکو ایسا ذوق و مزہ کس سبب سے ہو اور یہ اس سبب سے کہ یہ کسکے حبس قید میں ہو جو ادھر رجوع نہیں ہوتا یہ کہتا ہو خبردار ہو ایسا خشک لب کیون ہو بیان کہ یہاں چشمتے کے چشمتے ہیں اور کیوں زرد ہو رہا ہو یہاں سیکڑوں دو اینٹیں ہیں خبردار ہو ای ہمنشین اس نجس میں آوہ کہتا ہو ایمان میں نہیں آسکتا یہ کہتا ہو ای جانان تیرے باکون تو کیسے منین باندھ دیے ہیں پھر کیوں نہیں آتا یہ کہتا ہو شنین میں نہیں آسکتا تو ہی اس میں کھڑا رہ اور ٹھہر آتے ہیں اس معنی میں ایک مثل میری گفت میں آئی فاید اس سے راز ہفتہ کو تو معلوم کرے چنانچہ ایک قصہ بیان کروں تو کان کھول کے سن

تو اُس سے حصہ پائے اور بہرہ یاب ہوئے

احکایت ایک امیر و اس کے غلام کی اور انس غلام کا نماز و مناجات میں

قولہ در زمانی بود امیری از کرام + بود سنقر نام اور ایک غلام + میر شد محتاج گریہ بھر + بانگ ز دستقر بلا بردار + طاس و ایزار و گل از التون بگیر + تاب گریہ رویم ای فاکریر + سنقر آمد طاس ایزار نکو + گرفت رفت با و دو بدو + مسجدی در رہ بدو بانگ صلا + آمد اندر گوش سنقر بلا + بود سنقر سخت موقع در نماز + گفت ای میر من ہی بندہ نواز + تو درین دکان زمانی میر کن + تا گذارم قرص خوانم لم یکن + رفت سنقر میر بدکان نشست + سنقر از بادہ پندارست + میر از بہر دل آن زندہ جان + کرد یک ساعت توقف بر دکان + چون امام قوم میر دن آمد + از نماز و ورد با قاغ شد مد + سنقر آنجا آمد تا نزدیک چاشت + میر سنقر از زمانی چنداشت + گفت ای سنقر چرا نا ئی برون + گفت می نگذارم ای ذوقنون صبر کن تک آدم ای و شنی + نیم غافل کہ در گوش منی + المعنی التون بالفتح و واو معروف کنیز و نام حرم طغانشاہ ایک وقت میں ایک امیر تھا بزرگوں سے اور سنقر نام اُسکا ایک غلام تھا صبح کو امیر محتاج حمام کا ہوا سنقر کو پکارا خبردار ہو سہراٹھا طاس و ازار اور سٹی التون سے لے حمام کو چلے کہ ضرورت ہو سنقر نے طاس و ازار لیا اور اس کے ساتھ چلا راہ میں ایک مسجد تھی اُس سے آواز بانگ صلا کی کان میں سنقر کے آئی صلا و ادانعام و طعام بیان تمیثا فرمایا ہو سنقر نماز میں حریص نماز کا تھا کما ای میرے امیر ای بندہ نواز تو اس دکان میں تھوڑی دیر صبر کر تو میں زلف

ن اور لم یکن پڑھ لوں شاید اسکا ورد ہوگا بس ستر سجدہ کو گیا اور میر وکان پر بیٹھا متفرغ و نفرت
 ناز سے اور شراب غرور و گمان سے مست تیرنے بیاس خاطر اس زندہ جان کے ایک سانس
 جب امام قوم نماز دور سے فارغ ہو کر باہر نکلے ستر سنین نکلا چاشت تک وہیں رہا تیر
 پر ستر کی توقع لگائے رہا آخر پکارا کہ اسی ستر سب چلے گئے تو کیوں سنیں نکلتا ہی کیا ابھی مجھ کو
 میں ہی کیسے آؤں تو آؤ ذوق فزون اور ایروشی ذرا صبر کر میں اب آتا ہوں میں تجھ سے غافل
 کان میں میرے خود ہی موجود ہو پھر پکارا کیا ہوا لختلاف شرح میں خوانم لم یکن کی نسبت
 پر نکر و نگا قرأت قصیر لم یکن کے ساتھ پڑھ کے آتا ہوں یا لم یکن سے یہ مراد کہ آپ کو فنا
 فی ہولاء مارح نے فرمایا ہو تاکہ نام فرض و خوانم لم یکن + یعنی فرض ادا کر لوں اور لم یکن
 برباب بائگ صلوة مسکنے یہ مسجد میں گیا ہی تو ضرور نماز جماعت ادا کرے گا جسکی قرأت کا اختیار
 اسکو لم یکن پڑھنے کا ہاں ورد اسکا بعد نماز فجر کے لم یکن ہو تو بعد سنین اور فنا سے مراد تو یہاں
 ہی اسی میں کیا کہوں قول ہفت نوبت صبر کردہ بانگ زدہ تاکہ عاجز گشت از تماش مرد
 بن بودی نگذارم + تا بروں ایم ہنوز ای محترم + گفت آخر مسجد اندر کس نامہ کیست و امیدارد
 ناند + گفت آنکہ بستر است از بروں + بستر است او ہم مرا از اندرون + آنکہ نگذار دتر کا کی رون
 را کایم بردن + آنکہ نگذار دکرانیسویا نہی + او بدین سوبست پای این ہی + ما ہیان را بھر نگذار
 لیان را بھر نگذار ددرون + اصل ہا ہی زاب و حیوان از گلست + چلہ و تدبیر اینجا باطلست +
 ست و کتایندہ خدا + اوست و تسلیم زن داند رضا + ذرہ ذرہ گر شود مفتاحا + این کشایش
 زکریا + چون فراموش شود تدبیر خویش + یا بی از بخت جوان از بیر خویش + چون فراموش
 ت کنند + بدہ گشتی آنکہ از اوت کنند + گر تو خواہی حری و دل زہدگی + بندگی کن بندگی کن بندگی
 لذر کہ تایی خدا + فانی حق شو کہ تایی بقا + گر ترا باید وصال راستین + نحو شود اللہ اعلم
 بمعنی یعنی اسیر نے سات دفعہ اسکو پکارا اور میر کیا یہاں تک کہ اسکی تیبا سے
 با تیبا بکسر دفع کرنا اور انتظار و عشوہ اسکا جواب یہی ہوتا تھا کہ ای محترم مجھ کو ابھی چھوڑتا
 میں نکلوں امیر نے کہا یہی بات ہی مسجد میں اب تو کوئی رہا نہیں وہ کوئی ہی جو تجھ کو وہیں
 مجھ کو وہاں جا دیا ہی کہا وہ ہی جسے تجھ کو باہر باندھ رکھا ہی اندر سنیں آنے دیتا اسی نے
 باندھ رکھا ہی باہر سنیں نکلنے دیتا وہ جو تجھ کو سنیں چھوڑتا کہ اندر آئے مجھ کو سنیں چھوڑتا
 ن وہ کہ تجھ کو او صر قدم رکھنے کو سنیں چھوڑتا اسی نے باؤں اس غلام کا او صر باندھ دیا اسی

اب مقولے مولانا کے ہیں پھیلوں کو تو دریا باہر مکلف کو نہیں بھڑاتا اور خالیوں کو اندر سین اے دتا
 اس واسطے کہ اصل ماہی کی آب سے ہو اور اور حیوانات کی گل سے یہاں چلے اور تہ پیر سب یہودہ اور
 باطل ہیں برا مغبوط و تحکم قفل اس بات پر لگا ہوا ہے کہ سوا خدا کے کوئی اسکا کھولنے والا ہی نہیں
 پس اس صورت میں سوائے تسلیم و رضا کے کیا چارہ ہو اسکو اختیار کرنا چاہیے ذرہ ذرہ دین کا اگر
 کنجیاں ہو جائے تب بھی اسکی کشائش سوا جناب کبریا کے ممکن نہیں البتہ ایک بات ہے کہ تو اپنی
 مدد پر ہن بھول جائے اور میٹ دے تو تجھ کو یہ نخت جو ان اپنے پیر سے ضرور حاصل ہوا ایسے کہ جب
 تو پکو فراموش کریگا تو قضا و قدر تجھ کو یاد کریگا اور جب بندہ بنے گا تب ہی تو تجھ کو آزاد کریگا پس اگر
 تو آزادی و دل زندگی چاہتا ہو تو بندگی کر اور تکرار بندگی کی نظر مزید تاکید خدا کو تو جب ہی پائیگا جو خود
 کو چھوڑ دیگا اور بقا جس ہی یلگی جب خدا میں آپ کو فنا کریگا لاجرم اگر تو طالب وصال راستین
 یعنی ٹھیک ٹھیک کا ہو تو محو ہو جائے گا اللہ بڑا جانتے والا ہے یقیناً انخلا و شرح میں عاجز کو
 عابد مفتا جہا کو مفتا جہا لکھا ہے

انومید ہونا بنیا کا قبول منکر و ن سے قولہ تعالیٰ حتی اذا استیاس اسرار

قولہ انبیا گفتند باخاطر کہ چند + میدہم این را و آنرا و عظم و بند + چند کو ہم آہن سردی زنی + درمیدہ
 در نفس ہیں تباکی + جنبش خلق از تضاد و وعدہ است + تیزی وندان ز سوز سعدہ است + عقل دل ملکہ
 بر عقل دم + ماہی از سر کنده گردونی ز دم + لیک ہم میدان و خرمیران چوتیر + چونکہ بلغ گفت حق
 شد ناگزیر + تو نمیدانی کہ آخرہ کیستی + جہد کن چند آنکہ دانی جیتی + چون بنی بر پشت کشتی بار را + بر توکل
 میکنی + انکار را + تو نمیدانی کہ نہ ہر دو کی + غرقہ اندر سقر یا ناجی مگر بگوئی تا ندانم من کی کم + درخواہم
 ساخت در کشتی ویم + من درین رہنا جیم یا غرقہ ام + کشف گردان کن کہ دانی فرقیہ ام + ہن نخواہم رفت
 این رہ بالمان + بر امید خشک + بچون دیگران + ہیج باز گمانی ناید ز تو + زانکہ در غیب ست سر این
 دور + ماجرہ ترسندہ طبع شیشہ جان + در طلب فی شود دار و بی زیان + بل زیان دارد کہ محروم
 و خوار + نور او یا بد کہ باشد شعلہ خوار + چونکہ بر بگشت جملہ کار + کار دین اولی کران یا بی رہا +
 نیست دستوری درینجا قریع باب + جز امید اندا علم بالصواب + المصنی انبیا نے اپنے دل سے
 کہا کہ کب تک ہم این و آن کو دغظ و پند کریں یہ ٹھنڈا لوہا جسین کہ مطلق گریہ ہدایت کی
 نہیں کب تک کو طین اسکو در ہی جانے رہ خبردار ہو اس خبرہ میں کیوں پھنسیں آہن سر کو نش
 بیفائدہ کام کرنا ساری جنبش مخلوق کی حکم و وعدہ انہی سے ہی جیسا جسکو ہو جیسے تیزی وندان کی

سے ہوتی ہوئی جھک رہی سوزش و جوشش کرتا ہو ویسے ہی دانت طعام پر تیز ہوئے ہیں
دل سے عقل و دم پیدا ہوا مچھلی کو سر کی طرف سے کاٹتے توڑتے ہیں نہ دم کی طرف سے
ابتداء سے محروم ہو تو انتہا میں کیا ہوگا لیکن پھر کہتے ہیں کہ میدان بھی ہوا اور خیر بھی تو لازم ہو
پنے تیر کی طرح ہانکے جا بیٹھ سست رہ اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے بلغ کہا ہو یعنی یا ایہا المرسل
ایک سن ربک امی رسول ہو چکا و تم مخلوق کو جو کچھ نازل کیا گیا ہو تمہارے رب سے
میل ضرور تو بھی تو یہ نہیں جانتا کہ میں کون ہوں بس یہاں تک جہد کر کہ جان لے کہ میں یہ ہوں
بب تو پشت کشتی پر بار اپنا لا دتا ہو تو کل پر اس کا کو کرتا ہو تو نہیں جانتا کہ ان دونوں سے
یعنی ریاقتہ اندر سفر یا ناجی یعنی اس سفر میں ڈوبنے والا یا بچ جانے والا اگر تو یہ کہے
یہ نہیں جان لوں گا کہ میں کون ہوں کشتی و دریا کی طرف نہیں جاؤں گا شعر بعد تفسیر اس شعر
بجھہ ظاہر کر دے کہ میں کون فرقہ سے ہوں آیا اس راہ میں ناجی ہوں یا ڈوبا ہوا ہوں
ن جو گمان کے ساتھ ہو نہیں جاؤں گا جیسے اور لوگ اس امید خشک پر جاتے ہیں تو پھر جب
سے دل میں پیدا ہونگے تو مجھے کوئی باز رگانی نہیں ہو سکیگی اس سبب سے کہ ان دونوں
بید تو غیب میں ہی نہ کھلیگا نہ تو باز رگانی کرے گا جو تاجر ترسندہ طبع اور شیشہ جان ای نام ہو
ب میں نہ سود رکھتا ہو نہ زیان بلکہ زیان ہی رکھتا ہو کہ محروم و خوار ہو اس لئے کہ نوزد ہی پاتا ہو
یعنی سختیاں اٹھانے والا اور ہر گاہ کہ جملہ کام امید پر موقوف ہیں تو بس کام دین کا اچھا
ت حاصل ہوگی یہاں جانت دروازہ بجانے کی نہیں اس واسطے امید کے اور اندر خوب

جانتا ہو ساتھ نیکی کے قریع بالفتح زدن و کو فتن

بیان اسکا کہ ایمان مقلد کا خوف جاہی

در ہر پیشہ امید است و بلوک + گرچہ گردن شان زکوشش شد چودک + بامدادان چون سحر
+ بر امید و بلوک روزی مید و د + بلوک روزی نبودت چون میروی + خوف حرمان است تو
+ خوف حرمان ازل در کسب تو چون فکر دہ سست اندر خیرت + یا نیدی کاہل دین بازار با درچہ
+ اولیا + یا نمیدانی کرہای خدا + کو ترا سخا خدا اینسو کہ بیا + زمین دکان رفتن چہ کان شان رو
+ بین بازار چہ بستن سود + آتش آزارام چون خلخال شد + بحر این رازام چون حال شد +
+ زندہ شدہ + ابر آرزو سائبانی آمدہ + اہن آزارام ہجوں موم شدہ + باد آرزو بندہ و محکوم شدہ
+ دفع دشمن چوب مار + عکبوتی شد در این راز پر دہ دار + المعنی ابک بلو و محروم شاید گرفتار تے ہیں

و اے اس بات پر کہ ہر پیشہ میں امید کہ یقینی شے نہیں اور بول جو بمعنی شاید و مکر کے ہو کہ یہی ظنی ہیں
 لگی ہوئی ہو اگرچہ گردن پیشہ والے کی محنت و مشقت سے شل ملکہ کے کیون نہو جائے مگر ہو گا مہی جو
 مقدر ہی صبح کو جو ہر کوئی اپنی دکان کی طرف جاتا ہو امید و بول روزی پر ورتا ہو لیکن شاید وہ روزی
 تیری نہو تو کیون اُسکے پیچھے جاتا ہو اس واسطے کہ خوف حرمان تو اس میں لگا ہوا ہو پھر تو کیسے اسپر مضبوط و
 قوی ہو رہا ہو اور جب ازل سے خوف حرمان کا تیرے کسب میں ہو تو کیا سبب اسکی جستجو میں سست
 نہیں ہوتا اور دین کے کام میں سست ہوتا ہو یا تو نے اہل اس بازار کے نہ دیکھے یعنی انبیاء و اولیاء کو
 فائدے میں ہیں یا تو خدا کے کرموں کو نہیں جانتا کہ وہ مجھ کو اپنی طرف بلا تے ہیں کہ ادھر آئیے انبیاء
 اولیاء کا بلانا اُسکے کرموں کا بلانا ہو جب اس دکان سے گئے کیسے کان مشروبات آخر وی اُنکے سامنے
 آئے اور جب تک اس بازار میں رہے کیسے گٹھے فائدے کے باندھے چنانچہ ایک وہ گٹھے کہ آگ
 اُنکی سطح ہوئی اور پاؤں کی غفلت نبی اویزیب وزیر کہ وہ حضرت ابراہیم ہیں ایک وہ جنگا فرما ہوا
 و حمال دریا بنا کہ اُنکے بار اٹھا کے کنارہ پر رکھ دیے اور صبح سالم پار کر دیا وہ حضرت موسیٰ ہیں ایک
 وہ جنگے دم سے مردہ زندہ ہوا یعنی حضرت عیسیٰ ایک وہ جنگا ابراہیم سا بنان بنا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم ہیں ایک وہ جنگا ساج آہن ہوا کہ اُنکے ہاتھ میں مثل دم کے ہو گیا یہ حضرت داؤد ہیں ایک
 وہ جنگی ہوا بندہ اور محکوم ہوئی یعنی حضرت ہود جنگی است برطوفان باد کا آیا تھا ایک وہ جنگے دفع دشمن
 میں لاٹھی سانپ لگی کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں ایک وہ جنگی مکوی بریدہ وار بنی کہ آنحضرت ہیں کہ مکوی
 غار کے ٹھہر جا پورا دیا تھا جس غار میں شور سن کفار سے آپ چھپے تھے اسیلے کہ مکوی کے جال سے
 گمان اٹکا دفع ہوا اور یقین جانا کہ اس میں نہیں ہیں سلام اللہ علیہم جمعین الخلفاء شرح میں یا نمدی
 انخیرہ شریان بعد میں بعد اس شعز نام شانرا انخ کے لکھا ہو اور چاہیے تھا داستان صدر میں بعد یا نمدی
 کاہل انخ کے مجھو دھوکا ہوا کہ میں نے بیان بعد کو نہ دیکھا جو یہ حاشیہ مجھ کو لکھنا پڑا شرح میں جو کچھ اسکی نسبت

لکھا اور بیان بعد میں محض بے ربط ہو

بیان حدیث نبوی کا جو فرمایا ہو ان اللہ تعالیٰ اولیاء اخفاء و بیشک واسطے اللہ تعالیٰ
 کے اولیاء پوشیدہ ہیں

تو کہ تو دیگر سخت پنهان میر و مند + شہرہ خلقان دیگر کی شوند + انہم دارند و حتم و محسوس بر نیفتد بر کیا خان
 یک نفس + ہم کرامت شان ہم ایشان و جرم + نام شان بشنودا بدل ہم + شش جہت عالم ہم
 اگر ہم اوست + ہر طرف کہ بگری علام اوست + گر گری گوید آتش در آ + اندر آزد و دلو سوزد و مرا

نش زکس و نسرین کند + وز میان نش غنچہ با سر بر زرد + در حقیقت آتش زہمیت جو با ست + گازر و رخوان
ست + ملعنی یعنی سوا انبیا و اولیا کے ایک قوم اور ہیں کہ نہایت ہی چھپے پھرتے ہیں اور وہ
علم خدا کے اور مخلوق میں مشہور نہیں ہوتے یہ لوگ سب کچھ رکھتے ہیں بزرگی و عزت لیکن
بوجہ انکی بزرگی پر انکے کسی نہیں پڑتی سب ناچیز جانتے ہیں خدا نے انکو کراست بھی دی ہو
ہم ایزدی کے ہونے والے لیکن ہیں ایسے پوشیدہ کہ ابدال نے بھی جو بڑے مقرب ہیں
ام عالم ابتر منہر نام انکا نہیں سنا شش جہت عالم کی سب انکے اکرام سے قائم ہو جی طر ف
یکھے انھیں کے نشان بر پا ہیں اب اگر کوئی کریم تجھے کہے کہ آگ میں گھس پڑ تو فوراً گھس جا
کہ کہ کھلو جلا دیگی اسوا سٹے کہ وہ آگ سے زکس و نسرین بنا سکتا ہو اور انھیں سے غنچے
سکتا ہو وہ آگ آگ نہیں ہو انکی ہیبت سے پانی ہو اور انبیا کے دستار خوان کی دھوپ

حکایت ڈالنا الش بن مالک کا مندریل تنور میں اور نہ جلنا اُسکا

الش فرزند مالک آمدہ است کہ بھائی او شخصے شدہ است + او حکایت کرد کہ بعد طعام + دید
دستار خوان راز و دام + چکر کن و آلودہ گفت ای خادمہ + اندر انگن در تنور ش یک سوہ
پیر زالش در فلند + آذر مان دستار خوان را ہوشمند + جملہ مہمانان در ان حیران شدند + انتظار
ندوری بدند + بعد یک ساعت بر آورد از تنور + پاک و اسپید و ازان او ساخ دورہ قوم
نابی عزیز + چون نسوزید و منقی گشت نیز + گفت زانکہ مصطفی دست و دہان + بس بمالید
ن دستار خوان + امی دل تر شدہ از نار و عذاب + با چنان دست و لی کن اقزاب + چون
را چنین تشریف داد + جان عاشق را چھا خواہد کشاد + مر کلوخ کعبہ را چون قبلہ کرد + خاک
باش ایمان و روبرو + ملعنی کھدوری با بفتح دستار خوان و سخ بختین چرک و ریم ہندی میل
خ جمع آتش بن مالک کی یہ نقل ہو کہ ایک شخص انکی مہمانی میں گیا تھا اس شخص نے روایت
کہ تناول طعام کے آتش نے دستار خوان کو زور زنگ دیکھا میلاد اور آلودہ خادمہ سے کہا
تھوڑی دیر تنور میں ڈال دے اسنے تنور پر آتش میں اُس وقت اُس دستار خوان کو ڈال دیا
دیکھ کر سب مہمان حیران ہوئے اور اس انتظار میں کہ اب دھوان دستار خوان سے
ہو ایک ساعت کے بعد اسنے تنور سے نکال لیا صاف و سپید تھا سب میلون سے دور
نہ چھا دی مہمانی عزیز کیا وجہ کہ یہ جلا بھی نہیں اور صاف بھی ہو گیا کہا حضرت مصطفی
س سے ہاتھ بہت پوچھے ہیں اور تم بھی پوچھا ہو اب مقولات مولانا رح کے ہیں کہ

اسی دل اگر تونار و عذاب سے ڈرنا ہو تو ایسے دست و لب سے قربت حاصل کر جب جادوی بیٹے کی طرح کو
 اپنے دست و لب سے ایسا خلعت بخشا تو جان عاشق کو کیسے کشودین نہ بخشینگے اور جنھوں نے کعب
 کے بھرون کو قبلہ بنادیا ایسے ہی مردوں کی خاک بن اسیلے کہ جو ایسوں کی خاک بتا ہو وہی لڑائی
 میں فغیاب ہوتا ہو اختلاف شریح کی سرخی میں سندیل کا ڈان اگ میں لکھا ہو جو بمعنی دستار و ستارچ
 کے ہو اور حکایت سے ڈان دستار خوان کا ظاہر قولہ بعد ازان گفتند با آن خادمہ + تو نگوئی حال خود با نہیں +
 چون نگندی زود این از گفت دی + گیرم او بر دست و را سر پری + اینچنین دستار خوان قیمتی + چون
 فگندی اندر آتش یستی + گفت دارم از کریمان اعمتید + از عباد اللہ دارم نسل سید + میزری چہ بود
 اگر ادگویدم + در رواندر عین آتش بے ندم + اندر انتم از کمال اعتقید + نیستم از کرام ایشان + امید
 سرور عداوم نہ این دستار خوان + ز اعتماد ہر کریم راز دان + ای برادر خود برین کسیر زن + کم نباید صدق
 مرد از صدق زن + آن دل مردی کہ از زن کم بود + اتمدلی باشد کہ کم ز اشکم بود + المعنی بعد اس سے
 لوگوں نے اس خادمہ سے کہا تو ان سب سے حال اپنا نہیں کہتی تو نے جلدی اُنکے کہنے سے کیسے
 اگ میں ڈال دیا ہے نا کہ وہ اسکے بھید سے واقف تھے ایسا دستار خوان قدر و قیمت والا تو نے
 ای نیکذات کیوں اگ میں ڈال دیا تو تو بھید سے واقف نہ تھی مگر ظاہر حال تو اسکا دیکھتی تھی کہا محکو
 کریموں برا عداوی میں اللہ کے بندوں سے یہ کیا بات ہو ٹیڑی ٹیڑی امید میں رکھتی ہوں یہ تیز کیا
 چیز ہو اگر وہ مجھ سے کہیں کہ ذرا تو آگ میں بے پچھتاوے کے گھس جا تو کمال اعتقاد سے فوراً گھس وں
 اور ذرا نہ پچھتاوے کہ یہ کام کیوں کیا اس واسطے کہ میں اُنکے اکرام سے نا امید نہیں ہوں خوب جانتی ہوں
 جیسے یہ مکرم ہیں میں تو یہ دستار خوان کیا ہو ہر کریم راز دان کے اعتماد پر اپنا سر جھونک دون آب
 سولانا رخ فرماتے ہیں ای برادر تو بھی آب کو اسی کسیر پر لگا اسیلے کہ مرد کا صدق عورت کے صدق سے کم
 نہیں ہونا چاہیے وہ دل اس مرد کا کہ عورت سے کم ہو وہ دل ہو شکم سے بھی کم ہو جو محل محل برائے
 قصہ فریادری کہ نہ رسول علیہ السلام کا کاروان عرب کی کہ تشنگی دے آبی سے
 در ماندہ اور دل بے ہلاک خادہ تھے اور بارگش بھی انکے قریب بھلاکت تھے

قولہ اندران وادی گر وہی از عرب + خشک شد از محط باران شان قرب + در میان آن بیابان ماندہ
 کاروانی مرگ بر خود خواندہ + ناگمانی آن مرغیت ہر دو کون + مصطفیٰ پیدا شد از رہہ ہر عون + دید کا بنا
 کاروانی بس بزرگ + برف ریگ درہ صعبہ سرگ + اشتراک شان راز بان آوہ نختہ + حلق اللہ
 ریگ ہر سو نختہ + رحمتش آگفت ہیں ز در دید + چند باری سوی آن کشان روید + کہ سیاہی پیر شکر آگفت

دربزدوی میرود + آن شتر بان سید را با شتر سوی من آید با فرمان مر + سوی نشان آمدہ آن طالبان +
 ماعت بدیدہ انداختان + بندہ میشد سید با شترے + را دیہ پُر آب چون ہدیہ برے پس بد گفتند
 این طرف فخر البشر خیر لوری + گفت من نشانم اورا کیست او + گفت او آن ماہ روئے قند خود +
 بر محمد نور جان + مہتر و بہتر شفیع مجربان + نو عہما تعریف کردندش کہ بہت + گفت مانا
 ما حست + کہ گر وہی را دون کرد و اسحر + من نیام جانب او نیم شبر + المعنی قریب کبر اول دفع
 اے آب جمع قریہ کتبان بالغم خاک تو وہ بلند اور ریگ تو دے بلند جمع کتب را دیہ کبر و شتر
 بٹ آب از جرم شبر بالکسر ہندی باشت فراتے ہیں ایک جگہ کا ذکر ہوا کہ اسمین ایک گر وہ عرب
 کا وہاں قحط تھا میر نہ تھا اس سبب سے مشکین انکی خشک ہو گئی تھیں اسمین یہ عاجز
 اور قافلہ کا قافلہ تھا سب کہتے تھے کہ اب ہم مرے اتفاقاً حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
 درس دونوں عالم کے ہیں انکی مدد کو پیدا ہو گئے دیکھا کہ ایک بہت بڑا قافلہ ریت گرم پر
 راہ انکی سخت دود و راز ہی اونٹ زبان نکھ سے نکالے ہوئے ہیں اور مخلوق ریت پر اس
 بری ہوئی ہو آپ کو رحم کیا فرمایا جلدی دود و اور چند آدمی متفق ہوئے اس ریگ تو وہ کے
 یک جشی اونٹ پر مشک لیے آتا ہوا اور جلدی اپنے امیر کے پاس لئے جاتا ہوا سکومع اونٹ
 اس حکم تلخ کے ہمارے پاس لے آو وہ طالب آب کے بموجب حکم اس ریگ تو وہ کی طرف
 ماعت کے ویسا ہی دیکھا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ ایک غلام جشی مع اونٹ لے
 کے جاتا ہوا ویسا جیسے کوئی تحفہ لیے جاتا ہو بس اس جشی سے کہا کہ بھلو خیرا لورے
 طرف بلا تے ہیں کہ امین نہیں جانتا وہ کون ہیں کہا وہ ماہر و قند خود سید و سر دار یعنی
 نور جان ہیں اور مہتر و بہتر شفیع مجرموں کے ہیں اور سواے اسکے ہر قسم کی تعریف کی
 راہی کہا شاید یہ وہی ساحر ہو جسکے سحر میں ایک گر وہ دبے ہوئے ہیں میں اسکی طرف
 شت بھر بھی نہیں جانا چاہتا ہوں قولہ کشکاشش اور بداند نظرت + اد فتان برداشت
 ہفت + چون کشیدندش بہ پیش ان عزیز + گفت نوشید آب و بردارید نیز + جملہ زبان مشک
 و شتران و ہر کسی زان آب خورد + را دیہ پُر کرد مشک از مشک + ہر گر دون خیر ماندا
 + امین کسی دیدست کہ ایک را دیہ + ہر گر دو سوز چندین را دیہ + امین کسی دیدست کہ ایک
 + گشت چندین مشک پُر بے عنطراب + مشک خورد و پوش بود از موج فضل + میر سید ام
 + آب از جوشش ہمگر دو ہوا + وان ہوا گر دوز سردی آہا + بلکہ بی اسباب بیرون دین حکم +

آب رو یا نہ تکوین از عدم + تو ز طغی چون سبھا ویدہ + و سبب از جمل بر خفیدہ + با سبھا از سبب غافل
 سری امین ردیوش نازد مائی + چون سبھا رفت بر سر میرنی + در بادربنا با میکنی + رب میگوید بر موسوی سبب
 چون زھنم یاد کردی ای عجب + المعنی تفت بالعم آب دین انداختن و بافتح گرمی ہادیہ نام طبقہ دوزخ
 غرض وہ جیشی تو آمانین چاہتا تھا لوگ مسکو کھنچ تان کے لائے اُسے بدگوئی و غصہ پر شور اٹھایا
 جب اسکو لغز بنے حضرت کے سامنے لیکے نہالو یہ پانی بیو بھی اور پھر بھی لوسب کو اُسی مشک سے
 سیراب کیا اونٹون نے اور ہر کسینے اُس پانی سے پیاجپنے اونٹ بارکش کو اُسکی مشک سے اور اور
 مشکون کو پھر لیا یہ معاملہ دیکھ کے ابر گردن بھی رشک سے حیران رہ گیا کہ ایسی آب رسائی میں نہیں
 کر سکتا آب قوے مولانا رام کے ہین کتے ہین ایسا کسینے دیکھا کہ ایک شر آشکش سے سوز کتے
 ہادیون کے سرد ہو جائیں یعنی ان لوگون کو ایسا سوز تشنگی کا تھا کہ کتے ہادیے جمع ہون تو کینے
 سوز ہو جائے ایک ہادیہ کی کیا اصل ہو پھر کتے ہین ایسا کسینے دیکھا کہ ایک مشک آب سے اتنی
 مشکین بے اضطراب بھر گئی ہون بے اضطراب سے یہ مراد کہ سیکو یہ گھبراہٹ نہ بھی کہ پانی کم ہوا جاتا ہی
 یہ مشک کا سیکو بھی ایک حوج فضل کی بھی ظاہر رو پوشی لیگی مشک بنگلی کہ سبب اُنکے حکم کے بحر سے
 اصل اسکو پونچتی بھی پانی پیدا ہونے کی از روئے حکمت یہ صورت ہو کہ پانی جوش کھانے سے ہو
 ہو جاتا ہو اور وہی ہوا سردی سے پانی ہو جاتی ہو وہ پانی ایسا نہ تھا بلکہ بے سیاہ خالی اس حکمت سے
 نہ اس پانی کو تکوین نے عدم سے پیدا کیا یعنی وہ تکوین جس سے ہر شے عدم سے عالم کون میں آتی
 اور ہست ہوتی کہ وہ آخریدہ خدا کی ہو غرض یہ پانی خاص خدا کی طرف سے تھا تو نے لڑکا میں سے
 سبب دیکھے ہین لہذا سببون پر چکا ہوا ہو اپنی جہالت سے اور ایسا سببون سے مشغول کہ سبب
 محض غافل اور اس رو پوش کی طرف مائل جب یہ سبب جو ناپایدار شے ہین جاتے رہتے ہین تو سرشتا
 اور بہت ہی بہت رہنا رہنا کہ تاہم پھر سبب یاد ہوتا ہو اس وقت میں رب کتاب ہو جائیسے کیا غرض سبب
 کی طرف رجوع ہوا اب تو نے صنعت کو چھوڑ کے کیسے ٹھکویا دیکھا کہ تو بڑے تعجب کی بات ہوا لخال
 شرح میں مشک خود ردیوش بود و موج بجائے خود ردیوش و را و موج کے لکھا ہوا و بجائے نال مائی
 زبان مائی قولہ گفت ندین پس من برائیدم ہمہ + ننگرم سوی سبب زبان و مددہ گویدش رد و العادہ کا
 تست + اسی تو اندر تو بہ و میثاق مست + یک من آن ننگرم رحمت کم + رحمت پرست بر رحمت تم +
 ننگرم عہد بدت بدر عطا + از کم ایندم جو بخواہی مرا + از من میجرلہ حسان و فا + دز تو بد عہدی دنیان
 و خطا + حاصل مکہ در سبب پچیدہ + یک سغہ ورمی ہمین را ویدہ + قافلہ حیران شد نہ از کار او

۱۰۔ این از بحر و جوہر و پوشش مشک خرد و راغرقہ کردی ہم عرب ہم کرد و را المعنی یعنی یعنی جانیہ
 تو سبب کا کہ قمار عقا اب میری طرف کیسے رجوع ہوا تو کہتا ہو کہ میں نے اس سبب فریب
 در دفع کیا اب میں کیسے طرف اٹھا اٹھا کے بھی نہ دیکھو گا اللہ تعالیٰ کہتا ہو کہ یہ بات تیری بھیک
 تو تو بہ و عہد میں نہایت سست ہو کچھ اسکا اعتبار نہیں تیرا کام تو ر و د العا و د اہی چنانچہ فرمایا
 و اما نہوا عنہ و انہم لکاذبون اور اگر لوٹائے جاوین طرف دینا کے تو ضرور پھر گناہوں کی
 نیشاک وہ اپنے قول میں جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم عمل صالح کریں گے لیکن تیری ن باتوں کو
 لیتے ہم رحمت ہی کریں گے اس واسطے کہ رحمت ہماری بہت ہی ہم اسی پر عمل کریں گے ہم تیری
 لحاظ نہیں کرتے ہم اپنے کرم سے بھر عطا ہی کریں گے سو تبا تو اس وقت مجھے کیا چاہتا ہو کہ مجھ سے
 صاف ہی ہونگے اور مجھ سے بد عہدی اور خطا و نسیان ہی ہو گا اب مولانا فرماتے ہیں
 یہ ہو کہ تو سبب میں لپٹا ہوا ہو وجہ یہ ہو کہ تو نے سبب ہی کو دیکھا ہو اگر اس میں پیچیدہ ہو
 معذو بہ پھر رجوع طرف اصل حکایت کے ہو کہ قافلہ کے لوگ کیفیت مذکورہ دیکھ کے حیران ہو
 اے محمد یہ کیا ہو یعنی بحر و جوہر کہ یکا جھوٹی مٹی مشک کو تھے روپوش بنایا اور اس سے عجب
 نوڈ ہو دیا کہ وہ باضم ایک قوم صحرائین ہیں ایسے ہی عرب سے قوم عرب مراد ہو الحکایت
 پرانہ کی جگہ پرانہ اور عہد مدت کی جگہ عہد مدت بدہم جو سوز و نین لکھا ہے
 شک اس غلام کا غیب سے بوسیدہ مجرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
 وسلم کے اور سید ہوجانا غلام سیاہ کا

۱۱۔ ام اکنون تو پڑ بین مشک خود تا نکوی در شکایت نیک و بد + آن سید حیران شد از
 امید از لامکان ایمان + در چشمہ دید از ہواریزان شدہ + مشک اور پوش فیض
 + آن نظر و پوشا ہم برورید + تا معین چشمہ غیبی رسید + چشمہ پر آب کرد اہم غلام +
 شش و خواجہ و مقام + دست و پایش ماند از رفتن پراہ + ز لرزہ افکند در جانش آہ
 ت باز کشید + کہ بخویش آواز وای مستفید + وقت حیرت نیست حیرت پیش تست + این
 رہ در آجا لاک و چست + دستہای مصطفیٰ بر رو نہاد + بوسہ ہای عاشقانہ پس بداد مصطفیٰ
 رک بر رخس + آذرمان مالید و کرد او فرخش + شد سید آن زنگی زادہ جشش + انجو بدرد
 من شد شبش + المعنی بعد سیرابی قافلہ کے حضرت نے کہا کہ اے غلام اب تو ابنی مشک
 کی دیکھ لے تا شکایت میں ہلکونیک و بدنہ کے وہ سیاہ اُنکی یہ برہان قوی نبوت کی

دیکھ کے حیران ہوا اور غیج اُسکے ایمان کا لامکان سے کھلنے لگا یعنی ہدایت ہونے لگی دیکھا اُسے کہ ایک
 چشمہ ہوا اور عالم بالا سے توریزان ہوا اور میری مشک اُسکے فیض کی روپوش ہوئی اور
 حیلہ ظاہری بنی من بعد اُس نظر نے ان روپوشوں کو بھی بھاڑ دیا تو اربعین چشمہ غیبی کو ہو بھلیا
 یعنی اصل مدار کی طرف رجوع ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھلا یا خواجہ اور مقام دونوں کو بھول گیا
 ہاتھ پاؤں اُسکے بجیس وحرت ہو گئے خدا تعالیٰ نے ایک زلزلہ اسکی جان میں ڈال دیا آپ نے
 اُسکو بخود ہی سے بھر خودی کی طرف کھینچا اور کہا کہ اے مستفید پھر اپنی طرف متوجہ ہو کہ تو بہت فائدہ پائیو الا یہ
 بخود کیوں ہوا جاتا ہے یہ وقت حیرت کا نہیں ہے حیرت تو تیرے سامنے کھڑی ہے کہ ایک وقت میں حیرت
 تجھ کو ہو جائیگی اور حیرت سے مقصود حیرت مجبودہ جو عین معرفت ہے اسوقت تو ہوش کے ساتھ اس ماہ میں
 چست و چالاک ہو کے داخل ہوا اُس نے ہاتھ مصطفیٰ کے اپنے منہ پر رکھ لیے اور عاشقوں کی طرح
 جو ساتھ تھابیں آپ نے دست مبارک بنا اُسکے منہ پر ملے اُسکے منہ کو مبارک فرج کر دیا یعنی وہ رنگی زادہ
 جش کا پسید ہو گیا اور رات اُسکی اسیاہ رنگی دسیا ہی بدراور روز روشن ہو گئی قولہ یوسف شہد
 جمال و در دلال + گفت روا کنون بدہ واگوی حال + او ہمیشہ بی سرو بی پادوست + پامی می نشاخت
 در رفتن ز دوست + پس بیامد یاد و مشک بر روان + سوی خواجہ از نواحی کاروان + خواجہ برہ منتظر
 بنست بود + کان غلامش دیرمی آمد نہ زدو + خواجہ از دورش بدید و خیرہ ماند + از سحر اہل آن را بخواند
 را و یہ با شتر ما است این + پس کجا شد بندہ رنگی جبین + المعنی دلال کبیر بفتح ناز و کرشمہ یعنی وہ غلام جشی تو
 سیاہ رنگ تھا یا آپ کے ہاتھ پھرنے سے یوسف جمال مرغ و دلال والا ہو گیا پھر آپ نے کہا اب
 اپنے گائون کو جا اور سب سے یہ حال کہ جس وہ گائون کی طرف چلا اور اس حال سے کہ ننیں جانتا تھا
 کہ میل بالون کمان پڑتا ہے اور ہاتھ کمان ہو ایسا بے سرو پادوست چلا جاتا تھا بس دو مشکین بھری
 لیے قافلہ سے اپنے خواجہ کی طرف روان ہوا خواجہ راہ میں منتظر بیٹھا تھا کہ غلام جلدی ننیں آیا دیر
 لگائی جب دور سے اُسکو دیکھا تو حیران ہوا اور حیرت سے گائون والوں کو بلایا اور کہا کہ یہ شتر آگش
 تو ہمارا ہی شتر ہے لیکن غلام رنگی صورت ہمارا کمان گیا وہ ننیں ہے اختلاف شرح میں جبین کو چین لکھا ہے
 میری دانست میں جبین ہوا رنگی صورت موافق ذکر جزا و راہ کمال کے

دیکھنا خواجہ کا غلام کو سفید رواور پچا ننا اُسکا اور غلام سے کہنا کہ تو نے میرے
 غلام کو مار ڈالا ہے اور اُسکے خون نے مجھ کو پکڑا ہے

قولہ آن کی بدست می آید ز دور و دیر بندہ نور و ناز و ناز نور ہو غلام اگر گمیر شہد باید و گری رسید و گشتہ

شت این بدگر + اشتر شش آورد اینجا از قدر چون بیا مدیش گفتش کیستی + از زمین زادی و
 لو غلام را چه کردی راست گو + گر بکشتی و انما حیلست مجو + گفت اگر کشتم تبو چون آدم + چون
 درین خون آدم + گفت فی فی درگیر و مانت + راست باید گفت سرلین فنت + کو غلام من
 منم + کرد دست فضل یزدان روشنم + دیدہ ام صد ری و بدری گشته ام + صاحب فی قدر
 ای چہ سیکوئی غلام من کجاست + این نخواہی رست از من جز راست + گفت سرلین با آن
 و گویم یکایک من تمام + زن زمانی کہ خریدی تو مرا + تا با کنون باز گویم ہاجر + تا بدانی کہ
 رو + گر چہ از شنیدن من صبحی کثود + رنگ دیگر شد و لیکن جان پاک + فارغ از رنگت اسکا خاک
 از زود مارا گم کنند + آب نشان ترک مشک و خم کنند + المعنی ہی بالفتح کلمہ زجر و تنبیہ
 ہو میرا عدم تو رنگی صورت تھا یہ تو ایک بدر ہو جو دور سے چلا آتا ہی جسکی صورت کا نور
 پہ کر رہا ہو میرا غلام کمان ہو گروہ گم گیا اگر گ نے اسکو پایا جو مارا گیا یا اسی بدگر نے
 الا خدا کی قدرت سے اسکا اونٹ لیکر یہ آیا ہو غرض جب وہ سامنے آیا اس سے کہا تو کوئی ہو
 زازادہ ہو یا ترکی ہو تب میرے غلام کو کیا کیا سچ سچ کہہ اگر مار ڈالا ہو تو ظاہر کرے جیسے مت
 کہا اگر میں نے مار ڈالا تو تیرے پاس کیسے آیا کوئی بھی اے پانوں آپ سے اپنے خون
 کہا نہیں نہیں اس بات سے ماسن ٹھکون نہیں لمبا یگا ٹھکوں سچ سچ بھیدا سس
 چاہیے بتا میرا غلام کمان ہو کہا یہی ہو جو میں ہوں خدا کے فضل نے مجھکو اس
 روشن کر دیا میں نے ایک صدر کو دیکھا ہو اور بدر ہو گیا ہوں اور صاحب فضل
 ہوں پھر خواجہ نے جھٹک کے کہا کیا بکتا ہو میرے غلام کو بتا کمان ہو خبر دار ہو سکا
 سے خلاص پنا یگا غلام نے کہا تیرے بھید جو وہ غلام جانتا تھا لے ایک ایک
 بے ٹھکوں بتاتا ہوں جبوقت سے کہ مجھکو تو نے خریدا اب تک کی ساری سرگشتیں
 نے کہ میں اپنی ذات و وجود میں وہی ہوں اگر چہ میرے رنگ سیاہ نے جوشل
 تھا صبح کھلائی ہو اے سپیدی رنگت تو میرا بدل کے ضرور اور ہو گیا لیکن جان پاک
 رنگوں اور ارکان خاک سے فارغ ہو گئی اب مقید تن کی سنیں ہو مگر جو تن شناس
 و جلدی بھول جاتے ہیں اور جو آب نوش ہیں یعنی مٹنے کے طالب وہ مشک و
 رتے ہیں اور صبر نہیں رجوع ہوتے قولہ جان شناسان از عدد ہا فارغند + غور دریا
 در جان شود از راہ جان جانر شناس + نازینش شونہ فرزند قیاس چون ملک عقل یکہ شرتانہ

بہر حکمت برد و صورت گشتہ اند + آن ملک با عقل از یک گوہرند + در پی ہم مجبور و بال سرند + آن ملک چنان
 منصف بال و دیگر گرفت + این خرد بگذاشت پر و گرفت + لاجرم برد و سناہر کند + ہر دو خوش روشت ہر یک گشتہ
 ہم ملک ہم عقل حق را و احدی + ہر دو آدم را معین ساجدی نفس شیطان نیز اول و احدی + ہر دو
 آدم را عد و حاسدی + آنکہ آدم را بدن دیدار مید + و آنکہ نور موتمن دیدار خمید + آن و دیدہ روشن
 بودہ ازین + وین دورادیدہ مدیدہ غیر طین + این بیان اکنون جو خروینج ماند + چون نشاید جو کمال
 خواند + کی توان باشیہ گفتن از عمر + کی توان بر لیزدن در پیش کرد + یک گمروہ بگوشہ یک کس بست
 ہونی کہ بر آورد + بس است بحق شرح را سنگ کلوخ + ناظمی گمروہ شرح بار سوخ + المعنی یعنی تن سناہر
 تو حال سناہر جان سناہون کا سن کہ وہ عدد سے فارغ ہیں انہیں تو حد ہی اور دریا بچون و چندہ
 دو بے ہوئے جیسا کہ حدیث میں ہے من عرف نفسه فقد عرف ربه جیسے اپنے نفس کو پہچانا اُسے اپنے
 رب کو پہچانا تو جیسا اس تن سے حسین تعدد ہوا لگ ہو کے جان ہو جا اور جان کی راہ سے جان کو پہچان
 تو نازنین و لطیف جان کا بن نہ فرزند نیاں کا جو ملک اور عقل و نون ایک رشتہ کے سر پہلی درجہ حلت
 تعالیٰ کی ہو کہ دونوں کو دو صورت پر پیدا کیا ہی اصل و نزا دو نون کی ایک ہی ہو اور دونوں ایک
 کے پیچھے ایسے جیسے دم اور سر پس اتنا فرق ہو کہ ملک نے تو مرغ کی طرح بال و پر اختیار کیے عقل نے بال و
 پر چھوڑ کے قراختیار کی پس جب کہ یہ حال ہو تو دونوں محل نفرت ایک دوسرے کے ہوے اور دونوں
 خوش روشت و مددگار ایک دوسرے کے ملک بھی اور عقل بھی دونوں خدا کے پانے والے ہیں اور دونوں
 آدم کے مددگار اور بچہ کرنے والے ایسے ہی نفس و شیطان بھی پہلے سے ایک تھے مگر آدم کے بڑ
 دشمن حاسد اور وہ جیہ کہ جنے انکو بدن اور جسم خاکی دیکھا وہ تو جھگا اور جنے انکو نور موتمن دیکھا کہ اس میں
 نور امانت ہو جھکا اور بچہ کیا وہ دونوں یعنی ملک اور عقل اس نور سے آنکھیں روشن دیکھنے لگے
 اور ان دونوں کی آنکھ سوا سطحین اور مٹی کے نہ تھی اب فراتے ہیں کہ یہ بیان تو ہمارا یہاں
 ہمیں ایسا رہ گیا جیسے بچہ میں گدھا رہتا ہوا سوا سطحی کہ یہود و براہمیل پڑھنا کہ منکر انجیل کا ہولانی
 نہیں ہو جیسے شیعہ کے سامنے حضرت عمر کا ذکر کرنا کہ انکے دشمن ہیں یا ہرے کے آگے بربط یا
 لغو ہو نہیں چاہیے مراد یہ کہ متبع کو جب لیاقت اس کے سننے کی نہیں ہو تو کیسے کہا جاسکے کہ
 شرع کلام سابق میں ہیں لیکن اگر گافون کے کسی گوشہ میں کوئی کس یا معنی پڑا یا ہو اس کے
 اتنی ہاں ہو جو پہنکی یہ بھی کافی ہو اسوا سطحی کہ جو متحق شرح کا ہو کہ اس کے سامنے شرح کمال
 اسکو تو پھر دیکھ بھی ناطق و گویا ہیں بڑی مضبوطی کے ساتھ وہ انہیں سے عبرت پذیر ہوتا ہو

شرح میں از عدد ہا کو عدد اور حکمت اکو بجائے ہر حکمت اور ہر حکمت کو نو ہر تومن اور از تین کو زین اور
 شرح کو شرح لکھا ہے

ن میں کہ حق تعالیٰ نے جو کچھ دیا اور پیدا کیا سب واسطے استدعا حاجت
 کیا کہ آپ کو محتاج دوسری چیز کا کرنا چاہیے تا وہ وہی جیسا کہ منبر یا
 ب المفضلہ اذا دعاہ ویکشف السوء کون ہو کہ قبول کرے دعا مفطر کی
 جسوقت کہ وہ دعا کرے اور کون ہو کہ اس کے رنج کو کھوٹے

زمرہ کی بود دست درو کہ چنان طفلی سخن آغاز کرد جزوا دلی او برای او بگفت + جزو
 ت دارد در نفست + دست و پاشا ہر شہادت ای رہی + منکری را چند دست و پانی +
 قی شرح و گفت + مناطقہ ناطق ترا دید و بگفت + ہر چہ روید از پی محتاج رست + تا بیاہر طلبے
 + حق تعالیٰ کیسین سموات آفرید + از برای رفع حاجات آفرید + ہر کہ جو یا شد بیابد عانت +
 ت اصل رحمت ہر کجا دروی دعا انجا رود + ہر کجا فقری لڑا انجا رود + ہر کجا مشکل جواب
 ہر کجا پستی است تب انجا رود + آب کم جو تشنگی آورید رست + تا بجوشد آہستہ از بالا و پست +
 است ناوک گلو + کمر روان گردوز پستان شیر او + رو بدین بالادہ پستہ تابدو + ہماشوی تشنہ
 لرد + بعد از ان از بانگ زنبورہ ہوا + بانگ آب جو میوشی ای کیا + حاجت تو کم نباشد
 آب را گیری سواد می کشیش + گوش گیری آب را دمی کشی + سوی زرع خشکست یا بد خوشی +
 اکش جواہر مہر مست + ابر رحمت پر ز آب کوثر رست + تا سقاہم بہم آید خطاب + تشنہ
 علم بالہواب + المعنی یعنی وہ نیاز ہی مریم کا تھا جو درد سے پیدا ہوا اور کہا: البقیہ مست

منت نیامدنیایے ای کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور عیولی بسری ہو جاتی جس سے
 نے سخن فرود کیا اور وہ طفل عیسیٰ علیہ السلام تھے انھوں نے گواہی ابھی پائی پروردگار
 عبد اللہ ثانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا انما کنت میں بندہ اللہ کا ہوں می
 + اور کیا مجھ کو نبی اور کیا مجھ کو برکت والا جہان میں ہو ورنہ آپ تو خیال کر کہ مریم کے
 کلام مریم کے مریم کی واسطے گواہی دی ایسے ہی تیرا بزر و جزو بھی پوشیدہ کلام رکھتا اور
 دیکھا تیرے ہاتھ یا توں بھی تیرے شاہد ہونگے پھر تو نے منکری کو کیوں ایسے اتنے
 رکھے میں جیسا کہ فرمایا تکمنا ایدیم و تشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون باین کہ اس نے
 ان سے اور گواہی دلائیے انکے پاؤں سے اسکی جو کچھ کہاتے ہیں وہ اور جہ

تو مستحق شرج و گفت کا نہیں ہر تو تیرا ناطق خود خاموش و بند ہو جائیگا میں نے اس شعر میں دھوکا
 لکھا یا شرح میں بیان لکھا ہر اور مستحق اسکا ہر کہ بعد مستحق شرج را سنگ و کلون کہے ہو بیان محض بی ربط ہر جنگو
 ربط سے ربط ہر وہ اس خط کا تب کو ملاحظہ فرمائیں غور کریں آئندہ شعر مناسب محل کے ہیں فرمائے ہر
 اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہر بندہ محتاج کیواسطے کیا ہر تا طالب اسکا جو کچھ طلب کرے پائے اعظم
 مخلوقات سے آسمان ہر یہ بھی رفع حاجات ہر کیواسطے ہر دیکھو کسی حاجت میں اس سے رفع ہوتی ہیں
 بس جو کوئی جو بندہ بنتا ہر آخر کار بندہ ہوتا ہر اور اصل رحمت سے مایہ پاتا ہر غور کرو واد خدا و دونوں
 سجدہ میں جاتی ہیں لیکن درود کی جگہ دوا جاتی ہر اور بھوک کی جگہ غذا ایسے ہی جہاں مشکل ہوتی ہر وہیں
 جواب جاتا ہر اور جہاں نچا ہوتا ہر وہیں آب جاتا ہر تو بانی ست ڈھونڈھ تشنگی کا طالب ہو جو عشق ہر
 ماتحت و فوق سے تجھ پر آب جوش کرے یعنی راز و اسرار کھلیں ظاہر ہر جب تک بچہ نالاک گلو نہیں پیدا ہوتا
 شیر پستان سے کب جاری ہوتا ہر اور اسی تشنگی کے طفیل بلندیوں اور پستیوں میں پھر یعنی آسمان زمین
 میں تو ایسا تشنہ ہو جائے کہ گویا حرارت میں گروی ہو گیا بعد اسکے نہ پورہ ہوا سے جو نام ساز کا ہر
 بانگ آجھو کی اے کیا سینگا آجھو خود تجھ کو بلا سینگا بھلا تیری حاجت گھاس سے تو کم نہو کہ جب وہ تشنہ
 ہوتی ہر تو ہر خود پانی لیتا ہر اور اسکے واسطے اسکی طرف پھینچتا ہر اور پانی کا کان پکڑ کے اپنی
 ذراعت خشک کی طرف لیجا تا ہر ماوہ سبز و تازہ ہو جائے اب فرماتے ہیں کہ تیری جان کا کھیت
 حسین جوا ہر چھپے ہیں اسی کے لیے تو ابر رحمت آب کوثر سے بھرا ہوا ہر پھر کیون نہیں تشنہ بنتا تو
 سقاہم رحم شرا با طہور کا خطاب آئے لہذا تشنہ ہی بنا رہ آگے اللہ خوب جاننے والا ہر ساتھ
 صواب کے اختلاف شرح میں آب و سیکشی کو آب راوے کشی لکھا ہر

آنا ایک عورت کافر کا مع طفل شیر خوار پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے اور گویا ہونا بچہ کا آب کے معجزہ سے

قولہ ہم از ان دہ یک زنی از کافران + سوی پیغمبر دو آن شد از امتحان پیش پیغمبر درآمد با چارہ کود
 دو ماہہ زن را در کنار + گفت کوک سلم اللہ علیک + یا رسول اللہ قد جئنا ایک ماورشاں خرم نقش
 ہیں خموش + کیت افکند این شہادت را بگوش + این کیت آموخت ای طفل صغیر + کہ زبانت کہ
 و طفلی جریر + گفت حق آموخت و انکہ جبرئیل در بیان با جبرئیل من رسیل + گفت کو گفتا کہ بالای سرت
 می نہ بینی کن بیالا منظر + ایستادہ بر سر تو جبرئیل + مرا آشتہ بعد گوند و سیل + المعنی خوار کبر و
 جبریر نام شاعر با شان رسیل ہمراہ و فرستادہ فرماتے ہیں اسی گائون کی ایک عورت کافر جہاں کا

ت کی طرف بطور امتحان اُئی خود اوڑھنی اوڑھے تھی اور گو دین دو مہینے کا بچہ تھا بچہ سنے
 خدا اسلام تمیز نازل ہو میں تھا اسے پاس آیا مان نے اسکی غصہ سے کہا خبر واجب ہو
 شہادت سکھائی ہو اور کسے تیرے کان میں ڈالی ہو طفل صغیر یہ کھلو کسے سکھایا کہ تیری زبان
 نہ جبر شاعر بنگئی کا حق نے سکھایا اور بچہ جبریل نے میں اپنے بیان میں جبریل کا ریل ہوں
 عورت نے بچہ جبریل کہاں ہیں کہا تیرے سر پر تو نہیں دیکھتی ذرا اٹکھ تو اوپر اٹھا
 لے ہیں اور کھجو سیکر دون راہین ہمارے ہیں قولہ گفت می بینی تو گفتا کہ بے بر سر
 کاٹے می بیاموز در مد صفت رسول بر علوم میر ساند زین سفول پس سوش گفت لے
 صیست نامت باز گو و شو مطیع گفت نام پیش حق عبد العزیز عبد غنی پیشین کشت
 ی پاک و بیزاد بری حق ان کہ دادت این پیغمبری کہودک دو ماہ ہجون ماہ بدر
 متہ چون اصحاب صدر پس حنوط آدم ز جنت در رسید تا دماغ طفل و مادر یو کشید
 بز خوف سقوط جان سپردن بہ برین بوی حنوط آنکہ تعریفش شنشہ خود کند جامہ
 برق زندہ آنکسی را کو معرفت حق بود جامہ و نامیش ہند صدق زہد آنکسی را کش خدا
 غ و ما ہی مرد را حارس شود و المعنی ر شیع شیر خوار حنوط خوشبو جو مردہ کیواسطے لیا
 باچار پایہ کا اور کل گر جانا مروق بالکسر فتح واد تعجب میں لانا اور خوشحال کرنا کہ کے نے کہا
 یعنی ہو کہا ہاں دیکھتی ہوں کہ تیرے سر پر جو دھوین رات کے چاند کی طرح کھڑے ہیں
 رسول کے سکھاتے ہیں اور سپیتوں سے غلو کو پہونچاتے ہیں پھر رسول مقبول نے
 کہ ای طفل شیر خوار تیرا نام کیا ہو بتا اور ہمارا مطیع ہو کہا اللہ تعالیٰ کے سامنے تو میرا
 راوریہ لوگ جو ایک مشت خیز ہیں انکے آگے عبد غنی امین غزی سے پاک پیرا و بری ہوں سم
 لویہ پیغمبری دی ہو غرض وہ لڑکا دو مہینے کا کہ شل بد رکے تھا ایسا درس باغ کہ رہا تھا
 در کہتے ہیں میں بعد ایک خوشبو جنت سے پہونچی جب دماغ طفل مادر نے اس سے
 بن کتے تھے کہ خوف سقوط سے تو یہی اچھا تھا کہ اسی خوشبو پر جان دیدتے خوف سقوط
 اجوہر کیسیکو لگا ہو پس وہ شخص جسکی تعریف خدا تعالیٰ خود کرے مجر و شجر تو سیکر دون قسم کی
 اگرین اور جبکا معرفت خود حق ہو شجر و حجر اسکی صدا تصدیقین کہ نیگے صدق سے مراد
 بکا حافظ خدا تعالیٰ ہو مرغ و ماہی اور جملہ مخلوق اسکے حارس نگہبان ہوں انکس
 شرح میں حق آنکہ بکات غمی لکھا ہو میری سمجھ میں بکات عربی ہو

لیجانا موزہ رسول مقبول کو ایک عقاب کا اور ہوا پر لیجا کے نگوں کرنا اور ایک ماریاہ کا اُس سے گرنا

قولہ اندرین بود خدا کا واصلہ مصطفیٰ بشیلا از سوی علا خواست آبی و دستور تازہ کرد و دست در
 شست اوزان آب سرد و ہر دو با شست و موزہ کرد رای + موزہ طبر بود یک موزہ ہر بای دست
 سوی موزہ برد آن خوش خطاب + موزہ را بر بود از دستش عقاب + موزہ را اندر ہوا پر داد و چو باد پس
 نگوں کرد و زان ماری قتادہ و ز قناد از موزہ یک ماری سیاہ + زان عنایت شد عقابش نیچو اہ پس
 عقاب آن موزہ را آورد باز + گفت ہنستان ورو سوی نماز از ضرورت کردم این گستاخی ہن
 زاد بدارم شکستہ شاخی + دای کو گستاخ بانی می ہند + بی ضرورت کش ہوا فتویٰ دہد + پس رسولش شکر کرد
 گفت ما + این جفا دیدیم و خود بود آن و نا + موزہ بر بودی و من در ہم شدم + تو غم بردی و من غم شدم
 گرچہ غیبی خدا مارا نمود + دل دران لحظہ بخود مشغول بود + گفت دو روز تو کہ غفلت از تو رہست + دیدم آن
 غیب را ہم عکس تست + مار و موزہ بینیم در ہوا + بیش از من عکس تست ای مصطفیٰ + عکس تو بانی ہمہ و شکر
 عکس ظلماتی ہمہ گلشن بود + عکس عبداللہ ہمہ نوری بود + عکس بیگانہ ہمہ کوری بود + عکس ہر کس بدن اہل
 بہ بین + پہلوی جنسی کہ نیچو ہمہ نشین + المعنی ایغہ انحضرت ساسی حال میں تھے ناگہان آواز ضلّا بخش کی
 اُنکے کان میں عالم بالا سے پہنچی بس بانی سنگایا اور دستور تازہ کیا اور ہاتھ تھ اس آب سرد سے
 دھویا پھر بانوں دھو کے موزہ کی طرف راے ہوئی ناگہان موزہ ایک موزہ بایگیا یعنی وہ خوش خطاب
 جب ہی موزہ کی طرف ہاتھ لیکے موزہ کو اُنکے ہاتھ سے عقاب لیگیا اور ہوا کی طرح اُس موزہ کو ہوا میں
 جواوندھا کیا تو اُس میں سے ایک ماریاہ گر پڑا اس ہتمام و سرنج سے عقاب نکا نیچو اہ ہوا پھر عقاب نا
 کو لوٹ کے لایا اور کہا لو اور نماز کی واسطے جاؤ تین نے بضرورت یہ گستاخی کی ہو کہ ادب سے شرمندہ
 ہوتا ہوں اسوایا شکستہ شاخی شرمندہ ہونے کے معنی میں ہو کہ شاخ شکستہ جھکائے ہوئی ہو اُنکے
 بھی جھک جائے تاہم اب مقولہ مولانا رح کا ہو کہ پرند تو باد صفت نیک خواہی کے اوئی بات کو بھی گستاخی سمجھیں غم
 کر میں دے اس پر جو گستاخ ہو کے وہاں قدم رکھے اور بضرورت موافق حکم اپنی ہوا و خواہش نفسانی
 پس حضرت نے اُسکا شکریا اور فرمایا کہ ہم اسکو جفا سمجھے تھے اور بحقیقت تھی و نا تو موزہ لیگیا میں اس
 درہم ہو تو بحقیقت میرا غم لیگیا تھا میں اُس غم میں پڑا اگرچہ ہر غیب خدا سے تعالیٰ نے ہم پر ظاہر
 کر دیا ہو مگر اس وقت میلول ذرا دیر کو بحال خود مشغول و غافل ہو گیا تھا عقاب نے کہا خدا نہ کرے اس
 غفلت ہو غفلت تو آپ سے ویر و مجبور ہی ہو گئی ہو میں نے جوا غیب کو دیکھ لیا یہ بھی عکس آبی

نئے جو مار کو موزہ میں ہوا بر دیکھ لیا یہ بنیش میری اسی مہطفے آپ ہی کا عکس ہوا ایسے کہ عکس
بنش ہوتے ہیں اور عکس ظلمانی سیاہ و تاریک مثل گلخن کے جو عبد اللہ کا ہوا اس کا عکس فری ہوا ہوا
ری بس تو ہر کیلے عکس کو دیکھ اور کچھ جہان بینی مرضی موافق پائے اسی کے پہلو میں بیٹھ جا
اور جب عبرت پکڑنے کی اس حکایت سے اور معنی ان مع العسر لیسرا کے

است این قصہ ایجان مر ترا تا شوی راضی تو در حکم خدا + تاکہ زیرک باشی + نیکو گمان + چون
ہر ناگمان + دیگران گردانزدادیم آن + تو جو گل خندان کہ سود و زیان + زانکہ گل گر برگ
+ خندہ نگدازد و نگر و دشمنی + گوید از خاری چہ اقامت + بغم + خندہ رامن خود ز خارا و ردہ ام + ہر چہ
دواز قضا + تو یقین دان کہ خریدت از بلا + ما التصوف قال وجد ان الفرح + فی الفواد
الترح + آن عقابش را عقابی دان کہ او + در بود آن موزہ را زان نیکو + تار ہا ند یا شن + از
ی خاک عقلے کہ باشد بی عثار + گفت لا تا سوا علی ما قاتلم + ان فی السرحان + روی شاکم + بیک
فوت شد غلین مشو + زانکہ گردش کند آید باز نو + گر بلا آید ترا اندہ سیر + و زیان بینی غم اور انخیز
رفع بلا ہای بزرگ + و ان زیان منع زیانہای سرگ + راحت جان آمد ایجان فوت مال +
جمع آمد ایجان شد و بال + معنی منشی بالضم سرنگون و دو تا فرماتے ہیں ایجان یہ قصہ
سنط عبرت ہو تو تو را منی حکم میں ہو جو کچھ اسکی بارگاہ جلال سے صدر دیا گئے اور دانادینک
جائے اور وہ یہ ہو کہ اگر ناگمان کوئی واقعہ بد دیکھے تو گوا اور لوگ اسکے خوف سے
میں تو مثل گل کے خندان رہ چاہے موقع سود کا ہو چاہے زیان کا آسوا سٹے کہ گل کو غور کہ
نکی پکھڑی پکھڑی الگ کر دے وہ اپنے خندہ کو نہیں چھوڑے گا اور دتا و سرنگون نہیں
لے مارے کمر لچاے یا سرنگون ہو جائے ویسا ہی خندان رہے گا اور یہ کہ سکا کہ کسی خار سے
ن کیون پڑن میں تو خندہ کو خار ہی سے لایا ہوں خار ہی میں تھا جو شکستہ ہوا ہوں جو
جاتی رہے اور کم جائے تو یقین اس بات کو جان لے کہ وہ کم نہیں ہوئی بلکہ اُسے
اسے چھڑا لیا اسکا صدر تہ بنی ہو کسی نے پوچھا کہ تصوف کیا ہو کہا فرحت پانا اپنے دل میں
نے بیخ کے پھر تمثال فرمایا کہ تو نے یہ تو سنا کہ موزہ لیجائے سے عقاب + یاہ عقابا + بیخ و غم
کا ہوا جیسا کہ اوپر کہا ہو تو غم بردی دمن و رخم شد + پس اس غم کے مقابلہ میں جو موزہ
ہوا تھا وہ غم بس تغلیم تھا کہ پائے مبارک زخم مارے رنج پاتا حاصل یہ کہ ادنی نقصان
حاصل ہوتا ہو اندر کیسی خوش وہ عقل ہو جو بے عثار ہو کہ ذرا میں سر کے بل نہیں گرتی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو لیلیٰ تا سوا علی ما قاتلم ولا تفرحوا بما اتاکم مایوس مت ہو اس چیز پر جو تم سے جاتی ہو اور
خوش مت ہو اس پر جو تم کو ملے گی ہو دوسرے مصرعہ کے معنی اگر بھڑیا آئے اور بھڑیا ہی بکریاں ہلاک
کر دے لیکن جو فوت ہو جائے اس پر تلگین نہوے اس سبب سے جو جاتا رہا وہ بڑا نا تھا اسکی عوض نہ بھڑیا
بلجائیگا پس یہی ضرر گویا جزا مصرعہ ثانی عربیہ کی ہو اگر بلا تیرے سامنے آئے غم مت کر اور جو زیان کرے
اسکے بھی غم میں مت بڑا سوا سطلے کہ وہ دفع بڑی بڑی بلاؤں کا ہو اور وہ زیان منع بھاری بھاری زیانوں
اور جان میں لوگوں خیال میں ہو مال کا جاسا رہنا خاص راحت جان کی بھی ہو اور ایجان مال کا جمع ہونا
سخت وبال ہو مال جمع ہوا اور وبال میں بڑا

استدعا کرنا ایک شخص کا معذرت موسیٰ سے واسطے زبان بہانہ کے

قوله گفت موسیٰ را یکی مرد جوان کہ بیا موزم زبان جانوران + تا بود کز بانگ حیوانات دو + عبرت
حاصل کنم در دین خود چون و با نہای بنی آدم ہمہ + در پی آبست و نان و دمہ + بگو کہ حیوانات را در درگاہ
باشد از تدبیر ہنگام گذر + گفت موسیٰ رو گذر کن زمین ہوس + کاہن خطر دار دسی در پیش و پس + عبرت
بیداری از نیروان طلب + نہ از کتابت نہ مقال و حرف و لب + گرم تر شد مرد زان مغش کہ کرد و گرم تر کرد
ہمی از منع مرد + گفت ای موسیٰ چون تو تباقت + ہر کہ چیزی یافت از تو چیز یافت + مر مر محروم کردن
زمین مراد + لائق لطف نباشد ای جواد + این زبان قائم مقام حق توئی + یا س باشد گر مرا مانع شوی
گفت موسیٰ یا رب این مرد سلیم + سخہ کردش مگر دیو رجم + گر بیا موزم زبان کارش بود + دنیا موزم درش
باشد + المعنی حضرت موسیٰ سے ایک مرد جوان نے درخواست کی کہ مجھ کو زبان جانور و کئی سکھاؤ
تا شاید آواز حیوانات و چار پایوں سے کچھ عبرت اپنے دین میں مجھ کو حاصل ہو میں خود کھتا ہوں تو ہی
کی زبان کو دور ہے اب و نان و مکر و فریب کے پاتا ہوں شاید حیوانات کا دور سرد و دھو حسین تدبیر
عاقبت بنی ہنگام گذرینے مرنے کیوقت کی ہو حضرت موسیٰ نے کہا جا اس ہوس سے باز آ کہ اس میں پیش
و پس دونوں طرف سے بہت خطرے ہیں تو عبرت و بیداری چاہتا ہو تو خدا سے مانگ یہ اس
عطا سے ہو نہ کتاب اور قال اور حرف و لب سے اس کہنے سے یہ شخص و بھی گرم تر ہوا سوا سطلے
کہ ہر شخص اس بات میں جسکو منع کرو منع کرنے سے گرم تر ہو جاتا ہو چنانچہ حدیث ہے الا انسان جہل
فیما منع کہا ای موسیٰ جب سے نور تھا ارچکا ہو یعنی تھا رہا ہو تو جس کسی نے کچھ پایا ہو وہ تم ہی
سے کچھ پایا ہو مجھ کو تم اس مراد سے میری محروم کرتے ہو یہ بات ای جواد بھڑیا لطف کے لائق
نہیں ہو اسوقت میں تمہیں قائم مقام حق کے ہوا کہ منع کرو گے تو مجھ کو یا س ہو جائیگی اور یا س

نہیں ہونا چاہیے حضرت موسیٰ نے کہا اے میرے رب یہ عجب بیوقوف سادہ دل ہو کہ اسکو
 رجم نے اپنا بیگاری سخرہ بنایا ہو اگر میں اسکو یہ زبان سکھاتا ہوں تو اس کے حق میں زناکار
 سکھاتا ہوں تو بد دل ہوا جاتاہو قولہ گفتای موسیٰ بیاموزی کہ ما + رد مکرویم از کم ہرگز دعا
 رب او پیشانی خورد + دست خاید جا مہارہ برد + نیست قدرت ہر کسی را سازوار + عجز بہتر
 کار + فقر ازین رو فخر آمد جاودان + کہ بقوی ماند و ستش جاودان + زبان غنا و زان غنی مردود شد
 ت صبر پدید روشد + آدمی را عجز و فقر آمد امان + از بلای نفس پر حرص و غمان + آن غم آمد
 ی فغول + کہ بدان خود کردہ است آن صید غول + آرزوی گل بود گلزارہ را + گلشکر نگوار
 را + المعنی اللہ تعالیٰ نے کہا اے موسیٰ سکھاؤے کہ بھنے اپنے کرم سے کبھی کیسی د عار
 ہو کہا اے رب میرے یہ تو سیکھ کے بت پیشانی کھائیگا ہاتھ افسوس سے چابیگا کپڑے پھاڑیگا
 میرے تو ہر کسی سے سازوار و موافق نہیں ہو بس عجز یعنی عاجز رہنا اپنی خواہش سے بہتر یہ پرہیزگار کا
 د فخر کہا ہو یہی سبب تو ہو کہ ہمیشہ اسکا تقویٰ میں ہاتھ رہا ہو جیسے کہ حدیث شریف ہو الفقیر فخری
 زہو اور غنا و غنی جو مردود ہوے یہی وجہ ہو کہ اسکا صبر تیری تقدیر سے نہت ہو گیا ہو آدمی کی بسط
 نفس پر حرص و غمون کی بلا سے بچنے کو بڑے امان کی چیز ہیں اور وہ غم کیا ہیں زوین مفعول
 بمقدر جنکایہ نفس صید غول خود کردہ ہو رہا ہو صید غول یعنی غول کا شکار اور ظاہر ہو کہ جو گلزار ہو
 کھانے والا اسکو آرزو گل ہی کی ہوتی ہو اور چیز اسکو اچھی نہیں معلوم ہوتی جیسے بیمار کو
 لٹ و طلاوت گلشکر ناگوار ہوتی ہو اور گلشکر ایک قسم شیرینی لطیف سے ہو اختلاف
 شرح میں بیمار کو بھیا رہ لکھا ہو

حق تعالیٰ سے حضرت موسیٰ غم کو کہ سکھاؤ اسکو جسکی وہ استعانت کرتا ہو
 زبان دہی آمد از حضرت کہ رو + ہرچہ میگوید بلطف خود شنو + گفت یردان کہ بدہ بایست
 تیار آن دست او + اختیار آمد عبادت را نک + ورنہ سیکرد دنیا خواہ + من فلک +
 اورانہ اجر و فی عتاب + کا اختیار آمد بہر وقت حساب + جملہ عالم چون مسبح آمد نہ نیست
 جبری سود مند + تیغ دروشتش ناز عجزش کمین + تاکہ غازی گردد او بار بہرین + زانکہ کرتنا
 را اختیار + نیم زینور غسل شد نیم مار + مومنان کان غسل زینور دار + کا فزاد خود کان ہری
 زانکہ مومن خورد و بگزیدہ نبات + تا چون غلی گشت رینق او حیات + باز کا فر خورد و شربت از
 ہم ز قوتش زہر شد و روی پدید + المعنی بعد اسکے دہی حضرت رب العزت سے اکی کہ

بوسن رسد وں
جاور جو کچھ وہ کہتا ہے اپنے لطف سے اسکو سن لے اور حکم دیا کہ جو کچھ وہ چاہتا ہو اسکو دے اور اس کے اختیار میں اسکا ہاتھ رکھو لہذا اب مولانا رحیم کے مقولے ہیں فرماتے ہیں کہ اختیار عجیب چیز ہے عبادت کا نمک ہی اختیار ہی ہے کہ جو عبادت عمل کرے اپنی خوشی رضا سے بلا اکراہ و اجبار خاص واسطے خوشنودی و مافی خدا کے کرے اور یوں تو آسمان بدون اپنی خواہش کے کیسارات دن پھر تار ہی اسی سبب سے اسکی گردش سے نہ اسکو اجر ہو نہ عذاب کسو واسطے کہ وہ ہر سے جوا اختیار ہو خالی ہو اور ہر نبی صاحب میں آتا ہے تمام اہل جہان جو مسیح ہیں کہ اختیار کو انہیں دخل نہیں لہذا اس تسبیح سے شمل انسان کے سود مند بھی نہیں ہیں اگر کوئی کہے کہ میرے پاس تیغ منین جو جہاد کروں عاجز ہوں تو اس عزیز میں اسکو مت چھوڑ تیغ اس کے ہاتھ میں دیدے پھر دیکھ کہ غزا کر کے غازی بنتا ہے یا راہزنی سے راہزن ہوتا ہے بنی آدم کی نسبت جو کہا ہے ولقد کرّمنا بنی آدم میحض اختیار کے سبب سے یہ کہ انھیں بنی آدم میں ادھے تو زبور غسل ہیں اور ادھے زہر مار ہیں سو من تو کان غسل کی ہیں زہر کر پیچ اور کا فرمان زہر کا مثل مار کے کسو واسطے کہ مو من نے تو ایک نبات گزیدہ کھائی تو یہ ایک زہر غسل کے شمل ہوا جگا آب حیات ایہ حیات ہے جیسا کہ شہد کی صفت میں فیہ تنفّاء للناس فرمایا ہے پھر کافر نے شربت صدید سے بیا اور صدید زرد آب زخم اسکی قوت سے اس میں نہر ظاہر پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا یستقی من ماء صدید تجعربلائے جائینگے کافر ہم زخم سے گھونٹ گھونٹ قول اہل الامام خدا تعالیٰ الحیات + اہل تسویل ہو اسم الممات + در جہان این طرح وشاباش وزہی + زاختر است وحفاظ و آگاہی + جلد زمان چونکہ در زندان روزہ تقویٰ زاہد حق خوان شوند + چونکہ قدرت رفت کا سد شد عمل + ہیں کہ تا سر پایہ نستاندا جل + قدرتت سر پایہ سو ست ہیں + وقت قدرت را نگہدار و بین + آدمی برخنگ کرد مناسبوار + در کشت در کش عنان اختیار + باز موسیٰ داد بند اورا بلبر + کہ مرادت زود خواہد کہ وجہ ترک این سودا گو فذ خود تبرس + دیو داد ست برائے مکہ دست + ہیں رد در دسر خود کم طلب + کا این مرادت افکنند در صد تعب + گفت باری لفظ سنگ نور درست + لفظ مرغ خانگی کامل پرست + المعنی الہام بالکسر خبر غیب جو خدا دل میں کیسے ڈال دے خیر و شر سے تسویل سوال کرنا اور راستہ کرنا حفاظ عار و حمیت اور مواظبت کرتا جن لوگوں کو خدا سے الہام ہوتا ہے اور خبرین غیب کی اسکے دل میں پڑتی ہیں وہ چشمہ حیات کی ہیں کہ خود بھی حیات والی اور اردون کی بھی حیات بخش اور جہاں تسویل ہیں بیہودہ باتیں بنانے والے اور اہل حرص وہ نہر موت کے ہیں کہ خود بھی مردہ اور اردون کے لیے بھی موت دیکھ لو اس جہان میں جو کچھ کسی تعریف وشاباش وداد واہ ہو وہ بھی اختیار اور ہوشیاری اور ہمت

نے سے ہو رہے ہوں کہ حیثیت یا نیک کے زندان میں لجا بیٹھے یعنی دو رخ میں تو وہ سب متقی و زاہد
 ، خوان ہو گئے لیکن کیا ہوتا ہے کس واسطے کہ وہ اپنی قدرت سے خارج ہو گا بس جبکہ اپنی قدرت اور
 نیا راہ میں نہیں بلکہ بجز ہذا وہ عمل انکا کا سد ہو گا بس خبردار ہو جانا سر یہ تیرا جل نہ پھیں گے کہ وہ
 ن قدرت ہی بس خبردار اس وقت قدرت کی خوب نگہداشت رکھو اور تھے رہ متاع نہو نے پائے اسی سے
 یگا غور کر آدمی کو خنگ کہ منہ پر سوار کر کے باگ اختیار کی اسکے درک دریافت کے ہاتھ میں
 ہی بس اسکو شہسوار اس خنگ کا ہونا چاہیے اب طرف اصل ذکر کے رجوع ہو کے فرمایا کہ حضرت
 نے بمقتضا سے مہر و محبت پھر اسکو نصیحت کی کہ مراد تو تیری جلدی تیرے سامنے آجائے گی مگر تو اس
 ب کہرا در اپنے اوپر ترس کھا یہ شیطان نے اپنے مکر کی واسطے تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے اور ادھر
 لایا ہے یہ بڑا درد سہا ہی خبردار ہوا سکومت ڈھونڈو گئے کس واسطے کہ یہ مراد تیری کھجکوسیکڑوں رنج
 ، کہا بھلا اور نہیں تو نطق کہتے کی جو میرے دروازہ پر رہتا ہے اور نطق مرغ خانگی کی جو بہر والا
 خلیہ چار پاؤں اور پرند کے ان دو کی تو بتا دو الخلاف شرح میں زاہد کو زہد لکھا ہے
 ونا اس شخص کا تعلیم زبان سگ و مرغ خانگی پر اور قبول کرنا موسیٰ علیہ السلام کا

ت موسیٰ ہیں تو دانی در رسید + نطق این ہر دو شود بر تو پدید + با امداد ان آن برای امتحان +
 داو منتظر بر آستان + خادم سفرہ بیفشاند وقتا + پیارہ کان بیات آثار زاد + در بود انرا خرد سے
 و گفت سگ گردی تو بر ما ظلم رو + دانہ گندم تو دانی خورد و سن + عاجزم در وادہ خوڑن و وطن
 و ما و باقی جنوب + تو تو انی خورد و سن لی ای طروب + این لبنا نیکہ قسم ماست آن میربانی
 را از سگان + المعنی بیات مان شہید حضرت موسیٰ نے کہا ہے خبردار تو جان حکم الہی پہونچا زان
 با لورون کی نطق تجھ ظاہر ہو جائیگی صبح کو یہ شخص نظر امتحان آستانہ بیستہ نظر کھڑا ہوا کہ دونوں کچھ
 سین خادم نے دستار خوان جھاڑا ایک ٹکڑا روٹی کارات کی بجی روٹی سے گرا کہ یہی باہم
 ، آثار پیدا ہوئے مرغا اس ٹکڑے کو چھٹ لیگیا جیسے کوئی جیتی ہوئی شرط لجاتا ہے کہتے نے
 لجا تو نے مجھ پر ظلم کیا تو تو گھوٹ کے دانے بھی کھا جاتا ہے میں تو اپنے وطن میں دانہ کھانے
 ہوں تو تو گندم و جو اور و باقی جنوب یعنی دانے کھا سکتا ہے اور میں ای طروب نہیں
 با طروب بفتح اول شا دان یہ لب نان کہ ہمارا حصہ ہو تو اتنے سے کو بھی ہم سے جھینتا ہے۔

جواب خروس کا سگ کو

خروسش گفت تن زن غم خور + کہ عوض بہ ہذا خدا زین بہ دگر اسپا میں خواہ سقط خواہ شدن

روز فردا سیر خود کم کن حزن + مر سگان را عید باشند مرگ اسپ + روزی وافر بود و بچند و کب + اسپ
 بفروخت چون بشنید مرد پیش سگ شد آن خرد و سگ روی زرد + روز دیگر همچنان مان را فرو و آن
 خرد و سگ بر لب بر کشود + کای خرد و سگ شوه ده چند این دروغ + ظالمی و کاذبی و بیفروغ + اسپ
 کش گفنی سقط گرد و کجاست + کور اختر گوی محرومی ز راست + گفت در آن خرد و سس با خبر که سقط شد
 اسپ او جای دگر + اسپ را بفروخت جبت او از زبان + آن زبان انداخت او بر دیگران + یک
 فردا اخترش گرد و سقط + مر سگان را باشد این نعمت فقط + زد و اختر را فروشید آن حریص + یافت
 از غم در زبان آندم نحیص + روز ثالث گفت سگ با آن خرد و سس + ای امیر کا زبان با طبل و کوس +
 تا بگی کوئی دروغ بیفروغ + و دخی ای تا اهل دخی دروغ دروغ + گفت او بفروخت اختر را شتاب +
 یک فردایش غلام آید مصاب + چون غلام او بمیر و نا تنها + بر سگ خواسته ریزند آتربا + این
 او آن غلامش را فروخت + است از خسران درخ را بر فروخت + شکر با میکرد و شاد و بیاکه من + رستم
 از سدا قتل اندر زن + تا زبان مرغ و سگ آموختم + دید که سورا قضا را دد ختم + المعنی پس مرغی سگ
 بات شک که کما که چپ ره غم مت کر اس سے بہتر عرض خدا تھا کہ اور دیگا سے کل اسکا گھوڑا مر گیا تو خوب
 سیر ہو کے کھائی تو بچ مت کر کنوں کو گھوڑے کے مرنے سے عید ہو جائیگی اور بڑی روزی ملے گی
 بے کوشش و کمائی کے خواجہ نے من کے گھوڑے کو بیچ ڈالا اب کہتے کے سامنے مرنا شرمندہ ہوا
 دوسرے دن ویسے ہی روٹی کو کچھ بڑھا دیا پھر اس کتے مرغی نے اسپر گفتگو کی کہتے نے کہا اے مرغ
 دھوکہ باز اتنا بھی جھوٹ تو بڑا ظالم و کاذب و بیفروغ ہو تو نے کہا تھا کہ اسکا گھوڑا مر جائیگا سو
 کہاں ہو تو اتنا ہنجو می ہو جسکو ستارے نہیں سو جھٹے پھر کیا نجوم اور ٹھیک بات سے محروم ہے
 پھر اس مرغ با خبر نے کہا کہ گھوڑا اسکا دوسری جگہ مرا سنے بیچ ڈالا نقصان سے بچ گیا اپنا نقصان
 دوسرے پر ڈال دیا لیکن کل اسکا اونٹ مر گیا کہ یہ نعمت خاص کنوں کو ملیگی اس مرد حریص نے
 فوراً اونٹ کو بیچ ڈالا اسکے بھی غم زبان سے ایسوقت خلاص ہو لیا تیسرے دن کتے نے
 مرغی سے کہا اے جھوٹوں کے بادشاہ در بادشاہ بھی کیسا کہ باطل و کوس بڑی دھوم دھام دلا
 یہ دروغ بیفروغ کب تک بلیگا اتنا لائق تو بالکل ٹھاکا ہی ٹھاکا ہو مکن تجھ میں نام کو نہیں تکرار بہتر
 مزید بابت نہ کہا اسنے اونٹ بھی جھوٹ پٹ بیچ ڈالا اب کل کو اسکے غلام کی باری ہو وہ بیچ رسیدہ ہوگا
 جب وہ مر گیا تو بڑی روٹیاں اسکے اقربا کنوں کے آگے بھی ڈالینگے اور سارے کنوں کو بھی دینگے
 اسنے یہ سنکے غلام کو بھی بیچ ڈالا پس اس زبانکاری سے بچ کے بہت ہی خوش اور شگفتہ رہا

رہا تھا اور بڑی خوشی مناتا تھا کہ میں زمانہ میں تین قنادوں سے بیچ گیا جب سے میں نے
 رے کی سیکھی ہو سو افضا کی آنکھیں سی دین ہن کو ہا حکم بد بھلو پانین سکندر جو ضرر ہو گیا
 مرندہ ہونا خروس کا سامنے کتے کے سبب جھوٹ ہوئے تین درون

دیگر آن سگ محروم گفت و کای خروس ترا از خاک و طاق جفت و چند چند آخر دروغ و کفر تو بخو
 رخ اند کر تو گفت حاشا از من و از جنس من کہ بکرویم از دروغی متحن و ماخروسان چون مردون
 ہم رقیب آفتاب و وقت جو و پاسان آفتابیم از درون و گرنی بالای ماضی نگون و پاسان
 لیا و در بشر واقع ز سر اخدا و اصل مارا حق بی بانگ نماز و داد دہد آدمی را در جہاز و گریبان
 دو و در اذان آن مقتل مای شود و گفت ما ہنگام حی علی الفلاح و خون مارا سیکند خوار و سباح
 اند و پاک از غلط و از خروس و حی جان آمد فقط و آن غلامش مرد پیش شتری و شد زبان
 یکسری و اگر زیر اندامش را و لیک و خون خود را ریخت آن دریا بیک و یک یا نفع
 ری و جسم و مال باست جاننا را فدی و پیش شاہان در سیاست گسری و میر ہی تو را حرا
 بی چون گشتہ اندر قضا و سیکر زانی ز و مال را و المعنی دوسرے دن کتے محروم نے
 و س یہودہ بکنے والے وہ طاق جفت تیرا جو میرے ساتھ کھیلا تھا اور دھوکہ بازی کی تھی
 لہور میں نہایا اس کمر دروغ کا تیرے آخر کچھ اندازہ و مقدار بھی ہو یا اندازہ سے باہر تو نے
 بیان کیا تھا اس سے تو اونٹ گھوڑا کسا سواے جھوٹ کے ایک چڑیا بھی نہ آری مردوں
 انجسے اور میری جنس سے نہایت بعید ہو کہ ہم کسی دروغ سے متحن ہوے ہوں یعنی جھوٹ
 کردہ شدہ ہم جتنے خروس ہیں سب موذن کی طرح راست تو ہیں اور رکھو اے آفتاب کے بھی
 جو بھی نے جب آفتاب اس زمین کے افق پر آتا ہو ہم یا رنگ بلند جتا دیتے ہیں اور وقت
 ٹھٹھے ہیں کہ صبح صادق ہوئی یا نہیں ہم پاسان آفتاب کے ہیں از روے درون و
 رچہ تو بظاہر ہمارے اوپر ایک طشت اوٹھا کے بند کر دے اور چھپا دے ایسے ہی
 تاب حقیقی کے اولیا ہیں کہ وہ بشریٰ میں سے ہیں اسرار خدا سے واقف ہو کر تو ہماری
 حق تعالیٰ نے آدمی کو بانگ نماز کیواسطے بطور تحفہ کے دیا کہ حضرت نوح کے جہاز میں
 ت ہماری بانگ پر نماز پڑھتے تھے اسواسطے کہ آفتاب تو طوفان کے ابر میں چھپا
 را اگر اذان دینے میں ہمسے ہو ہو اور بیوقت بول اٹھیں تو وہ سمجھیں ہمارا مسئلہ
 و کے ساتھ ہی مارے جاتے ہیں یہ گفت بے ہنگام ہمارے جو ہم سے صادر ہو

کہ جی علی القلار جی گفت بسبب یہ وقت ہونے کے ہمارا خون مباح کر دیتی ہو اب مقولہ مولانا کا کہ
 کہ خروس نے تو اتنی دلیلیں اپنی راستی کی بیان کیں لیکن یہ کہ وہ جو محصوم اور پاک غلط سے ہو
 وہ خروس وحی جان سے ہو یعنی جان سے جو وحی ہوئی ہو وہ اسکا خروس ہی پھر مرغ کہتا ہو کہ وہ
 غلام اسکا جو اسے بچا تو شتری کے سامنے ہی مر گیا جس سے بالکل زبان شتری کا ہوا کہ اسے تو
 اپنے مال کو بھگایا بچایا لیکن خوب اچھی طرح جان لے کہ خون اپنا بہا یا بعض وقت ایک زبان
 ایسا ہوتا ہو کہ بہت سے زبانوں کو ٹالتا ہو اسید واسطے اکثر لوگ عاقل مجم و مال کو جان پر خدا کرتے ہیں
 کیسا بادشاہوں کے سامنے جب وہ سیاست گسٹری کرتے ہیں تو تو مال دیتا ہو اور سر بچاتا ہو پھر تو
 کیوں حکم تھا میں اچھی بنا ہو یعنی نادان اور حاکم حقیقی سے ایسا مال بھگاتا بچاتا ہو اول تو بیخ نہیں
 سکتا اور کیا معلوم کہ اس نقصان مال میں تیرا نفع ہوا اختلاف شرح میں محروم و گفت بظفت لکھا ہو
 میری دانست میں عطف بیکار ہو اور گر بنا ہنگام کو گو

خبر دنیا خروس کا مرگ خواجہ سے

مقولہ ایک فردا خواہد آمد مردن یقین + گا دخواہد کشت وارث و خین + صاحب خانہ نجوا ہر دور رفت
 روز فردا تک رسیدہ لوت زفت + پارہ ہای نانچ لالنگ طعام + در میان کوری یا بد خاص و عام +
 گا و قربانی و ناہنای تنک + برسگان و سالکان ریزد سبک + مرگ سپ و اثر و مرگ غلام + پر قضا
 گردان این مغر و خام + ازریان مال و در دکان گرخت + مال افزون گرد و خون خویش بخت +
 این ریاضتھا سے درویشان چہ است + کان بلا بر تن بقای جانہا است + تا بقای خود نیا بد
 سالک + چون کند تن را سقیم و ہالکی + دست کی جنبہ با تیار و عمل + تانہ بنید وادہ را جاننش بدل +
 آنکہ بد بدلی امید سودا + آن خدا لیت آن خدا لیت آن خدا + آن ولی حق کہ خوی حق گرفت + ہوز
 گشت و تابش مطلق گرفت + او غنی ہست و جز اجلہ فقیر + کی فقیری بی عوض گوید کہ گیر + تانہ بنید
 گو دکی کہ سبب ہست + اپنا ساز گندہ را نہ ہر دست + المعنی لالنگ بفتح لام ثانی و کاف فارسی
 زلہ و پس خوردہ یعنی خواجہ نے مال تو اپنا فقرا سے بھگایا بچایا لیکن یقیناً کل وہ مرگ وارث اس کے
 اس کے موتہ میں گائے فرج کر نیگے صاحب خانہ تو مرگیا اور چلا جائیگا کل کا روز اب آیا اور
 موٹی موٹی نعمتیں آئیں روٹیوں کے ٹکڑے اور بچے ہوئے کھاتے سب خاص عام گلی میں پائی گئے
 قربانی کی گائے کا گوشت اور چپا تیان پٹی پٹی کتوں اور سالکوں کو خوب دینکے وہ گھوڑے اور
 اونٹ اور غلام کا مرنا اس مغر و خام کی قضا کا لالے والا تھا سوزیان مال اور اس کے

نویہ بھاگا اور مال بڑھایا لیکن خون اپنا بہایا اب مقولے مولانا رام کے ہیں تمیلاً یعنی فقیر لوگ
 ریاضتیں جسانی کیوں کرتے ہیں سید واسطے تو کہہ ملا تن سے بقا جان کی حاصل ہو جیت تک کہ کوئی سا
 بقا رہی نہ دیکھ لیگا تو تن کو اپنے سقم و ہلاک میں کیوں ڈالے گا آدمی کا ہاتھ جو نجات و عمل پر
 ہو اسی امید پر لٹتا ہو کہ جان اسکی بدل اسکا دیکھ لیتی ہو کہ جو میں دنگا بدل اسکا پاؤں لگا دوں
 فائدوں کے دینے والا ہو وہ خاص خدا تعالیٰ ہی خدا تعالیٰ ہی تکرار بنظر تاکید کے ہو اور جو دلی حق
 حق کی اختیار کی ہو اور نور ہو گیا اور تابش و روشنی مطلق دے قید پائی وہ بھی غنی ہو
 غنی ہو اور جلد جزا بے بدل اور سب فقیر پھر فقیر بے عوض کب کہتا ہو کہ آئے لے جیسے
 سیب دیکھ لیتا ہو کہ ہاں ہی تب پیاز گندہ ہاتھ سے چھوڑتا ہو ورنہ نہیں چھوڑتا
 مخرج میں خون خویش کی جگہ خویش لکھا ہو لفظ خون نہیں ہو جانش کو جالیش اور جزا و
 او عطف کا کہ موزون نہیں ہوتا قولہ اینہم بازار بہر این عرض ہد برد کا نہا شتہ بہر این عوض
 خوب عرفہ می کنند + دندرون دل عوض نہا می تند ایک سلام نشوئی آدم دین ہا کہ نگہ آخرت
 ن + بی طمع نشیندہ ام از خاص + عام + من سلامی سی برادر و السلام + جز سلام حق تو ہیں آں را
 با بجا و کوہو + از دہان آدمی خوش مشام + ہم پیام حق شنیدم + ہم سلام + دین سلام با حقان بر کجا
 ہم ہی بویم بدل خوشتر ز جان + زان سلام او سلام حق شدہ است + کا تشا ز مرد و دانا خوشتر
 از خود شدہ زندہ یرب + زان شدہ اسرار حقش درد و لب + مردن تن دریا ہست نہ ہست
 ن روح را پائندگیست + گوش بہادہ بر آن مرد خبیث + می شنودا و از خردش این حدیث
 آئید صدر فرماتے ہیں کہ یہ سارا بازار دینے دینا اسی عوض سے ہو اور سب اپنی اپنی
 رعوں کی واسطے بیٹھے ہیں سیکھو دن متاع خوب نفیس پیش کرتے ہیں مگر دل میں ماما
 در رہے ہیں یہاں تک کہ آدمی مرد دین اگر ایک سلام بھی کسی سے سینکا تو آخر کو تیری آستین
 کے لیے ضرور پکڑ لیگا ممکن نہیں کہ خدا ہاں عوض کا نہوین نے تو خاص ہوں یا عام کیسکا
 برادر بے طمع کے نہیں سنا بس سلام ہی ہو سداے سلام حق کے یعنی اسلے کہ جسکا سلام حق
 الی بس خبر دار ہو تو اسکو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھڑ جا بجا گلی گلی آیتہ جو آدمی کہ خوش مشام ہیں لے
 کہ خلق کو خوشبو سے تعبیر کرتے ہیں اسنے تو پیام حق بھی سنا اور سلام حق بھی سنا اب جو
 خوش مشام نوگوں سے اسکا سلام بھی اسی سلام کی بویں سونگھتا ہوں دل و جان سے
 کے اور جو سینے اوپر کہا ہو سلام حق وہ سلام حق اس سبب سے ہو کہ اسنے اپنے خاں بان

چھوٹا دیباہ اور تھانی اللہ ہو لیا وہ اپنی ذات کے ساتھ تو مردہ ہو اور رب کے ساتھ زندہ ہو اس کے
 اسرار حق کے اٹھنے لبوں میں ہیں اگر یہ تن رہد اور یاقت میں مر جائے تو عین زندگی ہو اور رنج اس
 تن کا موجب پابندگی روح کا ہو آئندہ شعراں خواجہ سگ و خردس والے کے بیان میں ہو کہ یہ مر و جیت
 خوب کان لگائے اپنے مرغ سے یہ باطن سن رہا تھا اختلاف شرح میں بھی نو شتم لکھا ہو میں اسکو
 یویم جانتا ہوں اس واسطے کہ نوش کی کوئی رعایت شعر میں نہیں مگر یویم کی لفظ بھری

دوڑنا اس شخص کا پاس حضرت موسیٰ کے واسطے پناہ کے خبر اپنے مرگ کی سنکر

قولہ چوں شیندا نہاروان شد تیر و لغت + بر در موسیٰ کلیم اللہ رفت + رو ہی مالید بر خاک او زیم
 و مرا فریاد رس زمین ای کلیم + گفت مولودش خود را دبرہ + چونکہ استا گشتہ برجہ زچہ + بر سلمانان
 وریان انداز تو کیسہ وہیامنا را کن دو تو + من در دن خشت ویدم این قضا + کہ در آئینہ عیا شد
 مر ترا + عاقل اول بیند آخر را بدل + اندر آخر بیند از دانش مقل + باز زاری کرد کای سینکو خصال +
 مر مرادر مرزن در در و جمال + از من آن آمد کہ بودم ناسزا + نامزایم را تو وہ حسن الجزا + گفت تیرے
 جنت از خشت ای پسر + نیست سنت کا یاد او پس دگر + لیا کہ خواہم ز نیکو دادی + تاکہ ایمان کی نرمان
 باخود بری + چونکہ ایمان بردہ + باشی زندہ + چونکہ با ایمان روی پایندہ + بچہ کہ دش مر دین + بارے کہ
 من بر یم خویش را از پنج دین + گفت موسیٰ کلیم دعا از حق کم + جنگ در و ان فضل و زہد ہر را مذم
 بر خواجہ بگشت + تادش شود وید و اور در نہ طشت + شورش مرگست فی ہیفہ طعام + قی چہ سودت دار و
 برخت خام + چار کس بر نہ تا سوی وفاق + ساق میا لید او بر پشت ساق + پند موسیٰ نشووی شوخی کنی +
 خویستن بر تیغ تو لا دی زنی + شرم ناید تیغ را از جان تو + آن تست ایل ی برادر آن تو + المعنی مقل یفم
 یم و کسر قات درویش و فقیر و اندک و ثاق بفتح و کسر خانہ جب مرغ سے اس شخص نے یہ سب کیفیت اپنے
 مرے کی سنی گھلایا اور جلدی تیز و تند حضرت موسیٰ کے دروازہ پر گیا اور خاک دروازہ پر انکے موت کے
 خون سے ٹھٹھاتا تھا اور کہتا تھا ای کلیم اللہ میری فریادرسی کر و اور اس سے بچاؤ حضرت موسیٰ نے
 لہا جیسے اونٹ اور گھوڑ اور غلام مر تاؤ + چکے نقصان مال سے بچ گیا ہو اب آپکو بیچ کے نقصان
 جان سے بچ جاو اور چھوٹ جاہر گاہ کہ تو خود استاد ہو گیا تو اس کو نہیں سے کیوں نہیں نکلتا مسلمانوں پر
 نقصان ڈال اور اپنی تھیلی اور ہیمانیان دوتی کرے جیسی کی ہیں من نے تو تیرے بدن کی تعمیر نہیں
 پہل تھی خشت ہی تھی یے مٹی جب سے یہ حکم تھا کا قری خشت میں دیکھ لیا تھا جواب آئینہ سے
 چھ عیان ہوا آئینہ وہی خبر مرغ کی عاقل ہر کام کا آخر پہلے ہی سے دیکھ لیتا ہو اور جو دانش سے

سہی بیدانش وہ آخر میں جب اسپر پڑی ہو تب دیکھتا ہو پھر اسے زاری کی اور کہا کہ اے
 ل اب تم میرے سرور پر طمانچے مت مارو مجھ سے جو کچھ خطا ہوئی ہوئی کسو اسطے کہ میں نہرا
 نامنرا کو حسن جزا سے بدل دو حضرت موسیٰ نے کہا یہ تیر تو شست سے نکل گیا اسکی عادت
 پھر لوٹ کے آئے یہ توجو ہونا تھا ہو چکا مگر میں تیرے واسطے اچھے قصد دل کے ساتھ
 نہ کی کرونگا کہ جب تو میرے تو یہاں سے ایمان کے ساتھ جائے اسواسطے کہ جب یاں
 ایسا تو گویا مرنین زندہ ہو اور پائندہ ہو اور یہ حیات دنیا کی ناپائندہ کہ اب تجھکو نہیں
 لے بدل میں یہ نعم البدل پاسکتا ہو اس شخص نے سجدہ کر کے کہا کہ اچھا ایسا ہی کرو اور یہ تو
 لڑ خنج دین سے آپ ہی کاٹی ہو حضرت موسیٰ نے کہا کہ البتہ یہ دعا حق سے میں کرتا ہوں
 کا دامن پکڑتا ہوں پس اسوقت حال خواجہ کا تغیر ہوا اور دل میں ایک شور مچا کھولن
 در تو کیواسطے طشت سامنے لائے مولانا فرماتے ہیں یہ تو شوش مرگ کی ہو نہ ہیضہ طعام
 ت خام تو تجھکو کیا فائدہ کریگی عرض چار آدمی اٹھا کے اسکو گھر لیکے یعنی سے ساق پر
 تھا پھر مقولے مولانا رحم کے ہیں تو بھی نصیحت موسیٰ کی نہیں سنتا اور شوخی کرتا ہو اور خود انکو
 ڈالتا ہو پھر تیغ کو تیری جان سے کیا شرم ہوگی اور کیا پاس کریگی وہ خامن کی برادر تیری
 ہوگی بار بار تجھکو جتانے دیتا ہوں الخلاف شرح میں نامنرا تم را کی جگہ راہ اور شست کو

شست اور نہ کو اذ ہم لکھا ہے

ادعا موسیٰ علیہ السلام کی واسطے سلامت یاں اس شخص کے

ن کن بروختا کہ او سہو کرد و خیرہ روی و غلو + شان علم فی درخور دست + دفع پندارید
 ت + دست را بر او دھا آگس زند + کہ عصا را دستش از دریا کند + مرغیب اترا سزد
 ز گفتن لب تواند دوختن + در خور دریا نشد جز مع آب + فهم کن واللہ اعلم بالصواب
 نہ و مرغابی بنود و گشت غرقہ دست گیرش ای و دود + المعنی حضرت موسیٰ نے اسکے حق
 ال کہ اسی بادشاہ تو اپنی پادشاہی کر اور اسپر رحم فرمائے سہو کیا اور ہو قونی اور غلو
 ، بڑھ کے ایک شی کا طالب ہوا میں نے ہر چند کہا کہ یہ علم تیرے سکھنے کے لائق نہیں ہے وہ
 اتے ہیں اور یہ کچھ ایسی سست و ضعیف سی بات ہے جو تجھکو منع کرتے ہیں یہ نہ جانا
 یا تم ڈاننا اسی کا کام ہے جیسا کہ ہاتھ عصا کو اڑدھا بنا سکے تمہید غیب کا اس شخص کو سکھنا
 با اپنے گفتگو سے سی لے بس دیکھا کرے اور تم سے کچھ نہ کہے یہ ایک یا ہی اور دیر یا

لائی مع آبی ہر مرغ نیکو سمجھ لے آگے اللہ ڈرا جانے والا ہی خوبی کے ساتھ اور یہ احمق دریا میں
گھسا حالانکہ مرغابی نہ تھا آخر ڈوب گیا اب تو ای دودھ اسکی وٹگیری کر

قبول کرنا حق تعالیٰ کا موسیٰ کی دعا کو

قوله گفت بخشیدم باو ایمان نہ غم + ورتو خواہی این زمان زندہ اش کنم + بلکہ جلد مردگان خاک را
زندہ سازیم این زمان بہر تو + گفت موسیٰ این جہان مردست + و نجات انگیز کا نجات و شہادت
این فنا جہان جہان بود نیست + باز گشت عاریت پس سود نیست + رحمتی اقتلای بر ایشان ہم کنون
در نہا نختا نہ لدرنا محفرون + تا بداند این زبان جسم و مال + سود جان باشد رہا نڈاز و مال پس ریاضت
بجان شو شتری + چون پیردی تن بخدمت جابری + و ریاضت ایدت بی اختیار + سہر نہ شکرانہ
ای کامیاب + چون حقت دلاوین ریاضت شکر کن + تو نگر دی از ریاضت زائر کن + این حکایت بشند
عقل شمر + تا نگر دی خستہ از نقص و ضرر + المعنی اب فراتے ہیں یہ حکایت عقل و نعمت عقلی جان تو قہر
و ضرر سے دلختہ ہوے بعد دعا حضرت موسیٰ کے حکم ہوا کہ ہم نے اسکو یا انجبتانہ غم و یا کہ غم بے یا انون
کے واسطے ہو اور اگر توجاہے تو تیری خاطر سے ابھی اسکو زندہ کر دین اور وہ کیا ہو بلکہ جسے مردے خاک
کے بہن تیری خاطر سے ابھی سب کو زندہ کر دین حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ جہان تو مرنے کی جگہ ہر اسکی
زندگی کس کام کی اس جہان میں زندہ کر کہ وہ روشن جگہ ہو یہ فنا کی جگہ ہو جو مقام ہمیشہ بوداں کا نہیں
پھر اگر باز گشت عاریتی ہوئی تو کیا فائدہ آخر مرنا پڑیگا بس ان مردگان خاک پر رحمت افشائی کہ
جو ابھی نہا نختا نہ لدرنا محفرون میں ہیں جیسا کہ فرمایا و ان کل لما جمیعہ دنیا محفرون بیشک سب
ہمارے پاس جمع کیے گئے ہیں تا یہ جانیں کہ ہمارے جسم و جان کا جو زیان ہوا وہ زیان نہ تھا
جان کا تھا اور ہم بڑے وبال و آفت سے بچ گئے یہ جسم و مال و مال تھا اب مقولے مولانا رح کے ہیں
جب یہ حال ہو تو تو بھی ایسی ریاضت کا خریدار ہو اسیلے کہ جب تن حوالہ خدمت کے کر دیا تو محفرون
جان پچائیگا اور جو کوئی ریاضت اسکی طرف سے تیرے سامنے آئے تو بے اختیار سجدہ شکرانہ ہو
رکھدے اور ای فلان جان لے کہ تو بڑا کامیاب ہو یعنی تیرا مقصود تیرا رومہ دگار اسیلے کہ جب حق
یہ ریاضت تجھ کو دی تو شکر کر کہ تو بچا لایا یہ بھی اسی کے امر کن سے ہو ورنہ بدون اسکی توفیق
تجھے کیا ہو سکتا ہو اختلاف شرح میں تا بدان لکھا ہو نہ معلوم یہ خطاب کسکی طرف ہو خدا تعالیٰ
کی طرف تو ہو نہیں سکتا سوائے مردگان خاک کے پس میری دانست میں تا بدانست ہر جو مرگا
خاک ہیں او شکرانہ و رکوشکرانہ وہ حقت کو حقت

س عورت کی جبکہ یہ نہیں جیتا تھا کہ حق تعالیٰ کے سامنے زاری کی
اور جواب آیا کہ یہ عوفق تیری ریاضت کے اور بجائے مجاہدہ کے ہو

ہر سال زائیدی پسر، پیش از شش مہ بودی عمر و یا مہ یا چار مہ گشتی تباہ +
بن کہ افغان ای آہ + نہ ہم با رست و نہ ہم با فح + نعمت زو تر و الا قوس قزح + پیش
روی نفیر + این شکایت آن زن از در ذنیر و بست فرزند شرج جنین و رگور رفت + آتشی
نثار قفت + تاشی بنمود اورا جفت + باغے سبز خوشے بی فست + بلغ کفتم نعمت بی کفیت +
ست مجمع باغنا + ورنہ لا عین رات چہ جاے باغ + گفت نورغیب رازردان چراغ + مثل بنود
یہ بود + تا بر دیو یکدہ و حیران بود + حاصل آن زن دید از راست شد + زان تجلی آن ضعیف
+ المعنی ضنت بالکسر و تشدید نون بخل و تجلی ایک عورت ہر سال لڑکا جنتی تھی مگر جبہ میں
لی عمر والا نوا آتین میں نے یا چار میں میں مرجاتا تھا اس عورت نے جناب باری بین
نرمیری فریاد ہو لا میں تو میں بار حل کا اٹھاؤں اور تین میں خوشی کروں میری نعمت
میں بھی زیادہ جلد روہی کہ ذرا دیر میں جاتی رہتی ہو اور سوا جناب باری کے مردان خدا
دکرتی تھی اور شکایت اس درد و راسنے والے کی کہ جب حل ہوتا تھا اسکو درد اُسکے
لے کا پیدا ہوتا تھا ایسے ہی میں لڑکے اُسکے قبر میں گئے اب تو ایک آگ گرم اُسکے
+ تو ایک رات خواب میں اُسکو ایک جنت معلوم ہوئی اور کسی جنت کہ ایک باغ عظیم
دش بے بخل پھر تر دید اُفواتے ہیں میں نے اُسکو باغ نہا کیسا باغ وہ ایک نعمت بیچون
ب نعمتوں کی ہی اور مجمع جلد باغوں کی اور جو نعمت و باغ نہیں تو وہ لا عین رات ہو

ماٹھکا نا جیسے کہ حدیث قدسی ہو اعدت عبادی الصالحین لا عین رات ولا اذن
لر علی قلب بشر میں نے طیار کی ہو اپنے بندوں صالح کیو اسطے ایسی چیز کہ کسی آنکھ
سی کان نے سنی نہ کسی بشر کے دل میں گزری مگر یہ باغ و نعمت کہنا برائے مثال ہو
نہ بھی نورغیب کو تمثیل چراغ نہا ہو جیسا کہ قرآن میں ہو مثل نوزہ کشکاۃ فیہا مصلح
کی ایسی ہو جیسے کوئی قندیل اسمیں چراغ اسکا مثل تو کوئی ہو نہیں البتہ اس سے
بہ اسوا سٹے کہ جو کوئی اُسکی ذات و صفات میں حیران ہو کہ وہ کیا ہو تو اس مثال سے
اور حیرانی رفع کرے اب بطور حصر فرماتے ہیں کہ الحاصل وہ عورت اسکو دیکھ کے
دراں تجلی سے وہ ضعیف کہ جس تجلی کی طور و موسیٰ تاب نہیں لائے تھے بخود ہو گئی

قولہ دید در قمری نشسته نام خویش، آن خود داشتش آن محبوب کیش، بعد از آن گفتند کہین نعمت در است
 کو بجا بازی بجز صادق نخواست، خدمتی بسیار میبایست کرد و متر تا بر خوری زمین چاشت خورد
 چون تو کامل بودی اندر التجا، آن مصیبتها عوض وادت خدا، گفت یارب ما بعد سال وفسزون
 اینچنینم ده بریز از من تو خون، اندران بارغ او چو آندیش پیش، دید روی جملہ فرزندان خویش، گفت از
 گم شد از تو گم نشد، بی دوشیم غیب کس مردم نشد، تو نکردی قصد و از بینی دوید، خون فزون از تب جا
 رہید، مغز هر میوه بہست از پوستش، پوست تن را دان و خزان دوستش، مغز فیزی دار آخر آدمی
 یک دمی از اطلب گزاد می، المعنی فراتے ہیں اسی حال میں اس عورت نے ایک قصر میں اپنا نام
 لکھا دیکھا اور اسکو اس محبوب کیش نے اپنی ملک جانا بعد اسکے اس سے کہا کہ یہ نعمت اسکے
 واسطے ہی جو بازی میں بچا نکلا اسکے واسطے بہت ہی خدمت و بندگی مجھکو کرنا چاہیے تھی تب تو
 اس خویش چاشت سے بھل پاتی اور تیرا حال یہ کہ تو دعا و التجا میں از بس کاہل لہذا یہ مصیبتیں
 ہر کون کے عوض میں خدا نے مجھکو دین عورت نے کہا اسی رب میرے سوہیں بلکہ زیادہ میرا خون بہا
 اور ایسی چیز مجھکو دے آخر جب وہ عورت بارغ میں داخل ہوئی تو اسنے آگے کے صورت اپنے
 جملہ فرزندان کی دیکھ انکو دیکھ کے بولی کہ گوجھ سے یہ گم ہوئے لیکن تجھے تو گم نہیں ہوئے سچ چو چکا
 دو انگلیں غیب سے نہیں ملی ہیں وہ مردم بھی نہیں ہو اسی پر آئندہ مقولے مولانا رح کے ہیں
 کہ دیکھ لے غیب کا یہ حال، کہ تیرے بدون قصد کے تیری ناک سے بہت سا خون بجاتا ہے
 کہ اسکے سبب سے تیری جان تب سے بچ جاتی ہو ظاہر ہے کہ مغز ہر میوہ کا اسکے پوست سے بہتر
 ہوتا ہے پس تو تن کو پوست اور مغز اسکا اس دوست کو جان آدمی بھی عجیب مغز فز رکھتا ہے اور
 اس میں بھرا ہے پس اگر تو آدمی ہو تو دم بھر تو اسکی طلب و تلاش میں مصروف ہوا لخت شرج میں
 دید در قمری نشسته کو نیست و نام نخواست کو نخواست آمد کو آید زاد می کو زان می لکھا اور

ذکر بے زہرہ **سیدنا حضرت جبریل علیہ السلام**

قولہ در جوانی حمزہ عم مصطفیٰ، باز رہیشد مدام اندر دعا، اندر با حمزہ چون در صفت شدے
 بے زہرہ سرست در غر و آدمی، سینہ باز و تن برہنہ پیش پیش، در فگندی در صفت شمشیر خویش
 خلق پر سیدند کا ی عم رسول، ای ہر بر صفت شکن شاہ فحول، فی کہ لا تلقوا اباید کم الی، تملکہ
 خواندی ز بیغام خدا، پس چرا تو خویش را در تملکہ، می در اندازی چنین در محرکہ، چون جوان
 بودی و زفت و سخت زہ، تو میرفتی سوی صفت بے زہرہ، چون شدی پیر و ضعیف و نحی

لا ابالی میرنی + لا ابالی دار با تیغ و شان + حی ثانی دار و گیر و امتحان + تیغ حرمت می ندارد
 بود تمیز تیغ و تیر را + کی روا باشد کہ شیرے بچو تو کشته گرد و راست بردست عدد و زین نسق
 بخیر + بند میداند اور از عمر + المعنی حضرت امیر حمزہ چچا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوانی میں
 ہینکے لڑائی میں جاتے تھے اور آخر عمر یعنی پیری میں جو صفت جنگ میں جاتے تو بے زرہ
 کی طرح لڑائی میں گھس پڑتے تھے سینہ کھولے جسم نگاہ سے آگے آگے تلوار دن کی صف میں
 ریتے تھے لوگوں نے پوچھا کہ ای عم رسول اور ای شیر صف شکن بادشاہ مردوں کے کیا تھے
 یرکیم الی اللہ لکے یعنی مت ڈالو ہاتھ اپنے طرف ہلاکت کے یہ پیغام خدا سے نہیں پڑھا
 تو پھر کیوں آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہو اور ایسے معرکوں میں گھستے ہو جو بوقت میں تم
 ت و مضبوط و سخت زرہ تھے تب تو بے زرہ صفت جنگ میں جاتے نہیں تھے اور اب تو پیر
 غنی ہو گئے ہو پھر پردہ لا ابالی کا یعنی نہیں ڈرتا ہو نہیں اسکا کیوں بجاتے ہو و شلال ابالی کے
 کی لڑائی لڑتے ہو اور آزمائش کرتے ہو تم خوب جانتے ہو کہ تیغ کسی کی عزت حرمت نہیں
 ہو خواہ پیر ہو خواہ جوان برابر کاٹتی ہو یہ تمیز تیغ و تیر میں کب ہو جو تمھاری حرمت عایت
 ملو و انہیں رکھتے کہ تم جیسا شیر کسی دشمن کے ہاتھ سے مارا جائے اسکو سچ جان لو عرض
 نکلے مافی الضمیر سے واقف نہ تھے ایسی خبر توں سے انکو نصیحت کرتے تھے اختلاف
 شرح میں نسق کو سبق لکھا ہے

جواب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مخلوق کو

رہ چونکہ بودم من جوان + مرگ میدیدم و دارع اینجہان + سوی مردوں کس رغبت کر رود
 برہنہ کی شود + ایک از نور محمد من کنون + نیتم این شہر فانی را ز بلون + از مردوں جس
 + پیر بھی بیغم ز نور حق سپاہ + خیمہ در خیمہ طناب اندر طناب + شکر آنکہ کہد بیدارم ز خواب
 شمش تہلکہ است + امر لا تلقوا بکیر واد بدست + آنکہ مردوں پیش را شد فحباب + سار عوا
 باب + الحذر ای مرگ بنیان وار عوا + العمل ای حشر بنیان سار عوا + الصلا اے
 فرحوا + البلاء ای قہر بنیان اتر عوا + ہر کہ یوسف دید جان کردش فدا + ہر کہ گرش
 ز ہدی + مرگ ہر یک اسی سیر ہر نگ دوست + آئینہ صافی یقین ہر نگ دوست
 یکنہ را خوشتر نگیست + پیش زنگی آئینہ ہم زنگیست + المعنی حضرت امیر حمزہ نے کہا جب
 فنا تو مجھ کو اس جہان کا رخصت کرنا کو یا موت کا سامنا تھا بس خیال کر و مروت سے

بغیر کوئی کب جاتا ہو اور اژدہ کے سامنے تنگ کب ہوتا ہو لیکن اب تو محمدی سے میرا یہ حال ہے کہ میں اس
 بشر فرانی کی محبت میں مغلوب ڈوبا ہوا انہیں ہوں بلکہ اسی کو بد اور دیون جانتا ہوں اب میں خارج اس
 ظاہر کے حسن باطن کے ساتھ ایک لشکر گاہ شاہ کا دیکھ رہا ہوں کہ نور حق کی سپاہ سے بھرا ہوا یہ خیمہ
 درخیمہ طناب در طناب یعنی گھاس لاجرم شکر گزار اس بات کا ہوں کہ مجھ کو خواب غفلت سے بیدار
 کر دیا وہ شخص جس کے سامنے مرنا تھکہ ہے وہ اس حکم لا تقوا کو دستاویز اپنے بچاؤ کی بناتا ہے اور اختیار
 کرتا ہے اور جسے نزدیک مرنا فتح الباب اور باعث کشودہ اس کے لیے سارے اعمالی مغفرہ میں نہ کلم و جنت
 جھپٹو تم طرف مغفرت اپنے رب کے اور جنت کے آیا ہے اور اس کے ساتھ خطاب فرمایا ہے پس اگر مرگ بنو
 وار عوا کہ بڑے عاقل ہو اور موت کو موت جانتے ہو موت سے ڈرو پچو زہ پناہ و آری منتظر و حشر کے جلدی کرو اور
 موت کی طرف جھپٹو کہ حشر کا دن حصول مطلوب کا ہے بار عوا امر ہو باب مفاعلت کا باعث سے جس کے
 معنی ہیں عقل میں فائق ہونا اپنے اقران پر اور بجائے دار عوا کے بار عوا بھی ہے مگر بار عوا سے دار عوا
 بہتر ہے یعنی زہ پناہ اس لیے کہ اوپر سے ذکر زہ کا ہی میں نے اس کو اختیار کیا اور آری لطف بینیو جو
 موت کو لطف جانتے ہو تم کو صلا ہی آؤ اور انعام اگر لم پروردگار کا دیکھو اور آری قہر بینیو کہ تم پر مرقہ آری
 تمہارے واسطے بلا ہے اس کا غم کرو جسے موت کو یوسف دیکھا اس نے اس پر جان خدا کی اور جسے اس کو
 بچھڑا سمجھا وہ ہرایت سے برگشتہ ہوا آری پسر مرگ ہر ایک کا ہمرنگ اس کا ہوا چھے کا اچھا بُرے کا
 ہر گویا یقیناً ایک آئینہ صاف جیسی صورت ہوگی ویسی آئینہ میں جیسی آئینہ لگوئی ترک صبح خوش رنگ
 اس کے سامنے آئینہ بھی خوش رنگ ہو جائیگا اور جو رنگ سیاہ بدرنگ ہوا اس کے مقابلہ میں آئینہ بھی رنگی
 بدرنگ معلوم ہوگا انخلا ف شرح میں این نسق انم اس شعر کو اوپر کی حکایت کے آخر میں لکھا ہے اور
 اس حکایت کے صدر میں بھی ایسے ہی یہ شعر الحزرای انم لکھ رہے ہیں فحباب کو فحباب لکھا ہے قولہ ایک
 می ترسی نرگ اندر فرار + آن از خود ترسانی ارجان ہو شدار + زشت روی تست نے رخسار مرگ
 جان تو با بچون درخت و مرگ برگ + از تو رست از نکویت اربدست + ناخوش و خوش ام فیمیرت
 از خودست + مگر بخارے خستہ خود کشتہ + در حریر و قزوری خود رشتہ + لیک بنو فعل ہمرنگ ہے +
 خدمت نیست ہمرنگ عطا ہر دم دوران نیما ند بکار + کان عرض دین جو ہرست و پایدار + آنہم
 سختی و زورست و عوق + دین ہمہ مست و زہر بطریق + مگر ترا آید زجائی تہمت + کردہ مظلومت دعا درخت
 تو ہیگونی کہ من آزارہ ام + بر کسی من تہمتی نہادہ ام + تو گناہی کردہ شکل و گہر + دانہ کشتی دانہ کی ماند
 اوزنا کہ وہ جزا صدیوب بود + گویا دامن کی زد کم کس را بعد + بی جزای آن زنا بود این بلا

از نار و اجزا + مار کی ماند عصار ای کلیم + درونی ماند دوار ای کلیم + تو بجای اکن عصار آب منی +
 ری شد اکن شخص منی + یار شد یار شد اکن آب تو + زان عصار چو نست این عجاوب و بیچ ماند
 بند + بیچ ماند شکمر قدر + المعنی فرماتے ہیں یہ جو تو مرگ سے ڈرنا ہو اور اس سے بھاگ
 تیرا بچان اپنے ہی آپ سے ہی خوب ہوش کر لے جس سے تو ڈرتا ہو وہ تیری ہی
 نہ رخسار مرگ کی اسلئے کہ جان تیری ایک درخت ہو اور مرگ برگ کہ تجھی سے پیدا ہوا چاہے
 چاہے بد جیسا تو ہو ویسا ہی وہ تو اب اس سے خوش و ناخوش ہو تا یہ بھی تیرے اپنے
 املہ ہو اگر کسی کا منے سے زخمی ہو تو آپ ہی سے ہو اور جو حیر و قز میں ہو تو بھی آپ ہی سے
 کا تا ہو اور غار بھی تیرا ہی ہو یا ہو اب فرماتے ہیں اگرچہ غار و قز تیری ہوں اور کاتان ہوں کہ
 ہر رنگ جزا کے ہوتا ہو نہ خدمت ہر رنگ عطا کے فعل خدمت اور ہیں و جزا و عطا اور مثلاً
 ورون کی مشابہ اس کے کام کے نہیں ہوتی کسو اسطے کہ مزدوری عمن ہو اور کام جو ہر اور
 بہ مزدوری مترتب ہوتی ہو کام تو بالکل سختی و زور و عرق و محنت ہو نہ مزدوری بالکل
 ن اگر کوئی تمت بچھری طرف سے آجائے اور وہ کسی مظلوم کی دعائے ہو جسکو تو نے رنج و
 لا ہو تو اس تمت سے حیران ہو کے کہتا ہو میں تو اس سے آزاد ہوں میں نے تو کسی پر
 لگائی ہو پھر بچھریہ تمت کیوں ہو اور وہ یہ کہ تو نے جو گناہ کیا تھا اسکی شکل اور تھی اور
 اور ہوئی جیسے دانہ بونے سے جو جگل میں بکھرتے ہیں وہ شکل دانہ کی نہیں رہتی یا مثلاً
 یا اسکی جزا سوڈنڈے ہیں تو اب وہ کسے کہ میں نے تو طوطی کے کسی کو نہیں مارا میرے
 ارے میں عود بواو معروف جو بطلق یہ بلا تو جزا تا کی نہیں تھی نہ اس سے اور جو ب سیسا
 بیت جو جو ب زنی کرتے ہیں تے ای کلیم تو ہی بتا مار عصار سے کیا نہ سببت کہتا ہو جو عصار
 ہم دواد و رو کی کیا مشابہت ہو جو رو کی دافع ہوتی ہو حفر عصار سے عصار زمین پر
 تو نے جو آب منی ڈالا وہ ایک جسم روشن و تابان ہوا یعنی انوار و تاب یہ آب چاہے
 مار ہو بھرا اس گناہ سے بھگلو یہ تعجب کیوں ہوا جسکا بدلہ جو چاہے ہو تو آئندہ جو فرزند تیرے
 ہو اتنا تو اسکو کچھ بھی اس آب سے مشابہت ہی یا شکریہ سے نہ ہو جو بچھری کچھ مشابہت
 یا اختلاف شرح میں سیمت کو سمیت اور در جزا کو در خلا گناہ تیرے جو بچھری یا رو کی
 در ان عالم سجود و بہشت + چونکہ پر یاد دہانش حمد حق پرچ ختم سائنش رب الفلق +
 لم یخ را کہ چہ نظم مرغ بادست و ہوا + چون نہ دست رفت تیار و کات گشت این لفظ

نخل و نبات + آب میرت آبجوی خلد شد + جوی شیر خلد مرست دود + ذوق طاعت گشت جوی امین +
مستی و شوق تو جوی خمربین + این سببها آن اثر را راناند + کس مداند چو نش جای آن نشاند + این سببها
چون بفرمان تو بود + چار جویم مرتزافران نمود + هرطن خوابی روانش میکنی + این صفت چون
بگردنانش میکنی + چون منی تو که در فرمان تست + نسل تو در امر تو آید حسبت + میدد و در امر تو فرزند تو +
که منم جزوت که کردیش گرد + المعنی و بالضم و تشدید دال دوستی جب رکوع یا سجود کسی شخص نے اس عالم
مین بویا اس عالم مین ده سجود بهشت ہو گیا اور جو کیسے کٹھے سے حلق کی نکلی اسکو زب لفق نے مرغ
بنایا فلق سپیدہ صبح آب حمد و تسبیح تیری کب مشابہ مرغ کے ہو اور ہو جاتی ہو مرغ اگر چه لطف مرغ کا بھی مقصود
دیاد و ہوا ہو اور یہ جو تیرے ہاتھ سے اشار و زکوۃ ہوتا ہو یہ دست تیرا اس طرف نخل و نبات ہوتا ہو
آب تیرے صبر کا خلد کی نذر اور جو شیر خلد کی تیری محبت و دوستی ذوق طاعت کا شہد کی نثر تیری
شوق تیرا جو شراب طور یہ سارے سبب ان اثر و ن کے ہیں جو ان سے پیدا ہوئے مشابہ نہ تھے اب
کون جانتا ہو کہ ان سببوں کی جگہ یہ اثر کیسے لگائے اور کیسے جائے اور جب یہ سبب اس جہان میں
تیرے مطیع اور تیرے حکم میں تھے تو چار جو جنت نے بھی تیرا حکم مانا اور کہا کہ جدھر تو جا ہوتا ہو اُدھر
روان کرتا ہو اور جیسی وہ صفت تھی ویسی ہی کرتا ہو اور چار جو جنت کی کوثر تسنیم سلسبیل زنجبیل ہیں
و کیچھ تو منی تیری کہ تیرے حکم میں ہو اس سے جو نسل ہوتی ہو کسی تیرے حکم میں چپٹ چالاک ہوتی ہو
دیکھ تیرا فرزند تیرے حکم میں کیسا دوڑتا ہو کہ میں تیرا ہی جزو ہوں کہ تو نے مجھ کو دوسری جگہ بھانس دیا
کہ وہ وجود فرزند کا ہو بغیر صورت الحلاف شرح میں مرگشت کو جو کاشتق سے ہو گشت لکھا ہو کہ
گشتن سے ہو قولہ ان صفت در امر تو بود این جہان + ہم در امر تست آن جو بار دان + آن
درخان مرتزافرازند + کان درخان از صفاتت بایرمد + چون بامر تست اینجا این صفات ہیں بلکہ
تست آنجا آن جزات + چون زدست زخم بر مظلوم رست + آن درختی گشت از ان ز قوم رست
چون زخم آتش تو در دہمازی + مایہ نار جہنم آمدی + کشتہ اینجا جو آدم سوز بود + انچه از وے زاد
مردا فروز بود + آتش تو قصد مردم میکند + نار کزدی زاد بر مردم زند + آن سخنہای جو مار و کتر دم است
مار و کتر دم گشت و میگردد مت + اولیادداشتی در انتظار انتظار سخنرت گشت نار + و علاہ فردا
میں فرمای تو + انتظار حشرت آمدای تو + نظر مانی دران روز دراز + در حساب آفتاب جانگداز
کا سارا منظر میداشت + تخم فردا روم میکاشتی + تخم تو تخم سجد و زخمت + ہیں بکشن این دوزخ را
کان فحشت + کشتن این نار نبود جز بنور + نورک طفا و ناخن لشکر + گرتوبی نوری کنی خامی بدست

۱۰ است در خاکستر است + آن تکلف باشد در پوشش میں + نار را کشد بغیر نور دین + تانہ بینی
 ن مباحث + کاتش پنهان شود یک روز فاش + المعنی فتح بفتح نوعی ازداد مرغان یعنی
 است اس جہان میں تیری فرمانبرداری تو میں ہنرمیں بھی تیرے ہی حکم میں روان ہیں رہ
 برے ہی مطیع فرمان کہ تیری ہی صفات سے بارور ہیں بس یہ صفتیں تیرے حکم میں جی جی ہیں
 ان اعلیٰ جزا تیری محکوم ہی آئندہ دوسری صورت کا بیان ہو کہ اگر تیرے ہاتھ سے کسی مظلوم
 ہوا جان لے وہ ایک درخت زقوم کا ہو کہ جو اٹھا اور اگر تونے اپنے غصہ سے دونوں کو
 از جہنم کا ہو گیا یہاں تیرا بویا ہوا جو آدم سوز تھا اندازو کچھ اس سے پیدا ہوا وہ مردم افزور
 نے والا تیری آگ خشم کو گون کا قصد کرتی ہو اس سے جو آگ پیدا ہوتی ہو وہ مردم میں لگتی
 پر خشونت تیری جو مثال مارو کر دم کے جانگزا ہیں وہی مارو کر دم ہیں جو تیرا دم کھوتے ہیں
 و تونے انتظار میں رکھا انکے حق حقوق ادا نہ کیے کہ وہ انتظار تیری رستخیز کیا وسطے دوزخ
 وعدے فرما دیس فدا کے کرتار ہا کہ گویا وہ وعدے انتظار شر کے تھے جیسے کہ حشر کا اعلان
 میں پس فسوس ہو چھپر کر ایسے ہی تو بھی اس روز دراز میں منتظر نجات کا ہوگا اور حساب
 بن پڑیگا اس آفتاب جانگزا میں کسو واسطے کہ تونے آسمان کو بہت منتظر رکھا ہو ادیبی
 کہ آج تک جو ہو گیا وہ ہو گیا کل سے سیدھی راہ چلوں گا اور رہا مگر وہی خشم تیرا خیم سحر دوزخ کا
 دوزخ پیدا ہوگا خبردار ہو اس دوزخ کو اپنی بچھا کہ وہ جوش پر ہو یعنی غصہ اور دوزخ کی نار
 ایمان کے نہیں سمجھتی جیسا کہ حدیث میں ہو کہ مریم امون خان لورک طافا ناری یعنی مومن سے
 کہ تو میرے پاس سے جا بیشاک تیرا نور میری آگ کو بجھائے دیتا ہوا آب گمر تو بے نور ہو اور
 و تو وہ بلا ہی آگ تیری زندہ ہی لیکن خاکستر میں چھپی ہوئی بے نور ایمان کے کیسے بچھے ان
 کہ جو سوائے ایمان کے دوسری قسم کی طاعت ہی تکلف اور در پوش سمجھے رہ کہ اپنے روئے
 پائے ہوئے ہی نار دوزخ کو بجھانے والا سوائے نور دین کے کوئی نہیں ہو بس جیت تک
 زردین کا تو نہ دیکھ لے نچت مت ہو کسو واسطے کہ وہ آگ جو دبی ہوئی ہو کسی دنیاش
 ہوگی اختلاف شرح میں کشتہ انجا کو کشت خشم تو کو خیم تو خامی بدست کو خالی بدست لکھا ہو
 دان وہم پر آب چھس + چونکہ واری آب از آتش مترس + آتش را کشد آتش بخو + می بسوزد
 ان او + سوی آن مرغ آبیان روز چند + تا ترا در آجیوائی کشد مرغ خالی مرغ آبی ہم تند +
 ند و آب درو غنند + ہر یکے بر اصل خود را تند + اند + احتیاط کن بہم مانسہ + اند +

ہچانکہ وسوسہ دوحی است + ہر دو معقولند لیکن فرق ہست + ہر دو دلالان بازار صنیر + رختار ای شانیہ
 ای امیر + گر تو صراحت وئی فکر ت شناس + فرق کن سر و فکر ت چون نحاس + درندانی ابن دو فکر ت را
 گمان + لا خلا بہ گو دشتاب و مران + تا مانند و تفکر جان تو + عنین تا یدرتو و بر خوان تو + المعنی
 چھیدن چھیدن چیکنا کسی چیز سے تو نوزدین کو آب اس مار کا جان اور اسی آب سے چپک جا بھر جب
 آب تیرے پاس ہو تو آگ سے مت ڈر آب کا خاصہ آگ بجھانے کا ہی اور آگ کی عادت یہ کہ آب ٹھکرو
 بجھاتا ہو میں اسکی نسل کے فرزندوں کو جلاؤں کہ وہ نبی آئیں ہیں جو آب مٹی سے مخلوق ہیں تو ان لوگوں
 کے پاس جو مرغ آبی ہیں یعنی اہل اللہ چند روز حاضر ہو تو مجھے پہنچ کے چشمہ حیوان میں لیجا میں اگر جہر مرغ
 خاکی اور مرغ آبی بظاہر ایک ہی جسم و تن ہیں لیکن حقیقت خدا ایک دوسرے کی ہیں جیسے آب روغن کہ آب
 آگ کو بجھاتا ہو اور روغن آگ کو بڑھاتا ہو اور ہر ایک لینے خاکی و آبی اپنی اپنی اصل و نثر ادب پر دل
 اب تو احتیاط کر کے خاکی سے آبی کو چھانٹ لے کہ بظاہر دونوں مشابہ اور مانند باہد گر ہیں جیسے
 وسوسے شیطانی اور دوحی است حی دونوں معقول ہیں یعنی عقل کے مانے ہوئے لیکن دونوں میں
 فرق بھی ہو یہ دونوں ایسے ہیں جیسے دلال بازاری سودیہ تیرے بازار دل کے دلال ہیں در ہر قسم
 کے رخت ای امیر اس بازار سے لیتے ہیں پس اگر تو پرکھنے والا اور فکر شناس نہیں ہو تو دونوں کے
 بھید میں مثل نحاس یعنی پردہ فروش کے کہ خوب غلام و کنیز کو دبا دبو کے ٹٹول لیتا ہو فکر کر اور اگر
 ان دونوں فکر دن کا گمان نہیں رکھتا اور شک و یقین میں ترجیح نہیں کر سکتا تو لا خلا بہ کہ اور دشتاب
 اس طرف کو مت دوڑا ورت جا خلا بہ بفتح فریقن بزبان حکایت بعد میں قریب لا خلا بہ کے شریع
 ہو جائیگی تا جان تیری تفکر میں نہ رہے نہ تجھ زبانی آدے نہ تیرے خوان یعنی عمل میں اختلاف
 شج میں بازار صنیر کی رار کہی ہو اور گر تو کو کز تو لکھا ہو

چلہ دفع مہجون ہلوتے کا خرید و فروخت میں

قولہ آن کی باری پیمبر را بخت ہمہ در پہما با عنین جفت + مگر ہر کس کو فرو شد یا خرید + بخر و بخت
 ز را ہم میبرد + گفت در سیکہ ترسی از غزار + شرط کن سہ روز خود را اختیار + کہ تانی ہست از زندان لغین
 است تعبیل از شیطان لعین + بیش سگ چون تھمہ زبان افگنی + بکند و از خور و ای مقتنی + او بی بی
 کند با خرد ہم ہم بونیش بعقل متقد + باتانی گشت موجود از خدا + تا بہ شش روز این زمین میں چرخا + و
 تاد بود او کہ کن قبون + ہند زمین چرخ آوردی بردن + آدمی را اندک اندک ای اہام + تا چہل سانش
 کند مردم تمام + گر چہ قادر بود کا ندر یک نفس + از عدم پیران کند نجاہ کس + بود عیسی را وی کر یک عالم

رجا بندی مردہ را + خالق عیسیٰ دتواند کرد او + بی توقفت مردم آرد تو تنبو + المعنی غارت نقصان مفتنی
 رایہ دہندہ متقدر روشن اہام سرو ایک صبا بی نے بغیر سے کہا کہ میں خرید و فروخت میں نقصان ہی
 تا ہوں ہر کسی کا کر چاہے وہ کچھ مجھ سے بیچے چاہے کچھ خرید کرے میرے حق میں جادو چاہا ہو
 دیتا ہو فرمایا جس خرید و فروخت میں کہ نقصان سے ڈرے تو تین روز کی سخرط اپنے واسطے
 بخیر حدیث ہو اذا با یعت نقل لا خلا تہ ولی الخیار ثلثۃ ایام حیو قت کہ خرید و فروخت کرے تو کند
 نہ ٹھکوتین دن تک اختیار ہو یہ وہی بات ہے جس کا اوپر میں نے اشارہ کیا تھا کہ اسے کہانی
 تامل کرنا یقیناً خداے تعالیٰ سے ثابت ہو اور ثنائی تیری شیطان سے ہو کہا جی رہی الحدیث
 بر حمن والہجۃ من الشیطان آہستگی خدا سے ہو اور جلدی شیطان سے دیکھ تو کتنے کے
 نہ ڈالتا ہو تو وہ بھی پہلے سو ٹھک لیتا ہو پھر کھاتا ہو بس وہ ناک سے سو ٹھکتا ہو ہم خرد سے
 لیتے ہیں کہ خرد روشن چیز ہو انڈر تعالیٰ نے آہستہ آہستہ چھ روز میں آسمان وزمین پیدا
 پایا ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی سبتۃ ایام ورنہ وہ قادر تھا کہ صرف امر
 سے ایسے ایسے سیکڑوں آسمان وزمین دم بھر میں پیدا کر دیتا اور دیکھو آدمی کو اوہام کیا
 کر کے چالیس برس میں تمام کو پہونچایا حالانکہ ایک دم میں پچاس آدمی علم سے چلیے دن
 تین پچاس سے کثرت مراد ہو نہ عدد و حین حضرت عیسیٰ کو ایک دم اسی کا بخشا ہوا تھا کہ بے توقفت
 مردہ اٹھ بیٹھتا تھا تو جو خالق عیسیٰ کا ہو بے توقفت مردے تو ہر زندہ کرے تو کیا نہیں
 سے یہ مراد کہ ایک ایک قبر میں جانے کتنے کتنے دفن ہو چکے ہیں سب کو تہہ نہکانے
 حج میں اوکا لفظ بود و کرد کے درمیان میں نہیں لکھا اور فکون کو فیکون اور آتے ہمام
 ن کے اوچھا جانتا ہوں اور آن میں سو را د ب سمجھتا ہوں قولہ این تانی از ہے
 بکرت طلب آہستہ یا بدی شکست + جو بیک کو چاک کہ داکم میرود + نی نجس گرد نہ کندہ می شود
 اید اقبال و سرور + این تانی ہمیشہ دولت چون طیور + باش تا اعضای تو چون بیضا +
 رانہا + بیضہ ہمارا چہ ماند در شبہ + بیضہ کنجشک را و دوست رہ + دانی ای عاقل کہ اسدین
 نوشتن لیک اندر نقطہ بین + دانہ اکی بدانہ سیب نیز + گر چہ ماند فرقا وان ای عزیز + برگما
 رد نظر + میو ہا ہر یک بود نوع دگر + برگما و جسم ہا ماندہ اند + یک ہر حالی بر یعنی زندہ اند +
 یکسان میروند + ان کی با ذوق و دیگر در دمند + بچنان در مرگ یکسان میریم + نیم در خزل +
 این سخن پایان ندارد باز گو + از بلال و از ہلال و کاراد + المعنی یعنی یہ تانی جو خدا نے اپنے

میں کی سوا اور حکمتوں کے ایک حکمت یہ بھی ہو کہ ہماری تعلیم منظور ہوتا تالی اختیارات کرین اور جانین کا طالب
 آہستہ بے شکست کے اپنی طلب کو پہنچتا ہو چھوٹی منہر جو ہمیشہ آہستہ آہستہ جاری رہتی ہو نہ کبھی تجس
 ہوتی ہو نہ کبھی پانی اسکا گندہ اور بدبو ہوتا ہو یہ تانی وہ چیز ہو جس سے اقبال و سرور پیدا ہوتا ہو اور
 یہ تانی ایسی ہو جیسے اندر اور دولت جیسے طور تو ٹھہرے تو تیرے اعضا بھی مثل نڈوں کے انتہا میں
 مرغ جنین جیسا کہ اوپر کہا ہو کہ جو حد تیرے منہ سے نکلتی ہو خدا سے تعالیٰ اسکو جنت کا مرغ بناتا ہو مگر یہ بھی
 کہ بیضہ مار کا اور بیضہ کنجشک کا اگرچہ دونوں ایک صورت ہوتے ہیں لیکن راہیں انکی دو ہیں ایک سے
 مار ہوتا ہو اور ایک سے کنجشک اور اسی عاقل اس بات کو بھی جانے رہ کہ صورت سین و شین کی
 یکساں ہو مگر نقطوں کا فرق مرز رہا ہے ایسے ہی ارضینہ ہی اور سبب دونوں مشابہ ایک دوسرے کے
 ہیں لیکن انکے لطف و خواص میں جو فرق ہیں وہ بھی تو جانے رہ دیکھنے میں تو تپے دونوں کے
 ہمرنگ ہیں مگر سیوہ دونوں کا اپنی اپنی قسم کا برگ جسم سب درختوں کے مشابہ یکدیگر ہیں لیکن ہر نوع پر
 اپنے اپنے حاصل میں زندہ ہیں ریح بالغ محصول زراعت اور دیکھو مخلوق بازار کو یکساں جاتے ہیں
 بیٹھے جانے والے سب ایک سے ہوتے ہیں مگر کوئی باذوق ہوتا ہو کوئی درد مند ہوتا ہو ایسے ہی
 مرگ میں سب یکساں ہیں لیکن یہ کہ اُدھے اُمتیں کے خسران والے اور زیانکار ہیں اور اُدھے
 خسرو یعنی بادشاہ ہیں اب فرماتے ہیں اس بات کی توحید و نہایت نہیں تو قصہ بلال دہلال اور
 مکے معاملہ کا بیان کہ انحال و شرح میں بیضہ مارا چہ کو مارا چہ کو بیچ لکھا ہو

وفات پانا بلال رضی اللہ عنہ کا خوشی سے

قولہ چون بلال از ضعف مشہم چون بلال + رنگ مرگ افتاد بر روی بلال + جفت او دیدش بگفت
 داحرب + پس بلاش گفت نی نی و اطرب + تا کنون اندر حرب بودم ز نیست + تو چہ دانی مرگ چہ
 عیش ست و چیست + این ہمیکفت و رخس در عین گفت + ز گس و گلبرگ و لاله می شکست
 تاب رود چشم پر انوار او + می گواہی داد بر گفتار او + ہر سیدہ دل خود سیدہ دیدی و را + مردم دیدہ
 سیدہ انکہ چرا + مردم ناویدہ + بشد رو سیاہ + مردم دیدہ بود مرآت ماہ + خود کہ بند مردم دیدہ ترا
 در جہان جز مردم دیدہ ترا + چون بغیر مردم دیدہ اش + مدید + پس بغیر او کہ در رنگش رسیدہ + معنی
 حرب جنگ و ختم و بے بہرگی جب بلال ضعف سے مثل بلال کے ہو گئے اور رنگ مرگ کا انکے
 چہرہ پر چھایا یا بی بی نے انکی دیکھ کے کہا داسے حربا ی بے بہرگی بلال نے کہا منین نہیں
 ایسے مت کہو بلکہ و اطرب کہو یہ حرب نہیں ہی طرب ہو اب تک جو میں زندہ تھا تو اس

بیب سے ضرور حرب میں تھا اب جو مرتا ہوں تو بھی عیش و ادراں مرنے کی عیش کو تو کیا جانے
 رہے تھے کہ رخ آنکا عین گفتگو میں ایسا شگفتہ ہوا کہ زنگس و گلبرگ دلا لہ کو شکستہ
 فائز کے چہرہ کی چمک اور چشم پر انوار انکی بات پر گواہی دیتی تھیں اور چونکہ بلال حبشی تھے
 سے جو شخص خود سیاہ دل تھا انکو سیاہ دیکھتا تھا مگر یہ مثل مردم دیدہ کے تھے
 میا ہی میں روشن ہوا ایسے ہی یہ سیاہی میں روشن تھے اندھے کی آنکھ کی تیلی رو سیاہ
 مردم دیدہ ہی بنے انکھیاں رے کی تیلی وہ آئینہ ماہ کی ایسی ماہ کو دکھاتی ہی حاصل یہ کہ
 سیاہ دیکھتے تھے اور انکھیاں رے ماہ جانتے تھے اب کہتے ہیں جہان میں جو یہ مردم دیدہ
 کے کیا تمکو دیکھینگے اور کب دیکھ سکتے ہیں سوا انکے جو مردم دیدہ فراہین یعنی اور دن
 دشمن کرنے والے وہ تمکو دیکھ سکتے ہیں بس ہر گاہ جنے دیکھا اسی دیدہ سے دیکھا اندھا
 زنگ سیاہ کے نور نہیں دیکھا انجملہ شرح میں و احرب کے معنی خشکین شدن کے
 ن لیکن یہاں تو چسپان نہیں البتہ بے ہرگی کے چسپان ہیں قولہ پس جزا و جملہ مقلد
 ات مردم دیدہ بلند + گفت جفتش لفراق ای خوش خصال + گفت فی فی او عیالست
 ت جفت اشب غریبی میروی + از تبار و خویش غائب میشود + گفت فی فی بلکہ اشب
 رسد خوش از غریبی در وطن + گفت ایمان و دلم و احسرتا + گفت فی فی جان من و دلتا
 میت کجا بینم ما + گفت اندر خلوت خاص خدا + حلقہ خاصش تو پیوستہ است + مگر نظر بالا
 بست + اندر اکن حلقہ زرب العالمین + نورمی تا بد جو در حلقہ کلین + گفت ویران گشت
 + گفت اندر منکر منکر مرغ + المعنی بس اس شخص کے سوا جو مردم دیدہ فراہین
 یقیق کے پیر و ان لوگوں کے صفات میں جو بلند دیدہ ہیں کہ سنی سنائی کہتے ہیں نہ
 فی ہو یہاں تک صفات بلاں کے فرمائے اب پھر سہتیاں ہو طر ت اصل حکایت
 لی بی بی سنے کہا ای خوش خصال ب خاص فراق کا وقت آگیا کمانہین نہیں مصل
 راق کیسا پھر کہا اس رات میں تم مسافر کی طرح خویش و تبار سے جاتے ہو کما نہیں نہیں
 میری جان خوش و خرم مسافت سے وطن میں جاتی ہو پھر کہا ای میرے جان دل
 تنہا کی بات ہو کما نہیں نہیں ایمان میری و احسرتا مت کہ دو دلتا کہما اب تھا فی فی
 دن کہا خلوت خاص خدا میں آوردہ حلقہ جو خاص سکا ہو تجھے ملا ہوا ہو اللہ میں ہو
 نظر یہی نہ بست نظر اور ای حلقہ میں جو تجھے ملا ہو نور رب العالمین کا چمکتا ہو

جیسے حلقہ سے نگین چمکتا ہی پھر زوجہ نے کہا افسوس یہ گھر ویران ہوا کہا تو ماہ کو دیکھ ابر کو مست دیکھ
حکمت ویران ہونے بدن کی مرگ سے

قولہ کرد ویران تاکند معمور تر قوم ابنہ بود و خانہ مخقر + من چو آدم بودم اول جس کرب + بر شد اکنون
نسل جانم شرق و غرب + من گدا بودم درین خانہ چو چاہ + شاہ گشتم قصر باید بہر شاہ + قصر ہا خودم
شہان رمانسست + مردہ را خانہ و مکان کوری بسست + انبیا را تنگ آمدین جہان چون شہان
رفتند اندر لامکان + مردگان را این جہان نمود دفرا + ظاہر ش زفت و بمعنی تنگ تر + گر بنودے
تنگ این افغان ز چست + چون دو تاسند ہر کہ روزی بیش زیست + در زمان خواب چون آید
زین مکان بنگر کہ جان چون شاد شد + روح از ظلم طبیعت باز رست + مرد زندانی ز فکر جس خست +
این زمین و آسمان بس فراخ + سخت تنگ آمد ہنگام مناخ + چشم بند آمد فراخ و سخت و تنگ + خندہ
او گر یہ فخرش جملہ تنگ + المعنی یعنی خدا تعالی جو اس خانہ تن کو مرگ سے ویران کرتا ہی حکمت
یہ ہو کہ اسکو معمور تر کرے ورنہ قوم یہاں آنے والی جو مراد ارواح سے ہی بہت تھی اور گھر مخقر تھا
کیسے سائی ہوتی میں بھی آدم کے مثل اول اس قید کرب میں تھا جیسے وہ یہاں آکے گھبرائے
تھے لیکن اب میری جان ایسی ہو چکی نسل سے شرق و غرب بھرا ہوا ہی جیسے آدم کی نسل سے بھرا
کہ وہ نسل انکی جان کی ساری ہین تین ایک وقت میں گدا اس خانہ پہنچو چاہ کا تھا حقیقت میں کہ بہر
تھا اب شاہ ہو گیا اور شاہ کی واسطے قصر چاہیے جسمیں اسکی سائی ہو ظاہر ہو کہ بادشاہوں
کے محل انس قہر ہی ہوتے ہین انھیں سے انس پذیر ہوتے ہین اور مردہ کی واسطے
خانہ و مکان گور ہی کافی ہوتا ہی آبنیا کیسے اس جہان کو چھوڑ کے شاہوں کی طرح لا مکان کو چھوڑ
گر تنگ نہوتا تو کیوں چلے جاتے مردوں کو اُسے فروزیانش اپنی دکھائی جیسا کہ ظاہر اسکا
زفت و وسیع ہی انھوں نے ظاہر کو دیکھ لیا معنی کو نہیں دیکھا کہ از بس تنگ ہو اگر تنگ نہوتا
شکایتیں اور فریاد و فغان اسکی کیوں ہوں اور جو کوئی بہت دن جیے تو وہ ٹیڑھا کیوں ہوا ہی
غم اٹھا اٹھا کے کپڑا ہوا جاتا ہی اپنے روزمرہ ہی کو غور کر کہ وہ خواب ہی دیکھ تو تیری جان جب خواب میں
اس مکان سے آزاد ہو جاتی ہی کسی شاد و بیغم ہوتی ہی ظلم طبیعت سے جھوٹی ہوتی کہ حسرت کو اسکا
جی نہیں چاہتا طبیعت وہ کام اس سے لیتی ہی جیسے کوئی شخص زندانی قید سے نکلا ہو خوش ہوتا ہی
یہ زمین و آسمان جو نہایت فراخ معلوم ہوتے ہین نہایت ہی تنگ ہین کہ یہ کیفیت ہنگام خواب معلوم
ہوتی ہی اور ویسے تو یہ ایک چشم بند ہو کہ درحقیقت ہی تو ایک شہ نہایت تنگ اور معلوم فراخ ہوتی ہو

گر یہ خندہ جانتے ہیں اور تنگ کو فخر سمجھتے ہیں
 دنیا کی کہ بظاہر فراخ ہے اور بحقیقت تنگ اور تشبیہ خواب کی موت سے
 جسمین تنگی سے خلاص پاتا ہے

ابہ کہ تفسیدہ بود + تنگ آئی جانت بخسیدہ بود + گرچہ گریاہ عریض ست طویل + زان تشنہ جنگ
 کیل + تابرون نائی نہ بکشايد دلت + پس چه سود اندر فراخی منزلت + یا کہ کفش تنگ پوشی
 در بیابان فراخی میروی + آن فراخی بیابان تنگ گشت + بر تو زندان آمد آن محروم دشت
 رزار دور گفت + کہ در آن محراب چو لاله بر شگفت + او ندانم کہ تو بچون ظالمان + از برون در
 در فغان + خواب تو آن کفش بیرون کردست + مکن زمانی جانت از زندان برست + او ییا
 ست ای فلان + بچو آن اصحاب گفت اندر جهان + خواب می بیند و آنجا خواب فی بریدہ
 بی + خانہ تنگ درون جنگلوک + کردہ ویران تا کند قصر ملوک + جنگلوک چون چنین اندر جم
 قتل آن مم + گر نباشد در دزدہ برآمد + من درین زندان میان آذم + المعنی بخسیدہ
 فہ کیل شست و خیرہ جنگلوک جبکہ ہاتھ پاؤں طیرھے ہوں یعنی اس جہان کا حال ایسا
 خوب بھڑکا ہوا جام گرم کہ اگر تو آسمین جایگا تو ضرور جان تیری تنگ گذاختہ ہوگی اگرچہ
 طویل جگہ ہے لیکن تیری جان سست اس تشنہ سے تنگ ہی ہوگی جب تک ہر نین
 زدل تیرا کشادہ نہوگا پھر اگر اس عریض طویل جگہ فراخ میں تیری منزل ہو بھی تو کیا فائدہ یا
 تنگ جوتیان پنیں اور بے چوڑے جنگل میں چلا جاتا ہے وہ فراخی بیابان کی گو کشتی ہی ہو
 ہو جائیگی اور اس محروم دشت کو ایسا جایگا جیسے زندان کہ کب اس سے نکلوں جو کوئی
 وہ کھینکا کیگا کیا خوب جنگل میں لالہ کھلا مگر اس سے اسکو کیا خبر کہ تیرا حال ظالموں
 ہر گلشن ہو رہا ہے اور جان میں فغان بھرا ہو بس سونا تیرا ایسا ہی جیسے تھوڑی دیر کو
 دتی کا اتار ڈالنا کہ کچھ تو جان تیری اس زندان سے چھوٹ جاتی ہو لیکن یہ خواب ایسا
 جیسے اصحاب گفت اس جہان میں ہیں اور خواب میں اسکی تنگی سے چھوٹے ہوئے
 بیابان ہیں کہ خواب تو دیکھ رہے ہیں اور خوابے ہاں ہی نہیں اور عدم میں تو جلتے ہیں
 اسکا دروازہ ہو نہیں اب پھر قول بلال کا ہے کہ خانہ تنگ اندرون جنگلوک کا جبکہ ہاتھ پاؤں
 تھے ویران کیا تا قصر ملوک اسکے واسطے بنائے اور جنگلوک میں ہوں جسوقت کہ جبین
 میں تھا ہاتھ پاؤں سکرے سٹے طیرھے پڑھے جب تو مینے کا ہو گیا تو نو ان مہیت امیری

نقل کا ہوا کہ رحم سے دوسری جگہ نقل کردن تو در زہ مادر پر رکھا گیا کہ اگر وہ در دُا سب پر ہو
تو میں اس زمان میں ایسا رہوں جیسے کہ کوئی آگ میں بجھتا رہتا ہو **الحسن** شرح میں
نچسیدہ کو نچسیدہ اور معنی میں بصورت نچسیدہ خانہ بنگاگ و درون میں داو عطف اور نقل آن
بصورت نقلان لکھا قولہ مادر طبع زور و مرگ خویش + سیکند زہ تار ہر تہ زیش + تاجر دات برہور
صحرائ سبز + ہن رحم بکشا کہ گشت آن برہ گبز + در زہ گریخ آہستہ شود + جنین شکستن زمان بود
حاملہ گریان زہ کاین المناس + وان جنین خندان کہ پیش آمد خلاص + ہر چہ زیر چرخ ہستند ہما
از جادواز بیمہ و زنیات + ہر کی از دروغیری غافلند + جز کسانیکہ بینہ و عاقلند + انچہ کوسہ دانند از
خانہ کسان + بلکہ از خانہ خود نش کی داند آن + انچہ صاحب دل بدانہ حال تو + تو ز حال خود نہانی ای عمو
انچہ بیند و جنیت اہل دل + کی بینی در خود ای از خود نخل + المعنی گبز بافتح و کاف فارسی توی و سطر
نیہ آگاہ و آگاہی دہندہ کو سہ بود و مجہول جسکی دائرہی بعد نکل جائے وقت دائرہی نکلنے کے نکلے کر
بافتح در از ریش تطبیق صدر فرمایا کہ جب نو مینے ہو جاتے ہیں تو میری مادر طبع اپنے در درگ سے
در زہ پیدا کرتی رہتا ہے ہمیشہ سے چھوٹ جاے اس واسطے کہ طبیعت ہی دافع ہر مہلک موزی
شو کی ہو وہ اس درد کا جلد پیدا کرتی ہو اپنے بچاؤ کو تا وہ برہ صحراے سبز میں جبرے اس واسطے کہتی ہو
کہ خبر دار ہو رحم کو کھول دے برہ توی و سطر ہو گیا بس بیان رہنا نہیں چاہیے اب دیکھو وہ در زہ کا
حاملہ کو تو رنج و ناگوار ہو تہا ہی اور جنین کو ایسا ہی جیسے قید خانہ کا ٹوٹتا اور قید سے چھوٹتا حاملہ تو درد سے
روتی اور بچاؤ کی جگہ ڈھونڈھتی ہو اور جنین ہنستا ہو کہ مجھکو خلاص مائی انرض اس صبح کے نیچے جو اہمات
ہیں مثلاً موالید ثلاثہ کہ وہ جمادات و حیوانات و نباتات ہی سب ایک دوسرے کے درد سے غافل
ہیں اپنا بچاؤ چاہتے ہیں سوائے لوگوں کے جو آگاہ و عاقل ہیں مشہور ہو کہ آدمی کم ریش عقیل ہوتا ہو
اور ریش دراز احمق پس فرماتے ہیں کہ کوسہ جیسا حال لوگوں کے گھر کا جانتا ہو ریش دراز ایسا نہیں جانتا
بلکہ وہ خود اپنا ہی حال نہیں جانتا گھر سے مراد وجود ہو اور کوسہ صاحب دل کہ اکثر ریش وغیرہ نہیں سمجھتے
اور ریش دراز اہل ظاہر چنانچہ فرمایا کہ اعمو صاحب دل جیسا تیرا حال جانتا ہو تو اپنا حال ایسا کہتا ہو
اہل دل جو کچھ تیری پیشانی سے دیکھ لیا تو ای از خود نخل اپنے آپ میں کہے دیکھ سکے گا

بیان اس بات کا کہ جو کچھ غفلت و کاہلی و تاہر کی ہو سب تیرے تن سے ہی
قولہ غفلت از تن بود چون تن روح شد + بند آن سر را بالی بیج + بد چون زمین بر خاست از چو تن
فلک + فی شب دنی سایہ نامنی و کک + ہر کجا سایہ ست و شب یا سایہ کہ از زمین باشد نہ از خورشید و نہ

ہم الہیزم بودہ کی زائشہای مستقیم بودہ و ہم افتد در خطا و در غلط + عقل باشد در اسبابہا فقط
 بل خود از تن است + جان ز غفلت جملہ در پریدست + روی سرخ از کثرت خونہا بودہ + رو سے
 صفرا بودہ + رو سفید از قوت بلغم بودہ + یا شد از سودا کہ رواد ہم بودہ + و حقیقت خالق آثار است
 تا نہ بنید اہل پوست + مغز کو از پوستہا آوارہ نیست + از طبیب و علت اورا چارہ نیست
 آدمی زادہ بزادہ پای خود بر فرق علتہا نہاد + علت اولی نباشد دین او + علت آخر سے
 نہ میرود چون آفتاب اندر افق + با عروس صدق و صفوت بر تنق + بلکہ بیرون از افق و بیرون
 ن باشد جو روح و نئی + بل عقل با جو سایہای غمو می قند از هر طرف بر پای او + المعنی
 علاج و لک بفتحین زوال و غروب آفتاب مستقیم روشن علت اولی عقل و لک تنق ملکہ
 عت مقصورہ عقلہا و خرد با جمع نہیں فراتے ہیں ساری غفلت تن سے ہی لیکن جب تن
 تہای تو جملہ اسرار و بھید ضروری دیکھنے لگتا ہی جیسے زمین جو جوت فلک میں واقع ہی اگر
 سے جاتی رہے تو ہر وقت آفتاب ایک حال پر روشن رہے پھر نہ رات رہے نہ سایہ
 زوب منقول ہو کہ جتنا آسمان یہ مری ظاہر ہی اتنا ہی نیچے ہی اور نیچے میں اسکے زمین بسج
 دنی اور یہی زمین آٹھ ہو کے رات ہو جاتی ہی جو سایہ زمین کی کھلاتی ہی اور اسکی آٹھ سے
 ب ہوتا ہی جب یہ آٹھ جاتی رہی تو پھر نور ہی نور ہو کوئی سیاہی نہیں ایسے ہی یہ تن خاکی
 رگاہ یہ بھی روح ہو گیا تو باز اسرار کیسے چھپے رہینگے ضرور ہی دیکھگا دیکھ تو جان کہیں
 با ہی یا کوئی سایہ کی جگہ زمین ہی سے ہی نہ خورشید و ماہ سے دھوان جو آگ میں ملا ہوا
 سے ہوتا ہی نہ کسی آگ سے کسواسطے کہ ہر آگ روشن ہی نہ تاریک وہ ہم آدمی کا غلط و خطا میں
 بب سے کہ اسکا تعلق جسم سے ہی اور عقل میں اصابت ہی یعنی رسائی اور صواب یا فتن کہ
 روح سے ہی جتنی گزنی دکا ہلی ہی تن سے ہی جب یہ سب سو جاتے اور مٹ جاتے ہیں تو جان
 اہل علت جکا کٹھ سرخ دیکھتے ہیں کہتے ہیں کثرت خون سے ہی اور جو زرد پاتے ہیں صفرا
 تے ہیں اور سفید رو کو قوت بلغم کی سمجھتے ہیں اور سیاہ روئی کو سودا سے اور در حقیقت
 آثار کا وہی ہی لیکن اہل پوست سوائے علت کے اور کچھ نہیں دیکھتے تبس جو مغز کہ
 آوارہ اور غلطہ نہیں ہی پوست ہی میں لپٹا ہوا ہی اسکو طبیب و علت سے چارہ
 ضرور انھیں پر نظر کرے گا اور جب دوسری دفعہ آدم زاد پیدا ہوتا ہی جیسا کہ کہا ہی مردن
 دن عالم باقیست تو ان سب علتوں کے سر پر پاؤں رکھتا ہی اور پا مال کرتا ہے

پھر انہیں سے کوئی نہیں ہوتی نہ پہلی علت جو حالت حیات دینا میں تھی اسپر اسکی راہ روش ہوتی اور
 نہ دوسری علت جس سے مرا اسکو کچھ کہنے نہ کسی بیماری کا کھٹکا نہ موت کا غم اور یہی حال انکا ہو جو
 مرنے سے قبل مرجاتے ہیں اب وہ ایسا پھر تاہی جیسے آفتاب افق آسمان میں پھر تاہی اور عروس ہدق
 و صفوت کے ساتھ سراپردہ پر رہتاہی جو آسمان ہی چنانچہ قول حضرت عیسیٰ کا ہو لن تلج ملکوت اموا
 من لم یولد مرتین نہیں داخل ہوگا ملکوت آسمان میں وہ شخص جو نہیں جنا گیا ہی دو دفعہ بلکہ افق
 اور آسمانوں سے بھی باہر اور بے مکان مثل ارواح و عقول کے ایسا آزاد فاع نہاد بلکہ آبی عمود ایسا
 بلند پرواز عالم مقام ہی کہ ہماری عقلیں اسکو نہیں پہنچتیں جب خیال کرتے ہیں تو ہر طرف سے اُسکے
 پاؤں پر پڑتے ہیں

تشبیہ کرنا نفس مطلقہ کا کہ بقیہ تھی قیاس کے ساتھ

قول مجتہد ہر گز کہ باشد نفس شناس + اندران صورت یند ریشہ قیاس + چون نیا بد نفس اندر صورت
 از قیاس نجانماید غیرتی + نفس وحی روح قدسی دان یقین + دان قیاس عقل جزوی تحت این عقل
 از جان گشت با ادراک و فر + روح اورا کی شود زیر نظر + یک جان در عقل تاثیر کند + زان اثر
 آن عقل تدبیری کند + نوح وارا ر ہدستی زہر تو روح + کویم و کشتی و کو طوفان نوح + عقل اثر را
 روح بندارد و یک + نور خور از قرص خور دورست نیک + زان قبر صی سالکی خرمندہ شد + کز نورش سو
 قرص انگندہ شد + زانکہ این نوری کہ اندر سافست + نیست دائم روز و شب او آفست + و انکہ اندر نور
 دارد باش و جا ہنوقہ آن بحر باشد + انما نہ محالیش رہ زندہ خود غروب + دام سید را از فراق سینہ کوب +
 انجین کس اصلش از فلک بود + یا مبدل گشت اگر از خاک بود + زان کہ خاکی را نباشد تابان + کہ زند
 بروی شعاعی جاودان + گز زند بر خاک دائم نور خور + انچنان سوزد کہ ناید در شمر + دائم بدر آب کار
 باہیت + مار را با او کجا ہماہیت + المعنی نفس بالفتح و تشدید صادرہ آیت کہ کام مستجابہ کو ظاہر
 کردے کہ یہ نیک ہی اور وہ بد ہی فارسی واسے ہر کلام صریح و ظاہر کو کہتے ہیں مجتہد راہ صواب
 پیدا کرنے والا فرماتے ہیں ہر گاہ کہ مجتہد نفس شناس ہوتا ہی تو اس صورت میں قیاس سے
 اندیشہ نہیں کرتا قیاس کو صحیح جانتا ہی اور جیسی صورت میں نفس نہیں پاتا تو قیاس کرنے میں وہاں
 عبرت ہوتی ہی اور دڑتا ہی کس تجھ کو جو تیری روح قدسی وحی و حکم کرے اسکو یقیناً نفس جانے لے کہی
 صریح و ظاہر ہی اور وہ قیاس جو تیری عقل سے ہی اسکو بھی ایک جزو اسی کے تحت میں جان کہ اسی
 وحی کا جزو ہی اسلئے کہ عقل جان ہی سے با ادراک فرہوئی ہی مگر نہ اس طرح کہ جان اسکی زیر نظر ہو

نہیں ہو لیکن یہ بات ہو کہ جان عقل میں تاثیر کرتی ہو اگرچہ عقل جان کو پانینین سکتی مگر اسی
 رایت سے تدبیر کرتی ہو اور اس تاثیر کو روح جانتی ہو مولانا فرماتے ہیں کہ اسی عقل تو جو اس
 روح جانتی ہو اگر نوح کی طرح روح نے تجھ صدمہ ڈالا ہو تو بتا تجھ میں وہ لوازم کہاں ہیں جو نوح کے
 تھے مثل ہم اور کشتی اور طوفان کے روح کا صدمہ نوح کے صدمہ سے کیا کم ہو جسے جہان کو
 تھا تو اس کے اثر کو خود روح جانے ہوے ہو لیکن نور آفتاب کا قرص آفتاب سے بہت دور ہے
 چمکتا معلوم ہوتا ہے یہ اور ہے اور اہل نور اور ہر سالک جو اس اصل پر راضی ہو گیا ہو اسی
 کہ قرص پر بھی اسی کا نور ہے اور اصل نور جو قرص میں نہیں ہے یہ وجہ ہے کہ یہ نور جو ساقل میں ہے
 ہمیشہ یکساں نہیں ہو بلکہ اُفل ہو یعنی ڈوبنے والا اور وہ جو قرص میں بود و باش رکھتا ہو
 جگہ پائی ہو وہ ہمیشہ اس دریا میں غرق ہو نہ ابرا سکی رہ نہ کر سکتا ہو نہ غروب فراق سینہ کو ب
 ہوا ہو بس جو ایسا شخص ہو جسکی اصل افلاک یعنی عالم علوی سے ہو اور اگر عالم سفلی یعنی
 ہو تو وہ علوی کے ساتھ بدلا ہوا ہو اس سبب کہ خاک کی ایسی طاقت کہاں ہو جس پر ہمیشہ شعاع
 ، اور وہ تحمل ہو سکے یہی سمجھ لو اگر ہمیشہ نور آفتاب کا خاک پر پڑتا رہے تو ایسی جلنے لگے گی جو
 اہر جیسے ہمیشہ بانی میں رہنا سمجھ لی کا کام ہو سانب ادسکا ہمراہی اس کام میں کب ہو سکتا ہو
 ت ہو اختلاف شرح میں روز و شب کوشت پاس وجاہ خود معنی شرح سے بات ثابت ہوتا ہو
 باوکجا کوکا لکھا ہو قولہ ایک درکہ مارہای پرفند + اندرین کہ ماہیانی می کنند + مکر
 قنار شید کند + ہم ز دریا تارشان رسوا کند + داند زینیم ماہیان پرفند + مار را از سحر ماہی منکنند
 شوقرین ماہیان + تا شوی چون ماہیان دریم روان + ماہیان قعر دریا ی جلال + بحر شان
 ملال + پس محال از تاب ایشان حال شد + نحس آنجا رفت و نیکو فال شد + نہر آنجا رفت و
 بن + سنگ آنجا رفت و شد در زمین + خاک در شد سنگ گوہری می سر + می نہ بیند جز بشر
 اقیامت گر گویم زین کلام + صد قیامت بگذرد وین ناتمام + المعنی تا سہ اندوہ و ملال و
 بیقراری لیکن پہلو میں بھی بڑے مار پرفن ہیں یعنی مقلد نکا را ہے کہ اس دریا میں ماہیانی
 اسی کار ماہی اور ماہی اس دریا کی بنے ہیں اگرچہ مکر نکا مخلوق کو شیدا و فریفتہ کرے لیکن کیا
 بب دریا دیکھ گا گھبراے گا یہ گھبرانا ہی اسکو رسوا کر دیگا اور اس دریا میں ایسی ماہیان پرفن
 و اپنے سحر سے ماہی بنادیتی ہیں بس اگر تو مار ہو تو ہمنشین ماہیوں کا ہوتا ماہیوں کی طرح دریا
 رنے تیرنے کے بعد کا شعرا کی نسبت شرح میں لکھا ہو کہ اس شعر کر شان گراخ اس سے پہلے

بعض کتب میں واقع ہوا اور واقعی ٹھیک ہی بیان محض بی ربط ہی وہ لوگ جو اسیان قعر دیہ جلال کے
ہیں ان کو اُنکے بھرنے ایسا سحر حلال سکھا دیا ہو کہ جو امر محال و ناممکن ہیں اُنکی قوت سے سب موجود
ہو جاتے ہیں مثلاً غسل کرواں گیا سعید و نیک فال ہو گیا زہر و دمان یقیناً شکر ہو جائے سنگدان
جائے در قیمتی نجائے گمر ہو یہ کہ کیسی اسی خاک دہ ہو جائے سر سے پاؤں تک اور کیسا ہی گوہر رنگ
بنجائے گمر ختم بشر کی سوائے شر کے نہیں دیکھتی اب حصر ہو کہ اگر اس قسم کا کلام قیامت تک کے جاؤں
تو سو قیامتیں گزر جائیں گمر یہ کلام تمام ہوا بخلاف شرح میں ماہیانی کو ماہیا لکھا ہے

آداب المستعید و المریدین عن فیض حکمتہ من لسان شیخ

قولہ بر ملولان این مکرر کرد دست + نزد من عمری مکرر بردست + شمع از برق مکرر بر شود + خاک از تاب
مکرر ز رشود + مگر ہزاران طالب اند و یک ملول + از رسالت باز ما نذر رسول + این رسولان ضمیر و
راؤگو + ستم خوانند اسرافیل خود بخود ترقی دارند و کبری چون شہان + چاکری خواہند از اہل جہان
تا او بہا شان بجا کہ نادری + از رسالت شان چگونہ بر غوری + کی رسانند آن امانت را تبو + تا بناش
بیش شان راع دو تو + ہر ادب شان کی ابھی آید پسند + کا مدد ایشان زایوان بلند + فی گدایانند کر
ہر خدمتی + از تو دارند ای مز و رفتی + یک یا بی غنیمہای ضمیر + صدقہ سلطان بفیشان و دیگر + اسب
خود را ای رسول آسمان + بر ملولان منکر داند جہان شرح آن تیری کہ استیرہ ہند + ہمیشہ نذر خدق
آتش جہد + گرم گردانند فرس را بچنان + کہ کند آہنگ اوح آسمان + چشمہ از عذو عبرت و دختہ + ہچو
آتش خشک و تر را سوختہ + مگر بشتیانی برو عیبی کند + آتش اول در بشتیانی زند + خود پیشانی نرید از عدا
چون ببیند گرمی صاحب قدم + المعنی فرماتے ہیں جو لوگ تعلیم و تلقین سے ناخوش اور ملول ہوتے ہیں
ان سے تعلیم و تلقین کی بات کہنا مکرر کرنا ہی کہتے ہیں کہ ان تک بار بار کہو گے اور میرے نزدیک
کہ میں اسکا طالب و شاغق ہوں عمرو بارہ پانچویں یا اب شو ہو کہنے دوبارہ پائی ہی میں خوب جانتا ہوں
کہ شمع مکرر آگ دکھانے سے روشن ہی ہو جاتی ہو اور خاک بار بار آگ پانے سے زہ ہو جاتی ہو اور
سرخ ہچو زراور اگر ایسا حال ہو کہ طالب تو ہزاروں ہیں اور ملول ایک ہی ہو اس وقت میں جو رسول
رسالت سے باز رہتا ہو تو یہ وجہ ہو کہ وہ رسول ضمیر اور راؤگو ایسے سننے والا بھی ایسا چاہتا ہو کہ اسرافیل خود
جنگا مقام قرب عرش میں ہو اور فرقت اور صور منہ سے لگانے حکم اتی کے منتظر ہیں ایسا ستم منتظر جاتے
ہیں یہ لوگ کہہ و نخوت بادشاہوں کا سار رکھتے ہیں اور خدمت و بندگی کے اہل جہا نے خواہ ان میں
جب تک تو انکے ادب بجا نہیں لایگا اُنکی رسالت سے بچل نہیں پائیگا اور متمتع ہونگا اپنے وہ امانت

ہو کبھی تجھ کو نہیں پہونچا سیکے جب تک تو ان کے سامنے رکوع کرنے والوں کی طرح دھرا ہو گا
ادب بھی ان کے پسند نہیں ایسے کہ وہ بھی کیسے ایوان بلند سے آئے ہیں نہ گدا ہیں کہ تیری ہر
امروز و راحا منہ و ممنون ہوں مزد ریفتم ہم و تشدید واد فریبی دور و غلو آب فراتے ہیں
چند دلوں کی بے رغبتیاں ہوں اور کوئی رجوع نہو لیکن تھے جو صد سلطان سے پایا ہو
سکوست رو کو تم اگر رسول آسمان کے ان مولوں کی طرف مت دیکھو اپنا گھوڑا کو داؤ اور
بے فراتے ہیں کیسا مبارک وہ سپاہی ہو کہ خصوصیت شرف کرے اور گھوڑا اپنا خندق
دائے اور ایسا اسکو گرم کرے کہ مستعد آسمان پر اڑ جانے کا ہو آنکھیں غیر و غیرت سے
اگ کی طرح تر و خشک جلائے ہوئے پشیمانی جو عیب لگانے والی شہر ہو اسکو پہلے ہی سے
ئے اور حقیقت تو یہ ہو کہ ایسے صاحب قدم کی گرمی کو پشیمانی دیکھ لگی تو خود ہی اسکا مقدمہ کیا
ظاہر ہو سکے اختلاف شرح میں پشیمانی برد کو برد لکھا ہو اور معنی ان اشعار کے جو لکھے ہیں
ہوتے ہیں میری دانست میں تو ترک مراد طالب سے ہو کہ بھفتاے نہ کو روضوں ہوں

اہل قدم بنے اور اہل دل سے مستفیض ہو

ہوان کا ہوا اپنے دشمن کی اور بچنا اور یہود کی وزیرانکاری اس شخص کی کہ
ایسے کا دشمن بنا کہ جس سے نہ بچاؤ ممکن نہ قرار نہ مقابلہ

اند بانگ دہوی شیر را گرچہ حیوانست الا نادرا + بل عدو خویش را ہر جا نوز + خود بداند
اثر + روز خفا شک نیا + در بر پرید + شب برون آید جو دردان جریہ + اندام محسوس + تر
کہ عدو آفتاب فاش بود + نی تواند در صافش زخم خورد + نی بنفرین تاندش مجبور
خورشید از احسان وجود + بر نہ در اند ز قہرش تار و بود + آفتابی کہ بگرداند قہرشن
وقہر خفاش + غایت لطف و کمال او بود + ورنہ خفاشش کجا مانع شود + المعنی فراتے
بے کا دشمن ہو سو گھوڑا اسکی آواز و بو کو خوب جانتا ہو اگرچہ حیوان ہو گرہ بات آہن
ہو اور کچھ گھوڑے ہی پر نہیں موقوف بلکہ ہر جا نوز اپنے دشمن کو اس کے نشان و اثر سے
ی دیکھو چمکا دردن میں نہیں اڑ سکتا ہو رات کو مثل چورون جا سوس کے نکلتا ہو
وہ محروم خفاش کہ دشمن آفتاب جیسی ظاہر و فاش چیز کا ہوا ہو جسکی لڑائی میں مقابل
سکتا ہو نہ برا بھلا کہنے اسکو آپ سے جدا کر سکتا ہو یہ کہاں وہ کہاں اور وہ
بنے احسان وجود سے قہر کر کے اس کے تار و بود دینے ہستی کو بھڑکے تار و نہیں کر دیتا

اور وہ آفتاب کہ اس خفاش کے غصہ اور قہر سے بیٹھ پھیر لیتا ہو یہ اسکا نہایت لطف و کمال ہے
 ورنہ خفاش بچارہ اسکی کسی بات کا مانع کب ہو سکتا ہو قولہ دشمن ارگیری بجد خویش گیر تا بود ممکن کہ
 گردانی ایر + قطرہ با قلم کہ استیزہ کند + ابلہ است اوریش خود بیکند چلیت او از سیالشن بگذرد و چہ
 حجرہ قمر چون برد و تابعدا آفتاب این بد عتاب + اسی عدو آفتاب آفتاب + اسی عدو آفتاب بے کز
 فرش + می بلرز آفتاب و اخترش + تو عدو دادہ بخضم خودی + چہ غم آتش را کہ تو بنیرم شدی + اسی غم
 کز سوزش او کم شود + یا زد و دو غصہ ات درہم شود + رحمتش فی رحمت آدم بود کہ مزاج رحم آدم
 غم بود در رحمت مخلوق باشد غصہ ناک + رحمت حق از غم و غصہ است پاک + رحمت بخون چہ سین دان
 اسی سپر نماید اندر وہم از وی جزا + المعنی چہرہ محیط دائرہ یہی خطاب خفاش کیطرت ہو کہ
 اگر دشمنی اختیار کرتا ہو تو کسی ایسے سے کہ جو تیری حد در تہ کے موافق ہوتا اسکا کسی وقت میں
 اسیر کر لینا ممکن ہو اور قطرہ ہو کہ قلم کے قلم سے لڑے تو احمق ہو اپنی ڈاڑھی آپ کھسوٹتا ہو کوئی بیل کہ
 اسکی سوچ چھین ایسی کمان کہ اسے وہ دعویٰ پورا ہو سکے بھلا دائرہ حجرہ قمر کو کیسے بھاڑ سکے کہ فلک
 اول ہو آب فرماتے ہیں کہ یہ عتاب تو ہمارا دشمن آفتاب کے ساتھ تھا اور اسی دشمن آفتاب کے
 اور اسی دشمن اس آفتاب کے جبکہ دبہ سے آفتاب اور اسکے ستارے سب لڑتے کانتے ہیں
 خوب جان لے کہ تو دشمن اسکا نہیں ہو اپنا دشمن ہو اگر تو اسکا دشمن ہو کہ ہیزم بنا ہو تو آگ کو
 تیرے ہیزم بننے سے کیا غم ہیزم کا حال آگ کے سامنے جو ہو سب جاتے ہیں اس جب ہیزم تیری
 آگ میں جلنے لگی تو اسی فلان پھر تعجب ہو کہ تیرے جلنے سے وہ آگ کم ہو جائے یا تیرے درد و بیخ سے
 درہم ہو یعنی لول ہوئے کسوا سے کہ گور رحمت اسین ہو لیکن وہ آدمی کی سی رحمت نہیں ہو جیسا کہ غم سے
 تیرے اول آدمی کے دل میں کسی کے درد سے غم پیدا ہوتا ہو تب اسکو رحم آتا ہو اور اسکی رحمت
 ذاتی نہ ایسی جیسی رحمت مخلوق کی پنج سے بھری ہوئی کہ جب غم و غصہ دل میں پیدا ہو تو رحم آئے
 اسکی رحمت غم و غصہ سے پاک ہو وہ بخون ہو اسکی رحمت کو اسی سپر سیا جان کہ وہ بھی درہم میں نہیں
 آتی البتہ اسکا اثر آتا ہو اور جانا جاتا ہو

فرق در میان جاننے کسی چیز کے مثال و تقلید سے اور جاننا ماہیت اسکی تحقیق سے
 قولہ ظاہر است آثار میوہ رحمتش بلیک کہ داند جزا و ماہیتش + بیچ ماہیات اوصاف کمال + کس
 داند جزا و آثار و مثال طفل ماہیت داند طمٹ را + جز کہ کوئی نہست چون حلواترا + طفل را بنود
 زوطی زن خیر + جز کہ کوئی است آن خوش چون شکر + کی بود ماہیت ذوق جماع + مثل ماہیات حلواترا

ت کہ از وی با خوشی و باتواکن عاقل کہ تو کو دک دشی + تا بداند کو دک اور از مثال + کہ بداند ماہیت
 + پس اگر گوی کہ بدانم دور نیست + در بگوئی کہ بدانم دور نیست + اگر کسی گوید کہ دانی نوح را +
 حق و نور روح را + اگر بگوئی چون ندانم کان قمر + است از خورشید دور + مشہور تر + کو دک کان مغرور
 وان اما ان جلد در جہرا بہا + نام او خوانند در قرآن صریح + قصہ اش گویند از ماضی نفسیج +
 نہ خون حیض اور حائض ہونا اور جاع کتاب بقم و تشدید تا مکتب او پر جو کہا ہی کہ اثر رحمت
 ن آتے ہیں نہ رحمت موافق اسی کے فرمایا مثلاً میوہ کہ اُسکے اثر و ن سے رحمت اُسکی
 رحمت ہیں لیکن ماہیت اُسکی سوا اُسکے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہی اور علاوہ اُسکے اور
 ن اوصاف کمال کی ہیں اُنکو کوئی نہیں جانتا سوا اُسے آثار و مثال کے طفل جو ماہیت
 خون حیض کی نہیں جانتا اُس سے سوا اُسکے اور کیا کہا جائے کہ طمٹ وہ ہی جو تیرے واسطے
 یا کہ طفل عورت کی وطی سے بنجر ہوتا ہو اب اس سے سوا اُسکے کہ وطی ہی خوش چیز ہی جیسے شکر
 گا بھلا ہی مطاع ماہیت لذت جاع کی مثل باہیتوں حلو کے کب ہوتی ہو لیکن اس عاقل نے
 نہ نسبت اُسکی خوشی سے ایسے کی کہ تو کو دک دشی ہو یا کو دک اگر عین حال ماہیت سے
 نہ ہو تو مثال سے جان لے بس جو تو کہے کہ میں جانتا ہوں تو کچھ دور نہیں ہو اور اگر
 نہیں جانتا تو کچھ فریب نہیں اس واسطے کہ کو دک وطی کو کیا جانے اگر کوئی تجھے کہے کہ تو
 گ کو جانتا ہو جو رسول حق اور نور روح تھے اور تو کہے کہ کیسے اُنکو نہ جانوں کہ وہ ایک
 شید و ماہ سے مشہور تر ہیں اُنکے تو مکتبوں میں اور امام جملہ مخریون میں ان کا نام
 بجھ لیتے ہیں اور قصہ اُنکا جو زمان ماضی میں گذرا ہو فیض لوگ بیان کرتے ہیں قولہ راست
 از روی وصف + اگر چہ ماہیت نشد از نور کشف + در بگوئی سن چہ دانم نورخ را + بچو اوئے
 الفتا + سورنگم من چہ دانم فیل را + پشہ کی داند اسرافیل را + این سخن ہم راست از روی آن
 رائیش لی فلان + عجز از ادراک ماہیت عمو + حالت عامہ بود مطلق گو + نہ کہ ماہیات و سر ستر
 یم کا ملات با شیعان + در وجود از سر حق و ذات او + دور تر اندام استعار کو + چونکہ او مخفی
 ن + ذات و صفی چہیت کان ماند نمان + عقل بخشی گوید این دورست رو + بی تا دیلی محالے
 بگوید مہر ترا کا ی سست حال + انجہ فوق حال تست آید محال + واقعی کہ کنونت بر شود +
 م محال ہی نمود + چون رہا بندت زدہ زندان کریم + تیرا بر خود مکن جس از ستم + چون خلایق
 ربلا + قہر را بر خود مکن بیخ + دعا + سہل گیرش تا نگردد شکست + ورنہ شد شکر چو زہر قالمت +

سوی بحث خویش تازای بوالحسن + کین سخن پایان مدار و جان من + نسبت اثبات بانفی از نخست
 در بیانش میکنی برگردست + المعنی جب حضرت نوح کے صفات مذکورہ تو بیان کریگا تو جھکو راست گوئی
 جانینگے اسی وصف کی رو سے اگرچہ ماہیت نوح کی تجھ پر کھلی نہیں ہو اور جو کمینگا میں نوح کو کیا
 جانوں انھیں جیسا کوئی ہو تو وہ انکو ایسا جانتا جانے میں ایک مورنگ پھر مورنگ فیل کو اور پھر
 اسر فیل کو کیا جانے یہ بات بھی سچی ہو اس راہ سے کہ تو ای فلان انکی ماہیت کو نہیں جانتا وہ تجھ
 تیرا جواد رک ماہیت میں ہو وہ ایک حالت عامہ ہو اسکو مطلق و یقید کہنا چاہیے اس سبب سے کہ
 ماہیات اور وہ اسرار جو اس میں چھپے ہیں وہ کالمون کے پیش چشم ہیں اور اپنے عیان اس عالم وجود میں
 کیا سر حق اور کیا اسکی ذات سے وہ کوئی جو انکے دہم استبھار سے دور ہو ایسا گمان ہو سب انکے یقین
 دید اور سوچہ بوجھ سے نزدیک ہیں بس جبکہ یہ اسرار مہرمان راز سے مخفی نہیں ہتے پھر ذات صفتی کیا ہو
 پوشیدہ رہے ذات وصفی ماہیت اشیا اس مقام پر عقل یک بحث کرتی ہو اس سے کہہ دے جایہ بان
 تیری دور ہو تو بد دن کسی تاویل کے کسی محال کو مست مئے جیسا کہ وہ کہتی ہو کہ ذات حق کا مشہود ہونا
 محال ہو اور عقل سے مراد اہل عقلی حکما کہ پابند عقل قیاس کے ہیں قطب تجھے کہتا ہو کہ ایست محال
 جو کچھ تیرے حال سے زیادہ ہو وہ جھکو محال معلوم ہوتا ہو خیال نہیں کرتا کہ وہ واقعات جواب تجھ پر
 کھل گئے کیا پہلے جھکو محال نہیں معلوم ہوتے تھے پھر کیسے کھلے جب اُسکے کرم نے اُس زندان سے
 جو کثرت مراد ہو چھڑایا تو اس تیرہ کو اپنے اوپر رستم کہہ کے اپنے حق میں کیدن جیس کرے لیتا ہو وہ اس
 بھی محال دنگا رستم سے مراد وہی محال کا ماننا جب تو نے خلاصی سیکڑون بلاؤں سے پالی تو پھر اپنے
 فقر کو رنج و غنا کیوں کرتا ہو اب تو سہل ہو گیا تو بھی سہل طور پر اسکو پکڑتا مشکل نہو جائے اور شر
 تیری زہر قاتل نہ بجائے اب فرماتے ہیں ای بوالحسن تو کس بحث میں پڑ گیا اسکو جھوڑا اور اپنی بحث
 کی طرف دھڑا سیلے کر لجان من اس سخن کی تو پایان نہیں نسبت نفی یا اثبات کی جو پہلے
 بیان کرنا چاہتا ہو تو ٹھیک ٹھیک بیان کر۔

جمع اور تفریق در میان نفی و اثبات ایک چیز کی از روئے نسبت و اختلاف جہت
 قول نفی آن یک چیز و اثباتش رواست + چون جہت شد مختلف نسبت دو تا است + ماہیت از دست
 از نسبت است + نفی و اثبات مست و ہر دو مثبت است + ان تو افگندی کہ بروست تو بود + تو افگندی کہ حق
 تو نہو + نور آدم زادہ را حدی بود + ہشت خاک افکست لشکر کی شود + ہشت شت است افگدن را +
 زین دو نسبت نفی و اثباتش رواست + یعرفون الا بنیا + ہذا دہم + مثل مالا تشبہ او لا دہم +

بدان خود دانند شان + منکران با صد دلیل و صد نشان + یک از رشک و حسد پنهان کنند
 ن را بر ندانم میزنند + پس جویند گفت چون جای دیگر گفت لایعزم غیری قدر + انهم تحت قبائی
 ن + جز که زردان شان نداند زامون + ہم به نسبت گیرین مفتوح را + گردانی در مدانی نوح را + زین
 بار آمد در خبر کان به نسبت باشد ایجان مجرب + المعنی فرماتے ہیں نفی اور اثبات با ہم متناقض ہیں ایک
 دو لون روا نہیں ہو سکے ظاہر ہو اگر نفی ہوگی اثبات نہوگا اور ایسے ہی بالعکس مگر کسی
 روا ہو جسکی جہت مختلف ہو اس واسطے کہ جہت مختلف ہونے سے پھر وہ دو ہو جاتے ہیں ایک نہیں
 متناقض بھی نہیں ہوتی جیسے آیت کریمہ ماریت اور میت و لکن انشردی نہیں پھینکا تو نے
 بت کہ پھینکا تو نے لیکن انشردی نے پھینکا کہ اس آیت میں نفی و اثبات ہی اور بہ نسبت کے
 نسبت ہیں چنانچہ ایسی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تو نے وہ پھینکا جو تیرے ہاتھ میں تھا ایسے ریت
 سے جو قوت ظاہر ہوئی کہ مشرکوں نے ہزیمت پائی وہ حق سے تھی تو گویا تو نے نہیں پھینکا
 پھینکا لا بہ جہت اسکی مختلف ہیں ظاہر ہوا آدمی زاد کی قوت تو اتنی ہی ہو جتنی اسکی حد ہر پھر
 بت شکست لشکر کی کب ہو سکتا ہو پس یہ ایسا ہو کہ فرمایا وہ مشت جس مشت سے یریت پھینکا
 نہ ہو اور پھینکا اسکا ہے ہی یعنی بحقیقت پھینکا ہم نے پس ان دو نسبت سے نفی اور اثبات
 فی انبیاء کو کفار جو انکے اہلداد ہیں خوب پہچانتے ہیں ایسے جیسے اپنی اولاد کو کہ متعلق شہر نہیں
 ال اللہ تعالیٰ الذین آیتنا ہم الکتاب یعرفون ذلک یعرفون انہم یعرفون وہ لوگ جنکو ہم نے کتاب دی
 ت وہ انھیں تہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جانتے پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو لیکن باوجود
 دلیل اور سیکڑوں نشان اور اپنے فرزندوں کی شرح پہچاننے کے رشک و حسد سے
 یں اور ندانم پر آپ کو ٹالتے ہیں اور انجان بنتے ہیں اب فرماتے ہیں کہ آیت شریفہ میں
 پھر قدرنے لایعزم غیری کہتا کہ یہ بھی نفی اثبات ہی اور متناقضی چنانچہ حدیث قدسی ہوا دین
 لایعزم سوائی او یا میرے نیچے قبا کے ہیں کہ سوا میرے کوئی انکو نہیں پہچانت یعنی
 لوگ ہیں قبا کے نیچے چھپے ہوئے کوئی آزمائش والا انکو سوا سے خدا کے نہیں جانتا
 علی راہ ہو یعرف انہا نسبت ہی لایعزم او لیا کی نسبت جیسے اوپر کہا ہی کہ ایک راہ
 جانتا ہی اور ایک راہ سے نہیں جانتا غرض اس طرح سے حدیث میں بہت آیا ہے کہ نسبت
 کرنے سے خبر ہوتا ہو اختلاف شرح میں مثبت کو مثبت لکھا ہی

قولہ گفت قائل در جهان درویش نیست + در بود درویش آن درویش نیست + است از روی بہت
 آن ذات او نیست گشتہ وصف او در وصف ہو + چون زبانہ شمع پیش آفتاب + نیست باشد بہت
 باشد در حساب + است باشد ذات او تا تو اگر + بر بنی پنبہ بسوزد زبان شرر نیست باشد روشنی نہ ہرگز
 کردہ باشد آفتاب اور افنا + و در دو صد من شہد یکے قیہ زحل + چون در افکندی دور وی گشت حل +
 نیست باشد طعم حل چون بچشی بہت آن دقیہ فزون چون منکشی + پیش شیریں آہوئی بہوش شد پیش
 در بہت اور پویش شد + در نقیاس ناقصان بر کار رب + جوشش عشق ست نہ از ترک ادب پنبض
 عاشق بی ادب بر مجید + خویش را در کف نشہ می ہند + بی ادب تر نیست زو کس در جہان + با ادب تر نیست
 زو کس در جہان + ہم نسبت دان وفاق ای منتخب + این دو صد با ادب با بی ادب + بی ادب باشد
 چو ظاہر بنگری + کہ بود دعوی عشقش یک سری + چون بیاطن بنگری دعوی کجاست + او دعوی پیش
 آن سلطان فناست + مات زید زید اگر فاعل بود + یک فاعل نیست گو عاقل بود + او ز روی لفظ نحو
 فاعلست + ورنہ او مقتول و موتش قاتلست + فاعلی کہ چو چنان مقہور شد + فاعلہا جملہ از وی دور شد + معنی
 وقیہ بالفہم نام درن چہل دم ایک کہتے واسے نے کہا کہ جہان میں درویش نہیں ہو اور جو ہو تو وہ
 درویش درویش نہیں ہو وہ از روی بقا کے خود ایسی ذات ہو کہ اپنے وصف و صف ہو میں فنا کیے
 ہوئے ہو جیسے شعلہ شمع کا آفتاب کے سامنے نیست ہوتا ہو اور حساب کی راہ سے بہت ہو بہت تو
 اس سبب سے ہو کہ اسکی ذات پر پنبہ رکھے تو اسکی آگ سے ضرور جل جائیگی نیست اس سبب کہ تجھ کو روشنی
 نہیں دیتی فنا کی ہوئی آفتاب کی ہو دو سو من شہد میں اگر ایک دقیہ سرکہ ڈالے اور وہ اس میں
 حل ہو جائے تو مزہ سرکہ کا اس میں نیست ہو جائیگا چمکنے کے وقت کچھ معلوم نہیں ہو گا اور جب منکشی کہ یگا
 تو وہی دقیہ اس میں طرعتی ہو دوسری مثال کہ ایک آہو شیر کے سامنے میویش ہو گیا بس اسکی ہستی اسکے
 بہت میں چھپ گئی یہاں تک قول قائل کا تھا اب مقولات مولانا رام کے ہیں قص لوگ جو قیاس کار ہیں
 کہتے ہیں باعث اسکی جوشش عشق ہو نہ ترک ادب اسکے کہ نبض عاشق کی بے ادب چھلتی ہو اور آہو کہ
 ہم پلہ شاہ کا بکھی ہو بس اس سے زیادہ ترک کوئی بے ادب جہان میں نہیں ہو نہ پوشیدہ میں اس سے زیادہ
 کوئی با ادب اب اسی منتخب میں نے جو ایک شخص کو با ادب بھی کہا اور بے ادب بھی سمجھیں بھی نسبت سمجھ
 اسی نسبت سے باہر آئے وفاق ہو نہ خلافت آئندہ بیان نسبت کا ہو کہ اگر ظاہر اسکو دیکھو تو بے ادب ہو
 کہ بالکل دعوی عشق کا بنا ہو اور جو باطن کو دیکھو تو دعوی کہان کا وہ اور دعوی دونوں اس سلطان کے
 سامنے فنا میں مات زید میں زید اگرچہ فاعل ہو لیکن فاعل نہیں ہو عاقل ہو یہ تو از روی لفظ نحو

دور نہ زید مقتول ہو اور موت اسکی قاتل ہو فاعلیٰ زید کی کسی اور کمان وہ تو خود ایسا مقہور و محبوب ہوا
کہ فاعل ابنی اس سے دور ہو گئی اور جاتی رہی ۔

یل صدر جہان کہ متمم ہوا اور خوف جان سے بخارا سے بھاگا پھر عشق نے اسکا
گر بیان یکراں کہ کام جان کا واسطے جانان کے سہلی ہوتا ہی ۔

بار بندہ صدر جہان - متمم شد گشت از صدرش نہان + مدت وہ سال گردا گشت + اگر خراسان
گاہ دشت + اپنی وہ سال اور از اشتیاق + گشت بی طاقت زایام فراق + گفت تاب فرقم
نماند + صبر کی دامن خلاعت را فشا + از فراق این خاکما شورہ بود + آب زرد و گندہ تیرہ بود
افراخم گرد و فنا + آتشی خاکسری گرد ہوا + باغ چون جنت شود دارا المرض + زرد زبان برگ
مین + عقل دراک از فراق دوستان + بچو تر انداز بشکستہ کمان + دوزخ از فرقت چنان سوزان
مت + بید از فرقت چنین ریزان + بدست + گر نگویم از فراق چون شرار + تا قیامت یک لک از صدر ہزار
سوزا و کم زین نفس + رب سلم رب سلم گوی و بس + ہر چہ از دی شاد گشتی در جہان + از فراق او
از زمان + زانچہ گشتی شاد بس کس شاد شد + آخر از وی جہت + بچون باد شد + از تو ہم بچہ تو دل
+ پیش زانکہ بچہ از تو بچہ + بچو مریم گوی پیش از فوت ملک + نفس کہ عودا زار حرم ہنک
اعت مرض سے غم کھانا او ہمسایان و بے ساز ہونا ہوا + گرد و غبار حرقن بیماری کہ عشق
ارامین ایک بندہ صدر جہان کا متمم ہو کے اسکی صدر حکومت سے بھاگا دس برس تک
کے پھر تارہا کبھی خراسان کبھی قہستان کبھی دشت مین دشت نیز نام شہر بعد دس برس کے
اور ایام فراق سے بی طاقت ہوا کہ اب اس سے زیادہ ٹھکوتا بفرقت کی نہ رہی صبر خم
ب دبا سکتا ہی یہ زمینیں بسبب فراق کے ٹھکے شور ہو گئی ہیں اور آب زرد و بدبود تیرہ چھی
سے ہی باد جانفزا ناگوار و موت ہو جاتی ہو اور غبار ایک ٹھاکتہ آتشی گرم و سوزندہ فوجا ہوا
مثل جنت کے ہی جہان کوئی آزار نہیں دارا المرض ہوتا ہی اور بیماری عشق سے پتہ اسکے
ہو کے گرتے ہیں عقل دزدک دوستوں کی جدائی مین ایسی ہو جاتی ہو جیسے کوئی تیسہ بار نہ
ستہ دوزخ بھی فرقت ہی سے سوزان ہوا اور سید بھی فرقت ہی سے نہایت ہوا تین اکہ
ما چون شرار کا بیان قیامت تک کروں تو لاکھوں سے ایک ہوئے ہیں اسے سوز کی
اموش ہو رہا اور رب سلم رب سلم کہا کر اور بس یعنی ای رب میرے بچا اب غولات سوزنا
ہوتے ہیں فرمایا جس چیز سے کہ تو جہان مین شاد ہوا + سید وقت اسکے فراق کو بھی مین سے

ضرور ہی ہوگا اس واسطے کہ جس چیز سے تو شاد ہوا ہو اس سے بہت شاد ہو چکے ہیں آخر وہ چیز اپنے محل کی
 ریشل ہوا کے ہو گئی ایسے ہی تجھ سے بھی محل جا لگی ہرگز اس پر دل نہاد مت ہوا اور قبل اس سے کہ وہ تجھے
 طلبائے تو ہی اس سے محل جا جیسے حضرت مریم نے کہ قبل از فوت ملک نفس سے کہا اعوذ بالرحمن بنک
 بنے جا تھا کہ ملک نفس سے نہیں قبل انکی فوت سے کہا کہ میں تم سے پناہ مانگتی ہوں رحمن سے اختلاف
 ج میں ایک جگہ مدت دو سال اور ایک جگہ وہ سال لکھا ہے میں نے بنظر تطبیق یا ہند کر کے وہ سال لکھا
 آئینہ بھی وہ پایا گیا ہوزخم گردو کو دھم کر دو اور اعوذ بالرحمن بنک کے بجائے کا نعوذ لکھا ہے
 بدرا ہونا روح القدس کا مریم پر بوقت غسل برہنہ کی اور پناہ مانگنا حق تعالیٰ سے
 ولہ وید مریم صورتی بس جانفزا + جانفزائی در بالی در خلا + پیش اور برست از روی زمین + چون مرد
 رشیدان روح الامین + از زمین برست خوبی بی نقاب + انچنان کہ شرق روید آفتاب + لرزہ بر
 صفائے مریم او قناد کو برہنہ بود و ترسید از فساد + صورتی کہ دیدی یوسف از عیان + دست از حیرت
 پیدی چون زنان + ہنجو گل پیش بروید از گل + چون خیالی کو برآرد سرزدل + گشت مریم بنجد و بنجوش
 + گفت بجم در پناہ لطف ہو + زانکہ عادت کردہ بود آن پاک جیب + در ہر میت رخت بیرون سوک
 بب + چون جهان را دید ملکی بقرار + حازمانہ ساخت زانحضرت حصار + تابگاہ مرگ حصے با شد شش
 نیا بہ ختم راہ مقصدش + از پناہ حق حصار ی بنید + یورنگہ نزدیک آن و بر برگزید + المعنی غلاتہائی
 رنگہ بضم اول سعد و سکون او فتح فوقانی و کاف ناری خانہ جلے بودن جلے جو کی حضرت مریم نے تنہائی
 ۱۰ وقت میں ایک صورت نہایت ہی جانفزا دیکھی اور صرف جانفزا ہی نہیں دلہر با بھی اُنکے سامنے
 ہ صورت روئے زمین سے پیدا ہوئی مثل ماہ و خورشید کے کہ وہ روح الامین تھے کیسا ایک معشوق
 وے زمین سے پیدا ہوا بے نقاب جیسے مشرق سے آفتاب پیدا ہوتا ہے مریم نے جو انکو دیکھا کانپنے
 میں اسوقت وہ غسل کی ضرورت سے برہنہ تھیں بس فساد سے ڈرین لیکن صورت ایسی دیکھی کہ اگر
 بہت اس صورت کو ظاہر دیکھ لیتے تو حیرت سے مثل زنان مصر کے ہاتھ کاٹتے یہ صورت مثل گل
 نے گل سے اُنکے سامنے ایسی پیدا ہوئی جیسے کوئی خیال دل سے پیدا ہو جاتا ہے مریم انکو دیکھ کے
 نو و بنجوش اپنر ہو گئیں کہا لطف ہو بیخدا اللہ کی پناہ کی طرف دوڑوں اس سبب سے کان پانچ
 نے عادت کر لی تھی کہ ہر میت کے وقت غیب کی طرف بھاگتی تھیں بیخدا اعوذ بالرحمن کتنی تھیں اس
 سبب سے کہ جان کو انھوں نے بے ثبات و بقرار جان لیا تھا اسی واسطے ہوشیار و ن کی طرح اسکی
 زرگاہ کو اپنا حصار بنایا تھا تو زمان مرگ تک وہ اُنکے لیے قلعہ ہوا و دشمن جو شیطان ہے اُنکے

راہ نیا کے انھوں نے پناہ حق سے بڑھ کے کوئی قلعہ نہ دیکھا اس واسطے اس قلعہ کے
 پناہ بنایا اور اختیار کیا قولہ چون بدید آن غزہ ہای عقل سوز کہ ازو میشد جگر تیر و در +
 نگر حلقہ درگوشش ہمہ + خسروان عقل بیہوشش ہمہ + ہند ہزاران شاہ مملوکش برق + صد
 ر را دادہ برق + زہرہ فی مزہرہ را تادم زہ + عقل کلش چون بہ بنید گم زہم + من چہ گویم
 دوخت + دگر را دگر + سوخت + دود آن نام دلیلم سن برو + دورانان شہ باطل
 خود بنا شد آفتابی را دلیل + غیر نور آفتاب مستطیل + سایہ کو بود تادلیل او بود + این جستش کہ
 د + این جلالت در دالت صادق + جملہ اوراکات ہیں و سابق ست + جملہ اوراکات
 + او سوار باویاں چون خدنگ + گر گریز کس نیاید گر دشت + گر گریزند دیگر و پیش رہ +
 نہ با آرام نی + وقت میدان ست وقت جام نی + آن کی دہی جو بادی می برد + دان دگر چہ
 + در + المعنی رقی بکسر و تشدید قاف بندگی و غلامی دق مرض مشہور جب حضرت مریمؑ وہ
 سوزانکے دیکھے جسکے تیر جگر کے بار ہوتے تھے تمام بادشاہ اور بادشاہوں کے لشکر سب اُنکے
 نہ بگوش اور بڑے بڑے عقیل بادشاہ عقل کے سب اُنکے آگے بیہوش لکھوں بادشاہ اُنکے
 غلامی و بندگی کے ساتھ اور لکھوں بدائے دق میں بڑے اور گھٹ گھٹ کے مال
 ہ کا یہ زہرہ کمان کہ دم مار کے او جو عقل کل اُس صورت کو دیکھے تو آپ کو گم ہی جانے
 نافر فرمائی کہا ہو ورنہ عقل کل اور یہ صورت واحد ہی ہیں اب فرماتے ہیں کہ میں اس صورت
 اکرون جب بھٹکوا بھی اُسے اپنے تیر میں چھیدا ہو اور میرے دمگاہ یعنی درون کو اُسکے
 جلا یا ہو اور جو درون میرا جلا دیا ہو تو میں اُس آگ کا دلیل ہوں اور اُسکی آگ کا دعوان
 نہ سب باتیں اس بادشاہ سے دور ہیں اور باطل ہیں جو کچھ تعبیر کرتے ہیں کیسے کہتا ہوں
 دلیل ہوں وہ خود ظاہر باہر ہو اُسکے لیے دلیل کیا سوائے اُسکے کہ وہ جو نور مستطیل ہو شعاع
 بل ہو نہ کہ سایہ ناچیز کیا ہو جو اُسکی دلیل ہو سب سایہ کے حق میں یہی کافی ہو کہ دلیل و ناچیز
 ہے یحییٰ بزرگی اسکی دلالت میں صادق ہو کہ جملہ اوراکات پس ہیں اور وہ سابق ہو یعنی جملہ
 پیشوا ہو اور سب اُسکے پس رو جملہ اوراکات ایسے ہیں جیسے کوئی لنگڑے گدھے کا سوار اور
 کا سوار جو مثل خدنگ کے ہو جیسے تیر نکل جاتا ہو ظاہر ہو اگر بادشاہ بھٹے تو اُسکی کوئی گریہ
 سکتا اور جو اور بھاگین تو بادشاہ انکی راہ روک سکتا ہو بیان جملہ اوراکات کو آرام نہیں ہو
 نت میدان وزم کا ہو نہ وقت جام و وزم کا یعنی وقت اپنے اپنے کام دریا صفت کا ہو

وقت عیش و فراغت کا چنانچہ بچہ لگے وہم ہو کہ ہوا کی طرح اڑتا ہو اور ایک وہ جس سے خیال راہ پر تیغ کے
 مثل خود کو بھارتا ہو یعنی جلد مد رکات میں نفوذ کرتا ہو الخلاف شرح میں ہر جگہ عقل کش کو گلشن عجز کو عبور اور
 معنی میں شاہ و لشکر حلقہ گوشش انہ اس شین کو ضمیر راجع بانحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ضمیر عقل کش کی
 راجع بانحضرت مہوقلم و نیز حق ہونگے میں تو سب کو مستبعد اور البعد واجب جانتا ہوں قولہ وان در چون کشتی با
 بادبان + وان در اندر تراج ہر زمان + چون شکاری بینا یدشان زدور + جرحہ بینا سینا آن طیور + چون نہ پید
 شود حیران شوند + چو چندان سوی ہر ویران روند + منظر چشمے ہم یک چشم باز + تاکہ پیداکرہ دو آن صید نیاز
 چون بماند دیر گویند از ملال + صید بود آن خود عجب باید خیال + مصلحت است تا یک ساعتی + قوتی گیرند و در
 از رحتی + گریبودی شب ہمہ خلقان زائر + خویشتن را سوختندی را ہنراز + از ہوس و ز حرص سودا و دقت
 ہر کسی دادی بدن و سوختن + شب پدید آید چو گنج رحمتی + تارہند از حرص خود یک ساعتی + بمعنی تراج یعنی
 جیم لوٹنا منقلب ہونا و بایکد گیر رجوع کرنا اور رجوع کرنا کو اکب حرکات اکثری اپنے سے کہ مغرب سے شرق
 کی طرف ہوتی ہو یعنی مغرب کو جانا + ہنراز بالکثیر جنبش کرنا خوشحالی کرنا مولانا رح کے وہم و خیال کا بیان تو اوپر
 گیا اب فرماتے ہیں کہ دوسری قوت ایسی ہو جیسی کشتی مع بادبان جو ہوا کی مدد سے روان ہوتی ہو کہ وہ سامع
 ہو منقول ہو جو الفاظ آدمی کے کٹھ سے نکلتے ہیں ہوا میں صورت پکڑ کے متوج ہوا سے پردہ گوش میں پہنچنے
 ہیں تب بات سمجھ میں آتی ہو اسی سبب کشتی و بادبان فرمایا ہو کہ گوش کی صورت بادبان کی ہو اور اسی میں باد
 بھی داخل کہ آنکھ بصورت کشتی کے ہو اور حواس دوسرے کے دوسرے ہیں مثلاً شامہ ذائقہ لامسہ سبب میں
 مزاج ہو یمون اس میں شریک مثلاً شامہ حقیقی دفعہ کسی چیز کو سونگھیکا استی ہی دفعہ وہ لوٹ لوٹ کے آئیگی اور
 درک کرگی ایسے ہی ذائقہ میں رجعت ہو اور لامسہ میں کہ بار بار لٹتی ہیں اور درک کرتی ہیں جب آنکو کو
 شکار دوسرے معلوم ہوتا ہو تو وہ جلد طور اسکی طرف حملہ کرتے ہیں یعنی تواسے مذکورہ اد جب ہ شکار غائب
 ہو جاتا ہو اتھ نہیں آتا تو حیران ہوتے ہیں اور مثل چندون کے اپنے ویرانون کی طرف جاتے ہیں چند
 باعتبار ذنانت حواس کے کہا ہو اور ویرانہ بنظر مایول کہ آخر ویران ہوگا اور ایک کھینچنے اور ایک
 آنکھ کھولنے منظر میں کہ تادہ شکار آرزو کا پھر پیدا ہوئے ایک آنکھ کھول کے ایک تیج کے دیکھنا مراد عبور
 دیکھنے سے ہو جیسا کہ یہ امر عادی ہو جب ویر لگتی ہو اور شکار پیدا نہیں ہوتا تو ملال سے کہتے ہیں کہ آیا یہ شکار
 تھا یا کوئی خیال عجیب پس خیال رفع اس ملال کے مصلحت یہ سمجھ کہ ایک ساعت آنکو راحت آرام ہو گیا
 جاوے تا اس راحت سے قوت و زور حاصل کرے میں اسید اسطے حکیم برحق نے بمقتضائے حکمت رات مخلوق
 میں پیدا کی ہو کہ اگر رات نہوتی تمام مخلوق حرص کے مارے ہر وقت کی محنت و مشقت سے آپکو جلا دیتے

وقت حرکت و جنبش ہی میں رہتے اب رات کی راحت سے تازہ ہو جاتے ہیں ورنہ حرص و
 فائدہ جمع کرنے سے ہر کوئی اپنے بدن کو سوختن کے حوالہ کر دیتا اور سوخت ہو جاتا جس رات
 ہوتی ہو رات نہیں ہو گنج رحمت سے ہو تا ساعت بھر یہ مخلوق حرص سے نجات یا جائیں مخلوقات
 اندر تر راج کو اندر زہید بود کو بودن ناکو زار تو لہ چونکہ قبضے آیت ای راہرو + آن علاج تست
 ل مشو + زانکہ در خرمی الزان بست و کشاد + خج را دخی باید ز اعتداد و گریہان فصل تابستان بد
 خورشید در بتان زدوی + تنش را سوختی از بیخ و بن + کہ در گزازہ نگشتی آن کمین + گزرا سردی
 شفق ست + صیفت خدا نست اما محرق ست + چونکہ قبضے آمد تو در وی بسط میں + تازہ باشم میں
 میں + کو دکان خدا ان دو انایان ترش + غم جگر را باشد و شادی ز شش چشم کو دیکھو خرد و کرامت
 ل در حساب آخر ست + اور آخر چرب می بیند علف + وین ز قصاب بخرشن بیند تلف + آن علف
 ن قصاب داو + بہر لطم با تر اند فی نہاد + روز حکمت خور علف کا نرا خدا + بی عوض داد ست از محض
 نان کردی حکمت ای رہی + چونکہ حق گفت کلو امن رزقہ + رزق حکمت بہ بود در مرتبت + کان
 اگر دو عاقبت ہا المعنی او پر تو محنت و راحت حواس کا بیان فرمایا اب قبضے بسط کا بیان فرماتے
 بہر دو خواہ راہ دنیا کی خواہ راہ خدا کی اگر کوئی قبض و بسط کی تیرے آگے آئے تو دل کو آسیر کر
 کہ کہ وہ علاج تیرے بسط کا ہی اس سبب سے کہ تو اس بست و کشاد سے محل فرج میں ہو پس خروج
 دلی دخل و آمد فی معاد سے طرہی چاہیے تا خرچ کو مدد و قوت ملے سو چو تو اگر جہان میں ہمیشہ
 مان کی ہوتی تو سوزش خورشید کی بتان میں کیا ایسی ہوتی کہ تن اسکا جڑ بنیاد سے جلا دیتی
 ن ہو جاتا کہ کبھی تازہ ہوتا اگر کھجکسو دی کی ڈالنے والی ای اور گرمی صیفت کی خندان
 ماتے والی کیسی ہو پس جب قبض آئے تو اس میں بسط کو دیکھ کہ قبض باعث بسط کا ہی لاجرم تازہ ہو
 بچیں مت ہو دیکھ لکے جو مراونا با فان دنیا سے ہو کیسی خوشی سے خدا ان رہتے ہیں
 نخرت سے ہر دم ترش جیسے دل کہ سب اعصاب رئیس میں رئیس ہوا ایسے ہی یہ دانا لوگ
 پھر کہ خادم دل کا ہی غیر رئیس ہونا باغ دنیا کے میں پس غم کھانا رئیسوں کا کام ہو اور خوشی
 ن کا کام اسی سبب سے غم دل سے پیدا ہوتا ہو اور خوشی پھر سے لڑکون کی انھیں لگے
 اور خورش پر لگی رہتی ہیں یعنی یہ ناباغ تن بدوی پرش ہیں اور عاقل کی آنکھ حساب
 وہ یعنی دانا آخر میں چرب و شیرین علف دیکھتا ہو اور یہ مٹا ہو کے قصاب سے تلف کھتا ہو
 تا ہی تلخ ہو جو قصاب نے تیرے آگے رکھی یہ ہمارے گوشت جڑھانے کو تول ناپ لگائی ای

تو اسکو چھوڑ اور جا حکمت سے عفت کھا وہ کہ خدا نے بے عوض محض اپنی عطائے بھلو بخشی ہو حجب تیری
 سمجھا کہ خدا تعالیٰ نے جو تجھ سے کھا کلو اسن رزقہ کھا و اس کے رزق سے تو اسکو روٹی سمجھا اور یہ نہ جانا کہ
 رزق سے مراد حکمت ہو رزق حکمت کا اس روٹی سے مرتبہ بہت بہتر ہو ایسے کہ یہ رزق عاقبت میں تیرا
 کلا نہیں دبا یگا اور روٹی کلو گی مگو الخلفا تخرج من جہانہا کو ہمارا نہ نقش کو بتنش اور سر نیست شرد
 لکھا ہو قولہ این وہاں ہستی دہانی باز شد + کو خورندہ لقمہ ہای راز شد + گزشتہری دیوتن را داری + اور فطام
 آن بسی حلاو خوری + ترک جوشی کردہ ام من نیم خام + از حکیم غزنوی بشنو تام + ورا آئی نامہ گوید شرح این + آن
 حکیم غیب فخر العارفین + غم خور و نان غم افزایان بخور + زانکہ عاقل غم خور کو دک شکر + قد شادی میوہ بلغ
 غمت + این فرج زخم ست و آن غم مہمت + غم چوبینی در کنارش کش عشق + از سر بیدہ نظر کن + عشق عاقل را گلو
 می بیند ہی + عاشق از معدوم شی بیند ہی + جنگ میگردند حالان پریر + تو کمش تا من کشم حلاش جوشیہ + زانکہ
 ورا آن رنج میدیدند سود و چل را در یک زد یکمیرود + مزدوق کو مزدان بیایہ کو + در دہریت مزدان تسو
 المعنی ربوہ بالفتح زمین بلند + دشتہ وزمین بیت المقدس کہ زمین سے چار فرسخ بلند ہی + بریر یعنی بہریر و ز
 جب تو نے اس دہن کو بند کیا تو جان لے وہ دہن کھل جائیگا جو خورندہ قہمون را دکا ہو اگر اسوقت میں س تو
 کا شیر چھپو را یگا تو اس کے فطام میں بہت ہی بہت علو اکھا یگا اکثر بچوں کا دو دم چھپانے کے وقت میں حلا
 بانٹتے ہیں اب فراتے ہیں کہ مجھ نیم خام نے تو بنا جوش ترک کیا اب تو حکیم غزنوی سے پوری بات سن کہ
 اٹھون نے اتنی نامہ میں شرح اسکی کی ہو اور وہ کیسے کامل ہیں کہ حکیم غیب اور فخر عارفین ہیں چنانچہ فرمایا کہ
 غم کھا اور روٹی غم افزایوں کی مت کھا اسوسطے کہ عاقل غم کھاتا ہو اور لڑکے شکر کھاتے ہیں تمند
 خوشی کا یعنی خوشی کہ مثل قند کے شیرین ہو اسکے باغ کا میوہ غم ہو خوشی سے غم پیدا ہوتا ہو خوشی تیر
 حق میں زخم ہو اور غم مرہم ہو پس جہان غم کو دیکھے اسکو بڑے عشق سے اپنی فعل میں کھینچ اور ہم آغوش
 اُس سے ہو جا سر ٹیلے دمشق میں نظر لیئے اس غم کی بدولت ایک شہر عالیشان کنی سیر کر عاقل
 انگور سے شراب پر نظر کرتا ہو یعنی پیاں کا پرہ اور عاشق معدوم سی شو کو دیکھتا ہو لیئے ابھی وہ موجود
 نہیں ہوئی ہو اور یہ دیکھ رہا ہو برسوں حال جسکی ہندی پلہ دار ہو آپسین لڑتے تھے ایک کہتا تھا کہ تو مت
 اٹھا میں اس بوجھ کو مثل شیر کے لیئے بڑے لطف و مزہ سے اٹھا ڈنگا اور یہ لڑائی اسوجہ سے تھی کہ اُس
 رنج میں اپنا فائدہ تکے ہوئے تھے اسی سبب ہر ایک بوجھ کو ایک دوسرے سے چھینتا تھا اب فراتے ہیں
 خیال تو کرو یہ حال ایک انسان بیایہ کی مزدوری پر کیسے بلحاظ اپنے نفع کے لڑتے تھے اور جو مزدور حق کا
 ہو اسکے نفع کا کیا بیان کہ وہ ادنیٰ مزدوری کے عوض ایک گنج تجھ کو دیدیگا اور انسان بیانہ کیلہ ہی پس کیلہ

مل یعنی پیسہ دو پیسہ اختلاف ترح میں زخم کو زخم اور بیامہ کو بیامہ لکھا ہی قولہ گج زری کہ چوتھی
 + باتو باشد آن نامزدہ ریگ + پیش پیش آن جنازات میدود + مونس گور غری میشود + ہر روز
 مردہ باش + تاشوی با عشق سرمد خواجہ تاش + ہیر می بیند زبردہ اجہتا + روی چون گلنارد
 + غم چو آئینہ ست پیش مجہد + کاندان ہندینا ید روی ہند + بعد قید رنج آن ہند دگر + رودہ
 رد فر + این دو وصف از پنجہ دست ہین + بعد قبض شست بسط آید یقین + پنجہ را گر قبض باشد
 بسط او بود چون متلا + زین دو وصف کار و کسب منتظم + چون بر رخ این دو بال اور + مم +
 ریگ ناچیز و فو یایہ اور جو شومردہ سے رہجاس یعنی میراث اور مردہ ری بھی آیا ہو اور
 وری میں حق جھکو گج دیگا وہ جب تو زیر ریگ یعنی قبر میں ہوگا تو وہاں بھی تیرے ساتھ
 نہیں رہ جائیگا جیسے یہ مردہ ریگ جو میراث دینا ہو وہ آگے آگے تیرے جنازہ کے دوڑتا
 ری غری و گور میں تیرا مونس و اینس ہوگا تو واسطے روز مرگ کے اس وقت مردہ ہو تا عشق
 + تاش بنے جیسے ایک آقا کے دو ملازم ہوتے ہیں جو کوئی اجہتا دو تقویٰ اختیار کرتا ہو
 اشتون اور مصیبتوں پر صبر تو وہ اسی اجہتا کے پردہ سے مطلوبہ مراد کا دیکھتا ہو کہ وہ
 ار کے رخ ہو اور مثل زنجیر کے اسکی زلفین ہیں اجہتا دوائے کے سامنے غم ایسا ہو جیسے آئینہ کہ
 ن اسکو صورت ہند کی معلوم ہوتی ہو اور غم ہند خوشی کی ہو خوشی کی ہند غم بس اس آئینہ میں
 لکھتا ہو کہ بعد ہند رنج کے وہ دوسری ہند سامنے آتی ہو کشادہ ہو پڑے کروفر کے ساتھ
 ماتے ہیں کہ درست جا اپنے ہی ہاتھ کے پنجہ کو نہ دیکھ لے کہ دونوں صفت بست و کشاد کے
 دیں کہ اگر مٹھی بند کر لیا تو یقیناً کشاد بھی اسکو ہوگی اور اگر پنجہ میں ہمیشہ بستگی ہوتی
 دی تو کسی بلایں پڑتا ان بست و کشاد دونوں صفت سے تمام کام و کسب منتظم
 موقعے کسب کے ہیں انھیں دونوں صفت سے انتظام پاتے ہیں یہ دونوں شل پر
 بال اس میں جنہرورت کیو اسطے کہ رخ بھی ضرورت کے وقت باز و نکو کھو لتا بند کرتا ہے
 اختلاف ترح میں جتنی کو جنے اور این دو بال کو ایندو حال لکھا ہو

القدس کا حضرت مریم سے کہ رسول حق کا ہون پریشان مست ہونہ چھو

یم مضطرب شد یک زمان ہجنا کہ بر زمین براہیان + بانگ بروی زدنودار کرم کہ میں
 رم + از سر فرازان عزت سرکش + ز چین خوش مہربان دم درکش + این ہیگفت و ذبا رہ
 از لبش میشد پیانی بر ساک + از وجودم می گریزی در عدم + در عدم من شاہم و صاحب علم

خود بن و بنگاہ من در نیست + یکسوارہ نقش من پیش تو است + مر یا بنگہ کہ نقش مشکم در ہم ملام ہم خیال
 اندر دلم + چون خیالی در دل انداشت + ہم کہ کجا کہ میگردد زری با تو هست + جن خیال عارضی باطلے کہ بدت
 چون صبح کاذب افلی + من جو صبح صادقم از نور رب + کہ نگردد و گردم در بزم شب + بین گولا حول
 عمران زادہ ام + من زلا حول این طرف افتادہ ام + مر مرا اصل و غذا لا حول بود + نور لا حولے کہ
 پیش از قول بود + تو ہی گیری پناہ از من بحق + من نگارندہ پناہم در سبق + آن پناہم من کہ مخلصات
 بود + تو اعوذاری و من خود آن اعوذ + آفتی نبود تبر از ناشاخت + تو بر یار دندان عشق باخت + المعنی
 ذبا لہم قیلہ جکوشعلہ لازم ہو سستی زن نیک و خاتون جب حضرت مریم تھوڑی دیر مضطرب ہوئیں ہی
 جیسے زمین پر گرنے سے جھلیان مضطرب ہوئی ہیں تو ان نمودار یعنی نشان و خوبی کرم نے کہا کہ میں
 امین حضرت رب العزت کا ہوں مجھ سے مت بھاگو چنانچہ قرآن میں ہی قال انما ہوں ربک ہب لک
 غلاما زکیا کہا میں رسول تیرے رب کا ہوں تو جھکو ایک لڑکے کا زکی بخشون جو سرفراز حضرت عزت کے ہیں
 سرکشی مت کرو اور ایسے اچھے مہربان سے مت رکو اور خاموش مت ہو روح الامیں یہ کہتے تھے اور
 ہنگام تکلم ایک ذبا لہ شعلہ نور کا انکے لب سے سماں تک جاتا تھا یہ کہتے تھے کہ تم میرے وجود سے
 عدم میں بھاگتی ہو یعنی چھپتی ہو میں تو عدم کا بھی بادشاہ اور صاحب علم ہوں کہ عدم میرے زیر علم ہو
 میری بنیاد اور میرا گھر خود نیستی میں ہی اور یہ جو ای خاتون تمھارے سامنے ہی یہ میرا ایک سوارہ نقش
 ورنہ امی مریم جھکو غور کرو کہ میں ایک بڑا نقش مشکل ہوں کہ ملا بھی ہوں اور تمھارے دل کا خیال
 بھی یہ تو سمجھو کہ جب کوئی خیال تمھارے دل میں آئے جلیا جہان بھاگ کے جاوگی تمھارے سامنے
 ہو گا سو اس خیال کے جو عارضی اور باطل ہو کہ وہ البتہ مثل صبح کاذب کے ڈوب جائے والا
 ہوتا ہی میں اپنے رب کے نور سے ایسا ہوں جیسے صبح صادق کہ کوئی شب میرے پاس نہیں
 پھٹک سکتی خبردار ای عمران کی بیٹی تم جھکو دیکھ کے لا حول مت کہو میں تو لا حول سے اس طرف بڑا
 ہوں میری تو خاص اصل و غذا لا حول اس وقت سے ہی کہ ہنوز لا حول کا نور قول میں سنیں آیا تھا
 تم مجھے پناہ مانگتی ہو جیسے اوپر گدرا اعوذ بالرحمن سنک میں تو خود نگارندہ پناہ کا ہوں پہلے ہی
 میں تمھاری وہ پناہ میں ہوں جو مخلص تمھاری ہیں تم تو زبان سے اعوذ کہتی ہو میں خود اعوذ ہوں
 بتاؤ اس سے تبر کو لسنی آفت ہو جو آدمی کو شناخت سے بہرہ نہو مثلاً یار کے پاس تو بیٹھا ہی اور عشق بادی
 نہیں کر سکتا قولہ یار را بخار پنداری ہی + شادی را نام نہادی غمی + انجین بطفے کہ وار دیار را
 تو گریانی از دای میوفاء + انجین نخلی کہ قدیار است + چونکہ او در دیم بخش داوست + انجین مشکین زلف میرا

قلیم آن زنجیر راست + انجین لطف چو نیلی میرود و چونکہ فرعونیم بر ما خون شود + خون ہمگیوید سنیم
 یوسفم گرگ از توام ای پیرستیز + توخی بینی کہ یار برد بار چو نکہ باد من بشوی گرد چو بار + لحم او و تخم او
 بر قرار دست انسان کہ بد + شیخ مریم را بہل ذوقہ + کہ بخار امیر دوا آن سوختہ + الملعنی تو تار کو
 تا ہو اور شادی کا نام تو نے غمی رکھا ہو ایسے لطف گو ہمارا یار رکھا ہو اور افسوس ای ہوفا
 نگہ زبان ہو اور کیسا نخل پیر بار ہمارے یار کا قد ہو اور جب ہم دزد ہیں تو یہی نخل ہمارے حق
 ہو اور کیسی سیاہ و خوشبو زلف ہمارے بادشاہ کی ہو اور جو کہ ہم بیقل ہیں لہذا ہمارے لیے
 در ایسا لطف جو مثل نیل کے روان ہو اگر ہم فرعون کی کرن اور وہ ہم پر خون ہو جائے تو یہ کیسا ہی
 متا ہو کہ میں اب ہوں خبر دار کجگو مست بیٹو میں یوسف ہوں نہ کہ گریستری ستیز سے گرگ ہو ہوں تو یہ
 کہ کیسا ہی یار برد بار ہو جو بوقت تو اسکی خدمتے گا مار ہو جیگا پس اس شخص کا لحم و تخم تغیر نہیں ہوتا جو اپنے
 بیساتھا ویسے ہی ہو جیسا کہ فرمایا ان لند لا ینیر یا قوم حتی ینیروا یا انفسہم اب فرماتے ہیں شیخ مریم کے
 نے جلای ہو اسکو ایسا ہی جلتا چھوڑ دے اور وہ دسوختہ جو بخار کو جاتا ہو اسکا بیان کر
 الخلاف شرح میں برد بار کو بصورت بردار کے لکھا ہو

ارادہ کرنا اس وکیل کا عشق سے کہ بخار اکو پیل

بصیر و در آتش دان تیز + و سووی صدر جہان کن میگریز + این بخار را منبع دانش بود پس بخار نیست
 رد + پیش شیخی گز بخار اندری + تا بخواری در بخار انگری + جو بخواری در بخار ای دانش + راہ
 شکش + ای خاک آنکہ ذلت نفسہ + وای آنکس را کہ بروی رفتہ + وقت صدر جہان جان ماو
 وہ بودار کان او + گفت برخیزم ہما بخواروم + کا فر گشتم و گر رہ بگردم + داروم آنجا بیفتہ پیش او +
 بدر نکو اندیش او + گویم اقلندم بہ پیش جان خویش + زندہ کن یا سر برار جو پیش + گشتہ معرہ
 ماتم + کہ شاہ زندگان سازی مگر + آزمودم صدر طران بار پیش پی تو شیرین می نہیم کار خوش
 انام ہو ایک شہر کا توران سے مشتق بخار سے بمعنی علم کے رفت سخن فحش و جاع یعنی وہ وکیل نہایت
 دراز پس بقرار جیسے کوئی آتش دان تیز میں پڑا ہو اسوا سطرے دل میں کہا کہ صدر جہان کی طرف
 رجب تک ہو سکے اوصہر ہی کو بھاگ کسوا سطرے کہ یہ بخار را منبع دانش کا ہو پس جو کوئی کہ
 ک بخار کا ہو وہ بھی ایک بخار ہو یعنی شہر علم کا تو اگر بخار امین ہو تو ایسا ہی جیسے کوئی کسی شیخ
 ے سامنے ہوتا ہو اور فیض پاتا ہو پس ہرگز بخار کو بنظر خواری مت دیکھ اور حقیر مت جان آخر
 ن خوشی اسکو ہو جب کہ نفس ذلیل ہوا اور افسوس ہو کہ جو نفس کے سبب نفس کی ہلاکت میں پڑا

بیان تک تمہید تھی اب فرماتے ہیں کہ صدر جہان کی فرقت نے اسکی جان میں ایسی سرایت کی تھی کہ کان
 جیسے قوی اجزا اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے ارکان اربع عناصر جس دل میں کہا اٹھ کھڑا ہوں اور وہیں
 چلے دن کا فراگہ ہو گیا ہوں دوبارہ بیان لاؤں جاؤں اور اسی کے سامنے جا پڑوں کہ وہ صدر نکو اندیش
 ہرچہ کچھ سوچا اور تجویز کریگا اچھا ہی کریگا اس سے کہوں کہ میں نے اپنی جان مردہ تیرے سامنے
 ڈالی ہے چاہے اسکو زندہ کر جاے میں کی طرح سرسکا کاٹ ڈال میں اے قمر کشتہ و مردہ تیرے ہی سامنے
 اچھا ہوں اس سے کہ تجھے الگ ہو کے بادشاہ زندوں کا بنوں میں نے لاکھوں دفعہ اس سے پہلے
 آزاد کیا کہ بے تیرے جلد بھاٹے اپنے مجھ کو تلخ ہیں شیریں نہیں لٹلافت شرح میں کا تش لکھا ہے میں اسکو
 کا تش جانتا ہوں انگنم کو انگنم پیش کو پیش قولہ غن لی یا منتہی حسن النشور + ابر کی یا ناتی
 تم السرور + ابلعی یا روض معی قد کفی + اشر بی یا نفس ودا قد صفا + عدت یا عبدی الینامر جا + نعم ماروجت
 یا ریح الصبا + گفت ای یاران روان گشتم ودارع + سوی آن صدر یکہ میرست و مطاع + دمہم در سوز
 بریان می شوم + ہرچہ بادا بادا تنجا میروم + گرچہ دل چون سنگ خارامی کند + جان سن عزم بخارامی کند +
 مسکن یارست و شہر شاہ من + پیش عاشق این بود حب الوطن + الملعنی گا تو میرے واسطے
 اے میری آرزو راگ زندگی کا جس سے مردوں میں نشور پڑ جائے اور اے ناقے میرے بیٹھتا سوار ہوں
 اور مطلوب کی طرف جاؤں اے زمین میرے اشک جواب تک بے انکوی لے کے یہ کافی ہونگے اور اب
 تجھ کو نہیں لینگے کہ اب میں نہیں روؤنگا اسمین تلیم ہو آیت کہ میری راض ابلعی مائک سے اور سبیل شک
 کی طوفان لوح سے پئی لے اسی نفس شراب دوستی مہفاد بے کدورت کی اور اسکے نشہ میں مست
 ہو جا اے میرے عبد تو جو میری طرف لڑے تجھ کو مر جا کہوں اور اے باد صبا کیسا اچھا تیری روح سے
 خوشنود ہوا ہوں یہ اشعار پڑھے اور کہا کہ لو اے دوستو الوداع اب میں اس صدر کی طرف جاتا ہوں
 جو اے میری اور مطاع ہر دم سوز عشق میں بھٹتا تھا اب ہرچہ بادا بادا کہتا وہاں جاتا ہوں دل میرا مثل
 سنگ خارہ کے سختی کرتا ہے لیکن جان میری قصہ بخار کا کرتی ہے اس واسطے کہ وہ میرے یار کا مسکن
 اور میرے شاہ کا شہر جس وہ جو حب الوطن مشہور ہے عاشق کے نزدیک یہی ہے جہاں معشوق

عاشق کا وہی وطن ہے

پوچھنا معشوق کا عاشق سے کہ شہروں سے کونسا شہر تو نے اچھا پایا اسمین آبادی پڑا ہوا
 اور لوگ محنت اور میر نعمت اور دلکش تر ہوں
 قولہ گفت معشوقی بعاشق کا یفتا + تو بغیرت دیدہ بس شہر با + پس کہ امی شہرانا منا خوشترست

ہری کہ دردی دلبرست، ہر کجا باشد شہ مارا بساط، است محراب بود سم الخياط + ہر کجا
نی باشد چو ماہ + جنت ست آن گریہ باشد قعر چاہ + یا تو درخ جنت ست ای جانفزا +
گلشن ست ای دلربا + شد جہنم با تو زندان نعیم + بی تو شد ریحانی گل نا زجم + ہر کجا تو با منی
+ در بود در قعر گوری منزلم + خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود + کہ مرا با تو سر و سودا بود + بس
ین سخن در انتظار + عاشق صدر جہان خدا شکبار + معنی معشوق نے عاشق سے کہہ کہ
دنے سفر میں بہت شہر دیکھے ہیں بس سب شہر دن میں کوئی شہر زیادہ اچھا ہو کما وہ شہر
دلبر ہو جس شہر میں کہ ہمارے پادشاہ کا بساط ہو وہ شہر اسے فراخ کے ہو گواہی استانگ
نی کا نا کہ جہان کوئی کیو سہ رخ انجوماہ ہو وہ جنت ہو اگرچہ قعر چاہ ہو تیرے ساتھ میں ای
نخ جنت ہی اور بے تیرے ای دلربا گلشن زندان جہنم تیرے ساتھ میں جہنم زندان نعیم ہی اور
فل در ریحان نا زجم تو جہان میرے ساتھ ہی میں خوشدل ہوں اگرچہ قعر گوری میری منزل
ملک و دون جہان سے خوشتر وہ جگہ ہو کہ تیرے ساتھ شہبازی ہو اور سر و سودا یعنی میرا سر
آفراتے ہیں یہ باتیں تو انتظار کی ہیں اور انتظار میں سخن دراز ہوتا ہی حاصل یہ ہو کہ
عاشق صدر جہان کا اشکبار ہوا

وستون کا اسکو بنی را لوث جانے سے اور تمہید کرنا انکا اور لا ابالی کہنا جسکا
درا صاحبی کا یخبر + عاقبت اندیش اگر داری ہنر + درنگریں را بقل دیش را ہر چو بدانہ
دیش را + چون بخارا میردی دیوانہ + لائق زنجیر و زندان خانہ + اور تو کہ اسن ہر چا یلہ زخم
ز بالست چشم + میکند او تیز از ہر تو کار + اوسک خط سست تو ابان آرد + چون کہ سیدی و
داد + سوی زندان میردی چونت نتاد + بر تو کہ وہ کون موکل آمدی + عقل بالینی کر ایشان
دن موکل نیست بر تو بچکس + از جہ بستہ گشت بر تو پیش دیس + عشق نہان کردہ بود اور
موکل را نمیدیدان نذر + ہر موکل را موکل مفتی ست + در نہ در بندگ طبعی رجیت + معنی
خ نے اس سے کہہ کہ ای یخبر کہان جاتا ہی اگر تجھ کو عقل ہو تو انجام کام کو دیکھ اور اپنی عقل
پیش کو خوب غور کر لے پر دانہ کی طرح آب کو آگ میں مت جھونکے تو جو بخارا جاتا ہو سخت
پر لائق اسکے کہ قید زنجیر کیا جائے جہان جاتا ہو وہ تجھ پر لیا غصہ ہو کہ لوہا چاہتا ہو اور
ان سے تیری جستجو میں ہو وہ تیرے لیے پھری تیز کر رہا ہو وہ ایسا جسے خط کا کتا تو ایسا
ناگون جب تو اس سے چھوٹ گیا ہی اور خدا نے تجھ کو راہ دی کہ اس کے پنجہ سے نکال دیا پھر

یہ کیا حال ہو جو تو زندان کی طرف جاتا ہو اگر تجھے اس قسم کے موکل اسکے اتنے تو عقل کی یہ بات تھی کہ
 تو انکو نہ ملتا اب تو کوئی تجھے موکل نہیں ہو پھر تجھ کو پس و پیش کیسے نہیں سوچھتا اب مقولہ مولانا کا
 کہ یہ نامح نذر ظاہر کے موکل تو دیکھتا ہو اور پوشیدہ موکل یعنی عشق جنے اسکو امیر کیا ہو اسکو نہیں دیکھتا
 ہر موکل کے واسطے ایک موکل پوشیدہ ہو اسی سبب سے تو وہ سگ طبیعت کے قید میں ہو درہ کیوں
 ہوتا پہلا موکل بصیغہ مفعول اور دوسرا بصیغہ فاعل ہو اختلاف شرح میں ورنہ اور در لکھا ہو جس سے دو
 اہل فتن بلاترورت نکلتی ہیں میری دانست میں اذ فضل ہو قولہ شہ شہ عشق پر جانش نشست
 پر عوانی وسیہ ریش بست + میر نہ انداز کہ ہیں این را برن + زان عوانان نہان افغان میں + ہر کہ بینی
 در زبانی میرود + گر چہ تنہا با عوانی میرود + گر از دو واقف بدی افغان زدی + پیش آن سلطان سلطان
 شدی بدیختی بر سر پیش شاہ خاک ہتا امان دیدی ز دیو سہناک + میر دیدی خویش ملائی کم ز مور + زان
 ندیدی آن موکل را تو کور + غہ گشتی زین در و ضین پر دیال + پر دیال کی کو کشد سوی دیال + ہر سبک را
 رہ بالا کند + چون گل آلود گرد نہا کند + جہد کن پرور گل آلودہ مکن + یک گوشت کر شد و پندم کن + ہر
 وادالقصہ عاشق را بسے + عاذل بیدرد + بچون قفسے + المعنی عوان سرنگ دیوان سلطان عاذل
 سلامت کنندہ یہ مقولے مولانا کے ہیں کہ بہ نامح نہیں جانتا کہ اسکی جان پر بادشاہ عشق کو غصہ ہو اور
 ایک سپاہی ظالم میرود سے باندھا ہو اور یقین کیا ہو اور سپاہی کو مار مار کے کتا ہو کہ اسکو مار
 نہیں سپاہیوں پوشیدہ سے میر افغان ہو جسکو تو زیان کی طرف جاتے دیکھے تو جان لے کہ یہ تنہا
 نہیں ہو گو ظاہر تنہا ہو بلکہ وہ کسی سپاہی کے ساتھ ہو وہ اسکو لیے جاتا ہو لیکن یہ اس سے واقف
 نہیں اگر واقف ہوتا تو شور و فغان کرتا اور اس شاہنشاہ کے سامنے جاتا اور سر پر خاک ڈالتا
 تب اس دیو سہناک سے اسن یا تاب تو نے تو کم از مور آپ کو میر جانا ہو اس سبب تو اندھا
 اس موکل کو نہیں دیکھتا تو اپنے بھوٹے پر دیال پر جو قوت دنیا کی ہو فریفتہ ہو اور یہ پر دیال لیے
 کہ دیال کی طرف تجھ کو پیچ رہے ہیں تو اپنے پر ملے سبک رکھ اور عالم بالا کی جانب راہ پیدا کر ایسے
 کہ جب پر گل آلودہ ہوتے ہیں تو بھاری بڑ جاتے ہیں اڑنے میں وقت ڈالتے ہیں تو کو شمشیر
 گل آلودہ مت ہونے دے لیکن کیا کیا جائے کہ تیرے تو کان بہرے ہو گئے اور میری نصیحت
 پرانی ہو گئی پھر کیسے اثر ہوا قصہ اس عاشق کو اس عاذل ای سلامت کنندہ بیدرد نے بہت
 نصیحت کی وہ اسکے حق میں آواز قفس کی ہوئی کہ اور سوز و گداز پیدا ہوا جیسے قفس کی آواز
 آگ لگ اٹھتی ہو قفس کا بیان مشہور ہو اور فاشیہ میں مینطور

الابیالی کہنا عاشق کا ناصح عاقل سے از سر عشق

ای ناصح بخش کن چند بندہ پندگم دہ زانکہ بس سخت است بندہ سخت تر شد بندہ من از بند تو عشق را
 دانستمند تو آن طرف کہ عشق می افروزد درد + بوحیفہ شافعی درسی مکرو + تو کمین ہندیدم از کشتن
 نیتہ لازم بخون خولشتن + عاشقان را ہر زانی مرو نیست + مردن عاشق خود یک نوع نیست
 مد جان دارد از نور ہدی + وان دو صد را میکند ہر دم خدا + ہر یکی جان را ستاندہ بہا +
 ن عشرۃ امثالہا + گر بریزد خون من آن دوست رو + پای کو بان جان یز فشانم برو + اندہ دوم مر
 بد گیسٹ + چون ہم زمین زندگی با نیک گیسٹ + آفتلونی اقلونی یا ثقات + ان فی قتل حیاتانی
 بامیر خدیار روح البقا + اجتذب روحی و جدلی باللقاء فی حبیبی جبریشوی الحشا + لوبشایمشی علی
 المعنی کہنا ای ناصح خاموش ہو کہان تک نصیحت کریگا میری بندہ نہایت سخت ہو تو نصیحت
 س سے کچھ نہیں ہوگا تیری پند سے میری بندہ اور زیادہ سخت ہوتی ہو جیسے مشہور ہے ریشم کی
 نو نے ای دانستمند عشق کو نہیں بچا ناصح وہ شہر ہو کہ یہ جہان درد اپنا بڑھاتا ہی وہاں بوحیفہ
 مطلق درس نہیں کرتے تو جھکھو مارے جانے سے مت ڈر کہ میں نہایت ہی پیاسا اپنے خون کا
 نیر بھی جانتا ہو کہ عاشقوں کا ہر دم ایک قسم کا مرنہا ہو انکام نارسل یک قسم متعارفہ کا نہیں ہو اگر عاشق
 بن نور ہدایت سے رکھتا ہو اور حد درجہ ہدایت یافتہ ہو ان سب کو ہر دم اسپر خدا کرتا ہی
 جان کی قیمت دس دس جانیں پاتا ہو جیسا کہ قرآن میں ہو من جا ربنا محنتہ فله عشر
 دوی آیا سامنے خداے تعالیٰ کے ایک نیکی لیکر اسکے لیے دس نیکیاں مثل اسکے ہیں اگر وہ دوست
 بہائے تو بہائے تو جا اپنا کام کر میں نا چتا کو دنا جاؤ لگا اور جان اسپر نثار کر دو لگا میں نے
 ایسا کہ میری موت اس زندگی میں ہی جب میں اس زندگی سے چھٹ گیا تو پابندگی ہو بھر
 ن معافی اشعار عبیدہ بار بار بتا کید کہتا ہو کہ ای ثقات مجھکو راہ عشق میں مار ڈالو بیشک قتل
 یات در حیات ہی آری روشن رخساروے اور ای بقا کی جان کہ بقا بھی سے زندہ ہوئی
 رح کو اپنی طرف کھینچ اور اپنا دیدار مجھکو عطا کر میں جس سے یہ خطاب کرتا ہوں وہ میرا ایک
 یسا ہو جسکی محبت نے میرے اعضا و رونی کو بھون ڈالا اگر وہ چاہتا ہو چلنا پھر نا تو میری
 رچلتا پھر تا ہی قولہ ہا سسی گو گر جہ تازی خوشترست + عشق را خود صد زبان دیگرست + بوسے
 پو پڑان میشود + این زبانہا جملہ حیران میشود + بس کم دلبر در آمد در خطاب + گوش شود اللہ اعلم
 + چونکہ عاشق تو بہ کردا کنون ز ترس + کو چو عیاران کند برادر درں + گر چہ آن عاشق بخار میرد

انی بد رس و نی با ستا میرود + خلج کن خود را خود نیز ار شود + بعد از ان اندر حرم بر کار شود + عاشقان را شد
 مدرس حسن دوست + دفتر در رس سبق زان روی اوست + خامشند و نعره تکرار شان + میر و قاع و شاد
 تخت یار شان + درس شان آشوب و جریخ و دلوله + تی زیاد است و باب سلسله + سلسله این قوم بعد
 مشکبار + مسئلہ درست اما دور یار + مسئلہ کیس + رپر سدر ترا + کو نگنجد گنج حق در کیسہ + اگر دم خلج و مبارک
 بد میں ذکر بخارا میرود + المعنی خلج جدا کر لینا روح کا بدن سے زیاد است نام کتاب جو فقہ حنفی میں ہوا نام خلج
 سے سلسلہ زنجیر ذام کتاب اور نسل انسان و سلسلہ نعرہ اور در توفیق شکر کا دوسرے پر اور دوسرے کا اسی
 بعد بافتح موی مرغول سر مبارک بغم پیرای رویین از یکد گیر اب مولانا رح اپنی طرٹ مخاطب ہیں کہ اگرچہ
 تازی زبان نہایت خوش آئی لیکن تو فارسی میں کہ اور تیری تازی اور فارسی پر بھی کچھ مختصر نہیں عشق کی
 اسکے سوا سوز بانیں اور ہیں مگر جبکہ بواسطہ دلبر کی پران ہوتی ای تو یہ سب زبانیں حیران ہو جاتی ہیں
 اب بس کردن کہ دلبر خطاب میں آیا اور کان نجاء گئے اشد خوب جاننے والا ہی فرماتے ہیں جبکہ عاشق نے
 اسوقت کسی خون سے توبہ کی تودہ عیار و ن کی طح سو لی پر کب سبق عشق کا پڑھیکا اگرچہ یہ عاشق بخارا
 جاتا ہی مگر نہ سبق پڑھنے جاتا ہی نہ کسی استاد کے پاس جاتا ہی اس سے کہو کہ آب کو آب سے خلج کرے
 اور نیزار ہوئے یعنی روح کو تن سے چھڑا لے بعد اسکے حرم عزت میں بر کار ہوئے کہ سوا سطلے کہ عاشق
 مدرس حسن دوست کا ابو وہ اسی سے سبق پڑھتے ہیں اور انکا دفتر اور درس اور سبق سب اسکی صورت
 سے ہی ہیں تودہ خاموش لیکن نعرہ تکرار سبق کا اُنکے عرش اور زیر تخت یار پر ہو جاتا ہی انکا درس کیا ہی
 امشوب اور رقص و دلولہ نہ زیادات ہی نہ باب سلسلہ کہ دو لون کتاب میں ہیں انکا سلسلہ موس
 مجد زلف مشکبار ہو وہ جو مسئلہ دور کا ہی انکے لیے دور یار کا مسئلہ ہو اگر کوئی مسئلہ کیس کا تجھے پوچھے
 کہ یہ مسئلہ بھی فقہاء میں عجیب مسئلوں سے ہو تو اس سے کہدے کہ گنج خدا کے کیسوں میں نہیں سماتے اور
 یہ مسئلہ کیس کا مسئلہ امانت کا ہی ہے اعلام امانت دار کہ بعد پھیر دینے کے دعوی کیا کہ میرے درم یا
 دینار زیادہ تھے اب فرماتے ہیں کہ اگر ذکر خلج اور مبارک کا در میان میں آگیا تو اسکو بر امت جان
 کہ ایک ذکر میں دوسرا ذکر ملایا ہو اسوا سطلے کہ بخارا کا ذکر بھی تو ہو رہا ہی جہاں یہ مسئلے حل ہوتے ہیں
 اور جو نچمل اور مسائل مثلاً زیادات اور باب سلسلہ اور مسئلہ کیس کے خلج اور مبارک کو اس شعر میں اخذ
 کیا ہی اور کہا اگر دم خلج و مبارک میر دیر و جہ ہو کا ول و آخر کا اخذ کرنا حادی ہی سب کے اخذ پر کہ بانی
 انھیں کے ضمن میں ہیں قولہ ذکر ہر چیز سے دہر خا ہستے + زانکہ دار دہر غرض ہستے + در بخارا در ہر باب
 چون بخاری روہنی زو فارغی سان بخاری غمکہ دانش نہاشت + چشم بخورشید مینیش میاشت ہر کہ در خلوت پیشانی

زدانشها بخیر دستگاه + با جمال جان چو شد همکاسه + باشدش ز اخبار دانش تاسه + دیدم دانش
علت خزا + زمین بھی دنیا بجز بر عالم را + زانکہ دنیا را ہی بیند عین + و انجمنی را ہی دانند دین
ن جهان را نقدی بیند فاش + و انجمن را نسیم بیند دلاش + باز دسوی حد ایشان جوان
م صدر جهان شد ناتوان + المعنی بچہ تائید بالا فرمایا کہ ہر چیز کے ذکر کی خامیت ہی اور ہر عرض
ہیت کہ کیفیت و کم و غیرہ ہیں انہی خالی نہیں لہذا بخارا کا ذکر خلع و غیرہ کی طرف مجھ کو لیکھا تو اگر
راہین علم و فن میں سب سے غالب ہی لیکن گز بخاری کی طرح متوجہ ہو تو جملہ علوم و فنون سے فارغ
ن ہو وہ بخاری تھے دانش سے جدا تھا اسکی آنکھ خورشید بنش پر لگی تھی اسواسطے کہ جس نے خلوت
بنش پر راہ پائی وہ دانش کے سامان و قدرت کا طالب نہیں ہوتا جسوقت جمال و خوبی جان کا
سمہ ہم نوا ہو جاتا ہو تو پھر اسکو اخبار دانش کے مانگا اور ہوتے ہیں اور ان سے گھبراتا ہی جو دیکہ کہ دانش پر
ست فراہی اسی سبب سے عام کو دنیا غالب ہو رہی ہو اور اسکی طرف رجوع ہیں کہ یہ دنیا کو عین
جانتے ہیں اور اس جہان کو ایسا جانتے ہیں جیسے قرص اور آدھا آسٹیلے کہ اس جہان میں
ہو اسکو نقد ظاہر مجھے ہیں اور اس جہان کو مثل وھا و لاش کے اب کہتے ہیں کہ پھر اس جوان
ذکر کی طرف لوٹ جو صدر جہان کے غم سے ناتوان ہو رہا ہو

متوجہ ہونا آس + عاشق کا طرف بخارا کے

مرد نہاد آن عاشق خونابہ ریز + دل طیان سوی بخارا گرم و تیز + ریگ آسون پیش از چمن حریر
بچون پیش از چمن آبگیر + ان بیابان پیش از چمن گلستان + می نشانند از خندہ اش خون گلستان
قدست قندالیش + از بخارا یافت و ان شدند پیش + ای بخارا عقل افزا بودہ + لیک از
عقل ندین بر بودہ + بدیم جویم از انم چون ہلال + صدر میجویم درین صفت فعال + چون سواد آن
را را بدید + در سواد غم بیاضی شد بدید + ساعی افکار بہوش و دراز + عقل او پرید در بستان
+ بر سر درویش گللابی میروند + از گلاب عشق او غافل بدند + او گلستانی نہانی دیدہ بود + غارت
تش رعد بریدہ بود + تو فسرودہ در خور ایندم نہ + با شکر مقرون نہ کہ خود نہ + رخت غفلت با تو ہست
اقلی + در جہود لم تر دہا غافل + این سخن پایان ندارد دتیزران + تار و دسوی بخارا آن جوان +
فنی آسون آموئی نام رود میان ایران و توران علی ہذا چگون نام نہر میان خراسان و ماوراء النہر
نہ وہ عاشق خونابہ ریز اس حال سے کہ دل طیان تھا گرم و تیز بخارا کی طرف متوجہ ہوا آسون کا رستہ
لے آگے ایسا تھا جیسے حریر اور آب چمن کا جیسے آبگیر و تالاب و درجنگل جو اسکی راہ میں تھا

اسے آگے گلستان تھا اور یہ اس میں ایسا خرم و خندان جاتا تھا جسکے رشک سے گلستان خون افشانی کرتا تھا آخر قند من قند ہو نہ بخارا میں لیکن اسکے لیون نے بخارا سے قند بایا اور ایسا کہ وہ اسکا دین و آئین ہو گیا کہتا تھا و بخارا تو تو عقل فزا شہر تھا لیکن مجھ سے تو تو نے میری عقل بھی چھین لی اور دین بھی چھین لیا میں طالب بدر کا ہوں اس سبب سے ہلال ایلا غر و نجف ہو رہا ہوں اور گو صفت نعال میں ہوں مگر جو بندہ صدر کا ہوں صفت نعال وہ جگہ مجلس میں جہان جو تیان آمارین جب اُسے سواد یعنی حوالی شہر بخارا کو دیکھا اسی غم کی سیاہی سے ایک سفیدی ظاہر ہوئی یعنی نور جس سے ایک ساعت بیہوش و رہنا پڑا اور عقل سکی بستان را کو لوٹ گئی لوگ اُسکے سرور پر گلاب چھڑکتے تھے اور اس بات سے غافل کہ گلاب یعنی آب و گل عشق کا اندھا ہوا ہے اسنے ایک گلستان بنانی دیکھا تھا اور غارت عشق نے اسکو لوٹ کے آپ سے جدا کر دیا تھا اب فراتے ہیں تو سرور اور ٹھٹھرا ہوا حرارت عشق سے بخر ہو تو لائق ایسے دم کے نہیں ہو تو ایک ذرا بھر شکر سے کیسے مفرور ہو تو عاقل ہو اور رخت غفلت تیرے ساتھ لگا ہوا اور جود لم تر وہا سے غافل یعنی وہ لشکر حبس کو تھے نہیں دیکھا کہ وہ مسکیت اور روات ہیں جو قلب پر وارد ہوتی ہیں انقصہ کہتے ہیں کہ اس سخن کی پایاں نہیں تو گھوڑا تیرا ناک تا وہ جوان بخارا پہنچ جائے

داخل ہونا اس عاشق کا بخارا میں اور تہدید کرنا دوستوں کا ظاہر ہوئے

قول اندامد در بخارا شادمان + پیش معشوق خود دارا لالمان + بچو آن مستی کہ پردہ برایش + مہ کنارش گیرد گوید کہ گیر + ہر کہ دیدش در بخارا گفت خیر + پیش از بیداشدن منشین + گر نہ کہ تزلزل بجد آن شہر خستہ گشت تا کشد از جان تو وہ سالہ کین + اللہ اللہ در میا در خون خویش + تکیہ کم کن بر دم و افسون خوش + بچہ صد جہان بودے و راد + معتمد بودی مہندس اوستاد + ہم شیرش بودی و ہم مخم + گشتہ از بہر گشتا ہی تم غر کردی و ز جزا بگرختی + رستہ بودی باز چون آونجی + از بلا بگرختی با صد حیل + اہل آوردت اینجا یا اجل + اگر عقلت بر عطار دوق کند + عقل و قاتل را قضا احق کند + بخش خمر گوشتی کہ باشد شیر جو زیر کی و عقل و چالا کیت کو + است صد چندین فسونہای قضا + گفت اذا جار القضا ماق القضا صدرہ مخلص بود از چپ و راست + از قضا بستہ شود گر از دہاست + المعنی اثر بمعنی عالی و بلند و فلک و کرۂ مار کہ سبب بندہ ای تھے وہ عاشق خرم و شادمان اپنے معشوق کی واسطے دارا لالمان بخارا میں داخل ہوا اور ایسا شوق میں آیا جیسے کوئی مست عشق کا بلندی فلک پر اڑتا ہو اور چاہتا ہو کہ ماہ اسکو بغل میں دبائے اور کہے کہ بے جو کچھ تیری خواہش ہو ماہ سے مراد مطلوب پس دوستوں سے جسے اُسکو دیکھا کہ

س سے کہ تو ظاہر ہوا تم اور بیان مت ٹھہری طرف بھاگ جا کسو اسطے کہ وہ بادشاہ خشکین تیری
 میں ہوتا دس برس کا کینہ تیری جان سے نکالے تو شخصہ صدر جہان کا تھا اور بہادر اور مستعد
 استاد اور شیر و محترم بھی پھر ایک گناہ میں متہم ہوا تو نے بیوفائی کی و گناہ کی جڑ سے بھاگا
 پھوٹا ہوا تھا پھر کیوں اسکو آپٹا سیکڑون حیلون سے تو بلا سے بھاگ یا تھا اب بتا بیان تجھکو
 لایا آیا تیری بیوقوفی یا موت آئی شخص تو وہ کہ تیری عقل عطار و جیسے منشی فلک کو وقت میں
 بن کیا کرے قضا عقل و عاقل دونوں کو جمع کر دیتی ایسی شخصہ خرگوش ہی جو شیر کی تلاش
 تیری عقل و زیر کی و چالاک کی کہان گئی ایسے ایسے سوچنا فسون قضا کے ہیں جو ایک اُسے
 بواسطے کہا ہو جب قضا آتی ہی میدان فراخ تنگ ہو جاتا ہی دجھاگ سکتا ہی نہ کہیں اسکی سمائی
 سیکڑون راہیں اور ٹھکانے خلاصی کے ہوں لیکن سب بند ہو جاتے ہیں یہ قضا ہی بری بلا
 اختلاف شرح میں بجائے کہ ترا کے گرتا درمیا کو درمیان اور کڑا کڑا کو گڑا کڑا کھپا ہی

اجواب عاشق کا ملاست کرنے والوں و رڈرانوں کو

یہ مستقیم آیم کشد + گرچہ میدا تم کہ ہم آیم کشد + ایچ مستقی نہ بگریر و ز آب + گرد و صد بارش
 و خراب + گمراہا سدا دست و شکم + عشق آب از من خواہ گشت کم + گویم نگہ گر پر بند از بطون
 ری رمان بودم درون + خیک شکم کو بدر از موج آب + کہ میرم ہست مرگم مستطاب + من
 بنم آجوب + رشکم آید بودی من جای او + دست بچون دشت شکم بچون دہل + طبل عشق آب میکوبم
 بر ریزد خونم آن روح الا میں + جبرہ جبرہ خون خورم بچون زمین + چون زمین و چون زمین
 ام + ہما کہ عاشق گشتہ ام اینکارہ ام + شب ہی جو شتم در آتش بچو دیگ + روز تا شب خون خورم مائتم
 ن شیانم کہ مکرانکھتم + از مراد ختم و بگریر ختم + گوبران بر جان شتم ختم خویش + عید قربان اوست
 تا و میش + گاد گر خسپد و گر چیزی خورد + ہر عید و ذبح خودی پرورد + گا و موسی دان مرا جان
 یو جزوم حشر بر آزا دہگا و موسی بود قربان گشتہ + کترین جزو ش حیات گشتہ + بر جید آن گشتہ
 زجا + در خطاب اضر بوہ بعضہا + املعنی کہا میں مستقی ہوں پانی مجھکو اپنی طرف کھینچتا ہی
 اولن اگرچہ یہ بھی جانتا ہوں کہ اسی پانی سے مر جا و نکا جیسے مستقی مر جاتے ہیں کوئی مستقی پانی
 بھاگتا اگرچہ پانی اسکو دوسود دفعہ مات و خراب کیوں نہ کرے اگر میرے دست و شکم سوچ
 لن عشق پانی کا مجھ سے ہرگز کم نہوگا اگر میرے بطون کا حال مجھ سے چھین تو بھی کہوگا کاش
 امیرے باطن میں روان ہوتا آب سے کہد و کہ اپنی تیغ موج سے میری خیک مشک کو

بھڑا ڈالے تام جاؤن مر جان بھجو خوش و پسندیدہ ہی میں جس جگہ کوئی آجود لکھتا ہوں بھجھو رشک آتا ہی
 کہ افسوس اسکی جگہ میں ہوتا آتھمیرے مثل دت کے ہین اور شکم مانند دہل کے اسس حال سے نقارہ
 عشق لب کا گل کیطرح بجا رہا ہوں اگر وہ روح امین خون میرا بہائے تو گھونٹ گھونٹ کر کے زمین
 کیطرح میں ہی اُسکو کھالوں ایسا اپنے خون کا پیاسا ہوں میں تو زمین و جنین کے مثل خو خوار ہوں
 جب سے عاشق ہوا ہوں میری ہی کام ہی رات بھر ایسا کھولتا ہوں جیسے آگ میں ہانڈی کھولتی ہی
 دن کو رات تک ریت کے مانند خون کھاتا ہوں کیسا پشیمان ہوں کہ میں اس سے مکر کر کے بھاگا اور غصہ
 اسکا بھیرا در گیا اب اُس سے کہہ دو کہ غصہ اپنا میری جان ست پر چلائے وہ عید قربان ہی اور عاشق
 جیسے گا و اوریش جو قربان ہوتے ہین گائے اگر سوئے یا کچھ کھائے تو اسید واسطے آپکو پالتی اور موٹا
 کرتی ہو کہ عید قربان میں ذبح کیجاؤن بھجھو گاؤ موسی جان اور ایک جان دادہ کہ جبرئیل خضر ہر آزاد
 کا ہو گا موسی مراد اس گاؤ سے ہی جو سامری نے سولنے کی دھالی تھی اور حضرت جبریلؑ کے قدم کی
 خاک اُسکے منہ میں ڈال دی تھی جس سے وہ گائے کیطرح بولنے لگی تھی اسکے ذبح کا حکم حضرت موسیٰ کو
 ہوا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک شخص نبی اسرائیل سے مارا گیا تھا اور قاتل معلوم نہیں ہوتا تھا بس حکم
 ہوا کہ اس گائے کو ذبح کر کے تسمہ اسکا اس مقتول کی لاش پر مار و زندہ ہو کے قاتل کو بتا دیگا
 اسی نظر سے مولانا رح نے خضر ہر آزادہ کہا ہی یعنی زندہ ہو جا نا ہر آزاد قید حیات کا آپسکے موافق وہ
 عاشق فخر یہ آپکو گاؤ موسی کہتا ہو شعر ما بعد اسکی تفسیر کہ گاؤ موسی وہ قربان کشتہ تھی جسکا جز حیات
 ایک کشتہ کا ہوا کہ وہ کشتہ اُسکے صدر کے باعث اپنی جگہ سے اچھل پڑا کہ اسکی نسبت خطاب آئی
 تھا تھلنا اہر زوہ بعضہا پس کہا ہننے مار واسکو بعض اُسکے سے قولہ یا کر امی از بجا ہذا البقرہ ان
 اردم خضر روح النظر از جمادی مردم و نامی شدم + از نام مردم بچوان سر زدم + مردم از حیوانی و آدم
 شدم + پس چہ ترسم کی زمر دن کم شدم + علم دیگر میرم از بشر + تا بر آرم از ملائک بال و پر + و ملک ہم
 یا یدم سبتن زخم + کل شی ہالاک الا وجہ + بار دیگر از ملک قربان شوم + انجہ اندر وہم ناید آن شوم +
 پس عدم گرم عدم چون از غنوں + گویدم انا الیہ راجعون + مرگ دان کان اتفاق امت ست +
 کاب حیوانی نہان در ظلمت ست ہمچو نیلو فرمزدان طرف جو + ہمچو مستغفر حریص آجود مرگ ادا کست دار
 جویاے آب ہمچو خورد و اللہ اعلم بالصواب + اسی فسرہ عاشق تنگیں مند + کو زیم جان ز جاناں میر مد +
 سوی تیغ عشقش ای تنگ زمان + ہمد ہزاران جان نگر دستک زنان + جوسی ویدی کوزہ اندر جو
 بریز آب از جوسے کی باشد گریز + آب کوزہ چون در آب جو شود + محو گر دد دردے د جواد شود +

و فانی شود و دانش بقا + زمین سپس لئے کم شود و زبده لقا + خویش را بر نخل و آذین ختم + عذر از کار دیگر بخیر
 سجدہ کن بر روی سر جانب آن صدر رشد با چشم تر + بارخ چون زعفران و اشک روان + رفت
 سوی صدر جہان + المعنی تنگین معیوب و زشت و ہی عاشق بتایند صدر کتباہی کہ ای میرے منظر
 کو ذبح کر دیا اگر چاہتے ہو کہ حشر رواج نظر کا دیکھیں کہ جو غلبہ بقر تن سے کشتہ ہوئے ہیں اب
 پہلے ہم جادی تھے یعنی خاک جس سے حضرت ابوالبشر بنائے گئے پھر جادی جیسے مرے اور نامی ہو
 مئے والے شل نباتات کے تن بعد غما سے مر کے حیوان میں سر نکال لیئے جائے اور ہوسے بعدہ حیوانی
 ہو تو آدم ہوئے اشرف المخلوقات بس ہر درجہ میں مرنے کی فوقیت و فیصلت ہی پائی پھر
 آدمین کہ مرنے سے بھگت نقصان ہی کیا ہوا اور کیا گھٹ گیا اب ایک دوسرے حلا و رہ گیا ہو کہ اس
 سے مرینگے تا فرشتوں کے سے بال و پر جائیں اور فرشتوں میں نہیں لیکن انکی خوشی بھی ہوتی ہے
 شہی ہلاکت الا وجہ فرمایا ہی یعنی ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوا اسکی ذات کے مطلب یہ کہ
 ہا لکون سے ہیں پھر جب ہم فرشتوں سے نکل کے اسپر قربان ہو جائینگے یعنی فنا فی اللہ تو اس
 ہم وہ ہو جائینگے جو کسکے وہم میں نہ آئیں یعنی عدم ہو جائینگے عدم ہم سے شل ارغنون کے کینگا
 نالایہ راجعون ہم واسطے اللہ کے ہیں اور ہم اسیکی طرف لوٹنے والے ہیں یعنی جیسے عدم میں
 تھے لوٹ کے ویسے ہی متحد ہو جائینگے یہ جو مشہور ہو کہ انجیات ظلمات میں ہی وہ ظلمات
 ہی جبکہ دفعات بیان کیے گئے اور یہ بات کہ ظلمت مرگ ہی باجماع امت ثابت ہو تو نیلو ذکیط
 جو سے نکل جائیے وہ بانی میں بھی ہوتا ہی اور بانی سے علیحدہ بھی اور مستقی کے شل حریص اور
 بیکارہ کہ اب گو مرگ مستحقے کا ہو مگر پیے جاتا ہی آگے جو کچھ صواب ہو اسکو اللہ خوب جانتا ہی
 جو افسردہ حرارت عشق سے بے بہرہ ہی اور تنگین غم والا ای زشت و معیوب وہ جان سے
 مارے جہان سے بھاگتا ہی تو آخر تنگ زمان ذرا اسکی تیغ عشق کی طرف تو دیکھ کہ لاکھون بانی
 ان بجاتی اس طرف جاتی ہیں جسوقت نہر کو دیکھے جو بقائے حقیقی ہی تو تیرے کوزہ میں جواب بقا
 ہی نہر میں بٹو دے اسیلے کہ اب کو نہر سے کب گریز ہوتی ہی یعنی تیری جو کچھ بقا ہی اسکو اسکی بقا
 دیکھ جب تیرے کوزہ کا پانی نہر کے پانی میں محو ہو جائیگا تو وہی پانی نہر ہو جائیگا یعنی جب آپ کو
 غالب اللہ ہو جائیگا وہ وصف جو اسکے ہیں یعنی بشریت سب فانی ہو جائیگا ذات اسکی باقی بچائیگی
 بعد نہ وہ کہ ہو نہ بد صورت جیسا کہ پانی کم و بد صورت ہو جاتا ہی بعد ان تمثیلوں کے وہ عاشق کتباہی
 نہ آپ کو اسکے نخل میں لٹکایا اس عذر میں کہ میں اس سے بھاگا تھا امن بعد گیت کی طرح

سمت کے بل سجدہ کرتا یا چشم تر جانب اس صدر کے جلا رخ ایسا زرو جیسے زعفران اور انسو بہتے ہوئے
وہ عاشق بیدل صدر جهان کی طرٹ گیا انخلا ف شرح میں چواؤ شود کو جو داؤ شود لکھا ہوا

پہونچنا عاشق کا معشوق کے پاس جان سے نا امید ہوئے

قولہ ہم کفن ہم تیغ اندر دست او + چونکہ بود او عاشق سر مست او + جملہ خلقان مظہر سرور ہوا + کش بسوزد
یا بر آؤ زرد را + این زبان این آفتاب یک لخت را + آن نماید کہ زمان بد بخت را + ہم بچو پروانہ شہر را + نور دیدہ
احمقانہ در قفا و از جان برید + یک شمع عشق چون آن شمع نیست + روشن اندر روشن اندر و شنیست
او بعکس شمعہای آتشیت + مینماید آتش و جملہ خوشیست + المعنی جب صدر جهان کے پاس چلا تو
کفن اور چھری ہاتھ میں لیے تھا یعنی مع سامان موت اسلئے کہ وہ عاشق سر مست اسکا تھا جان
دینے میں بید رہنے ساری مخلوق منتظر اور تماشائی کہ دیکھے اسکو جلاتا ہو یا لٹکتا ہو اور کہتے تھے کہ
اسوقت اس نے آفتاب کو وہ معلوم ہوتا ہو جیسے زمانہ کسی بد بخت کا اسنے پروانہ کی طرح شہر کو نور
دیکھا اور مثل حقون کے اسپر گرد اور اپنی جان سے جدا ہوا غرض لوگ تو یہ کہتے تھے لیکن اس سے
یہ خبر کہ شمع عشق کی ایسی شمع نہیں ہو جیسی یہ شمع وہ روشن اندر روشن اور خاص روشنی ہو وہ بر غلا
ان شمعوں کے ایک ایک ایسی کہ آگ تو معلوم ہوتی ہو مگر یہ تین نہایت ہی غریب

صفت اس مسجد مہمان کش کی اور اس عاشق مرگ جوے لا ابالی گوے کی کہ اس
مسجد میں مہمان ہوا

قولہ یک حکایت گوش کن ای نیک پی + مسجدی بد در کنار شہری + ہچکس وردی نہ خفتی شب زیم
کہ دروزندش شدی آن شب تیم + ہر کہ مدوی پنجہ چون کور رفت + بھم چون اختران در گور رفت +
خوشتن را نیک ازین ناگاہ کن + صبح آمد خواب را کوتاہ کن + ہر کسی گفتی کہ پر یا نند تند + اندران مہمان
کشان بایست کند + وان دگر گشتی کہ سحرست و طلسم ہم کہ رعد بستہ ست بہر جان و جسم + وان دگر گشتی
کہ بر نہ نقش فاش + بر درش کا می میمان اینجا مباحش + شب مخسبہ اینجا اگر جان بایست + ورنہ مرگ اینجا
کسین بکشایدت + وان دگر گشتا کہ قفل بر بنید + غافل کا یہ شمار کم دہید + المعنی فرماتے ہیں کہ لے
مخاطب نیک یا ایک حکایت مجھ سے سن کہ کنارے شہر کے ایک مسجد پر بات کو اس میں کوئی آدمی
مارے نہیں سوتا تھا اگر سوتا تھا تو فرزند اسکا اس رات تیم ہو جاتا تھا یعنی وہ شخص مارا جب سوتا تھا
اور جو کوئی اس میں اندھون کی طرح جاتا تھا صبح ہوتے ہی مثل ستاروں کے گور میں جاتا تھا ستاروں
گور میں جانا غروب و غائب ہونا انکا اب بنظر ذکر صبح کے فرمایا کہ تو آپ کو اچھی طرح اس امر سے آگاہ کہ

بھی صبح ہوئی جاگ جا خواب کم کر عرض ہر کوئی کتا تھا کہ اس میں بربان تیز و تند رہتی ہیں مہی
 لش ہیں کہ اپنی تیغ کند سے آدمی کو مار ڈالتی ہیں تیغ کند مراد سوا ہے تیغ کے دوسری قسم (بندہ)
 سر کتا تھا کہ بیان کوئی سحر یا طلسم ایسا ہی جسے جان و جسم کے واسطے رعد باندھا ہر رعد درکار بستن
 م کو بخوبی تمام کرنا کوئی کتا تھا کہ اسکے دروازہ پر لکھ کے لگا دو خوب ظاہر کہ اسی مہمان بیان
 رہ اگر تھکوا اپنی جان درکار ہی تورات کو بیان مت سوور نہ موت گھات سے نکلیگی گھات میں
 بیٹھی ہو کوئی کتا تھا اسکے دروازہ پر قفل لگا دو اگر کوئی غافل جائے تو اسکو گھسنے مت دو۔

انامہاں کا اس مسجد مہمان لش میں

یکی مہمان درآمد وقت شب کہ شہیدہ بود آن صیت عجب + از برای آزمون می آرمود + زانکہ
 داند و جاشماز بود + گفت کم گیر و گر شکبند + رفتہ گیر از گنج زیبا + صورت تن کو برو من کیستم +
 م ناید جو من یا قیسم + چون نفخت بود از لطف خدا + نفخ حق با شتم ز نای تن جدا + تا یافتہ بانگ
 این طرف + تا ہر آن گوہر از رنگین صدف + چون تمنوا الموت گفت اسی صادقین + صادق
 را بر افشام برین + المعنی آزمون امتحان شکبند بکسر و فتح کاف معده حیوانات او پر جو بیان کیا
 وغیرہ کی جو تجویزین ہو رہی تھیں اسی اثنا میں ایک مہمان رات کو آگیا کہ بسنے بھی یہ شہرت
 میں مسجد کی سنی تھی اور وہ امتحان اس بات کی آزمائش پر آمادہ تھا اسلئے کہ نہایت مردودانہ
 نیاز تھا اب مقولات مولانا رحم کے ہیں کہ تو اپنی گفت و لظن کو روک بیٹھے خاموش ہو اور
 کو بھی بند کر اور کھوار ہو پھر گنج زر سے ایک جہ جھاڑے کا کافی دوائی ہو گا جہ رتی بھر یا جو بھر
 تن کی جب مجھ سے قطع ہو تو پھر بتا میں کون ہوں اور جب تک میں مجھ میں باقی رہی ہوئی ہو
 نفس نہیں کھینکا غالب ہی رہیگا ظاہر ہو خدا تعالیٰ نے میری نسبت اسی لطف سے نفخت فی
 وحی کہا ہو یعنی پھونکا میں نے اپنے دم سے آدم میں بس میں نفخہ حق کا ہوں اس نای میں سے
 موقت تن نہ تھا نفخ ہی نفخ تھا لا جرم اب بھی جب تک آواز اسکے نفخ کی اس طرف نہیں آئیگی
 یعنی نفخہ اس رنگین صدف تن سے جدا نہیں ہو گا بس اسی صفا و اسے تمنوا الموت اکتتم صادقین
 اگر تم بچے ہو تو تمنا موت کی کرد تو میں صادق جیسی ہونگا کہ اپنی جان اسپر قربان کروں

ملا مت اہل مسجد کی نسبت مہمان عاشق کے وہاں سونے سے

مقتدر ش کہ ہیں اینجا خنپ + تا نکو بد جانتانت ہیچو کسپ + کہ غیبی و نمیدانی تو حان + کا غریبا
 ت آمد زوال + اتفاقی نیست اینجا بار بار + ویدہ ایم و بملہ محیاب ہا + ہر کرا میں مسجد شمس کشند شمس

شب مرگ ہلا ہل آتش + از یکی تپا نہد این لودیدہ ایم + فی تقلید از کسی بشنیدہ ایم + گفت الدین نصیحت
 ن رسول + آن نصیحت درخت ہند غلول + آن نصیحت راستی و دوستی + در غلولی خائنی سگ پوستی +
 خیانت این نصیحت از دود + مینایمت مگر ہزار عقل و داد + المعنی کسب بالفہم عصارہ کچھ وغیرہ کھلی ہلا ہل
 ہر کشندہ غلول بضم تین خیانت کرتا یعنی جب وہ مہمان اس مسجد میں آیا تو گوگوں نے کہا خبردار یہاں رات کو
 مت سوتا تجھ کو جانتاں مثل کھلی کے نہ کوٹ ڈالے اس واسطے کہ تو سافر ہوا اور اس حال سے ناواقف ہم جانتے
 ت یہاں جو کوئی سویا سپرزوال آیا اور یہ بات اتفاقی بھی نہیں ہی یہاں بارہا ہنسنے یہی بات دیکھی اور اور
 گا ہی ابون نے بھی یہ مسجد جسکی ایک رات مسکن ہوئی نصف شب کو مرگ زہر ہلا ہل اسکے سامنے آیا اور
 ایک نہیں سیکڑون کا یہی حال ہنسنے یہاں خیم خود دیکھا ہوا تم مجھ سے اپنی آنکھ کا دیکھا بیان کرتے ہیں
 یک دوسرے سے سنا ہوا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا الدین نصیحت یعنی دین نصیحت ادا
 خواہی اور لغت کی رو سے نصیحت ہند غلول کی ہی جو معنی خیانت کے ہو پھر خود تفسیر فرمائی کہ وہ نصیحت کیا ہو
 سستی میں راستی کرنا اور غلول جو اسکی ضد ہے خیانت اور سگ پوستی ہذا بے خیانت نصیحت تجھ کو ہم دوستی
 کرتے ہیں تجھ کو لازم ہو کہ عقل و انصاف سے سن اور اس سے سخت پھیر اختلاف شرح میں بدگو گوید کھا کا

جواب عاشق کا ناخون کو

آگفت او ای نا صحت من بے ندم + از جہان زندگی سیر اندم + مبتلم بے زخم تا ساید تم + عاشقم
 چہا برمی تم + مبتلم زخم جو زخم خواہ + عاقبت کم جوی از مبتلم براہ + مبتلمی فی کو بود خود برگ جو +
 بے ام لا ابائی مرگ جو + مبتلم فی کو بکفت پول آورد + مبتلم چستے کرین پل بگذرد + آن نہ کو بر ہر کا فی نیز نہ
 جہد از کون و بر کا فی زندہ مرگ شہر گشت و فکرم زین سرا + چون قفس شستن بریدن مرغ را + آن قفس کہ
 مت عین بارغ در مرغ می بیند گشتان و شجر + جوق مرغان برون کرد از قفس + خوشی ہمچو انداز آوازی
 ہر مرغ را اندر قفس زان سبہ زار + فی خورش ماندست فی صبر و قرار + سر نہر سودا رخ بیرون می کند
 و دین بند از پا بر کند + چون دل و جانش چین بیرون بود + آن قفس را در کشتائی چون بود + فی چنان
 قفس کہ آن وہان + گرد گردش را گرفتہ گر بگان + فی بود اوراد زان خون و حزن + آرزوی از قفس
 ون شدن + او ہمچو ہد کرین نا خوش حصص + صد قفس باشند بگردین قفس + المعنی مبتلم ہل بد اعتقاد
 زخم و نام دوا جو زخم تازہ براستعمال کہین پول یعنی فلوس پول بیرون پل بود او معذرتہ ترکی من معنی
 نے کہا ای نصیحت کرنے والا معمولی ہو کہ نام آدمی اس جہان زندگی سے نیرا ہوتا ہی میں بے ندامت کے
 سے سیر ہوا ابون میں کہ بے زخم کے میرے تن کو چین نہیں میں زخموں پر عاشق اور زخموں پر آپ کو

رتا ہوں اس شعر میں مہربانی یعنی دوا کے معلوم ہوتا ہو میں ایک مہربان ہوں زخم جو اور زخم خواہ
کا طالب نہیں زخم ہی سے راہ پر رہتا ہوں وہ مہربان نہیں کہ برگ جو ہوتا ہی بیٹے کا ہلی سے
برگ و لہو اٹھو نہ بھٹا، ہو کہ مفت ہی ملجائے میں وہ مہربان ہوں کہ لا ابالی کہتا ہوں اور مرگ کا
بن لا ابالی کے معنی نہیں دیتا ہوں میں اور نہ وہ مہربان جو چاہوں کہ پیسا میرے ہاتھ آئے
ل کہ چست و جلدی اس بل سے گذر جانے کا خواہشمند وہ نہیں ہوں جو درکان پر مانگے جاتا ہو
دن کہ اس عالم کون سے نکل جاؤں اور کان پر پہونچ جاؤں مجھ کو مرگ اور چلا جانا اس سرا
ن شیریں ای جیسے مرغ کو بجرہ چھوڑنا اور اپنی خوشی کا اڑنا اور جس مرغ کا بجرہ کہ عین بارغ میں ہو
سین سے گلستان و شجر کو دیکھتا ہو اور گروہ مرغون کے جو باہر ہیں وہ گرد بجرہ کے ہیں اور
اپنی آزادی کے قصے پڑھتے ہیں اس مرغ کو جو اس بجرہ میں ہو اس سبزہ زار سے نہ خورشید
نغم میں کھاتا ہو نہ مہر و قرابہ ہر سوراخ سے سر نکالتا ہو تو کہیں ایسا ہو کہ اس بند کو اپنے
لے کیسے ہی ہو کہ اپنی جان و دل کو ایسا نکال لے جیسے مرغ بیرونی اور کیسے اس قفس کا دروازہ
نہ ایسا مرغ قفس کے غلین جیسے اس پاس بجرہ کو بلان گھرے ہوئے ہیں اس بیچارہ کو
و بچ میں یہ آرزو کہان کہ میں بجرہ سے نکلوں وہ تو یہی چاہتا ہو کہ ان ناخوش شیر کے بچوں سے
لکہ میرے بجرے اور اسکے گرد ہوں تو بیت اچھا ہو قفس بفتحین سجدہ می نیز جمع قفس جیسے قفس
لما ف شرح میں زخم کو زخم بول کو بول دوکان مع دا و مرغ را کو مرغ را آزادی قفس کو قفس
اندہاں لکھا ہو گردش کے بعد راندہ و قفس کے معنی زنبیل خلافت لغت اور غیر مناسب محل

تاکہ عشق جالینوس کا حیات دنیا پر تھا اور ہنر نہیں کا راندہ ایسا کہ اس
کام آئے ہاں مثل عوام کے ہوگا والا مریو منڈلہ اور قیامت کے روز
خاص حکم اللہ ہی کا ہوگا

نفت جالینوس را د + از ہوا ی این اہبان و از مراد + را نیم کر من یا تدنیم حبان + کہ
ایم حبان + کہ برمی بیند بگرد خود قطار + مرغش آیس گشتہ بود دست از مطار + یا عدم
ین حبان + و عدم نادیدہ او حشر نہان + چون چنین کس میکشد برون کریم + می گردید داد
سک + لطف رویش سوی مہدر میکند + او مقرر پشت ما در میکند + کہ اگر بیرون نغم زمین شہر
ب دیگر نہ نیم این مقام میاوری بودی درین شہر و حرم + تا نظارہ کردی اندر رحم + یا جو چشم
بزی + کہ زیرون از رحم دیدہ شدی + یا چنین ہم نافرست از عالمی + یا جو جالینوس او نامحرمی

او داندگان رطوبتیکہ ہست + ان مدواز عالم بر نیست + انچنانکہ چار عنصر و جہان ہصد مدواز و شہر
 لامکان + آب روانہ در قفس گریافتہ است + آن زباغ و عرصہ دریافتہ است + جہانهای انبیا بیند باغ
 زین قفس در وقت نقلان و فراغ + المعنی وہی مہمان مسجد تمثلاً کہتا ہوں دناست اس جہان میں کہ جسے
 جالینوس حکیم جو انہوں نے کہا اس جہان کی ہوا در حرم مراد کے معاملہ میں کہ میں فانی ہوں اگر مجھ سے نیم جان ہوا
 تو رہ جائے مگر جہان میں کسی گونہ خبر کو نہ دیکھوں یعنی حق بے تمیز کو جو مرد اہل دنیا سے ہی کہ اسکو داکم و
 پانڈار جان رہے ہیں اور اس میں مبتلا ہیں اور اپنی نیم جانی اس سبب کہتا ہے کہ آدمی مدنی الطبع ہو بدون
 اور وں کے گذر کیسے کر سکتا ہے بس بدون انکے ضروری نجات ہوگا یہ شعر مقولہ جالینوس کا ہے آئندہ پھر
 اسی مہمان کا کہتا ہے کہ گریہ جو مرد موت سے ہوا ہے کہ قطار مرغون کی دیکھتی ہے اور یہ مرغ ایسے کہ اڑنے
 اور اڑنے کی جگہ سے نا امید نہ اڑ سکتے ہیں نہ کہیں اڑے جائیگا ٹھکانا یا سوئے اس جہان کے
 دیکھا ہوا ہاں اڑنے کے جاتے ہیں لیکن عدم میں جو مشہور نہان ہوا اسکو نہیں دیکھا کہ وہاں سے بھا
 نہیں جیسے جنین کہ اسکو گرم اسکا باہر کھینچتا ہے اور وہ پھر شکم کی طرف بھاگتا ہے چنانچہ کشش و گریز دروازہ
 کے جھگڑے سے ظاہر اسکا لطیف توازن زندان سے اسکو مصد کی طرف جہان آنے والا ہے متوجہ کرتا ہے اور
 پشت اور کو قرار گاہ بناتا ہے یعنی نزدیک سے دو بھاگ جاتا ہے اس خیال سے کہ اگر زمین اس شہر سے قلم
 باہر نکالوں تو کیا جب کہ یہ مکان مجھے پھر دیکھنے کو نہ لے یا کوئی دروازہ ہوتا اس شہر ناگوار کا تا میں رحم کے
 اندر سے اسکا نظارہ کر لیتا یا سوائی کے ناکہ جیسی میری کوئی راہ ہوتی کہ اس میں ہو کے رحم سے باہر دیکھتا
 جاتا بس یہ جنین بھی اس عالم بالا سے مثل جالینوس کے ناظم ہی کہ وہ بھی رطوبات ظاہری کو دیکھتا ہے اور
 یہ نہیں جانتا کہ یہ مدد عالم غیب سے ہی جیسے یہ اربع عناصر جسے ہر شی پیدا ہوا اسکو سیکھوں امداد لامکان کے
 پہنچتی ہیں اور اس پنجرہ میں اگر آب روانہ پایا ہوا تو وہ بھی ایک باغ اور ایک میدان سے پایا
 کہ اس باغ کو جہان انبیا کی دیکھتی ہیں جبکہ اس پنجرہ سے نقل و فراغ کرتی ہیں کہ انبیا کو قدرت اس
 جسم سے نقل کرنے کی بحالت حیات حاصل ہوا تخلی و خلق میں انجنین کو انجنین لکھا ہوا قولہ میں نے
 و عالم فارغند ہر پچواہ اندر فلکما باز غندہ ورنہ جالینوس این قول انترست + پس جو ام ہر جالینوس
 این جواب اکمل اس امر کہین گفتم کہ بنو دستش دلی بالوز حفت + مرغ جانش موش خد سوراخ جو چون
 شنید از گرجان او غوغا + زان سبب جانش وطن دید و قرار + اندرین سوراخ دینا موش وار ہمدین سوراخ
 بیانی گرفت + درخور سوراخ دانائی گرفت + میثامی کہ مراد دراز و دراز + اندرین سوراخ کار آید گزیدہ دانام
 دل بیکند ازیر وں شدن + بستہ شد راہ رسیدن ازیر + عکبوت رطوبت عقدا داشتی + از عالمی خیمہ کی افزائی

ہ جنگ خودماند تفس و نام چنگش در دو سر سام و غص و حصہ و قوت و بالیو یا + سکتہ و سل و
 با شرا + گر بہر گست و مرض چنگال او + نیز تندر مرغ و پیر و بال او + المعنی باز روشن متلبان
 شدید نون معاری سر سام ورم دماغ مقص یعنی پیش شکم و ناف حصہ بالفج و بالفم و بفتح و انھا
 زندہ جو بدن پر شکستہ ہیں بفارسی سرخچہ تورنج وہ در و جو رودہ قولون میں پیدا ہوئے بالیو یا
 مکتہ ایک مرض ہے کہ مریض مردہ معلوم ہوتا ہے اسل مرض شہور ایسے ہی جزام ماسرا ایک ورم ہے
 سرور د میں پیدا ہوتا ہے و عفو بفتح و تشدید ا و ضم ح ت ای مجر و از گر بہر گس ہنگام شہم تباہ ہوا
 ہیں کہ انیا جالینوس اور عالم سب سے فارغ ہیں مثل ماہ کے آسمانوں میں روشن ہیں پس اگر
 جالینوس یہ نہیں جانتا کہ یہ رطوبتیں غیب کی مدد سے ہیں یا ریح غافر کو مدد لا مکان سے پہنچتی ہے
 اس پر افترا ہے لوگوں نے اس پر جھوٹ جوڑ لئے ہیں تو ہمارا جواب بھی جالینوس کی واسطے نہیں ہے
 ہے تو پھر جواب کیسا بلکہ یہ جواب اس کے واسطے ہے کہ جس نے یہ کہا کوئی ہو کو واسطے کہ اس کا دل سیاہ
 زکا نہیں ہے اسکا رخ جان پرندہ نہیں ہے موش ای سوراخ کا گھسنے والا جب اسے عفو یعنی
 ان کا شہر اور اسی عفو سے اسکی جان نے وطن و قرار پنا موش کے مثل سوراخ دنیا میں
 بے تو اس سے نہیں نکلتا اور اسی سوراخ میں گھسے گھسے کچھ معاری بھی سیکھ لی ہے کہ قسم قسم کے
 ماسا ہے اور بقدر سوراخ کے دانائی بھی حاصل کی ہے اور وہ پیشہ کہ اس سوراخ کی زیادتی و
 کار آمد ہون اختیار کیے ہیں اس سب سے کہ دل باہر نکلنے سے اٹھایا ہو اس سے نہیں
 ن راہ بدن سے نجات پانے کی بند ہو گئی کڑی دنی الطبع اپنے نواب کیسا خیمہ بناتی ہے
 بلند مزاج کا کہیں بھی خیمہ ہے بس کڑی عنقا طبع کیسے ہوا ب فراتے ہیں عجیب حال ہے بلی تو
 بے تجربہ میں ڈالے ہوئے ہے اور اس جنگل کے نام قسم قسم کے رکھ لیے ہیں در و سر سام پیش حصہ
 غولیا سکتہ سل جزام ماسرا یہ نہیں سمجھتے کہ گر بہر گس ہے اور مرض اس کے جنگل میں جو مرغ اور اس کے
 برابر ہی ہے انخلا و شرح میں آنکس کے بعد کاف زائد لکھا ہے عفو کے بعد الف شاید اسکو
 پر جمع سمجھا ہو پیشہ ہا کو پیشہ از طبع کردہ جنگ کو گر و جنگ لکھا ہے قائل قولہ گوشہ گوشہ
 برد و + مرگ چون قاضی و رنجوری گوا + چون پیادہ قاضی آمد این گواہ کہ ہمچو اندر تہا حکم گاہ
 ای تو از وی در گر گیر + گر پذیر د شد در گز گفت خیز دستن ملت و داد چارہ ہا کہ زنی برخیز
 + عاقبت آید صبا می خشم وار + چند باشد ملت آخر شرم دار + عذر خود از شہ نجواہ ای جسد
 انکہ نقصان وزی رسد + دانکہ در ظلمت بر اند بارگی + بر کند زان نور دل یکبارگی + میگر نیر

زگواہ و مقصدش + کان گواسوی قضا سنجو اندش + ناگمان گیر مدار خوار و زار + کش کشان تا پیش قاضی
 سرسار + زین گذر کن جانب آن شخص ران + کو مسجد آمد آن شب سیہان + المعنی یعنی یہ مرض خنکو
 بنگل گریمرگ کا کہا ہو جب عارض ہوتے ہیں تو ہر طرف گوشہ گوشہ میں دوا کے لیے دوڑا دوڑا پھر تاہی
 س سے بچ کر مرگ ایک قاضی ہو اور بخوری اُسکی گواہ ہو بس یہ گواہ ایسا ہو جیسے قاضی کا پیادہ کہ
 جھکو بلا تاہو تا حکم گاہ تک بجائے اب تو اُس سے مہلت چاہتا ہو اپنی گریز کے لیے اگر اس نے مہلت
 ان لی تو مان لی ورنہ کہہ دیا کہ چل اٹھ کھڑا ہوا اور مہلت ڈھونڈ مہلت کیا ہو یہی دوا میں اور معالجے کہ
 س خرقہ تن پر یہ ٹکڑے لگاتا پیتا ہو انجام یہ ہو گا کہ آخر کسی دن صبح ہی دشمن کی طرح آگھیرے گا پھر یہ
 مہلت کب تک ذرا تو شراب جھکو تو یہ لازم ہو کہ اس سے قبل کہ قضا جھکو پہنچے اپنا عذر بادشاہ سے
 لے اور جو کوئی اندھیری میں اپنا گھوڑا ہانک رہا ہو اُسکی گناہوں میں وہ اُس نور سے دل کی باری
 رہا بالکل اٹھ لیتا ہو وہ بھاگتا ہو گواہ اور اُسکے مقصد سے کیلے کہ وہ گواہ اُسکو قضا کی طرف بلاتا ہو
 بھاگنے سے کیا ہوتا ہو کسی دن پکڑا ہی لے گا اور خوار و زار کشان کشان سرسار سا سننے قاضی کے
 لے ہی جائیگا اب فرماتے ہیں ان باتوں سے درگذر کر کے اُس شخص کی طرف چل کہ وہ اس رات
 اس مسجد میں رہا ہو اہل محلہ اس شرح میں خرقہ تن کو من انقضا کو آنجننا لکھا ہو

اہل امت کرنا اہل مسجد کا حمان تو تا اس مسجد میں نہ سوئے

ولہ قوم گفتندی بکن جلدی برو + تا مگر دو جامہ بجا نہ گرو + آن زدور آسان نماید نہ نگری کہ باخ سخت
 شد رہگذر + بس کسان کا وخت خود را ز سخت + وقت بچا بچ دستاویز جست + بیشتر از واقعہ آسان
 رد + در دل مردم خیال نیک و بد + چون در آید اندرون کارزار + آئینان گرد و بر آئینس کارزار +
 یون نہ شیریں ہیں نہ پابوی پیش + کہ اجل گر گشت جان تست میش + ورنہ بادی و موش شیر شد +
 میں آکر گرگ تو سر زیر شد + کیست ابدال آنکہ او مبدل خود + خمرش از تبدیل نیردان خل شو + یک تہی
 نیرگیری از کمان شیر بنداری تو خود را ہیں مران + گفت حق ز اہل نفاق ناسدید + با سہم باہنہ
 س شدید + در میان حملہ گر مردانہ اند + درخ چون عورتان خانہ اند + گفت پیغمبر سپہدار از غیوب +
 شجاعت یافتی قبل محروب + وقت لاف غزوہ ستان کھت زنند + وقت جوش جنگ چون کھت می فتنہ
 نت ذکر غزوہ شمشیر دراز + وقت کرو فریغش چون پیاز + المعنی اہل قوم کہتے تھے جلدی کر بیان سے بھاگ جا
 جامہ تیری جان کا بلا میں نہ پھنس جاے جامہ جان کا تن ہو جو چیز دور سے آسان معلوم ہو اُسکو
 بھا جان اُسکے نزدیک مت جا کہ آخرین راہ دشوار ہو جاے اوز کلنا مشکل ہو بہت لوگ ایسے

کہ آنھوں نے پھٹے تو آپ کو کسی کام میں لپٹا دیا اور جب پہنچا تو دستان و نیر
 کہ ہمارا گناہ کیا ہے کوئی خطا تو بتاؤ جو عبارت عجز و خوشامد سے ہو آدمی کے دل میں خیال نیک
 گذرتے ہیں اور اسی خیال کے موافق کرتا ہے بس قبل واقعہ کے سہل و آسان ہو اور جب
 زمین گھس پڑا تو اسوقت اسپر وہ کام خراب و تباہ ہو جاتا ہے جب تو شیر نہیں ہو تو خبردار اگر شیر کی
 زمین رک جائے گا قدم مست بڑھائے اس واسطے کہ اجل گرگ ہو اور تویش بنی جان کو بچاؤ اور
 ہوا اور شیر تیرا موش ہو گیا ہے تو بخوف چلا آ شیر سے مت ڈر کیلئے کہ گرگ مرگ کا سر تجھ سے چکیا
 نہیں اگر تو مست ہو اور شیر گیر کہ نیم مست اور پوے مست کو بھی کہتے ہیں دراپنے گمان میں لپکو
 ہے ہو تو خبردار مست جاہر گراس لائق نہیں ہو دیکھ تو اللہ تعالیٰ نے منافقوں ناراست و
 خطاب فرمایا ہے یا سہم بہیم شدید لڑائی باہم یہود و منافقین کی سخت ہوا خانہ جنگ نصف
 ہومنین سے ڈر کے مارے مقابل نہیں ہو سکتے اگرچہ یا ہمد گدہ میں مردانے ہیں مگر غزا
 ن کے مقابل ایسے ہیں جیسے عورتیں گھر کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی جو سپہدار عجب
 نچ ملائک سپاہ بھی انکی مدد کو نازل ہوئے تھے فرمایا ہے کہ ای جوان شجاعت نہیں ہو قبل لڑائی
 نہ گزرتے یہودہ جبوقت لاف لڑائی کا کرتے ہیں تو مست لوگ زور شور سے تالیان بجاتے ہیں
 جنگ کا ہوتا ہے تو صابون وغیرہ کے مانند جھاگھ ڈالتے ہیں جب ذکر لڑائی کا ہو تو شجائی لو انکی
 ہوتی ہے اور جو کہ در جنگ کی ہو تب تیغ انکی ایسی جیسی پیازا دی بیغفر الخلفاء شرح میں بکن کی
 سان کو کسا بالوی کو تا لوی اور میش کو پیش اور آگہ کو گ عیوب کو عیوب می قند کو بی قند
 رقت اندیشہ دل اور خم جو پس بیک سوزن تہی شد جنگ او من عجب دارم زجوبای صفای
 تھیں قل از جفا + عشق چون دعوی جفا دیدن گواہ + چون گواہیست دعوی شد تباہ
 خواہد این قاصی مرغ + بوسہ وہ برارتیابی تو گنج + آن جفا با تو نباشد انجہ پس بلکہ
 ن اندر تو در + بر بند جو بیک آزارم دزد + بر غدا نہ زدی گر دزد + گر بزد در سب را آن کینہ کش +
 پ زدی بر سگ کش + تاز سگسگ وار ہد خوش بی شود + شیرہ ز دندان کنی تازی شو آن کی منہ
 قند بود آن لیک نبود چو زہر + دیدم روی آئینانش زار زار ہمد دیگر گفت زودش زار کنار
 آن تیک زادی + چون ترسیدی ز قہر زدی + گفت اورا کی زدم ز بجان دوست + من
 دم کو اندر دست + ماورار گوید ترا مرگ تو باد + مرگ ان خو خواہد و مرگ فساد + آن گرد ہی کنہ
 + آب مردی و آب مردان رختند + غازیان شان از و غا دارا نمند + تا چنین چیز و خشت نمند

لا غرہ از خار کم شنو + با جینہاد پست ہجامرد + المعنی کرد بضم کاف عربی مردم صحرائین سگسگ اسپ
 کم رفتار جین بفتح ز سندرہ از جنگ ایجا بافتح جنگ یعنی صوقت اندیشہ کرتا ہوا اور خیال دوڑاتا ہوا
 تو اپنے دل کو زخم جو یا تا ہوا کہ خوب زخم کھائیگا اور اور کے بھی لگائیگا پھر جب وقت آیا تو وہ مشک ہوا
 بھری اسکی ایک سوئی چھنے سے خالی ہو گئی اب مقولے مولانا رحم کے ہیں مجھکو تعجب ہی اس شخص سے کہ
 طالب مصفا کا بھی ہوا اور وقت صیقل کے جفا سے بھی بھاگے جو کہ صیقل مصفا کا ہوا جان لے کہ عشق
 ایسا ہی جیسے دعویٰ اور جفا اٹھا نا سنا اس دعویٰ کا گواہ اور ہر گاہ یہ گواہ تیرے پاس نہیں تو دعویٰ تیرا
 خراب و تباہ ہوا اب جو قاضی تجھ سے ایسا گواہ جو جفا کشی ہو مانگے یعنی جفا میں تجھکو ڈالے تو رنجیدہ
 مت ہو بلکہ وہاں مار کو چوم ایسا جان دینے پر مستعد ہو جا اور جو کوئی نہ کر سکے وہ کام تو کر پھر خزانہ لے
 کترے ہی واسطے ہوا اور ایسے وہ جفا جو تجھ پر کرے تو اسکو اپنے اوپر ستیم تجھ پر نہیں ہی بلکہ وہ وصف
 بد جو تجھ میں ہو اور ایسے ہی مثلاً کسی نے کوئی نکلڑی نڈیر ماری تو وہ نڈیر نہیں ماری گرد و غبار نڈیر ماری
 ایسے ہی اگر گھوڑے کو کسی غصہ ناک نے مارا تو یہ نہ جان کہ گھوڑے کو مارا بلکہ اسکی سگسگ کو مارا یعنی کم قناری
 اور ٹھپن کو اور اسیلے مارا تاکہ رفتاری سے چھوٹ جائے اور خوش قدم ہو جائے جیسے شیرہ انگور کو
 مشکون میں بند کرتے ہیں تا اثراب ہو جائے پھر دوسری تمثیل اسی بات پر کہ ایک شخص ایک یتیم کو پر
 قہر سے مار رہا تھا اگر چہ وہ مارا اسکے حق میں قندھی لیکن بظاہر مثل زہر کے معلوم ہوتی تھی ایک شخص نے
 اسکو ایسا زار مارا روتے دیکھ کر جلدی سے آکر گود میں لے لیا اور کہا تو نے اتنا اس یتیم کو مارا اور خدا
 قہر سے کیا وجہ نہ ڈراؤ سنے کہا کہ ایجان دوست یعنی میری جان میں نے اسکو کب مارا میں نے تو
 اس دیو کو تاراج کر کے درون میں گھسا ہوا ہوا اگر تیری مان تجھ سے کہے کہ تو مر جائے تو وہ تیرا مرنا
 نہیں چاہتی ہی بلکہ اس خود فساد کا جو تجھ میں ہو مڑنا چاہتی ہی پس جو گر وہ کہ ادب ادیب سے
 بھاگے ہیں انھوں نے آبر و مردی کی بھی یگاڑی ہی اور مردوں کی بھی غازیوں نے انکو لڑائی
 سے نکال دیا ہوا اسی سبب سے وہ ایسے جیرو غنٹ رہ گئے ہیں تو شیخی اور غرہ جیسی ہندی گھنٹہ ہی
 بیہودہ بکنے والوں کی مت سن اور ان نامردوں کے ساتھ لڑائی کی صفت میں مت جا اختلاف
 فرج میں من عجب کو میں لکھا ہوا قولہ زانکہ زاد و کم خبالا گفت حق + کہ ز رفیق سست بر گردان درق
 کہ گرا نشان با شامہرہ شومہ + غازیان ہمغیر ہچون کہ شومہ + خوشستن را با شامہم صفت کنند پس گریز
 و دل صفت بشلکت پس سپاہی اند کی بے این نفر + کہ با اہل نفاق آید حشر ہست با دام کم خوش
 بیختہ + بہ ز بسیاری بہ تلخ آیمختہ + تلخ و شیرین گر بصورت یک شئی اند + نقص از ان آفتاد کہ ہم دل بند

ان دل بود کواز گمان + می زید در شک ز حال آنجہاں میسر دور رہ نہ اند منزلی + گام ترسان
 دلی + چون نہ اند رہ مسافر چون رود + باتر دوا دل پر خون شود + ہر کہ گوید ای این سو
 مت + او کند از بیم آنجا وقت والیت + در بد اند رہ دل پر ہوش او + کی رود ہر ہا سے وہو در
 و پس مشو ہمراہ این اشتر دلاں + نہا نکہ وقت فنیق و نیمندہ فلان + پس گر یزد نہ ترا تنہا ہلاں
 نہ رلا ت سحر با بلند + تو ز رعنا یان مجو ہین کا رزار + تو ز طاؤسان جو صید و شکار + طبع طاؤسست
 مت کند دم زند تا ز مقاومت بر کند + المعنی یعنی یہ جو بہنے کہا کہ نامردوں کے ساتھ لڑنے کو مست جا موافق
 رہے کے ہو جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا لو خر جوا فیکم ما زاولم الا حبالا اگر منافق خرد و کر شیکہ تم میں د
 شیکہ ٹکڑے ہو سوسے بدی و عذر کے ہر رفیق سست سے اپنا ورق لوٹ دے ذرا اسکی طرف متوجہ نہ ہو
 + بھڑا سے ساتھی اور ہمراہی ہونگے تو غازی لوگ انکے سبب سے ہمغیر مثل کاہ کے ہو جائینگے
 + تو ایسے کو بھڑا ہم صفت کرینگے پھر بھاگینگے اور بھڑا ہی صفت کے دل توڑ دینگے پس تھوڑی
 ہن یہ لوگ نہوں اچھی کرانگے ساتھ میں ! نہوہ ہوا اگر بآدم تھوڑے ہین اور خوش بختہ لاچھے
 ن سے جو تلخی آئینختہ ہین بختہ آئینختہ یہاں مراد انکے اصلی مزے خلقی سے ہو جس سے قدرت نے
 نستہ کیا ہو تلخ و شیرین اگرچہ ایک شوا یک صورت کی ہین مگر خلاف انہیں اس سبب سے ہو کہ ایک
 ہین کبر ترسان دل سوچ سے رہتا ہو کہ وہ اپنے گمان سے اپنی زلیست شک میں کاٹتا ہو اور
 ن کے حال کو یقینی نہیں جانتا چلتا تو راہ میں ہی مگر منزل اور ٹھکانا نہیں جانتا اعمی دل ہی
 ی دل ہی جب قدم رکھگا ڈرتے ہی ڈرتے رکھگا جب مسافر راہ نہیں جانتا تو کیسے چلے
 نہ رواں سکو ہونگے اور کیسا دل اسکا پر خون ہوگا ذرا بھی کوئی کہدیگا کہ بٹے اور ہمراہ نہیں ہی
 مارے وہین ٹھہر جائیگا اوکھڑا ہو رہیگا اور جو اسکا دل پر ہوش رہ جانتا ہو تو کیسی ہا
 کان میں کب پہونچکی بس تو ان شتر دل نامردوں کا ساتھی مت ہوا اور اٹکوا پنا شریک
 بب کوئی وقت تنگ پڑیگا اور موقع خوف جانکا تو یہ آفل ہو جائینگے یعنی غائب جیسے ستار
 باتے ہین فنیق یا لکسر تنگی و بفتح و تشدید یاے مکسور یعنی تنگ آفل فرور و نہہ بس بھاگ
 ٹھکو تنہا چھوڑ دینگے اگرچہ تنگی میں جادو بابل کا سا کر رہے ہین مگر تو ہرگز اعتماد مت کر تو رعنا
 جو عورتوں کے مثل پنا بناؤ سنگار کرتے ہین یا دوزنگ ہین جیسے گل رعنا گل دوزنگ کو تہہ ہین
 + ڈھونڈو کہ انکا یہ کام نہیں ہو نہ طاؤسون سے صید و شکار کا طالب ہو وہ خود صید و
 طبیعت تیری طاؤس ہو اپنی زیب و آرائش پر زینتہ جیسے طاؤس متی میں اپنی زیبائش

و کھاتا ہر ضرور و سواس میں بھگو ڈالیں گی کہ تو اپنے بدن کو زخموں سے کیوں بگاڑتا ہو اور اسے
افسون تجھ پر بھونک کے بھگو اس جگہ سے جہاں تو لڑائی میں کھڑا ہو اُکھیر دیگی کہ تو بھاگ نکلے گا
الخلافت شرح میں گہر کے بعد داو عطف کا لکھا ہو اور منہ کے قبل ایک اندر زائد وقت و ایست کو زیست

کہنا شیطان کا قریش سے کہ آنحضرتؐ سے لڑنے کو آؤ میں بھی مدد کروں گا اور اپنے
گہنہ کو مدد میں بلاؤں گا اور ملاقات صفین میں اسکا بھاگنا

قولہ بھو شیطان کو دس دس باقریش + دم دمید و گفت گردارید جیش + تاکہ در احمد ہریمت افلیکم +
انج و بنیاد از زمینش برکنیم + چونکہ شیطان در ہر شد صدیکم + خواند افسون کا نسی جا رکم + چون سپر گرد
آمد از گفت او + گردیا ایشان بجلت گفتگو + کہ بیارم من قبیلہ خویش را + تاکہ در ہجرا بود پشت شما +
ہر شمارا عون و یار ہیا کم + تا سپاہ دشمنان تان بشکنم + چون قریش از گفت او حاضر شدند + ہر دو لشکر
ر ملاقات آمدند + از ملایک دید شیطان انہی + سوی صفت مومنان اندر رہی + زبان جنو و الم تردہا
صفت زدہ + گشت جان او ز بیم آتشکدہ + پای خود واپس کشیدہ میگرفت + کہ بھی بنیم سپاہی ہیں
نگفت + کہ اخاف اللہالی منہ عون + از ہوا انی اری مالا ترون + گفت حارث اسی سراقہ شکل
ہیں + وی جز اتومی نگفتی بخنیں + گفت ایندم من ہم بنیم حرب + گفت لی بینی جاسیش عرب
ملعی جاسیش جمع جشوش گدا و مزدور آو پر جو کہا ہو کہ طبیعت بھگو و سوسون میں ڈالیں گی اور تجھ
فسون بھونکیں گی + سیکی نظیر میں فرمایا جیسے شیطان نے قریش کو دسوسون میں ڈالا اور افسون
بھونکا اور کہا کہ لشکر جمع کرو تو اچھکو ہریمت میں ڈالیں اور انکی جڑ بنیاد زمین سے نکالیں جو کہ
شیطان اپنے ہنر مکہ میں سیکھوون میں ایک ہو یہ افسون بھی اسنے اپنر طرہ عاکہ انی جا رکم جیسا کہ
قرآن شریف میں ہو واذین کم الشیطان اعمالہم و قال لا غالب لکم الیوم من لنا من دانی جارکم
رگاہ کہ زینت وی شیطان نے اپنے کاموں کو اور کہا کہ کوئی غالب تمہارا ج آدمیوں سے نہیں ہو
در ضرور میں تمہارا مددگار ہوں جب اسکے کہنے سے سپاہ جمع ہوئی تب اسنے دوسرا حیلہ یہ سنایا کہ میں
اپنے کبہ کو بھی لاؤں گا تا اڑائی میں تمہاری پشت و قوت ہوں میں تمہاری خوب مددگار یان کروں گا
سپاہ تمہارے دشمنوں کی تو ہر دوں جب قریش اسکے کہنے سے جمع ہوے اور دونوں لشکر باہم گر ملاقی
و شیطان نے ایک راہ میں انہو ملائک کا دیکھا طرف صفت مومنون کے شیطان اس جنو دلم تردا
صفت زدہ سے ایسا گھبرا کہ ڈر کے مارے جان اسکی آتشکدہ بنگی جیسا کہ تحریریل مجید میں مذکور واذل
نودالم تردہا بھجھا اسنے ایک لشکر کہ تھے اسکو نہیں دیکھا بس اس لشکر کو دیکھ کے پاؤں اپنا پیچھے ہٹانے لگا

تاکہ میں ایک سپاہ دیکھتا ہوں چنانچہ فرمایا نکلیں علی عقبیہ وقال انی بری سکیم انی اری ملازم
 باؤن اور کہا میں بری ہوں تم سے میں دیکھتا ہوں وہ جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے
 مجھکو اس سے کچھ مدد نہیں اتم جاؤ میں تو وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے یہ مسکے حارث
 اسی سراقہ شکل خبردار ہو کل تو نے یہ بات کیوں نہیں کہدی تھی سراقہ نام ہی ایک سردار عرب کا
 شکل شیطان نے اپنی بنائی تھی اور یہ معاملہ جنگ بدر کا ہی شیطان نے کہا میں اس وقت حرب
 دن یعنی بے بہرگی حارث نے کہا نہیں تو عرب کے فقیروں مزدوروں کو دیکھ رہا ہو جھوٹا ہی
 اسی ملازم دن انخلا و شرح میں جیش کو خویش درہنہ کو دربر زان کو ان جنود کو جلو
 انی بنی کوئی بنی لکھا تو قولہ می نہ بنی غیر ان لیک اسی تو تنگ + ان زمانہ بود این ت
 ہی بھی گئی کہ پابند آن شدم + کہ بود نان فتح و نصرت و مہدم + دی ز عیم الجیش بودی اسی یعنی
 + ناچیز و نامردوہمیں + تا بخور دیم آن دم تو دا مدیم + تو بتوں رفتی و ماہیزم شدیم + چونکہ حارث
 ت این + از عتابش تشنگین شد آن لعین + دست خود خشین زدست او کشید + چون زگفت
 دل رسید + سینداش را کوفت شیطان و گریخت + خون آن بیچارگان زان مکہ ریخت + چونکہ
 چندین عالم او + پس بگفت انی بری ملک و کوفت اندر سینہ و انداختش + پس گریزان شد
 ناخست + نفس و شیطان ہر دو بکتن بودہ اند + در دو صورت خویش را بنمودہ اند + چون
 ل کا نشان یک بلند + بہر حکمتہا ش دو صورت شد مد + دشمنی داری چنین در سر خویش +
 ت و خصم جان کش + یک نفس حلقہ کند چون سو سار + پس بسوراخی گریزد در فرار + در دل
 دار دکلون + سر زہر سوراخ می آرد برون + نام پنهان گشتن از دیو و نفوس + دانہ راں
 نوس + کہ خنوسش چون خنوس قفزدست + چون سرفقذ در اند شدست + المعنی تنگ +
 بازا معشوق شوخ ز عیم الجیش سردار لشکر ہمیں بفتح میم و کسر باضعیف مجازا حقیر و خوار تو ان
 ن و حمام و سوراخ حمام و گلخن سو سار نام جا تو ہندی گوہ خنوس بفتح کیسے پیچھے چھنے والا
 و خصم فا جا نور خاریشت ہندی سیبی یہ شعر آدر بعد کے بعض تحت قول حارث میں ہیں
 خ راہزن تو سو اے گدایان عرب کے اور کچھ نہیں دیکھتا ہی لیکن وقت شیخی کا اور تھا
 فت لڑائی کا پھر کیوں نہ ایسے جیلے کریگا کل تو نے ایسی باتیں کیں کہ ہم مقید اسکے ہوے
 ام فتح و نصرت ہوگی اور ای لعین کل تو سردار لشکر بنا تھا اور اس وقت ناچیز و نامردو خوار
 سبب سے اس وقت ہم تیرا فریب کھا کے آئے سو تو حمام کے سوراخ میں گھس گیا اور ہم

اسکے اندر من ہوے جب حادث نے سراقہ سے یہ باتیں کہیں تو وہ لعین ان باتوں سے خشکسین ہوا پتا
 ہاتھ اسکے ہاتھ سے غصہ ہو کے نکال لیا اس سبب سے کہ اُسکی گفتگو سے اسکے دل کو درد ہو چکا جس
 شیطان نے حادث کے سینہ پر کوئی ضرب ماری اور بھاگا اور اس مکر سے خون اُن بیجا رونا کا ہایا
 جب اتنے عالم کو دیران کر لیا تب کہا میں تم سے پاک و بری الذمہ ہوں اور ایسا حادث کے سینہ کو
 کوٹا اور اسکو گردیا پھر بھاگ گیا ایسی ہیبت اُسپر چھٹی اب بقولات مولانا رحمہ کے ہیں نفس شیطان و وزن
 ایک تن اور ایک ذات ہیں مگر دو صورت میں آپ کو ظاہر کیا ہے جسے فرشتہ و عقل کہ یہ دونوں بھی
 ایک تھے لیکن خدا کی حکمت ہی جو دو صورت ہو گئے اب ای مخاطب اس بات کو سمجھئے کہ ایسا دشمن
 تیرے باطن میں چھپا ہوا ہے جو عقل کا روکنے والا جان و ایمان کا دشمن کسی وقت تو سوسا کی طرح
 حمل کرتا ہے پھر بھاگ کے سوراخ میں گھس جاتا ہے ہر دل میں سوراخ اسکے اب موجود ہیں کہ ہر سوراخ
 سے سر نکالتا ہے جسوقت کہ چھپ جاتا ہے اسوقت کے نام تو اسکے دیو و نفوس ہیں کہ دیو و نفوس بھی چھپے ہو
 ہیں اور جب سوراخ میں گھستا ہے تو نام جنوس ہے کسو اسطے کہ اسکا سوراخ میں گھستا ایسا ہے جیسے ققذ کا گھٹنا
 کہ سر نکالا پھر اندر کر لیا پھر نکالا پھر اندر کر لیا ایسے ہی آمد و شد اسکے سر کی ہے کہ نکالا اور چھپ گیا الخلاف
 شرح میں دیو از نفوس لکھا ہے میری دانست میں از دیو و نفوس ہونا چاہیے منکم میں دادا شیع
 کا نہیں لکھا کہ قافیہ میں منتہی اور ذال و وال کا قافیہ درست ہے قولہ کہ خدا اُن دیو را خناس
 خواند کہ سران خاریشتک را باند می نہان گرد دسران خاریشت + دسبدم ازیم صیاد درشت + تاجو
 فرصت یافت سر آد بر دن + دین چنین مکری شود مارش زبون + گرنہ نفس را اندرون را بہت زدی +
 بہر زمان را بر تو کی دستی بادی + زبان عوان کہ مقتضی شہوت + دل سیر حرص و آزد و آفت + زبان عوان
 بدر شدی رو دتیاہ + تا عوانان را بقترتست راہ + در خبر شنو تو این پند نکو + بین جنبیکم لکم اعدی عہد +
 طمطراق این عدا و شنو گریز کو چو ابلہست و رنج و تینر + بر تو اواز بر این دنیا ی سر و + آن عذاب سر و
 را سہل کرد + چو عجب گرم گ را آسان کند + اوز بحر خویش صد چندان کند + المعنی حج یا بفتح بمعنی خوشا
 عوان بفتح سر ہنگ طمطراق کہ و فرم معنی علو طمطراق آوازہ خوشی بتائید سابق فرمایا کہ خدا یتعالی نے
 اس شیطان خناس کہا ہے چنانچہ آیت کہ یہ من ظلم لو سواسن لزی لو سواسن فی صدور الناس بناہ
 مانگتا ہوں میں بدی شیطان سے کہ خناس ہے اور لوگوں کے سینوں میں سواسن ڈالتا ہے اسلئے کہ
 اسکا سر خاریشت کے مشابہ ہے خدا یتعالی نے خناس کہا ہے کہ دسبدم صیاد درشت کے خون سے سر
 چھپاتا ہے تو جب فرصت پائے تو سر نکالے کہ ایسے مکر سے ماری بھی عاجز ہوتا ہے اگر نفس نہ اندر سے

از تا تو ہر نون کو تجھ پر کیسے قابو دغلبہ ہوتا اس کے جو سر نہایت دعوانہ میں مجملہ اس کے ایسا
 موت ہو جس سے تیرا دل اسیر حرص و آرزو آفت کا ہو پس اس عوان سے تو تیرا دو تباہ
 عوان جو اس کے ہیں مثلاً خشم و حسد اور غرور وغیرہ اخلاق ذمیرہ سب کو تجھ پر غالب ہونے کی راہ
 بحديث میں کہ ہر اعدی عدوک نفسک اتی بین جبیک تو اس نصیحت کو تو سن کہ آنحضرت نے
 دلی دشمن تیرا ایسا نہیں ہو جیسا تیرا نفس ہو جو دونوں پہلو میں تیرے ہی اس واسطے کہ دشمن نیکی
 دوست ہو جاتا ہے ایسا دشمن ہو کہ اور زیادہ دشمن ہوتا ہے تو اس کا کہ دروازہ خوشی کی باتیں
 ہن اور بھاگتا ہے یہ اسلئے کہ یہ مثل شیطان کے ہو کہ بظاہر بخ نچ کرتا ہے یعنی تعریفیں اور دلجوئی
 باتیں اور وہ بحقیقت تیز و خصوصیت ہے اسے تجھ پر نیا میر و میزہ کیواسطے جو چند روزہ ہو اس کے
 ہو سہل و آسان ٹھہرا دیا ہو کہ تو مطلق نہیں ڈرتا اس سے تعجب کیا ہو جو مرگ جیسی سخت چیز کو تجھ پر
 لئے یہ کتنی بات یہ تو اپنے سحر سے ایسے سو گئے عجبائب بنا دکھا سکتا ہو اختلاف
 اندال و مبہم کے ایک سید زیادہ اور کہ مقتضے کو مقتضے کہ تیرا شدے کو سر شدے اور رود
 و نگو کو نگوں اور سچ کو سچ اور پھر عبارت شرح میں بحج حاجت سے لکھا ہو قولہ بحر کا ہے را
 کند + باز کو می را جو کا ہی می تند + رشتہ مارا نغمہ داند بغن + نغمہ مارا راشت گرداند بہ قطن +
 بنامید ساعتے + آدمی ساز و خری را زلتی + کار سحر نیست کو دم میزند + ہر نفس تلبھا حق سیکند
 احمد درون تست سر + ان فی الوسواس سحر شمر + اندران عالم کہست این سحر بل + ساحران ہستند
 نا + اندران سحر کہ رست این زہر تر + نیز رویدست تریاق ای سپر + گویدت تریاق از سچ
 ارم سن تیر نزدیکتر + گفت او سحرست و ویرانی تو + گفت من سحرست دفع سحر او + گفت
 فی البیان + سحر حق گفت آن خوش پہلوان + لیک سحری دفع سحر ساحران + مایہ ترناک
 بن + آن بیان اولیا و اصفیاست + کہ بہر اعراض نفسانی جد است + حاصل آن کہ نہ ہر نفس
 نوش کن تریاق مرشد حیت و تیر + این طلسم سحر نفس اندر شکن + سوی گنج پیر کا مل نقب زن +
 مت این سوی آغازان + جانب ہمان و سجد بازان + المعنی یعنی سحر کاہ کو اپنی صنعت سے
 دیکھ کوہ کو کاہ کہ دیتا ہو تیری چیزوں کو اپنے فن سے عجیب و غریب کر دیتا ہو اور عجیب و غریب کو
 ابرا جاتا ہو کسی وقت آدمی کو گدھا کر دیتا ہو اور کسی افسوں سے گدھا کو آدمی کر کے دکھاتا ہو
 ی ہو کہ جب وہ انہما را اپنے عمل کا کرتا ہو تو ہر دم قلب حقیقتوں کا کرتا ہو کہ درحقیقت کوئی
 بلکہ ہر نظر کچھ آتی یہ ایسا ہی ایک ساحر تیرے درون میں چھپا ہوا بیشک جس کے وسواس میں

سحر سحر ہوا استوار و روان اس جہان میں جہان یہ سحر ہوا اور ساحر جادو کشا یعنی جادو ظاہر کرنے والا
 و جس جنگ میں کہ یہ نہ ترسے جادو تریاق بھی اسی سحر و بان جاہی اور جتنی نسبت اس سبب سے کہ لاپلاہل
 سحر تریاق بھی اثر نہیں کرتا وہ سچ ایک گیا کی ہو کہ کوہ لاپلاہل میں پیدا ہوتی ہو اور اسی کوہ کے نام سے
 نہ ترسہ ہو نہ ترسے مراد نفس و شیطان تریاق سے روح و عقل چنانچہ تریاق تجھ سے کتا ہو آجھ سے پناہ
 سپرد ٹھونڈے کہ میں تجھ سے نہر کی نسبت زیادہ نزدیک ہوں اسکا کتا جادو ہو اور باعث تیری برائی کا
 و یہ کہ کتا بھی جادو ہو لیکن اس کے جادو کا دفاع چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہوا ان من
 بیان سحر بیشک بعض بیان سحر ہو جو مرد و پندیری و فصاحت سے ہو اور بحقیقت اس سردار شجاع
 جگہ کہا ہو لیکن یہ سحر جو سحر دوزخ کو دفع کرے اور اپنے بیان میں مایہ تریاق ہو بیان اولیا و اصفیا کا ہو
 تمام اغراض نفسانی سے جدا ہو احوال تو نفس و دوزخ کے نہر سے سچ اور تریاق مرشد کا جھٹ پٹ
 لے یہ طلسم جو نفس نے سحر بنا کر تھکوا تسیم ڈالا ہو اس طلسم کو توڑا اور یہ کمال کے خزانہ پر لقب لگا اب
 ہی بطور حصر کے فرماتے ہیں کہ یہ تو بڑی لمبی کہانی ہے تو نے جو بات شروع کی تھی اسکی طرف چل بیٹھے مہمان
 کی طرف لوٹ چل سکا بیان کو اختلاف شرح میں کا ہی کو گا ہی بکات فارسی اور کشتا کو کشتا و نیز کو نیز لکھا ہو

مکر یہ نصیحت عادیوں کی اس مہمان مسجد مہمان کش کو

دلہ میں بکن جلدی بردای بوا اکرم + مسجد مارا کن زمین متهم + کہ بگوید دشمنی از دشمنی + آتشی درمازند
 و ادنی + کہ نیا سایندا و را ظالمی + بر بہانہ مسجد او بد سامی + تا بہاد قتل بر مسجد بند + چونکہ بدنامست مسجد
 جہد + تمہتی برماندای سخت جان + کہ نہ ایم ایمن ز مکر دشمنان + ہین بکن جلدی مکن سو دایز + کہ نشان
 بود گہمان را بگز + چون تو بسیاران بلا فیدہ ز بخت + ریش خود بر کند یک یک سخت سخت + ہین بر دوتا
 ن این قیل و قال + خویش و مارا و سیف کن در و بال + المعنی بچراہل مسجد نے کہا خبردار جلدی کر اور
 دیو اکرم بیان سے چلا جا ہماری مسجد کو اس سے متهم کر کہ کل کو کوئی دشمن اور دتی دشمنی سے
 م میں آگ لگا دے کہ آنھیں میں سے کسی ظالم نے اس پر ظلم کیا اور مسجد کا بہانہ لگا یا وہ تو صحیح و سالم تہمت
 ما آپ تو مار ڈالا اور مسجد پر بہانہ قتل کا رکھا آخر مسجد تو بیز نام ہو رہی ہو مسجد ہی کا نام ہوگا میں صاف
 جاؤنگا بس سخت جان تو تہمت میں ہم کو مت ڈال کہ ہم دشمنوں کے مکر سے بیخوف نہیں ہیں خبر
 دجلا جانی میں مت پڑ دیر مت کر کہ دنیا کو کوئی گز سے نہیں باپ سکتا یعنی لوگوں کی زبان جنہیں
 سکتا نیز فیض نبی ہو زدن سے دیر لگا تا تیری طرح بہتوں نے سچی سخت سے ماری کہ ہم اپنے نصیب
 مرد سے ہیں آخر یہ ہوا کہ ذرا ذرا کہے اپنی ڈاڑھی ہی کھسولی ایسے پچتا تے بس خبردار چلا جا اور یہ

چھوڑ آہ کو اور ہکو وبال میں مت ڈال الخلاف شرح میں تا سائند کو تا سامت لکھا ای
 همان کا اور مثل لانا اور دفع کرنا کھیت والے کا آواز دوت سے اس شتر کو
 جسکی پشت پر کوس محمودی بجاتے تھے کشت

ای یاران ازان دیوان نیم کہ زلاحولی ضعیف آیدیم + کودکی کو حارس کشتی بدی + شبکے در
 ن میردی + تار میدی مرغ ازان طبیب زکشت + کشت ادرغان سلامت میگذاشت + چونکہ
 شاہ محمود کریم + برگدزدان طرف خیمہ عظیم + با سپاہی بچھو ستارہ اثیر + ابنی فیروز و صفدر ملک
 کو بدی حال کوس + بختی بد پیشرو بچھو خروس + بانگ کوس و طبل بر دی روز شب + میرد
 در طلب + اندران مزرع درآمد آن شتر + کودک آن طبیب + برد در حفظ + عاقلی گفتش مزن
 او + بختی طبیبست و بلاست خود + پیش او چہ بود تورا کہ تو طفل + کہ کشید او طبل سلطان بست کشت
 ہشتہ قربان دلا + جان من نو تہ طبل بلا + خود تورا کست این تہدیدا + پیش بخجہ دیدہ است این
 معنی بر با نفم گندم تورا کہ طبل کو چاک کہ کھیت والے اس سے پرندہ ون کو اڑانے ہیں کفل
 حصہ کسی چیز سے همان نے کہا ای یارو میں ایسا شیطان نہیں ہوں کہ ذرا سی لاحول سے
 آگے کو نہ بڑھیں اور ضعیف پڑیں ایک رک کا جو رکھو الا کھیت کا تھا ایک طبیب پرندہ ون
 کو بیاتا تھا تو پرندہ طبیب کے آواز سے کھیت سے بھاگ جاتے تھے اور کھیت پرندہ ون سے
 ہتا تھا جبکہ سلطان شاہ محمود کریم نے راہ پر خیر اپنا رکھ کیا اور اس کے ساتھ سپاہ بھی تھی
 آسمان کے ستارے ابھوہ کے ابھوہ اور صفدر ملک گیر اس سپاہ میں ایک اونٹ تھا سپہ
 رتے تھے اور وہ اونٹ ایک بختی تھا پیشرو مثل خروس کے کہ خروس کے مثل آگے آگے بھاگ
 نابس آواز طبل و کوس کی رات دن میں فوج کے بلانے کو ٹانے کی اسپر سے کرتے تھے
 اونٹ اس رکے کے کھیت میں آیا رکے نے وہ طبیب اپنے گھوون کی حفاظت کیلے
 عاقل نے اس سے کہا طبیب مت بجایہ اونٹ طبل کا ہر وہ آواز طبل کا ہوگر ہو رہا ہو اس کے
 ری تورا کہ کیا چیز ہو رک کا کہ وہ آواز طبل کی تیری طبیب سے بیس حصہ زیادہ ہو بعد ازاں کے
 متا کہ میں عاشق ہوں محبت معشوق پر قربان گشتہ سیری جان نو تہ طبل بلا کی اور رات
 + نوبت بلا کی بچ رہی ہو یہ بھاری تہدیدین تورا کہ ہیں اس کے سلسلے جو کچھ میری آنکھیں دیکھ
 خلاف شرح میں آنت کو آشت لکھا ہو قولہ ای حریفان سن ازا ہننا فستم + کمزیا لاتے
 باستم + من جو اسمعیلیا نام بجزر + بل جو اسمعیل از آدم زمر فارغم از طہراق و از راہ قتل الخ

جہاں رہا یا + گفت پیغمبر کہ جانی اسلف + با عطیہ من یقین بالخلف + ہر کہ بیند مر عطا را صد عوض + زود در بار
 عطا را زین غرض + جلد در بازار زمان گشتند بند + تا چو سودا قدا مال خود دہند + روز دکانہا شستہ منتظر
 ہما کہ سودا کند بذل ایک سفر + تا بیند کالہ در پنج بیش + سرگردو عشقش ز کالای خویش + گرم زان مامدست باد
 کو بدید + کالہ بای خویش را رنج و مزید + بچین علم و ہنر + و حرت + چون ندید افزون از انہا در شرف + تا بہ
 از جان نیست جان باشد عزیز + چون بہ آمد نام جان شد چیز نیر + بعت مردہ بود جان طفل + تا نہ گشت او در بیک
 طفل را + این تصور دین تجل بعت است + تا تو طفل پس بدانت حاجت است + چون ز طفلی رست جان
 شد در وصال + فارغ از حس است و تصویر و خیال + نیست محرم تا بگویم بے نفاق + تن ز دم و اندام علم
 یا لوفاق + مال و تن بر فند زیر آن فنا + حق خریدارش کہ اندا شتری + بر فہازان از شمن اولیست +
 کہ تو در شکی یقین نیست + دین عجب غنی است در توای مہین + کہ نمی پرد بہ بتان یقین + ہر گمان تشنہ
 یقین ست ای پسر + نیز نہ اندر تزا بد بال + دیر + چون رسید در علم پس بر پا شود + مر قین را علم و پویا شود
 ترا کہ ہست اندر طریق مفتن + علم کتر از قین و فوق ظن + الملعنی دایم جان مسجد کتاہی کہ ای حرفیوسین
 آن لوگون سے نہیں ہوں جو سبب کسی خیالات کے اپنی راہ چلنے سے رک رہوں میں مثل سماعیوں کے
 ہوں یخوت اپنے ذریع ہو جانے پر آمادہ بلکہ مانند اسمعیل کے سر سے آزاد و بے پروا میں کہ وہ ظاہری د
 ریائے فارغ ہوں اسی سبب سے میرے مطلوب نے میری جان سے قتلوا کہا یعنی میرے پاس
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہ جانی اسلف من یقین بالخلف بخش کر تا ہی زمانہ گذشتہ
 میں جو کوئی یقین کرتا ہی زمانہ خلف کا یعنی پیچھے کا کہ بیشک عوض اسکا بہتر پاؤنگا بس جو کوئی یہ بات
 جائے کہ مجھ کو اس عطا میں سو عوض ہیں تو اس غرض سے فوراً وہ عطا کو بیان حصول غرض میں لگا دیگا
 سب لوگ اسی سبب سے مفید بازار کے ہوئے ہیں کہ سود کو تک رہے ہیں جب سود معلوم ہوتا ہو مال
 اپنا دیدتے ہیں روز دکانوں میں اس بات کے منتظر ہو کے بیٹھتے ہیں تا کہ کوٹو حاصل ہو نہ بدل ہمارا سفر
 یعنی ہم جو مال خرچ کریں اس سے سود ہو نہ وہ ضرر رسان ہو اور جو کیسے اسباب کا لا میں زیادہ نفع دیکھتا
 تو اسکا عشق اپنے کالا و اسباب سے سرو ہو جاتا ہی اپنے کالا سے جو اسکا عشق گرم رہا ہی یہی وجہ کہ اس میں
 نفع اور طر ہو ترا دیکھا تھا ایسے ہی سارے علم و ہنر اور حرفون پیشو کا حال ہو جب اور دن سے انہوں کو
 شرف میں زیادہ نہیں پاتا اور نہیں دیکھتا ہی بیان تک کہ جان سے بہتر کوئی چیز نہیں ہی یہ بڑی عزیز تر
 مگر جب اس سے بہتر ملتا ہی تو نام جان کا چیز نیر ہو جاتا ہی یعنی بضاعت نا چیز عزیز نہیں رہتی دوسری تشیل
 ہی کہ گرگ یا جو مردہ اور بیجان ہی ہی کسی طرح کیوں کی جان ہوتی ہی جب تک کہ وہ بڑی ہو کے آپ بچے

بن آئیے ہی یہ تصور اور یہ خیال بھی ایک گڑباز ہے کہ جب تک تو طفل ہی اسکا محتاج ہو اور جب طفل
 اور جان وصال جاتان سے وصل ہوئی جملہ حس و تصور و خیال سے فارغ ہو گیا اب کوئی
 اس سے بے نفاق وہ خاص باتیں جو دلیمن بین کہوں لہذا بس کرتا ہوں اللہ وفاق کو
 نسا ہو پھر مقولہ اسی گمان مسجد کا ہو مال و تن تیرا ایسا ہی جیسے برت کا اسکے بچے فنا ہو اور اللہ تو
 ن اللہ اشتہری من المومنین انفسهم و امواہم بان ہم الجنتہ بیشک اللہ خرید کرتا ہے مومنین سے
 اور انکے مال و مومن جنت کے پھر جب یہ نفس و مال برت و فنا ہیں تو تو ایسی گراں قیمت
 یوں نہیں بیچتا مگر اس سبب سے یہ برت اس قیمت سے بھلکواولی ہو رہی کہ تو شک میں
 آنے یہ قیمت اسی جنت ہی بھی یا نہیں خاص یقین نہیں کہ ہو اور تعجب کہ یہ تیرا عجب گمان ہو
 یقین کی طرف نہیں اڑتا ورنہ اسی پسر ہر گمان تشنہ یقین کا ہو اور تیرا یہ یقین میں اڑتا ہو جب
 بخ جاتا ہو تو قائم ہو جاتا ہو اور وہ علم یقین کے ساتھ دوڑنے لگتا ہو اس سبب کہ جو طریق امتحان
 ہیں ان سے ثابت ہو کہ علم یقین سے کمتر ہو اور ظن و فائق چنانچہ ظن وہ ہو جسکی دو طرف ہوں
 یقین مگر یقین کی طرف راجح اور علم اور ہو اعتقاد قطعی سے اور یقین مبنی ثبات پر پس ظاہر ہو
 ہو ظن پر اور یقین سے کمتر ہو اختلاف فرج میں آدم کو از آدم جاو کو جاز من میں خلقت کو
 ز کو کا ہذا کو زروا بنا نہا بندل کو بیدل مہر کو مہر شرف کو سرت بر فند کو بر فند زید ان کو زید ان بر
 و ناظرین لغو رہتا مل فرما میں + قولہ علم جو یای یقین باشد بدان + وان یقین جو یای دیدست عیان +
 بجو این را کفون + ازیس کلا پس لو علمون + میکشد دانش بر بنیش ی علم + گر یقین بودی بدیدند
 + ملاذ یقین بی استمال + انجان کہ ظن بھی زیادہ خیال + اندر اسکم بیان ابن سینا کہ شود علم
 میں یقین + از گمان و از یقین بالاتر + و ملامت بر نیگہ دوسر + چون نام خورد از جلوی او
 شمع و بینای او + با ہم گشت رخ چون خادہ روم + پائلہ زانم نہ کو را د روم + انچہ گل را گفت حق خدا نش
 ملت صد چند انش کرد + انچہ زو بر سر و قدش راست کرد + و انچہ از وی گیس و سرین بخورد +
 ریشمون جان دول + و انچہ خاکی یافت زان نقش چگل + انچہ ابرو را چنان طرار ساخت + چہرہ
 ملار ساخت + مرزبان را د و صلا فسونگری + و انچہ کان را د و زر جفری + چون در زرا و خانہ باز شد
 نیران شد + بردم زو تیر سو دایش کرد + عاشق شکر شکر خائش کرد + عاشق آنم کہ ہر آن آن
 نقل و جان جاندار یک مرجان اوست + المعنی استمال بکسر مہلت دادن چگل بکسر تین و کاف
 شہر حسن خیر طراز تیر زبان اور کیسہ بر جعفر نام کیا گر زرا دزہ ساز بر وزن قمار و دوا خردال

وہی معانہ کو کہتا ہے کہ علم جو یقین کو ڈھونڈتا تھا وہ یہ سبب ہے کہ یقین ہر شے کو اپنی دید پر موقوف رکھتا ہے
 اور طالب ظاہر کا ہوتا ہے تو اس کے میں جو سورہ قرآنی ہے ابھی ڈھونڈنے کے بعد کلا اور بعد تو علموں کے کیا ہے
 یعنی علم و یقین جیسا کہ فرمایا کلا تو علموں علم یقین تھا کہ اگر جانتے تھے علم و یقین کو یوں سے صاف
 ظاہر ہے کہ دانش جو علم ہے اسے علم بنیش کی طرف کہ یقین ہے کھینچتی ہے دانش بنیش کو ڈھونڈتا ہے پس اگر
 اس کو یقین ہوتا تو حیم کو دیکھتا جیسا کہ کہا ہے ترون الحیم ایسے کہ یقین سے فوراً دید پیدا ہوتی ہے بے مہلت
 جیسے کہ ظن سے خیال پیدا ہوتا ہے اور اس کے میں اس بیان کو بھی دیکھ لے کہ علم یقین عین یقین
 ہو جاتا ہے جیسا کہ فرمایا تم تروننا عین یقین پھر دیکھتے تھے اس کو بعین یقین کہ بعد علم یقین عین یقین رہے
 پھر وہی معانہ کہتا ہے کہ میں گمان و یقین دونوں سے بالاتر ہوں کوئی ملامت کرے میرا سر
 ملامت سے نہیں بھرتا نہ ٹھکرتا نہ دنگاوار ہو میرا دھن تو اس کا حلوہ کھا چکا ہے اور چشم روشن اور سینا
 اس کا ہو گیا ہوں ٹھکوا کیا براد کوئی کتنی ہی ملامت کرے اور پھر جب گستاخ ٹھکریطرت جاؤنگا
 تو شوخ و چالاک جاؤنگا نہ یہ کہ پاؤں کا پتہ اور اندھون کے مثل ٹٹولتا ہوا جاؤں جو کچھ حق تعالیٰ
 نے گل سے کھکے اس کو خندان کر دیا ہے میرے دل کے سامنے کھکے اس کو سوگنا اس سے خندان کر دیا ہے
 اور سوا اسکے وہ چیز جو سرور پرار کے قدر اس کا سیدھا کر دیا اور وہ چیز جو زکس و نسیرین نے اس کے
 کھاکے یہ لطافت پائی اور وہ چیز جسے کہ جان و دل کو شیرین کر دیا اور وہ حسن و خوبی کہ اس نے
 آدم خالی کو نقش چکل بنا دیا اور وہ کیفیت جسے ابر و کو ایسا زبان دراز اور کیسہ برکہ دیا اور جو کو گلگونہ
 گلزار کا بنایا اور سیکڑوں افسون گر بیان زبان کو دین اور وہ چیز جسے کان کو ز جعفری بخشا اور جب
 دروازہ سلح خانہ کا کھولا تو غمخیز چشم کے تیر انداز ہوئے آسمی نے میرے دل پر تیر مارا اور اس کو سوانی
 بنایا اور عاشق شکر اور اس کی شکر خایہ کیا شکر لب شکر خای کلام میں اس کا عاشق ہوں کہ ہر آن اس کی
 آن و ملکیت ہے اور عقل اور جان اور جاندار سب اس کے مرجان و گوہر ہیں آن وہ ادا مستحق کی جو
 بیان میں نہیں آسکتی انخلا ف شرح میں دیدست کو دیدہ است تو علموں کو یعلمون گلگونہ و گلزار
 بواو عطف لکھا ہے اور بے عطف میں مبالغہ زیادہ ہے تو قولہ من نہ لافم و بر لافم مجھو آب + نیست آتش کشی لم
 منظر ب + چون بندرم چون عین فخرن اوست + چون بنا شتم سخت روشت من اوست + ہر کہ او خورشید باشد
 پشت گرم + سخت رو باشد نیم اوراد شرم + ہر جو روی آفتاب بخیزد + گشت رویش خضم سوز دیر در +
 ہر جو بمر سخت روید در جهان + یک سوارہ کوشت بر حیش شہان + ردنگر دایند از ترس نمی + یک تنہا
 نزد بر عالمی + سخت رو شد سنگ ثابت بار سوخ + از ترس از جهان با گلورخ + کان کوخ از خشتن یک نخت

از منہ خدائی سخت شدہ گو سفندان گم بردن انداز حساب + زمان بیمان کی تیرسد کن قصاب +
 راع بنی جون راعی ست + خلق مانند روم اوساعی ست + از روم چوپان نرسد در برد + یکشان
 بود در گرم و سرد + گزند بانگی ز قہر و بر روم + وان زمرست آنکہ دارد بر ہمہ + ہر زمان گوید گوشت سخت
 غمگین کم غمگین مشو + المعنی غمگین میں لفظ گین یعنی خداوند کے ہو یعنی بر دشمن میں شجی نہیں اپنا
 یحیی مارون تو تو میں مثل آب کے ہوں کہ کسی آگ کے بجھا دینے میں بچھو اضطراب نہیں ہیں اپنے
 لیون چھپاؤن خفیض میرے مخزن کا وہ ہو اگر محض لاف ہو تو ڈرون اور کیسے سخت رو نہوں کہ
 پشت و مدد وہ ہو جسکو پشت گرمی خورشید سے ہوتی ہی وہ سخت رو ہوتا ہو نہ اسکو کیسا ڈر ہو
 نرم وہ ایسا ہو جیسے روے آفتاب ختم سوز بھی کہ وہ اسکی حلت و حرارت بجا دیر دہ در بھی کہ وہ
 دشمنی ہو ہر چھپے ڈھکے کو ظاہر کر دینے والی دیکھو جتنے بیمیر جہان میں ہوے سب سخت رو کہ تن تنہا
 شاہوں کے لشکر کو زد و ضرب کیا ہو کسی نے کسی خوف و غم سے صفحہ نہیں بچھل تن تنہا ایک عالم پر
 سے ہی سنگ جو در گرفتہ اور بار سوخ ہو ای استوار وہ بھی سخت رو ہوتا ہو اگر سا را جہان پر کج
 ے تو وہ نہیں ڈرنا کسو اسطے کہ کلوخ توخت زن سے ایک ٹکڑا ادنی ہوا ہو اور سنگ سے تم
 سے سخت ہوا ہو بکریاں اگر چہ بیمار و بخیاب ہوں اکتے سبب انکی سرگشتگی کے قصاب کہنے یگا
 فتح سرگشتگی و حیرانی آنحضرت نے فرمایا ہو کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ و اہل راع علی عیالہ و

فد و المرقۃ لریعۃ علی بیت زوجہ و ولدہ وہی مسئلہ عنہم و عبدالرحمن راع علی آل سیدہ و بیہ و بیہ و بیہ
 راع و کلکم مسئول ہر ایک تمسے نگہبان ہو اور ہر ایک تمسے پوچھا جائیگا رعیت سے مرد نگہبان اور
 ال کا اور اس سے پوچھا جائیگا عورت نگہبان ہو اپنے خاوند کے گھر کی اور اس کے اولاد کی یہ
 ہی جائیگی اور غلام آدمی کا راعی ہو مال آقا بروہ اس سے پوچھا جائیگا خبر دار ہو کل تمسے راعی
 ال مسئول ہوں سے ہی بنی بھی مثل راعی کے ہیں اور خلق مثل روم کے اور وہ انکا ساعی اگر یہ
 سے رٹے تو چوپان انکی لڑائی سے کب ڈریگا لیکن گرم و سرد کا اس کے حافظ ہو اگر آواز قہر کی رہ
 نو یہ جان کہ یہ آواز مہر کی ہو جیسی کہ اسکو سب پہنچے ہر دم تیرے کان میں تیرا بخت کتنا ہو اگر
 ن کروں تو غمگین ست ہو یہ شعور و اشعار مابعد مولا نا ہر نے دوسری تمہید و تمثیل میں ارشاد
 ن و اللہ در ہم الخلاف شرح میں بار سوخ کو باز سوخ + لکھت کو لکھت + بیمان کو بیتان + اس شکل کا
 ت کو گوتم لکھا ہو یہ عجیب حال کہ کسا گوش اور کسا بخت قولہ من ترا غمگین و گریان زان کم +
 چشم بدان بہمان کم + تلخ گردانم ز غما خوے تو + تا بگر دو چشم بد از روے تو +

انی تو میادی نہ جوای می + بندہ و انگندہ رای می + جیل اندیشی کہ در سن درسی + در فراق و حین من بلیسی + چاہ
 + مجوید پی سن درد تو + می شود + دوش آہ سرد تو + می توانم + کم کی این انتظار + رہ دہم بنایت راہ گذار + تازین
 گرداب دوران و امی + بر سر گنج وصال پانی + یک شیرینی و لذات مقر + ہست بر اندازہ رنج صفر + آنگہ از
 شہر و خوشیاں برخورداری + کز عزی رنج و محنتا + سری + در خود بنگر کہ اندر دیگ چون + پیچید بالا چو شد ز آتش
 از بون + ہرچ آسان یافتی آسان دہی + در مشکلات را بر جان نمی + بشنویاں تمثیل + قدر خود بدان + در بلا ہا را
 ایچوان + المعنی یہ قول بھی نجات ہی کا ہی کہ میں تجھ کو غلین و گریان اس سبب سے کرتا ہوں کہ چشم بدون سے
 چھپائے رہوں بد اپنی خواہشیں تجھ کو غلین دیکھ کے نہ پیش کرنے پائیں کہ یہ تو خود ہی روئے دیتا ہوا
 بد نفس و حرص و غیر ہم میں تجھ کو غم میں ڈال کے تیری عادت کو تلخ کرتا ہوں تو چشم بد کی تیرے صورت
 دیکھتے ہی لوٹ جائے پاس نہ پھٹکے کیا تو میرا صیاد و میرا متلاشی نہیں ہو اور میرا مطیع اور میری راہ پر
 انگندہ نہیں تو بھی تو جیسے تجویز کرتا ہوں تیری رسانی + مجھ تک ہو اور میری جدائی و تلاش میں سبکس دے بس ہو
 تیر اور دیکھے میرے ملنے کی تدبیر میں ڈھونڈھتا تجویز کرتا ہوں رات جو تو آہیں سرد کر رہا تھا میں انکو خوب سنتا تھا
 میں یہ بھی کر سکتا ہوں کہ بے انتظار کے اپنی طرف تجھ کو آنے دین اور راہ گزار بتا دوں تو تو اس گرداب
 زمانہ سے نجات پا جائے اور میرے گنج وصال کے سر پر قدم رکھے لیکن شیرینی اور لذت میں وطن کی بقدر
 اندازہ رنج سفر کے ہوتی ہیں معمول ہو کہ آدمی اپنے شہر اور خویش و اقربا سے اسوقت پر خودار و متمتع ہوتا ہو
 کہ مسافت سے رنج و محنت اٹھائے تو خود بخود ہی کو دیکھ لے کہ جب ہانڈی میں بڑ کر آگ سے عاجز ہوتا ہو
 تو کیسا اوپر کو کودتا ہو اور اس رنج کی تاکید اس سبب سے کرتا ہوں کہ جو چیز تجھ کو آسان مل جاتی ہو تو ویسے ہی
 آسان اور کو دیتا ہو ورنہ میں کرتا اور جو مشکلات سے ہیں میں نے شکل سے تو نے پائی ہیں انکو دیتے
 تیرا البتہ دل دکھتا ہو اب تو اس تمثیل کو سن اور اپنی قدر جان اور بلاؤں سے ایچوان منھ مستحیر
 اختلاف شرح میں روگردان لکھا ہو کہ خلافت سیاق کلام کے ہی میری دانست میں گردان ہو
 تمثیل بھاگنا موسن کا اور بیہبری بلا میں ساتھ اضطراب بقہراری خود کے وقت جوش
 کے تو باہر نکل جائے اور منع کرنا کہ با نو کا

قولہ ہزانی می بر آید و نت جوش + بر سر دیگ و بر آید و خردش + کہ چرا آتش میں + میرنی + چون خریدی چو
 نکو ہم میکشی + میزند کفیلز کہ بانو کہنی + خوش بچوش و بر جہ ز آتش گئے + زان نہ جو شام کہ کروہ می + ملکہ ناگہری
 تو ذوق چاشنی + تاغدا گروی یا میری بیان + بہر عاری نیست این امتحان + آب میخوری + بہستان سرفروزا
 بہر این آتش بہت آن انجور + رجمتش بر قہر اداں سابق شد دست + تاکہ سرمایہ وجود آید بدست

الذات نرودیدم و پوست و چون نرودیدم گدازد عشق و دست و زبان تقاضا گریباید قہر با ایشا کی ایشا
ایہ راہ باز لطف آید برای عذرا و بہ کہ بکوی غسل بر جتی دجہ تا خود گوید جہریدی در بہار و ریح
خدیو شہ دار ہما کہ معان باز گردد شکر سازد بیش شد گوید ز ایشا تو باز و المعنی کفگیر بکو بیان
نہ ہین نکوہ کسر و کاف عربی ملاست فراتے ہین کہ وہی خود جوش کھا کھا کے دیگ کے سر پہ آجائے
سیکڑون شور اٹھاتے ہین کہ کیون ہم ہین آگ لگا دی ہو جب ہم کو خرید ایتویہ ملاست سر زنت
نہ ہو گھر کی بی بی کفگیر راتی ہو اور کہتی ہو نہیں اچھی طرح جوش کھاؤ اور آتش گاہ سے اچھلو کر دو
اس سبب سے تلو جوش نہیں کرتی کہ تلو مکروہ جانتی ہوں بلکہ اس واسطے کہ تم میں مزہ اور جاشی
اور اس واسطے کہ غذا ہو کے جان سے آہختہ ہو جاؤ کسی ننگ و غار کی وجہ سے یا سخاں تمہارا نہیں ہو
ان باغ تر و بہر میں بانی پتھے رہے ہو وہ آنجور تمہارا اسی آگ کی واسطے تھا آنجور آتش جو جگہ بانی
بہائم کی رحمت اُسکی قہر پر اس سبب سابق ہو کہ سرایہ وجود کا حاصل ہو یعنی ہر شے وجود پر ہے
کہ لحم و پوست بے لذت کے پیدا نہیں ہوتا اور اگر لحم و پوست نہ تو عشق و دست کا کسکو
ملائے اس تقاضا ہے عشق سے اگر اُسکے غلبے اور شدت میں واقع ہوں تو اُسکے ایشا میں ہر
ر تو بھر لطف اُسکا اُسکے عذر میں آئینگا اور تجھ سے کیسکا کہ اب تو غسل کر کے پاک صاف ہو گیا
کل گیا سب آلودگیان تیری جاتی رہیں خبردار وہ خود نہ کہنے پائے کہ مدتوں عیش و بہار میں
برخ تیرا مہمان ہو تو اسکو خوش رکھتا جب مہمان لوٹ کے اپنے بادشاہ کے پاس جائے
نئے اور تیرے ایشا کا بیان کرے الخلاف شرع میں نکوہم کو نکوہم لکھا ہو کہنے کو کہنے
بجو شام عار کو غار قولہ تابجاوی نعمت منعم رسد جملہ نعمتہا بردبر تو حصہ من خلیفہ تیرے پیش
نہ انی ارانی اذ بچاک و سر بہ پیش قہر نہ دل برقرار و تابہر مقلقت اسمعیل وادہ سر بہر مایک
سیت و کہ نہ بریدہ گشتن و گشتن بریت و یک مقصودم ازان تعلیمت و اسی مسلمان بایدت
و اسی خود بخوش اندر ابتلا و تانہ ہستی و نہ خود ماند ترا و اندران بستان اگر خندیدہ و نوکل بستان
و اگر جدا از باغ آب گل شدی و قہر گشتی اندر احشا آمدی و شو غذا و قوت اندیشہ و
رشد و ہمیشہ و از صفاتش رستہ باندخت و در صفاتش باز و چالاکیت و زابر و خوش
ندی و پس شدی صاف و زگر دون بر شدی و آمدی در صورت باران و آب و میر و دی
مطایب و جز و شمس و ابر و باران ہادی و نفس و فعل و قول و فکر تا شدی المعنی بچاک
سر اول و فتح ثانی بمعنی کار دے لکھا ہو کہ تم کی رومی ہو مجھ کو گفت میں نہیں ملا شاج سے کسی

لغت میں دیکھا ہوگا احتساباً الفتح جو کچھ سینہ او شکم میں ہی شلال دل اور جگر اور معدہ درودہ یعنی جب وہ شاہ
 کے سامنے تیرے ایشار کا بیان کرے گا تو نعمت کسی خود منعم تیرے پاس پہنچے گا جس سے ساری نعمتیں تجھ پر
 گر ٹکی رہ رہتے تیرا ہوگا اور وہ منعم تجھ سے کیونکہ میں خلیل ہوں تو پسر ہی تجھ کو خواب میں دکھایا ہی کہ میں تجھ
 ذبح کر تا ہوں بس میری چھری کے سامنے سر رکھ دے جیسا کہ دوسرے مفرقہ میں ہی اتنی اڑتی اڑتی جگہ
 اور یہ بات تین رات حضرت خلیل نے خواب میں دیکھی حضرت اسمعیل سے کہا اور وہ ذبح ہونے پر مستعد
 ہوئے اب تو سراپا تہ و ثانیہ عشق کے سامنے رکھ دے اور دل قرار و سکون پر رکھو میری ہمت ہو خلق تیرا اسمعیل
 کی طرح کاٹوں سر تو تیرا کاٹوں لیکن مجھ اسکا ایک راز پوشیدہ ہو کہ وہ کاٹنا قطع ہونے اور بریدہ ہونے
 سے پاک ہی مثل ظاہر کے نہیں ہو مگر ہر لیکن خاص مقصود میرا اس قطع و برید سے تیری تعلیم ہی اور وہ
 یہ کہ تو جو دعویٰ سلما نی کرتا ہی تو ای سلما نی تسلیم کا طالب تجھ کو ہونا چاہیے تسلیم اختیار کر بس خود کہہ کر
 سے مراد ہی خوب اتلا و امتحان میں کھولنا اُبتلا رہ تا نہ تیری ہمتی کو چھوڑے نہ خود تجھ کو چھوڑے اب اگر اس
 باغ اتلا کا تو ایک کل کھلا ہوا ہی تو بتان جان اور دیدہ و دون کا گل ہی اور اگر اس باغ سے جدا ہوا تو اب
 گل ہو گیا بیکار و خوار اور ایسا ایک قہر ہو گیا جو معدہ درودہ میں گیا جسکا انجام بجا ست اور عنذ او
 فوت بھی ہوا تو اب گل کا تجھ کو تو چاہیے کہ تو غذا و قوت اندیشوں کا بننے ایسے کہ تو شیر ہو بس شیر بیشوں کا
 بن کہ وہ بیشے اندیشے ہیں مین اندک کی قسم کھا کے تجھ سے کہتا ہوں کہ تو اسکی صفات سے پیدا ہوا ہی ہے
 خالق و باری یعنی خاک سے پیدا کرنے والا اسکی صفات سے ہیں انھیں سے تو پیدا ہی بس تجھ کو چاہیے کہ
 حست و چالاک ہو کے ان صفات اور سوانے سب کی طرف رجوع ہوے اور خوض و اندیشے کرے
 تو تو ابر و خورشید و گردون سے جو بڑے علو والے ہیں اُن سے آیا ہی اور حیوت تو صاف ہوا تو گردون
 سے بھی بالا ہو جائیگا پھر آفتاب تو گردون کے تحت ہی ہیں اور انسان تو ہر شے سے اثر و اعلیٰ
 جب تو صورت باران و آب میں آئے گا کہ یہ خود پاک اور کے پاک کرنے والے ہیں تو مزور صفات مستطاب
 یا کثرہ برگریدہ میں داخل ہوگا لیکن تیرا حال کہ تو تھا تو جزو شمس و راہ و باران کا جو روشن و طاہر
 مظہر ہیں اور ہو گیا نفس اور فعل و قول اور انکی فکر میں انحراف شرح میں حلقہ کو حلقہ احتشاکو اچھا
 لکھا ہی قولہ هستی حیوان شد از مرگ نبات + راست آمد اقلونی یا ثقات + چون چنین بردیست مارالبد
 بات + راست آمدان فی قلی حیات + فعل و قول صدق شد قوت ملک + تا بدین حراج شد سوی فلک
 آنچنان کان طهر شد قوت بشر + اجمادی بر شد و شد جانور + این سخن ترجمہ پنداری + گفتہ آید در مقام
 دیرے کاروان دائم ز گردون میرسد تا تجارت میکند و میرود پس برو شیرین و خوش با اختیار +

نی و کراہت و رد و در اندان حدیث تلخ سیگیم ترا تا ز تلخہا فرو شویم ترا + زاب سرانگور افشردہ نہد
 و افسردگی بیرون نہد + تو د تلخی چونکہ دل پر خون شوی + پس ز تلخہا ہمہ بیرون روی + آذنان شیرین
 بخون غسل + فارغ آئی گو تبوریزند خل + ہر کہ اواندربلا صابر نشد + مقبل این درگہ فاختہ نشد + سگ
 نیست اورا طوق نیست + خام نا جو شیدہ جز بیدوق نیست + المصنی دیکھو مرگ ایسی شوی کہ نبات کی
 حیوان کی جو نبات سے بڑھ کے ہیستی ہوئی مثلاً غلہ وغیرہ کہ کاٹا جاتا ہو اور پیسا کو ملا جاتا ہو کہ
 مرگ ہی حیوان کا قوت ہو جاتا ہی جس سے اسکی ہستی ہی آب نبات کی مرگ سے تو یہ ہستی حاصل ہی
 مرگ سے جانے کیسی ہستی حاصل ہوگی اسواسطے ٹھیک کہا ہی جو اقلوئی یا لقات کہا ہی اور ہر گاہ
 ت لینے مرنے کے بعد ایسی برداد رجیت ہی تو یہ بات بھی ٹھیک ہی جو کہا ہی ان فی قتل حیات فعل
 بر قول صدق یہ قوت فرشتوں کا ہی وہ اسی سید طہی سے آسمان پر چڑھے ہین کہ کھانے پینے سے
 اور ایسا طعم کہ وہ قوت بشر کا ہو اقسام جادی سے کہ جہان بشر اس سے بھرا پھر بشر بنین رہا جانو
 دی غلہ وغیرہ کہ جمادات سے ہی اب فرماتے ہین کہ اس سخن کا جوڑا چکلہ ترجمہ دوسری جگہ ہم
 بے میرے پاس تو ہمیشہ قافلہ آسمانی جو مراد تائید و القائے سخن سے ہی آسمان سے آتا ہی اور
 ت کر کے چلا جاتا ہی پس جو کوئی خواہان اس تجارت کا ہو گا خود شیرین اور خوشن با اختیار
 لیجا ینگانہ تلخی و کراہت سے درد کی طرح میں جو تجھ سے کڑوی کڑوی باتیں کرتا ہوں یہ تیری
 بن چاہتا ہوں کہ جملہ تلخیوں سے تجھکو دھوکے پاک صاف کر دوں اب بخوڑا ہوا انگور کا سر ہوتا ہو
 ش پاتا ہی تو سردی و افسردگی چھوڑ دیتا ہی ایسے ہی جب تو میری تلخی سے دل پر خون ہو گا
 بن سے چھوٹ جائیگا اور اسوقت میں تو مثل شہد کے شیرین ہو جائیگا اگر تجھ سر کی لینے
 نہ و ترش و بیان کرین تو سب سے فارغ اور نچت ہوئے کچھ پروا ہی نہ کرے خوب جانے
 ل بلا میں صابر نہوا ہر گز مقبل اس درگاہ فاختہ کا نہوا جو کتا شکاری نہیں ہی اس کے لیے
 بھی نہیں ہی ایسے ہی جو کوئی کچھ ہوتا ہی اس کے لیے بلا بھی ہی اور جو کچا نا جو شیدہ ہی وہ محض
 بیدوق ہی لینے بے لطف و ہمزہ اختلاف شرح میں دوا کو زرد دوا لکھا ہی

تمثیل صابر ہونا مومن کا جو بھید بلا فراقت ہو جا

نت اپنیں ست آتی + خوش بچو شرم یا ہم دہ راستی + تو درین جو شش چو معار سنی +
 کہ پس خوش میرنی + بچو پیم بر سرم زن زخم و داغ + تانہ نیم خواب ہندستان و باغ نہا کہ خوش
 عوش من + تار ہی یا ہم دوران آغوش من + نہ کہ انسان غنا طاعی شو + بچو میل خراب بین باغی شود

چون در خواب بیند ہند را پیلان بلا نشود آرد و غا + ان سنی گوید در کہ پیش ازین + من جو تو بودم
 جزای زمین + المعنی اس نخود نے جسکا ذکر او پر ہو چکا کہ اگر یہ جوش و بلا کہ حصول مطلب کا ہو تو تو
 لمو خوب جوش دے اور ای رب میرے تو اس بلا میں مجھکو قرار و ثبات عطا کر جب اس جوش میں
 میرا معمار و آبادان کا ہو تو خوب کھلیں میرے مار کہ نہایت ہی اچھی مار ہی ہو شل پیل کے میرے
 پر زخم و داغ لگا تا ہندوستان اور باغ کی خواب نہ دیکھوں و آغ ہو کہ ملک فارس میں پیل نہیں ہوتا
 بھی کوئی لیکیا اور وہ اپنے زمان مہود پرست ہو کے مارنے لگا تو اٹھوں نے یہ تجویز کیا کہ اسے ہندوستان
 اب میں دیکھ لیا یا اسکو یاد آیا بس مصلح یہ مقرر ہوئی کہ پیل کو ہندوستان یاد آنا یا ہندوستان
 ب میں دیکھنا اور در حقیقت وہ شورش اسکی جوشش مستی سے ہوتی ہو اور اسوقت میں اس کے داغ و
 لگاتے ہیں کہ پھر مست نہیں ہوتا ہندوستان و باغ مراد دنیا سے ہو اور داغ اس واسطے لگا کہ پھر میں اس
 میں نہ پڑوں اور معشوق حقیقی کے آغوش کی راہ پاؤں اس واسطے کہ انسان غنا و اسودگی میں
 ہ ہو جاتا ہو جیسے ہاتھی خواب میں دشمن و بیفرمان ہو جاتا ہو بس تشبیہ دینا کی خواب سے ہو پھر تفسیر
 انکو کی ہو کہ پیل جب ہند کو خواب میں دیکھ لیتا ہو تو پیلان کی نہیں سنتا اور اس سے لڑتا ہو یہ سنکے
 خاتون ناک نخود سے کہتی ہو کہ اُمجھ سے سن اس سے پہلے میں بھی ایسی ہی اجزاے زمین
 سے تھی انخلافت یاریم کو یاریم دعا کو و غنا شج میں لکھا ہو

اندر کرنا گھر کی بی بی کا نخود سے اور حکمت اسکو جوش میں ڈالنے کی

بل چون پوشیدم جہا ز آذری + پس پذیر گشتم داند ز خوری + مدتی جو شیدہ ام اندر ز من + مدتی دیگر درون
 ب تن + زین و جوشش قوت صہا شدم + روح گشتم پس ترا استا شدم + در جادی کہمتی زان میری
 شوی علم و صفات معنوی + چون شدی تو روح پس بار دیگر جوش دیگر کن ز حیوانی گذر + از خدا بخواد
 زین نکتہ + ورنہ نفزی در رمی در منتہا + زانکہ از قرآن بسی مگرہ شدہ + زان رسن قومی درون چہ شدہ
 رسن رانیست جرمی امی عنود + چون ترا سودای سر بالا بنود + المعنی او پر کی تمہیل میں جو شعر اخیر خدان
 ن گوید از میری دانست میں یہ شعر صدر اس حکایت کا ہو لیکن دھوکے میں لکھ گیا یعنی وہ خاتون
 س کہتی ہو کہ میں بھی اجزاے زمین سے تھی جب میں نے اپنا جوڑا آتش پنا جو جہیز میں لائی تھی کہ
 قسم ہو پس مقبول ہوئی اس حال سے کہ جس لائق تھی اور وہ جوڑا آتش یہ ہو کہ ایک مدت تو میں
 انہ کی طعن و تشنیع میں کھولتی رہی ہوں اور ایک مدت دیگر تن یعنی آتش معدہ کے جوش
 ن سہی ہوں جو مجھ کو کہ ہو تو جاؤی تھا میں نے تجھکو جادی سے توڑ پھوڑ کے ایسا کیا جسکے سبب

یسی طرف جاتا ہے کہ علم صفات معنوی کا ہو جائے یعنی علم صفات روحانی کا اور جب تو روح ہو جا
 یے کہ بھروسہ دہا رہے دوسرا جو شکر اور اس رتبہ سے بھی گزر جا اور مقام فنا پر پہنچے بقا با شکر
 اسے دعا مانگتا رہے کہ ان ملکوت سے توڑ گئے نہ پائے اور منتہا کو پہنچ جائے اس واسطے کہ قرآن
 نبی سے بہت گمراہ ہو گئے اور اس رسن سے جو عودۃ الوثقی اسکی صفت ہی برخلاف بلندی پر چڑھ
 نیا چاہ میں گرے ہیں جیسا کہ فرمایا فیصل بہ کثیر دیہی بہ کثیر اگر اہی میں ڈالتا ہو بہتوں کو اس
 بیت کرتا ہی بہتوں کو اس سے لیکن رسن کا اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جب ای غنود تجھی کو سودا سہالا کا
 ن کیا کہ یہ اختلاف شرح میں حصہ کو جہا کفے بکاف تازی کو کفے بکاف فارسی گمراہ کو گمراہ لکھا ہے

باقی حصہ حمان اس مسجد مہمان کش کا اور ثبات و صدق سکا

غریب شہر سر بالا طلب + گفت می خیم درین مسجد شب + مسجد اگر کہ بلا می من شوی + کعبہ
 روای من شوی + ہیں مرا بگذارای بگزیدہ یار + تار سن بازی کم منصور وار + گر شدید اندر نصیحت
 + می نخواہد غوث و آتش خلیل + جبریل را رو کہ من افروختہ + بہترم چون عود و عنبر سوختہ جبریل
 ی سیکنی + چون برادر با سدا ری میکنی + ای برادر من بر آور جا بکم + من نہ آن جانم کہ گردم بیش
 ن حیوانی خراید از علف + آتشی بود و جوہر ہم شد تلف + گر نگشتی ہمیزم آن شمر بیدی + تا بہر دور ہم
 + تار سوزا نست این آتش بدان + بر تو آتش بودی عین آن + المعنی اس مسافر شہر سر بالا طلب
 نو اسی مسجد میں اس رات سوؤنگا اور مسجد سے مخاطب ہو کے کہا ای مسجد اگر تو کہ بلا میری ہو چکا
 رہا بیون کی طرح شہید کرے تو تو میری کعبہ حاجت روا ہو جائے سب حاجتیں میری روا ہو جائیں
 سے متوجہ ہو کے کہا آگاہ ہوا یار گزیدہ مجھ کو اپنے حال پر چھوڑ دے تا منصور کی طرح
 ی کروں رسن باز یاد گیر جو سی پرہ و طے آئی نصیحت کرنے والا اگر چہ ہم نصیحت کے حق میں
 بریل ہو جسے ساری نصیحتیں ختم ہوئیں مگر میں تو خلیل ہوں کہ فریاد رس نہیں چاہتا مقول ہے
 زت خلیل کو آگ میں ڈالنے کو آدہ ہوے جبریل آئے اور کہا کوئی حاجت ہے کہا کوئی حاجت
 یہ آگ میں جو ڈالتے ہیں کہا جاننے والا جانتا ہی میں تھیسے مدد نہیں چاہتا ای جبریل تو جا کر میں تو
 در عود و عنبر کی طرح آگ میں جل جاؤں تو یہی بہتر ہے تو میری گرجہ تو یاری کرتا ہو اور برادر کے مانند
 مگر ای برادر میں آؤر یعنی آگ پر چست و جالاک ہوں اور وہ جان نہیں ہوں جو گھٹ جاؤں
 بن آؤر مبدل آؤر کا ہو بس یہاں برعایت تجھیں تمام برادر کے برادر ہی بہتر ہے وہ جان جو
 ہوتی ہے موافق قول اطباء کے روح حیوانی ہو کہ خورش لطیف سے بڑھتی ہے اور غذا نہ ملنے سے

یفت و فنا ہوتی ہو اور عجب کہ ہر تو یہ روح حیوانی ایک آتش کہ ایک عنصر قوی ہو اور جسکی ہیزم خوراک کرے
 ل ہیزم کی علت سے تلف ہوتی ہو پس اگر یہ ہیزم اسکے ساتھ نہ لگی ہوتی تو یہ شمر ہوتی یعنی شمر دارد
 رہندہ اور معمور و عامر اب تک اسی خود بھی آباد اور آباد کنندہ اور یہ آگ جو زمین پر ہو اور سوزان تو اس
 سے بھی کہ اسی آگ کا ہر تو یہ نہ ذات خاصہ کی قولہ عین آتش در اثیر اقلیقین + ہر تو سایہ نیست اندر زمین لاہر
 بیابا اضطراب + سوی معدن باد میگردد شتاب + قاست تو بر قرار آمد ببار + سایہ ات کو تہ دمی یکدم دراز +
 + در پر تو نیاید کز ثبات + عکسها و اگشتہ سوی امہات + ہین وہاں بر بندہ فتنہ لب کشاد + باز گواہند علم
 بناوہ فتنہ زاد و کرد عالم را خراب + شرق و غرب افتاد اندر اضطراب + چون غرابت گشت ہما تنگ شد +
 ما باو گیری در جنگ شد + گفتگو بسیار شد خاموش شد + مسئلہ تسلیم کردم تن زدم + ورتو گوئے موجب فتنہ
 بود + باز گویم گوش کن چون غم فرو برد + المعنی آتیر کردہ ناز کہ مقعر فلک ہو یعنی غایت بلندی فرماتے ہیں کہ
 آتش جو عین آتش ہو اثر میں ہو یقیناً اور یہ آتش جو زمین میں ہو اس کے سایہ کا ہر تو ہو اصلی نہیں ہو
 ہر تو ہو کہ ہر تو اپنے معدن کی واسطے مضطرب ہو اور جلدی اسکی طرف لوٹ جائے جیسے قدیر جس سانہ
 تی کے ساتھ ہو بحال خود رہتا ہو اور سایہ تیرا کبھی کوتاہ ہوتا ہو کبھی دراز اس سبب کہ ہر تو میں کوئی ثبات
 نہ پاتا اس کے جو عکس ہیں سب اپنے امہات کی طرف کہ جن سے پیدا ہوتے ہیں جاتے ہیں اب فرماتے ہیں
 ار ہو تو زبان بند کر کہ فتنہ ہے لب کھولے تو اہل علم بارشاد کہندے اسلئے کہ فتنہ پیدا ہوا عالم کو خراب
 در شرق و غرب کو اضطراب میں ڈالا تیری غرابت سے دل تنگ ہوئے اور ہر کوئی ہر کسی سے
 نے لگا آدبست گفتگو ہوئی میں بھی خاموش ہو گیا اور مسئلہ مان لیا اور جو تو کہے کہ فتنہ کا سبب کیا تھا
 تو نے میں تجھ کو بتانا ہوں کان لگا کے سن کہ کیسے یہ غم فرو برد ہوا

ذکر بدائع ششی کم فہمون اور طاعنون کا

پیش ازین کہیں قصہ تا مخلص رسد + و دو کندی آمد از اہل حسد + سن بھی رنجم ازین لیکلین لکد +
 رسادہ دے راہی کند + خوش بیان کردا کن حکیم غوثی + ہر بخوبی بان مثال معنوی + کہ زقرآن گزیدہ بند
 ال + این عجب نبود از صاحب ضلال + کہ شعاع آفتاب پر نورہ غیر گرمی می نیاید چشم کو بہ فریبی گاہ
 بخاند + سر بیرون آور د چون طائفہ + کا این نخر پست است یعنی شفی + فتنہ پیغمبر است و پیر وی نیست
 بشت اسرار بلند کہ دو اندا و لیا از ان سو سمند + از مقامات تبت تا فنا + پایہ پایہ تا ملاقات حسد +
 و حد ہر مقام و منزلی + کہ ہر زوہر پردہا جلدی + جملہ ستر سرفسانہ است و فسوں + کہ دو کا نہ قصہ بیرون
 ن + چون کتاب اللہ بامد ہمیلان + اینچنین طعنہ زدند ان کا زبان + کہ اساطیر ست و افسانہ نثرند +

بقیہ تحقیق بعد از املعنی مخلص بالفتح محل تمام کی گردن کو پھین مارنا خرط بط کلان و مراد از
 تحمل خدا کی طرف رجوع کرنا اور دنیا سے جدا ہونا اساطیر قصہ ہا کی گذشتگان شریف پست خاکیان
 کا ہو کہ قبل اس سے کہ یہ قصہ تمام کو پہنچے ایک دھوان کریدنے والا جس سے لوگوں کی
 برہ اور دماغ خیرہ ہوں آیا میں اسکا کچھ خیال نہیں کرتا گو ہو مگر یہ خوف ہے کہ مبادا اسکی لات سادہ ملی
 کی کو پھین مارے اور ہر تھار کر دے دیکھو کیسی اچھی مثال حکیم غزنوی نے معنی دار مناسب حال
 جنہر اصل معنی قرآن سے پردہ ہڑا کی ہے کہ اہل ضلال قرآن سے سوائے قال کے اور کچھ
 نہ مقصود اصلی سے اسکے کچھ واقف نہیں ظاہر کے تقید میں اور یہ اُنسے کوئی تعجب کی بات نہیں
 آفتاب کیسا نور سے بہرہ دیر ہو مگر اندھے کی آنکھ سوائے گرمی کے اسکے نور کو نہیں دیکھتی نہ اسکی
 واقف ایسے ہی ایک خرط یعنی احمق نے خرفانہ سے سر اٹھایا ایسا جسے حد سے گزرے ہو
 اور بط کلان کی بھی عادت ہو کہ سر اٹھا کے سخت و درشت آواز کرتی ہو اور یہ کہا کہ یہ سخن
 بنے شتوی کہ اس میں قصے پیغمبروں کے اور انکی پیروی کا بیان ہی نہ یہ کہ اس میں کوئی ذکر و بحث ملے
 ہو اولیا اس طرف بنا گھوڑا دوڑا میں یہ تو اس میں مطلق نہیں کہ مقامات قبل سے جہاں تک پہنچے
 قتالی اللہ تک درجہ بدرجہ جدا جدا تا بملاقات خدا سبکی شرح اور سب کی حد اور منزل و مقام
 کوئی صاحب دل پر پا کے اُنسے اُنسے یہ تو متراسر افسانے اور قصے ہیں اور افسانوں کے
 کے کچھ ظاہر ہی نہ کچھ باطن آئندہ مقولات مولانا رحم کے ہیں کہ اگر میری شتوی پر اعتراض
 با فر تو جب کتاب اللہ سے نازل ہوئی اس پر بھی یہی طعن کرتے رہے کہ پرانے لوگوں کی
 پر قصے پست و خوار نہ اس میں کوئی تعمیق ہی نہ کوئی تحقیق سیدھا سادہ بیان گذشتہ لوگوں کی
 میں قال کو قال لکھا ہے قولہ کو دکان خرد نمش میکنند نیست جز ام پسند و نا پسند +
 دایلیس و مار + ذکر ہود و باد و ابراہیم و نار + ذکر نوح و کشتی و طوفان یں + ذکر کنگان و مرز
 ذکر یوسف و ذکر زلف بر خمش + ذکر یعقوب و زریخا و غمش + ذکر اسمعیل و ذبح و جبریل +
 ناب نیل + ذکر بلقیس و سلیمان و سبا + ذکر داود و زبور و ادریا + ذکر طاووت و شعیب و
 یونس و ذکر یونس و قوم او + ذکر حلیم و نخل و مخاض + ذکر یحیی و زکریا و درر باض + ذکر صالح
 + ذکر ادریس و مناجات و جواب + ذکر ایسا و عزیر و موت او + ذکر قارون و زمین فتن
 و صہوری و ربلا + ذکر اسرئیلیان و رتہ لا + ذکر موسیٰ و شجر طور و عھا + خلع نفیلین و خطابات
 ی و عروجنش در سما + ذکر ذوالقرنین و خضر و ارمیا + ذکر فضل احمد و خلق عظیم + ذکر قمران

معجزات شہود و نیم ظاہرست و ہر کسی بی می بردہ کو بیان کہ گم شود و روی خرد و گفت اگر آسان نماید میں تمہارا
 اینچنین آسان کی سورہ بگو + جیان و انشان و اہل کار + گوئی آیت ازین آسان بیارہ حرث قرآن اہل ان
 کہ ظاہرست + زیر ظاہر باطنی ہم قاہرست + المعنی یعنی تہتمیق ہر تہ تحقیق حتی کہ چھوٹے چھوٹے لڑکے
 سمجھ لیتے ہیں اور سوا پسند و ناپسند کے کچھ نہیں یعنی ہند کہ اگر جنت کا بیان ہو تو دوزخ کا بھی اور جو
 حنات کا ذکر ہو تو مقابل اس کے سیئات کا بھی اور عذاب کے ساتھ ثواب بھی ذکر آدم و گندم اور ابلیس و
 مار کا کہ ابلیس گشکا بنا مار نے اسکو نگار مار کو طاس نے پھر بہشت میں لجا کے اگل دیا اور ابلیس نے آدم کو
 گندم کھلویا اور ذکر ہو و اور طوفان باد کا اور ابراہیم اور عروہ کی نار کا اور ذکر نوح اور کشتی اور طوفان
 بن کا نون اسکا بضرورت قافیہ ہم سے بدلا ہوا یعنی آدم اور ذکر کنعان کا اور اسکی ناسہ مانی کرنے کا
 کنعان نام پسر حضرت نوح کا کہ کا فہما ذکر یوسف اور اسکی زلفت پر خم کا ذکر یعقوب و زلیخا اور اسکی
 خم کا ذکر اسمعیل اور اسکی ذبح اور جبریل کا کہ جبریل نے چھری کے بیج سے نکال کے بجائے انکے
 میں کھاد ڈال دیا تھا اور ذکر قعبہ کعبہ اور اصحاب نیل کا جو الم ترکیف میں مذکور ہو ذکر یحییٰ اور سلیمان
 و سبا کا کہ بلقیس شہر سبا کی بادشاہ تھیں سلیمان نے تخت سمیت اسکو اٹھوا منگا یا تھا اور ذکر داؤد کا
 زبور و ادرا کا اور انکا سالہا تھا اسکی عورت بعد مارے جانے کے اٹھون نے کر لی تھی ذکر طاووت
 اور شعیب اور اسکی روزوں کا کہ صائم الدہر تھے اور ذکر یونس اور اسکی قوم کا کہ لوطی تھے
 اور لوط دیے گئے طاووت نام ایک سردار کا بنی اسرائیل سے ہو کہ سقا تھا جاووت نام کا فرسے لڑا اور
 جاووت کو حضرت داؤد نے کہ سپاہیوں طاووت سے مہ قتل کیا تھا ذکر حل مریم اور نخل جسکے نیچے
 وضع حل کیا تھا اور دروزہ کا اور کچی اور ذکر یار اور انکے اٹھانہ کا ذکر صالح اور ناقہ اور تقسیم آب کا کہ
 صالح نے ناقہ اللہ اور اسکی مویشی کا پانی بانٹ دیا تھا اور ذکر داریل ورائی مناجات و جواب الیغ
 کا ذکر لیا سٹ و عزیز اور عزیز کی موت کا کہ سو برس مرے پڑے رہے تھے ذکر قارون اور اسکی زمین
 میں دھس جانے کا ذکر ایوب اور اسکی مصوری کا بلاؤن میں اور ذکر نبی اسرائیل کا جو تیرہ
 تا اسیدی میں چالیس برس پڑے رہے تھے ذکر موسیٰ اور شیخ طور کا جبیر نور خدا کا دیکھا تھا اور عسا کا
 جو حکم حق تعالیٰ زمین پر ڈالنے سے اڑ رہا ہو گیا تھا اور ذکر جو تیان اتارنے کا وادی میں میں ہو
 فاعل غیلک کے اور خطابات اور عطیات کا جو خدا سے تعالیٰ سے اسکو ہوئے تھے اور ذکر عیسیٰ
 اور اسکی آسمان پر جانے کا اور ذکر ذوالقرنین و خضر واریا کا ارمیا بالضم و کسرم بقول بعض نام خضر
 بقول بعض نام حضرت لیا س اور ذکر فیصلت حضرت احملا و انکے خلق عظیم کا جیسے کہ فرمایا و انکے علی غلظت

پر خلق ہو اور مجھ شق القمر کا یہ سب قرآن شریف میں ہے اور ایسا ظاہر کہ سب اسکے معنی پر رکھو جو
 بن اور ایسے حسین خرد کی بجلی بسبب شکل اور دشواری کے کہ دشوار پسند جسکو پسند کریں
 اگیا کہ اگر تجھ کو یہ آسان و سہل معلوم ہوتی ہو تو ایسی کوئی سورۃ آسان تو تو اپنی طرف سے
 یا یا قافو سورۃ من شلہ لا و تم سورہ شلہ اسکے جینوں اور انسانوں اور جلاہلکار سے ای محمد
 کوئی آیت اس سے سہلتر کہ تو لایں تو حزن قرآن کو ایسا ہی مت جانے جیسے کہ ظاہر
 لاہر کے نیچے ایک باطن طراغاب ہو اختلاف شرح میں کو تن رباض کو ریاض لکھا ہو
 حدیث کی ان للقرآن ظہر و بطن و بطنہ لبطنا لی سبوعہ البطن فی روایت الی
 بطن پیشک واسطے قرآن کے ظہر ہو کہ لغت جاننے والا اسکو سمجھتا ہو اور مجتہد
 احکام نکالتا ہو اور بطن ہو کہ وہ بھید ہیں کہ عارف انکو سمجھتے ہیں اور اس بطن کا
 بطن ہو ایسے ہی سات تک اور ایک آیت میں ہر تنک

باطن کی بطن کر خیرہ گرد و اندر و فکر و نظر زیران باطن کی بطن سوم کہ و در و در و در و در
 ن چارم از بنی خود کس ندیدہ جز خدای بے نظیر و بے ندیدہ بچنین تاہفت بطن ای ہوا کریم
 حدیث معتمدہ تو قرآن ای پسر ظاہر میں دیو آدم را نہ بیند غیر طین و ظاہر قرآن جو شخص
 بقوشش ظاہر و جانش غیبت و مرد را صد سال عم و خال او یک سر سوی زمینہ حال او
 یاد رک کہ روندہ تا ز چشم مردمان بہمان روندہ پیش خلق ایشان فراہد کہ اندہ کام خود بر جریح
 بہ المعنی آدبر جو فرمایا کہ قرآن کا جو ظاہر ہو اس ظاہر کے نیچے ایک بطن ہو ایسا حسین
 ذن خیرہ و حیران ہوتی ہیں پھر اس باطن کے نیچے تیسرے بطن ہو حسین ساری عقلیں گم ہوتی
 ابو بطن قرآن کا ہو وہ خدا کے سوا کسی نے نہ دیکھا جو پیش و بے مانند ہو ایسے ہی دیو الکرم
 ہا ہیں کہ یہ حدیث معتمدہ موجود ہے اس سے گن لے بس تو ای پسر قرآن سے ظاہر ہی ظاہر
 بلکہ شیطان نے آدم کو سوائے ماد و طین کے نہ دیکھا قرآن کا ظاہر ایسا ہی جیسے ایک ہم آدمی
 ظاہر ہیں اور جان چھپی ہوئی ہے اسی کو خیال کر لو کہ اپنے ہی جی مامون سو برس تک کسی مرد
 بن اور بال بھر اسکے خال سے واقف نہیں ہوتے اور یہ جو مشہور ہو کہ او لیا اپنے چھپا
 و چلے جاتے ہیں یہ کچھ بات نہیں ہے یہ تو اس حال میں کہ مخلوق کے سامنے ہیں سیکڑوں
 پہاڑوں کے اس پار ہیں اور اسی حال میں قدم چرخ ہفتہ پر رکھتے ہیں

رجانا انبیا اولیا کا پہاڑوں اور غاروں میں اپنے چھپانے کو نہیں ہے

ہے مخلوق کے خوف تشویش سے بلکہ مخلوق کو ہدایت ہی دنیا سے قطع ہو نیکی

قولہ پس چرا نہان شود کہ جو بود کہ ز صد دریاو کہ آن سو بود + حاجتش بود بسوی کہ گنجیت کہ ز پیش کہ
 فلک صد فعل رنجیت + چرخ گردید و ندرید او گردشان + تغزیت جامہ پوشید آسمان + گو نظر آن پری نہان
 بود + آدمی نہان تر از پریان بود + نزد عاقل آن پری کہ مضمرست + آدمی صد بار خود نہان ترست + آدمی
 نزدیک عاقل چون غیبت + چون بود آدم کہ در غیب او صغی است + آن کی بشنید از گری سخن رفت پیش
 خواجہ کا می مقصود کن + انجین گری سخن با من بگفت + خواجہ را با صد طرب دل گشت جفت + گفت ایمان
 آوریدم من یرین + انجو من صدیق و فاروق ہمین + خواجہ دانستی کہ در ہر چون و چہ درویشاں مخالف
 نیستند + المعنی بتائید صدر فرماتے ہیں کہ جو شخص سیکڑون پہاڑون دریاو کن سے اُس پار ہووے کیون جھپکا
 کیون پہاڑ ڈھونڈھے گا اسکو حاجت پہاڑ کی طرف بھاگنے کی کیا ہووے تو وہاں ہو کہ اس کمرہ فلک نے اس کے
 پیچھے دوڑتے دوڑتے سیکڑون فعل گرائے ہیں اور پوریخ نہ سکا چرخ کہ کوئی وقت و داد و دوش سے خالی
 نہیں ہر چند دڑا دھوپا اسکی اسے گرد بھی نہ دیکھی ناچار یائوس ہو کے نیلا جامہ آسمانی تانم کا پہنا اگرچہ
 پری جو ذہن میں ای بظاہر نہان ای مگر آدمی جو نہان ہو پر یوں سے زیادہ ہی جو لوگ کہ عاقل ہیں ان کے
 نزدیک وہ پری جو مضمر پوشیدہ ہو ہرگز نظر نہیں آتی آدمی اس سے سو حصہ زیادہ پوشیدہ ہو کہ کوئی اُس سے
 آگاہ نہیں ہو وہ آدمی جو نزدیک عاقل کے خفی ہو وہ مانند و مثل آدم کا ہو جو عالم غیب میں صفی برگزیدہ
 تھے دوسری تمثیل ہو کہ ایک شخص نے ایک بھڑیے سے کوئی بات سنی اور اُس زمانہ کے خواجہ سے جا کر
 کہا کہ ای مقصود کن کے بھڑیے نے مجھ سے اس قسم کی بات کہی مقصود کن سے یہ مراد ہو کہ تیرا ہی وجود
 مقصود تھا اسی سبب سے کن کہا گیا یہ بات سنکے خواجہ کا دل نہایت خوش اور سیکڑون طرح جفت
 ہوا کہ میں اس بات پر ایمان لایا اور ایسا ایمان لایا کہ صدیق و فاروق ہمین دونوں بزرگ مثل ہر
 پہلی سن عقادین اور وجہ ایمان لانے کی سخن گری پر یہ تھی کہ خواجہ خوب جانتا تھا کہ جنی مخلوق بہ صفات
 چون و چہ ہو کوئی انہیں ایسا نہیں ہو کہ مرد خدا کا مخالف ہو الخلاف شرح میں خواجہ را بطریق لکھا
 میں نہیں جانتا یہ اصناف خواجہ کی رکیطرت جو حرف ہو کسی ہو اور اگر کسی قسم کے ہمزہ کو ٹھہرایا جائے
 تو چہاں نہیں اس واسطے میں نے فقط صد کا بڑھا دیا ہو کیا عجیب سمو کا تیر گیا ہو

انشیاء و یا و کلام اولیا بعضاے موسی و قسوں عیسیٰ علیہم السلام

قولہ آدمی انجوں عصای موسیست + آدمی انجوں قسوں عیسیست + دکت حق ہر اود کہ زین قلب ہون
 است ہین الا صبعین + ظاہر شربوبی و لیکن پیش و کون یک قسم جو کشتاید گلو + تو میں ز قسوں عیسیست

ی گریزان گشت موت + تو بسین زافسون آن لہجات بست + آن نگر کہ مردہ بر حبت وشت
 عمارا سہل یافت + آن بسین کہ بحر اخضر را نگافت + توندوری دیدہ چتر سیاہ + یک قدم
 پاہ + توندوری می نہ بینی غیر کرد + اندکی بیش آب سین در گرد مرد + دیدہ ہارا گرد اور وشن کند +
 ادب کند + الملتی بہ تطیقت صدر کہتے ہیں کہ یہی آدمی ہو کہ مثل عمارے موسیٰ کے ہوا دی ہی آدمی ہی
 کے دیکھو کسی کراستین عمارے ظاہر ہو میں اور کیسے مردے دم عیسیٰ سے زندہ ہوے جیسے
 دسی کے ہاتھ میں واسطے داد و زینت کے تھا ایسے ہی دل موسیٰ کا خدا کے کف میں میان
 ہو جدھر جا ہتا ہوا دھڑکھڑتا ہو ظاہر تو عمار ایک چوبہ ہی لیکن اگر حلق پھیلانے تو ساری دنیا
 ایک رقمہ ہو تو اسکو چوبہ ست جان ایسے ہی فسون عیسیٰ میں حرف و صوت کو مت دیکھے
 سے موت بھاگ گئی اور اس فسون کے بچے آہستہ آہستہ مت دیکھ اسکو دیکھ جس سے مردہ اٹھ کے
 دیکھ کہ عمار کو حضرت موسیٰ نے حضرت شیب سے سہل پالیا تھا تو یہ دیکھ کہ بحر اخضر کو اُسے
 تھا تو نے دوری سے آدمی کا چتر سیاہ یعنی اب و گل دیکھ لیا ہو ایک قدم ہی پاؤں اُگے
 ی سیاہ اسکے ساتھ ہو تو دوری کے سبب سے سو گرو کے کچھ نہیں دیکھتا ذرا اُگے طہر تو
 برد نظر اُگے اور وہ مد کہ جسکی گرد آنکھوں کو روشن کئے اور ہاڑون کو اپنی ہادی قوت سے کھینچ
 یا جبال دبی معہ والیطری پہاڑ و رجوع کر و داؤد کی طرف اسکی راہ میں ورا سکے
 کلام میں اور ای طائر و رجوع کر و

موسیٰ از اقصای دشت + کوہ طور از مقدس رقا ص گشت + ردی داؤد از فرش تابان
 پیش نالان شدہ - کوہ باداؤد گشت ہر ہی + ہر دو مطرب مست در عشق شہی + یا جبال
 ہر دو ہم آواز دم بردہ شدہ + گفت داؤد اے ہجرت دیدہ + ہر من از ہر بان ہر دیدہ +
 مونس شدہ + آتش شوق از دہشت شعلہ زدہ + سطر بان خواہی تو ال دندیم + کو ہمارا
 ندیم + تاکہ تو الی و سر نالی کنند + تا بہ پیش بادہ بیائی کنند + تا بدانی نالہ چون کہ را روست
 دلی را ناہراست + نعمۃ اجزای آن صافی جسد + ہرشی در گوش حشش میرسد + ہمنشینان
 + ای خنک جان کو بہ پیش بگرو + بگر و در نفس خود صد گفتگو + ہمنشین او بندہ ہیچ بود +
 جواب اندر دلت + میرسد از لا مکان تا منزلت + الملتی جب حضرت موسیٰ اطراف وشت
 ہوے تو ایسے ذوق و شوق سے اُسے کہ کوہ طور بھی اسکے شوق کی تاثیر سے ناپنے لگا
 و جو وعدہ دیدار پر گئے تھے ایسے ہی صورت داؤد کی جب اسکی فروز بیائی سے

دُشمن ہوئی اور ولولہ عشق کا جوش زن ہوا تو بہاؤ کے سبب نالان ہوئے اور ان کے ہمراہ اپنے
 نئے اور بہاؤوں کے ایک رہ گئی اور راہ یہاں اس معنی میں ہی جو گانے والے ابتدا میں بطور آہنگ
 روع کرتے ہیں اور یہ دونوں مطرب ایک ہی بادشاہ کے عشق میں مست تھے اسپر یا جبال ادبی کا
 رہوا تیارہ دونوں ہم آواز دہم پردہ ہوئے معنی آیت کے سرخی میں مسطور ہوئے لفظ پردہ بھی عاریت
 کے ہی اور کہا ایسا دُرد تو بھرت دیدہ ہی اور میرے واسطے ہمارا ہون سے جدا ہوا ہی آوی غریب تنہا
 مونس شدہ آگ میرے شوق کی تیرے دل سے شعلے اٹھا رہی ہی تو مطرب اور قوال دیکھ چاہتا ہی
 قدیم بہاؤوں کو تیرے سامنے لاتا ہی تاکہ تیرے سامنے کام قوال دسرنا بجانے والے کا کمرہ میں اور
 وہ بیہوشی دکھائیں یعنی تجھ کو اپنی مستی جتائیں تو تو جانے کہ بہاؤ کو جو نالہ درد عشق سے ہوا ایسے ہی
 لب و دندان کے دلی حق کو نالے ہیں کہ اس صافی جسد کے اجزا سے نفی پیدا ہو کے ہر رات
 نیکے گوش حس میں پہنچتے ہیں رات کی قید اس نظر سے ہو کہ عاشق کو رات بڑی دشوار ہوتی ہی
 وہ نفی تو سنتا ہی مگر پاس بیٹھنے والے نہیں سنتے بس کیا خوش وہ جان ہی جو اسکے غیب پر گور
 کہ اپنے نفس میں سیکڑوں ایسی گفتگو میں دیکھے جنکی ہمنشین ہو بھی پائے سیکڑوں سوال و سیکڑوں
 جواب تیرے دل میں لامکان سے تیری منزل تک نازل ہوں گویا پونہ ہوا

جواب طاعن شنوی کا اپنے ہم قصور فہم پر

لہ شنوی تو تشنودان گوشہا + گریز دیک تو اردگوں + را + گیرم آرا اگر تو خود می شنوی + چون شناس
 رہ چون نفوی + اسی سگ طاعن تو عو عویکنی + طعن قرآن را بردن شو میکنی + این نہ آن شیرت
 ہی جان بری + یاز پنجہ قہرا دایمان بری + تاقیامت میزد قرآن ندا + کای کردہ جہل را گشتہ فدا +
 را افسانہ می پنداشتہ + تخم طعن کافری میکاشتہ + خود بدیدہ ای خیسان ز من + کہ شاہ بودید افسانہ ز من +
 بدیدہ ای کہ طعنہ میزدید + کہ شافانی و افساد بدید + من کلام حقم و قائم بذات + قوت جان جان و نہ قوتی
 ات + نور خورشیدم فداہ بر شما + لیک از خورشید ناگشتہ جدا + نک ہمہ پیو ع آن آب حیات + تار نام
 شقان از امات + گر خیاب گند از مان نگیختی + جرء بر گور جان حق یکتی + می نگیرم گفت و پند آن حکیم
 نگر دامن زہر قوی سقیم + تا بیابد در دمن ازاد دوا + فاسخ ایم سن زہر طعنی جدا + آنکہ فرمود دست او اندر
 اب + کرہ و مادر بخوردند آب + المعنی او پر جو کہا ہو سیکڑوں سوال و جواب لامکان سے تجھ پر نازل ہوا
 ایسے ہیں کہ تو تو سینکا لیکن اور گوشہا کو نہیں سینکے جاے کتنے ہی کان تجھ سے لگا دیں آچھا ہم
 نہ تو خود نہیں سنتا جب مثال سنی دیکھی کہ بہاؤ نالان دہم آواز ہوئے تو چہر کیوں نہیں سوتا اور خاموش

رنگ لہریں کو جو جھوٹے جاتا ہی اور طعن قرآن کی انھ سے نکالے جاتا ہی یہ نہیں جانتا کہ یہ وہ شیر
 کہ جس سے تو جان بچالے یا اسکے قہر کے پنجہ سے ایمان بچالے اور اصل یہی دو چیزیں ہیں تو سہل
 ان قیامت تک یہ قرآن نہ اکرے گا کہ اگر وہ جہل کے خدا گشت تم جھکو قہر کہانی جانتے رہے اور
 کافری کا بوتے رہے مئے ای ناچیز و زائد کے خود دیکھ لیا کہ تم ہی افسانہ زمانہ کے تھے نہ میں
 عنوتنے دیکھ لیا کہ تم ہی نانی اور افسانہ تھے میں تو کلام حق کا ہوں اور بذات خود قائم اور
 ان کی جان کا نہ وہ قوت جو زکات سے ہو یعنی برنج جس سے مراد ہر غلہ زمین نور آفتاب کا ہوں جو
 بطرح پیر پڑا ہوں لیکن خورشید سے جدا نہیں ہوں دیکھ میں اسل آب حیات کا ایک چشمہ ہوں
 شقون کی حیات بخشی کروں اور مہات سے بچاؤں تھے تو بد بو حوض کی اٹھا رکھی ہو اگر ایسی بد بو نہ اٹھا
 رہ حق تعالیٰ ہی تمھاری گور پر ڈال دیتا جیسے لہری نوشی کے وقت جرید زمین پر ڈالتے ہیں
 لیم کے قول و نصیحت کو نہیں مانتا اور اپنے دل کو ہر قول تقیم دروگی سے نہیں بھیرتا بلکہ
 یہ طرف معبود دہنی کے ہو تو یلدر در اس سے دوایاے اور میں اسکی ہر طعن جدا سے نجات پا جاؤں
 گا وہ بھی مجھے معلوم ہو جو اور کرہ نے کرہ سے خطاب کر کے کہا ہو پانی پینے کے وقت میں جو
 بیتے تھے الخلاف شرح میں نان کو زنا اور نہ سن کو زمن بدیدہ کو بدیدی تا قوت کو یا قوت
 تک کو یک تان کو نان سے نگیرم کو نے بگیرم
 مثل لانا بھلے کرہ میں پانی پینے سے

یہ لہر ہر دم آن نفر + ہر اسپان کہ بلا زین آنچور + آن سخولیدن بکرہ میر سید + سراہمی برداشت
 سیدہ مادرش پر سید کا می کرہ چرا + می رمی ہر ساعی زین استقا + گفت کرہ می سخولند آن گرد
 نگ شان دارم شکوہ + بس دلم می زرد از جا میرود + زان نفاق لغرہ خوغم میرسد + گفت
 ن بودست این + کارافزایان بدندان زمین + ہیں تو کار خویش کن امی ارجمند + رو کہ
 فی خود بر میکنند + وقت نگ و میرود آب فراخ + پیش زان کنز بھر کر دی شاخ شاخ بہر
 راب حیات + آبکش تابرد ملاز تو نبات + آب خضر از جوی نطق او لیا + بخوریم امی تشنہ
 گر نہ بینی آب کو را نہ بلفن + سوی جو آوری سو در جوی زن + چون گران بینی شوی تو مستل
 یہ خشک آنگاہ دل + المعنی سخولیدن بزمردن و فریاد کردن ہلا کلمہ بتبنہ مستل نیل جوینہ
 یہ نقل کرہ اور یاد رکھی یہ ہو کہ نفر لوگ گھوڑوں کو پانی پلاتے وقت لٹکارتے تھے کہ خبردار
 رسے آنچور جگہ پانی پینے کی وہ لٹکا ریا کہ کو پھونچتی تھی بار بار مراٹھا تا اور بھاگتا تھا

اسکی مان نے پوچھا کہ اسی کہ تو کیوں بھاگتا اسی اور پانی ایک سوہو کے نہیں بتا کر لے کہا وہ گردہ جو لنگر
 میں اُٹکی اور اتفاق سے مجھ کو ہیبت ہوتی ہو میرا دل کانپ جاتا ہو اور ٹھکانے نہیں رہتا اور اس
 اتفاق کے غم سے مجھ کو خوف آتا ہو مان نے کہا اسی نادان جب سے یہ جہان ہوا اسی سے فضول لوگ
 جہان میں ہوتے ہی چلے آئے ہیں جبردار ہوا ہو اگر جہند تو اپنا کام کر جائے گا پانی ڈارھی کھسوٹنے سے
 وقت تنگ ہو اور آب فراخ ریلہ کا نکلا جاتا ہو تو اس سے قبل اپنا کام کر کہ اسکی جدائی سے شاخ شاخ
 ہوئے یہ شہر یعنی دنیا شہر کا زیر پر آب حیات کا ہو تو اس سے پانی نکال تا رویندگی تیری خوب نشوونما
 پائے گا زیر آب جوے زیر زمین آئندہ شعرا کی تفسیر کہ نطق اولیا کی ایک نہر ہو لب آب حیات سے
 بس ہم تو اسکا بانی پیتے ہیں ای تشنہ غافل تو بھی آ اگر تو اندھوں کے مثل پانی نہیں دیکھتا تو اپنا
 گھر نہر کے پاس لا اور نہر میں ڈال پھر جو اسکو بھاری پائے تو تو متدل ہو گیا دلیل تجھ کو ملگئی اور تقلید
 خشک سے دل تیرا خلاص ہو گیا انحلافت از اتفاق کو اتفاق شرح میں لکھا ہو قولہ جو فردیر شک آب
 اندیش را تا گران مینی تو شک خویش را گر نہ بند کور آب جو عیان ہلک بیند جو سیوگر دگر گران کہ نہ جو اندر سو
 آبی برفت مکان سبک بود دگر گران شد ز آب زلفت + زانکہ ہر بادی مراد می ربود + بادی نہر یا یدیم قلم فرود +
 سلیمان را رباید ہر ہوا + زانکہ نبود شان گران قوی کشتی بی لنگر آمد مرد شر + کہ ز باد کثر بیاید او حذر
 لنگر عقلست عاقل را امان + لنگر سے در یوزہ کن از عاقلان + از مدد ملی خرد چون در ربود + از خرد
 دیر آن دریای جوہ نہر بخین امداد دل پر فن بود + مجھ از دل چشم ہم روشن شود + زانکہ نور از دل برین
 دیدہ نشست + تا جو دل شد دیدہ تو عاقلست + دل جو بر انوار عقل سپرد + زان نصیب ہم بدو دیدہ رسد +
 پس بدان کاب مبارک نہر کاٹ دھی دلہا باشد و صدق بیان + ما جو ان کرہ ہم آب جو خوریم + سو
 آن وسواس طاعن ننگیم + پیروی پیغمبران رہ سپر + طعنہ خلقان ہمہ بادی شمر + انخداندان کرہ
 طی کردہ اند + گوش و بانگ سگان کی کردہ + اند + بمعنی تو اپنی مشک آب اندیش کو نہر میں ڈو
 تو مشک کو گران دیکھے نہر پر مشک باطن اگر اندھا آب نہر کا عیان نہیں دیکھتا جب تو جا ینگا
 را پنا سبب بھاری پاینگا کہ آخر اس نہر ہی سے پانی گھرے میں گیا ہو کہ یہ سبک تھا اب بہت گران
 ہو گیا اور جا ینگا کہ پہلے تو ہر ہوا مجھ کو اڑاتی بہتی تھی یعنی باو خواہش نفسانی اب جو نہیں اڑا سکتی
 تو معلوم ہوتا ہو کچھ بوجھ مجھ میں بڑھ گیا اور جو سلیمان کو ہر ہوا اڑاتی تھی یہ سبب تھا کہ انہیں گرائی توئی
 لی نہ تھی وہ سب سے پاک ہو گئے تھے جو کوئی مرد شر کا ہوا یا سوہو جسے بے لنگر کی کشتی کہ اسکو ہر وقت
 باو مخالفت سے خوف ہو اور لنگر کیا ہو عقل عاقل کی جو مرد کامل ہو کہ وہ لنگر یا عث امان ہو بس تو

سے اس لنگر کی بھیک مانگ اور حاصل کرے سواطے کہ جب خرد کی مدد سے تو نے اس جس
جو دے کے خزانہ در سے در حاصل کیے تو ایسی مددوں سے دل برتن ہوتا ہو اور دل سے ٹپک
پہونچتے ہیں آنکھ روشن ہو جاتی ہے سب کچھ سو جھنے لگتا ہے فن بفتح و تشدید لون حال کو نور
ذہن اور آنکھیں اس سبب سے روشن ہو جاتی ہیں کہ وہ نور دل سے آنکھ میں پہونچا کر در دل
میں تو آنکھیں بھی بیکار ہوتی ہیں جب تو نے دل کو انوار عقل پر لگایا تو اُمی سے تیری دونوں
بھی نور پہونچا بس جان لے کہ یہ آب مبارک جو آسمان سے نازل ہوا ہے وحی دون کی ہوا وحی
ریب فیہ و نزہتا من السما مار مبارک کا نازل کیا ہے آسمان سے مار مبارک لا جرم ہم جو شل اس کو
میں تو چاہیے وہ سوا اس طاعن پر نظر نہ کریں تو پیری پیغمبران راہ کی کہ مخلوق کے جو لطفے میں سکوی وہ
دن نے جو یہ راہ طری کی ہو تو انھوں نے ان کتوں کی آواز پر کس کان لگایا یہ ہمیشہ عفت کرتے ہیں

بقیہ قصہ مہمان مسجد مہمان کش

کان پاکباز شیر مرد + اندران مسجد نہ بود و چہ کرد + خفتہ در مسجد خود اور خواب کو + مرد غرق گشت
بگو + خواب مرغ و ماسیان باشد نہی + عاشقان را در غرقاب ہی + نیم شب آواز ہوا شنید
بست ای مستفید + بیخ کرت انجمن آواز سخت + میر سید و دل ہمیشہ سخت + المصنی اب بھر
مسجد مہمان کش کا ذکر کرتے کو بغا فرمیں اپنے نفس نفیس کی طرف مخاطب ہیں کہ اس پاکباز
مال تو کہ کہ اُسے اُس مسجد میں کیا دیکھا اور کیا کیا مسجد میں سو یا تو لیکن نیند کہاں وہ عاشق
ڈوبا ہوا پھر کیسے سوتا تو ہی تھا کہ مرد غرق گشتہ بھی کہیں سوتا ہو عاشقوں کے خواب جو
میں ڈوبے ہوتے ہیں ایسے ہوتے ہیں جیسے مرغ و ماسی کے کہ دم بھر میں سوتے ہیں
رہیں جا گئے ہیں غرض جب آدھی رات ہوئی تو اُسے ایک آواز ہونا کہ سنی کہ ای مستفید
سر پر آتا ہوں اور تکرار یہاں تک کہ پانچ بار ایسی ہی آواز سخت آتی رہی جس سے دل ٹکڑے
ہوا جاتا تھا اختلاف شرح میں بگو گو ہو ل کو حوال لکھا ہو

اجلب علیہم نجیاب و جلاک شارکم فی الاموال والا ولاد و عہم و ما بعدہم
ن الا غور اس آیت میں خطاب ابلیس کی طرف ہے برا نیلختہ کہ اپنے سوار
اور شریک ہوا ان کے مال و اولاد میں اور وعدہ کہ ان سے اور نہیں وعدہ
کرتا ہے اُسے شیطان مگر فریب کا

زم دین کنی با جہاد دیو بانک بر زند اندر نہاد کہ مروز اسو بندیش نیوی کہ ایسے نچ و در شمشیر

بیٹو گوی دیا ران و ابری و خوار گردی و پشیمانی خوری و تو زیم بانگ آن دیو لعین و واگزیری و رملات
 از لعین کہ ہا فراد پس فردا راست + راہ دین پوم کہ ہمت پیش است + مرگہ بینی باز گوازیب و راست +
 یکشد ہمایہ راتا بانگ خاست + باز غم دین کنی از بیم جان + مرده سازی خوشتن را یک زمان پس سلط
 بر جندی از علم و حکم کہ من از خوبی نیارم پای کم + باز بانگی برزند بر تو ز کمر کہ تبر من باز گرد از تیغ فقر و باز گردی
 ز راہ روشنی ہاں سلاح علم و دین را بنگنی + ساہا اورا بانگی بندہ + در چنین ظلمت نہا نگندہ ہیبت بانگ
 شیا طین خلق را بندہ کردست و گرفتہ خلق را + تا چنان نویسد شد جاناش ز نور کہ روان کا فران را ز اہل قبول
 آن شکوہ بانگ آن ملعون بود + ہیبت بانگ خدائی چون بود + ہیبت بازست بر کبک نجیب ہر کس است
 زان ہیبت نفیب + نہانکہ نبود باز میا و گس + عنکبوتان می گس گیرند و بس + عنکبوت دیو بر چون تو ذاب
 کرد و درود بر کبک و عقاب + بانگ دیوان گہ بان استقیاست + بانگ سلطان با سپان اولیاست + تانیہ
 بدین دو بانگ دورہ قطرہ از بحر خوش یا بحر شورہ + المعنی جسوت تو ارادہ دین کا کرتا ہو یا جہاد یعنی کجستجو
 راہ صواب تو شیطان تیری ذات میں گھسکے تجھ کو آواز کرتا ہو کہ ای بھلے گراہ اس طرف مت جا کہ محنت و
 محتاجی میں گرفتار ہو جائیگا مفلسی میں الی میں بڑیگا یاروں سے جدا ہوگا اور خواری پشیمانی اٹھائیگا
 جیسا کہ فرمایا شیطان بعد کہ فقر شیطان وعدہ کرتا ہو تجھ کو فقر کا بس تو یہ آواز داس دیو لعین کی سنکے
 دڑتا ہو اور رملات کی طرف دڑتا ہو لعین سے تجا و کرتا ہو کہ خیر دیکھ لینگے ابھی تو ہمت ہو کہو کہ کچھ فقر
 ہی مرے جاتے ہیں کل ہو پر سون ہو راہ دین میں بھی چل لینگے بعد اس ارادہ کے مرگ کو دیکھا دھنے با میں
 کسی ہمایہ سے کہ وہ اسکو مار رہا ہو حتی کہ وہ مرا اور روئے پیٹنے کی آواز اٹھی اسکو دیکھ کے پھر تو ارادہ
 دین کا کرتا ہو اپنی جان کے خوف سے اور اس خیال میں تھوڑی دیر آپ کو مرده بناتا ہو اور صبح میں
 بڑھ جاتا ہو اور تھمار علم و حکمت کے باز حکم مستعد ہوتا ہو اور کہتا ہو میں ایسا بڑیگا ہوں کہ اب کسی سے گھٹ کے قدم
 نہیں رکھو نگا پھر وہ مکر کی آواز تجھ بنگاتا ہو کہ اس راہ سے لوٹ فقر تلوار تو تیرے سر پہ پھڑک رہا
 دڑ پھر تو وہ تھمار علم دین کے پھینک پھانک کے راہ روشنی سے بھاگ نکلتا ہو انقض بر سون تو اسکے
 بانگ کا بندہ نار ہتا ہو اور ظلمت رملات میں کمل کھجائے پڑا رہتا ہو دیکھو کسی ہیبت بانگ شیا طین
 کی ہو جنہ مخلوق کو بندہ بنایا ہو اور انکا گلا گھونٹا ہو کہ ایسی جان انکی فور سے نا امید ہو گئی جسے کافروں
 لی روح اصحاب قبور سے جانی فرمایا ایما الذین آمنوا لا تموتوا تو اعضب اللہ علیہم قد میسوا من الآخرۃ
 نما یس لکفار من اصحاب قبور ای ایمان والو مت دوستی کرو اس قوم سے جبکہ اللہ کا غضب ہو ورنہ حالیکہ
 وہ مایوس ہوئے آخرت سے جیسے کفار مایوس ہوئے اصحاب قبور سے کہ وہ پھر لوٹ کے نہیں آئیں گے

ہیں ذرا غور تو کر جب اس ملعون کی آواز میں ایسی ہیبت و شکوہ ہو تو بانگ خدا کی کسی پر ہیبت
 لیکن ہیبت بازی کی کیا نجیب و شریف پر ہوتی ہو کھلی کو اس ہیبت سے کچھ حصہ نہیں کیست
 خدا کھلی عوام الناس اس واسطے کہ باز شکاری گلس کا نہیں کھین کو کر دیاں ہی پر کرتی ہیں
 ان مراد شیاطین سے ہو جس عنکبوت شیطان کی تھجہ ہی جیسی کھلی پر کر دے کھتی ہو نہ کیست عقاب پر
 شیطانوں کی گلہ بان بد نصیبوں کی ہو اور بانگ سلطان کی پاسبان اولیا کی اور یہ بانگ
 اس سبب سے پاسبان اولیا کی ہو کہ سبب ان دونوں آوازوں کے کوئی قطرہ بحر خوش کا بحر شور
 بانگ اختلاف شرح میں باز کو کو جسکی اصل کہ اوہی باز گو بکات عجمی لکھا ہو خاست کو خواست
 مانیانہ کو تانیانہ و یا بحر کو یا بحر

یو جھنا بانگ طلسم کا آدمی رات میں مہمان مسجد لو

نون قصہ آن بانگ سخت کہ زلفت از جہان آن شب بخت گفت چون ترسم چو بہت آن
 با دہل ترسد کہ زخم اور رسیدہ ای دہلہای تہی و چو زکوب قہم تان از عید چون شد زخم چو بہت
 عید و بید نیان دہل + باجو اہل عید خندان بچو گل + بشو اکون این دہل چون بانگ زدہ
 اچگونہ می پزند + چونکہ بشنو دآن دہل آن مرد دید + گفت چون ترسد و لم از طبل عید گفت باخود
 دہل کزین + مرد جان بد دلان بی یقین + وقت آن آمد کہ حیدر وارمن + ملک گیرم
 بن + بر حیدر و بانگ بزد کا ی کیا + حاضرم ایک اگر مردی بیاد و زمان بشکست آواز ان
 ایزید ہر سو قسم قسم + سخت بخندان ز کہ ترسید آن شہر تا گیر دوز زبری لہ دہل پر شد آن مسجد
 + مرد حیران شد ز تقدیر کہ + بعد ازان برخاست آن شیر عینہ + تا سحر کہ زہر بیرون میکشید
 دہلی آمد زہر + باحوال و توہرہ باروگر + گنجا بہاد ان جاننا نازان + کوری و ترسانی واپس
 نئی قسم بالکسر بہرہ و بخش فراتے ہیں کہ وہ آواز سخت جوی ایم کی آئی تھی اسکا قصہ سن کر وہ مہمان
 اس واز جارتہ نہیں ہوا اور کہا میں اس سے کیوں ڈرون یہ تو طبل عید کو جوڑے وہ کہ
 ے کہ وہ زخم چوب کی کھتا ہو آئندہ مقولے مولانا رام کے ہیں کہ ای خالی ڈھو لو اور خالی ایسے کہ
 سے بھرے ہوئے کیا سبب ہو کہ عید سے تمھارے حصہ میں یہ کوٹ پیٹ کیوں ہوئی اور زخم
 ایسے تمھارے بخش ہوئے ایسا ہی حال قیامت اور بیدنیوں کا ہو کہ قیامت عید ہو بیدین
 ہٹے والے اور ہم ایسے جیسے اہل عید گل سے خرم و خندان آب سناں دہل نے جو آواز کی ہو
 ان دیکھ تو ہانڈی آتش دولت کی کسی کبھی ہو دو کتبائیں باہمی آتش کے ہو جس جیب وہ دہل

اس سوچ بوجھ والے آدمی نے سنا کہا میرا دل طبل عید سے یوں ڈرے اپنے دامن کا خوار لرزان مست ہو
 بکڑا ہر جرات دل والو یاقین کے جان نہیں مرتی بد دلوں بے یقین کی مرتی ہی آتے وقت ہو کہ حیدری
 دن یا تو ملک لون یا بدن کو جان سے خالی کروں بس یہ بات دل میں ٹھان کے اٹھ بیٹھا اور لٹکا کے
 کہ اے کیا خداوندگارے میں حاضر ہوں اجا می ایم می کہم کیا کر رہا ہی یہ کہتے ہی فوراً آواز سے وہ طلسم
 لگیا اور زر قسم قسم کا ہر طرف سے بٹنے لگا حتیٰ کہ یہ شخص اس زر زرزی سے ڈرا کہ ایسا بہت سادر یکے
 سے رہ چلوں گا کون اسکو اٹھائے گا انفرق وہ مسجد ہر جگہ زر سے بھر گئی یہ تقدیر اسی سے حیران تھا بعد اس کے
 سیر غنیمت سیر نذرہ اٹھا اور صبح تک زر باہر کو ڈھوتا رہا دفن کر دیا تھا اور پھر زر کے پاس آتا تھا کون
 توبرہ لیکے بار بار دیکھو اس جا نیاز نے جو جانباری کی خزانے رکھے اُن چھپے گھسنے والوں نامزد کی کوئی
 مانی سے کہ وہ ڈراتے ہی رہے اس بیدار نے ڈر میں گھر بنا کے یہ زر پایا اختلاف شرح میں بجائے
 ل کے تانہی کے بعد داد عطف نادر و قسم تان کو قسمت ان مرکب کر کے کہ بڑا دھوکا دیتا ہر خزان کو
 ن لکھا ہی قولہ این زر ظاہر بخاطر اندست + در دل ہر کور وون زر پرست + کو دکان اسقا ہمارا بکشتند
 زمینند و در دامن کنند + اندران بازی جو گوئی نام زر + اُن کتہ در خاطر کو دک گذر + میں زر مہروب
 بایزدی + کو نگر دو کا سدا سرمدی + اُن زر کی کین زر ازان زر تاب یافت + گو ہر و تابندگی و
 یافت + اُن زر کی کہ دل ازو گردوغنی + غالب آمد بر نمودر روشنی + شمع بود آن مسجد پر وازاد +
 یشتن آمد اخت اُن پر وازاد + سوخت پرش را و لیکن ساختش + بس مبارک آمد اُن آمد اختش +
 یوسی بود اُن مسعود بخت + کاشی دیداد بسوی اُن درخت + چون عنایت ہا برو موفور بود + نامی پنداشت
 خود نور بود + مرد حق را چون بہ بینی ای پسر + تو گمان داری برو تار شبر + تو ز خود می آئی وادرتو است +
 رخا و غن و باطل زان سواست + المصنی اب مقولات مولانا جگے ہیں کہ یہ زر ظاہر جو خاطر میں ہر کور
 زر پرست کے سایا ہوا + یہ ایسا ہی جیسے لڑکے ٹھیکریان توڑ کے گیسوئے روپیے سے بناتے ہیں اور
 زر کی طرح دامن میں بھرتے ہیں اس بازی میں انکی جب تو نام زر کا لگا تو وہی گیٹان انکی خاطر میں
 نیکی مگر ہیں بیکار و تکی بس جھکو لازم ہو کر ان گیسو کو چھوڑا اور جس زر پر سکے ریزدی لگا ہوا اسکو دیکھ
 ہر طرف رجوع مت کر کہ وہ مہروب ریزدی کا سدا نہیں ہوا اور سرمدی ہو یعنی ہمیشہ اور یہ چند روز بھر تو
 و بچھگا کہ بیشک وہ زیر سے حق میں گیٹان تھا اور وہ ایسا زر ہی جیسے زر نے اس زر سے جبک
 ہو اور اصل و تابندگی اور آب حاصل کی ہو اور ایسا زر ہی جس سے دل غنی ہوتا ہو غنا کی صفت اس میں
 و ریا ساز و شن کہ روشنی اسکی چاند پر غالب خیال کر دہ مسجد اس مکان کے حق میں ایسی تھی جیسے

یہ مہمان پر وادہ کا بس اس پر وادہ خوانے آپ کو اس شمع پر ڈال دیا اگرچہ پر اس کے پر وادہ کی طرح
 بلائے لیکن اپنی کیفیت سے اسکو بہت ڈرایا دھمکایا اسنے سب باتوں سے ساز و موافقت کی
 اس سے پر ڈال ہی دیا پھر وہ ڈال دینا دیکھا کیسا سارک ہوا یا جیسے موسیٰ سعود نجات تھے جھونک
 ف آگ دیکھی جو کہ عنایتین خدا کی اپنی بہت تھیں آگ سمجھے وہ نور تھا ایسے ہی یہ سعود نجات تھا
 با کیفیت تھی اور کیسی اس کے ساتھ ظہور میں آئی اور اس نور کو آگ جاتا حضرت موسیٰ کا قرآن سے ظاہر
 افعال لا اہل لقاوا فی انست نارہ جسوقت دیکھا موسیٰ نے آگ کو اپنی بی بی سے کہا تم یہاں ٹھہر بیشک
 سکو دیکھا تو لاؤں تو آؤ پیر مرد حق کو کیسے دیکھے تو پیر گمان نار بشر کا رکھے ہوئے ہی پھر نور کیسے تھمکا
 بشر مراد اوصاف بشریہ سے ہی تو اپنی خودی کے ساتھ اسکی طرٹ آتا ہی اور جانتا ہی کہ یہ نہیں جانتا
 بن لکھا ہوا ہی تیر ہار و خار اور ظن و باطل جو کچھ ہی سب خودی کی طرٹ سے ہو اختلاف شرح میں
 بہ لکھا ہو میری دانست میں بل کی جگہ ہیں ضرورت کی جگہ مضروب ہو قولہ و درخت موسیٰ پر دنیا
 رش مخوان باری بیا + فی فظام اینجہان ناری نمود + سالکان رفتند آن خود نور بود پس بدانکہ شمع میں
 ن نہ بھون دیگر آتش بود + این نماید نور سوز دیار را + وان بصورت خار گل زوار را + این چو سازندہ
 + وان کہ وصلت دل افزندہ + شکل شعلہ نور پاک سازد + حاضران را نور دوران را چو نار
 ببال خود شمال تر غایان را نیست توفیق خبر + این سخن را نیست پایانی پدید + گو حدیث عاشق و
 معنی درخت موسیٰ اور شجرہ کلیم ایک ہی بات ہی وہی درخت جسپر تجلی انھوں نے دیکھی تھی فظام
 بند کرنا فرماتے ہیں وہ مرد حق درخت موسیٰ کا ہی نور حق سے بھرا ہوا اور پرنیاس بس تو اسکو
 کہہ بارے آوریہ تو بتا کہ فظام اس جہان کا اپنے شیر خوارگی اور لذت میں اسکی چھوڑنا نار
 ورجب سالک راہ خدا کے اس میں چلے تو وہ نار نور تھی نار نہ تھی پھر اس بات کو حبان کہ
 ن کی روشن ہوتی ہو تو وہ مثل درآتشوں کے نہیں ہوتی یہ آتش معلوم تو نور ہوتی ہو لیکن اپنے
 درودہ زوار کیواسطے مثل نار گل کے ہو خوش بندہ یہ آگ جو سازندہ لینے کام بنائے والی ہی
 ہی اور وہ وقت وصلت مستحق کے دل روشن کرنے والی ایسے ہی وہ نور پاک جو شکل شعلہ
 و حاضرین کے لیے نور اور دوروں کے لیے نار ہو حاضر غائبوں سے خوشحال ترین غائبوں کو
 نے کی توفیق ہی نہیں دی ہر اب وہی حصر ہی کہ اس سخن کی تو بایان پدید نہیں تو حدیث
 عاشق اور صدر مجید کی کہ

ملاقات عاشق با صدر جہان

ولہ آن بخاری نینر خود بر تنع زدہ کشتہ بود از عشتش لسان آن کبدہ آہ سوزانش سوی گردون شدہ و در دل
 مدبر جهان مہرہ و گفت با خود در گھر کہ کای احد حال کن آوارہ ناجون بودہ او گناہی کرد و ما دیدیم لیک
 ست مارانمید است یک با غلط مجرم ز ما ترسان شودہ لیک حد امید در بر شش بودہ من تبرسانم وقوع یادہ
 انکہ ترسد من چہ ترسانم در بہر دیک سرد آذر میرودہ فی بدان کہ جوشش از سر میرودہ ایمان رامن تبرسانم
 لم و خائفان را ترس بردام زحلم پارہ دوزم پارہ بر موضع نغم ہر کسی را شربت اندر خور دہم ہست بہر د
 ن پنج و رفت و زان بر دید بر گماش از جو ب سخت و المعنی کبد سختی و آزار اس بخاری نے بھی آپ کو شمع
 زالا یعنی اپنے معشوق کے پاس بیسیا گیا جیسے پروانہ شمع بر گرتا ہو کہ جلنے مرنے کی اصلاح بردا نہیں کرتا
 بر بھی بسبب عشق کے وہ سختی و رنج آسان ہو گیا تھا آہن جو رات دن مارتا تھا تھا منجلہ کے ایک آہ
 و ناک اسکی آسمان پر پہونچی کہ صدر جہان کے دل میں اسکی محبت پیدا ہوئی چنانچہ ایک دن صبح کو اپنے
 ہین کہا کہ ایچا واحد احد وہ جو آوارہ ہمارا تھا نہ معلوم اسکا کیا حال ہوا اُسے گناہ کیا مئے دیکھا لیکن ہماری
 ت کو خوب نہیں جانا کہ کیسی بڑی ہو اپنے گناہ کو بڑا جان کے آوارہ ہوا مجرم کا دل تو ہم سے ترسان
 ناہو لیکن اس ترس میں سیکڑون امید ہین ہین بشرم بیہودہ کو ڈراتا ہوں اور جو مجھ سے ڈرتا
 اسکو کیا ڈراؤنگا اسیلے کہ جب ہانڈی ٹھنڈی ہوتی ہو تو اُسکے گرم کرنے کو آگ جلائی جاتی ہو اُسکے لیے جو
 اہل کے ہانڈی سے باہر نکل رہی ہو جو لوگ ایمن ہین کہ اُسے مفسدہ کا خوف نہیں اُنکو غصہ سے
 بتا ہوں اور جو ڈرتے ہین اُسکے ڈر کو حلم سے مٹاتا ہوں میں پارہ دوز ہوں پارہ پارہ کے ٹھکانے
 نا ہوں اور ہر کیو شربت اسکے لائق دیتا ہوں آدمی کا بھید مثل بیج درخت کے ہو کہ مناسب بیج کے
 نے شاخ سے کہ وہ ایک جو ب سخت ہو نکلتے ہین اچھی جڑ سے اچھے پتے بڑی سے بڑے انجھان شرح سن
 ظ کو خاطر قولہ در خوران بیج رستہ برگماہ و درخت و در نفوس و در نہا و بر فلک بر ہاست زرا شجا و وفاء
 لہا ثابت و فرع فی السما چون برست از عشق زیر آسمان چون روید در دل صدر جہان و موج میرد در
 ن عفو گنہ کہ نہر دل تادل اندر وزنہ کہ ز دل تادل قیمن روزن بودہ فی جلا و دور چون دوشن بودہ
 سل نبود سفال و چراغ و نور شان مزوج باشد و رساخ و مایع عاشق خود نباشد و صل جو کہ مشوقش
 و جو بای او و یک عشق عاشقان تن زہ کند و عشق مشوقان خوش فرہ کند چون درین دل برق مہر
 ت اندران دل دوستی میدان کہ ہست و در دل تو مہر حق چون شد و تو ہست حق را بیامانی مہر تو
 یا نگ گفت زدن آید بدر از یکی دست تو بی دست دگر و تشنہ می نالد کہ کو آب گوارا آب ہم نالد کہ کو ان
 با خوار جذب آہست این عطش در جان ما ما از ان او داد ہم ان ما حکمت حق در قضا و در قدرت

باشقان یکدگر جملہ اجزای جہان زان حکم پیش + جفت جفت و عاشقان جفت خویش بہرست
 الم جفت خواہ + راست ہجون کہ باو برگ کاہ + آسمان گوید زمین را لرزیا + با توام چون آہن و
 + آسمان مردوزمین زن درخند + ہرچہ آن انداخت این می پرورد + چون نماند گر میش بفرستد
 زمیش نم بدید او دیرج خاکی جز وارضی را بدو دیرج کی تریش نندزد + المعنی نہی بالعم عقلمادخدا
 تخ جای روان شدن چیزی دروانی تہل سی جڑ کے لائق ہے جتے ہیں درخت اور نقوس اور عقول
 اتون اور عقولون میں کہ وہ برگ اعمال و افعال ہیں جس جو اشجار و وفا کے ہیں اُنسے آسمان پر پھل
 اصل بیان جی ہر اور شرح آسمان پر کما قال اللہ تعالیٰ مثل کلمۃ طیبۃ شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابتہ فرعہا
 تی اکھلا کل جین باذن ربہا مثل کلمۃ طیب کی مثل شجر طیب کے ہو کہ جڑ اسکی خاک میں ہو اور فرع
 اپردیتا ہی سیوہ اپنا اپنے رب کے اذن سے جب عشق کا درخت نیچے آسمان کے جاہو تو صد ہا جان
 کیسے نہ ججے چنانچہ اسکے دل میں موج عفو گناہ کی اٹھتی تھی کسواٹھے کہ ایک دل سے دوسرے
 ان ہو پھر فرماتے ہیں کہ دل سے دل تک یقیناً روزن ہوتا ہو نہ ایسا کہ جدا اور دور ہو جسے
 علیحدہ ہوتے ہیں مثلاً دو چراغ جدا جدا اپنے سفال میں جلتے ہوں لیکن نور دونوں کا
 فختہ ہوتا ہو جدا جدا نہیں ہوتا کوئی عاشق طالب وصل کا نہیں ہوتا جب تک کہ مشوق اسکا
 زور اسکو بھی طلب اسکی ہوتی ہو لیکن یہ بات ہو کہ عشق عاشقون کے تن کو زہینے کمان
 ولا غرۃ خمیدہ ہونے سے ہی ذکر زہ سے جو جزو کمان ہو ارادہ کل کا ہو اور عشقون کو
 ذرہ کترا ہو اگر کسی کے دل میں کیسی محبت مثل برق کے کو دتی ہو تو جانے رہ کہ اسکے دل میں بھی
 دایسے ہی تیرے دل میں جب محبت حق کی دو توی دو ہری خوب مضبوط ہو جاتی ہو تو بیگان
 تیری ہو جاتی ہو تو نے کبھی بھی دیکھا کہ ایک ہاتھ سے آواز تالی بجانے کی نکلی ہو بنسید
 کے جیسے مثل مشہور ہو کہ تالی دونوں ہاتھ سے بجاتی ہو یا ساچلا تا ہو کہ آب گوار کمان ہو اور
 وہ انجوار کمان ہو یہ بیاس جو ہماری جان میں پیدا ہوتی ہو یہ کشش سی پانی کی ہی پس
 ہیں وہ ہمارا ملک ہو اور یہ حکمت حق کی ہو جو قضا و قدر سے جاری ہوتی کہ ہکو عاشق ایک
 رہا ہو جملہ اجزای جہان کے قبل اس حکم سے جو نسبت خلقت اجزاء کے جاری ہوا ہو جفت جفت
 جفت عاشق اپنے جفت کا ہو جیسا کہ فرمایا و من کل شیء خلقنا زوجین ہر شے سے پیدا کیے
 مت یعنی ہر جفت عالم سے اپنے جفت کا خواہان ہو اور یہ ٹھیک بات ہو دیکھ لو کہ باو کاہ کو
 و آسمان زمین سے کتنا ہو مر جیا کہ ہم تو دونوں ہمارا ہوا و آہو رما کے ہوا آہو ہوا سنگ

مقتطیس کہ آسمان کو جذب کرتا ہو اور حکما کے نزدیک زمین آسمان کشش باہمی سے ایک دوسرے کو چھینے ہوئے
ہیں آسمان گویا مرد ہو اور زمین مثل عورت کے جو کچھ آسمان اُسپر ڈالتا ہو یہ اُسکو بچون کی طرح پالتی ہو اگر اُسکو
گرمی نہیں رہتی تو آسمان گرمی بھیجتا ہو اور جو تری نہیں رہتی تو پانی بھیجتا ہو چنانچہ بروج خاکی جو نور و سبلہ اور
جدی ہیں ان کے اجزائے ارضی کی مدد ہیں اور بروج آبی جو سرطان اور عقرب حوت ہیں اُسکو تری پہنچاتے ہیں
الخلافت شرح میں ملکہ اثابت و فرعمانی آسمان پورا صبح میں لکھ دیا ہو جس سے وہ روز دن تینیں ہوتا ہے
تو ایک فرعمان ہونا چاہیے بدون ضمیر کے اور زیر کو زیر لکھا ہو قولہ ہر جادی ابرسوی دمی بروہا تجارت
وخم را برد و بوج آتش گرمی خورشید از وہاں بچو تا بروج طشت و رشت در وہاں سرگردان فلک ندر زمین
بچو مردان کرد کعب بہر زن + دین زمین کد با تو ہما می کنند ہر ولادات و مناعات می تند + پس میں بروج
رادان ہو شمند + چونکہ کار ہو شمند ان می کنند + گرنہ از ہم این دو دہری مغرب پس چرا چون جفت دہم پیغمبر + بی زمین
کی کل بروید و از عنوان پس چرا بید تاب و تاب آسمان + بہر آن سببست در مادہ زہر تا بود تکمیل کار ہر کردہ
اندر مرد و زن حق زان نہاد + تا بقایا بد جہان زمین اتحاد + سیل ہر جزوی بجزوی ہم ہند + ز اتحاد ہر دو تولیدی
شب چنین بار در اندر اعتناق + مختلف در صورت اما اتفاق + روز و شب ظاہر و دھند و شمند + لیک ہر دو
یک حقیقت می تند + ہر یکی خواہان دیگر را بچو خویش + ای پی تکمیل کار و فعل خویش - زانکہ بی شب غل نہ بود
طبع را پس چرا در خرچ آرد روز ہا المعنی ہر جادی کو ابر طرف اُسکے یعنی آسمان کے لیجا ہا ہو + تجارت
ناگوار دنا ساز کو بھاڑ کے صاف کردے کس واسطے کہ تجارت کے ساتھ اکثر اجزائے ارضی بھی آتے جلتے ہیں
مثل کپڑوں لنگیوں وغیرہ کے اور جو بروج آتشی ہیں حمل سد قوس سے گرمی خورشید کی ہو چوتابہ کی طرح
پشت درو اُسکی گرمی سے شمع ہوتی ہو یہ آسمان اس زمانہ میں ایسا سرگردان بھرتا ہو جیسے مرد کمائی کے لیے
عورت کے واسطے کمائی کی جگہوں میں بھرتا ہو اور یہ زمین عورتوں کے مثل خانہ داری کرتی ہو اور ولادت
و مناعات میں کوشش کرتی ہو جیسے عورتیں کوشش کرتی ہیں پس زمین آسمان ٹپ ہو شمند ہیں سوا
کہ کم ہو شمند دن کا کر رہے ہیں اگر یہ دونوں دہر ایک دوسرے سے مادہ نہیں چوستے تو جفت کے
مثل ایک دوسرے میں کیسے گھسے ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ نصف آسمان سر سے جو اوپر معلوم ہوتا ہو ایسے
ہی نصف پیچھے ہو اور پنج میں اسکے زمین ہو پس باہم گھسا ہونا انکا ظاہر ہے زمین کے کب گل جمے اور کب غوا
کھلے ہر چند آب و تاب آسمان کی ہو لیکن اس سے کیا پیدا ہو سکے اسی واسطے نہ کہ مادہ کی طرف میل و
رغبت ہو تا تکمیل ایک دوسرے کے کام کی ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو مرد و عورت میں سیل و رغبت
رکھی ہو یہی سبب ہو کہ تاجہان اس اتحاد سے بقا پائے اور مخلوق کی تولید و تکثیر ہوتی رہے پس

جزہ کی دوسرے جزو سے اسی غرض سے رکھی ہو تا دونوں کے اتحاد سے تولید ظاہر ہو رات
 بت میں دونوں مختلف ہیں لیکن کیسا اتفاق ہو کر ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈالے ہوئے
 ہوتے ہیں کہ روز و شب بظاہر ضد اور دشمن ایک دوسرے کے ہیں کہ ایک کے ظہور سے دوسرے کا
 لیکن دونوں ایک ہی حقیقت کو پورے ہیں ایک دوسرا ایک دوسرے کا خواہان مثل اپنے کے
 طے تکمیل کار و فعل اپنے کے اس سبب سے کہ بدون شب کے طبیعت کو اندنی ہی کیا ہو چودن کو
 عین لائین خداوند تعالیٰ نے رات واسطے آرام و تسایش روح نفسانی کے بنائی ہو جس کے متعلق
 بن بساں سوائش سے اسکو قوت ہو جاتی ہو ایسے موافق دن میں اسباب کار و بار معاش میں
 ملتی ہو ورنہ خط ہو جاتا کوئی کام نہ چلتا انخلافت شرح میں سرگردان کو سرگردان لکھا ہو

جذب کرنا ہر عنصر کا اپنی جنس کو کہ ترکیب آدمی میں محتبس ہے

تولید خال تن را باز کرد + ترک جان گو سوی ما آتجو در د + جنس مائی پیش ما ولی تری + بر کزین
 ما این سویری + گوید آری لیک من با بستم + مگر چہ چون تو ز بھران خستہ ام + تری تن را بچو بند
 تری باز از غریب پیش ما + گری تن را نیم خواہد اثر + کہ ز ناری راہ اصل خویش گیر بہت ہفتاد و
 دن + از کشتہای عناصری رس + علت آید تا بدن را بگسلد + تا عناصر ہر گز را دہلد + چار مرغ انداز
 رہا مگر رنجوری و علت پاکشا + پای شان از ہر گز چون باز کرد مرغ ہر غریبین پرواز کرد + جذب
 و فرما + ہر دی رنجی نہد و جسم ما + تا کہ این ترکیبہا را بدو مرغ ہر جزوی باصل خود پر حکمت حق
 ناچل + جمع شان دارد بصحت ما + چل + گوید ای اجزا + چل مشہود نیست + پر زدن پیش چل تاں مشہود
 ی بگوید اتفاق + چون بود جان عزیزان در فراق + جان جان جان را بخواند ترہم + کہ با آئند و
 دم + چونکہ جان را این عداکد بگوش + ناشتیاق حق دہد زین عقل + ہوش + المعنی فرماتے ہیں
 جنس کو پھینچتی ہو مثلاً خاک خاک تن سے کہتی ہو کہ لوٹ جان کو ترک کر اور میری طرف خرم و خند
 بکے آگے تو میری جنس سے ہو تیرا میرے ہی پاس ہونا اچھا ہو پس بہتر یہ ہو کہ جسم سے
 ری طرف بر پرواز کھول بس یہ خاک تن کی کہتی ہو یہ تو تو نے سچ کہا لیکن میں کیا کروں
 اگر چہ تیری جدائی سے مثل تیرے میں بھی دلخستہ ہوں مگر کچھ بس نہیں چلتا ایسے ہی تیرے
 پانی کہتے ہیں کہ آہ تری کیون نہیں اس غربت سے لوٹتی اور ہمارے پاس آئی علی ہذا گرمی کو آہ
 ہمارے معدن آگ کا آہ کہتا ہو کہ تو مارے ہو پھر اپنی اصل کی راہ کیون نہیں لیتی اس بدن میں
 یوں علتیں ہیں اور وہ بھی بے رس انھیں عناصر کی پھینچی ہوئی اس واسطے کہ انھیں کی بے اعتدالی

جلد ملتین بھی پیدا ہوتی ہیں افتادہ سے مراد کثرت ہونہ عدد معین اور علت کی طرف کشش اسی سبب سے
 قی ہو کہ کوئی علت اُسے اور بدن کو توڑ دے تو عناء قید یکدگر سے چھوٹ جائیں یہ چاروں عنفر کو یا
 رخ ہیں بستہ پاک انکی پابستگی کو مرگ و پنج و علت کھوتے ہیں اور انکو اس قید سے آزاد کرتے ہیں بس
 وقت بانوں انکا ایک دوسرے سے کھل جاتا ہے چاروں رخ اپنے اپنے عنفر کو اڑ جاتے ہیں انھیں کی
 ش چاہے اصل کی ہو چاہے انکی فرع سے ہو ہمارے جسم کو ہر دم رخ میں ڈالے رہتی ہو کہ یہ اس رخ
 ذریعہ سے خواہان اپنی آزادی کے ہوتے ہیں چنانچہ فرمایا کہ تیار یہ ترکیب عنفری ٹوٹ جائے اور رخ ہر خود
 اصل کو اڑ جائے لیکن حکمت حکیم مطلق کی مانع ہوتی ہو اس جلدی سے اور صحت مرض سے دیکے وقت
 تاک مجموع رکھتی ہو اور کہتی ہو کہ اگر اجڑے عناء بھی اجل ظاہر نہیں ہو اور اجل سے پہلے تمھارا پرہیزگاری
 فرماتے ہیں غور تو کر جب عناء کا ہر جزو اپنے رفیق کی رفاقت کو ڈھونڈھتا ہو تو جان جسکی جزو ہو اسکا
 فراق میں کیا حال ہو گا اور وہ جو جان کی جان ہو وہ بھی تو جان کو بلاتی ہو کہ میرے پاس آ
 ادھر کو قدم رکھ کس جب جان کے کان میں یہ ندا پہونچتی ہو تو اشتیاق حق میں اس عقل و ہوش
 جدا ہو جاتی ہے اختلاف شرح میں پیش ہو پیش او بیا آئی کو با این بند این سو کو زین سو لکھا ہو
 یہ ہونا جان کا بھی عالم ارواح میں اور تھا فضا وسیلہ اسکا اپنے مقرر کو اور منقطع ہونا
 اسکا اجڑاے جسم سے کہ اسکی کندہ ہیں

ویداہ اجزای پست فرشم + غربت من تلون من عرشم + میل تن درینہ و آب روان + زبان بود کہ اصل
 درازان + میل جان اندر حیات و در حیات است + رانکہ جان لا مکان اصل ولایت + میل جان حکمت
 ہم + میل تن در باغ و در گردوم + میل جان اندر ترقی و شرف + میل تن در کسب اسباب علف
 و عشق آن شرم ہم سوی جان + نہ تہم بکون را بدان + اگر بگویم شرح این بجد شود + ہمنوی
 کا غلہ شود + آدمی حیوان بناتی و جاد + برادر عاشق ہر نیمہ و ہر اداں بر مردانی می تند + وان مردان
 با ایشان میکند + لیک میل عاشقان لا غر کند + میل معشوقان خوش و باور کند + عشق معشوقان درخ
 فتنہ + عشق عاشق جان اور اسوختہ + کمر با عاشق بشکل بی نیاز + کاہ سیکو یدرازان راہ درازہا میں رہا
 شق آن بہتہ دہان + تافت اندر سینہ صدر جہان + دود آن عشق و غم آتشکدہ + رفتہ در مخدوم او شفق
 + لیکش از ناموس و پوش آبرو + شرم نمی آید کہ واجو یدازو + رحمتش شفق آن مسکین شدہ سلطنت زین
 ت مانع آمد + المعنی اب مولانا درم جان کی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ جان کہتی ہو ای اجزا پست فرشی
 سے یہ بڑبڑ میری نہایت تلخ ہو کہ سو اسطے کہ میں عرشی ہوں مجھ کو فرشی کیسے خوش لے میل تن کا نہرہ اند

ن میں ہوتا ہے اس سبب سے کہ اسکی اصل دنیا آب و گل ای سے ہو اور میل جانکا طرف حیات و
 لیے اصل جان کی لامکان سے ہو میل جان کا حکمت و علوم میں ہو اور میل تن کا باغ و نارغ کو
 مع کرم ! نفع کی معنی درخت انگور میل جان کا ترقی و ثمرت میں ہو میل تن کا کب سبب عاف
 وہ کب بھی میل و عشق اسکی طرف رکھتا ہے اسی موقع سے عہد و بھو نہ کو جان وہ اللہ کو دوست
 اللہ کو دوست رکھتا ہے اب فرماتے ہیں کہ اگر میں اسکا بیان کر دوں تو بیدار ہو جائے اور ثنوی
 غز کو پہونچے ہو یہ کہ آدمی اور حیوان اور ہر اشیاے بنائی و جمادی سب حسب مراد ہر عاشق
 بن یہ بھیر اور لوگ اپنی بھیرادی میں کیسے مراد سے بڑھتے چھوٹے ہیں اور وہ کیسے انکو اپنی طرف
 نے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ عاشقون کا میل و عشق انکو لاغز کرتا ہے اور معشوقون کا میل و عشق انکی
 لی بڑھاتا ہے معشوقون کا عشق تو ہر دورخ افروختہ ہوتا ہے اور عاشق کا عشق اسکی جان کو جلا تا ہے
 عاشق ہو لیکن اسکا عشق بصورت بے نیاز کے ہو یعنی بے پرواؤن کی طرح اور گاہ بھی عاشق ہو کہ
 سے دوڑ کے جیٹتی ہو کہ باکوئی حرکت بظاہر نہیں کرتا اب فرماتے ہیں کہ یہ باتیں تو جانے دے
 ن کا عشق جو صدر جہان کے سینہ میں افروختہ ہوا ہے اسکا بیان کر دوں اس عشق اور غم آشکدہ
 ہو گ کا گھر اس کے خند دم تک پہونچا اور مہربانی لانے والا ہوا لیکن اسکو ناموس اور پوش
 آتی ہو کہ اسکی جستجو کرے یا اسکا حال لوگون سے پوچھے پوش امر ہو بمعنی دور شدن میری
 پوش مخففت پویش کا ہو یعنی بھاگ جا جسکی ہندی پویشا ہو پویش محاورہ ہندی میں جوڑا
 ا ہو اسکی نسبت بھی کہتے ہیں کہ بڑی پویش رکھتا ہے تغیر السنہ پوش کا پویش اور پویش کا
 رحمت تو اسکی مشتاق اس میں کی ہوئی مگر سلطنت اس لطف سے مانع ہوئی انخلاف
 بھو نہ کو حسب بھو نہ مراد کو بر مرادی بیان دورخ کو دورخ لکھا ہے قولہ عقل حیران کین عجب اور
 ش زانو بدینجا نب رسید ہر کہ جلدی کن کرین نا واقفی لب بہ بند اللہ اعلم باخفی لب بہ بند
 سخن تو بآرم ہر زان صد بار من کا میں سخن را بعد ازین مدفون کم ہاں کشندہ می کشد
 کیست آن کت یکشد ای مفتی + آنکہ می نگذاردت کہ دم زنی + صد غنیمت می کنی بہر سقریکش
 زبان گرداند ہر سو آن لگام + تا خبر یا بندہ فارسل سپ خام + سپ زیرک ساز زبان نیکو پیوست
 پس بردیست + اودلت را برد و صد سو و ابست + بیماروت کرد و پس دل را شکست + چون
 نای نخست + چون نشد ہستی بالاشکون دست + چون قضا بہت جہل تدبیرت شکست + چون نشد
 رست + المعنی عقل اسکی جان تھی کہ اسنے تو عجب ہی چھکو کھینچا ہے آیا یہ میری رحمت ہو یا کوئی

شش مطلوب کی طرف سے ہو بس تو جلدی مت کرنا و حقنی اختیار کر اور خاموش ہو کہ چھپی باتوں کو اندر ہی خوب
 بانٹا ہو پھر کہتا ہو کہ میں تمہارے اس قسم کی باتوں سے لب بند کرتا ہوں اور سیکڑوں تو بہ کرتا ہوں کہ بعد
 کے اس بات کو دفن کر دوں مگر وہ کشندہ جھکو کھینچ کے پھر اس طرف سے آتا ہو اس صورت میں میں کیا
 روں آئندہ مقولات مولانا رحمہ اللہ کے معلوم ہوتے ہیں فرماتے ہیں تو نے جانا ہی دانا وہ کون ہی جو جھکو کھینچتا ہو
 رتھجہ دم مارنے کو نہیں چھوڑتا تو سیکڑوں ارادے سفر کے کرتا ہو اور وہ جھکو کھینچ کے اور جگہ لیجنا ہی اور اس
 سبب سے ہر طرف تیری لگام کو پھیرتا ہو تا اسبب خام غیر سدھا ہوا فارس سے خبردار ہو جائے کہ کوئی جھکو پھیرتا
 ہو اور جو اسبب زیرک ساز ہو ایسا موافق مرہنی وہ نکو پیے ہی جانتا ہو کہ اسبب کوئی سوار ہو وہی تیرے دلوں صد ہا
 دوسے لگا دیتا ہو اور میرا دکر کے تیرے دلوں کو تڑپاتا ہو پس مٹنے جب تیرے پہلے ران کے بازو کو جو مثلاً سفر کے
 روہ اور جگہ لیگیا توڑ دیا تو پھر ہونا اس ہل شکن کا ثابت ہو کیسے درست ہو کہ وہ نہیں ہو اور جب قضا
 نے بہت تیری تدبیر جہالت کا توڑ ڈالا یعنی تیری تدبیر نہ چلنے دی تو پھر کیسے قضا اسکی تجھ پر دست نہیں ہوئی
 تو اسکو سنیں مانتا انخلاف بمراد کر دو گروہ کاف فارسی شرح میں لکھا ہو اور قضا بہت کو قضایات
 خ غایم و قصد کا واسطے خبردار کرنے آدمی کے ہو اس سبب سے کہ مالک و غالب
 ہی ہو اور کبھی کبھی غایم فتح بھی نہیں کرتا تا طبیعت غم سے باز نہ رہے اور اسکو تبنیہ ہو
 یہ عمر ماو قصد ہا و باجہ بگاہ گاہے راست می آید تڑپاتا بطبع آن دولت نیت کند + بار دیگر نیت را بشنید
 بکلی بمراد داشتی + دل شدی نو میدا مل کی کاشتی + ورنہ کاریدی امل از غوریش + کی شدی پیدا
 و مقوریش + عاقلان از بمراد یہاں غوریش + با خبر گشتند از مولای خویش + بمرادی شد قلا و زبشت +
 نیت الخیر شو ای خوش مرشت + چون مراد ات ہمہ آہستہ پاست + پس کسی باشد کہ کام اور واست
 ن شدند اشکستہ و شین عاقلان + لیک کو خود آن شکست بیدلان + عاقلان اشکستہ اشل ز اضطرار
 اشقان اشکستہ با صد اختیار + عاقلانش بندگان بندید + عاشقاناش شکری و قندید + اتینا کہ ہمار
 اقلان + اتینا طو غامہار بیدلان + المعنی یعنی یہ تیرے غم و قصد و معاملات کبھی کبھی جو درست
 ٹھیک چڑھتے ہیں اور تیری مرضی موافق ہو جاتے ہیں یہ اس واسطے ہو کہ اسکے لایح سے تیرا دل
 کام کی نیت کرتا رہے یا بس نہ پھر دو بارہ تیری نیت کو توڑ دیتا ہو اور اگر ہمیشہ بالکل بمرادی کھتا ہو
 اول نا امید ہو جاتا تا تم امید کا کب بوتما پھر اگر امل اپنے غوری یعنی نیا یافت مقصود سے کچھ نہ ہوتے
 اسبب مقہوری اسکی کب ظاہر ہوتی یعنی امل کب جانتے کہ میں مقہور و مغلوب ہوں اب جو عاقل ہیں
 + تو بانی بمراد بیان دیکھ دیکھ کے اپنے مالک سے باخبر ہو گئے اور جانا کہ کوئی مالک ہمارا ایسا

ہماری خواہش کو نہیں ہونے دیتا اپنی مرضی کے موافق کرتا ہو جیسا کہ حضرت علی شیر خان نے فرمایا اور
 افسوس! انہیں میں نے اپنے رب کو اپنے غلام ٹوٹنے سے جانا اور یہ عبادی ایسی دلیسی چیز نہیں ہو
 بہت کی ہو چنانچہ اس خوش برشت تو نے یہ حدیثِ حنفیہ من المکارہ سنی ہوگی گھیری گی جنت
 سے کہ وہ عبادی ناگوار ہوتی ہو کس ہر گاہ کہ مراد میں سب کی شکستہ پائین یہاں تک کہ
 اہو گاہ جسکے مقصد روا ہوں تو اس صورت میں جو عاقل ہیں وہ تو شکستہ و شہوتے ہیں اور ناخوش
 عاشق ہیں اُنکو وہ شکست کہان بلکہ وہ خوش ہوتے ہیں اب ان عاقلوں کی شکستہ نظر سے
 عبادی سے مضطر ہیں اور عاشق کے سیکڑوں اختیار و خوشی سے اس واسطے کہ عاقل تو اُسکے
 ندی اور گرفتار بند عقل کے ہیں اور عاشق آزاد ہونے تن شکری اور قندی قس تقدیر اسکی ایک
 قل تو اُسکو کجبر و اکراہ اختیار کرتے ہیں اور ایتنا کہتے ہیں یعنی آتو ہمارے پاس اور عاشق بطور
 دل کرتے ہیں اور خوشی ایتنا کہتے ہیں اختلاف شرح میں غنڈیش کو غنڈیش اور عاقلان کو
 ایتنا کو دو لون جگہ ایتنا لکھا ہو ایتنا میں ایت کا رم امر ہونا ہمیں منسوب منفصل اور ایتنا میں

ایت کا جو معنی وہ نہیں

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیدیوں پر اور مسلمانوں پر اور یہ حدیث کہتا
 ن قوم کجرون الی بختہ بالسل سل تعجب کرتا ہوں اس قوم سے جو کھینچی جاتی ہیں
 جنت کی طرف زنجیر کے ساتھ

بر کی جوتی اسیر کہ بھی بردند و ایشان در قیفر و دیدشان در بند آن گاہ شیر می نظر کردند در دی
 خائیدہر یک در غضب و بر رسول صدق تدا ہما و لب و زہرہ فی با آن غضب تادم زند و زانکہ در
 ناند و میکشد شان مزو کل سوی شہر می برداز کا فرستان شان بقہر و فی فدائی می ستاند
 شفاعت میرسد از سروری و جنت عالم ہمیکو بندد او و عالمی رامی برد حلق و گلو بہا ہزار کار
 و زیر لب طعنہ زنان بر کار شاہ و چار ہا کریم و اینجا چارہ نیست و خود دل این مردم از غار
 اران مرد شیر الی اسلان و باد و سہ عریان سست و نیم جان و اینچنین در ماندہ ایم از کجرو
 نہ یا خود جاد و نیست و بخت مارا بردید آن بخت او و تخت باشد سرنگون از تخت او و کار او از
 ت زفت و جاد و ملی کریم ہا ہم چون زفت و از تان و از خدا و خود استیم کہ بکن مارا اگر ناستیم
 اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گروہ قیدیوں کا دیکھا کہ اُنکو لیے جاتے تھے اور وہ
 تے تھے پس اُس آگاہ شیر نے حضرت نے اُنکو دیکھا تھے تو وہ اُس بند میں لیکن نیچے نیچے

اچکھو دیکھتے تھے اور ہر ایک رسول صدق پر ایسا غضبناک کہ غصہ سے لب و لہجہ جاتا تھا لیکن باوصف
 ایسے غیظ و غضب کے یہ زہرہ کہاں کہ دم مار سکیں اس واسطے اس قدر کی زنجیر میں سیر تھے جو دس من کی
 تھی موکل انکو بڑے تھر کے ساتھ کافرستان سے طرف شہر کے کھینچ رہے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ عجب
 حال ہو نہ تو فدیہ دیتے ہیں نہ زریعے ہیں نہ کسی سردار سردار کی سفارش کو دخل ہو تمام مخلوق انکو حجت
 عالم کہتی ہو اور حال یہ کہ وہ ایک عالم کا حلق و گلو کاٹ رہے ہیں غرض ہزاروں انکار کے ساتھ
 چلے جاتے تھے اور زیر لب کہتے تھے معاملہ آنحضرت پر پہنچے بہت تہذیب میں کین مگر بیان کوئی تہذیبی
 بیشک اس شخص کا دل سخت سنگ خارہ سے کم نہیں ہو تم ہزار دن مرد شیر الپا رسلان کہ نام بادشاہ کا
 بھی ہو وزیر یعنی شیر دلیر دین عربوں کے ساتھ سست داوہ مرے ہو رہے ہیں اور ایسے عاجز
 نہ معلوم یہ عاجزی ہماری کج روی سے ہی یا ہمارے نصیب سے یا انکی جادوگری سے انکا وہ نصیب ہو
 ہمارے نصیب کو دریدہ بریدہ کر دیا اور وہ تخت جس سے تخت ہمارا ادا نہا ہو گیا ہم جادو کیسے کہیں
 اگر کام انکا جادوگری سے سطر و قوی ہوا تو ہم نے بھی جادوگری کی وہ کیوں نہ پیش گئی
 ہم نے بتوں سے بھی اور خدا سے بھی خواستگاری کی کہ ہمکو خراب کر دے اور اکیڑ کے پھینک دے
 اگر ہم ناراض ہیں سو یہ نہوا پھر کیسے آچکھو ناراضت جانیں انخلا ف شرح میں گشت بعد ازاں لکھا ہو ٹھیک نہیں ہو
 تفسیر ان تستفتحون فقد جاءکم الفتح اگر تم فتح صاحب حق کی چاہتے تھے سو تحقیق تمکو فتح آئی
 مگر جو صاحب حق تھا

قولہ انکہ حق دراست از ادا و نفرتش وہ نفرت اور ابجو + دین و عابیار کر دیم + پیش لاٹ پیش
 غمی و منات + کہ اگر حق ستا و پیداش کن + ورنہ باشد حق زبون ماش کن + چونکہ داد دیدیم او منظور
 بود + ماہم ظلمت بدیم او نور بود + این جواب ماست کا پنج خواستید + گشت پیدا کہ شما ناراضستید + باز این
 اندیشہ را از فکر خویش + کو رمیکردند و دفع از ذکر خویش + کین تفکر ماہم از ادا بار رست + کہ صواب شود
 در دل درست + خود چہ شد کہ غالب آمد چند بار + ہر کسی را غالب آمد در روزگار + ماہم از ایام نجات اور
 شدیم + بار بار بروی منظر آدیم + باز میگفتند اگر چہ او شکست + چون شکست ما نبود و رشت و پست
 زانکہ نجات نیک او و رشت شکست + و او ہد شادی پنهان زیر دست + کو با شکستہ منی مانست + ہی + بی غمی
 بودش درون نی بیج بیج + چون نشان مومنان مغلوبست + لیک اشکست مومن خوبست + ہر توشک
 و غنبری را بشکنی + عالمی آنہم ریحان برون + و شکستی ناگمان سرگین خرب + خانہا پر گدگد + کہ دو سر سبز + کہ کند
 خود شک با سرگین قیاس + آب را با بول طلس با پلاس + المعنی بیخ با قیاس و میدان بوی خوش صلوٰۃ

نہیں کافر کہتے تھے کہ ہم میں اور محمد میں جو کوئی حق و راست بہرہ اسکو نفرت دے اور اسکی نفرت یہ دعا ہننے بہت کی اور لات و غولی و منات کے آگے بہت چوڑا ٹھکانے سجھ کیے کہ اگر وہ اسکو ظاہر کر دو اور جو وہ حق نہیں ہی لینے آنحضرت تو اسکو ہمارا دلیل بنا دے پھر جب ہم نے بغور دیکھا حضور پر آیا ہم سب ظلمت تھے اور وہ نور پس ہم جس بات کے خواستگار تھے اسکا منظر ہونا بھی بات ہی جو ہم کو ظاہر ہو گیا کہ تم ناراست ہو پھر اس اندیشہ کو جو انکے فکر سے پیدا ہوتا تھا زبردستی اندھا کرتے نہ ذکر کو اپنے دل سے مٹاتے تھے اس طور پر کہ یہ فکر ہمارے ادبار سے پیدا ہوئی اور بارہا ہکو سوچتا ہوں کہ وہ خوبی ہمارے دل میں درست ہو جائے اور ہم اقبال سے محروم رہیں کیا ہوا جو وہ چند بار لگے ایسے تو ہر کسی کو زمانہ کبھی غالب بھی کر دیتا ہوں بھی تو زمانہ سے نصیب لیکے آئے ہیں اور بارہا پتہ ہیں پھر کہتے تھے نہیں اگرچہ انکو شکست ہوئی مگر انکی شکست ہماری شکست کی طرح زشت پست نہ تھی لی تو انکے نجات کے سیکڑ دن شادیاں نہان انکے زیروست کین جسے اُسے اور شکست خوردہ تینوں نہ کوئی انکو غم ہوا نہ کسی پیچ پیچ میں پڑے جو کہ مومنوں کی شان سے مغلوبی نہیں ہی لیکن دمن میں خوبی ہی مومن کی شکست ایسی ہی جیسے شکست مشاکت خبر کی کہ جس وقت انکو توڑیگا تمام شیواور بے خوش سے بھر دیگا اور اگر اتفاقاً سرگین خر کو توڑا تو گھر کے گھر بدلو سے بھر جائیگے پھر کوئی ملک کو سرگین اب کو پیشاب اور اطلس کو پلاس کے ساتھ قیاس کرے شکست مومن سے مراد اسکی ہے معلوم ہوتی ہی اور سرگین خر سے فی التار ہونا کا فرق انخلا و شرح میں صلات بیوا و لکھا ہو چکے ہیں عطا و انعام کے ہیں جو یہاں جسیان نہیں

لو تبار رسول مقبول کا حدیبیہ سے کہ حق تعالیٰ نے لقب اسکا فتح کیا انا فتنہ لک فتنی مبینا بیشک فتح دی ہمنے مجھکو فتح ظاہر

واکشت حدیبیہ رسول + در فکر بود غلین و لول + ناگمان اندر حق سمع رسل + دولت انا فتحنا رش پیغام از دولت کہ رد + تو ز من این ظفر غلین مشو + کا تدین خاری بقدرت فتحناست + نہ تراست + بیک آخر چونکہ اگر دید و تفت + بر قریطہ بر نصیر از دی جدقت + قلعہا ہم کرد آن مسلم و ز غنائم فتنہا + در تابستان تو بیکر کین فریق + بر غم ورنجد مشقون و عشق + زہر خورای دجار غمہا را چو اشتری چرند + بہرین خم زان بہر فرج + این تساقلی پیشان چون درج + پانچان مرچاہ + کہ ہی تر سدا ز تخت و کلاہ + در نصیری ہر کی حد شہر یار + در شان فاقہ صد بچون بہار + اوہ منشین + فوق گرد و نست + زین زمین + المعنی حدیبیہ نام موضع قریطہ نصیر ہر دونوں قبیلہ

یعنی جب رسول مقبول حدیبیہ سے غلین لول و فکر مند لوٹے تو حق تعالیٰ کو یہ ملال ناگوار ہوا اس سبب سے
 مانگمان انکے حق میں کہ وہ شمع جمع رسل تھے دولت امانت خانے ڈنگا بجا یا اور دولت سے پیغام آیا کہ جاؤ انفس
 کے باز رہنے سے غلین مت ہو گو یہ باز رہنا تمھارے نزدیک غارت خانہ ہو مگر اس میں تمھاری ذات کی واسطے
 بہت فحش ہیں فلان قلعہ اور فلان قلعہ ابھی تمھارے لیے موجود ہوا اب وہ گوندہ جنے کہا تھا کہ اگر انکو
 ایک شکست ہوتی تو سیکڑوں شادیان انکے زیر دست ہوتی ہیں کہتا ہوں دیکھو آخر ہی تو تھا حدیبیہ سے
 وہ گرمی غم کے ساتھ لوٹے تھے اسکے پیچھے بنی قریظہ اور بنی نفیر یہ کیا گذرا اسکے قلعے اور انکے گرد آباد بقعے
 سب انکے نام مسلم ہوئے اور انکے سوا غنیمتوں کے بہت ہی بہت منافع اور جو یہ بھی سنو تو ذرا یہ تو دیکھ
 کہ یہ فلول غم و رنج پر کیسے عاشق و مفتون ہیں خوار کی کے زہر کو مثل شکر کے کھاتے ہیں خار غم کو اونٹ
 کی طرح چرجاتے ہیں واسطے عین غم کے نہ واسطے فرح و کثود کے پستیان انکے سامنے ایسی ہیں جیسے
 بڑے بڑے درجے ایسے ہی توجہ میں نہایت خوش کسوا سطلے کے تحت و تاج سے ڈرتے ہیں اور فقری میں
 ایسے خوش کہ ایک ایک سو سو بادشاہ کے برابر اور فاقہ کی خزان میں ایسے کہ ہر ایک مثل سیکڑوں و نوبار
 خرم و خندان کے آور و جویہ ہو کہ وہ اپنے دلبر کے ہمنشین ہیں پھر کیا غم اگر جبہ زمین کے نیچے ہوں تو بھی
 فون گردن پر ہیں انحال فخر میں فتنہ کو فتحا لکھا ہے

تفسیر خبر لا تفصلونی علی یونس ابن ہتی الی آخرہ یعنی مت فصیلت قوم مجھ کو یونس بن ہتی پر
 قولہ گفت پیغمبر کہ معراج مرا نیست از معراج یونس جفا + ان من بالا و ان و شیب + ذانکہ قرب حق بروست
 از حبیب + قرب نہ از پائین بہ بالا جستن است + قرب حق از جس ہستی رستن است نیست را چہ جامی بالا است
 زیرا نیست رانی زود دنی و درود نہ دیر + کار گاہ صغ حق در نیستی است + غرہ ہستی چہ دانی نیست جیت حاصل
 این شکست ایشان ای کیا + می نماند چہ با شکست + آپنجان شادند و در فل و تعب + ہجو مہ در وقت اقبال و
 شرف + برگ بنی برگی ہمہ اقطع اوست + فقر و خواری انہما رست علوست + ان کی گفت ارچنانست
 ای مزید + چون بخندید ادا کہ را بستہ دید + چونکہ او مبدل شد رست و شادیش + نیست زمین زندان کدو
 آزادیش + پس بھر و شمنان چون شاد شد + چون ازین فتح و ظفر پیر باد شد + شاد شد جانش کہ بر شیران نہ
 یا قلت آسان نصرت فتح و ظفر + پس بدانستیم کہ او آزاد نیست + جز بدینا دل خوش و شاد نیست + ورنہ چون نہ
 را ہل آنخمان + بر بدو شک بند شفق مہربان + کہیں بسکندند در زیر دیوان + آن اسیران با ہم اندر بحث آن +
 املعن سنگیدن بفتح کا ف فارسی است زلیب سخن کہنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری
 معراج کو معراج یونس پر کچھ اجتا و برگزیدگی نہیں ای یہی فرق تو کہ میری ملک بلند ہو اور انکی ملک

نہ تجھ کو آسمان پر مہوئی اور انکو زمین پر سو یہ کچھ فرق نہیں اس واسطے کہ قرب حق کا حساب سے باہر ہی
 واپسی پر موقوف نہیں قرب ہی نہیں ہو کہ اپنی سے بلندی کی جستجو کرنا بلکہ قرب حق کا جس امتی سے چھوٹ
 بیستہ امتی سے چھوٹے نیست ہو گیا تو نیست کو بالا و زیر اور بلندی و دوری و دیر سے کیا غرض نہ تہ کی صفت
 نیستی ہی میں جاری ہو نیست ہی سے سب ہست ہوے لیکن تو کہ اپنی امتی کے غرہ میں ہو تو کیا جانے کہ
 اہو اب ہی اُن اسیرون میں سے کہتا ہو کہ حاصل یہ ہو اکیا کہ انکی شکست کو ہماری شکست سے کچھ
 و مشابہت نہیں ہو یہ ذلت و بیخ میں ایسے خوش ہیں جیسے ماہ اقبال شرف میں کہ دمدم نور بھی سکا
 رقت تاثیر کی بھی بڑھتی ہو پھر ایک نے انھیں میں سے کہا کہ و فضل اگر ایسا ہی جیسا کہ تو کہ رہا ہو تو ہم کو بہتہ دیکھو
 دن اور خوش کیوں ہوے بس جبکہ وہ مبدل ہوے ایک حال سے دوسرے حال پر تو یہی شادی
 نہ ہونے کی زمانہ انکی مقیدی کی ہو کہ شادی و غم کی قید سے بری نہیں ہوے پھر
 اسی اگر آزادی تھی تو دشمنوں کی مغلوبی پر شادی کیسی اور اس فتح و ظفر پر پر بادی کیسی
 فردری آخر جان انکی اسی بات سے تو شاد ہوئی کہ ایسے شیر زون پر کیسے سہل غالب ہوئی
 و فتح و ظفر بانی بس اس سے پہنچے جانا کہ وہ آزاد نہیں ہیں اور سوا اسکے کہ دنیا کی خوشی پر
 و شاد ہوں اور کچھ نہیں اگر یہ بات نہیں ہو تو کیا سبب کہ جو اس جہان کے لوگ ہیں تو نیک
 سب پر مشفق ہر بان ہوتے ہیں اور یہ نہیں لقصہ وہ اس پر چکے چکے زبان دباے باہم اس بحث و
 نئے احوال فخر ہیں نشیب کو نشیب اکیا کو این کیا می نماید کوئی نماید تعب کو تانت کہ
 ایزید کو آن مزید شادیش کو شیا دلش پر باد کو بر باد لکھا ہو

آگاہ ہونا پیغمبر کا طعن طاعنون اور انکی شہادت پر

انشود بر بایجد و خود سخن در گوش آن سلطان ہند اگرچہ شہنشاہ موکل این سخن بہ رفت
 ان بد من لدن + بوی پیران یوسف را ندید + آنکہ حافظ بود و یعقوب شہنشاہ + ان شیا طین
 ان + نشو نہ ان سر لوح غیب دان + ان محو خفتہ و تکیہ زدہ + آمدہ سرگردا و گردان شدہ
 واکہ شد روزیش باز + ان نہ کا نگشتان او باشد دراز + نجم ثاقب گشتہ حارس دیوران + کوہل
 سرشان + اسی دودیدہ سوی دکان از بگاہ + این مسجد رو بجور زق از آکہ المعنی یعنی وہ اس
 نے چکے زبان دباے بحث کرتے تھے کہ موکل نہ سن لے کہ ہم پر حملہ کرے اور آنحضرت کے
 پہنچائے لیکن اگرچہ موکل نے یہ بات نہ سنی مگر انکے کان تک جو من لدن سے تھا پہنچ گئی
 لدنی جیسے بوسے پیرا من یوسف کی اسنے جو حافظ اسکا تھا نہ دیکھی اور یعقوب نے مسکو

مر سے سوئے لیا وہ شیاطین جو ذواتِ انسان پر جاے ہیں جو زمینِ لیلین جو رازِ روح عبیدان لے ہیں
 لمونین سن پاتے محمد تو تکیہ لگائے سوتے تھے وہ بھی خود اُکے اُپنر قربان ہوا سچ، حلو اور ہی کھانا ہو
 مکی روزی اُس سے ہوتی ہی نہ لہنی لہنی انگلیوں والا تارہ ثاقب جو چوکیدار اور شیاطین کا ہانکنے
 لا، کتا ہو کہ چوری چھوڑ دے اور احمد سے بھیہ حاصل کر کے فلان کھجور صبح ہوئی اور دوکان پر پہنچا
 دار مسجد کو جا اور رزقِ خدا سے مانگ اپنی سعی کے بھر دے مت رہ الخلفا شرح میں موکل کھو گئی
 عیان کو عیان لکھا ہی

ابوابِ رسولِ مقبول کا ضمیرِ اسیر و ن کا

یہ پس رسول آن گفت شان را فہم کرد، گفت آن خندہ بنودم از بندہ مردہ اندایشان و بوسیدہ فنا،
 کشتن نیست مردی پیش ما، خود کینہ بیان کہ مہر گردن گشت، چونکہ من یا بشم اندھ صاف،
 ی کا زار و دید و کین، من شمار بستہ میدیدم جنین، ای تبا زیدہ ہلک و خان و مان، نہ و عاقل
 ری بر زبان، نقش تن را تا قنداز نام طشت، پیش چشم کالت آت گشت، بگرم و غورہ می بنم عیان
 ہم در نیت شمی بنم عیان، بگرم سر عالمی بنم نہان، آدم و حوا رستہ از جہان، من شمارا وقت ذرات
 ت، و دیدہ ام پابستہ و مشکوس و پست، از حدود آسمان بی علم، بچہ دانستہ بدم افزون نشد،
 ن شمارا سرنگون میدیدہ ام، پیش از آن کہ آب و گل بالیدہ ام، نوندیدم تا کنم شای بدان،
 ن ہمیدیم در آن اقبال تان، بستہ قہر خفی آنکہ چو قہر، قند بخور و دید و دروی درج زہر المعنی فراتے
 کہ رسول مقبول نے اُنکی گفتگو کو سمجھ کے کہا کہ وہ خندہ میرا لڑائی کی راہ سے نہ تھا یہ تو خود مردہ
 نہ اور فنا کے گلے ٹٹرائے پھر مردہ کو مارنا ہمارے نزدیک مردی نہیں ہی میں انسے کیا لڑون یہ بیچار
 ہن میں اگر لڑائی میں قدم گاڑون جاؤن تو او کوئی کیا چیز ہی ماہ تک کو بھڑاؤن تم جسوقت میں
 دتھے اور اپنے مکانوں کے مکیں جب ہی سے میں تمکو ایسا دیکھتا ہوں او کو گوتم جو اپنے ملک خان مان پر
 تے ہو عاقل کے نزدیک یہ ایسا ہو جیسا او نہ لکھا سیرھی پر چڑھا اس نقش تن کا جب سے طشت ہم
 ہوئے اسے ظہور پایا ہو میری آنکھ کے سامنے ہر آنے والا آگیا ہے مجھ پر ظاہر ہو گیا میں غورہ سے
 ظاہر دیکھتا ہوں اور جو نیست ہو کہ ابھی ہست نہیں ہوا اس شمر کو عیان دیکھ رہا ہوں میں نے تمکو
 قہر میں کہ تم ذراتِ است کے تھے ایسے ہی پابستہ سرنگون اور پست دیکھا ہی میں جب غور
 ہوں تو بھیہ پوشیدہ عالم کے دیکھتا ہوں اسوقت سے کہ آدم و حوا پیدا نہیں ہوئے تھے
 ثوں سے اس آسمان بے عہد کے جو کچھ میں نے دیکھا اس سے ذرا زیادہ نہوا میں نے تمکو

س سے کہ آب و گل سے پیدا ہوا ہوں سرنگون دیکھا ہوں نہ اسوقت یہ مٹی بات نہیں ہو
 دن دیکھ کے اس پر خوش ہوتا میں نے تو یہ اسوقت میں دیکھا ہوں جسوقت میں تلو قبال و عروج
 قمری کے تھے اور اسوقت میں خود مثل قمر کے تھے اور قند کھاتے تھے حسین زہر لیٹا ہوا تھا
 ن: جنین قندی برا زہر عہد و خوش بنوشد چت حسد آید برو با نشاط آن زہر میگردند نوش
 خفیہ گرفتہ ہر دو گوش + سن میگردم غزا زہر آن + تا ظفر یا بم فرا گیرم جہان + انجمنان حیفہ است
 یس + جنین مردار چون باشم حریف + سگ نیم سا پرچم مردہ کم + عیسیم آیم کہ تازندہ کم + زان
 مفوف جنگ چاک + تارہا نم مرثا را از ہلاک + زان نمی برم گلو با ی بشر + تا مرا با شیدہ گرد و
 ن نمی برم گلو ی چند تا + زان گلو با عالمی یا بدر با + کہ شایر وادہ وارا و جہل خویش + پیش آتش
 ن جملہ کیش + من ہمیر نم شہا انچوست + از در افتادن در آتش باد و دست + آنکہ خود را فتح
 تخم مخوسی خود می کا شیتد + یکدگر را جلد میخواند + سوی از در ہا فرس میراندید + یعنی جیفہ باہر
 بہ بود گرفتہ رخص از زان پرچم مجاز اولت و کا کل جب تمھارے قند میں زہر دشمن نے بھردیا
 خوش کھار ہے ہو تو بھلا ایسے قند پر کیس کو کیا حسد ہو گا تم تو بڑی خوشی کے ساتھ وہ زہر نوش
 اور مرگ تمھارے دونوں کان پکڑے لیجانے پر مستعد میں غزا سوا سٹے نہیں کرتا تا ظفر
 ہلاک جہان کو گھیر لون یہ جہان تو ایک سٹر ہو امر دارا دنیا چیز دار زان ہو میں ایسے مردار پر
 ہوں سگ نہیں ہوں تو گھوڑی مردہ کی اٹھڑون میں عیسی ہوں تو اکون اور مردہ کو زندہ
 جو یعنی زلف و کا کل کے ہوا اس سے مراد سر ہو میں اس سبب سے صفین لڑائی کی نہیں بھارتا
 دیر سے کہ تمکو ہلاک کروں بلکہ ہلاک سے بچاؤں میں اسلئے لوگوں کے گلے نہیں کاٹتا
 ہو اور انہو جمع ہوئے اور جو چند گلے کاٹتا ہوں تو ان گلوں کے فساد سے عالم کو چھڑاتا ہوں
 بالٹ سے پروا کی طرح آگ کے سامنے اپنے دین و جلن ظاہر کرتے ہو میں تمکو وہاں سے
 ہا نکلتا ہوں تو اپنے دونوں ہاتھوں سے آگ میں نہر و آور جو تھے اپنی فتون کا گمان کیا ہو
 ی کا بور ہے ہوا اس سے مخوس ہی ٹھہر گئے نہ سعید ایک دوسرے کو جد جہدینے داہے کا
 کتے رہتے ہو اسکو جان لو کہ اژدہا کی طرح گھوڑا بڑھا رہے ہو اسوا سٹے کہ یہ تقاضا ہے
 و رہا و غیر و اثر دبا ہے بزرگ اختلاف شرح میں میگردید کو میگردید بکات فارسی لکھا ہو

ایمان اسکا کہ طائی بے قاہری کے مقہور ہو

ید و اندر عین قہر + خود شامقہور قہر شیر + ہر دوز قہر خواجہ کرد و ز کشید + ابدان مشغول بد

والی رسیدہ گز خواجہ آرمین گنگہ نختہ کی برد والی حشر تلختہ + قاہری وزد مقبور شیش بودہ درانکہ تھرا و سورا
 ربودہ غالبی بر خواجہ دام او شود + تارسد والی و بستاند تو د + ایک تو بر خلق چیرہ گشتہ + ورنہ بد غالبی غشتہ
 آن بقاصد منہم کردست شان + تاترا و ر حلقہ می آرد کشان + بہن عنان برکش پی این منہم + ورتاتی تو
 انگروی منہم + چون کسانندت بدین حیلہ بدام + جملہ بینی بعد از ان اندر زحام + عقل ازین غالب شدن
 کی گشت مشاد + چون درین غالب شدن دید او قناد + تیز چشم آمد خود بینای پیش + نی ز نقص بدولی صنعت
 کیش + المعنی تم اورون بر تہ کرتے تھے اور خود عین قہر میں تھے اور مقہور قہر شیر زانہ کے جیسے ایک چور نے
 خواجہ سے تہ کیا اور برگشتہ ہو کر اسکا زجر یا اس کے ڈھونے میں مشغول ہی تھا کہ والی شہر آ پہونچا اگر وہ اپنے
 خواجہ سے برگشتہ ہوتا تو حکم آپسکب ایسا ابنوہ ڈالتا بس دردی قاہری ای غلبہ نہ تھی مقہوری تھی اس سبب
 کہ اس کے قہر نے اسکا سر کھویا وہ جو کوئی خواجہ بر غالب ہو نا چاہتا ہو وہ غالب ہی اس کے لیے دام ہو جاتی ہو
 نا اس میں بھینس رہے بھاگتے پناے اور والی تیرے سر پر پہونچے اور قصاص کرے تو دقتیں قصاص
 اتو وہ شخص کہ تو لڑائی میں مخلوق پر غالب ہوا اور غالبی آ غشتہ یعنی غالبی میں آکودہ لیکن اس نے جو
 مستعد و قاصد تیرے خون کا ہو انکو منہم کر دیا ہو تو کھلوا اپنے حلقہ میں کھینچ لائے تو خبر دار اس کے بچھا کرنے سے
 اپنی باگ رو کے رہ ان کے بچھے مت جاتو منہم نہ منہم بالغم بینی بریدہ و گوش سفتہ اور جب اس خیلہ سے
 آنکھوں نے تھکوا اپنے دام میں پھانس لیا پھر ان سب بھاگے ہو وون کو اس بنوہ میں دیکھگا سب جمع اور
 موجود ہونگے پھر قبلہ عقل سے غالب ہونے سے کب خوش ہوگی حسین غالب ہونے سے یہ افتاد و افت دیکھے
 جو شخص کہ پیش میں ہیں انکی چشم خرد کی تیز ہو انکو کسی قسم کا نقص ہو نہ بدولی نہ صنعت کیش قولہ گفت پیغمبر
 کہ ہستند از فنون + اہل جنت در خصوص متاز بون ما ز کمال حزم و سوراظن خویش + نی ز نقص بدولی و
 صنعت کیش + در فرہ دادن شتودہ در کمون + حکمت لولا رجال مومنون + دست کوتا ہی ز کفار لعین +
 فرض شد ہر خلاص مومنین + قہر عہد حدیبیہ بخوان + گفت ایدر یکم تامت زان بدان + نیز اندر غالبی
 ہم خویش را + ویدا و مغلوب دام کبریا + ماریت اوز میت آذ خطاب + گم شد او واللہ اعلم بالصواب +
 نان نمی خندم من از بخیرتان + کہ بگردم ناگمان شبگیرتان + زان ہمچندم من از زنجیر و غل + می کشم
 تان سوی سرستان و گل + ای عجب کز آتش بی زنیما رہیستہ می آریم تان تا سبرہ دار + از سوی
 دوزخ زنجیر گردان + میکشم تان در بہشت جاودان + ہر مقلد را درین رہ نیک و بد + ہچنان بہتہ بحضرت
 سیکشد + جملہ در زنجیریم و ابتلا + میر و نداین رہ بغیر و لیا + میکشد این راہ را بیکار دار + جز کسانی واقف
 از اسرار کار + المعنی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت خصوص مت میں جو دے

ہیں یہ اُنکے فن و سہرہ ہیں جیسا کہ فرمایا المؤمن یارب من الذل انصام کیا یارب انشاء سنا لذکر المؤمن
 ر سخت خصوصیت والے سے جیسے بکری بھاگتی ہو گرگ سے اور بچتا ہو بھاگنا کمال ہو شیاری اور
 ہے کہ معلوم یہ افعال ہمارے خدا کی رضا کے موافق ہیں یا خواہش نفسانی سے نہ خوف
 یا بددلی یا ضعف مذہب سے فرہ بکسر تین سبقت و ظفر و زیادتی و فحشیں سخت شاد ہونا
 انش اور حبیب وہ اہل جنت فرہ دیے گئے کہ سب معنی فرہ کے بیان ہو سکتے ہیں تو انھوں نے
 حکمت اس آیت کی لولا رجال مومنون و نساء مومنات لم تعلمون ان تطوہم فقیہکم منہم معرفۃ
 موتے مرد مومن اور عورتیں مومن مکہ میں کہ تم اُن مومنوں کو نہیں جانتے تھے اگر ہلاک کرانے
 یج سبب لا علی کے بس کی حکمت سے کوتاہ دستی قتل کفار عین سے فرض ہوئی واسطے
 مومنوں کے یہ آیت حدیث کے حال میں ہے اور رجال مومن اور مومنات وہ لوگ ضعیف
 ت نہ کر سکے اور کفار میں شامل تھے مجبوری بچاؤ خود فرمایا کہ قصہ زمانہ حدیث کا پڑھ کیسا حسین
 ہو اور اس اشارہ کے تمامت کو اسی قصہ سے دیکھ لیا کہ قال اللہ ہو الذی کف ایہم عنکم وایہم
 لہ من بعد ان اظفرکم علیہم وکان اللہ یأمرکم بالعلو لیسیر اود اللہ ایسا ہی جسے باز رکھتا ہے ہاتھ کا فروں کے
 سے ہاتھ اُنہیں بطور مکہ میں بعد اسکے قیاب کیا اُسے ٹکوا پیر اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسکو
 زیر غلامی میں بھی آیکو مغلوب و ام کیر یا کا دیکھا جو وقت مار میت اذ میت للک اللہ علی
 بانیں پھینکا تو نے جس وقت کہ پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا پس ایکو کم کیا اور مغلوب حق کھانا
 ہیروں کی طرف خطاب آنحضرت کا ہی کہ میں تمھاری زنجیر پر اس سبب بھی نہیں ہنستا
 تمھارا شکیر ہو جاؤں کہ مراد مقید سے ہی میں اس بات پر ہنستا ہوں کہ تمکو زنجیر و نعل کے
 شان و گل کی طرف سے جاتا ہوں اے لوگو خوش ہو کہ تمکو اُس گ سے جسکی پناہ نہیں سبہ زار
 دستی باندھے سے جاتا ہوں یعنی تم دوزخ کی طرف جاتے ہو اور میں سخت زنجیر سے باندھے
 باوہ ان کی جانب کھینچتا ہوں اب مقولے مولا نارح کے ہیں کہ ہر قلعہ جو دیکھا دیکھی کا کرنے
 وہ اپنے کام میں نیک ہو خواہ بدایہ ہی باندھے حضرت رب تعالیٰ کی طرف کھینچے ہیں سب کے
 لہ جو غیر اولیا کے اس راہ میں چلتے ہیں سب زنجیریم و ابتلا میں مبتلا ہیں اور اس راہ کو بیکار
 ان سوالوں کو ان کے جو واقعت اسرار کا رسے ہیں انھوں نے شرح میں بیکار کو بیکار کیا ہے
 قولہ جہ کن تا نور تو رشتان شود و تا سلوک خدمت آسان شود و کو در کان رومی بری کتب
 ستند از فواید جہنم کو رہچون شود و واقعت بکتاب میدود و جانشان در رفتن شکستہ سے شود و

میر و د کو دل بکشت پیچ پیچ + چون ندید از مزد کار خوش پیچ + چون کند در کیسه دانگی دست مزد + اسے پیچ
 گر دوشب چو دزد + جہد کن تامل و طاعت در رسد + بر میطعان انگشت آید حسد + اتینا کہ با مقلد گشتہ + اتینا
 طوعاً صفا بسرشتہ + این محب حق زہر علتی + دان و گر را بیغرض خود غلطی + این محب دایہ یک از ہر شیر
 دان و گر دل دادہ ہر آن سیر + طفل را از حسن او آگاہی + غیر شیر اور از د و خواہ فی + وان گر خود عاشق
 وایہ بود + بیغرض در عشق بکرایہ بود + پس محب حق با مید و ترس + و فقر تقلید میخواند بد رس + ان محب حق
 از ہر حق کجاست + کہ از اغراض و زعلتہا جداست + گہ چنین و گہ چنان چون طالب است + جذب حق اورا
 سوی حق جاذب است + گر محب حق بود بغیرہ + کی نیال دانما من خیرہ + یا محب حق بود بعینہ + لا سواہ
 خالفان بینہ + المعنی فراتے ہیں کہ تو اس بات میں کوشش کر کہ نوری تیرا روشن ہو تو چلن خدمت الہی
 کا تجھ پر آسان ہو جائے دیکھ تو ہر کون کو کیسا کھینچتا ہے ان کے کتب لیجاتے ہیں اور وہ جانا نہیں چاہتے
 اس سبب سے کہ انکی آنکھیں مکتب کے فائدون سے کور ہیں اور جب ان فائدون سے واقف ہوتا ہوں
 توڑتا جاتا ہوں اور وہ ان جانے سے شگفتہ خاطر ہوتا ہوں اول میں تو ہر کا بڑے نتیجے پیچ سے جاتا ہوں
 اس واسطے کہ اپنے کام سے کچھ مزدوری نہیں دیکھتا اور جب اپنے کیسہ میں کوئی دانگ اپنے ہاتھوں
 میں مزدوری سے پاتا ہوں تو پھر سوا بھی قبول جاتا ہوں رات کو چورون کی طرح جاگتا ہوں جیسے چور اپنے فائدہ
 کے لالچ میں نہیں سوتے بس تو بھی کوشش کر تو مزدوری طاعت کی ملے درجب طبعیوں کو دیکھا
 تو تجھ کو اپنے حسد آیت کا اتنا کا جو امر ہو کہ ہمارے پاس آؤ تو اسکا مقلد کر ہا ہوا ہوں اور جو اسکا متقلد
 ہیں وہ صفا سرشتہ ہیں بس یہ مقلد تو محب حق کا کسی علت سے ہو خواہ دینا خواہ حور و قصور اور
 ب صفا سرشتہ کسی غرض سے نہیں خاص خلعت سے جو دوستی خالص کے معنی میں ہو یہ محب دایہ کا ہوں
 لیکن واسطے شیر کے اور دوسرا دل کھوئے ہوئے ہوں واسطے اس شیر کی چھپے ہوئے کے بچہ کو
 دایہ کے حسن و خوبی کی کچھ خبر نہیں سوا شیر کے کوئی چیز اسکی دلخواہ نہیں اور دوسرا عاشق دایہ
 کا ہوں اور بیغرض اور عشق میں ایک راسے دوسری چیز کو اس راسے میں دخل ہی نہیں بس محب حق کا
 بنجوت و رجا و فقر تقلید کا درس کرتا ہوں اور ہر گاہ کہ خوف و رجا ہوں تو فراتے ہیں کہ پھر وہ محب حق کا
 خاص حق کیواسطے کہاں ہو حق کا محب خاص تو وہی ہو جو اغراض و علتوں سے جدا ہو اسکے
 ساتھ تو خوف و رجا کی علتیں ہیں الغرض اگر ایسا ہو یا دیا یعنی محقق یا مقلد جب وہ طالب ہو تو کشش
 حق کی حق کی طرف اسکی جاذب ہو اگر محب حق ہو ہوں واسطے حصول غیر حق کے تو ہمیشہ اسکو غیر حق
 سے کب پہونچائی یا محب حق کا ذات حق کے واسطے ہی خالصا تو اسکا سواے حق کے ڈرانے والا

اس واسطے کہ حق کا درمیان ہوا مختلف شرح میں پھرتیا لکھا ہے اسکی نسبت اور برین لکھ چکے ہوں -
 شوق عاشق را من حیث لا یعلم العاشق ولا یرجوه ولا یخطر بالباله ویظهر من ذلک
 اثره فی العاشق الا الخوف الممزوج بالیاس مع دوام الطلب یعنی جذب
 کا عاشق کی طرف اس جگہ سے ہے کہ عاشق اسکو نہیں جانتا نہ اسکی امید رکھتا ہے
 اور نہیں ظاہر ہوتا ہے اس جذب سے اگر اسکا عاشق کی جان میں مگر خوف
 جو یاس سے آمیختہ ہے مع دوام طلب کے

ورایں جستجو بازان سرست + این گرفتاری دل زان دلیرست + اندیم آنجا کہ در صدر جہان
 جذب آن عاشق نہان + ناشکیبا کی بدی اواز فراق + کی دوان باز آمدی سوے وثاق
 تان نہانت و ستیر + میل عاشق باد و صد طبل و نفیر + یک حکایت ہست اینجا را عبت با
 بز شد بخاری ز انتظار + ترک آن کریم کہ در جستجوست + تاکہ پیش زرگ بیند روی دوست تار
 بد او نجات + زانکہ دید دوست آب حیات + ہر کہ دید او نباشد وقع مرگ + دوست نبود کہ
 شش و برگ + کار آن کارست اسی شتاق مست + کا ندران کار رسد مرگت خوشست + شد
 بق ایمان اسی جوان + آنکہ آید خوش تر مرگ + اندران + گر نشد ایمان تو ایمان چین + نیست
 بجو کمال دین + ہر کہ اندر کار تو شد مرگ دوست + بردل تو بی کراہت دوست دوست
 مت رفت آن خود مرگ نیست + صورت مرگست نقل آن کہ نیست + چون کراہت رفت
 ہشد + پس درست آمد کہ مردن رفع شد + دوست حق ست او کسی کش گفت او + کہ توئی آن من
 تو + المعنی وثاق بکسر قیہ یعنی وہ جو طلب غیر کی یا عین کی ہو دونوں کو یہ جستجو بین اسی
 میں اور یہ گرفتاری دل کی اسی دلیر کی جانب آپ آئے ہم اس موقع پر کہ اگر صد جان
 بن جذب اس عاشق کا نہوتا تو وہ ایسا بیصبر فراق سے کیوں ہوتا اور کب اپنے پاؤں
 روٹتا آتا بس اتنا ہی کہ میل مشوقوں کا نہان و پوشیدہ ہو اور میل عاشق کا سیکڑوں
 کے ساتھ ایک حکایت اور یہاں قسم اعتبار سے ہے جس سے عبرت حاصل ہو لیکن بخاری
 مرا جاتا ہے اور عاجز ہو رہا ہے اسلئے اس حکایت کو میں نے ترک کیا کہ اسکو یہ جستجو ہو کہ
 پہلے دیدار دوست کا دیکھنے اور مرگ سے چھوٹ جائے اور نجات پائے کس واسطے دیدار
 آب حیات ہو جس سے مرزا نہیں اور جو کوئی ایسا ہو جسکے دیدار سے مرگ دفع نہیں ہوتا وہ
 میں ہو کہ نہ سودہ اسکے پاس ہے نہ برگ گویا محاورہ ہندی کے موافق ایک ٹھنڈی ہو سکتی ہے

مشتاق مست کام دہی ہو کہ اگر آسمین موت ہو تو خوشی ہو غم مرنے کا نہو کسوا سٹے کہ نشان صدق
ان کا بھی ایجان یہی ہو جہین تجھکو موت ابھی معلوم ہو اور خوشی کے بس گریبان ایساں تیرا
ما نہیں ہو تو کا مل بھی نہیں ہو جا اور اکمال دین کا ڈھونڈھو مثلاً کوئی شخص تیرے کام میں جاننا
نہ دوست ہوئے تو تیرے نزدیک وہی تیرا دوست ہو گا اسکی دوستی میں کوئی کراہت تیرے
پر ہوگی پھر جب کراہت نہی تو وہ مرگ بھی نہیں ہو ایک صورت مرگ کی ہو اور نقل کرنا ہو
نہ جگہ سے دوسری جگہ کو الحدیث آلا ان او یا واللہ لایموتون بل ینقلبون من وارالی دار بشک
اور اسکو مرنے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کو بدلے جاتے ہیں بس جب کراہت نہی تو
ہی نفع ہو لاجرم یہ کہنا کہ مرگ رفع ہو راست و درست ہی یعنی مرگ نہ ہا مرگ کا غم نہیں ہو دوست
کا وہی شخص ہو کہ اسکو حق نے کہا تو میری ملک و ان سے ہو میں تیری ملک اور ان سے

یہو چنا بخاری عاشق کا بندگی صدر جہا نہیں

مگو ش دارا کنون کہ عاشق میرسد بہ عشق او بجل من مسد چون بدید او چہرہ صدر جہا
پریدش از تن مرغ جان + جان بجانان داو از خود باز رست + بر سر ملک جاویدان نشست
بب خشک افتاد آن تش + سرودش از فرق سر تا ناغش + ہر چہ کردند از بخور و از گلاب نی بچیدہ و
در خطاب + کا زنا داز بخار و از بخور + جز کہ بوی آن نشد با فرد نورہ شاہ چون دید آن مرز عفر روی او +
خود آمد ز کرب سوی او + گفت عاشق دوست جوید تیز و تفت + چونکہ معشوق آمد آن عاشق
ت + عاشق تھی و حق آنست کہ + چون بیاید از تو نہود تار سو + صد جو تو فانی ست پیش آن نظر + عاشقی
خود خواہ نگہ + سایہ و عاشقی بر آفتاب + شمس آید سایہ لاگرد و شباب + چونکہ سر بر زوز مشرق قرص
نہ از ستارہ ماند و نہ از شب اثر + ہر چہ شیریں خورد با آہود و چار + گشت آہو بخیر فتادہ زار + از در دل
عشق آید درون + عقل رفت خویش انداز بردن + ہر چہ زور پیش پیش تند باد + نم کن اللہ اعلم بالصواب
نی فراتے ہیں اب کان لگا کے سن کہ عاشق آہا ہو جسکو عشق نے جبل من مسد سے باندھا تھا
رسی چھال خراسے کہ نہایت مضبوط ہوتی ہو پس جبوقت اسنے صورت صدر جہا کی دیکھی
مرغ اسکی جان کا تن سے اڑ گیا جان جو جانان کے دھیان میں تھی وہ اسکو دیدی اور
سے خلاص ہو گیا ملک جاویدان کے تخت پر جا بیٹھا تن اسکا مثل چوب خشک بجان کے
رہ گیا اور سر سے ناخن تک ٹھنڈا بڑ گیا ہر چند بخور سو نگھائے گلاب چھڑ کے کیسی بوسوا
ہو یا فرد زور کے جو معشوق کی پا کر ملک جاویدان کا بادشاہ بنا تھا کار آمد ہوئی شاہ نے جو اسکی صورت

نام دیکھی سواری سے اتر کر اسکی طرف آیا اور کہا کہ کیا خوب کہ عاشق ددست کو بیڑی تیرنی و گری کے
 وڈھوٹا ہے اور جب معشوق آئے تو عاشق چلے تو عاشق برحق ہو اور حق یہی ہو کہ معشوق کے
 ایسا فنا ہو جائے کہ تیرا ایک تار مو بھی نہ بچائے اب مقولے مولا تار کے ہیں کہ تجھ جیسے سیکڑن
 کے سامنے فانی ہوئے ہیں تو ای خواہہ اسکا عاشق ہو تو اپنا عشق نفی پر مذکر کہ نفی کا عاشق ہو
 مایہ ہو اور عاشق ہو آفتاب پر جب وقت آفتاب آگیا فوراً تو لا نفی ہو جائیگا معمول کو جہاں قریب
 نے مشرق سے سر نکالانہ کوئی ستارہ رہتا ہو نہ رات کا کچھ اثر رہتا ہو جیسے شیر جب وقت آہو سے ملانی
 ہوا آہو بچر ہو گیا اور زار نہ رہا ہو کہ گریگا جب وقت عشق در دل سے جو آنکھیں ہیں خانہ دل میں
 عقل اپنا اسباب دل سے نکال کے باہر ڈال دیتی ہو ایسا حال عقل کا عشق کے سامنے
 سمجھ لے جیسے نہ درپیشہ کا سامنے تند ہوا کے اور اندر خوب جاننے والا ہی ساتھ خوئی کے

افریادی ہونا چھرون کا یا س سلیمان کے ظلم ہو اسے

مادر حقیقہ از گیاه + وز سیلمان گشته پسته وادخواه + گامی سیلمان معدلت می گسری + بر شیا طین
دوپری + مرغ و ماهی در پناه عدل تست + کیست آن گم گشته کش ففعلت نجست + داوده مارا که
ماهی نصیب از بلغ و گلزاریم ما مشکلات هر ضعیفی از تو حل + پسته باشد در ضعیفی خود مثل + شهر
اشکسته پری + شهره تو در لطف و مسکین پروری + ای تو در طباق قدرت منتی + منتی با در کمی
ده مارا ازین غم کن جدا + دستگیری دست تو دست خدا پس سیلمان گفت ای انصاف جو
ت از که میخواهی بگو + کیست آن ظالم که از باد بردت + ظلم کردست و خراشیدست روت +
بعد ما ظالم کجا است + کونه اندرجس و در زنجیر است + الم معنی ایک مجبر حقیقہ اور گیاه سے آیا و
وہ مجبر وادخواه ہوا کہ ای سیلمان تم معدلت گسری کرتے ہو جلد شیا طین اور آدمی زاد
مادر مرغ و ماهی تمھارے عدل کی پناہ میں ہیں کون ایسا گم گشته ہی جسکو تمھارے عدل نے
بڑھا ہمارے فریاد کو کہ ہم نہایت زار و زار ہو رہے ہیں اور بے نصیب بلغ و گلزار
ایک ضعیف کی مشکلات حل ہوتی ہیں اور ہم تو پستہ ہیں خود ضعیفی میں مثل ہیں اہا را شہرہ
پرری میں ای تمھارا شہرہ لطف و مسکین پروری میں ای سیلمان جیسے تم بطوق قدرت میں منتی ہو
قدرت انتہائی رکھتے ہو ایسے ہی ہم کی وگراہی میں منتی ہیں یعنی دور چل نہیں سکتے ہماری
اس غم سے الگ کرو اور ہماری دستگیری کرو کہ تمھارا دست و دست خدا کا ہو پس سیلمان
اے کس سے تیری داد ہو اور کس سے تو طالب انصاف کا ہو وہ ظالم کون ہی جس نے اپنے

خرد سے ظلم کیا ہو اور حیرانگہ تو جا ہو ای بڑے تعجب کی یہ بات ہو جو تو کھتا ہو ہمارے عہد میں ظلم ہی کہاں ہو
 اور اگر ہو تو کون ایسا ہو جو ہماری قید و بنجیر میں نہیں ہو قولہ چونکہ مانا دیم ظلم آنرز مرد و پس بعد ما کہ غلے
 پیش برد و چون برآمد نور ظلمت نیست شد و ظلم و ظلمت بود اصل و عقد و یک شیا طین کیست خدمت میکند
 و دیگر ان بستم باصفاد و بند و ملک زن وادست مارا کس فکان و تائنا خلق سوی آسمان و تائیا لا
 سر تابد و در و تائگر و مضطرب چرخ و سہا و تائگر و زو عرش از نالہ یتیم و تائگر و داز تسم جانی سقیم و تان
 ہوا دیم و مالک مذہبی و تائیا یدر فلکھا یارب و سنگرا ای مظلوم سوی آسمان و کاسانی شاہ داری و روان
 گفت بستہ دامن از دست باد و کو دود دست ظلم بر ما برکشو و مار ظلم او بہ تنگی اندریم و بال بستم از د
 خون بخوریم و ظلم او بر ما برحمت و عیان نیست مارا چارہ جز گشتن نہان و داد و انصاف بآستان
 از و ای کریم عادل اگر ام خو و المعنی اصفا دما فتح زنجیر ادا بندہ حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ جس دن
 ہم بیدار ہوئے ظلم اسی دن مر گیا پھر کون ایسا ہو جس نے ہمارے عہد میں ظلم چلایا ظاہر ہو جس نور روشن
 ہو تبار ظلمت نیست ہو جاتی ہو اسیلے کہ ظلم ہی ظلمت کی اصل و قوت بلز و دیکھ شیا طین کیسے
 سب و خدمت میں مصروف ہیں اور جو کسب و خدمت سے جدا ہیں سب بند و زنجیر میں مقید ہیں
 ہلکو کن فکان نے جس سے یہ سب کچھ پیدا ہوا ہوا اس واسطے ملک دیا ہو تو مخلوق آسمان کی طرف نالہ
 ہنوں اور اس واسطے کہا ہوں کہ دھوئیں بالا بخائیں تا ان کے دھوئیں سے چرخ و سہا مضطرب نہ ہوں جسے
 زو عرش سے مضطرب ہوتے ہیں انھیں ملتے ہیں آسمان کی آنکھیں ہمارے اور اس واسطے کہ کوئی یتیم نہ رہے
 پائے جو عرش کا پنے اور کوئی جگہ ایسی سقیم نہ ہو جسکو کہیں کہ فلان جگہ مرض ظلم کا ہو میں نے تمام ملکوں میں
 ایک مذہب رکھا ہے اتحاد ہوا اختلاف جلتا ہے تا کوئی یارب نہ کرے ای مظلوم آسمان کو مت تکے جبکہ
 زمانہ میں تو شاہ آسمانی رکھتا ہو کہ مراد اپنی ذات سے ہو پستہ نے کہا کہ داد میری ہوا سے ہو اس نے
 درد نون ہاتھ ظلم کے مجھ پر بٹھائے ہیں ہم اس کے ظلم سے نہایت تنگ ہیں ہر چند لب ہمارے بستہ ہیں
 لیکن اس سے خون کھاتے ہیں اس کا ظلم ہم پر صریح و عیان ہو اور ہلکو اس سے سو اچھپ جلنے کے
 کچھ بن نہیں آتا تم ای کریم عادل اگر ام خو ہو ہماری فریاد و انصاف اس سے لو

الحکم کرنا سلیمان کا بیشہ فریادی کو واسطے حاضر لانے ہوا کے انکی کچھری میں
 تو اس میں سلیمان سختی زیادہ دی بلحق باید کہ از جان بشنوی بحق میں گفتہ است ہاں ای داد و در
 مشوار سے تو بی خیم دگر تائیا یدر ہر دو خصم اندر حضور بحق نیاید پیش حاکم در ظہور خصم تنہا گر برآر و ہذا فیہ
 ہاں رہاں بی خصم قول را گیر و سن نیام روزہ فرمان تافتن و خصم خود را رو بیاور سوی سن گفت قول

بابر ہاں درست، ختم من بادست اور حکم تست + بانگ زد آن شد کہ ہی باد صبا + پیشہ افتاد
 ز ظلمت بیا + ہین مقابل شود تو با ختم و گبو + پانچ ختم و یکون دفع عدد + باد چون بشیند آمد تیر تیر + پیشہ
 نہ آن زمان راہ گریز + پس سلیمان گفت کای پیشہ کجا + بالکش تا بہر دورا نم من قفنا + گفت ای ختم
 من از بود اوست + خود سیاہ این روز من از دو دلوست + او چو آمد من کجا یا بم قرار + کہ بر کرد از
 بلا + چنین جو یای در گاہ خدا + چون خدا آید شود جویندہ لا + گرچہ آن وصلت بقا اندر بقا است
 از اول بقا اندر فناست + سایہ ہای کہ بود جو یای نور نیست گرد و چون کند نورش ظہور
 لی ماند جو باشد سترو + کل شئی ہا لک لا وجہ + ہا لک نہ پیش و ہیش است و نیست + ہستی اندر ہستی خود
 ست + اندرین محضر خرد باشد ز دست + چون قلم از بجا رسید و شکت + باز گردم جانب صدر جہان
 ش عاشق خود را نہان + میکشد از ہیشی اش در بیان + اندک اندر کہ از کرم صدر جہان + المعنی
 از گس و پیشہ بس حشرت سلیمان نے بعد اظہار پیشہ کے کہا کہ یزید یا آواز تجھ کو لازم ہے کہ امر حق کو
 ے سننے اور ماننے مجھ سے حق نے کہا یا ہے کہ خبر دار ی داد در تو ایک خصوصیت والے کی بات
 مرے ختم کے ہرگز مت سننے اسوا سنے کہ جب تک دوسرے ختم سامنے حاکم کے نہیں آتا
 نہیں ہوتا اگرچہ اکیلا ختم سیکڑوں طرح کی فریاد و فغان کرے لیکن خبر دار خبر دار تو ہے
 ، ختم کے اسکی بات سناں بس میں اس کے حکم سے روگردانی نہیں کر سکتا جا تو اپنے
 برے سامنے لا پیشہ نے کہا کہ تمھاری بات در حقیقت حجت درست ہے لیکن میری ختم ہوا ہے
 لمحہ تمھارے حکم کی یہ سنے اس بادشاہ نے بکا کہ ای باد صبا پیشہ تیرے ظلم سے فریادی ہے
 ، پاس خبر دار ہو اپنے دشمن کے مقابل ہو اور اسکو جواب دے اور اسکی بات کا دفع کر
 و ستا تیرے دوڑتی آئی اس کے آنے سے پیشہ نے راہ گریز کی لی سلیمان نے کہا ای پیشہ کہاں
 نزارہ تو تم دونوں سے کسی پرین حکم جاری کر دن پیشہ نے کہا ای شاہ میری موت اس کے
 ہو میرا راز سیاہ جو مراد مصیبت سے ہوا سی کے دود سے ہی جیب وہ آئی میں کہاں
 ہوں کہ وہ مجھ کو ہلاک کرے ڈالتی ہو ایسا ہی حال طالب درگاہ خدا کا ہے کہ جب خدا آتا ہے
 ست ولا ہو جا تا ہے اگرچہ وہ آنا اور وصل ہونا خدا کا بقادر بقا ہے لیکن یہ بقا بھی تو پہلے فنا ہی
 سائے ہیں کہ وہ جو یا نور کے پہلے طالب اس کے حیوت نور اسکا ظہور کرتا ہے سب نیست
 ، اور جب مجھ اسکا ہوتا ہے تو عقل رہتی ہی کب ہی بلکہ دل شئی ہا لک الا وجہ کی کیفیت
 ہر شئی ہلاک ہونے والی ہے مگر اسکی ذات سارے ہست و نیست اسکی ذات کے مقابل

ہیں اور اسی ہستی سے سالکوں کو ہستی حاصل ہوتی، مگر یہ بات لوگوں کے نزدیک عجیب نہ ہو کہ ہستی سے ہستی کیسی آب فرماتے ہیں کہ اس گفتگو میں جو یہ ایک محضر ہو بہت بہت عقلمین درخبر ہوئی ہیں اسی سبب سے میرا قلم بھی جب اس موقع پر پہنچا اسکا بھی سرٹوٹ گیا اسکے تے سے رہ گیا اور اب صدر جہان کی طرف لوٹوں کہ اُسنے عاشق پر نوازہ خشین پوشیدہ کین اُنکایان دن کہ وہ اپنے بیان و کرم سے اس عاشق بیہوش کو تھوڑا تھوڑا کر کے ہوش میں لایا

انخلا فشر میں خصم و گر کو خطم لکھا ہوا

اگر بانی کرنا معشوق کا عاشق بیہوش کرتا ہوش میں آئے

مگر بگفتش سر مغادر کنارہ بر رخسار میکہ داشتک تر شاہ بانگ زرد در گوش او شہ کا می کدہ
نار آورد دست و امن کشا جان تو کا ندر فراتم می طیبید چونکہ زہنارش رسیدم چون رسیدہ
ہ در فراتم گرم و سرد با خود آذین خودی و باز گردہ مرغ خانہ اشتری را بخوردہ رسم مہمانش بجانہ
د چون بخار مرغ اشتر یا تہاد خانہ ویران گشت و سقف اندر قنادہ مرغ خانہ است عقل ہوش را
نہ صلاح طالب ناقہ خدا و ناقہ چون سر کردہ آئین گلش نی گل بجا آمدنی جان و دلش ہر فصل
ن انسان را فضول زمین فزون گوئی ز ظلم ست و جہول جاہست او اندرین شکل شکار ہیکشد
بش شیریں دکنار کہ کنار اندر کشیدی شیر را گر بدانتی و دیدی شیر را ظالمست او بر خود و بر جان خود
ہن کہ ز عدلہا کو می بردہ جہول و مر علمہا را دستا و ظلم او مر علمہا را شد رشادہ دست او گرفت کان
دلش و انگلی آید کہ من دم بخشمش چون بہمن زندہ شود آن مردہ تن جان من باشد کہ رو آورد
من کم اور ازین جان مختشم جان کہ من خشم بہ بنید خشم جان ناہم نہ بیند روی دوست
ان جان کا صل او از کوئی اوست + المعنی تھے اس عاشق بخود افتادہ کا سر اٹھا کے اپنی گود میں
لیا اور تھوپر اسکے گویہر اشک تر کے شکر کرتے لگا اور اسکے کان میں بکار کے اس شاہ نے کہا کہ
یہاں میں ترے شکر کو زلایا ہوں کہ وہی اشک ہیں تو دامن پھیلا تیری جان میرے فراق میں
ن تھی اور اب تو میں اسکی پناہ پہنچا تھا پھر کیوں بھاگ گئی اسی وہ شخص تو نے میرے فراق میں
و سرد و سخت و نرم دیکھے ہیں آپ میں آہنجہ دی سے اور لوٹ اشعار بعد کے تمثیل ہیں کہ ایک
ناگنی بے عقل اونٹ کو ہر سم همان اپنے گھر لیے جاتا ہو جب اونٹ نے مرغ کے گھر میں پاؤں
وہ گھر سب ٹوٹ پھوٹ کے ویران ہو گیا اور چھپت و غیرہ گر گئی حاصل یہ کہ عقل و ہوش کا خانہ
ن میں ایسا ہو جیسے خانہ مرغ کا اور جو ہوش صلاح ہو وہ طالب حق خدا کا ہو بس جب اس ناقہ

آب و گل کی طرقت کر کیا اور سو بہ ہوا بھر دیاں نہ گل رہے نہ آتش کجاں و دل رہے پھر مقولے
 کے ہیں کہ غلبہ اور فروغی فضل عشق نے انسان کو فہول بنایا اور اسی فروغی گوئی سے وہ
 دل بنا جیسا کہ آیت شریفہ سے واضح ہوا انا عرفنا الہا مائۃ علی السموات والارض الجبل فایمن ان
 اشقق منہا و حملہا الا انسان اذ کان ظلوماً جہولاً بیشک پیش کی ہونے امانت کہ مراد عشق سے ہوا آسمان
 پر ہزاروں برسوں کا کیا انھوں نے اس کے اٹھانے سے اور ڈر گئے اس سے اور اٹھایا اسکو
 نے بیشک وہ انسان بڑا ظالم اور نہایت ہی جاہل نادان ہو جاہل شکار تو اس سبب کہ کیسے شکل
 پڑا کہ خرگوش ہو کے شیر کو بغل میں دبا تا ہو عشق تو ایک شیر ہو اگر پہلے سے جان لیتا اور دیکھ لیتا کہ یہ شیر ہو
 میں نہیں دبا تا اور ظالم اپنے اوپر اور جان پر لیکن اس کے ظلموں کو تو غور کر کہ بڑے بڑے
 سے بڑے ہوئے ہیں پس جہل نسکی ایسی کہ سارے علموں کی استناد اور ظلم اسکا ایسا کہ جملہ
 رہتا پھر رجوع ہو طرقت گفتگو صدر جہان کے کہ ہاتھ اسکا پکڑا اور کہا کہ یہ دم رفتہ اسکا اسوقت
 ان اسکو دم بخشوں جب وہ مردہ تن میرے سبب زندہ ہو جائیگا تب میری جان میں جان
 ن اسکو اس جان محتشم سے زندہ کروں وہ جان کہ میں بخشوں کیے بخشش میری جو جان محرم ہو
 دوست کی نہیں دیکھتی سو اس جان کے جسکی اصل دوست کی گلی سے ہی انخلافت شرح میں
 رہا خدا لکھا ہے قولہ در دم قصاب دارین دوست را نہ تاملد آن مغز نفرتش پوست را + گفت لے
 رہ از بلا + وصل را مادر کشادیم الصلا + اسی خود مایخودی و سیت + اسی زہست ما ہمارہ ہستیت
 ہا این زمان من نویند + را زہای کہنہ میگویم شنو + زانکہ این لبہا از ان دم میر مند + بر لب جو
 ید مند + گوش بی گوش درین دم پر کشا + بہر از فضل اللہ مایشا + چون صلا ی وصل بشیندن
 رک اندک مردہ جنیدن گرفت + بی کم از خاکست کہ عشوہ صبا + سبز پوشد سر بر آرد از قبا +
 فہ بود کہ خطاب + یوسفان را یند رخ چون آفتاب + کم ز بادوی بی کہ شد از امر سن + در
 و مرغ خوش سخن + کم ز ناری نیست کہ ز امر سلام + گلستان شد بر خلیل خوش کلام + کم ز چو
 رفع عدد + گشت آرد رہای منکر ز امر ہو + کم نہ کوہ و سنگ بنود کہ ز ولاد + ناقہ کان ناقہ زاد
 گر زہ آن مایہ عدم + عالمی داد و داید میدم + بر جمید و بر پتیداد شاد + یکد و چرخ فیض
 قناد + المعنی میں اپنے اس دوست میں قصاب کے مانند دم بھوکونگا خبر دار ہوئے
 اسکا جو پوست کو چھوڑ گیا ہو چھوڑے اور کہا کہ ای جان رمیدہ از بلا ہستے وصل کا دروازہ
 بھوکو صلا ہوا اور ہمارے وصل سے متنع ہوا تو شخص تو کیا ہو خود ہم اسی ہیں کہ ہمیں سے تم

دودی دستی ہو اور ہماری ہی ہستی سے ہمیشہ تیری ہستی ہو ہماری ہمت سے ہمیشہ تیری ہمت ہو
 رہا ہوں اور پرانے راز جنکے بیان میں لبون کو دخل نہیں ہے بکے ہیں ای معنوی تو آنکو سن اور باب
 بسبب اسکے کہ یہ لب ظاہری اُن دمن سے بھاگتے ہیں اور وہ جو نہان ای بیٹے جان جس سے
 زگی و سیرابی جسم کی ہو اسکے کنارے وہ دم جتے اور پیدا ہوتے ہیں تو بھی وہ گوش جو بیگوشی کے
 ان ای گوش باطنی انکے سننے کو کھول کہ یہ از فعل اندر مایشاء کا ہو اسکے لیے گوش بھی ایسے ہی
 ایسین کرتا ہو اللہ جو کچھ چاہتا ہے پس جب وہ صلا وصل کی سننے لگا یا تو مردہ بحس و حرکت تھا پھر
 پھر کچھ ہلنے لگا اب فرماتے ہیں اگر وہ صلا وصل سے ہلنے لگا تو عجب کیا آخر وہ اس خاک سے تو
 انہیں کیسے عشوہ صبا سے ہز بوش ہو جاتی ہو اور قبا سبر سے سر نکالتی ہو کہ یہ سبزی ہی خاک کی جان ہو
 دل سعدی رہ نیز ۶ صبا کہ دبار دگر جان درو نہ کم ہی آب لطفہ سے کہ جب خطاب حق اسکو پہونچتا ہو
 کیسے کیسے یوسف اس سے پیدا ہوتے ہیں جنکے رخ آفتاب کے مانند روشن نہ کم اس ہوا سے کہ جس سے
 سبب امر کن کے رحم میں طاؤس و مرغ خوش سخن ہوئے نہ کم اس نار سے کہ جب امر بردار و رسلا کا گستا
 لیل خوش کلام پر گلستان ہو گئی نہ کم اس چوب بیضے عصا سے کہ دفع دشمن میں ایک از دہا بد بنگیا
 م حق سے نہ کوہ و سنگ سے کم کہ پیدا لیش میں وہ ناقہ اس ناقہ ناقہ زاد سے پیدا ہوا جیسا کہ معلوم ہو
 حضرت صالح کے وقت میں پہاڑ سے ناقہ اور بچہ پیدا ہوا تھا اب فرماتے ہیں یہ تو جزوی جزوی ہیں
 لمو جانے دے تو کلی کو دیکھ کہ عدم کو کیسا مایہ دیا ہو جس سے ایک عالم پیدا ہوا اور دسبم پیدا ہوا
 با تا ہو یہ سب اسی فعل اندر مایشاء کا عمل ہو پھر کیا عجب جو اس عاشق مردہ تن میں عمل کیا کہ وہ چھل
 زا اور خوش خوش پھرنے لگا اور ایک دو چرخ مار کے سجدہ میں گر پڑا الخلاف شرح میں جوی کو جو
 برید مند کو پرید مند لکھا لیکن اگر بریدم یعنی بیار کے ہو تو ہو سکتا ہے

اہوش میں آنا عاشق بیہوش کا اور متوجہ ہونا نشا و شرکہ میں

نو کہ بشکفہ از روی او و شاد شد + در وصال از بند بجزا زد شد + گفت ای غفای حق جان را
 طاف + شرکہ کہ باز آمدی زان کوہ قاف + ای سر فیصل قیامت گاہ عشق + ای تو عشق عشق داس
 نحوہ عشق + اولین خلعت کہ خواہی دادم + گوش خواہم کہ نہی بر روزم + گرچہ میدانی بصفو طالع من +
 نہہ پرور گوش کن احوال من + صد ہزاران بارای صدر فرید + دار زوی گوش تو ہوشم پرید + آن سیمے
 دو آن اصغای توہ + دلن تبسمای جان افزای توہ + آن نیوشیدن کم و بیش مرا + عشوہ سجان بداندیش
 را + قلبہای من کہ آن معلوم تست + پس پذیرفتی تو چون نقد درست + ہر گستاخی و شوخی غوہ +

پیش حلت ذرہ اولاً بشنو کہ چون مانند زرشست مادل و آخر زرشست من بحیث . تانیاً بشنو
 در دود کہ کسی گنم ترا ثانی بود و ثالثاً تا از تو بیرون رفتہ ام + گویا ثالث ثلاثہ گفتہ ام + رابعاً
 تا ما را نہ بدم می ندانم خامسلاً رابعہ + خامسلاً در بخت ای صدر جهان + از حواس خمسہ بودم
 + سادسلاً از شش جہت بی روی تو + گویا بارید بر من غم دو تو + سابع از ثامن ندانم ضالام +
 رید فلک از فالام + ہر کجا بینی تو خون بر خاکما + پی بری باشد یقین از چشم ما + المعنی یعنی جب
 دشمنین کیا معشوق کی صورت دیکھ کے کھل گیا اور شاد ہوا اور آپ کو عین وصل میں دیکھ کے
 + ازاد ہوا اور کہا کہ ای عفا حق کے اور جانوں کے مطاف عفا اس واسطے کہ تو ایک نوکھامی
 تیرا پیدا جانکا مطاف بدینوجہ کہ جانین تجھ پر تصدق ہوتی ہیں شکر ہو کہ تو اس کوہ قاف
 لے آیا کوہ قاف مبالغہ ہو اسکے غیظ و غضب کا کہ اسکی خطا سے اسپر عفا اور اب سکونایت ہی
 اور ای اسرافیل قیامتگاہ عشق کے تجھ سے قیامت عشق کی برپا ہوتی ہو اور تو عشق کا عشق اور
 بخواہ ہو خلعت جو مچھکو تو دینا چاہے تو اول خلعت میں اسکو جانتا ہوں کہ تو میرے روزن
 کان لگائے اور اسکی آواز سننے اگرچہ تو اپنی صفوت صفا سے میرا حال خوب جانتا ہو کچھ تجھے
 لیکن بندہ پروردگار میری باتیں بھی تو سن لے لاکھون بار ای صدر یکتا دیکھنا تیرے کان
 میں میرے ہوش اٹھے اور تیرے کان تک نہ پہنچی جو عرف حق حل کرتی آئندہ تمہید بیان نصین
 ہو کہ تو وہ سننے والا اور سنانے والا ہو اور تیرے ایسے قسم جانفزا اور وہ تیرا میری کم و بیش کا
 بان بداندیش کے عشوے و هو کے سننا اور میری کھوئی باتوں کو باوصف علم کے کھرا اور
 اہر گستاخ بے ادب شوخ مغرور پر علم کرنا اور وہ علم کہ سارے علم اسکے ایک ذرہ ہیں اقول میر
 ل تو یہ سن کر میں جب سے تیری شست سے چھوٹا میں نے کسی چیز کو نہیں جانتا کہ اسکی ابتدا
 نہ تھا کیا ہو ایسا بخود ہوں دوسرے یہ بھی سن لے کہ ای صدر دود و دین اس زمان بقا رقت
 پھر اگر تیرا ثانی کوئی نہ پایا تیسرے جب سے تجھ سے الگ ہوا ہوں اور تیرے پاس سے
 نو یا میں نے ثالث ثلاثہ کہا ہو جو مراد کفر سے ہو اسلئے کہ نصاری کہتے ہیں ان لثلاث
 یک روح القدس ایک عیسی تیسرا خدا کہ یہ کفر ہو پس میں بھی کافر ہو گیا ہوں چوتھے جب
 کامر زع سوخت ہوا ہو میں جانتا ہی نہیں کہ خامساً بعبہ کے بعد ہوتا ہو یا کیا پانچویں تیری
 + ای صدر جهان میں نے اپنے حواس خمسہ سے ہمیشہ زبان پایا کبھی درست ہنوی چھٹے تیری
 نیر شش جہت سے غم دہرا ہو کے مجھ پر ساہر کسی پر تو اگر اکرا کر برستا ہو ساتویں یہ کہ ایسا

جھٹکا ہوا ہوں کہنا من کو نہیں جانتا اور ایسا کہ جب مالہ کرتا ہوں تو فلک سایہ رحم میرے نالہ پر خون
 روتا ہی جو غایت درجہ رونے کا ہی جہان کہیں تو خون زمین پر دیکھے اگر سرخ لگائے تو یقین ہی کہ وہ
 خون ہماری ہی آنکھوں کا ٹھیکہ الخلف شرح میں پی بری کو بی بری لکھا ہی قولہ گفت من رعیت
 طین بانگ و خین + لا برخواہد تا بیا رو بر زمین + من میان گفت و گریہ می تم + یا بگریہ یا بگویم چون کنم
 در گویم فوت میگردد بکا + در گریہ چون کم مدح و ثنا + می خدا ز دیدہ خون دل شہا + بین چراقد دست
 از دیدہ مرا این بگفت و گریہ در شد آن ملک + کہ بر دیگر است ہم دون و شریف + از دشت چندان
 بر آمد ہای و ہوائی + حلقہ کرد اہل بخار اگر داو + خیرہ گہان خیرہ گہان خیرہ خند + مردوزن خرد و کلان
 گرد آمدند + شہر ہم ہر نگ او شد اشک ریزہ مردوزن در ہم شدہ چون رستخیز + آسمان میگفت آن
 باز زمین + گر قیامت راندیدستی بین + عقل حیران کہ چہ عشق ست و چہ حال + یا فراق و عجب + یا وصال +
 بیخ بر خورند قیامت نامہ را + یا مجرہ بردیدہ نامہ را + باد و عالم عشق را بیگا ملکیت + و اندران ہفتاد
 و دو دیوانگیست + سخت پنہانت و پیدایرتش + جان سلطان جان حشرش + غیر ہفتاد و دو ملت
 کیش و تخت شاہان تختہ جلدی پیش او + المعنی پھر اسی عاشق کا مقولہ ہی کہ کلام میر مثل علی کہ
 اور یہ بانگ و نالہ میرا بر سے خواہان اس بات کے ہیں کہ وہ زمین پر بر سے بیٹھے ابر کو رولا نا چاہتے ہیں
 میں گفت و گریہ دونوں کے درمیان میں ہوں اور دونوں کی طرف متوجہ و حیران کہ دونوں یا
 بیان کروں لیکن کیا کروں اگر بیان کرتا ہوں تو گریہ فوت ہوتا ہی اور اگر روتا ہوں تو مدح و ثنا سے
 رہا جاتا ہوں آتشاہ میرے میری آنکھوں سے خون دل کا کیسا گریہ ہی غور تو کہ کہ ان آنکھوں سے جھکوا
 کیلے پڑاؤ پس یہ کہا اور وہ خچف رونے لگا اور ایسا رویا کہ اسکے رونے سے متاثر ہو کے ادنی اسے
 سب رونے لگے سارے خیرہ گو اور خیرہ گریہ اور خیرہ خند خرد و کلان مردوزن سب جمع تھے خیرہ
 یعنی بسیار و سرگشتہ اور حیران و ست و تاریک تمام شہر ہر نگ سکا ہوا اشک ریزی میں در مردوزن
 ایسے گڑ بڑ ہو گئے جیسے قیامت میں ہونگے آسمان بھی اسوقت زمین سے کہتا تھا کہ اگر قیامت نہیں
 دیکھی ہی تو لے دیکھ لے ہی تو ہی اسقدر مخلوق جمع ہوئی عقل حیران تھی کہ یہ کیسا عشق اور کیسا حال
 ہی اب فراق کو اسکے عجیب زیادہ مجھیں یا وصال کو چرخ قیامت نامہ پڑھا ہی یا مجرہ نے اپنا نامہ پھا را
 ہی مجرہ بکسر کمکشان اور وہ ایک خطہ ہی یا ایک آسمان میں اور اسی رعایت خط سے مولانا نے اسکو نامہ
 لہا ہی اب مقولات مولانا رام کے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ عشق عجب شہی دو لون جہان سے بیگانہ کیسا
 آشنا نہیں اور یہ جو ہفتاد و دو ملت ہیں یہ سب اسمیں یوانگی ہی خود تو نہایت ہی پوشیدہ ہی مگر

سکی ظاہر بہن جملہ سلطانان معنی کی جان تو ہی مگر جان انکی اسی حسرت میں کہ افسوس اُسکو دیکھا
مکام میں نہ اس ہفتاد و دولت سے غیر و جدا ہو اور ایسا آزاد کہ تخت شاہوں کو تختہ بندی
و جس قید انحلاف شرح میں یا مجرہ کو تا مجرہ کھلے قولہ مطرب عشق این زند و وقت سماع
و خداوندی صداع پس جب با شد عشق در یای علم و در شکستہ عقل را بجا قدم بہ بندگی و سلطنت
بہترین دورہ عاشقے مکتوم شدہ کا شکستہ مثنوی زبانی داشتی و تازستان پروردہ ہا برداشتہ ہرچ
تی ازان بہ بردہ دیگر بر و بستی بدان آفت اوراک کن حالت قال بخون بخون شستن مجا
ن جو با سود ایانش محرم و روز و شب اندر نفس دم میدم بہخت مست بخونوا شفتہ دوش
بہ پہلو خفتہ ان و ان ہندار بر تری دمی اولاً بر جہ طلب کن محرمی عاشق و
ادہ زبان اندر اندر اشتہری بر زبان و چون زراز و ناز و گوید زبان تا جمیل السرخوانہ
مرچہ در پشم و پنبہ آدرست تو ہی پوشش اور سوا نیست چون بگو شرم تا سرش پنهان
و چون حلم کا نیک منم و غم آن غم گیر دم ادھر دو گوش ہا می مدغ چو ش می پوشی پوش
طرب عشق کا جب وجد و سماع میں آتا ہو تو ہی راگ کا تا ہو کہ بندگی بندہ ہو اور خداوندی و مکر
ہو ایک دریا علم کا جو حسین ہر شوق نیست ہو اور عقل کا تو وہاں یا خون ٹوٹا ہوا ہو جا ہی
رہی بندگی و سلطنت ان دونوں کا بھی حال معلوم ہو گیا کہ یہ بھی دو پردے ہیں ان سے
پوشیدہ ہو جاتی ہو کیا اچھا ہوتا جو ہستی کی زبان ہوتی تو مستون کے پردے فاش
تاک پردہ ہستی کا نہیں دور ہوتا عشق ظاہر نہیں ہوتا آب میں جو کچھ کتا ہونی سے
تی ہو اور وہ دریا نیستی کا تو ایسا جان لے کہ تو نے ایک پردے پر دوسرا پردہ ڈال دیا
نے سے فائدہ عشق سے جو حال ہوتا ہو وہ اوراک کے لیے بڑی ایک آفت ہو پھر کیسے قال
فون سے خون کیسے دھویا جائے کہ محال ہی محال ہو میں جو اسکے سودا یون کا محرم
ن اس واسطے رات دن ایسا افسون بھونکتا ہوتا ہوں اور ذکر کرتا ہوں گو نفس
ہوں اور اپنی جان سے کتا ہوں کہ ایجاں رات تو کس کروٹ سے سوئی ہو جو
مست و بخود اور دیوانہ ہو رہی ہو خیر و خیر دا ہوش رکھ دم ست مار پہلے اٹھ اور کوئی
اُس سے کہ نا محرموں سے کیا کتا ہو تو عاشق ہو اور مست اور کشادہ زبان جبکہ روک
لو و بیان بس اندر اندر اونٹ اور زرد بان کیسی بیہودگی ہو عشق کے راز و ناز سے کیسے زبان
دے کہ آسمان مجھ کو جمیل السرخوانہ کے نیچے اچھے بھید و اسے بھید عشق کا کیا ہو پشم و پنبہ کی آگ

کہ تو اسکو چھپائے اور وہ زیادہ تر ظاہر و رسوا ہوئے مثلاً میں تو اسکا بھید چھپاؤں اور وہ چھپنے
 کی طرح سر اٹھائے کہ یہ دیکھ میں ظاہر و موجود ہوں بس اسوقت میں رغنم الفت جو مراد خواری و خاک گر کرنے
 سے ہو چھو گھیرتی ہو اور وہ میرے دونوں کان پکڑ کے کہتا ہو کہ ہاں اے مرغ کیسے چھپاتا ہوئے بھلا چھپا تو
 بن بھی دیکھوں الخلافہ شرح میں خون بخون کو خون دم میدم کو دربرجہ کو برجہ لکھا ہو قولہ گویش
 روگرچہ برجوشیدہ ہر بچو جان پیدائی و پوشیدہ گوید او مجوس خنبست این تنم + چون می اندر نیم
 نیزم گویش زبان پیش کہ گردی گرد + تانیاید آفت مستی برد گوید از جام لطیف آشام من + یار در دم
 نماز شام من + چون بیاید شام و درود جام من گویش وادہ کہ نامد شام من + زن عوب بنما دہ نام می ملا
 انکہ سیری نیست میخو ر را مدام عشق جو شیدادہ تحقیق را و بود ساقی نہان صدیق را + چون بجوئی تو
 بو فیت حسن + بادہ آب جان بود ابرق تن + چون بنفرایدی توفیق را + قوت می بشکند ابرق را + آب
 در د ساقی و ہم مست آب + خود بگو و اندر علم بال صواب + پر تو ساقیت کا نذر شیرہ رفت + شیرہ پر شیرہ
 رقصان گشت و رفت + اندر نمینی پرس آن خیرہ را + کہ چنان کی دیدہ بودی شیرہ را + بی تفکر پیش ہر دانندہ
 ست + انکہ باگردندہ گردانندہ است + المعنی خنب بالفم خم خنبک رذن تالیان بجانا مدام شراب یعنی
 جب عشق مجھ سے کہتا ہو کہ دیکھوں تو کیسے مجھے چھپاتا ہو تو میں کہتا ہوں تو تو خود مثل جان کے چھپا ہوا
 کہ بذات خود ظاہر نہیں جسے جان ظاہر نہیں ہو ہاں اپنے آثار و علامات کی رو سے ظاہر ہو لیے ہی
 جان اپنے حرکات سکناات سے ظاہر ہو وہ کہتا ہو کہ یہ تن میرا تو خم میں مجبوس ہو اور میں نرم میں قلب
 کی طرح تالیان بجاتا ہوں اور شراب کا تالیان بجانا باعتبار تالیان بجانے شرابیوں کے ہو میں کہتا ہوں
 کہ جب تو شراب ہو تو قبل اس سے کہ گرد ہو جائے اور چھنس جائے اور کسی مست الست سے پالا کھلو کر
 او کچھ آفت تجھ آجائے بہتر ہی ہو چلا جا اسلئے کہ اکثر مست لا یعقل گھڑے شکے تو طوطا تے ہیں اور شراب
 پھینک پھانک دیتے ہیں جیسے بقول صائب ع کہ سبوزم بر سنگ کہ بپای خم اقم + وہ کہتا ہو کہ جام لطیف
 ہر شام سے تو میں تیرا یاروں بھر نماز شام تک ہوں اور جب شام آئے اور جام میرا چو رائے سے نجام دینا
 بند کرے تو میں اس سے کہو گا دیے جا میری شام ابھی نہیں ہوئی ہو بس روز مراد مدت عمر سے ہو اور شام
 عبارت مرگ سے پس عاشق بعد مرگ بھی قیامت تک اسی جام کے سرو میں مست و سرور رہیگا میں
 اس شام سے کہو گا یہ بھی جانتی ہو کہ عوب شراب کو کیوں مدام کہتے ہیں اور یہ نام اسکا کیوں لکھا
 میں اسی واسطے تو کہ میخو را اس سے سیر نہیں ہوتا مدام اسکو چاہتا ہو آب فراتے ہیں کہ وہ شراب کی
 یہ شراب نہیں ہو بلکہ عشق شراب تحقیق کو ا وٹا کھولا کے درست کرتا ہو اور جو صدیق دوست ظاہر

انکو ساقی بنکے پوشیدہ پلاتا ہوا آب جو کھجکھو خدا توفیق یک دے اور غور کرے تو شراب کو آب جانی ہے
 حیات پائیگا اور تن کو ابرق اور جب وہ شراب توفیق کو بڑھائے گا تو قوت اس شراب پر زور کی
 بریق کو تولد دے گی ابرق با گسر ہندی ڈوچی بس اسوقت میں تو خود آب ہوگا اور ساقی اور نیرت
 بی مغائرت نہ رہی لے اب تو ہی بتا کہ کیا تھا کیا ہو گیا آگے اللہ خوب جانتا ہے یہ شیرہ کہ حسین
 دوسرے رکھا ہوا ہے یہ تو ساقی کا ہے جس سے ایسا جوش و رقص پیدا ہوا اور ایسی قوت اور خوبی
 ہوئی اب اس خیرہ شوخ سے پوچھ کہ تو نے کبھی ایسا شیرہ دیکھا تھا اور یہ بات بے فکر و تامل کے
 نئے والا جانتا ہے کہ جو چیز گر دندہ ہو وہ گرداندہ بھی ہو یعنی جو ایک صفت سے دوسری صفت کو
 تی ہو وہ اور کو بھی تغیر کرتی ہو جیسے اس شیرہ انگوری سے ظاہر کہ خود تغیر کھاکے کیا ہو جاتا ہے
 دن کا کیا حال کرتا ہے انخلا و تفریح میں ساقی ہم کے درمیان میں و تین لکھی ہو اور زقت کو رفت

حکایت عاشق درازہ بھران بسیار امتحان کی

جوانی رزنی عاشق شدہ + روز و شب بخواب و بچو را کمرہ + بیدل و شوریدہ و مجنون دست +
 ش روزگار و وصل دست + بس شکنجہ کہ و عشقش بر زمین + خود چرا دار و زاول عشق کین عشق
 پرکش و خونی بود + تا گریز آئکہ بیرونی بود + چون فرستادی رسولی پیش زن + زان رسول
 گشتی را ہزن + و برسوی زن نشستی کا تبش + نامہ را نصیحت خواندی ناگہن + در بسیار ایک کردی
 از غباری تیرہ گشتی آن صبا + رقصہ کہ بر مرغی دوختی + پر مرغ ازلف رقصہ سوختی + را ہما می جا رہ
 بہ بست + لشکر اندیشہ را رایت شکست + بود و اول مونس غم انتظار + آخرین شکست کہ ہم انتظار
 کاہن بلا ی بی دو است + گاہ گشتی کاہن حیات جان ماست + گاہ ہستی زور آور دی سرے +
 ہستی خوردی برے + گاہ فریادش بگرودن بر شدی + کہ خیال دلبرش ہدم بدی + المعنی
 نا و نشی نثر و نویسدہ ایک جوان کسی عورت پر عاشق ہوا اسکے شوق سے اسکو نہ رات کی
 دن کی بھوک بخور و بخواب تھا عجب بیدل اور دیوانہ اور مجنون اور مست گزرا نہ وصل کا
 تن زمین پر عشق نے اسکو نہایت ہی شکنجہ اور عذاب میں کیا اب کھجکھو حیرت مہ کہ جانے
 عشق سے ایسا کیونہ کیون ہوتا ہے شکنجہ ایک قسم عذاب سے اور یہ عشق پہلے سے ایسا کیونہ
 ہو البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے جو یہ کمرش و خونی بنتا ہے تو جا بختا ہے کہ دیکھوں کوئی
 با خانہ زاد تا میر و بی بھاگ نکلے اب اسکا یہ حال کہ اگر عورت کو کوئی قاصد بھیجتا تو عشق رشک سے
 ارتاکہ قاصد دیکھے میں نہ دیکھوں اس پنج میں گر قنار ہوتا اور اگر عورت کو اسکا کاتب خط لکھتا

تو عورت کا نائب اسکو بل کر پڑھتا اور جو صبا کو اپنی ہر دو فاسے قاصد بنا تا تو صبا اس کے عبا سے تیرہ و
 تا خوش ہوتی اگر رقعہ کسی مرغ کے پر سے بانڈھتا تو اس کی گرمی و حرارت سے پر مرغ کے چلبانے غرض
 سب راہن تدبیر کی غیرت عشق نے بند کی تھیں کوئی بات پیش نہیں جاتی تھی بس شکر کے اندیشہ کا
 پنا چھڑا توڑ کے پس یا ہو گیا تھا اول میں تو انتظار اس کے غم کا مولش رہا کہ کبھی وصل ہو ہی جائیگا
 آخر میں انتظار ہی نے کوہ غم کا اسپر توڑ دیا اور ڈال دیا کبھی کتنا تھا کہ یہ بلا لا دوا ہو کبھی کتنا تھا نہیں
 یہ حیات میری جان کی ہو بقول حافظ رہے ہرگز نمیر و انگہ دلش زندہ شد عشق + کبھی ہستی اس سے ظہور
 کرتی تھی یعنی ہوش میں ہوتا تھا کبھی نیستی سے متمتع ہوتا یہ پنجہ واد و پنجوش کبھی فریاد اس کی گردن پر ہو جاتا
 کبھی خیال دلبر کا ہلہل اسکا ہوتا اس میں خوش رہتا اٹھلا فتنہ میں زادل کو زادل لکھا ہو جو موزون
 نہیں کہ کو کہ قولہ جو نیکہ بروی سر گذشتی این نہاد + جوش کردی گرم چشمہ اتحاد + چونکہ بانی برگی غربت بسا +
 برگ بانی برگی بسوی اوشافت + خوشہ ہای فکرش بیگاہ شد + شبروان رار ہنای چون ماہ شد + لے بسا
 طوطی گویا می شمش + ای بسا شیرین روان رو ترش + رو بگورستان دمی خامش نشین + آن خموشان
 مخمور را بسین + یک ایک اگر یک رنگ بینی خاک شان + نیست یکسان حالت چالاک شان + خشم و کرم زندگان
 یکسان بود + آن کی غمگین و گر شادان بود + توجہ دانی تا غوشی قال شان + زانکہ پنہا نست بر کو حال
 شان + بشنوی از قال ہای و ہوی را + کے بینی حالت صد توی را + المعنی اگر یہ نہاد اس کی یعنی عشق
 خلقت اس کی اسی سے تھی ذرا بھی مالوسی وغیرہ سے سرد ہوتی تو چشمہ ہر د اتحاد کا اسکو خوب جوش
 کر دیتا تھا اور جو کہ اس نے بی برگی غریبی سے موافقت کی تھی اس سبب سے جتنی بی برگی اور سامان سیالانی
 کے تھے سب اس کی طرف دوڑے تھے یعنی از حد میامان تھا خوشی اس کی تدبیر و فکر کے سبب کا و قوت
 ہو گئے اور جو لوگ کہ شہر و نہ تھے ان کے حق میں ماہ کی طرح رہنا ہوا یعنی عاشقوں کا پیشوا ہوا آب بقولات
 مولانا رام کے ہیں کہ اگر مخاطب بہت وہ لوگ ہیں کہ مثل طوطی کے گویا تھے خاموش ہیں اور بہت
 ایسے لوگ کہ جان خمیرین تو رکھتے تھے مگر رہتے تھے ترش رو واسطے ہیبت و رعیب کے جیسے
 کہ عادات امر کی ہو ان دونوں کو گورستان میں چلے اور ذلتا مل خاموش بیٹھکے دیکھ کہ کیسے وہ
 لوگ گویا تھے اور اب کیسے خموش ہیں لیکن ایو یہ کہ خاک تو اعلیٰ تو یکسان دیکھیکا لیکن جو چلتی
 ہوئی حالت اعلیٰ اب ہو وہ یکسان نہیں ای جیسے خم و خیم ای گوشت چربی سب زندون کا یکسان ہر
 مہین کوئی غمگین اور کوئی شادان تو اس بات کو کیا جانے اور کیسے سنے اس واسطے کہ مجھے
 حال اسکا چھپا ہو تو تو قال سے ہاے ہو سن جانتا ہو تو اس حالت کو کیا جانے جو سوہون میں

سے ہیں اختلاف شرح میں نیوشی کو نیوشی لکھا ہے، قولہ نفسہا یکسان بھندہا متصف + خاک ہم
 دان شان مختلف + یچنین یکسان بود آواز ہا + آن کی بر در دآن پر ناز ہا + بانگ + بیان
 ندر مصاف + بانگ مرغان بشنوی اندر مطاف + آن کی از عقد و دیگر زارتباط + آن کے
 لہ از نشاط + سرکہ و در از حالت ایشان بود پیش آن آواز ہا یکسان بود + آن درخت
 لم تبر + دان درخت دیگر از باد سحر + بس غلط گشتم زویگ مردہ ریگ + زانکہ سر پوشیدہ جو خید
 ن و نوش ہر گشت گوید سیا + جوش صدق و جوش نزدیر وریا + گزنداری نور جان و روشناس
 دست آور بو شناس + آن دماغی کہ بران گلشن تند + چشم یعقوبان ہم اور روشن کند + المعنی
 کے یکسان ہیں لیکن صدون سے موصوف اپنے اپنے صفت میں خلافت اور خاک اپنے
 کے یکسان مگر جانین مختلف ایسے ہی آوازیں آنکی یکسان لیکن کوئی بر در کوئی پر ناز
 ل آواز وقت مصاف کے اور مرغون کی آواز مطاف میں سینگا مطاف وہ ہر کہ جو وقت بعض
 ندہ کے گھیرے کاٹتے ہیں مثلاً ابابیل و کلنگ وغیرہ اور اپنے سرور میں بولتے ہیں کوئی
 ارتباط سے اور کوئی بچ میں کوئی خوشی میں بس جو کوئی آنکی حالت سے دور ہی رہنے
 سکے سارے سب آواز ایک سی ہیں مثلاً ایک درخت وہ ہر کہ زخم تبر سے ہلتا ہے اور دوسرے
 وق میں باد سحر سے ہلتا ہے پھر دونوں کی حالت یکسان کہان ہی میں بھی بہت سبکا
 کی ہانڈی سے جو سر پوشیدہ اُبلتے دیکھی فقط جوش دیکھ لیا یہ تدیکھا کہ اسکے اندیکھا ہے
 نیز و خوار عبارت مکارون سے ایسے ہی تھیکو جوش نوش ہر کسی کا تجھ سے میکا کہ اس میں
 رق کا ہوگا اور کوئی مکر دیا کا اگر تو نور جان و روشناس کانین رکھتا تو جادو داغ بو شناس
 نہ دماغ کہ اسپر گلشن بھولے کہ ان میر بو شناس ہو اور یعقوبون کی آنکھیں روشن کرے
 یعقوبون سے مراد عاشقون سے

یا معشوق کو موافق قول جویندہ یا بندہ کے جو مصداق حدیث میں طلب
 جہنم نے ڈھونڈھا کسی چیز کو اور کوشش کی پایا اس چیز کو دس میل
 رہ جو کوئی عمل نیک کرے یگا برابر ذرہ کے دیکھے گا اسکو

حوالی آن خستہ جگر + کز بخاری دور ما ندیم اسی پسر + کاین جوان در جستجو مبدہ اشت
 وصل گشتہ چون خیال + سایہ حق بر سر بندہ بود + عاقبت جویندہ یا بندہ بود
 ان کو بی درے + عاقبت زان در بردن آید سرے + چون نشینی بر سر کوئی کہ عاقبت یعنی تو ہم رو

چون ز چاہی سبکئی ہر روز خاک + عاقبت اندر رسی در آب پاک + جلد دانند این اگر تو نگر دی + ہر چہ سیکاریش
 روزی بدر دی + سنگ بر آہن زدی آتش محبت + این بیاشد و رہنا شد نادرست + المعنی پھر رجوع نہ
 قصہ بخاری کی طرف کہ خبر دار ہو حال اس خستہ جگر کا بیان کر یعنی بخاری جسکے ذکر سے ای پسر ہم بہت
 و در بڑ گئے یہ جوان بخاری اپنے مطلوب کی جستجو میں آٹھ برس رہا اور ایسا اسکے وصل کے خیال میں بھلا
 کہ خود خیال ہو گیا یعنی جیسے خیال کیسا کہ خیال میں تو ہوتا ہی مگر صورت میں نہیں ایسا اسکا حال ہوا
 لیکن حق یہ کہ جب سایہ حق کا کسی بندہ کے سر پہ ہوتا ہو تو آخر وہ جو بندہ یا بندہ ہی ہوتا ہو حضرت پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو کسی دروازے کو بجائیگا تو آخر اس سے کوئی سر نکالے ہی گا
 اور جب تو کسی تمنا میں کسی خاک گلی پر بیٹھے گا تو ضرور صورت کسی دیکھیگا جب تو کسی چاہ سے ہر روز
 خاک نکالتا ہو عاقبت کا ایسا ہوگا کہ آب پاک کو بھی پہونچ جائیگا سب لوگ اسکو جانتے ہیں بے چارے
 مت مٹے کہ جو کچھ بویگا وہی کاٹیکا قاعدہ ہی پھر لوہے پر مارنے سے آگ نکلتی ہی اگر یہ ہو تو معمولی قیدی
 بات ہی اور اگر نہ تو نادرست و النادر کا معدوم قولہ آنکہ روزی نیستش نخت و نجات + تنگ و عقلاش
 مگر در نادر است + کان فلان کس کشت کرد و بر نداشت + وان صدف برد و صدف گوہر نداشت بلعم
 و ابلیس لعین + سودمند شان عبادتہ و دین + صد ہزار ان انبیا و ہر وان + ناید اندر خاطر آن بدگان
 این دور گیر کہ تاریخ کی دہد + دروش ادبار جز این کی ہند + بس کسا کہ نان خورد و لشاداد + مرگ او گرد
 بگیر و در گلو + پس تو ای ادبار و تیان ہم مخور + تیان مفتی بخور و رشور و شر + صد ہزار ان خلق نا نہا میخورند
 می یا بند و جان می پرورند + تو بدان نادر کجا افتادہ + گر نہ محرومی و ابلہ زادہ + اینجان بر آفتاب نواز
 تو بہشتہ سر فرو بردہ بچاہ + کہ اگر حق ست کو آن روشنی + سر چہ بردار و بنگرامی ونی + جملہ عالم شرق و غرب
 آن نور یافت + تا تو در چاہی نخواہد بر تو یافت + المعنی تباہ شدہ فرماتے ہیں جسکو روزی نخت و نجات
 سے نہیں ہی بد نصیب و بے نجات ہی اسکی عقل نادر است ہی کی طرف جاتی ہی اور طرف نہیں جاتی اور کتا
 کہ فلان شخص نے کھیتی کی اور اسکا پھل نہ پایا اور صدف لیگیا با مید گوہر کے لیکن گوہر اس میں نہ نکلا
 بلعم بن باعور اور ابلیس لعین دونوں کو انکی عبادت اور انکا دین سودمند نہوارندے گئے مگر یہ بگرا
 اسکو نہیں سوچتا خیال کرتا کہ لاکھوں انبیا اور اس راہ کے رہو ہوئے انھوں نے کیسے کیسے
 پائے تو انھیں دو کو پکڑتا ہی جس سے اور تاریکی حاصل ہو یہ تیرا و بار یعنی دولت کو پشت دینا
 جو تیرے دل میں اسی بات کو رکھتا ہی اور یہی سوچتا ہی اسکے سوا کچھ نہیں سوچتا اکثر آدمی کا در
 شاد دار و ٹی کھاتا ہی اور کبھی وہی روٹی گلے میں پھنسے اسکی موت ہو جاتی ہی پس تو ای ادبار کے

لے روٹی بھی ست کھا تو اسکی طرح جو روٹی خلق میں پھینے سے مر گیا تو بھی شور و شر میں نہ
 لاکھوں مخلوق ہیں کہ روٹی کھاتے ہیں زور پاتے ہیں جان پاتے ہیں بس تو اگر محروم و محق کا
 ہی اس اپنے دعویٰ سے جو نادر کا عدم ہو ہماری اس مثال سے کہاں جا پڑا کہ میں بھی
 انار ہا جفت کہ تمام جہان تو نور ماہ و آفتاب سے بھرا ہی تو سب کو چھوڑ کے کنوین
 ہائے ہوئے ہی کسوا سٹے کا اگر تجھ میں حق ہی تو بتا وہ روشنی ہی یا بنین ذرا کنوین سے
 دیکھ تو ای ناچیز سارے عالم میں غرق سے غرب تک یہ نور ماہ و آفتاب کا سب پر چمکا
 کنوین میں ہی تجھ پر گز بنین چمکیگا تو محروم ہی رہیگا + قولہ چہ رہا کن رو با یوان کرم + کم
 ن کہ اللع شوم + ہیں گو کا نیک فلانی کشت کرد + در فلان سال و تلخ کشتش بخورد + چہ
 نوت است + پس چرا افشائیم این گندم زد دست + ہیں کن استیزہ رود در کار کن + بالوکل کشت
 + ہر کہ استیزہ کند بر رو فتد + انچنان کو بر نیز دتا ابد + واکلہ و نگذاشت کشت و کار را + برسد
 را + زمین بیان بگذر زمانی باز ران + جانب احوال کن عاشق جوان + چون در میسکو فٹ داز
 نیافت دزی خلوتی + جست از نیم عسل و شب بارغ + یار خود را یافت با شمع و چراغ +
 ہ سبب را کن نفس + ای خدا تو رحمتی کن بر عسل + پادشاہا تو سپہا کردہ + از در دو رخ بہشتم نہ
 سبب این کار را + تا نام آرام خوار من یک خاں را + در شکست پای بخشہ حق پری + ہم زعفر جاہ
 ہر چہ بر توان کر اہیت بود + چون حقیقت بنگری رحمت بود + تو میں کہ بر درختی یا بچاہ + تو مرا ہیں کہ
 + اگر تو خواہی باقی این گفتگو + ای انخی در دفتر چارم بچو + المعنی لے سبب انہ کرنا اور ستیزہ کاری
 بزن رحمت بیغی و آرام کردم درختان اگلور پھر اسی بدگمان کی طرف مخاطب ہیں کہ چاہ کو چھوڑ
 م کی طرف چل جو مراد یوان بارغ سے ہی اور ستیزہ مت کر یعنی جنگ و ناسازگاری کسوا سٹے
 ن اللہ اللع لے جو سبب انہ سخن میں کرتا ہی بد چیز ہوا فلان لے برعت کرے اور یہ مثل بیدہ خاتون
 صورت پر کر ایک دن زبیدہ خاتون اور خلیفہ ہارون الرشید شطرنج کھیلنے تھے اور بازی
 سے جیتنے والا جو چاہے وہ اسپر حکم چلائے اتفاقاً زبیدہ ہارے ہارون نے کہا میرے
 و کے کھڑی ہو ہر چند انکا کیا لیکن زبیدہ سے اپنی شرط پوری کرائی دوسری بار
 در محل میں ایک کینز جشن نہایت بد صورت تھی زبیدہ نے خلیفہ سے کہا اس سے
 زور اپنی شرط پوری کرائی اتفاقاً وہ حاملہ ہو گئی اس سے مامون پیدا ہوا اور زبیدہ کا
 مد و فات خلیفہ کے یہی تخت نشین ہوا کچھ ملک خلیفہ کے وقت مامون کے قبضے میں تھا

بن نے اس سے مامون کو مغرول کرنا چاہا مامون نے اس خصوصیت سے امین کو مار ڈالا اس وقت
 بیدہ نے کہا اے اللہ اللہ اگر میں اس وقت حج وصالہ نہ کرتی تو مامون کیسے پیدا ہوتا اور امین کو قتل کرتا
 رہا اللہ شوم ہلکا فی الشرح بحر العلوم خبردار یہ مت کہ کہ فلان شخص نے فلان سال میں کھیت بویا تھا
 کاکھیت ٹیڑھی کھا گئی پھر میں ایسے خوف کی جگہ کیوں بوڈوں اور کیوں گھوموں کبھیر دن کہ یہ بات روڈی
 نے کی نہیں خبردار ہو ستینہ مت کہہ اور متوجہ طرف بولنے کے ہوا ورتو کل پر کھیتی کر ہماری بات سن
 لو کی ستینہ کہتا ہوا ایسا سمجھ کے بل گرتا ہو کہ ابد تک نہیں اٹھتا اور وہ شخص جسے کشت کار کو نہیں چھوڑا
 انبار پھر گیا کہ تیری کوری انبار پھر گئی بس جزا شرط پہلے مصرع کی محذوف ہوا انبار پر کند آب فراتے
 ن اس بیان کو چھوڑ تھوڑی دیر اس جوان کے احوال کی طرف جکا قصہ شروع کیا تھا ایک جوان نے اپنے
 بھر قلم کو چلا جو کہ وہ دروازہ رحمت و بیغی کا بجاتا رہتا تھا عاقبت ایک روز اسکو خلوت حاصل ہوئی کہ
 میں تو کو تو ال کے خوف سے اپنی رات باغ میں ڈھونڈھی بیٹھے رات باغ میں کرنا چاہی اور وہاں
 نے بار کو مع شمع اور چراغ کے پایا اسوقت اُس نے اپنے سبب سبب ساد سے کہا کہ ایچھا تو بڑی رحمت
 ن کو تو ال پر کر آکر بادشاہ میرے تو ہی نے یہ سبب کیے ہیں کہ دروازہ دودخ سے مجھکو بہشت میں
 یا ہو تو نے اس واسطے اس کام کا یہ سبب کیا ہوتا میں ایک خار کو بھی خوار بنجانوں اور اسکی بھی قدر کر
 آتی کہ شکست پائیں پر بخشتا ہو اور قہر چاہ میں سے دروازہ کھولتا ہو بیت چیز میں ایسی ہیں کہ وہ
 پھر کراہت کرتی ہیں اور تو انکو کمرہ جانتا ہو اور حقیقت میں غور کرے تو وہ رحمت ہوتی ہیں کما

ل اللہ عزوجل عسی ان تکرہوا شینا و ہو خیر لکم و عسی ان تجبوا شینا و ہو شر لکم واللہ یعلم و انتم لا تعلمون
 یہ ہو کہ کمرہ رکھو تم کسی چیز کو اور حال یہ کہ وہ بہتر ہو تمھارے واسطے اور قریب ہو کہ دوست رکھو تم
 ی چیز کو اور حال یہ کہ وہ بد ہو تمھارے واسطے اور اللہ جانتا ہو اور تم نہیں جانتے وہ فرماتا ہو کہ نہ تو
 پکو درخت پر دیکھ نہ قہر چاہ میں ای نہ بلندی پر سمجھ نہ پستی میں تو مجھکو دیکھ کہ میں ہی کچی ہوں تیری
 راہ کا چاہے جدھر تیری راہ کھولوں اب اگر تو اس گفتگو کی باقی کا خواستگار رہی تو ای بھائی جو تجھے
 خیر میں ڈھونڈھ وہاں تجھکو ملیگا الخلاف شرح میں کشت کو گشت بکاف فارسی دو جگہ بادشاہ کو
 شناسا لکھا ہو اور سوائے سارے دفتر میں جو اختلاف ہیں قابل غور و انصاف ہیں کیسا معدوم کوئی
 بفضل ایند غید ان موجود کیا ہے

خاتمة الشرح

ان زبان ہو جاوے موے بدن + ہر شکر ذوالجلالی و ذوالمنن + ہاں سلم سجدہ میں

کہ نیاز صدق سے با صد صفا + پاک بھان رب اعلیٰ ہی تو ہی + سب سے بالا اور زلا ہی تو ہی +
 لم کی نمود و بود کون + ہی تو ہی تیرے سوا ہی اور کون + بے جہت اور شش جہت تجھ سے
 ے نشان اور ہر نشان تیرا نشان + ہیں مظاہر تیرے ہی نور و فروغ + بے تیرے جو کچھ
 رخ و دروغ + عقل کو تو ہی نے دی بالا روی + ہی تجھی سے فکر کی بال ذری + عقل کو وہ
 دیا جس سے صحت مقرر کرتی ہی جلا + دل ہی اسکا شاہ یہ اسکی وزیر + دل اشار اسکا یہ اسکی شیر پیر
 ہی اسنے یہ بات + شہنشی کی شرح میں کہ بر دات + شہنشی سہوی معنوی + معنوی اولوی علوی + بحر
 بیشک از قضا + اثبات کہ نہ دفتر تیرا + ہی شلٹ غمان ہرک تالیف کی + اور ملیع شین ہرک تصنیف
 لی میں دل سے لیتی ہی اسے + چشم جا آگھون میں دیتی ہی اسے + کیسی تمثیلین نظیرین + بے نظیر + شین
 پیر + جان دل سے دل ہی جان سے + سپہ لوٹ جس معنی لفظ کے پر دون کی اوٹ + وصفت
 + حد کو + ملا فزون کو کمی کی مد کو + روح انکی روح رحمت سے ہو شاد + اور بخور داو سے داو کی
 + اک کج کج زبان کج مچ رقم + سکے یہ پیدا ہوا کچھ دم و خم + اور نری توفیق کو یا یار فاق + ہو رفیق
 بن طریق + ہو جو تیری دستبازی دستیار + پای لغری کو یلین پای قرار + رفتہ رفتہ تیرے نرتو ہو
 نہ می سے تو بھرے + ای خداوند بحق مصطفیٰ + صاحب اسری و قوسین و دنی + ادون نے
 خطاب + لن ترانی سزا رنی کا جواب + یہ جواب اور وہ خطاب + نورعین + کتنے ایمین
 سر قین + آسمان قرب کے منبر + اور صحابہ انکے لئے مستتر + لینے بو بکر و عمر عثمان علی + سب
 فات و صفاتی + عرش تازی و بنی کے نورعین + ہیں وہ زہرا و حسن حضرت حسین + ہیں لایت
 کے جو صدر + قدر میں ادنی ہی جسے نیل قدر + سب کی برکت سے اسے دے وہ اثر و کان میں
 ہو اسکا گھر + اور فضولوں اور حوولوں سے بچا + ہی وہن چکا دریدہ زارغ سا + ای مجید
 مقام + جسکو پیل بھیت کہتے ہیں عوام + اپنے بھی حق میں ذرا کچھ کر دعا + مدعا سے اصل کی باقی
 نالوں اک کہنہ درخت + باد صرصر کے چھو کے ہیں بخت + رخت + ابرگاہ بیگہ اور سفر +
 بے رفیق و بے مر + ہر قدم اک آہ ہوم اک فغان + الا مان ای رب اعلیٰ الا مان + ان سے
 ل جائے مجید + تارھا لون جیسے ای رب مجید + اک سزا اللہ خان میرا عزیز
 تاریخ میں صاحب تین شرح برتر اسنے لکھی اسکی سال + ہو خدا یا فال فرخ اسکا قائل
 ۱۰۲۰

خاتمہ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بہر وان بادیہ معرفت آئی اور سیاحان قلزم ناپید کنار حقائق فائقہا ہی خوب واقف و آگاہ ہیں کہ
از ابتدا سے خلقت آدم تا انیدم شنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل و نظیر نہیں ہوا اور نہ
آئندہ تا قیام قیامت ہوگا معارف و حقائق اور روشنگاری اسرار بالا نخل میں یہ کتاب برکت نسا یا پنی
آپ ہی نظیر ہو چکی شان میں یہ بیت گواہ ہو کہ شنوی مولوی معنی بہت قرآن در زبان پہلوی بیہ تین
ستین عرفان اور حصن حصین یقین ہو چکی صد ہا شرحیں مطول و مفصل علماء دین بسین اور دشت گردان
سنازل یقین سے یادگار ہیں مگر کیا ہی حقیقت مطالب شنوی شریف پر کاغذ کوئی مطلع ہو سکا اور ہر ایک
پڑرگے الا مقام نے بقدر استعداد اپنی عقل و فہم کے توضیح مطالب میں باخا شتی زور آزمائی کی پھر کہ میں علم
بحقیقہ احوال فرمایا بطون ابیات شنوی شریف ایسے سہل مستمع ہیں کہ جب فہم رسا ہو کر تھی ہو ایک نیا مطلب
ہاتھ آتا ہو اور سہلہ فیاض سے ہر ایک شائع علام اپنا رہنا حصہ جدا گانہ پاتا ہو یہی باعث ہو کہ کسی فرد
دریافت مطالب شنوی شریف میں موجودگی اس قدر شروع متعددہ کے سیری نہیں ہوتی اور ہر ایک نئی
تحقیق اور جدید تصنیف کا خواہان و جویان رہتا ہو۔ فہم مطالب شنوی شریف میں علی العموم یہ امر اور بھی سنگ
راہ ہو کہ فی زمانہ جو شرحیں موجود ہیں اور اکثر انہیں سے معرض طبع میں اگر اشاعت پذیر بھی ہوتی ہیں یہ
سب بزبان فارسی ہیں پس ظاہر ہو کہ ایسی شرحوں کا فیض عام نہیں ہو سکتا اسلئے کہ اصحاب کم استعداد
انہیں کا طبقہ زیادہ تر ہر دریافت غوامض ابیات شنوی شریف میں بذریعہ عبارت فارسی شرح عاجز رہ جاتے ہیں
اسی طرح یہ کہ اکثر حضرات نے اپنی اپنی شرحوں میں مقامات مشککہ یعنی ابیات معنی بند شنوی شریف کے حل
مطالب میں نہیں معلوم کس مصلحت سے طریقہ ابیات عبارت پیچیدہ اختیار فرمایا ہو جس سے اور اک
معانی دائرہ الاہم فالاہم میں داخل ہو گیا بعض شارحین باکمال نے اکثر ابیات شنوی شریف کے جنکو
ہم لوگ شکل جانتے ہیں اور انکے دریافت مطالب میں دست و پا چڑھتے ہیں فجوازے اہل ترقی علی نفسہ
ان ابیات کو شاید سہل تصور فرمائے انکے حل مطالب کو بالکل قلم انداز کر دیا ہو پس کوئی شرح ایسی نہیں
جس میں کسی نہ کسی مقام پر محل عراض نہو یا دریافت حقائق شنوی شریف میں علی العموم کافی طور پر نفع بخش
اور حق بھی ہو کہ جس زبان میں شمن ہوا کسی شرح اس سے کمتر زبان میں جیسی علم فہم ہوتی ہو موافق متن
زبان میں ہرگز ممکن نہیں اب ارباب شوق و ذوق کو مرید ہو کہ آپ حضرات کی حبلہ مشکلیں رفع ہو گئیں اور
اعتراضات اٹھ گئے اور شاہرہ مقصود سے سر بازار ملاقات ہو گئی یعنی مکمل علما ستانہ فضل و جید عصرہ

قول والمتقول فرید دہرہ فی التصوف الاصول کتبہ العلماء الراغبین قبلہ الکملہ الرحمانیہ مکرر مستغنی
مراد سبحانی پیشوا سے مستملکان بادیہ انوار ربانی مرشد سالکان منازل عرفان جناب مولوی عبد المجید خان
لیکن پہلی بھیت نے کمال جانفشانی و عزیزی سے شنوی شریف کی زبان اردو عام فہم نہایت
کمال تحقیق سے شرح فرمائی اور نام اسکا بوستان معرفت رکھا فی الحقیقت اس مصنف علامہ و
نہ وہ کار نمایان کیا ہو کہ قابل قدر صاحبان علم دوست ہو۔ اول تو شرح بالا استیعاب ہو یعنی کوئی
ذی شریف کی حل مطالب سے باقی نہیں رہی دوسرے طرز اس شرح کا نہایت عمدہ ہی ہے پہلے
شنوی شریف کے لکھے ہیں بعدہ جقدر بیات لکھے ہیں انکے لغات کا بیان کیا پھر انکے مطالب
ت صاف طور سے ظاہر کر دیا پھر ان اشعار کا لفظی ترجمہ بتدریج لکھا پھر اختلاف نسخ اور اختلاف
کو بیان کر کے راج و مرجوح کو بیان فرما دیا پھر اپنا اجتہاد ظاہر کر دیا غرض کہ اس شرح میں
کا بیان صاف صاف ہو جیسا کہ سیطرہ کا حدیثہ باقی نہیں رہتا اور بغور مطالعہ تسکین حاصل
ہو۔ صد ہا اشعار جنکی آج تک تحقیق پورے طور پر نہ ہوئی تھی اور انکے معانی میں شبہ باقی تھا
در کے دیکھنے سے انکے معانی اصلی آئینہ ہو گئے۔ یہ بھی واضح ہو کہ موافق شنوی شریف کے
کے بھی چند دفتر ہیں پس نچلے انکے دفتر اول و دوم سابق میں طبع ہو کر شائع ہو چکے اور اب یہ
معرض طبع میں آکر نذر ناظرین باتمین ہوتا ہو اور باقی دفتر بھی عنقریب طبع ہو کر انشاء اللہ
پیشکش ہونگے پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ دفتر سوم کتاب مستطاب برکت اتساوستان
مولوی روم قدس سرہ جلو ہمتی منشی بشن نرائن صاحب مالک مطبع منشی نوکشور واقع لکھنؤ
ایسریڈائس پرنٹرز مطبع ماہ فروری ۱۹۲۵ء مطابق ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ جلیم طبع سے آراستہ و پیرستہ
ہو کر حامل گلوے خاص عام ہوا

اعلان

ممدوح نے حق تصنیف و تالیف اس شرح کا بحق مالک مطبع نوکشور لکھنؤ عطا کر دیا ہے
لہذا حق تصنیف اس شرح شنوی زبان اردو کا بحق مطبع ہذا محفوظ ہے

محمد رفیع صاحب

لسا لیکن۔ سائل شرعیہ کو بطریق تصوف

۹۔ ۰

معرفت یعنی اسی کتاب کی بقیہ جلدین
قیمت پر مل سکتی ہیں

رفت جلد اول

رفت جلد دوم

جلد چارم

جلد پنجم

جلد ششم

فین یعنی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف

م کا اردو ترجمہ جو چار جلدوں پر منقسم ہے

فی ہے علیحدہ علیحدہ جلدین فروخت

فی ہیں۔ اس کتاب کے متعلق کچھ لکھنا

تحصیل حاصل ہے کیونکہ اس کتاب

جانتا ہے کہ فلسفہ اسلام میں ایسی دوسری کتابیں

ن بھی نہیں مل سکتی ہیں ترجمہ با محاورہ سلیس ہے

آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہو۔ کاغذ بھی

کلام۔ معروف بہ جواہر ہے نظیر۔

بے نظیر شاہ و ارثی کی مایہ ناز

آپ کا کلام نہایت درد انگیز و لکھ

ہے۔

ار حقائق

بید و الہامات غوثیہ۔

تب خلاق اردو

ما ۱۔ یعنی ترجمہ اخلاق و اخلاق

دہرت

حدیقہ الاخلاق اردو

اوقات عزیزی۔ نہایت قابلید۔

معدن تہذیب۔ اخلاق کی دہستی وغیرہ کے واسطے

نہایت ہی عمدہ اور دلچسپ کتاب ہو۔

آب حیات۔ یعنی کن باتون پر انسان کو کار بند

ہونا چاہیے۔

اخلاق رضی۔ از قاضی محمد رضی صاحب

محبوب الاخلاق۔ یعنی اخلاق محسنی کا ترجمہ

ریاض رضوان۔ یعنی گلستان کی اسی

نام کی شرح کا ایک دلچسپ اور جامع ترجمہ

ڈیوٹی یعنی فرض

کتاب خلاق زبان فارسی

گلستان جلی قلم کاغذ کندہ محرقہ منشی

شمس الدین صاحب عجاز رقم

ایضاً جلی قلم کاغذ رسمی

گلستان باتصویر۔

گلستان معہ فرہنگ۔ متوسط قلم۔

آخرین مشکل لغات کی ایک فرہنگ

بھی شامل کر دی گئی ہے کاغذ حنائی

وسفید گندہ۔

گلستان باتصویر

گلستان معہ فرہنگ متوسط قلم۔ رسمی محرقہ

منشی شمس الدین صاحب۔

گلستان محشی اردو۔ اسپر آسانی طلباء کے

شرح گلستان۔ از ملا محمد اکرم ملتانی ہر مشکل
نقحرے کی تشریح اس میں موجود ہے۔ ۱۳۳

شرح گلستان۔ از شیخ ولی محمد صاحب
اکبر آبادی۔ یہ بھی ایک بڑے پایہ کی شرح ہے
خصوصیت سے نکات تصوف پر شایع نے بہت
زیادہ روشنی ڈالی ہے اور کسی نکتہ کو بغیر حل کیے
نہیں چھوڑا ہے۔ ۱۳۳

گلستان مترجم۔ با ترجمہ اردو ۱۲

گلستان خور و فارسی ۵

بہار باران شرح گلستان۔ ملا غیاث الدین
مصنف غیاث اللغات کی ایک معرکہ الآرا
شرح ہے اس میں بہت زیادہ تحقیق و تدقیق سے
کام لیا گیا ہے۔ ۱۲

تضمین گلستان سعدی۔ از منشی ہر گوبال قفہ
سکندر آبادی ارشد تلامذہ مرزا غالب مرحوم ۷

بہارستان جامی۔ اخلاق و غیورین نہایت عمدہ
اور دلچسپ ہے۔ ۵

خارستان۔ اس میں حکایات پند و نصائح
وغیرہ درج ہیں۔ ۱۸

عقد گل و عقد منظوم۔ یعنی انتخاب گلستان و بوستان ۹

بوستان جلی قلم گندہ عمرہ منشی شمس الدین صاحب ۱۲

ایضاً کاغذ رسمی۔ ۷

بوستان مترجم منظوم۔ یہ معمولی ترجمہ نہیں بلکہ کمال
ایکایہا ہو کہ بوستان کی بحر میں کائنات ترجمہ نظم اردو میں کیا ہے اور
بہار بوستان۔ فارسی کے محقق کامل اللہ شیکند بہار
۱۲

اخلاق جلالی۔ داخل درس طلبان نہایت مقبول
اور مشہور عام کتاب ہو۔ ۱۲

اخلاق ناصری۔ مشہور و معروف کتاب ہو ۱۲

اخلاق محسنی۔ درسی کتاب ہو تقریباً گلستان کی
ہم مرتبہ ہو اور نہایت عمدہ لکھی گئی ہے۔ ۱۸

مثنوی سلسیل۔ از حکیم تھو حسین۔ ۱۲

گلستان حکیم قافی۔ سعدی کے گلستان کی
طرز میں لکھی گئی ہے اور حق یہ ہے کہ بہت عمدہ
لکھی ہے اگرچہ گلستان کی لطافت اور
شیرازی کو نہیں پہونچتی مگر ہر گھر راز گاہ ہوئے
دیگرست۔ ۱۲

تکمیل الجور۔ عبرت انگیز نصائح۔ اسوات و قیو
اور عالم برزخ کے حالات مترجمہ جناب مولوی
محمد اسماعیل صاحب اس میں ایسے ایسے درد انگیز اور
خوف دلانے والے مضامین لکھے گئے ہیں کہ دیکھ کر
دل میں خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے اور انسان کو
فکر عاقبت دامنگیر ہوتی ہے۔ ۱۲

حدیقہ حکیم سنائی۔ رموز تصوف و اخلاق میں
لا جواب ہے۔ ۱۲

چراغ ایمان۔ علم معامین شرع اور تصوف
کی خوبیاں۔ ۱۲

شرح تعرف۔ نہایت ہی جامع اخلاق کتاب
ہے اس میں بہت سی نتیجہ انگیز اور اثر خیز
حکایات ہیں۔ ۱۲

المش ۱۲

نیچر طبیب نو لکشت۔ ۱۲

۱۲

۱۲